تقاریر علمائے کرام

قاری محمد عباس چشتی

اوّل

فہرست میلاد النبی ؐ

اتوار
۱۶ - ۳ - ۲۰۱۴
۱۴ - ۵ - ۱۴۳۵
(۳ - ۲۱ - ۲۰ pm)

(1) واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

(1) تمہید۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہر معاملے میں راہنمائی فرمائی۔ جس طرح والدین اپنی اولاد کو
اللہ کی محبت بندوں سے ـــــ اللہ کے حکم سے بندے کی دنیا و آخرت بہتر ـــــ اللہ تعالیٰ کا
ذکر قصے کہانیاں نہیں۔ بلکہ اس سے درس حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اگر انبیاء کو بھیجا تو
مخلوق کی بہتری کے لیے۔ صراطِ مستقیم پر چلنا۔ اولادِ آدم کی طرف انبیاء کا آنا۔ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا محبوب میں نے آپ کو اپنے ظاہر کرنے کے لیے پیدا فرمایا۔ انبیاء کا فرمان۔ اللہ کو جاننا۔ ہر طرح
سے۔ اللہ کے قانون کو ماننے سے انکار کرنا کی فرعون سے مشق کرنا مجرم ہے۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ کا آنا بشان سے ـــ اللہ تعالیٰ کا فرمان ـــ میری توحید کو کیا
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمجھایا ـــ آپ کا تبلیغ کرنا۔ آپ سے اللہ کے بارے میں سوال۔
آپ کا جواب۔ اللہ محبوب کے پاس آنا۔ اللہ لوگوں کا سوال۔ اللہ ہر نبی کی زبان پر اعتبار کرتے یا نا
اللہ جو نبی کو جھٹلا کے جانے افسوس کا جاننا معتبر۔ (عملی الرتبۃ کا فرمان سجدہ کے بارے میں)
اور شورہ نے لیا۔ وان تملتم بموسیٰ لن نؤمن ـــــ ہمیں رب العالمین دکھاؤ۔ (ظاہراً دکھاؤ)
جو قبیلے۔ ہر قبیلے کے ایک آدمی۔ اللہ پاک ہے۔ ہم دکھا ن سے ـــ آپ نے فرمایا۔ اگر مجھے مانتے
تو آؤ رب کی زیارت کرلو۔ ہر قبیلے کا نمائندہ ـــــ نبی کا کمال تیر نکلا نہیں لگا۔ جو نبی
کر نہ سکے تو فرمایا۔ اگر نبی چاہے تو رب کو دکھا سکتے ہیں۔ ـــــ ہم دکھا سکتے ہیں۔ مسلم کیوں؟
اگر اللہ کے والی اگر چاہیں تو دکھا سکتے ہیں۔ بنیں ذکر و اذکار سے چاہیں تو اللہ دکھا سکتے ہیں
سے ـــ اللہ اللہ کہے جانے سے اللہ نہ ملے۔ اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں۔
اپنی نماز نہیں سنوارتیں۔ زکوٰۃ نہیں ـــــ اللہ تعالیٰ تو بڑا قریب ہے۔ ہرگز نظر
نہیں آ سکتا۔ بچے لوگ جو کہے کہ میں نے اللہ کو دیکھا ہے (1) درخت سے بولنا۔ انی موسیٰ ـــ
انی انا اللہ رب العالمین۔ اگر اللہ چاہے تو اپنے مقبول بندے کو مظہر بنا سکتا ہے، ہے شاہ رگ سے
قریب۔ موسیٰ نے واسطے سے کلام کیا ہے لیکن نبی اکرم نے بغیر واسطے سے کلام کیا۔
وہ ہیں لا مکان کے مکین ہوئے۔ سبحان سے عرش تخت نشین ہوئے
یہ نبی ہے جس کا پتہ ہے لامکاں۔ وہ خدا ہے جس کا مکان نہیں۔
نبی کا وعدہ سچا ہوتا ہے۔ وہ بندے لیکر گئے۔ آؤ تمہیں رب دکھائیں۔ فاخذتم الصٰعقۃ ـــ
سب مر گئے۔ موسیٰ کا سوال۔ یا الٰہی یہ تو سب مر گئے۔ یہ تو ماننے کے لیے آئے تھے۔ یا اللہ مجھے

چاہنا جرم ہے۔ فرمایا نہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ بہت بڑا جرم کیا ہے۔ آپ کی زبان پر استغفار کیوں
نہیں۔ جو قرآن کا اللہ نبی کی زبان پر استغفار نہ کرے وہ کافر ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ۔ ——
میرے نبی دا فرمانا ساڈے واسطے قرآن ——
نبی کی زبان سے غلط نہیں نکلتا۔ اللہ تعالیٰ نے سب علم دیا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اپنی
والدہ کے بغیر دودھ نہ پیا۔ اور حضور صلعم کا معجزہ —— (مسلک نبی علیہم ایک جیسا)
کیونکہ بچے کو علم نہیں حرام حلال کا۔ نبی کو ہر چیز کا علم۔ بعض اولیاء کو۔ حضرت غوث پاک
رمضان شریف کے بارے میں —— نبی بچپن میں عالم ہوتا ہے۔ نبی کا استاد رب ہوتا۔
جس طرح علی المرتضیٰ نے آنکھیں نہ کھولنا۔ (یہ ہے علم لدنی)
کسی نے سوال کیا —— انہوں نے فرمایا میرے نبی کی زبان پر استغفار کیوں نہیں کیا۔ خدا کو مانتے ہیں
غیر مسلم —— پارہ میں لے کے آیا ہوں۔ انہوں نے میرا لوٹس لیا ہے۔ (لوگ بات کریں)
مسلمان کی دعا —— اللہ کا قرآن غلط نہیں ہو سکتا —— میں واپس لے کے جاتا ہے
پلچ پال پر پتیاں ٹوٹے نہیں۔ جنڈی بانہہ پھڑے ——
در آیاں نوں خالی موڑدے نہیں۔ اوہ جیڑے دوارے چوں یا دسیندے ——
دعا کے بارے میں —— نبی کا فرمانا۔ جو صدقہ کریں۔ تو اللہ ان کی ضرورت کو پورا کرتا ہے
فقیروں کا مانگنے میں فرق۔ بندے کی محبت جان سے زیادہ —— واقعہ امام یوسف
ایک بندہ حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا —— اللہ کی بارگاہ میں اگر تو چاہے تو نبی کو راضی کر
لے۔ اگر چاہے تو سختیاں کو سلامتی رکھے۔ انہوں نے فرمایا۔ میں اپنے نبی کو خوش کر دوں گا
دعا کے بارے میں اکٹھا جانا۔ نبی نے فرمایا۔ ہر دعا مقبول ہے۔ مصیبت کا ٹلنا —— جان کا جانا
ہر چیز ہر بندے کے لیے درست نہیں۔ حکایت ۔ (نصیحت آموز) بادشاہ گرا تو دانت ٹوٹا۔ وزیر
کو کہا کہ اللہ جو کرتا ہے بہتر ہے۔ اس سے بین نے کہا۔ بادشاہ شکار کھیلنے کے لیے گیا۔ جنگل میں جنگلی
نے کہا بے داغ بندہ قربان کرا۔ بادشاہ کو لے آئے۔ بادشاہ نے کہا۔ اللہ جو کرتا ہے بہتر ہے
بیماری، تکلیف گناہوں کا کفارہ —— کسی کی نے مریض کی —— اللہ والوں کی شان —— حدیث قدسی
ان کی رضا میری رضا ۔ میری رضا ان کی رضا —— امیر امت ۔ اللہ کے سوا کوئی مردہ زندہ نہیں کر سکتا۔
حضرت عیسیٰ نے دعا کی ۔ ایک دو جیتا جیسی نہیں سے زندہ —— امیر امت غوث پاک کا کمال۔

اگر مومن کی دعا سے زندہ ہو سکتے ہیں۔ تو پھر نبی کی دعا سے زندہ نہیں ہو سکتے۔ جن کے متعلق ہے کہ بابا
فلسوف ہیوملٹ فرماتا ہے — مٹی کا زندہ کرنا — نبی کچھ نہیں کر سکتا — آج کل کے بادشاہ
بڑا کچھ کر لیتے ہیں۔ بزرگوں کی دعا سے بندے کا زندہ۔ زندگی کا بڑھنا۔ (نبی کی شان)
دین والا کو زندہ کرے۔ یہودی کی بچی کو زندہ کرنا۔ جابر کے بکرے کو زندہ کرنا ——
نبی کا مقام اللہ والوں کا مقام۔ دل زندہ ہو جاتے ہیں۔
نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی۔ بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی۔

سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی

۴ - ۴ - ۲۰۱۲ ء ۱۱ - ۵ - ۱۴۳۳ (بروز بدھ)

جس کو دین مل جائے اس کے پاس سب کچھ ہے۔ جس کو دین کی دولت نہیں اس کے پاس کچھ نہیں
(حضرت بلال کا ذکر) (مفتی احمد چشتی)

۲ - شانِ رسالت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ لقد جاءکم رسول ـــــ رؤف رحیم ۰ تو ۲: تمہید ـــــ انبیاء کا
سلسلہ کی ابتدا ہوئی ۔ جو اعلان حضور علیہ السلام کی آمد پر ہوئے ۔ کسی نبی کی آمد پر نہیں
ہوئی ۔ اور سبحان اللہ کہنے کے بارے میں کہا ۔ کہ اگر کچھ نہیں آتا تو ان للہ سہی ۔ اور حضور کی
محبت میں بیٹھنا اور لینا ۔ لفظ وحشی ہونا ـــ بارے ہم بڑے نبیوں کو ماننے والے ہیں ۔ کیونکہ بڑے نبی
ہیں ـــ جو بڑے بندوں کو نہیں مانتا ہم اس کو بے ایمان سمجھتے ہیں ۔ وہ جاں ابھی رہے ۔
اور جو ہر نبی کے منکر ہیں ۔ وہ ہمارا امام ہیں ۔ آج کل رواج ہیں جو گستاخ ہیں ۔ اور یہی ہمارا
دین ہے ۔ ہر نبی بڑی عظمت والا آیا ۔ پر اعلان نہیں فرمایا ۔ جب محبوب آیا ۔ قرآن آیات
ـــ سوال ۔ اس محبوب کی بارے اعلان کیوں فرمایا ۔ ہر نبی کا ذکر ہوا ہی شان والا ـــ دنیا کی بارے
کیوں نہیں کہا ـــ فرمایا یقیں ہیں زمانے سے باخبر ہوں ۔ پہلے ہر نبی کو مانا تو بخل نہیں کیا ۔ اور فرمایا اس
محبوب کو مان کر کئی اعتراض کریں گے ـــ یہودی اور عیسائی نے مبالغہ کیا ـــ ایک جیسے ۔
ادھر بخل ۔ ادھر مبالغے کی تردید ۔ سے امام اہل سنت ـــ سب سے اعلیٰ نبی ہے ـــ
+ قرآن بدلی رسولوں کے ساتھ ہوتی ہیں ـــ کیسا ترجمہ کیا امام اہل سنت نے ۔ اعلان نے کیسا ہرا دیا ہماری
کمر نہیں لگنے دی ـــ (ایک بے وقوف بات کرتا ہے تو بات سب رسولوں کی ہوتی ہے ہم ہمارا اہل
سنت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ـــ سب سے اعلیٰ نبی ہے ۔ قرآن آیات کے ساتھ
واذ اخذ اللہ میثاق النبیین ـــ اللہ نے انبیاء کو عالم ارواح میں نبی فرمایا ۔ معلوم ہوا یعنی عالم ارواح
میں نبی ـــ ہر جگہ نبی ہوتا ہے ـــ اللہ کی مرضی چاہے پنگھوڑے میں اعلان ۔ چاہے تو چالیس سال کے بعد اعلان ـــ
اللہ نے نبیوں سے پکا وعدہ لیا ۔ ہر شے چھوڑ کے ایمان لانا ہے ۔ یہاں دو مسئلے بیان فرمایا ۔
ـــ خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل ـــ سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ـــ پہلا مسئلہ نبی کی نعت کا
نکتہ ۔ سائنس دیا دیا ۔ لو مدد طلب کرتا ۔ اللہ کو ہر چیز کا معلوم ہے ۔ دنیا میں کسی کو معلوم نہیں
کس نبی نے نہیں ہونا ۔ اللہ نے فرمایا ۔ ہر نبی میرا وعدہ رہ کے وہ مدد کر سکتے ہیں ۔
اعتراض ـ کسی سے مدد مانگنا شرک ہے ۔ کوئی ثبوت نہیں ـــ اگر نبی کے روضے کی جالی کو نہیں دیکھنا مگر
خانہ کعبہ کی غلاف کو پکڑ لینا ۔ جس کو مدینے والے کی محبت نہیں کعبہ والا بھی اس کو نہیں جانتا ـــ
جو نبوت کا باغی ہو اللہ فرماتا ہے ۔ فاخرج فانک من الصاغرین ـــ
المدد المدد سرور انبیاء ۔ ہمارا کوئی نہیں تیرے سوا ـــ اللہ آپ مانگتے ہیں

مزاروں پہ جانا شرک ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ جو نبی کو الٰہ سمجھے ہم اس کو مشرک کافر کہتے ہیں۔
خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں۔ ہم جا کر بیان کیا کرتے ہیں۔ اور یہ ہم پہ نعرے لگاتے
جب تبلیغ کرتے ہیں۔ تو نہیں کہتے کہ کمزوروں کے پاس جانا شرک ہے۔ جب کہتے ہیں۔ تو کہتے ہیں ولیوں کے جانا
بد اعمال کے خلاف بولے۔ جب کوئی لیڈر آتا ہے۔ تو سب۔ بکو ہا۔
کرم کی اک نظر ہم پر خدارا یا رسول اللہ۔ ہوں تمہارا میں تمہارا یا رسول اللہ۔
ہر نبی سب سے افضل ہے۔ جنازے میں ملیکہ صحابہ نے انبیاء کی تعریف کی اور نبی پاک نے فرمایا انا جب اسلام
اللہ نے فرمایا۔ میرا نبی آفتاب ہے۔ نبی تارے ہیں۔ تمام انبیاء کے کمالات جمع کر لو تو۔
ہر نبی کے حسن کا کونین میں جواب نہیں۔ ہر وقت ہوتا کہیں نہیں یہ آفتاب نہیں۔
انوار ستاروں سے بڑا ہے۔ میرے نبی کا مقابلہ نہیں ہے۔ سورج سے مثال تاروں کی
آپ ڈرتے نہیں اس لیے۔ سب ہم کو ڈراتے ہیں کہ محشر میں بخشے جاؤ گے۔ میں نے کہا یہ سب کچھ تمہارا
قبر میں۔ درود شریف کی فضیلت قیامت نور ہوگا۔ لحد میں عشق محمد کا داغ لے کے چلے۔
(C) موت کا منظر۔ نم کنومۃ العروس۔ بچی کی شادی کی تیاری۔ اور مومن کا موت کا منظر۔
مومن اپنے سرکار کو ملنے کا دن ہے۔ عروس کا سونا۔ مومن کا مر کیں آنا۔ دنیا کا غم ہوتا نہیں۔
ایمان والے کی معراج ہے۔ آ جائیں گے وہ میرے مزار میں گونگھٹ اٹھا کے۔ جب سے لیٹ اپنے ہیں حیرت مزار کے۔
(ماں اپنے بچے کو سلاتی ہے) اتنی بھی جلدی کیا ہے ذرا بیٹھ جائیے سلامی عمر گزار کے آئی ہے یہ گھڑی۔
قبر میں زیارت ہوگی شریک کا ڈرانا نبی کی عظمت کو کیا بیان کرتے ہیں۔ کہ نبی کچھ نہیں کر سکتا۔
یہودی اور عیسائی اپنے نبی کی تعریف کرتے ہیں۔ کیا کوئی مسلمان ہوگا۔ میرے نبی کی عظمت
دو صحابی کو چھڑی دی وہ اندھیرے میں چمکنے لگی۔ موسیٰ علیہ السلام کو معجزہ ہاتھ والا۔ ہر اپنی کرایا
نور ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ ہے تو امام الانبیاء کے کیا کمال ہوگا۔ مثل ہے عینا نور
اللہ نے فرمایا۔ قد جاءکم من اللہ نور۔ نبی کا فرمایا۔ یا جابر۔ سیدہ آمنہ نے فرمایا۔
خرج منی نور۔ امام الانبیاء کی ولادت کے وقت سر سجدے میں۔ سجدہ کے احکام۔ نبی نے سجدہ کیا
نبی آیا پاک آیا۔ شکم کے دل پہ۔ تو آپ میں مان لو عمل طریقہ بڑا سنئے۔ وہ بستروں میں رحمت کا لقب۔
مصیبت میں عزیزوں کے کام آنے والے۔ عرب کا رواج داسیاں آگئیاں۔ لوگ کا عقیدہ۔ کہ حضور
کو دیکھیں سمجھ کے چھوڑ گئیاں۔ میں نہیں مانتا ہر نبی کی شان۔ خدمت کی اللہ جنت سے مرہم بھیج دی۔ جیسے ہر چیز!

لڑکے ملنا ۔ اور مزارشل کو حکم ۔ حضور نبی نے اُن کو مشکل ہی نہ کیا۔ حضور نبی کی نگاہ رحمت ۔ حضور اپنی غریب نواز
ہجرت کے موقع پر ــــ مدینے کے لوگوں کی کیفیت ۔ (مندر گو ید کا ؤبان)
ے داڑھی والی بوڑھی ماں دی ــــ حضرت حلیمہ کا بیان میں مکے میں داخل ہوئی ــــ گلی بازار ــــ
ے کوئی آدمی مز بیان دے مجلے یا رسول اللہ ــــ حلیمہ کی نگاہ ۔ وہ منظور ہوگی دی خواست ۔ بڑی چاہت
تو فیر پائی حلیمہ ــــ بیلے ڈاچی کرتی ہنس ۔ چن کی کیفیت ۔ بڑی انگلی اٹھا گئی ۔ جاہ کا کلیجہ چر گیا ۔
کیا ہی چلنا ہے اس رہیں پر کسو نا نور کا ۔ حضور نبی کی انگلی ــــ سورج واپس آ گیا ۔ دو لوں میاں
بیوی مبیٹھ جائیں ــــ سورج کا بیان ۔ حلیمہ کا بیٹا بکریاں چرانے گیا ــــ حضور کا آگے چلنا بکریاں پیچھے
پاکستان دا بکرا ــــ شیر کا آنا ــــ حلیمہ کو حسرت ان حضور نبی سے محبت ۔ حلیمہ کا صفیہ کرنا ۔
شیروں کا آنا ۔ بکری اٹھانی ۔ اور بکری کی حفاظت کرنا ــــ (بھیڑیے کا آنا ۔ بکریوں کی وحاظت) حضرت
سفینہ والی حدیث ــــ اے پڑا نام لیا کل جانوریاں بلاوراں ہنسا ۔
اللہ تعالیٰ آپ کو مجھے حضور علیہ السلام کی پکی سچی غلامی نصیب فرمائے ۔ ــــ آمین ۔
سلام ۔

اتوار ۔ پیر ــــ ۱۶ ــ ۴ ــ ۲۰۱۲ ــــ

علامہ شیرازی 177 رباعیاں خطاب ۔

(۱) انس بن مالک کا رومال کو آگ نہ لگی ۔ جو محمد کے سینے کے ساتھ لگ جائے ۔ روئی لگائے ۔ آگ اگر نہ لگا
لطینہ مدینے دکھاتے آمین ۔ کہنا ۔ اور کرایا دینا ۔ وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین ۔
نہ ہولوں نہ مکیوں میں آیا ۔ مزاج مدینے کی گلیوں میں آیا ۔ (اور ان کے گھر میں زیادہ ہے) وجبت لہ شفاعتی ۔
(۲) بوجھ والی مائی کا واقعہ ــ تمام کائنات کو اپنی مرضی ہے محبوب کو محبوب کی مرضی ہے ۔ نبیوں کا ذکر ان کو بنایا
ار بیے دسدا شہر مدینہ کیا بات مدینے دی ۔ دو جگ پیا کھاندا اے حرارت مدینے دی ۔
سورج کی مثال مغرب ۔ طلوع ہونے کی ۔ مکہ میں کس طرح ۔ کس ملک میں کس طرح ۔
بیندہ سورج دا جدوں مکدا اے ۔ اور گنبد خضرا تے سو چندا اے ۔
ایہ حاضری دے سوالے بیرات مدینے دی ــ اللہ نے ؤ بابا ۔ یا النبی ــ دنیا پر آنے سے قبل
معجزات جاری + (دو جنتی) اصحاب کہف والا کتا ۔ ابراہیم والا ہاتھی ۔ ہاتھی کا بولنا ۔ مکے شہر میں محبوب کے جلوے ۔

آقا دی ولادت ۵۵ دن بعد۔ چالیس سال بعد اعلان۔ قرآن نازل فرمایا۔ اعلان فرمایا۔ کیا آپ نے
نہیں دیکھا۔ فرمایا میرا اپنا جہاں وہاں ہے جو ہر جا دیکھ سکتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں دیکھنا۔ قبر کے حالات
روح کا نام۔ محمد کا نام کیفیت۔ عبدالمطلب کے حالات۔ ہاتھی اور کنکر جانوروں
کا مقابلہ۔ اللہ کی بارگاہ میں دعا۔ خانہ کعبہ میں اللہ تعالیٰ کا مشورہ۔ فرشتوں کو بھیجا
ہاتھی اور فرشتوں کا مقابلہ۔ مسجد پر خرچ۔ اعتراض کرنے والے کرشے ہیں۔ اللہ نے پرندوں کو بھیج
کر رق بابا۔ میں نبیاں چاہتا ہوں کہ میرا گھر بچا ہے تو محبوب کی دعا ہے۔ (شرک اور سائنس)
اللہ نے فرمایا چڑیوں نے مارنا۔ ابرہہ کا مارنا ہاتھی کو۔ پتھر کی وفا کو دیکھو پاک آمنہ کی دعا کو
دیگر چڑیوں کو کافر مکہ کی پہچان ہے۔ تو نبی کو بھی پہچان اے۔ النبی اولی بالمومنین رؤف رحیم۔
قرآن سینے میں۔ محبوب سینے میں۔

۱۸-۴-۲-۱۲ = ۔۔ ۵ ۔۔ (منگل) بدھ

علامہ سرمنیا ماہی گجرانوالہ خطاب چکیاں والا اڈہ عارف والا

(A) والعصر ان الانسان لفی خسر۔ اس کا مختلف تراجم۔ زمانے۔ نماز عصر۔ نماز عصر
امام اہل سنت کا ترجمہ۔ قسم ہے زمانہ محبوب کی۔ پاک چیز کی قسم۔ پلیت کی قسم نہیں۔
جوانی نے اسے جنت میں ہے۔ آج کا زمانہ اس کا عنوان۔ آج سے ریکاس سال
پہلے کا دور۔ اللہ کی بخشش۔ یاد رکھو قرآن ہوتے حدیث ہوتے ہم اگر اگر دا کوئی جملہ ہو۔
الا جیاں وی آ جائے۔ پہلی گل سے اگلی بات کو الٹ کرکے رکھ دیتا ہے (مثال) کلمہ طیب
لا الہ کوئی معبود نہیں۔ ایسے تے کام کفر ہو گیا۔ لیکن آواز آئی الا اللہ۔ مگر اللہ ہے کلمہ کفر ہو
ہے۔ الا نے اس کو کلمہ طیب بدل دیا ہے۔ اگلی گل نوں پچھلی گل توں الٹ دیتا ہے۔ منبر پر
علی فرمایا لا فتی۔ الا علی۔ مگر علی ہے۔ لا سیف۔ الا ذوالفقار
قرآن سے دلیل۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ میں نے جن بنائے ہیں نہیں مگر
عبادت کو جانیں کر دیتے۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ ہم نے آپ کو بھیجا ہی نہیں۔ اگر آپ
کا وجود رحمت نہیں تو۔ فسجدوا الا ابلیس۔ الا جیاں وی آیا اس نے اگلی بات کو الٹ کیا۔

والعصر۔ زمانہ معنیٰ وہی قسم ۔ ایمان والے نقصان سے محفوظ۔ من عمل صالحا من ذکر
پاک زندگی۔ ایمان کی وجہ سے۔ ایمان نہیں تو زندگی پلید۔ کتنا پانی میں ہو تو پاک نہیں۔
محبوب کی شان جس کا کلمہ پڑھنے سے انسان پاک ہوتا ہے ۔ سورۃ مریم ۲۹۔ مخاطب کیا۔
مریم کو فرمایا۔ تو پاک ہے تیرا بیٹا پاک آیا۔ یہاں آیا تو پاک ہو کے آیا۔ کعبے کی تطہیر۔ ابراہیم
کو فرمایا۔ کہ میرے گھر کو پاک رکھو۔ اہل بیت پاک ہیں۔ ویطھرکم تطھیرا ہ۔ پاکیزگی ان کے
جن کے پاس ایمان ہے۔ من عمل صالحا من ذکر او انثیٰ یدخلون الجنۃ۔ دوسری ہے پاک رزق
کا ملسرہ۔ بنی اسرائیل میں ۱۹ آیت میں فرمایا وکان مشکورا ہ۔ نیکی کی مقبولیت ایمان
کی وجہ سے۔ سورۃ طٰہٰ میں فرمایا۔ جس کے پاس ایمان ہے اس کو کوئی خوف نہیں۔ فلا یخاف ظلما
خوف کا تعلق مستقبل سے ہے۔ غم ماضی سے ہوتا ہے۔ ہم سب کا مستقبل قبر سے ہے۔
ایمان کی وجہ سے قبر کا خوف نہیں۔ سوہنیاں قبراں ان کی ہیں جن کے پاس ایمان ہے
یہ اشارہ ہے اولیاء کی طرف۔ یہاں گاؤں میں کیا حساب ہوگا۔ ہر ایک کی قبر ایک جیسی
جنازہ پڑھنے والے B قبر کو تکنے والے حساب کیسا ہوگا۔ ان الذین امنوا
وعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریہ۔ میری بارگاہ میں عزت اس کی ہے جس کے پاس ایمان ہے۔
جس پہ ایمان لاؤ۔ تو عزت ہے۔ تو اس محبوب کی عزت کیا ہوگی۔ ان جاعلک للناس اماما۔
اللہ کی طرف سے عزت سورۃ آل عمران میں۔ اذ قال اللہ یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک۔ آسمان
میں اللہ نے آپ کی عزت بڑھائی۔ چوتھا آسمان ہے۔ تیری عزت کی جگہ۔ واذکر فی الکتاب ادریس
ورفعناہ مکانا علیا۔ چھٹے آسمان پہ ادریس کی جگہ۔ مگر انبیاء کا معراج ہے (براق نے کہا)
ثم دنا فتدلیٰ۔ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ یہاں معراج ہے۔ پتہ ہے اس کی عزت کتنی ہوگی۔
محبوب کو اس کو مانو جس طرح قرآن نے فرمایا۔ فیما نحن علیہ تارۃ اخریٰ۔ ہشام ایک طرف لعل محبوب
شدہ ۔ کہ من لد نور۔ ہر شے اپنی اصل کی طرف جاتی ہے۔
کا منہ ان کی جن کے پاس ایمان ہے۔ حیثیت۔ پاک زندگی۔ عزت ان کی۔ (ف) ایمان کیا
ہے۔ اے رب العالمین ہم ہر کام کرتے ہیں۔ سورۃ بقرہ میں ارشاد فرمایا۔ ومن الناس من یقول
وما ھم بمؤمنین۔ آ محبوب یہ سارے کام کرتے ہیں مگر ایمان والے نہیں۔ سوال ہے اب ہم
ایمان والے کب ہوں گے۔ ابلیس ایمان والا نہیں۔ سورۃ منافقون میں اذا جاءک المنافقون ۔

آ کر کلمہ پڑھتے ہیں مگر ایمان والے نہیں۔ (C) اللہ نے فرمایا۔ واللہ یعلم انک لرسولہ ـــ لکاذبون۔
محبوب یہ سارے کام کرتے ہیں مگر ان کو پتہ نہیں کہ ایمان کیا ہے۔ آ ٹو کون ایمان والے ہیں۔
تفرقوا۔ حتی ان کانھم یحسبون ـــ میرے محبوب کو مانو۔ سورۃ مجادلہ۔ لا تجدو ـــ
اس کا کوئی رزلٹ نہیں ایمان والوں کے ساتھ۔ جو میرے ادب کے ساتھ یاری رکھے۔ چاہے اس کا کوئی
رشتے دار معصوم نہ ہو۔ اللہ نے فرمایا ایمان اسی وقت ملے گا جب تم بے ادبوں کو چھوڑ دو گے
اولئک علیہم السکینت فی قلوبہم۔ وبشر الذین امنوا ـــ بندہ اور جو کر سکی ہوتے ہیں۔ مگر ایمان
والے۔ جنت میں داخل ہوتے ہیں۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ـــ جو محبوب کو نہ مانے وہ ایمان
نہ لائے۔ فلا وربک لا یومنون ـــ واذا قیل لہم امنوا کما امن الناس۔ ان لوگوں کی طرح ایمان
لائے۔ عزت ان کی ہے جو پہلے صفات گزریں ـــ ہجرت کے دن کفار حضور کو نہ دیکھ
سکے۔ معلوم ہوا۔ کہ اگر حضور کو مانو تو دیدہ بینا ہو تو حضور کو دیکھو اگر نہ مانو ـــ ہذہ۔ ربنا وابعث
ابراہیم نے مانگا ـــ اگر حضور علیہ السلام کو ماننا ہے تو صحابہ کرام کی طرح مانو ـــ
(اس کا بقیہ حصہ صـ ۱۱ ھذا کتاب میں ہے) ـــ (آمین)

میلاد (علامہ غلام یاسین) چکیاں والا اڈہ

لقد جاءکم رسول من انفسکم۔ لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا۔
محمد سر وحدت ہیں۔ کوئی رمز ان کی کیا جانے۔ شریعت میں تو بندہ ہے۔ حقیقت میں خدا جانے
ناز والے ناز کیا جانے کفر والے ناز کیا جانے۔ جو تمیز سے گزر گئے وہ بے تمیز سے یا احمد کیا امتیاز ہا
جو پلیدوں سے ملک کھاتے ہیں وہ پاک احمد کا راز کیا جانے۔
(تمہید)
عقیدہ اہل سنت کا۔ کہ ہم میلاد منا رہے ہیں۔ اور حضور کی شان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ غیر کیا
میلاد مناتے ہیں۔ عارف والا میں ایک مسجد میں اہل حدیث منا رہے ہیں۔ اخبار۔ جھنڈیاں سبز کی
مسجد سجی ہوئی۔ مرحبا لگایا ہوا۔ میلاد مصطفیٰ کا جلسہ ہو رہا ہے۔ غیر بھی منا رہے۔
مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی نے لکھا۔ میلاد روزانہ مناؤ۔ ـــ سال میں ایک مرتبہ ـــ جشن
دیوبندی نے۔ کوئی جشن محمد منا رہے ہیں ہم پر شرک کے فتوے۔ ہم ملت کے بندے ہیں
سنی کا عمل ـــ ہم نے دیکھا۔ مسجد یہ ان کی ہیں مگر میلاد۔ جس نے یہ بات کسی کو دکھائی

کہ ایسے حسین بنکا سفیو لاکو بچانے کا لیے؟ ۔ اللہ کا احسان ایمان والوں پر ۔ ہم بڑے دین تے راضی آں ۔ لد محبوب کے آن تے راضی آں ۔ شان والا رسول اللہ کا فرمان ۔ ہر ایک کے لیے ہم محبوب کا آنا شان ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی آمد کو کس طرح بیان فرمایا ۔ لقد من اللہ نے مومنوں پر احسان کیا ہے ۔ اذ بعث فیہم رسولاً ۔ شان والا رسول تم میں مبعوث فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے لوگو ۔ مومنوں پر احسان ہوں ۔ میں تہانوں بن منگیوں ایہو جا شان والا رسول عطا فرمایا اے ۔ تہاڈے اتے ۔ تم نے مانگا نہیں میں بغیر مانگے تم کو عطا کر دیا ہے ۔ مومناں تے میرا احسان اے ۔ مومن اللہ دا احسان من کے نبی پاک دی میلاد دی محفل سجا کے ایہہ اعلان پئے کردے نیں ۔ یا اللہ اسیں تیرے دین تے راضی محبوب دے احسان تے وی اسی راضی آں ۔ بس تو خوش ہو جا ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب دی آمد نوں مومنوں تے احسان دا ذکر فرمایا ۔ فرمایا مومنو میں تہاڈے تے بڑا احسان کیتا اے ۔ ایہہ او شان والا رسول عطا کیتا اے ۔ جیہڑا ڈگے ہوئے نوں اٹھاون والا تے ڈبے ہوئے نوں تراون والا اے ۔ کنکراں نوں کلمہ پڑھاون والا اے ۔ جانوراں توں سجدے کراون والا اے ۔ درختاں توں درود و سلام پڑھاون والا اے ۔ اپنے امد بیگانے نوں سینے نال لاون والا اے ۔ قرآن پڑھ کے سناون والا نئیں ۔ بلکہ قرآن بن کے وکھاون والا اے ۔ امت دی خاطر براق تے سفر کر کے عرش تے جاون والا اے ۔ اوہ محبوب سجدے وچ سر رکھ کے پوری امت نوں بخشاون والا اے ۔

جیہڑی وی محفل ہووے ۔ پہلاں اللہ دا ذکر ہووے پھر رسول دا ذکر ۔ پہلے اللہ کے قرآن دی تلاوت ہوئی اے فیر نبی پاک دا ذکر شروع ہو جاندا اے ۔ ہم بھول جاتے ہیں ذکر رسول کی برکت سے

تو یہ نگر نگر قریہ قریہ تمام احد شہر مکان سے گزر گئے ۔

یا رسول اللہ تیری جستجو میں کہاں کہاں سے گزر گئے

کوئی بھی ذکر کسے اس کو وقت کا خیال نہیں ۔ یا اللہ تو نے ہم کو وہ رسول دیا ہے جس پر ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس رحمتیں ملتی ہیں ۔ لوگ اعتراض کرتے ہیں ۔ کہ یہ توحید بیان نہیں کرتے ۔ میں کہتا ہوں کہ جب اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے ۔

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد اجی شان والیا ۔

قیامت کے دن ایک گنہگار کو جنت میں بھیج دیا جائے گا ۔ نام کی برکت سے (غلام احمد)

بقیہ صفحہ ۹ ۔ آیت تو آپ ثابت کر سکتی نہیں ۔ اب حدیث پڑھ لیں ۔ استبشار حدیث کی کتاب ۔
صحاح اربعہ ۔ شیعوں کی کتاب ۔ مشکوۃ ۔ نسائی ۔ ابوداؤد ۔ ان کی حدیث کی کتابوں میں ۔
من مات علی حب آل محمد مات شہیدا ۔ ایمان اسی چیز کا نام ہے ۔ قرآن پڑھ لیں ۔
سورۃ الشوریٰ ۔ ۲۳ آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا ۔ میرا پاس ایک سکالر آیا
میں ایمان ۔ میں نے کہا محمد اور آل محمد کی حب کا نام ایمان ہے ۔ کہنے لگا اگر ہم اصحاب رسول
کی گستاخی کریں ۔ تو آپ کو ناپسند نہیں لگے ۔ میں نے کہا فیصلہ ہو گیا ہے ۔ حسن لے محمد تو محمد ہی
آل محمد وہی ہیں ۔ جو پہلے اصحاب رسول کی شکل میں نظر آئے ۔ آل محمد توں مراد محمد دا خون نہیں ۔
بے خون والے تے قرآن سن لو ۔ طہارت کاملہ دی آواز آئی ۔ تبت یدا ابی لہب ۔ برادری والا چاچا
نہیں ۔ خونی رشتہ والا ابوجہل وی چاچا رہے نبی دا اپنا خون اے ۔ اہنوں فرمایا دفع ہو ۔ میرا امیر حمزہ چاچا میرا
پڑھی نماز دا دی ۔ ویسے ہاں بلال دا چہرا اس کا بیٹھا رہے ۔ پتا لگا ایمان کی شے اے
اے نماز دا نہ فرمایا سورۃ احزاب ۔ ۳۲ یا نساء النبی ۔ لستن کاحد
منہم ۔ کائنات دی کوئی عورت تم جیسی نہیں ۔ رب تعالیٰ نے فرمایا میرے محمد دی نگاہ میں آیاں سے
نکتہ جب بی بی کی مثال نہیں تو محمد کی مثال کیاں ۔ فرمایا صحابہ میری بیوی ہوں رہے ۔ سرکار اہناں نال
اے ۔ فرمایا نہیں فاطمہ نال اے ۔ سارا شہر کنبت آ ۔ فرمایا نہیں ۔ عرض کیتی ہتھ اللہ کی ہے ۔ فرمایا اس کے
اے ۔ عرض کیتی یا رسول ۔ اہدے مرہم نہیں ۔ فرمایا اہدے اپنے ولے دی اے ۔ اہہ بتول ۔ فرمایا سے
اندر ۔ طہارت قرآن دی اجازت نہیں مخصوص دنوں میں ۔ فرمایا میری بیٹی بتول آ جس کا کاری
رنگ کی کا کوئی طہر نہیں اسبا نہیں ۔ واقعہ ۔ دیدہ دلک پڑھدا آکھاں ۔ اکھاں لا ندا ری ۔
ایک رات گزرتی ۔ ستارے ۔ نصیب جاگا ہے ۔ نبی کی زیارت ۔ امراض ۔ اہل حب آل
بڑا مرض ہے میں ۔ جواب ۔ وشفاء لما فی الصدور شفا ۔ ہر مسلمان کو شفا ۔ شفا
دا مسلمان ۔ رحمت دا مسلمان ۔ ولا یزید ۔ قرآن سن کے گھبرانہ جانا ۔
شے ... نہیں ۔ سرکار فرمایا میں کام آیا ۔ ہسپتال والا کنگراں ۔ سرکار نے بلایا
صبح اٹھا ۔ ادرار صاف کر رہا ہے ۔ بیوی نے پوچھا ۔ سرکار بات بتائی ۔ اب نے فرمایا
حاکم مدینہ کو زیارت ہوئی ۔ آنکھ رونے کے بعد ۔ دربار رسالت ہم حاضر ۔ قبر سے
آواز آئی ۔ فضائل اعمال ۔ ابوبکر صدیق کی وفات ۔ (اہل بیت کا آنا ۔ علی نے فرمایا)

آواز آئی درود پڑھ کے ہاتھ چوم لیا جائے ـــ مسند احمد بن حنبل۔ الباب العلامات شریعت رسول کو بوسہ دیا
مشتری کو آواز آئی۔ کام ہو گیا، گود لے لینے کو۔ ہر دو معاملات پیچ ہیں۔ میری جنت وہی ہے جس کے انتظار کی
سورۃ توبہ ۔ ۹ ۔ ۵ اللہ جل رکوع آخر کر۔ آیت نمبر ۱۱ ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین ۔
میں نے سودا کیا ہے۔ جہاں جا سکو ۔ ان کی جان لے جاؤ۔ (مجیب) فادخلی ـــ حدیث
الجنۃ تحت اقدام الامہات ۔ ماں کے پاؤں میں جنت ۔ ورید کے درمیان۔ قبر میں جائے
ایک بزرگ رات کو ـــ علی حق رہے ۔ یا سلطان سعید ـــ (ذکر قول)
وسلم نے کیا۔ کوئی ـــ خدا بندے سے خود پوچھتا ـــ اس حاشیہ کو تفصیل کے
ساتھ مزید لکھیں گے۔ (المفتی)

۲۱ ـ ۴ ـ ۲۰۱۲ =
(۹ : ۳۲ am)

(محمد اعظم نوری پاکپتن شریف) (درس نماز)

خطبہ = بولی الاسد دی بولی + دنیا چار دن مسافر خانہ

حمد و ثنا ۔ اللہ تعالیٰ کی خالقیت و مالکیت کے بارے میں ۔ انسان نماز کو شروع کرتا ہے۔ ثنا پڑھتا
ہے ۔ اسی طرح ساری نماز کا ذکر کرنا ——— (۱) سورۃ فاتحہ میں نیک لوگوں کا واسطہ ۔
اللہ بھی کرتا ہے اسی طرح نماز پڑھو جس طرح میرے ولی نمازی ہیں ۔ فرداً فرداً صحابہ کرام کا نام
لینا اور اولیاء کرام کا نام لینا ۔ (۲) سورۃ اخلاص کا پڑھنا ۔ التشہد کرنا ۔ نمازی نماز کے
اندر راز و نیاز کی باتیں کرتا ہے ۔ اسی لئے نماز معراج ہے ۔

علامہ عبدالعزیز چشتی (گوجرانوالہ) (میلاد)

ورفعنا لک ذکرک = یہ اُن کی کرم نوازی ہے کہ جو میری نظر میں رہتے ہیں ۔ آنکھوں میں تصور ہے اُن کا
دل اور جگر میں رہتے ہیں = (۱) محفل کی عظمت کے بارے میں ۔ ذکر پہلے اور پیدا
پہلے ۔ تو میرا عابد ہے ——— (۲) جہاں تک میں ڈرا ہوں ——— سب یہاں بیٹھے ہیں ۔
کبھی نبی بن کے آتا ہے کر نبی امام کر کے نبی نہیں بنتا ——— (انتخاب کیا نبی کا اللہ کے انتخاب
پر اعتراض کرنا ۔ ذکر پہلے واذ اخذ اللہ میثاق النبیین ۔ (عالم میثاق میں بلایا نبیوں کو بلایا
نبی سب بیٹھے ہوتے ہیں ——— (کسی نے کہا ۔ بندوں میں کسی نے کہا ۔ فرشتوں کا ذکر)

خواجہ در میر مجلس بود اندر لا مکاں خسرو محمد شمع محفل بود

شب جائیکہ من بودم ——— سب بولوں سجاں مولوں کی دوش بنی پاک کے

ذکر کو ۔ نبیوں کی محفل ۔ (آپ میثاق کا ذکر نبیوں کا ذکر ہر طرح کا حسن و جمال)
اللہ نے وعدہ لیا ۔ رب العلم کہے ۔ اللہ نے پہلے دن اک محفل بلائی ——— نبیوں کی محفل میلاد انبیاء)
رسول کی سے ان انبیاء کو بلایا ۔ بیوں نے کہا ہمارے آپ نہیں آؤ گے ۔ فرمایا میں تو ہر جگہ موجود
اپنے تو لوٹ کر دیکھا ۔ نحن اقرب الیہ من حبل ——— میرا محبوب ہر جگہ جاتا ہے منطق جگہ کا ذکر ۔
میں تو دیکھتا ہوں ہر جگہ میرا محبوب جاتا ہے اللہ نے فرمایا میرا رسول آئے گا
ہر ایک کا نام آیا ہے ہاروں پر ہیں بیادار آگیا ۔ ہر جگہ بیٹھا ہے ہر جگہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ وہاں کسی
کا سمجھ کرنا نہیں بلایا ۔ نبیوں نے جب نام سنا تو سب نبیوں کو وجد ہو گیا

تم جاؤ کلیم رکھوالے۔ اللہ کی صفات بیان کرتے کہ یارو آپ کیوں نہیں ۔ اس زمانہ میں قصد
سے جب ہے کہ کلیم کس لیے طور کا جا رہا ہے ۔ کہ تو کہو کہ کیا ہوا جلوہ پر دیکھ لو
اللہ سے سوال کرتا ۔ کہ یارو نشا نہیں آؤ گے ۔ اللہ کی صفات ۔ میں نے ایک سے پوچھا
محبت کیا ہوتا ہے ۔ اللہ غیب ہے جسم نہیں ہے ۔ تم اللہ سے محبت کس لیے ؟ کوشش کم مشکل ۔ خواب
میں پر کون ملتا ہے ۔ مگر خدا خواب نہیں ۔ اگر جسم کے اندر جان ہے تو نہیں دکھا ۔ خدا سے تعلق نہیں
تو میرا مصطفیٰ ہی ہے ۔ جان ہے تو دکھاؤ ۔ نہ خدا لفظوں میں نہ شکلوں میں آتا ہے
خدا سے محبت اس وقت ہوگی جب تم کو محمد مصطفیٰ سے محبت ہوگی ۔ حضور نے فرمایا خدا ہے ؟
سو بشرے منزہ چہرہ گل نکلے او شرر است ۔ چہرہ انوار اش در کر ہو ان تقدیر است ۔
جنہوں تو پہچانے رب اس نوں پہچاندا ۔ اکسائی دی ٹھوکر نال جان سارے جاندا ۔
مولوی کا احترام کیا کرو ۔ مولوی جو 20 سال چھوڑ کے پیر کے پیر گھر دا اے ۔ نہ تسی گالیاں کڈھ دے ۔
عمل والے کا نام زیادہ جانے والا پیارا ہے ۔ نبیوں کو خوشی ہوتی ۔ انہوں نے
کہا کہ جب اللہ بنتا ہے اور رسول آئے گا تو سارے امتوں کی ... نبیوں کو کہتا ہے کہ میرا رسول
آئے گا ۔ تمہاری تصدیق کرے گا ۔ پیر جلدا اے ۔ نبی خدا بناتا ہے تصدیق مصطفیٰ کرواندا اے ۔
عمل والا جس کی تصدیق کرے گا وہ نبی ہے ۔ (۲) مولوی کی تصدیق نہیں مصطفیٰ کی تصدیق ہے ۔
اللہ ذاکر ہے ۔ کوئی نہ کرے تو کوئی فکر نہیں ۔ لفظ سے بولنا ۔
ستاروں سے کہہ دو کہ جگہ کریں مہتاب ابھی آتا ہے
پیچھے ہٹ جاؤ کہ اب سب کا پیمبر آتا ہے
نبی اول و آخر ۔ اللہ بناتا ہے ۔ ہر ایک کا بنا ہے ۔ خدا کا ہی ہے ۔ ہر ایک کا ذکر
مولوی کو پہچانا ۔ مجھے نہیں کہ خدا تک ... رسائی ہو ۔ بشری نظر سے یہ پوشیدہ آدمی کا نام
آپ کو رب کا کیا پتا ہے ۔ کہ آدمی کا مقام نہیں سمجھا ۔ (بندہ بندے کو بناتا ہے ؟)
قرآن پاک نے فرمایا بندے کو تلاش کرلے ۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلہ ۔
اللہ تعالیٰ ۲۴ پیغمبر نہیں ہے ۔ تو عمل والے کس طرح تصدیق کریں گے ۔ جب نبی بنایا جا رہا ہے تو علم والا
کو دکھایا جا رہا ہے ۔ کنت نبیا و آدم ۔ نبی کوئی ایسا کہ نبیوں کو دیکھ کر
اللہ کو کوئی نبی نہیں ہوگا ۔ حضور سب سے پہلے نبی ہیں (اول ما خلق اللہ نوری)

سدرۃ تک بھی علم والے کے محتاج ہیں۔ عسکری کرواتے ہیں ۔

? ہمہ انبیاء در پناہ تو اند — مقیم در بارگاہ تو اند ۔

تو ماہ منیر و اختر تو اند — تو سدرہ ان ملک ہمہ جا کرند ۔ — شیخ سعدی

ہمہ پیغمبراں در جستجو تو اند — خدا داند کہ تو در چہ مقامی

خدا جانتا ہے کہ آپ کا مقام کیا ہے جبرائیل کو پتہ نہیں ۔ انبیاء کو معلوم نہیں ۔ سدرۃ المنتہیٰ

سے آگے نہیں جا سکتا ۔ نبی پاک کے ساتھ نہیں چلتے — (اللہ نے فرمایا تشریف لے کر آنا

تمام انبیاء جو مجھ سے کہا گیا مگر نبی پاک تشریف لے گئے (معراج) (یعنی معراج میں ہوں گے)

محمد سے نہیں ہو سکتا — + لتؤمنن بہ ۔ میرے محبوب پر ایمان ۔ نبی [illegible] کر سکا

جب میرا محبوب آ گیا تو کسی کی کتاب پر عمل نہیں — قرآن پر عمل ۔ اللہ نے فرمایا

اتممت علیکم نعمتی ۔ اللہ فرمایا ۔ میں تمام نعمتیں اپنے محبوب کو عطا کر دیں (کثرت سے محمد کو)

اس رشتہ تک مومن نہیں جب تک محمد سے پیار نہیں ۔ مومن کی تعریف — ہر عمل بعد میں

نبی پر ایمان پہلے — (فلا وربک) پارہ تو تیرے رب کی ۔ اللہ فرماتا ہے ۔

جس نے صحیح مانا ہے وہ مجھ کو ملا کا رب — کسی عدالت میں کیس ہو تو اپیل دوسری عدالت

میں ۔ اللہ فرمایا محبوب کے فیصلے کی اپیل نہیں ۔

? نعمت ہے کس کا تاج ہے ان کا ۔ دونوں جہاں میں راج ہے ان کا ۔

جن و ملک ہیں ان کے سپاہی — رب کی خدائی میں ان کی شاہی ۔

ہر ایک کو حاکم مانا نے فللا و مومنین — اللہ والا حاکم تھے نبی والا حاکم اس کا شریک نہیں ۔

اللہ والا مالک میں والا مالک ۔ اللہ کی صفات بندوں میں ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام صفات

بندے میں عکس کی ہیں ۔ اللہ [illegible] طور پر ۔ سب کو کھلا دو اور پھر

گھر کے آزاد ہیں ۔ [illegible] ان اللہ سمیع البصیر ۔ وجعلناہ سمیعا بصیرا ۔ اللہ والا مومن بندہ

ہو مومن ۔ آدمی کو کہا مہربان — اللہ والا رحیم بندہ والا رحیم — ونفخت من روحی

بندے میں اللہ کا ہے — ہر [illegible] اللہ کس طرح ہے ۔ ان الذین یبایعونک —

دنیا میں اب [illegible] — وما رمیت اذ رمیت — نماز میں التحیات باقی

نماز کو [illegible] ؟ یہ نماز میں سلام [illegible] ہے ۔ (جانا ہے) ۔

آنکھ کو دیکھنے کے لیے کہا ہے کہ شیشہ بندہ نہیں۔ جب دیکھا تو صفدر سے دیکھا

آئینہ رکھ کے سامنے جلوے دکھا گیا کوئی
آپ اپنی دید شوق میں سامنے آ گیا کوئی

جو شیشہ دیکھتا ہے۔ تیرے افعال شیشے کی مانند ہیں۔ شیشہ بندہ نہیں۔ بندہ شیشہ کیسے معلوم ہوا بندے کا حسن و جمال غیر سے نظر آتا ہے کہ مصطفیٰ کو معلوم نہ ہوا۔ اللہ نے فرمایا۔ اے محبوب تیرے المشاہدہ کے افعال میرے ہیں۔ وما ینطق عن الھوی کا اور پروانے اور لالٹین کی مثال۔ اللہ نے فرمایا۔ محبوب میں نے پردہ رکھ دیا ہے جو جام آپا کمال والا ہو گیا ہے

میں کہ تیرے ستے ہم دے پردے پا پایا شہنوں جانن والے جان گئے۔
کھا گئیں کینہ ار ہو گیا انا بسر کی شہنوں سیانن والے سیان گئے۔

موسیٰ کا معجزہ پانی والا۔ کسی والے کے ہاتھ سے پانی۔ موسیٰ کے عصا کی مثال۔ سانپ والا۔ کہ سانپ عصا ہے کہ عصا سانپ ہے۔ نبی کے پانی کا کمال دیا ہے۔ نبی کی ایڑی۔

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو۔ اللہ کو ہی معلوم ہے کیا جانیے کیا ہو۔

میرے نبی بولے تو قرآن بنا۔ اللہ کی زبان محبوب کی زبان ہے۔ کیا میرے اور خدا دونوں کی زبان ایک ہے۔ اے اللہ تو میری کو حاضر ہے۔ اس لیے اگر میرے محبوب کی زبان میں قرآن نور ہے۔ محمد مصطفیٰ بولے تو نور بنا۔ نبی کے افعال۔ اللہ نے قسم اٹھائی ہے۔ جو بناکر دی ہے ہدایت اس کو ہے۔ نبی کا ذکر کرنے سے کمالات ملتے ہیں نماز کے ارکان اللہ کے افعال نہیں۔ نماز کے تمام ارکان نبی پاک کے افعال ہیں۔

حج کرنا۔ اللہ نے فرمایا۔ جا کر دیکھو۔ میرے ابراہیم سے اسماعیل سے محمد مصطفیٰ کا ظہور۔ اسماعیل نور کا ذکر۔ نبی پاک کے پاؤں کی برکت ہے۔ آب زم زم کی برکت کھڑے ہو کر پینا۔ زم زم کا نام۔ (iii) حجر اسود کا شفاعت کرنا۔ نبی کی ایڑی سے لگا پانی بے شمار ہے۔ اس لیے کھڑے ہو کر پیا۔ منہ کے ساتھ پیالہ ہو نہ رکھنے کا طریقہ۔ نبی پاک کا ذکر کرنے سے بادشاہی ملتی ہے۔ غلام حلقہ بگوشان مصطفیٰ ہوں دیں۔ نبی کے چاہنے والوں کی خاک پا ہوں میں۔ پانی کہیں ہے تو پھر اس کا نام زم زم ہے۔ اس لیے اس کا نام رکھنے والا

(iii) حجر اسود قیامت کے دن زبان آنکھوں کے ساتھ آئے گا۔ اور شفاعت کرے گا۔ چومنے والوں کو پہچانے گا۔

ایک مولوی کا پوچھنا۔ اور میں نے پوچھا۔ بیٹے پیشانی کو چومنا۔ اور ولی اللہ کے ہاتھوں کو چومنا۔ میزاب رحمت
سے پانی کا گرنا۔ اور ایک آدمی کا ہٹانا اس لیے کہ میزاب رحمت بے شک ہے۔ کعبے کو چومنا۔ یہ
اللہ تو نہیں۔ کیا یہ اسلام ہے کہ ___ اگر بیت اللہ کو چومنا جائز ہے تو ولی اللہ کو چومنا۔
اگر حجر اسود تلاش کر سکتا ہے تو آقا علیہ السلام کیوں نہیں تلاش کر سکتے۔ جس طرح مقناطیس
اپنی جنس تلاش کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ کا ولی وہاں تلاش کر سکتا ہے۔ تو کتنا اصحاب کہف تلاش کر سکتی
مولویوں کی تذلیل کرنا۔ ___ سب سے بڑے مولوی [illegible] والے ہیں ___ ایک کہنے لگا۔ کہ مولوی
حرام کھاتے ہیں میں نے کہا تمہارے گھر سے کھاتے ہیں۔ میں نے کہا تیرے گھر کا حرام کھا کے مسجد میں اذان دیتے
ہیں۔ تو حرام کھا کر [illegible] کرتا ہے۔

۹ ذرا غور جا [illegible] میرا دل لرز رہا ہے کہ کہیں کچھ گر نہ جائے [illegible] شور مت [illegible]
عملا کی شان۔ بندہ پیدا ہوتا ہے تو پہلی [illegible]۔ نکاح نہ کرنا۔ قرآن دعا
سناتا ہے۔ نعش سناتا ہے۔ نبی پاک کا قدم ہو جانا۔ اللہ فرماتا ہے وہ میرا ہے۔
تمام کام نبی پاک سے کرواتے۔ رب سب [illegible] کر سکتا ہے۔ پر نہیں فرمایا۔ جس کو میرا محبوب
کرے گا۔ وللعلم الکتاب وکلمۃ ___ رب نے اپنے محبوب سے کروایا۔
لولاک ___ ۱ فردوس میں رسول پہچانا جائے گا۔ جب تک ہر ایک امتی بخشا نہ جائے گا
دوزخ میں [illegible] جائے گا۔ کیونکہ رسول پاک سے دیکھا نہ جائے گا۔
اللہ نے فرمایا۔ محبوب میں آپ کو راضی کروں گا ___ (۱) نبی کا ذکر اللہ نے کیا (۲) پیشانی
دن [illegible] ذکر کیا ___ حضور کا ذکر [illegible] سکتا ہے۔ ورفعنا لک ذکرک صلی اللہ علیہ وسلم
۱ محمد [illegible] دعا مانگتے ہیں۔ خدا سے خدا جانے کیا مانگتے ہیں
دعا کی شان ___ اور دعا کا انکار ___ دعا کرنے میں شک کرنا ___ کہ پتا نہیں۔

شمولیت [illegible] ___

[signature]
۲۸ — ۷ — ۲۰۱۳
۱۲ — ۹ — ۱۴۳۴
[illegible] (۸ — ۳۸ — PM)

سید نصیر الدین نصیر (مسافر چند روزہ)

الحمد للہ الذی اصطفیٰ خصوصًا علی سیّد ولد آدم و خاتم الانبیاء ۔ و علی آلہ المجتبیٰ ــــــ
اللہ کی عبادت ہر شخص اپنے رنگ میں کرتا ہے ۔ پتا نہیں کس کی عبادت قبول ہوتی ہے ۔ اعمال کا دارومدار
نیت پر ۔ الذین ھم یراءون ــــ ریاکاروں کی عبادت کا حال ۔ نیت کا تعلق دماغ سے ہے ۔
کون کون سا عقیدہ اپنا رہا ہے ۔ مختلف نظریات ہیں ــــ کون ٹھیک ہے ۔ یہ ٹھیک ہے
کہ ہم کسی کے عقیدے پر کیچڑ اچھالیں ۔ پیغمبر بھی آدمی کی تلاش میں مشغول ہوتا ہے ۔ (تلاش حق)
جب آدمی کی تلاش میں مشغول ہے آج تک عقائد کا ہجوم ہے ــــ مختلف لوگ ہوتے ہیں ۔ علم نہیں
ہوتا ۔ دل کی بات تو کوئی سنتا ہے ۔ مثلاً ایک بات ہے ۔ اس کے لیے ایک لاکھ باتیں کی جاتی ہیں
ایک آدمی اپنے کام میں ہوتا ہے ۔ مختلف پیشوں کا ذکر ۔ اس کو کیا پتا ۔ عقیدہ کون سا اچھا
ہے ۔ ا جنگل ویران کو آسان ہے آباد کرنا مگر محبت کا ــ یہ ان کا کام ہے جو زندگی برباد کرتے ہیں
دین کا علم برباد نہیں ہے ۔ بڑے لوگوں کی نظر میں اب علم پڑھنے والے لوگ برباد ہیں ــ
نماز پڑھنا ۔ جنازہ پڑھنا ۔ وضو کے ارکان ۔ واجبات ــــ یہ کیا چیزیں ہیں ۔ سب فضول کام
بڑے لوگوں کا مذہب صرف پیسہ ہے کہ جائے جس طرح مرضی کمائیں

قیامت کے دن مختلف چہرے ہوں گے ۔ وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ ۔
قیامت کے دن چہرے کھلے ہوئے ہوں گے ــ ہر وقت ذکر و فکر میں ہوں گے ــــ نیکی کا راستہ
ممکن نہیں ہے ــ علامہ اقبال نے فرمایا ۔ ا کہ نشان مرد مومن با تو گویم
مسلمان مرد مومن کی نشانیاں بتاؤں کہ یہ مرد مومن کون ہوتا ہے ۔ چو مرگ آید تبسم بر لب اوست
جب موت آتی ہے تو امواج تبسم اس کے ساحل لب پر کھلتی ہیں ۔ مسکرا کر جان دیتا ہے ۔
تیری جان دل ہو تو اٹھا کر پیچھے واپس لوٹا رہا ہوں ــ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ یہ وہ شخص جا سکتا
ہے جس نے دنیا میں ڈیرہ بیگانہ بنا رکھا ہو (بابو جی رحمۃ اللہ علیہ مسافر چند روزہ خود کو کہتے ہیں ہے
اتنے مریں ــ دنیا میں عزت دیتا ہے ۔ لیکن عمر بھر رہنے آپ کو ــــ (سعدی)
عاجزی بڑے لوگوں کو اچھی لگتی ہے کہ فقیر بھی عاجزی کرتا ہے ۔ لیکن فقر کا
یہی ہے چند دن دنیا میں رہنا ہے ۔ اس چیز کو حاصل کرنے کے لیے اللہ والوں سے تعلق پیدا کرنا ہو گا ۔
موت کے سامنے آ جاتے ہیں ۔ اسے آنکھ ــ مومن کے سامنے ۔ فنا ــــ جیسے مر گیا
ستے و کو مر جانا کیا ۔ نہ ملاں کو موت آتی ہے ۔ فرمایا موت تو خوش نصیبوں کو آتی ہے

ہم نے اس جیل خانے میں کتنے دن اور رہنا ہے، منع یہی ہے موت کی تمنا کرنا۔ کیونکہ زندگی انسان
کے لیے امتحان ہے۔ پیر صاحب کہتے کہ موت سے ڈرتے نہیں تھے۔ صالحین کی زندگی انہوں نے
گزاری۔ وہ اپنے عمل سے مطمئن تھے۔ پھر دنیا کی کوئی خواہش نہیں رکھی۔ کوئی برا کام نہیں، خرید و
فروخت میں بھی ہے کہ آپ کاروبار کر سکتے ہیں۔ لیکن اس سے دل لگا کر نہ بیٹھیں۔ اگر آپ دل
لگا کر بیٹھ جائیں گے تو آپ کا دل کبھی نہیں چاہے گا دنیا سے مرنے کو۔

پھر آپ کہیں گے کہ ہم نے زیادہ رہنا ہے۔ جمع مالا وعدده یحسب ان ماله اخلده۔ انسان
مال جمع کرتا ہے اور گنتا ہے۔ اور گمان کرتا ہے کہ اس کا مال اس کو زندہ رکھے گا۔ (مختلف خیالات)
دو طرح کے چہرے بتائے گئے ہیں۔ ایک خوش اور دوسرا مرجھائے ہوئے چہرے۔ اور انسان سوچے گا کہ
آج کے معاملے سے برا سلوک ہوگا۔ یہاں سورۃ قیامۃ ۲۹ پارہ آیت ۲۲ سے ۲۸ انسان کی روح کا
نکلنا۔ انسان کی موت پاؤں کی طرف سے آتی ہے، انسان کہتے ہیں کہ کوئی ہے جو آکر دم کرنے کے لیے
ایسے انسانوں کا مرنے کا جی نہیں کرتا۔ اور اس کے برعکس جو اللہ کے راستے میں اپنی زندگیاں
گزار رہے ہوتے ہیں۔ اور جنہوں نے دنیا کی حقیقت کو سمجھ لیا ہو۔ وہ دل نہیں لگاتے۔

دنیا میں ہوں دنیا کا طلبگار نہیں ہوں۔ بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں۔ (مطلب
جس طرح سے ہم زمین سے گزر جاتا ہے۔ اسی طرح مقبول بندے بھی گزر جاتے ہیں
انبیاء اولیاء، صحابہ کرام۔ اہل بیت عظام وغیرہ۔ (طبیعت سلیم والے لوگ) اس دور کے
اندر اتنی بد شگونی ہے۔ اور صحیح راستے کی تلاش مشکل ہے کہ دو نمبر پیروں اور مولویوں کے
خلاف بولتا ہوں۔ مگر جو صحیح راستے پر ہیں۔ مولوی حضرات۔ میرا بھی ان کے ساتھ تعلق رہا
ہے۔ میں نے بھی دو چار کتابیں پڑھی ہیں۔ میں توہین نہیں کرتا۔ میں ہر اس دو نمبر پر بولتا ہوں۔ آپ
بازار سے ایک نمبر کی چیز تلاش کرتے ہیں۔ اگر آپ بازار سے ایک نمبر چیز لینے گئے دو نمبر مل گئی تو
آپ نے پیسے تو ایک نمبر کے دیے تو آپ اس کا کیا حشر کریں گے۔ میں تو یہی کرتا ہوں۔
اللہ والے کا دین پیسہ نہیں ہے۔ دنیا دار کا دین پیسہ ہے کہ بازار کا یہی دین
اصل اللہ تعالیٰ کی محبت۔ صحابہ کرام نبی اکرم کے دور کی سند ہیں۔ جیسے سورج
ڈوبنے کے بعد سرخی کا رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ سورج تھا۔ سورج راستہ دکھاتا تھا
آفتاب رسالت ﷺ کے غروب ہونے کے بعد۔ چار سو سال تک صحابہ کرام کا دور شفق ہے

علم و عرفان کی شفق ہے جو قیامت تک کام آتا رہے گا۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ تم کون ہو تمہارا مذہب
کیا ہے۔ کہو سنی کی تعریف ——— چاروں مذہب والے کہتے ہیں ———

ہمارا مذہب عقیدہ ہے۔ یہ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کا طریقہ ہونا چاہیے ———
کوئی اتنا دور نکل جاتا ہے۔ کوئی اتنا نزدیک آ جاتا ہے۔ میانہ روی بہترین ہے۔ حضور ﷺ کا
فرمان ہے۔ خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا ۔ آپ کا ایسا جملہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز پر اس
کا اطلاق ہو سکتا ہے کہ ہر چیز میں میانہ روی اختیار کریں۔ لوگوں اور گھر والوں کے ساتھ حسن
سلوک کریں۔ اور حضور کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں ——— سنی کیا ہے؟

مذہب اتنا ہی رکھو کہ جی بہل جائے۔ اب اس قدر بھی نہ چاہو کہ دم نکل جائے۔
پیر مہر علی شاہ کو ہر ایک نے اپنا پیشوا مانا۔ کہ آج تک کوئی پیر تھا جو سب اکٹھے مانیں۔
اگر کوئی سنی پیر ہے تو وہ سنیوں کی حمایت کرتا ہے، اگر شیعہ ہے تو وہ شیعوں کی حمایت کرتا ہے۔
ترازو کا بیان ——— اور اعتدال کا ذکر ——— حسن سلوک کا باب۔ اس دنیا میں دھوکہ
کرتے ہیں۔ مذہبوں کا حال۔ بچھوؤں کا حال ——— یاکلون فی بطونھم الی النار ———
ابن تیمیہ کا بیان۔ حضور ﷺ کے ساتھ جو کچھ ان کی توہین کرنے والے ——— کافر ہے ——— اضافات
کرنے والا کافر کہتا ہے ——— سرکار کا فرمان ہے کہ میری اتنی تعریف نہ کرو ———
اللہ اللہ جو بھی کوئی فرق ہی نہ ہو یہ ہر منع ہے کہ رسول کی محبت ضروری ہے جس سے رسول ﷺ خوش ہوں گے
جو آپ کے احکامات پر چلے گا ——— لوگوں کا عقیدہ ——— نام چومنے سے اپنی
بزرگی کو منسوب نہ کرو ——— کو منع نہ کرو ——— ۸۰ سال کی عمر میں تنگ ہے

[signature]

۲-۳-۲۰۱۳
۱۹-۴-۱۴۳۴
لفظ

تعداد ۳
کام جاری ۔ درہم سنن
چل کر ۔ بولنا ۔

ــ ۵ ــ

سید نصیر الدین نصیر (پروگرام ہمارا دین کورس) (گیارھویں)

(۱) الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔
ان اولیاء الا المتقون۔ ولکن اکثرھم لا یعلمون ——— (درود پاک) معزز سامعین
و حاضرین و ناظرین۔ علماء گرامی وقار ——— مولویوں کا حسن و جمال ظاہری ——— ہم کو ان سے
سروکار نہیں۔ میرا ذوق دلالت کرتا ہے۔ ہم باذوق اہلسنت ہیں۔ منہ لٹکائے ہوئے اہل سنت
نہیں۔ اہل بیت کے نام سے گھٹن محسوس کرنے والے اہل سنت نہیں ——— ازواج مطہرات۔ صحابہ کرام
اولیاء کرام کو ماننے والے اہلسنت ہیں۔ اہل کی تعظیم قرآن و سنت سے کرتے ہیں ———
جو غوث پاک کو نہیں مانتا اس نے جانا نہیں۔ جس نے جانا تو مانا نہیں۔ ابوجہل نے نبی پاک
کو جانا نہیں اس لیے مانا نہیں ——— جنہوں نے جانا انہوں نے علی کو مانا ابوبکر صدیق کو مانا ———
ہم اللہ کو مانتے مگر جانتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ المطلب العلم ——— اس لیے
مانتے کر سمجھا کر۔ (شیخ لغۃ الشیخ کا بیٹ) (شیخ ہو بہتر مسلمان ہوں) ایک شیخ
جو بولتا نہیں ——— مگر علم سرکاری نسل کرشن والا ہو۔ وہ شیخ ہے ——— شیخ شہاب الدین
کو ۱۵ ـ ۱۶ کی عمر میں شیوخ بغداد نے شیخ کے لقب سے ملقب کیا۔ (غوث پاک کا نسب)
امام حسن کی اولاد ہیں ——— ماں حسینی ——— باپ حسنی ——— مجمع البحرین ——— ایک دریا
حسنی۔ ایک دریا حسینی ———
سادات حسنی حسینی منبع ادب اور ——— (کریم الابوین۔ ماں باپ سید) نجیب الطرفین
جتنا انسان جانتا ہے اتنا انسان مانتا ہے۔ جو انکار کرتا ہے وہ اپنی جہالت کی وجہ سے
بے علمی کی وجہ۔ تو قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے۔ ان اولیاؤہ الا المتقون ———
ان نافیہ۔ نہیں ہے اس کا کوئی ولی مگر متقی ——— جو تقویٰ کے مقام پر فائز ہیں وہ ولی ہیں ———
یہ مولویوں کے بارے میں نہیں۔ یہ آیت پاک اس وقت نازل ہوئی۔ لیکن کتابوں کا علم تو بعد
میں۔ لا یعلمون کا دائرہ نہایت تنگ ہے۔ آپ نمازی کو نسبتاً متقی کہہ سکتے ہیں مگر جس
کو اللہ فرمائے۔ اللہ کے نزدیک متقی کون ہے۔ قرآن پاک ب سے شروع ہوا الذین یو
ختم ہوا۔ اس کے اندر جو ہے وہ قرآن ہے ——— جو عالم ہوگا وہ عالم کی قدر جانے گا ——— اسی طرح
اکثر خطیبوں میں شور ہی ہوتا ہے غور نہیں ہوتا۔ نقطے علم کے کم ہیں شور ہیں شور شرابا زیادہ ہوتا ہے
جیسا کہ سینے کا زور زیادہ لگایا جاتا ہے۔ زیادہ بولنے سے کام نہیں بنتا۔ وہ تو برتن بھی بولتے رہتے ہیں

جانور بھی بولتے ہیں ــــ بولنا تو اس طرح ہے۔ آواز اس کی کم ہو مگر دل سے آوازیں نکل جائیں۔

؟ جس طرف اٹھ گئی ہیں آہیں ہیں۔ چشم بد دور کیا نگاہیں ہیں۔

ساری دنیا یوسف تکتی رہی۔ مگر لوگوں نے دیکھا ــ تراهم ینظرون الیک وهم لا یبصرون۔
دنیا دار سا ... صاحب کے ساتھ کان آپ کو دیکھتے ہیں۔ مگر اندر سے نہیں ــــ تین مرتبے
ہیں۔ رویت۔ نظر۔ بصیرت ــ جس طرح جانور بھی دیکھتے ــــ بصیرت کو کیا کہنا۔
کہاں سے لایا ہے۔ علامہ اقبال کی نقل اتارتے ہیں ــــ کھوتا کوئی ... سکی
ہوتی کی آنکھ کہ محقق صاحب کھوتے ہیں ــ

حدیث ضعیف کی بحث ... علی شاہ انا مدینة العلم وعلی بابها ــ علی کا معنی بلند تو کیا
کہتے ہیں صوفی نے ... میں علم کا ... علم کا دروازہ بلند ہے۔ پیر مہر علی شاہ ... سال سو سال
پہلے جو گزرے ... ــــ اعتراف کیا۔ ابن تیمیہ نے دربار رسول کے طواف کے بارے میں آواز اٹھائی کہ
نشیب و فراز ہر دور میں ہر مسلک میں ہے ــ ابن تیمیہ نے کہا۔ یہ حدیث جھوٹی ہے کیونکہ اس
میں ... راوی شیعہ جھوٹا ہے۔ تو پیر مہر علی شاہ صاحب نے دوسری جگہ ــ حدیث نکالی جس میں
وہی راوی کو نکالا۔ ... آپ کا علم مشکل ... آپ کا نقش اہل بیت ...
کوئی بھی فرقہ ہو ــــ ہمارا مرکز قرآن ... ہے۔ جو اس کا انکار کرے وہ
کافر ہے۔ علی کے بارے میں کہنا کہ وہ خدا ہیں۔ اہل بیت کی محبت ــــ۔

عالم عالم کو جانتا ہے ــ متقی متقی ــــ صدیق اکبر کی شان ــــ سورۃ اللیل ۱۷-۲۱
جو ابوبکر کو نہیں مانتا وہ قرآن کو نہیں مانتا۔ جو قرآن کو نہیں مانتا وہ کافر ہے ــ اتقی اسم
تفضیل سب سے اونچا متقی ــ اللہ کی شان۔ اہل بیت کی شان میں سورۃ دہر میں
بیان صدیق اکبر کی شان ــــ حضور نے پوچھا۔ گھر میں کیا چھوڑا ــــ اہل بیت کی شان
انما یرید اللہ لیذہب عنکم ــــ

(2) احمد رضا نے تعریف نبی کی ہے۔ تم نے احمد رضا کو سمجھا ہی نہیں ہے۔
مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں۔ دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں۔
ابن تیمیہ نے ان کے ہاتھ کی شان بیان کی ہے ــ (خالی کا معنی صرف)

حفیظ اہل زباں کب مانتے تھے ۔ بڑے زوروں سے منوایا گیا ہوں ۔

ہے لب عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں ۔
سنگ ریزے آتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں ۔
رکھ دیا قدرت نے اعجاز مقالی ہاتھ میں ۔
منتظر ہے حکم کا گنج لعلی ہاتھ میں ۔
اور سبز ہو جائے جو پکڑے خشک ڈالی ہاتھ میں ۔ (نصیر الدین نصیر)

جن کا تعلق صرف نگاہوں سے ہیں ۔ جس طرف اٹھ گئی دم دم میں آ گیا ——
جس کو دیکھا ہو سوئی سے چوچ کوئی ـــ درد شبیر زہرا سے پوچھے کوئی ۔
دکھ میں کیا ہے یہ دنیا سے پوچھے کوئی ـ جس کو دیکھا — آنکھ والوں کی بہشت پہلو کا سے

اگر علی کے مقام کو پوچھنا ہے تو صحابہ کرام سے پوچھا ——— فرمائے فردا نام لینا —— تو علی ۔
حضرت عمر نے امام حسین سے پرچہ لکھوایا ۔ حضرت عمر کا رعب و دبدبہ تو تھا ۔ پر عمر نے کاندھے پر
سواری کرتے دیکھا ——— عائشہ کا مقام ۔ جواب دیا ۔ ایک طرف احمد مجتبیٰ ——
نادرِ علی اعظم کا عہد و دل والد شجر المیزان ——— رشتہ رکھتا کون ——— منکر نکیر ہی کو جواب
عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے ۔ معشوق کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے
یہ کم سند ہے میری مغفرت کا ۔ تیرے در سے میت اٹھائی گئی ہے ۔
نظروں سے قصداً گرائی گئی ہے ۔ سمجھ بوجھ کر موت لائی گئی ہے
صاحب سے کیونکر نہ جیتے ہم مجھ کو محبت ۔ موت ان کے کوچے میں آئی گئی ہے ۔
ہر کوئی زبان سے حق بولتا ہے جو حقیقتاً ہے عمر فاروق کا ۔ جو خط لکھ کر دریائے نیل کو چلا سکتا ہے
وہ استعارہ کر کے بھی نہیں سکتا ——— آنحضرت کی پیشانی عقلی لیت نے عمر ——

صحابہ کرام سب سے بڑے متقی ——— جو کہتے ہیں بنیاں مر گیا ہے ۔ دلیل دے رہا ہے کہ مولا میرا ابھی
زندہ ہے ۔ جو بھی سنے گا ۔ میر علی ۔ مرزا جیل ۔ ہنر لکھوی ۔ مولا علی کا ماننے والا ——

انک میت وانفسہم میتون ـــ انک میت میں جزمہ دائمی مطلقہ نہیں ـ جیسے سورج کو موت نہیں ـ جیسے سورج کے چھپ جانے کو ظہور کا سبب ہے ـ نبی کی وفات کے بعد بیویوں کا ذکر ـ سورۃ احزاب ـــ تمہیں زیب نہیں دیتا ـــ نبی کو ایذا دو ـ

لمحہ فکریہ ہے کہ نبی اگر مر گیا ہے ـ تو ایذا کا کیا مطلب ہے ـــ قرآن نے فرمایا جو زندہ ہے ـ وہ دیکھتا بھی ہے ـــ قیامت تک قبروں میں کون آتا ہے ـ اور اگر کوئی کہے کہ فوٹو آتی ہے ـ تو پھر کہتا ہے ـ کہ فوٹو حرام ہے ـ اللہ نے فرمایا ھوالذی یصورکم فی الارحام اگر تصویر حرام ہے تو تم کون سے گھر میں ہو ـــ ایسی بات نہ کرو شریعت میں فوٹو حرام ہے ہر حالت میں ـ (نوٹ ـ بچوں کی مثال ـ فوٹو جیب میں ـ بابا جی ذکر افضل ـ دل اندر مینوں آ رہے دا ذکر مینوں نال نفرت اے ـ تے اس کی تکرار ی ـــ (نوٹوں سے دل لگتا ہے) بائیں طرف جیب ہے ـ دل ہے (کیا مطلب) (ہم اسے ہم حرکت کی)

یارسول اللہ کی دلیل کیا ہے ـ کہتے ہیں ـ کہ یہ غلط ہے ـ میں نے کہا قرآن کے الفاظ کو غلط کہتے ہو کمبخت! قرآن میں کہاں ہے ـ جو میری دلیل ہے وہ غلط کرتا وہ انسان کا پتا نہیں کہتے ہیں قرآن میں کہاں ہے ـ میں نے کہا کلمہ قرآن میں کہاں ہے ـ اہل قرآن کہاں ہے تمہارا ایمان بتاؤ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ـــ کلمہ اکٹھا دکھاؤ ـ آج نہیں تو کل بتاؤ ـ کہتے ہیں قرآن میں نہیں فاعلم انہ لا الہ الا اللہ ـ ۲۶ پارہ ـ سورۃ فتح محمد رسول اللہ ـــ (یارسول اللہ کہاں) سورۃ نور ۶۳ لا تجعلوا دعاء الرسول ـــ احزاب ـ انا ارسلنک ـ

لام مفتوح کیوں ہے آتی ہے ـ میں کلامی نے ثابت نہیں کیا ہے ـ اللہ نے یا استعمال کیا ہے یا نہیں ـ یا النبی ـ یا وہ سے اٹھاؤ ـ رسول اللہ یہاں سے یارسول اللہ ـ قرآن کے الفاظ ہیں ـ اگر یہ کہو یہ غلط ہے تو کلمہ بھی غلط ہے ـ جب ثابت کرنا دو یہ کہاں سے آیا ہے ـ کیا یا رسول اللہ حق ہے یا یحیی خذ الکتاب ـ یا ابراہیم ـ اللہ نے یا یحیی فرمایا تو درود نہیں ہوا ـ جو حضور کے ساتھ اتنا درد رکھتا ـ کلمہ بھی پڑھتا ہے تو ویسے ہی کرتا ہے ـ مسکین بھی ہے ممبر بھی ہے سبحان اللہ ہوا لیکن پیر ہی ـ بڑا منافق ہے ـــ قرآن کا یہی حکم غلاموں سے الجھیں نہیں عجب عقل والے ـ
ہیں نشر عجیب کمانے نذرانہ لے

مولانا رب نواز اویسی　　　میلاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ وتعزروہ وتوقروہ ــــ فرمایا میرے محبوب کی تعظیم ہر حال میں ــــ
سفر و حضر نماز حج کے تمام اسلام کے ارکان ۔ (ایمان نامقبول)
تعظیم واجب ــــ ادب و محبت رسول ایمان کی نشانی ہے ــــ (روح ایمان میں اسماعیل
تمام شعائر کی تعظیم ۔ محبوب کا میلاد کرنا نبی کی تعظیم ــــ سنی ہر دل میں تعظیم کرتا ہے
میلاد کرنا اہل سنت کی پہچان ہے ــــ عبدالحق کا فرمایا ۔ کہ میلاد پاک کا عمل ۔
ہر سوموار کو زیارت رسول تہجد کی نماز ــــ مسجد نبوی میں حدیث پڑھانے کا موقع ــــ
عبدالحق کا فرمایا ۔ میں میلاد کا عمل کرتا ہوں یا مقبول ہے کہ اگر باقی اعمال مقبول ہوں یا نہ ہوں ــــ اللہ نے
ہر نبی نے اپنے حصے میں میلاد والی نشانی بتلا دیا ۔ حضور کی شان بلند ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے میلاد فرمایا ۔ یاتی من بعدی اسمہ احمد ۔ سننے والوں نے عیسیٰ کے کمالات بیان فرمائے
کہ آپ سے بڑھ کر کون ہوگا ۔ پاؤں میں جوتی کا تسمہ کھولنے کا موقع مل جائے ــــ
ہے احمد ربنا ۔ ؟ سب سے ارفع سے اونچا سب سے ــــ
ہم سنیوں کا عقیدہ کہ ہمارا نبی سب کا والی ہے ۔ سلام مدینے میں سنتے ہیں صحابہ کرام ۔
اگر سلمان علیہ دور سے سن سکتے ہیں ۔ تو امام کی تو یہ مثال ــــ اللہ نے فرمایا پیارے
آدم ۔ لو تشفعت الینا ۔ لو تشفعت الینا بمحمد فی حق اہل السموات والارض ۔
ــــ ؟ غمزدوں کو روتا مژدہ دیجیے ۔ بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ــــ
ربِ شرح ــــ ہر مصیبت کا توڑ ــــ توبہ قبول کرلی ــــ کلمہ کی برکت ۔ درود سلام کی برکت
سے معافی ــــ اعتراض میلاد کہاں ۔ میں نے کہا قرآن میں ہے ۔ میلاد کو بیان کرنا سنت
خدا ہے ۔ ــــ ہم کو عطا فرمایا ــــ سیدہ آمنہ کا فرمان ــــ ہر نبی نے میلاد
بیان فرمایا ۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم ــــ رؤف رحیم ــــ (سبحان اللہ) کہنے کا فائدہ
بڑا ہی مقام ۔ توں مدنی جاواں ــــ اللہ نے فرمایا جیسی عطائیں پایا ہے ۔ سنی لیں منگتے کا کرے
اللہ نے فرمایا ــــ اگر تو ہے نہیں آ سکتا ۔ میرا سرکار آ سکتے ہیں ۔ تشریف آوری ــــ
ہر طرف خوشی ــــ جانور ۔ انسان ۔ حوریں ۔ آسمان زمین ــــ ہر نبی کا میلاد ہے!
عیسیٰ علیہ السلام آئے ۔ اللہ جی توحید دا اعلان کیا ۔ جب کملی والا تشریف لائے ــــ اللہ کی
بخشش ــــ میرے نبی دا نہ مانگنے تو کوئی مانگے ۔ ــــ معجزہ ــــ سامنے عزیز کے جز

اللہ تعالیٰ میں حبیب کی بات میں بیان کرنا چاہتا ہوں مجھے پیار کی تکلیف ہے تو مدینے والے حبیب ہیں
محسوس کرتا ہوں۔ قبر میں سب منکر نکیر نہیں پوچھ سکتا۔ مگر مجھے بتا دیا گیا
قبر میں سوال نہیں کوئی بھی قبر میں نہیں پوچھا۔ مگر نبی اکرم اپنی امتی کی قبر میں۔
رحمت نبی کا ذکر ہر ایک کا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبر میں سوالات (بخاری شریف)
؟ مرکے پہنچا ہوا پیار اس دلربا کے واسطے   ایک عورت کا ذکر نبی کو بلانا۔
بار رسول اللہ سننے کی پہچان —— جو نبی دور سے سن سکتا ہے وہ پکار کو کیوں نہ سنے گا
ا لجپال مری لگیاں نبھا جا —— حضرت بلال کا آخری وقت ——
سیدنا صدیق اکبر کے وصال کا وقت —— اللہ حکم روضہ رسول کے سامنے رکھنا —— حضرت صدیق کا
—— نبھا جا۔ کوجھی تے کملی نوں گل نال لا جا۔
= سائیں والا بازی والا   سائیں زیارت کرنا — اللہ سے دل رسالت کر بیان کرنا۔
تیرا نام لیاں تک جاندیاں بلاواں نیں۔   حضور کے غلاموں کے ہر سال بڑے
واقعات ہیں۔ شاہ عبدالرحیم کا بیمار ہونا اور پکارنا ——   (خواجہ غلام فریدی)
— ؟ رت روندے عمر لنگھیاں۔ ایہہ دانے قبر وچ لنگھیاں۔
ا تیرا نام لیاں —— تیرے نام وچ ہولا کیاں شفا داں نیں۔
رشتہ جوڑ دو مرشد —— سب توں پیارا ہے حبیب دا میلاد۔ ——
اللہ نے کہا۔ میرے حبیب کی میلاد میں شرکت بہت بڑا انعام ہے۔

٢٠١٣ — ٢ — ٣
١٤٣٤ — ٤ — ٢٠
بروز اتوار

خطاب علامہ مفتی عارف ملک

مولانا فتح الدین چشتی (میلاد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم - قل بفضل اللہ و برحمتہ ـــــ درود پاک پڑھا -

۱) دو جگ دے وچ ہوئے اُجالے ـ آئے محمد رحمتاں والے (رحمتاں والے برکتاں والے)

ویکھو کی سنگو ھاہاں آیا - حق دی کرن منادی آیا -

لکن بہاراں یا ملاں والے آئے محمد رحمتاں والے -

حوراں رل مل ویکھن آیاں آمنہ تائیں دین ودھائیاں -

کھلے بہشتاں دے اج تالے آئے محمد رحمتاں والے -

(۱) اللہ کا نور عبداللہ سے آمنہ کے پاس آیا . میرے جسم میں خیر و برکات کا منظر -

ہر طرف خوشبو - ہر جگہ خوشبو - جانوروں میں خوشبو -

۲ اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں - جس راہ پہ چل -

مکے میں بڑے لوگوں کی بیویاں - عورتوں کا جواب ـــــ شہر کے گھر سے خوشبو آئی ـــــ ہمیں بتائی -

عورتوں نے کہا . شہر کا ہر عضو سے خوشبو ـــــ عورتوں کا مس ہونا ـــــ اور ان عورتوں کا خوشبو

ہر گلی سے خوشبو ـــــ عام آدمی کا ماں کے پیٹ میں رہنا اور ـــــ لیکن امام الانبیاء ـــــ حضرت آمنہ

فرماتی ہیں - میں نے دیکھا میرے دروازے پر دائیں والے کھڑے ہیں ـــــ نبیوں کی جماعت آئی مبارکباد دینے

ہر طرف خوشبو ہے . ۴ کوئی عطر پسینہ ہے . لوکاں دیاں گھر گھر ان ساریاں دعاواں دینا آ

۵ کیا بات پسینے دی اونہاں ہن کی ویکھناں جنہاں ویکھی بات مدینے دی -

آدم ـــــ (محمد ہر طرف) ـــــ آمنہ پانی لینے کے لیے آئی ہے . طواف کرنے کی غرض سے تو

کعبہ نے آمنہ کا طواف کیا ـــــ کعبہ سے گفتگو ـــــ (پانی کلام کرتا ہے) آمنہ نے پوچھا

کون ہے ـــــ پانی نے کہا کہ تو امام الانبیاء ـــــ اعتراض عید میلاد کو عید نہ کہو

عیسٰی نے پاس قوم دسترخوان مانگا ـــــ خیر الرازقین - قوم نے کہا عید ہوگا ـــــ

قرآن کا قرآن ـــــ ہزار پہنے - جس محمد پر قرآن نازل ہوتا ـــــ نزل علی محمد ـــــ کتنا مقام

اگر حضور نہ ہوتے تو شب قدر کہاں ـــــ (مصطفیٰ قرآن ہے - قرآن مصطفیٰ ہے)

سیپارے صفحے سوہنیاں بند ساجن زبان پاک کہی جو جو بولے محمد

ربیع الاول والی رات رب تعالیٰ نے جبرائیل کو جنت کو سجانے اور جنت والو . آج رات کوئی نزدیک

دوست ملا - لوگوں کو بیدا ـــــ قبر والے ـــــ والدین کے پاس عورتوں دائیاں ـــــ ہر ایک پاک ہے

[illegible]

زمین کا رونا — زمین پر ہر طرف گناہ — زمین نے درخواست — آسمان کا رونا —
ہر ایک چیز میں تر اندر — آسمان اور زمین — زمین پر میلاد — آسمان پہ معراج —
رات اور دن کی درخواست —

خوش ہے آمنہ کے لال کی تشریف لانے کی —

آمنہ نے دیکھا۔ چار عورتوں کو دیکھا — جھنڈے لگائے۔ کعبہ نے خوشی منائی۔ جانور —
پرندوں نے — حوروں نے خوشیاں — ۱۲ خوش ہے آمنہ کے لال کی تشریف —
بڑے لوگوں کی ولادت کے دن منائے جاتے ہیں — لیکن امام الانبیاء کا منانا —
شیطان کا رونا — آمنہ کی بات چیت — سب نے خوشیاں — نبی پاک کا میلاد دیکھ
ہر ایک کا میلاد دیکھو —

۱ صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا۔ صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارہ نور کا۔
میرا بلال ہے نور — [illegible] رب نے کہا نور۔ اماں کہتی ہیں لائی آئے —
میرا گھر روشن — شام کے محلات — آتش کدہ — کنگرے — اور نبی کی والدہ مکہ میں بیٹھ کر
ملک شام کو دیکھ سکتی ہے میرا لال ساری دنیا کو دیکھ سکتا ہے

آمنہ کہتی ہیں۔ میرے بچے کے ہر عضو میں نور — ہر کام میں نور — نور جب تو آتا ہے
آنکھوں میں نور ہے — [illegible] کہنے لگا۔ کہ نبی نور ہے یہ کہیں بشر کا نور ہی [illegible]
[illegible] کہاں میں۔ [illegible] بشر ہیں کہ یا نور ہیں کہ — [illegible] کیا کہتے ہیں
[illegible] (عالم ملکوت) [illegible] نور [illegible] میں قدم رکھا رکھتا ہے
[illegible] نور ہو کے بشر بن کے آیا ہے) کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شے ہوں۔ جگنو میں نور ہے
بزرگوں سے پڑھا — بشر [illegible] ([illegible] کا رشتہ نہیں) بچہ اور [illegible]
سجدہ کیا — حلیمہ کا آنا — دائیوں کا آنا — حلیمہ کی صورت حال — حضور
کی زیارت — پاؤں کو چومنا — آمنہ نے حلیمہ کو [illegible] مارا کہ [illegible] تشریف لائیں

میں [illegible] سمجھا [illegible] دیں — [illegible] جانور [illegible]
حلیمہ بی بی [illegible] (حلیمہ [illegible]) بیماریوں کی وجہ سے [illegible]
دودھ پینا — سوالی [illegible] کعبہ نے آواز — اب حجرہ کی [illegible] حلیمہ [illegible]

۶ رنگ لگ گئے میں دیکھے جو آن والے ؟ — توں تے رب دیاں رحمتاں نوں لٹیا۔
دائیاں ساریاں دا مان توڑ سُٹیا۔ — جنہاں نوں چھوٹی جان والے۔
عرش دے والے سد کے نوں دین تینوں مبارکاں — آخری رسول دیاں ہو گئیاں تینوں نزاکتاں۔
اس ماں سستی گھرانے دے بخشیم نوں — جیسے ہو تے دلاں دے حکیم نوں کلیجے نال لاں ملے
حلیمہ دا کی لے جب دائی مہری ہوئی — شیر کا آنا — یہ سواری عالم پہ سوار
میں نے دیکھا نزدیکی — گھر کے حالات — بکریاں کا خوش ہونا — بکریاں دودھ نکالنا۔
اے مبارک مبارک حلیمہ۔ بنی تو محمد دی دائی حلیمہ۔
سدا دین و دنیا کا سردار تجھ کو تیری بات حق نے بنا دی حلیمہ۔
سن گھر میں ادب سے چلے مختلف ولیوں کا نام — اس گھر کی کیا سوچ تھا ہوگا جس گھر میں محمد
رہنا ہے عرض تنا بکریاں کی چلتے نبی کی صفات بیان کرنا — پھر چلتے ہیں۔ اور جب نبی چلے۔ بکریاں
چرانا — بکریوں کا پیچھے چلنا — شیر کا آنا بکریوں کی کشش — حضور کی تشریف — اور شیروں
کو ساتھ چلنا — نبی پاک کا جنگل سے مڑ جانا — شیر نے بکری رکھائی — اور سر کٹنے
نہ دیا —

[signature]

۱۳-۲ — ۳ — ۴
۱۴۳۴ — ۴ — ۲۲
[signature]

① میلاد النبی — قاری محمد جمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لقد من اللہ علی المومنین — مبین۔ اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
ذکر مصطفیٰ بڑا اعلیٰ منصب ہے۔ (۱) خالد بن ولیدؓ نے دوران سفر جہاد کے لیے ایک آبادی میں قیام
کیا۔ تو اس آبادی کے ایک آدمی نے سوال کیا۔ کہ آپ کو نعت آتی ہے؟ ہم نہیں لکھ ... تو سب نے پیش کی
اثر سولٰی علی قدر الرسول۔ (سر سے لے کر پاؤں تک تصویر ہی تصویر)
(۲) ہم حضور کی نعت پڑھ کر اپنی بخشش کے اسباب تلاش کرتے ہیں۔ یہ امتیاز صرف اسی امت کو ہی ہے
کنتم خیر امۃ — نیک اعمال وجہ بخشش نہیں۔ نسبت دیکھ کر ہی بخشے جاتے ہیں۔
جب قرآن کی ایک صورت حفاظت کرتا ہے۔ تو ان کا کیا مقام ہوگا جن پر قرآن نازل ہوا
(۳) سب سے بہترین امت — کوئی نبی اپنے وصال کے بعد۔ کہ کوئی امتی کو کہیں نہیں جاتی — ہر محبوب
اپنے آقا کے دربار پر جاتے ہیں۔ (۴) ایک آدمی نے سلطان العارفین کے مزار پر قرآن پاک
ختم کیا۔ اور دعا دینے کی فرمایا۔ کہ تم نے دنیا سے دیکھ کر سنا چکے کیونکہ دیا ہے۔
(۵) ایک مولوی نے فرمایا۔ کہ میرا ساتھی ایک بابا اہل حدیث رہا تھا۔ ہو جاتا تو پتہ چلا کہ مدینے کو
حضور کے لئے بھی نہیں جاتا۔ (۶) ایک ڈرائیور کا بیان کہ میں سعودیہ میں تھا۔ اور سعودی
کا میرے ساتھ ایکسیڈنٹ ہوگیا۔ ہسپتال گیا۔ انہوں نے سعودی کی آنکھوں کی ... مرکز
نے غلطی سے دوائی ڈال دی۔ میرے ساتھی نے کہا۔ کہ حضور کو مدینہ شریف کے ساتھ ہی ...
دعا کی — روضہ کی — اس کی آنکھ بالکل صحیح ہوگئی۔
عمر زندہ کو رضا مرے دیکھیے کہ ہے یہ کس کو کا سہارا ہی راستہ"۔
آقا سے مانگ کر تو دیکھو — سید منظور احمد شاہ ساہیوال والا نے مدینہ پاک کے فضائل پر کتاب لکھا۔
ایک حاجی صاحب کابل کے ... کا واقعہ لکھا ہے۔ سن ۲۰۰۰ ہے۔ ذوالقعدہ میں دربار میں جانوروں
کی زیادہ سن جاتا ہے۔ ... زیادہ اسی جو کہ سال رہا ہیں۔ ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو
(۱) امت کو سنبھالتے ہیں اپنے محبوب کے دربار میں حاضری دیتے ہیں۔ (۲) دوسرا آج تک کسی یہودی نے اپنا
یار نے اولاد کا نام رکھ بیٹا کا نام تو نہیں رکھا۔ یہودی کا نام رنگ یا جانور پر ہوتا ہے۔ (بش، جانوری)
امت مسلمہ تو اسم لفظ محمد حضرات کے طور پر علاوہ ... (حدیث مبارک) نام رکھا۔ محفل میں نام محمد
والا۔ یہ نام کرتا ہے مگر محفل نہیں بیٹا۔ بگڑے بھی تو دیتا ہے بیٹا نام محمدؐ۔
مسکرا جاتا۔ حاضری کیا — نام محمد کا پکارتا — ہم سب ہیں۔ حاضری لگی ہے۔ فورست آواز دیتا

ناز والے نیاز کیا جانے کفر والے نماز کیا جانے۔ جو پلیدوں سے مل کے کھاتے ہیں پاک کلمہ کا مزہ کیا جانے
اللہ اللہ محمد رسول اللہ لوگ بیٹھا ذوق کیا جانے — (۳) اس امت کو امتیاز حاصل ہے کہ اپنی
اپنے بندوں کے نام کے ساتھ پیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان لقد من اللہ علی المؤمنین —
تیرا کیسو تحقیق کرنے والا اللہ ہے۔ اگر کوئی واقعہ کی تحقیق بڑا آدمی کرے تو کیا — لیکن اللہ نے فرمایا
کائنات والوں ساری کا باعث دیا ان لوگوں کو دیا ہیں مگر احسان نہیں ہے۔ میرے کائنات نے احسان ہے بالکل
(۱) بخشش۔ بخشش۔ احسان کیا مطلب ہے اللہ نے پیغمبر کی دی سے احسان کیا — رسول کی نسبت
عظیم ہے کہ لا تبطلوا صدقٰتکم بالمن والاذیٰ — احسان نہیں جتلانا۔ یا اللہ آپ نے
فرمایا احسان نہ جتاؤ۔ لیکن خود — اے تم مالک ہیں — یعنی جو چیزیں ہیں احسان ذریعہ ہوتا ہے
چیز بڑی عظمت والی ہے۔ محبوب بڑی شان والا ہے۔ اذ بعث فیھم رسولا —
یوسف علیہ کی ولادت — ۲۷ محرم — کو ہوئی کنعان میں روشنی — (کنز العمال) حضرت یعقوب علیہ السلام
اپنے بیٹے کو پیار کرتا۔ (۲) آج کی رات تاروں بھری رات ہے۔ ہر طرف شور نعت چلی آتی ہے
چاند زمین پر دکھایا ہوں کنعان آج کا دن یا آج کی رات ہے
حضرت یوسف علیہ آئے تو کنعان روشن ہوا۔ محمد عربی آئے تو کیف — اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے
بار الٰہی فرمایا — بشارت ہوا — بشر المؤمنین — اللہ نے ایمان والوں کو مبارک دی۔ احسان کی
اللہ نے — ایمان والے اس سارے کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے — اور ہر درس میں
پڑھنے والو کہ جب یہاں پڑھنے گا بشر المؤمنین۔ بان لھم من اللہ فضلا کبیرا — ہر استاد نے کہا تو دلیل —
جب بھی پڑھے گا۔ تو مسلمان ہوتا ہے — (۲) ہر ایک چیز قلیل ہے مگر محمد عربی کا عطا
ہونا فضل کبیر ہے — حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی ہیں۔ پوری زمین کو
مسجد — اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب — طہارت کے لیے پانی کی ضرورت — اس ریت پر
تیمم نہیں ہے۔ اس لیے تیمم کرنا بڑا کام ہے۔ طہارت عطا فرمانا بڑا کام ہے۔ اس مٹی میں برکت آ گئی ہیں۔
سونے کی شعاعوں سے طہارت۔ لوہا پلید ہو تو آگ سے پاک کرنا — ظاہر کا پاک کرنا تو آسان ہے
اگر دل ناپاک ہو جائے تو پھر — کعبہ کو پاک کیا کس نے — پوجنے والوں کو نکال دیا۔ چومنے والوں کو
باہر نکالا۔ اگر میں نے اپنا کعبہ محبوب کے وسیلے سے پاک نہیں کیا۔ تو تیرا دل بت خانہ ہے۔ بغیر [illegible] نہیں ہو سکتا۔
شریعت [illegible] تیرا محبوب زمانے سے نرالا ہے [illegible] ہر ادا پیاری ادا نرالی ہے۔

ساری زمین مسجد۔ اس لیے جہاں بھی نماز کا وقت ہو۔ (۱) نمازیں تو وسیلہ ہے۔ واقعہ۔
مفتی حبیب اللہ کا واقعہ۔ جو بابا اسماعیل شاہ صاحب کے خلیفہ اول۔ شاگرد ابوالبرکات شاہ کے ایم اے
حاصل کیا۔ اسناد کو پھاڑ دیا۔ کسی نے سوال کیا عزت ہو گیا۔ فرمایا۔ جو علم ہی در مصطفیٰ سے ملی
۔۔۔ آپ کا چہرہ روشن۔ آپ سے پوچھا کیا کھاتے ہیں۔ فرمایا کہ گوشت کیا کھاتے ہیں۔
مفتی صاحب نے فرمایا جو نسخہ میں استعمال کرتا ہوں۔ اگر آپ نے استعمال کر لیا تو اللہ تعالیٰ آپ کے
چہرے پر بھی رونق لگا دے گا۔ میں تے تیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔ الصلوٰۃ والسلام
علیک یا رسول اللہ۔ (میں مفتی صاحب جمیل شاہد کا مرید تھا) ۔۔۔ آپ نے فرمایا
میرا تو معمول ہے تیس ہزار مرتبہ۔ (دس منٹ) حضرت داتا صاحب نے فرمایا کہ ہم 12 ہزار مرتبہ
درود شریف پڑھتے ہیں۔ سینے کے دل تک ہیں پابند ہو جاتا ہیں۔ لیکن ۔۔۔ رسول اللہ نال اک شری
نسبت برقرار رہے۔ دونوں ہو کر پڑھنا۔ تے تصور کرنا کہ حضور دے قدماں وچ بیٹھا ہوں۔
ایک سو مرتبہ ۔۔۔!

اولیاء دا حیرت دانی فقر۔ میر ساڈا لامکاں بیا ایک نظر۔

اللہ کے ولیوں کو کیا پہچانتے ہو۔ ایک نگاہ نال آسماناں دی سیر کرا دیندے ہیں۔
اس نے کہا۔ مفتی صاحب مقصد تے میں نہیں رکھتا پر چہرے نال تے دوجی کوئی چیز نہیں۔ پر چلو اک
لفنہ پڑھ کے دیکھ لیتے ہیں۔ اس نے بات کو پرکھا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول
اے شہنشاہ مدینے الصلوٰۃ والسلام ۔ زینت عرش معلی الصلوٰۃ والسلام۔
وہ آدمی واپس آتا ہے۔ تین دن کے بعد۔ رو کر پھر کہہ رہا ہے۔ اے شہنشاہ مدینہ
اے مفتی صاحب۔ بلی ہو کہ نے چہرہ ہی کیا دل بھی بدل دیا ہے۔ ظاہری جسم کے لیے؟
دل کے لیے۔ در مصطفیٰ سے ۔۔۔ وہ لکھیں ۔ انہوں نے کہا کہ سر حسین
کر کیا۔ نبی پاک نے فرمایا سیدنا بلال۔ انا دعوۃ ابراہیم۔ وبشارۃ عیسیٰ۔
ہو ولادت نہیں ہے۔ ہم تو اُردو میں نعت پڑھتے ہیں۔ اور بیٹیاں وانادیاں لوگ
ہے وَجْہُ الْحَبِیْبِ اِذَا تَبَدَّی طَالِعًا یَنْشَقُّ مِنْہُ مَحَاسِنُ الْقَمَرَیْن۔
حضور دا چہرہ۔ والقمر یاد کرے۔ قبر میں وہی چہرہ۔ حشر میں بھی چہرہ
ہر طرف رحمت نظر آتا ہے۔ دل کو کہنا ۔۔۔ بستر پر پڑھنا ۔۔۔ میں نے بابا جی کو دیکھا

اب میں شیر پی آگئی ۔ یہ سرکار کا کرم ہے ۔ نیک اعمال آگئے ہیں ۔

آج میلاد النبی ہے کیا سہانا نور ہے ۔ آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے ۔ سیدہ آمنہ کا لال ہے حلیمہ کی گود کا وہ نور آیا ۔ ساری دنیا کے بچے روتے ہیں ۔ پر نبی پاک پیدا ہوئے تو سجدہ کرتے ہیں گر قطرہ کسی نے مانگا ۔ دریا بہا دیئے اور در بہا دیئے ہیں ۔ پر نبی کا معجزہ ۔ نبی پاک نے ہمیشہ بند رکھنا ۔ پیارے ہیں ہاتھ رکھا چشمے جاری ہوگئے ۔ ارشاد فرمایا ہے پیدا ہونے کے بعد کوئی ان سے پیدا ہوا اور ساری حضور علیہ السلام کے دست نبوت ہے ۔ لیکن ساری کائنات حضور کے دست کرم دیئے ۔ (۲) سیدہ آمنہ کو کہا کہ حضور پر نور جسم کی آنکھ سے پیر اگلو روشن ہوگا ۔ جبریل امین نے تین جھنڈے لگائے ۔ سیدہ آمنہ نے زمانے میں اپنے بیٹے کے نور سے ساری کائنات نور دیکھا ۔ جھنڈے مشرق میں مغرب میں ۔ اور جھنڈے پر امتیاز نہیں ۔ پر جھنڈے کی روشنی ۔

کل مکان تک اجالا ہے جس کا وہ ہے ۔ پر مکان کا اجالا ہمارا نبی ۔ حضرت حلیمہ کا آنا ۔ اور حضور کو دیکھنا ۔ وجد کی کیفیت میں گر جانا ۔ کعبہ اللہ کا طواف کرنا جب حضور تشریف لائے تو کعبہ میں حضور کے آگے دل جھک گیا ۔ بیت اللہ سے سارے بت سر زمین پر زمین کو چومنا ۔ اور حجر اسود نے بوسہ دیا ۔ (نصیر الدین سے کہا)

تمہیں مل گئی آپ خدائی حلیمہ ۔ کہ ہے گود میں مصطفائی حلیمہ

بہت نور بادل کا ماہ آمنہ کو ۔ تو تم نے شہنشاہ کی پائی حلیمہ ۔

رسول خدا اور آغوش اماں کی ۔ وہ خدمت کے ملنے پہ دائی حلیمہ ۔

اُسے اپنی آغوش میں تم لیے ہو ۔ کہ جس کا ہے جس کی گواہی حلیمہ ۔

نصیر اپنی قسمت پہ نازاں ہے جس دم ۔ ملے تیرے در کی گدائی حلیمہ ۔

[signature]

pm — ۹، ۵۹، ۲۹

۳—۴—۲۰۱۳

۲۲—۵—۱۴۳۴

سید فیض الحسن شاہ (ذکرِ مصطفیٰ ﷺ)

(۱) جب شمع جلتی ہے تو پروانہ آ ہی جاتا ہے۔ پھول کھلتا ہو تو بلبل آ ہی جاتا ہے۔ ذکرِ مصطفیٰ ہو تو سنی آ ہی جاتا ہے۔ (۲) جیسے آپ انتظام کرتے ہیں میلاد پاک کا۔ اسی طرح اللہ نے بھی محبوب کے میلاد پاک کے لیے سارا دنیا کا نظام جدا [illegible]۔ پھول بنا۔ پہاڑ وغیرہ کا انتظام۔ [illegible] المدارس۔ واقعہ [illegible] کا کسی ایک کو [illegible] میں نے پوچھا۔ انہوں نے کہا۔ تم میرے بیٹے کا نام لیتے جاؤ بیڑا پار ہوتا جائے گا۔ کام تو ہو ہی جاتا ہے۔ تم نے [illegible] تو میں منہ بند سے بنائے۔ جلسے میں جو آتا ہے آخر میں۔ وہ مقصود ہوتا ہے۔ کملی والا آیا [illegible] ظاہر بعد میں ہوئے۔ اللہ نے سب سے پہلے انبیاء کو بھیجا جنہوں نے آکر اس مخلوق کو کملی والے کی نعتیں سنائی گی۔ آخر میں [illegible] کو [illegible]۔ آخر میں وہ آئے جن کی وجہ سے سارا کا سارا کا نظام سجا دیا گیا۔ جلسہ مکمل۔ دین مکمل۔ جو مقصود ہوتا ہے وہ محبوب ہوتا ہے۔

(۳) محبوب کی نسبت والی ہر اک چیز کا ذکر۔ ایک نے مدرسہ سے پوچھا۔ تجھے کون سا شہر [illegible] ہر مکمل اللہ نے کہا کہ میری قسم [illegible]۔ لا اقسم بھذا البلد۔ آبِ زم زم کا ذکر۔ مختلف پانیوں کا ذکر۔ پانی پینے کے آداب۔ جانور پانی کیسے پیتے ہیں۔ لطیفہ۔ پانی آبِ زم زم سے پوچھا۔ میری نسبت کیا ہے۔ دریا سوکھ جاتے ہیں پر چار ہزار سال ہو گئے۔ پانی ختم نہیں ہو سکتا۔ (۳) حجرِ اسود کا چومنا۔ کیا ہے۔ یہاں پر اعتراض بھی کرتے ہیں۔ ہم اور آپ کا عمل۔ [illegible] کے بغیر جو ہو [illegible] عام کی [illegible] کو چھپا۔ اور حجرِ اسود کو چومنا [illegible] (۴) [illegible] کا فرق۔ تمام صحابہ اور عمر فاروق۔ [illegible] صحابہ کا مقام [illegible]۔ قبلہ شریف کو قبلہ بنانا۔ [illegible] کیسے ہیں۔ اللہ نے [illegible] کعبہ [illegible] ہیں۔ فاروقِ اعظم اور حجرِ اسود کو پکارنا۔

(۱) حسین کا مقام اور نسل ختم کرنے کا پروگرام۔ [illegible] فدا [illegible]۔ [illegible] جانور ذبح۔ ملک کے بچے کیسے۔ [illegible] ایک [illegible]۔ کوفے میں صدقہ کی کھجوریں۔ (۲) سکینہ نے [illegible] کھجور۔ سیدہ زینب نے نکال [illegible] مختلف [illegible]۔ عام [illegible] ہو گیا ہے۔ مولوی [illegible] ہو گیا [illegible] ہو گیا۔ شہید کا مقام اور موت۔ امام [illegible] خون [illegible] سے وضو کرتا ہے۔ شہید کا وضو ایسا ہے جو

شہادت ایک ایسی لوٹ سکتا ہے سب کو شامل ہوتا ہے مگر شہید کو نہیں ہوتا ۔ پیغمبر پیوستہ کہ
کفن دو مگر شہید کو نہیں ۔ یہ شہادت میں اہلبیت کی چادر کا کفن دیا گیا ۔ نبی کی شان دیا
اس لئے ان کا درجہ ہے ۔ سمجھنا کا مقام کیا ہے کہ ۔ مجھے ایک جان ملتا ہے میں اسکو ہزار دفعہ جان دیتا ہوں ۔
نبی شہید نہیں ہو سکتا ۔ تو نبی کا مقام ہے کہ نبی اللہ شہید کا مقام ۔ نبی کل ہے شہید جزو ہے
جب نبی کا مقام نہیں رہ سکتا ہے تو ہم بتا رہا ۔ ۲ ۔ کسی کو کرنے کا مقام (شیخ سعدی علیہ
پیر لعد رہیں ۔ حسین کا مقام لد نسبت ۔

شہادت حسین ۔ (۱) طاقت حق نہیں بلکہ حق طاقت ہے کہ ۔ (۲) ہمارا اہل سنت کو بیان ہے
اتنا کسی اللہ کو نہیں ۔ (۳) جب تک نماز میں درود میں آل پاک ۔ (۴) حسین کی سولیں ۔
عمر فاسق لعد لشکر کرتا ہیں ۔ (۵) قربانی کے مسائل بے سبب ہوتا ۔ اللہ جو قربانی قبول کرتا ہے
دین ہوگی ۔ اہلبیت پر ہے ۔ (۶) اذان پڑھی کانوں میں ۔ کسی کے کان میں اذان ۔ (۷) گھر دیا ۔
عین قبلہ کی طرف منہ کرنا قبلہ بن گیا ۔ حرا کے رسد آپ زم زم ۔ حسین کی منہ میں ۔
ام الفضل کا خواب ۔ حسین کا خون یا بدن کا ٹکڑا ۔ حسین منی و انا من الحسین ۔ تشریح ۔
(۷) حسین کا کھیلنا ۔ نبی کے سر پر ۔ (۸) مسجد نبوی میں سجدہ کی حالت ۔ سجدہ کی نماز میں
حسن اللہ عشق ۔ نبی اللہ صدق ۔ سیدہ فاطمہ نے امام حسین سے پوچھا ۔ گفتگو
(۹) خطبہ دیا کہ ۔ امام حسین نے کربلا دان سے فرمایا ۔ کربلا میں امام علی اکبر نے اذان پڑھی
ہے پرواز ہے جدہ تو ان کی ایک فضا میں ۔ مگر کسی کا جان اور ہے شاہ حسین کا جیا اذان ۔
الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں سکتے ۔ علی کی اذان اللہ ہے صحابہ کی اذان اور ۔
شہادت کے دن نماز پڑھنا ۔ یہی تعلق لگ جائے تو نماز کیا حال ہوتا ہے ۔ تمام نمازیوں کے لئے
و منو لعد نمازیں کا حصول ۔ رب کا قرآن ۔ محشر کو قرآن اور میرے عاشق کی نماز دیکھ
تا لوہ تحلیل ۔ تعلق ۔ زمین کو حرکت ۔ مدینے سے آواز ۔
(۱۰) میت کے زینت ۔ صدقہ دینا ۔ امام حسین نے سب کچھ دیا ۔ کفن ایک اماں کے رات سے کی حرکت
(۱۱) امام حسین نے اپنی بہن سے ملاقات کی ۔ دین اسلام کے بارے میں ۔ کہ جو کچھ ہو جاتا ہے ۔ پر بڑی ہی کی بات
میں نہیں ۔ اللہ کے ساتھ بیعت کرتے ہیں ۔ قیمت بڑی ہے ۔ مجھ پر ہوا اور رب کا فرمانا ۔

(١١) امام حسین کا سر یزید کے دربار میں - چھڑی ہونٹوں پر مارنا ___ (١٣) مسجد سے اذان کی آواز اور
سیدہ زینب کا فرمان ___ کہ ہمارے سارے شہید ہو چکے مگر اب بھی میرے نانا کا نام زندہ ہے
(١٤) جو امام حسین سے سچا پیار کرتا ہے، سرکار تو بھی اس سے پیار کر ___ شفاعت میں ہمارا ذکر
ہو کرنا۔ اس لیے ۔ قیامت میں بڑا امتحان ہو گا۔ (١٥) قیامت میں ہمارے ہاتھوں میں دامن اہل بیت ہو گا۔
اس لیے ہم جنتی ہیں۔ سلسلہ دو دعا

٨ — ٤ — ٢٠١٣ ٨:٥٥ — ١٠ (PM)
٢٧ — ٥ — ١٤٣٤ پیر

١ـ (مولانا محمد اکرم رضوی)

(عرس پروگرام)

(١) قبر والے کچھ نہیں دیتے۔ یہ پوچھنا ہے تو خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھیں ___
اپنی چارپائی کے نیچے سوٹا چھپا رہے۔ ہمیں تو ایسے حکم دو ___ کتاب کا نام سیرۃ امام ابن تیمیہ
اہل حدیثوں کا بہت بڑا ___ ص ٣١ ـ کرامات ___ باب کا نام ___ ویسے کرامتوں کو مانتے
نہیں ـ دیگر کرامت ہوگی تو ـ بہاؤالدین زکریا ملتانی کی ___ امام صاحب شب و روز عبادت میں مشغول رہے
یہ کون امام ہیں ـ امام حسین ـ امام حسن ـ امام اعظم ـ امام شافعی امام مالک ـ احمد بن حنبل ـ اہلسنت
اپنے مطلب کے امام کی بات کرتا ہے، اگر نہ مانے تو کسی کو نہیں ـ گر مانے پر آئے تو ___ آپ کی
توجہ سے لوگوں کی مشکلات حل ہو جاتی تھیں ___ دیکھتے ہیں کہ کوئی شکل کیسا ہے
صدقے جاؤں تیری بولی پر ___ پڑھتے ہیں ابوبکر صدیق و الحسنین ___
امداد اپنا پتا نہیں ___ ان کی شکل پر بال ہے کہ جوتے چٹخانے کا ___ انبیاء اولیاء سے
مدد لینا جائز ہے ___ اپنے مولویوں کے بارے میں کہتے ہیں دکھاوے کی بخاری مسلم میں
ترمذی میں ـ امداد کی کرامت میں ثواب ہے ___ عبدالکریم بغدادی کی کتاب کو آنکھوں سے لگا ـ
سید امام بابل شریف کی قبر کی مٹی ڈالی ___ اگر آپ کے امام کی قبر کی مٹی شفا دیتی ہے تو ... کے پاک
نفع نہیں دے سکتا ___ کیا وہابی جو یہودیوں کے رشتہ دار ہیں ـ اگر ہم ایسا کریں تو لوگ کہتے

ہیں۔ یہ مولوی تو رُلاتے ہیں۔ اللہ کریم ملک کا سر بلند رکھے اور پاکستان میں امن و خوشحالی کرے۔

یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیہود والنصاریٰ اولیاء ـــــ القرآن۔ قرآن میں ہے کہ یہودیوں سے رشتے

دار ہیں ـــ یہاں قرآن پڑھتے ہیں۔ اس طرح کے کوئی ہر گناہ ہے۔ —٥—

1-4-2013 9:22:31 —(PM)

29-5-1434 بدھ

الآثم خوفاً الاقرب

۲۔ مولانا محمد اکرم رضوی

(شہادت رضوی بزبانِ رضوی)

حمد و ثنا (1) ۔ کئی اہلِ حدیث تقویٰ پر کرنے والے پیر پیدا شدہ ہیں۔ مگر پیر دیکھنا ہے تو پیر علی شاہ

صاحب کو دیکھو۔ عشاء کی سنتیں قضا ہو گئیں ـــ ۸۱۱۱۱۔ کا ترجمہ کرنے والے

کوئی پیر نہیں۔ کوئی داتا نہیں۔ کوئی گنج بخش، بارھویں والا نہیں۔ میں نے کہا ایک میرا یہی ترجمہ

کر۔ کہنے لگا ایسا میں نے لیا کہ کہہ کوئی میرا آقا نہیں ـــــ کوئی میرا داتا نہیں۔

(2) سیدی ان نے انکار کیا۔ اس نے فرمایا۔ وہ اس کو اس کا ساتھ۔ دیکھنے والے کہا کہ جس طرح

اپنی بیوی سے آدھا مال تقسیم کر کے نکلتا ہے اسی کے نام کا سلسلہ نبی کا نام۔

نماز و اذان۔ خطبے میں۔ ـــ خالی اذان میں۔ یہاں اذانوں کا ذکر ـــ وہاں کی اذان شیعوں کی

۱۔ اشہد ان امیر المومنین۔ و امام المتقین۔ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ بلا فصل ـــ

بانگ تو ان پڑھیں کے میرے نبی کا ذکر تیری زباں سے بھی جاری ہے ـــ ہم اہل سنت بھی اذان کو

اذانوں میں خطبوں سے دل دلم میں۔ مؤذن ہوتا ہے کہ جا پکارا۔ (اللہ اکبر) ـــ

جب مؤذن عاشق نے کلمہ پڑھا تو زمیں کا سلسلہ اذانوں میں پکارا گئی۔

ذرا ٹھہر جا مؤذن میرا دل لرز رہا ہے ـــ کہیں کعبہ گر نہ جائے تیری شور مست اذان سے

میرے نبی دا نہ کر ہر بات ہو رہا ہے کہ ـــ میرے نبی دا ذکر تو اس وقت بھی ہو گا جب ذکر کرنے والے

پہنچ نہیں سکتا ـــ میرے نبی دا ذکر بند کرنے والے خود بند ہو جائیں گے ـــ (۳) نبی پاک کو درود
پلانا ـ ایک طرف درود پلانا ـــ امام اہلسنت نے دو سال
وہابیوں کے لئے شرک پیشانی کریں ـ درود بھیجو ان کا نسبت پہ اللہ کو ان سے ـ
جو جس میں اپنے صحابی کا علم ـ (بشر مثلکم) کہنے والے کو کتنی کا درود پلا دو تو ـ
(۴) نبی پاک کا انگوٹھے میں ہونا ـ اور چاند سے کھیلنا ـــ چاند جھک جاتا ادھر ـــ
(۵) خوشبو کو لکڑی کر دیں طرح طرح کے طریقے ـ قل بفضل اللہ ـــ دکھیوں
نبی پاک سے بڑھ کر اور کیا فضل ہے ـ وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین ـ شب ہا تو ہم اسی طرح
اللہ کی توحید ـ الحمد للہ رب العالمین ـ اور یہ کہتے ہیں قل ھو اللہ احد ـــ
(۶) جس کا رب کے قرآن پر ایمان ہے ـ سبحان اللہ ہے ـ اور دیکھو جس کا قرآن پر ایمان نہیں ـ
(۷) شیر کو یہ یقین کیا ـ یا ابا الحارث انا سفینہ ـــ وہابی کا عقیدہ نہیں صحابہ کا عقیدہ
شیر وہی جھک گیا ـ معلوم ہوتا ہے کہ شیر بھی سنی ہوگا ـــ
شیر کیا سفینے نا پائیں جنگل میں راہ جانتے ـ چھوڑے غلام رسول اللہ کے اسیں غلام اونیاں دے ـ
سفینے کہا شیر دا تائیں سنو جنگل دیا شیرا ـ میں غلام رسول اللہ دا ہے سر تم کریں اللہ میرا
جھک جھک کے پاتے ہیں

(نبی زندہ ہیں) میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے ـ
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ میری چشم عالم سے چھپ جانے والے ـ
جس کو نبی سے پیار ہے ـ با آواز بلند پڑھے ـ تا کہ مردوں کو پتہ چلے کہ نبی زندہ
ولا تقولوا لمن یقتل ـــ پھر دیا ـ جب شہید زندہ ہے تو ـــ جو قرآن کے ہے تو جھٹ کرتے
اس آیت کریمہ کو منبر پر پڑھتے ہیں ـ اور شہداء کے اہل حدیث کے نام پر اشتہار چھاپتے رہتے ـ
اگر اہل حدیث زندہ ہے ـ تو نبی پاک کیوں زندہ نہیں ـ اہل سنت ہمیں کہتے ہیں یہ رستے کام
صحابی اور پیر کی نہ مانو بلکہ نبی کی مانو ـ اور بتاؤ کہ خواجہ اجمیر کا نبی کی مانتے تھے یا نہیں ـ ذرا ٹھہر
جا ـ تو سمجھ لیتے گا ـ میں تو اپنی اماں کی مانتا ہوں ـ یہ لوگ قرآن و حدیث کے بغیر بات نہیں کرتے ـ کہ
یہ لوگ قرآن و حدیث سے اپنا حلال دا ہونا ثابت کریں ـــ اور ہم کوئی فقہ شریف نہیں مانتے
شوہر ماں قرآن کا کونسا پارہ ہے ـــ اور حدیثوں میں تیری ماں کونسی کتاب ہے ـ

ان سے پوچھو کہ بخاری شریف تمہاری امام ہے۔ یا کہ مسلم - ترمذی ہے۔ یا کہ کرمی شریف ہے کہ
جہاں ادب - اگر تو امام اسلم کو نہیں مانتا ہم تمہاری امام کو نہ مانتے۔ اپنا حلال دا ہونا ثابت کرو
اور انہوں نے کبھی میدان بدر کے شہیدوں - احد کے شہیدا - شہداء کربلا کے بارے میں کانفرنس کی۔
لیکن جب لاہی بن گئی تو پھر شہداء اسلام کا ترسہ - اپنے شہیدوں کی تربیت کرتا ہوں
اگر بنا کے بات ہو یہ معتقدہ ہے کہ رنج ہر گناہ ہے۔ جس بات کے صدقہ - تو کس طرح ادب ہے کہ
اگر بڑے شہدا نے اپنی جان دی تو شہید میں مگر شہیدِ کربلا نے سب کچھ اللہ کی راہ میں
نبی پاک کی سنت - ان صلی اللہ وسلم ___ العلمین ___ نبی مختار ہے صفائی نام
لے کر - وضو کے چہرے والے ___ نہایت شاندار شان سے کہہ - مانگتا - شفاعت کرنے
کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا - کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کچھ نہیں کر سکتا - ہمارا نبی وہ ہے جو چاند کی
طرح اشارہ کر کے اپنے قدموں میں بلا لے ___ درخت کو بلانا - ابوجہل کی مٹھی میں ___ علی کی نماز
سورج واپس بلانا - پانی کے چشمے جاری ہونا ___ ہم ان احادیث کو کیوں مانیں۔ حق نری ثعلب
مانند ہیں قسم - جلاء الافہام ص ۵۹ فی الصلوٰۃ علی خیر الانام - نشادہ سنار میں لکھا ہے کہ گوشت کھانے کے
سے کہ پیشاب پینا جائز ہے - ابو درداء نبی پاک کھانا - ان کا حرم ___ الانبیاء
وہ جب زندگی ثابت ہے حسین ابن علی کی - ہم موت نہ مانیں گے دو عالم کے نبی کی

مولانا محمد اکرم رضوی
(نور)

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین - خصوصا علی سیدنا الجود والعطاء - ماحی الذنوب
والخطایا منبع الجود والعطاء - الذی کان نبیا و آدم بین الماء والطین والماء - وعلی آلہ واصحابہ اجمعین
- وہ دیکھے تیرا جلوہ تو ترپ جائے قمر بھی روشن ہے تیرا نور سے سورج بھی قمر بھی۔
جن کو نبی پاک سے محبت ہے وہ کہے سبحان اللہ جن کو عداوت ہے وہ بے شک نہ کہے
اک میں ہی نہیں سب تیرے چاہنے والے۔ اللہ بھی حوریں بھی فرشتے بھی بشر بھی۔
آیت کا ترجمہ - تحقیق آیا تمہارے پاس برہان ___ نور مبینا ___ اللہ کا فرمانا -
نبی پاک کا فرمانا ___ تعریف رب سے ___ یا جابر ___ اشرف علی تھانوی نے بیان فرمایا -
نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ___ (دوسرا) ___ اسماعیل دہلوی نے یک روزہ میں لکھا - ص ۱۱

اول ما خلق اللہ نوری ۔ یہ حدیث بھی نبی پاک کے نور ہونے پر دلالت کرتی ہے (مشہور حوالہ)
ہمارا اہل سنت کا عقیدہ ہے ۔ کہ ہمارا نبی بشر بھی ہے لیکن نوری بھی ہے ۔
چوتھا حوالہ ۔ فتاوی رشیدیہ ۔ میں حدیث درج ہیں اول ما خلق ۔ اول ما خلق اللہ
اس نے لکھا ۔ اس کا کو اصل ہے ۔ عبد الحق محدث دہلوی کو نبی پاک نے خود ڈیوٹی لگائی ۔ کہ
ہر صفحے کے اندر میری حدیث کو عام کر دینا ۔
جو نے پیدا ۔ جو آیا ہے ۔ سیدہ آمنہ فرماتی ہیں ۔ الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ
کے کی نور یہ کلام کرتی ہیں ۔ خرج منی نور ۔ کہتے ہیں جو نبی کی امی کو نہ مانے
بے ایمان ہے ۔ نواب صدیق حسن بھوپالی ۔ (اکرام محمدی) میں عبدالستار)

وقت تولد صبح کے اندر جدوں آیا نبی شہارا ۱
نور نبی دے کولوں جس دم نکل گیا چمکارا ۔
تے شام ملک سب نظریں آیا حضرت آمنہ مائیں ۔
شاہر ہر شہر جو اس زمین پر بستی سب جا ئیں ۔

دوسرا نے کہا ۔ خیر الناس محمد عربی ﷺ
اعلیٰ حضرت نے فرمایا ۔ جب طیبہ میں ہوتی بٹتا ہے بارہ نور کا ۔ صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
لیس ثانی لک پاک ـــــــــــ نور ہے تیرا ـــــــــــ
اسی طرح اور بھی کتابوں کے حوالے موجود ہیں ۔

۲۰۲۰-۱-۳
۲۰-۵
۲۱-۶-۱۴۴۴
۳,۵۹ — PM
جمعرات

محبت رسول علیہ السلام (علامہ نظام الدین جامی)

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین الذی من کان نبیا وآدم بین الماء والطین۔ وعلی آلہ الطیبین
سورۃ مجادلہ ۲۸ پارہ آیت ۲۲ — لا تجد — المتعلق —
حضور نبی مکرم نور مجسم۔ رحمت عالم۔ شفیع معظم۔ رسول محتشم۔ سید العرب والعجم۔ فخر آدم و بنی
آدم۔ رحمت ہر دو جہاں۔ سرور سروراں۔ حامی بے کساں۔ والی دو جہاں۔ نبی آخر الزماں۔ حبیب کبریا
شافع روز جزاء۔ مالک ارض و سماء۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (درود و سلام)
حمد و ثناء۔ درود شریف۔ (اللہ کے گھر کے اندر اس کے پیارے نبی کے ذکر میں مصروف) بڑی توجہ سے کلام
سننا۔ مسجد یعنی اللہ کے گھر کے آداب نہ ہم سکھانے والے ہیں۔ نہ آپ سیکھنے والے ہیں۔ امام احمد رضا مسجد
میں بھولے سے [illegible] نہیں کہتے۔ پورا پاؤں رکھنے سے دھمک پیدا ہوتی ہے۔ (اللہ سے حیا آتا ہے)
اللہ تعالیٰ نے اس آیت پاک میں محبوب کی محبت کا طریقہ سکھایا ہے۔ علماء کو کیا پسند ہے کیونکہ محبت
بھی تو اللہ کا ہے۔ محبت رسول کسے کہتے ہیں۔ کہ مقبول نعت گو بہ محبت رکھا ہے (مختلف ذہنوں)
محبت کیا ہے پوچھنا چاہتے ہو تو پوچھو حضرت بلال سے۔ ابوذر غفاری۔ ابوبکر صدیق۔ عاشق اعظم۔
دیگر صحابہ کا ذکر۔ (احمد بن حنبل سے بغداد کی جیل میں دھوپ میں کوڑے کھانے والا ہے) امام شافعی۔
حضرت جامی سے۔ ہر علم کے تابعدار — مہر علی سے۔ محبت کا معنی پیار ہے۔ دنیا میں آج
تک کسی نے محبت کا معنی کیا ہے۔ لاکر بیان کرے گا۔ مگر دنیا کو محبت کا صحیح معنی سمجھ نہیں آیا۔ نہ کوئی علم
اور محبت کا معنی کر سکتا ہے۔ امام قسطلانی فرماتے۔ آج تک محبت کا معنی کسی کو سمجھ نہ آیا۔ لیکن محبت کی نشانی
محسوس ہوتی ہے کہ محبت جب ہو جاتی ہے پھر مال اپنا نہیں رہتا۔ پھر یہ مال محبوب کا ہو جاتا ہے۔ اولاد۔ گھر۔
وطن۔ عزت۔ امام احمد رضا۔ — کروں تیرے نام پہ جان فدا —
آیت کا شان نزول۔ حضرت ابوبکر صدیق — اہل سنت کے دو جاں زدہ۔ دیوانی محبت ان سے محبت
ہے۔ [illegible]۔ جس کو محبت ہو گی وہ مسئلے اتنے سمجھتا ہے۔ جس کو ایک سے محبت ہے وہ
نبی پاک کے [illegible] نہیں سہہ سکتا ہے۔ اہل سنت کشتی پر بیٹھے ہیں۔ اور جو [illegible] ان کو دیکھو
اور سفر کر رہے ہیں مدینے پاک کی طرف۔ آل کو بھی [illegible] اپنا بنا دیا۔ حضور کے گھرانے کا [illegible] پیار کرو۔
ابو قحافہ کے والد نے نبی پاک کی شان میں گستاخی کی۔ ابوبکر بڑی تعریف کرتے۔ کہ سب یا جانا [illegible]
والد نے کہا۔ کہ بیٹا کو تم اور [illegible] بات کرتا ہے۔ [illegible] دھکا دیا۔ بارگاہ
نبوت میں شکایت کرتے۔ جبرائیل آئے۔ [illegible] عشق کا قانون [illegible]۔ [illegible] گستاخ کا۔

(۲) شانِ نزول ۔ میدانِ بدر ۔ ابو عبیدہ اپنے والد کے مقابلے میں آ گئے ۔ باپ کو مار ڈالا ۔ جو شہادت ہو جاتے ہیں ۔۔۔ (۲) عالم اور پیر دونوں کی محبت اور ہے ۔ مگر دیوانوں کی محبت الگ

مولانا کو ابیات ہی کافی ۔ […] محبت کا کوئی جرم ہی ۔ […]

[…] ڈال پر […] ۱۳۰۴ […]

۹ کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا ۔ پر رسول اللہ کا دینِ حسن رہ جائے گا ۔

تنِ خاک کی پوشاک پر نازاں نہ ہو ۔ اس تنِ جاں پر خالی کفن رہ جائے گا ۔

نام شاہانِ جہاں مٹ جائیں گے لیکن حشر تک ۔ نام و نشانِ پنجتن رہ جائے گا ۔

سب مٹ جائیں گے لیکن یہاں ۔ نعتِ حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

(۳) شانِ نزول ۔ عبداللہ ۔ ان کے والد کا نام بھی عبداللہ ابن ابی ہے ۔ نبی پاک پانی پی رہے ہیں حضرت عبداللہ حضور کی طرف دیکھ رہے ہیں ۔ […] ایک گھونٹ […] جان کر […] کہ جسم جہنم پر حرام ہو جائے گا ۔ اس نے گستاخی کی ۔ عبداللہ جلال میں آ گئے ۔ […] باپ کی گردن اڑا دوں ۔ نبی پاک کا حکم ۔ […] لوگوں کو […] اس نے آپ […]

۴ ۔ شانِ نزول ۔ […] حضرت سعد بن ابی وقاص ۔ ماں کا پیالہ ۔ […] کھانا پینا […] چلی گئی ۔ […] نہ کسی کا حق […] کھانا نہ دیتے ہیں ۔ […] جانثار […] صاحب […] جنگِ احد میں ۔ نبی پاک کے گرد […] بیٹا […] سعد ۔ […] پارسول اللہ ۔ دشمن کا جو بھی تیر آئے میرا جسم ہو گا ۔ […] نبی کے دشمنوں […] نبی پاک […] ۔ […] سعد اور تیر چلا ۔ […] ماں باپ […] قربان […]

(۵) ۔ سعد اور ماں کا واقعہ ۔ […] موت […] دیکھ سکتا ہوں […] نبی پاک کا دامن نہیں چھوڑ سکتا ۔ […] آپ کا ترجمہ […] مولانا الیاس قادری فرماتے ہیں ۔

۹ میرے سب عزیز چھوٹ گئے ۔ سب یار بھی تو روٹھ گئے ۔ تم نہ روٹھ جانا ۔ میرے پیارے مدینے والے ۔

اللہ […] جو آپ سے پیار کرتے ہیں وہ آپ کے دشمنوں سے پیار نہیں کر سکتے

اللہ کے گھر میں کوئی […] جنت میں […]

جنت میں نمازیں ہو جائیں گی۔ گناہ بخشنے والا ہو جائیگی ـــــ مگر مسلے کے غلام ہو جائیں گے۔
مکہ سے شہر آنکھیں تمام عمر ملی تو نکلا۔ دوزخ کی آگ پانی آنسوؤں کے قطرات سے بجھایا جائے گا
قیامت میں پینے کے اندر فرشتے شراباً طہورا کے جام بھر کر لائیں گے۔ مگر جو عاشقانِ مصطفیٰ ہوں گے وہ کہیں گے ہمیں
علی سے لیں گے ـــــ شبیہ پیش کر دوں گا۔ ہم نے اس لیے سر بھی کٹوائے تھے۔ کہ حوروں کی زیارت کریں گے
ـــــ ان کا دستِ قدرت سے پیش کریں گے۔

دوستو! آپ کیا جانو کہ محبت کیا ہے؟ آپ اس آیت کو نہ بھولنا چاہیے کہ ہمیشہ ایک طرف ہو جائیں
اس لیے جو کچھ ملا ہے وہ حضور کے صدقے میں ملا۔ (عبادت سے لیکر دنیا تک) نماز روزہ کعبہ شریف
یہ مسلمانوں کی تصویر بن جائے۔ تاکہ دیکھنے والا دیکھے کہ یہ نبی کا غلام آ رہا ہے ـــــ یہ مطلب نہیں کہ زبان
سے تو کہیں۔ غلام ہیں رسول کے غلام ہیں۔ جو نہیں ہے کہ رسول کے تو غلام ہیں۔ لیکن نقل غیروں کی کریں
ہمارے نبی کی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب ولادت باسعادت ہوئی تو سر سجدے میں تھا ـــ حضرت عیسیٰ کی ولادت
پر ان کی والدہ پر تہمت لگی۔ انہوں نے تمام اندھوں کو دکھایا۔ نبی اکرم ﷺ نے سارے جہان کو بچایا۔
محبت تمام کاموں کی اصل جڑ ہے۔ جب درخت کو کاٹ دو وہ سوکھ جاتا ہے۔ اگر محبت ہی
نہ ہو سب کچھ ہو۔ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ جیسے بیوی ہو لیکن محبت نہ ہو تو بیکار ہے۔ اسی طرح دین محبت
کے بغیر ہو وہ دین بھی دشمن کا دین ہے۔ یہ لوگ جو شریعت کا پابند ہونے کا کہتے ہیں اس لیے محبت سے
محبت بھی کرتے ہیں۔ آج سب کچھ بدل گیا ہے۔ مگر ستارہ نہیں بدلتا۔ ہمیں ہمیشہ کے لئے بدل جانا ہو۔ لیکن بنیاد محبت کا
لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہو جی۔ نماز کے پابند نہیں ہیں۔ یہ عاشقِ رسول ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ ٹھیک ہے عبادت
ضروری ہے۔ لیکن ادب ہی۔ اگر ادب نہ ہو تو عبادت قبول نہیں ہوتی وہ سب بیکار ہیں۔ جس کے پاس ایمان ہے اس
کے پاس دولت ہے۔ (آیت کا آخری اس کا ترجمہ) (امام بخاری) عاشق کی نشانات۔ محبت فرماتے ہیں
ادب کرتا ہے۔ درود۔ آنکھوں سے آنسو۔ با ادب سمجھتا ہے۔ نبی پاک کا تذکرہ۔ نبی پاک کا شہر۔
جن چیزوں سے نبی پاک کو پیار تھا۔ ان سے پیار کرتا ہے۔ نماز کے مسائل۔ اذان کو سننا۔ مسجد میں نہ
آنا۔ تذکرہ کو چھوڑنا۔ جو مسجد میں نہیں آتا وہ منافق کا رکن کہلاتا ہے۔

(آمین بجاہ النبی الامین۔ وآخر دعوانا الحمد للہ)

مشکور ـــ
۲۰۱۳ ـ ۴ ـ ۳۰
۱۴۳۴ ـ ۶ ـ ۱۹
۹ : ۴۵ ـ ۳ PM

(۱۴ — ۱۰ — ۱۹۸۹)

غلہ منڈی PK

۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۰ء

مولانا محمد اکرم رضوی — میلاد پاکپتن

الحمد للہ الذی خلق الانسان، علمہ البیان وتبیان والصلوٰۃ والسلام علیٰ افضل الرسل
محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول الانس والجان۔ وعلیٰ آلہ واصحابہ الذی ——— اما بعد
قل بفضل اللہ وبرحمتہ ———

۱ میرا حافظ تے ناظر دلدار اپنا ——— سارے نبیاں رسولاں دی جان آگیا۔
سوہنا ختم الرسل نبی مختار رکھ ——— ساری کونین دا حکمران آگیا۔

آیت کا ترجمہ۔ قل بفضل ——— اللہ نے فرمایا۔ محبوب کو فرمایا۔ محبوب خوشی منا دو۔
خوشی کا اعلان کرانے والے اللہ ہے ۔ احمد یار گجرات والے فرماتے ———
نبی کی تعریف کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ——— نبی پاک کی آمد پر خوشی کرنا۔ اللہ کا حکم ہے۔ اگر
کوئی نہ کرے تو یہ کرے میرے نبی کی شان کم نہیں ہو سکتی۔ والضحٰی ... ظہر الاسلام من ال...
جس بات کا ہمیں مل جانا۔ یہ ہم پر اللہ کا فضل اور رحمت ہے۔ اللہ نے تو خود فرمایا ہے
اعتراضات کرتے ہیں۔ میلاد کرنے والے بے ایمان ہے ۔ ثابت نہیں کر سکے۔
یہ میلاد کو منع کرتے ہیں۔ اس کے بڑے مولوی صدیق حسن بھوپالی نے درج کیا۔ الشمامۃ العنبریۃ
مولد خیر البریہ ۱۲ ——— حفیظ جالندھری نے لکھا — ۸ (شاہنامہ اسلام)
خدا نے ناخدائی کی تو ... کشتی کی۔ رحمت بن کے آئی ۱۲ شب اس مہینے کی۔
۱۳۰۵ھ کی چھپی ہوئی کتاب۔ ایک سو چھ سال پرانی کتاب۔ ۱۴۱۰ھ ہو رہا ہے ———
اس سے ثابت ہے ۔ مسلمان نہیں ۔ وہ بھی کرتے ہیں۔ بریلوی۔ مشرک۔ تو ایمان جو ...
ہندو۔ سکھ ہیں ——— (خوشی) کسی کے گھر میں بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ خوشی مناتا
ہے۔ وہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتا ہے ——— ہر مسلک کے لوگ کرتے ہیں،
جس دن وہ تشریف لائے جن کے صدقے اللہ تعالیٰ بیٹے عطا فرماتا ہے۔ اس دن کیوں نہ خوشی کرنا
چاہیے۔ بیٹا زیادہ پیارا ہے یا اللہ کا رسول پیارا ہے۔ (بخاری شریف)

۱ آیا رے مہینہ رحمت دا ——— اساں لائیاں اساں گئے ...
نالے نشان سوہنے ربا دا جھنڈیاں ہیں۔ ... سنائی ... گئے ...

مزید۔ اللہ دا فضل اللہ دی رحمت نبی پاک دی صورت وچہ ساکوں کروں ملے۔
مشورہ دیتے ہیں ۹ کو ولادت ہے ۱۲ کو وفات ہے ۔ میرے نبی زندہ ہیں

امام احمد رضا فرماتے ہیں — الانبیاء کو بھی اجل آنی ہے — فقط آنی ہے

جیسے ہمارا نبی زندہ ہے تو ہم اپنے نبی زندہ کا سوگ مناتے نہیں ہیں۔

نواب صدیق حسن بھوپالی فرماتے ہیں۔ شمامۃ العنبریہ — حضور علیہ السلام ۱۲ ربیع الاول

کو تشریف لائے۔ مکہ شریف میں — حضور کی پھوپھی صفیہ فرماتی ہیں

سجدہ کیا — رب ھب لی امتی — اعلیٰ حضرت ارشاد فرمایا۔

پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود — یادگاری امت پہ لاکھوں سلام۔

عبد الستار نیازی فرماتے ہیں۔ فیصل آباد کا

جن کے لب پہ رہا امتی امتی — یاد ان کی نہ بھولو نیازی کبھی

اسد ہے کہیں امتی امتی — تو بھی کہہ یا نبی یا نبی۔

ہر چھوٹے والا اپنے بڑے کو بولتا ہے۔ مثلاً — بھائی جی — ابا جی — دادا جی — نانا جی۔ اسی طرح جب

بولے گا تو کیا کہے گا۔ — جس کا تعلق ہوگا وہ اس انداز سے پکارے گا

کہتا ہے یہ کوئی دلیل ہے — ہمیں تو قرآن و حدیث میں دکھاؤ — درود شریف پڑھنے

کی دلیل چالیس فائدے — تبلیغی نصاب میں — درود شریف کا باب ہے اس میں

تبلیغی جماعت کے رنگ — ڈھنگ نرالے — اگر قرآن حدیث کی بات ہے

فرمایا لا تجعلوا دعاء الرسول — اس آیت کے ضمن میں جلاء الافہام — حافظ ابن قیم

ممانعت فرمائی گئی ہے کہ جس طرح ایک دوسرے کو پکارتے ہیں۔ (یا نبی اللہ یا رسول اللہ)۔ (حدیث مسلم)

جلد ۲ باب الہجرت — ہجرت کے دوران صحابہ کرام نے عرض کیا تھا۔

(۱) اعتراض۔ اگر نبی پاک حاضر ناظر ہیں تو آپ سیڑھی پر کیوں تشریف فرما ہوتے۔ جواب — صرف

میں ہی نہیں حجرے نبی کی موجودگی میں حضرت حسان بھی ممبر پر تشریف فرما ہیں۔ بڑی تفصیل کے ساتھ

واحسن لم تر قط عینی — واجمل لم تلد النساء — صدر جہاں بھی پر صدر سے

نبی کی نبوت میں کمی نہیں آتی۔ اگر کمی آتی ہے تو تمہاری عقل میں آتی ہے۔ کیا قرآن میں ہے یہ نبی حاضر

و ناظر ہے — نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ — ہم انسان کی شہ رگ سے بھی قریب ہیں۔ یہ آیت

پڑھتے تو بولا تبلیغی۔ کہ دو بار دم نہ جانا۔ بولا۔ کہ ہم بہشتی جاتے ہیں — مولانا بشیر احمد نے فرمایا

ایک تبلیغی کی تقریر۔ (مشکات بشیر) — جمعہ کے بعد — سوال جواب۔

بہشت کہاں ہے کہ ــــ جب آرمی کیمپ گئے۔ یہ کاموںکی کا عملی اکرم رضوی آیا ہوا تھا۔ اس نے بہت سوال
پوچھا کیا کیا تھا۔ کہنے لگا یہ تو میں بھی نہیں پتا ــــ مطلب بشیر صاحب کی بات
میں نے اس سے پوچھا۔ کیا حدیث نبوی ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ کہنے لگا۔ ہاں
میں نے اگر جنت ماں کے قدموں کے نیچے آسکتی ہے تو بابا فرید کے دروازے میں جنت آسکتی ہے۔
ہر بات جو بولتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف وحی ہے ــــ
صدر کے جانوران (یعنی معتبر) سے بول تو ہاں ـــ وہ دن تین ہی اس اللہ کو کیا مرا بازیعنی بول تو ہاں۔
وہاں سے اٹھا۔ بس میں آ گئے گاڑی میں خوشبو سونگھنے لگا۔ میں نے کہا جو جنتی ہوگا اس کو
ہر ایک تمہاری جانوں سے بھی قریب ہے۔ النبی اولی بالمومنین ــــ اللہ کو فرماتا۔
اپنی باری پھر تو نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ اور محبوب کے ہاتھ مومنین کا ملنا لگتا ہے۔

اعتراض۔ اگر سنی حاضر ہے تو دکھا دے۔ تک لو کتاب مولوی غلام رسول کی سوانح حیات۔
حضور علیہ السلام کو اپنے روبرو دیکھتے تھے۔ جو کوئی کام ہوتا تھا۔ جناب آپ خود فرماتے
کر ناں یہ کام نہ کرنا ـــ اگر یہ موجود نہیں تو اپنے حوالے کے بارے میں کیا فتویٰ ہے
ثبوت نمبر ۸۔ براہین قاطعہ۔ میں خواب دیکھا۔ (اردو والی بات) حدیث کے
میں ہے۔ جس نے دیکھا مجھے اس نے ہی دیکھا ـــ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ حالانکہ
حدیث ہے۔ وما ارسلنک الا کافۃ للناس فرمایا ــــ پھر ایک قدم کھڑے ہو گیا
قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ ــــ (اذان سنائی)

اعتراض ـــ اذان سے پہلے درود کون سے صحابی کی سنت ہے۔ اور سپیکر پر آ جا رہیں
نکالنا۔ کون سے صحابی کی سنت ہے۔ نہ ابو بکر انا سے۔ (اذان سے پہلے)
اگر درود سے منع کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ منع ہے
وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ ـــــ

۲۰۱۳-۵-۳
بروز جمعۃ المبارک
۱۴۳۴-۶-۲۲
(شمسی) ۵۸-۴۵-۴۲

مولانا محمد شریف نوری — محبت رسول

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ــــــ رحیم - آل عمران ــ اللہ کی بارگاہ میں سوال کہ
تیرے پاس آنے کا راستہ کون سا ہے کہ رب سے بڑھ کر کوئی بات سچی نہیں - الم ذالک الکتب
گویا بتائے ہوئے راستے کے بارے میں ـ اللہ جو الگ راستے پہ چلے وہ نہیں پہنچے گا
اگر میرے ساتھ تعلق کرنا چاہتے ہو تو میرے محبوب کا دامن پکڑ لو - ــــــ محب اللہ محبوب کی بات -
ہر بندہ اللہ سے محبت رکھتا ہے - اور اللہ میں اللہ بندے سے محبت کرتا ہے ــــ مثال -
بچے سے محبت کرنا اگر کسی نے بچہ اٹھایا ہوا تھا ــــ اگر اللہ سے اللہ نبی سے محبت
کریں تو شرک ہو گیا ہے - نبی اکرم نے فرمایا - میری امت میں گناہ ہوں گے لیکن شرک نہیں
اگر نبی پاک کو شرک کا خطرہ نہیں اللہ مسلمان کیوں شرک کرتے ہیں دربار پہ
جانے والے لوگ ــ مسلمان نے الزام نہیں لگانا چاہئے ــ نبی پاک نے
دعا کی امت کی بخشش کے لیے لیکن شرک کی دعا نہیں - ــ دعائیں مانگتے ہیں
قبر پر چراغ جلانا شرک - گیارھویں ــــــ شرک کیا ہوتا ــــــ
شرک یہ ہے - جو کام رب کے لئے خاص ہو - ختم پڑھنا - روح کو ایصال - خدا واسطے
اگر کسی کو اللہ کے نام دیا جائے - تاکہ خدا راضی ہو - یہ لوگ نبی بناتے ہیں اختیار میں بات کے
لا یعلم میں یا غیبان پورہ دین صاحب ــــــ اللہ نے فرمایا - میرے تک پہنچنا ہے تو میرے نبی
کی بارگاہ میں پہنچو - ولا انہم اذ ظلموا ــــــ ایک تو میرے نبی کی بارگاہ - (۲) شفاعت کرنا
اب میرے نبی کا غلاموں پر دیکھنا - میں تم پر کتنا مہربان ہوں - دعا کرنا (۱) بارش کے لیے رب
(۴) درخت کا چل کر آنا ــ (۳) اونٹ کا نبی پاک کی بارگاہ میں آنا - چارہ کم ڈالتا ہے اونٹ
کو پیٹتا ہے - اللہ و رسولہ اعلم ــــــ صحابہ کرام کا عقیدہ - نبی پاک نے فرمایا اس نے کہا
ہے یا رسول اللہ - اتنا تو سمجھ آیا کہ اللہ مگر برکت نہ کے اونٹ کو کچھ نہ آیا ــــ
اعتراض کرتے ہیں - کہ آپ جانوروں کی مثالیں دیتے ہیں - الکتروں کی مثال - کیا صحابہ کرام نے نہیں کہا تھا -
ہجرت کے موقع پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم - یا رسول اللہ کہہ ــــ درخت سے حجر کی
لکڑی - ہمارے لکڑی کی مثال . ؟
سر آئے ہزار ان کو نہ تیرز مین دیکھ گذرے - اچھا ہو ہوسکے تو سیار کروں سر کو کچھ ہے -
مدینے پاک کے لوگ ہیں - اس درخت ــ (۲) ڈاکٹر اقبال سے پوچھا - کون چیز مشرک میں

اس کی کیا وجہ ہے۔ جو لوگ عاشق رسول ہوتے ہیں ان پر ہر ایک چیز میں حسن رسول نظر آتی
فرمایا۔ — یاد نور مصطفیٰ از راہ ما است ۔ جانِ عنبر تلاش مصطفیٰ است۔
جو حضرات ساکن ہیں۔ ان کو نبی کے نور کا جلوہ مل جاتا ہے۔ جو چل رہے ہیں۔ یہ نبی پاک کو تلاش
کرتے ہیں — کسی نے احمد رضا سے پوچھا۔ یہ ستارے کیوں چمکتے ہیں۔ جب
نبی پاک نے غسل فرمایا۔ ستاروں نے پیالے پکڑے۔ ؟

وہیں تو اب تک چھلک رہا ہے۔ وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے؟۔

مدینے کے لوگوں نے استقبال فرمایا ۔ بچیوں نے نعت پڑھی —
طلع البدر علینا — دنیا کا سورج تو ادھر مگر مدینے دا سورج اودھرے
ہر صحابی نے مکان کو سجایا ۔ کہ رسول کی آمد ہے — مائی نے کہا۔ میرے گھر —
بڑے بڑے لوگوں نے سجایا ۔ مینوں خیال ہے۔ تو میں بیوہ کا دل ہے۔ پھولوں سے سجانا۔
دروازے پر بیٹھا اللہ اللہ — کملی والیا میری کلیاں دی پا جا پھیرا اج دی رات
گھر میرا وی ہنیرا اے۔ تو چانن لا جا اج دی رات۔

نبی پاک کی سواری ۔ جس گھر کے سامنے آتی ہے۔ وہ ڈاچی کی منت کرتا ہے۔ ہاتھ باندھتا ہے کہ یہیں
بیٹھ جا۔ میری قسمت جگا اکھاں کر — میری ڈاچی جانتی ہے — ابو ایوب انصاری
کے پیاں دا کام کون — اگر ہم حسین نے رسول کے اوصاف اپنائے تو کامیاب
ہو سکتے ۔ ہم نے چھوڑ دیے تو ناکام ہو گئے — کوئی چھین جاتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ ویاہ اجوئی
بیٹی سے بیچ کتنا ہوں گا۔ یہاں آ کر بیٹھے اے مسلمانوں —
نعرہ رسالت لگانا منع ہے کہ یہ دہشت ہے کہ نعرہ تکبیر لگاتا تھا صحابہ نے —
ہم پہلے نعرہ تکبیر لگاتے تھے بس بعد میں نعرہ رسالت — ہندوؤں نے شرط رکھی ۔ کہ مسلمان
نعرہ حیدری نہیں لگاتے ہیں سنا کہ سومنات کا بت ہے یا ہونٹوں سے ہندو بھی گر جاتے ہیں ۔ ایک نماز قضا
ہوئی تو سورج واپس آ گیا — (نماز کا درس) — نبی کی تعلیمات —

[signature]
۴-۵-۲۰۱۳
۲۳-۶-۱۴۳۴

بروز ہفتہ
۱۱:۵۸:۰۵ (AM)

میلاد شریف -۱- محمد شریف نوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہٗ لا ضد لہ ولا
ند لہ لا مثل لہ ولا مماثل لہ لا اوّلیۃ لہ ولا اٰخریۃ لہ ونشہد ان سیدنا نبینا وشفیعنا
وشفاء صدورنا طبیبنا وطبیب قلوبنا حبیبنا وحبیب ربنا مطلوبنا مقصودنا موجودنا
اوّلنا واٰخرنا وظاہرنا وباطننا حاضرنا وناظرنا اعلمنا اوّلنا ومولانا محمد عبدہ۔
یا ایہا النبی انا ارسلنٰک شاہدا ومبشرا ونذیرا — صدق اللہ مولانا العظیم
وبلغنا رسولہ النبی الکریم الامین۔ ونحن علی ذالک لمن الشاہدین والشاکرین والمطمئنین والعالمین
والکرمین۔ والحمد للہ رب العالمین — تمہید — سب سے بڑا جلسہ اللہ تعالیٰ نے کیا
اس کے بعد نہیں ہوا۔ آدم سے لیکر تا قیامت تمام انسان — اور ایک جلسہ قیامت
میں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے دو بڑے جلسے۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ خالق مالک۔
تمام انسان بولے انبیاء ہر ایک کا ذکر۔ عام رستے نوں حرکت۔ فقط یاد
نہیں پیر مہر علی شاہ نے فرمایا۔

تسانوں تاں اج کل دی گل اے اساں اگے ہر بیت گا گئی۔

مولانا روم اور ایک مجذوب کی بات۔ علی کی نماز کی شان۔ عام ملنگ کہا
(درویش) قیل و قال است تو نمی دانی۔ * این حال است تو نمی دانی۔

عجیب کام کیا۔ میلاد منایا جانا۔ حضور کا رحمت ہونا۔ نبی کی ولادت کا دن منانا۔
اصل میں توحید کو یوں ہم بتاتے ہیں۔ نبی پاک خدا نہیں ہیں۔ اس لیے حضور کا میلاد دیتے تھا
کا ثبوت دیتے ہیں۔ ایک مولوی نے بتایا کہ نبی کا میلاد منانا شرک ہے۔ لہٰذا رب کا میلاد
منانا چاہیے ہاں۔ نبی پاک پیدا ہوئے۔ نبی کا میلاد مناؤ تاکہ پتہ چلے۔ نبی پاک کا
میلاد منانے سے اللہ تعالیٰ کی شان معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ شہ رگ سے قریب ہے۔
ہم تک جانوں سے بھی قریب ہیں۔ مقصود کہ بابا بلھے رب کہاں لاتے۔

جے میں رب نوں اندر ڈھونڈاں پھیر مقید جاناں۔
(شرح) جے میں اپنے باہر ڈھونڈاں، تے پھر اندر کون سماناں۔
سب کجھ تنک آکھے تے سب وچ توں اے ایں تے سب توں باہر کھاناں۔

سے میں سمجھ تو رہا ہوں کہ تو رہا ہوں لوگوں میں مجھ بلا کون منانا ہاں ۔

وحدت الوجود کا مسئلہ نمبر ۲ ۔ ایک کو کا سمجھ سکا ۔ لوگ تو سمجھتے نہیں ۔ مسئلہ پوچھتے ہیں ۔ موسیٰ علیہ السلام کی نانی کا کیا نام تھا ۔ وغیرہ ۔ ____

امتِ شانی کا مسئلہ دیکھیں ____ شرک ____ مزار پہ چراغ جلانا ____ عبدالحق محدث دہلوی کا فرمانا ۱۲ ربیع الاول ____ حضور کی تشریف آوری ۔ رات کو جاگنا ۔ دیا جلانا ۔ کرنا ۔ قدرِ جائز کم ہونا سے ہوا ____ نبی کی ایک صفت ختم نہیں ہو سکتی ۔ علم ختم ہو سکتا ہے ۔ حضور پیدا سب سے پہلے ۔ آئے بعد میں ____ جابر والی حدیث ____ نشر الطیب ____ نبی پاک نے فرمایا ۔ مجھے علم ہے ____ یہ نہیں فرمایا ۔ تشریح ۔ اللہ نے سب چیزوں سے پہلے اپنی محبوبیت کو پیدا فرمایا ۔ ہر چیز کا ذکر کرنا ____ اللہ کا مقصد اظہارِ ربوبیت ۔ رب نے اپنے نبی کو ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا ۔ مثلاً مٹی سے ۔ آگ ۔ ہوا ۔ پانی ____ بشر بنایا ____ ان چار چیزوں سے ۔ جب نبی کو بنایا تو کہا (بس) فقط بشریت نبی کی حقیقت نہیں ۔ آدم کی تخلیق سے پہلے کنت نبیا و آدم بین الماء والطین ____ نبی کے بعد ارواح پیدا فرمائے ۔ اللہ نے خلیفے فرمائے ۔ ان دو خلیفوں کا ذکر قرآن میں ہے ۔ قرآن شک سے پاک ہے ۔

[signature]

۶ — ۵ — ۲۰۱۳

۲۶ — ۶ — ۱۴۳۴

۸ : ۴۷ (pm)

۱۵ — ۸

بروز پیر

۶

۶

میلاد شریف

عبد الجلیل ١٨٣

الحمد للہ وحدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم سیدنا ومرشدنا ومولانا وماوٰنا
محمد ن المبعوث رحمۃ للعالمین ـ وعلی آلہ واصحابہ وذریاتہ وعلماء ملتہ واولیاء دولتہ
واہل سنتہ اجمعین ـ اما بعد ـ ربنا وابعث فیہم رسولا منہم یتلوا علیہم آیاتک
A ـ محترم سامعین میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی ہے جس میں
حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام دو دعا
فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تعمیر کعبہ شریف سے بعد اس کا ذکر اس آیت پاک کے اندر ہے۔ یہ مسلمہ
حقیقت ہے کہ دنیائے اسلام کے اندر اہل ایمان کا کعبہ و قبلہ وہ مکہ شریف کے اندر ہے۔ اور وہ
کعبہ شریف جس کو تعمیر کرنے کے لئے۔ جس دیاں دیواراں ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بابرکت ہتھاں
دے نال اوہنوں تعمیر فرمایا اسے۔ اور کعبۂ مکرمہ جیہڑا اسلام والوں کے لئے سرچشمۂ رشد و ہدایت ہے۔
اور دنیائے اسلام دا کعبہ ہے، اور قیامت تک انشاءاللہ کعبہ رہے گا۔ اوہ خدا وحدہ لا شریک
جل مجدہ العظیم ـ جیہڑا اس تے قادر ہے۔ کہ جس ذات نے ساری کائنات نوں پیدا فرمایا
اس ذات دی شان ایہہ ہے۔ واذا اراد شیئا ـ ـ فیکون ـ رب کائنات جدوں
کسے شے دے بنان دا ارادہ فرماندا اے۔ تے فرماندا اے کن ہو جا۔ فیکون۔ اوہ چیز جس دا متعلق
حکم فرمایا جاندا اے۔ اوہ معرض وجود وچ آ جاندی اے۔ اور اوہ قادر مطلق واجب
الوجود ساری کائنات توں اوہ ذات مستغنی تے بے نیاز ہے۔ جیہڑا زمیناں تے آسماناں نوں کائنات
دی ہر شے نوں جدوں چاہوے۔ جس وقت چاہوے۔ کلمہ کن دے نال۔ پیدا فرما دیوے۔ اس ذات
الوہیت نے کعبہ شریف نوں کلمہ کن دے نال نہیں بنایا۔ فرمایا کہ اے میرے حبیب علیک السلام کعبہ
میرا گھر ہے۔ نشان دہی میں کراں گا۔ نبوت دے ہتھاں دے نال تسی تعمیر کر دیو۔ کعبہ شریف ابراہیم
علیہ السلام توں بنوایا۔ ابراہیم علیہ السلام بحیثیت معمار۔ اسماعیل علیہ السلام بحیثیت مزدور
ایہہ سارا کم کر کے کعبہ شریف دی تعمیر نوں پایہ تکمیل تک پہنچا دتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے پاک انسان
دو نبیاں دا تعمیر کعبہ دے واسطے انتخاب فرمایا۔ اور بلاشبہ ایہہ جلیل القدر انبیاء علیہم
السلام دے واسطے بڑا اعزاز ہے۔ کہ رب کائنات نے اپنا پاک گھر تعمیر کرن واسطے انسان دا
انتخاب فرمایا۔ اور تمام لطف ایہہ ہے۔ کعبہ شریف تعمیر ہون لگ پیا۔ آپ دیواراں نوں بلند
کر رہے تے۔ اسماعیل علیہ السلام بحیثیت مزدور خدمت نوں اسے انجام دے رہے سے اللہ تعالیٰ دے

کولوں کوئی مزدوری طلب نہیں کیتی۔ مزدوری دا تعین نہیں کیتا۔ جدوں کعبہ شریف تعمیر ہو گیا۔
پایہ تکمیل تک پہنچ گیا۔ تے کعبہ شریف دے دیواراں دے سائے دے کول کھڑے ہو کے دونواں نبیاں
نے اللہ دی بارگاہ اندر ہتھ کھڑے ہو گئے۔ تے دعا کر کے۔ ربنا وابعث ___ آکھیا ساڈے
پروردگار۔ کعبہ شریف نے اسیں تعمیر کردتا۔ پھر ساڈے کم دے مطابق پایہ تکمیل تک پہنچ گیا اتنی
دیر تک پھر کعبہ آباد نہیں ہو سکدا۔ جدوں تک شان والا رسول تشریف نہ لے آوے۔
ربنا وابعث فیہم رسولا ___ اے پروردگار۔ کعبہ شریف تے منکے والیاں واسطے یا الہ العالمین
انہاں دے اندر اک رسول علیہ السلام بھیج دے۔ کی منگیا رسول ___ لفظ رسول۔ قرآن
پاک دے اندر صرف رسول دا ذکر ہے۔ لیکن علمائے مفسرین کرام نے اکٹھے فرمایا۔ کہ تمام علمائے
تفسیر دا اجماع تے اتفاق ہے کہ ایہ لفظ رسول توں مراد ساڈے آقا و مولا سرور کائنات
محمد عربی علیہ السلام ہے۔ رسول ہے 313 حدیث شریف ہے سرکار نے فرمایا۔
کہ 313 رسول ہے۔ اور انہاں رسل علیہم السلام دے وچوں لفظ رسول ایتھوں مراد
نبی پاک علیہ السلام نوں لیا گیا اے۔ اور اس دی وجہ۔ وجوہات امام رازی رح نے بیان
فرمایاں۔ کہ رسول تاں ہے 313۔ لیکن اس مقام تے لفظ رسول جو ہے۔ ایتھوں مراد نبی کریم
ہے۔ اس دی وجہ۔ لفظ رسول تے ہے تنوین۔ یعنی دو زبر۔ تنوین برائے تقلیل بھی
ہوندی اے۔ تنوین برائے تعظیم بھی ہے۔ اور سیاق سباق دے اعتبار دے نال ترجمہ ہونا اے
ابراہیم واسماعیل علیہ السلام۔ کعبہ بن گیا۔ تعمیر ہو گیا۔ اللہ دی بارگاہ وچ دعا کر دے یا رب
بیشک تو اس نوں تعمیر کردتا اے۔ اتنی دیر تک ایہ پرا گھر آباد نہیں ہو سکدا۔ جتنی دیر
تک ایتھے عظمت والا رسول جلوہ گر نہ ہووے۔ اور ایتھے تنوین برائے تعظیم ہے۔ ابراہیم علیہ السلام
بھی رسول ہے۔ اسماعیل علیہ السلام بھی رسول ہے۔ تے منگیا وی رسول ہے۔ علماء نے فرمایا کہ
ابراہیم علیہ السلام۔ اپنی نگاہ نبوت دے نال جاندے سی۔ کہ ایہ جیہڑا کعبہ شریف بنایا گیا اے۔
اک وقت ایسا آئے گا۔ کہ کافر بدبخت بتاں دی نجاست دے نال۔ کعبہ شریف نوں ملوث
کر دین گے۔ اور جتنی دیر تک در یتیم خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام۔ دی جلوہ گری
نہ ہوئی۔ کعبہ پاک نہیں ہو سکدا۔ علامہ ابن کثیر نے فرمایا۔ کہ جیہڑا ازل وچ فیصلہ ہو
چکیا سی۔ ایہ دعا مطابق ہے۔ ابراہیم علیہ السلام دی زبان تے الفاظ جاری ہو گئے۔ سرکار دا جلوے

وچ جلوہ گر ہو جاں۔ کیلے وچ سرکار دو عالم علیہ السلام دا میلاد ہونا۔ ایہہ فیصلہ ازل توں ہو چکیا سی۔ اس دا مطلب ابراہیم علیہ السلام دی زبان تے اوہ ہی الفاظ جاری ہوئے جس دا فیصلہ رب نے فرمایا۔ کہ سرکار آون گے تو کعبہ آباد ہووے گا۔ ابراہیم علیہ السلام دعا کر دے یا الہ العالمین جنا چر تیرے محبوب جلوہ گر نہ ہوئے۔ ایہہ کعبہ پاک نہیں ہو سکدا۔ یا اللہ بھیج دے۔ جتے بیت خانہ سی۔ اوتھے الحمد للہ ۔ ۲۰۱ کعباں پیشانیاں اللہ دی بارگاہ وچ سر جھکا کے اشرافالی کر رہیاں ہن۔ سبحان ربی الاعلیٰ۔

لفظ رسول توں مراد ہے ساڈے آقا! ہن سوال ایہہ ہے کہ لفظ رسول تے ایت پاک وچ ہے تے ستی نبی پاک علیہ السلام نوں مراد لیا اے۔ اینہدی کوئی دلیل ہے۔ حالانکہ رسل علیہم السلام بہت عرض کر چکیاں آں۔ کہ حدیث شریف وچ ہے۔ 313 رسول ہین۔ لیکن ایتھے نبی پاک علیہ السلام مراد لئے گئے۔ اس دی وجوہات ثلاثہ امام رازی علیہ الرحمۃ صاحب تفسیر کبیر نے بیان فرمایا۔ اس ایت پاک دے اندر لفظ رسول توں مراد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نوں لیا۔ اس دی وجہ اوّل ایہہ ہے کہ جملہ مفسرین کرام دا اتفاق ایہہ ہے کہ اس ایت تے کہ لفظ رسول توں مراد ساڈے آقا علیہ السلام ہن۔ اجماع علماء دا۔ اجماع علمائے محققین حجت ہے شرعی دلیل ہے۔ (۱) لفظ رسول توں سرکار نوں مراد لینا۔ علمائے مفسرین دا اجماع ہے۔ (۲) ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف تعمیر کرن توں بعد کعبہ پاک دے کول کھڑے ہو کے دعا کیتی ربنا وابعث فیہم رسولا۔ اے پروردگار عالم ایہہ شہر تیرا بس بنا لیا ہے۔ مکے والیاں دے اندر فیہم ہم ضمیر دا مرجع ہے۔ اہل مکہ۔ تے اہل مکہ مضافات مکہ گرد ونواح دے اندر تاریخ دا مطالعہ کر لوو۔ سیرۃ دی کوئی کتاب اٹھا کے دیکھ لوو۔ احادیث دا مطالعہ کرو۔ علماء نے فرمایا۔ کہ مکہ پاک دے اندر مضافات مکہ دے اندر سوائے محمد عربی علیہ السلام کوئی ہور رسول کوئی نبی نہیں آیا۔ فیہم یا اللہ انہاں دے اندر شان والا رسول بھیج دے۔ اور انہاں دی نسل چوں ہووے۔ ایہہ نسب وچ رسول آوے تا کہ مسلماناں نوں اللہ تعالیٰ عزت والیاں عطا فرمائے۔ مسلماناں نوں پتہ ہے شاگرد قابل ہے۔ تے استاد دی عزت ہے۔ مرید قابل ہے تے پیر دی عزت ہے۔ تے مسلمان قابل ہے تے اللہ تعالیٰ نبی کو عزت دیاں رفعتاں عطا فرماندا۔ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیتی مولا اک

تخصیص ایہہ مطلق ناہیں ۔ مقصد کیتا دعا نوں ۔ یا اللہ کعبے والیاں دے اندر عظمت والا رسول
بھیج دے ۔ پر ہووے میری نسل دے وچوں ۔ تاکہ قیامت تک میرے نوں ملن تاں نصیب ہو جان ۔ تاکہ قیامت
تک دے واسطے باغ خلیل مہکدا رہووے ۔ نبی پاک علیہ السلام دی جلوہ گری ہووے ۔
اور ایتھے ضمناً اشارہ بیان فرمایا ۔ کہ نبی پاک علیہ السلام دی آمد واسطے ابراہیم ؑ
نے دعا کیتی ۔ تو قاعدہ ایہہ ہے ۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ۔ ——— کچھ
حق ادا کرنا چاہیدا اے ۔ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماندے ہے ۔ چونکہ ابراہیم علیہ السلام نے
سرکار واسطے دعا کیتی تو ابراہیم علیہ السلام دا حق محبوب پر واجب ہو گیا کہ ہن احسان
دا بدلہ ادا کرو ۔ تو رب کریم نے فرمایا کہ اے محبوب ۔ تو تے میرا محبوب ہیں ۔ اگرچہ خلیل
دا حق حبیب تے ہے ۔ پر تسی اک پاسے ہو جاؤ ۔ حق میں ای ادا کراں گا ۔ یا اللہ
کس طرح ۔ فرمایا کہ عبادت میری ہووے گی ۔ ذکر خلیل و حبیب دا ہووے گا ۔ اور آخری
قعدہ دے اندر مسلماناں ، چاہے فرضاں دی نماز ہووے ۔ وتر دا واجبات دی نماز ہووے
سنت مؤکدہ ہو ۔ غیر مؤکدہ ہو ۔ نوافل ہوں ۔ تہجد ہو ۔ کوئی نماز ہووے ۔ آخری قعدے
دے اندر ۔ جدوں نمازی التحیات دے اندر بیٹھ جاندا اے ۔ تے اس نیں درود شریف پڑھدا اے ۔ اللھم
——— انک حمید مجید ۔ ترجمہ ۔ نمازی نماز وچ اللہ تعالیٰ دی ثنا خوانی بیان کردا اے ۔
رکوع وچ سبحان ربی العظیم ۔ سجدے وچ ——— قرأت ہے تسبیح ہے ۔ تحلیل ہے
ذکر ہے ۔ جب سارے مراحل توں گزر جاندا ۔ آخری قعدے وچ بیٹھ جاندا ۔ نبی علیہ
السلام دی ذات تے سلام پیش کرنا تو بعد ۔ نمازی دعا کردا ۔ اے اللہ محمد عربی صلی اللہ
علیہ وسلم دی آل اتے اس طرح رحمتاں نازل فرما ۔ جس طرح توں ابراہیم خلیل تے نازل فرمائیاں
یا اللہ رسول تے 313 نیں ۔ ہر نماز دے اندر جتھے حبیب اللہ خلیل دا ذکر ہوندا اے جب کی آگے
اشارہ فرمایا ۔ کہ حکمت ایہہ ہے ۔ میرے محبوب دے میلاد دے واسطے ۔ خلیل اللہ نے کعبے وچ کھڑے
ہو کے ۔ دعاواں کیتیاں ۔ لہذا حبیب تے خلیل دا حق دا اسکاں ادا ہوندا سی گا ۔ تے میں ایہہ حق
ادا لیتا ۔ کہ میں کیتا کہ ہر نمازی ۔ جدوں آخری قعدے وچ ہووے ۔ جتھے حبیب دا ذکر ہووے ۔ اوتھے
خلیل اللہ دا ذکر کردا ہووے ۔ تاکہ میری عبادت وی ہر مذہب رہووے نبیاں دا ذکر کردا ہوندا ہے
کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ دی عبادت ہے تاں ۔ عین دوران عبادت الٰہی پاک نبیاں دا ذکر کردی

اسے ای کردے آں۔ معلوم ایہہ ہویا کہ انبیاء علیہم السلام مقربین بارگاہ صمدیت خلیل و حبیب
علیہ السلام دا ذکر نماز دے اندر کرنا۔ ایہہ عین عبادت ہے۔ ان شاء اللہ ایہہ ہے کہ
نمازی نماز دے اندر جدوں خلیل دا ذکر کرے۔ پھر حبیب دا ذکر وی کرے۔ تاں جو دونوں
انبیاء دا ذکر خیر جاری و ساری ہو رہا۔ معلوم ہویا دوران نماز انبیاء دا ذکر کرنا شرک
نہیں۔ عبادت نہیں۔ بلکہ عین عبادت اے۔ اور حدیث شریف وچ ہے۔ ذکر الانبیاء من العبادۃ
وذکر الصالحین کفارۃ۔ (B) حدیث پاک وچ ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ اے فرشتو گواہ تم بن جاؤ میں
نے سب کو بخش دیا۔ گواہی فاسق دی چنگی نہیں۔ گواہی بدکار دی ٹھیک نہیں۔ گواہی گنہگار دی ٹھیک
نہیں۔ فرشتے تے گناہاں توں پاک ہے۔ عالم انوار وچ رہندے ہیں۔ سراپا معصومیت ہے۔ رب کریم فرماندا
ہے میں خدا بے مثل ہاں۔ شاہد میرے ملائکہ مقربین ہیں۔ گواہ تسیں بن جاؤ۔ تے میں ساریاں نوں بخش دتا۔
آنچہ عیب تو مغفرت کنم۔ ___ رحمت خدا بہانہ می گوید۔ اگر اللہ دا کرم ہو جائے
اک ذرہ توں ہو جائے۔ ___ غور فرمایئے۔ ___ دو وچ سبب مرزا کہندا لفظ رسول نوں
تیسرا سبب اور اسلام دی وجہ امام رازی نے بیان فرمایا۔ ایس غلط بول سکدے ہیں محبوب دی زبان توں
غلط لفظ نہیں نکل سکدا۔ اوہ زبان وما ینطق ___ فرمایا کہ زبان معصوم دی اے۔ قرآن بولدا
ہے۔ جو کچھ محمد عربی دی زبان چوں نکلے سب حق ہے۔ نبی پاک علیہ السلام نے صحابہ کرام دے جھرمٹ وچ
ارشاد فرمایا۔ اے میرے غلامو لفظ رسول توں مراد لینا میری ذات ہے۔ یا رسول اللہ علیہ السلام وہ
کیسے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ انا دعوۃ ابراہیم۔ میں ابراہیم علیہ السلام دی دعا دا نتیجہ ہاں۔
جدوں کعبہ شریف تعمیر کر کے میرے آون واسطے دعا کیتی۔ انا دعوۃ ___ وبشارۃ عیسیٰ علیہ السلام
میں عیسیٰ علیہ السلام دی بشارت ہاں۔ ساڈے آقا علیہ السلام دی شان دا ادراک کوئی عقل نہیں
کر سکدی۔ سارے نبیاں دا کم نوں پہلے بھیج دتا۔ فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام ساری زمین تے
تشریف لے جاؤ۔ میرا محبوب ساریاں توں بعد جلوہ گر ہوون لگا۔ انتظار شروع کرو۔ سارے انبیاء
سرکار دی آمد واسطے دعاواں وی کردے رہے۔ اور انتظار وی کردے رہے۔ فرمایا کہ ایہہ جیہی
آمد واسطے سب انبیاء منتظر رہے کہ میں منتظر ہاں۔ اور اپنے چیز ہوواں۔ علامہ اقبال نے فرمایا
(منتظر دیگر عبدہ چیزے دیگر ___ فرمایا۔ اک ہے عبد۔ دوسرا ہے عبدہ۔ فرمایا
عبد ہور ہوندا اے۔ عبدہ ہور ہوندا اے۔ اوہ سراپا انتظار او منتظر۔ عبد اوہ ہے جیہڑا

گھر ہوں چل کے آوندا مقام طور تے جا کے ہمکلام ہو گئے۔ علیحدہ ہوندا سا۔ جیہڑا ایہہ مکانی دا گھر ہو گئے۔
بستر تاں تے آرام فرما رہیا ہو گئے۔ رب کریم جبرائیل نوں بھیج کے لامکان تے بلوا کے۔ سبحان الذی
اسریٰ ——— عبدہ دی ھُ دی جیہڑا دا مرجع۔ ذات الوہیت ہے۔ فرمایا عبدہ نہ ہو
جیہڑا کلیم بن کے جاوے۔ عبدہ ایہہ جیہڑا مراد بن کے جاوے۔ عبدہ اوہ ہوندا جیہڑا انوں چل کے
جاوے سا۔ عبدہ اوہ ہوندا اے جیہڑا بلایا ہوئے جاوے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ آپ دی عظمت و شان دا مقام ایہہ ہے کہ سرکار دو عالم علیہ السلام
شاد فرمایا۔ صحابہ نے حدیث دے اندر۔ انا دعوۃ ابی ابراہیم ... جدوں ابراہیم علیہ السلام
نے دعا کیتی ہاں سرکار دو عالم علیہ السلام کی نبی گنبد مبارک دے نال۔ اوتھے موجود سی۔ ہزاروں سال
عرصہ دراز کئی صدیاں توں بعد سرکار مکے وچ تشریف فرما ہو گئے۔ مدینہ طیبہ عظمت والا دے
سے سب نبیاں دے کا بندے سا۔ کہ میں عظمت ہوں۔ میں ابراہیم علیہ السلام دی دعا دا نتیجہ ہاں۔ میرے متعلق ابراہیم علیہ السلام
نے دعا کیتی ہے۔ آپ نے ثابت ایہہ کر دتا۔ بظاہر جسم مبارک دا اشارہ نال میں اوتھے موجود نہیں سی
ورنہ روحانیت دے اشارہ نال۔ جتھے نبی موجود سی اوتھے نبی نور مصطفیٰ دا موجود سی۔

سرکار دا نور پاک روشن سی۔ اس واسطے نبی پاک نے فرمایا۔ کہ میں ابراہیم علیہ السلام دی دعا دا
نتیجہ ہاں۔ معلوم ہویا کہ دعا خلیل علیہ السلام دے وقت سرکار سے خبر ناہیں۔ اوہ فرمایا کہ بشارت عیسیٰ
میں عیسیٰ علیہ السلام دی خوشخبری تے آپ دی بشارت دا نتیجہ ہاں۔ ایہہ میلاد شریف دی محفل
اے الحمدللہ۔ ایہہ کوئی رواج نہیں۔ بلکہ میلاد شریف نوں منعقد کرنا۔ سنت الٰہیہ ہے سنت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور سنت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ مفتی احمد یار خان نے فرمایا۔ صرف نام
دے حال دا ہی فرق اے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اجتماع منعقد فرمایا۔ بنی اسرائیل نوں جمع فرمایا۔ آپ نے ارشاد
فرمایا۔ اے بنی اسرائیل۔ میں تہاڈی طرف اللہ تعالیٰ دا رسول بن کے تشریف لیایا آں۔ میری دو حیثیتاں ہیں
مصدقاً لما بین یدی من التوراۃ کہ میرے توں پہلاں حضرت موسیٰ علیہ السلام تے تورات شریف نازل ہوئی
اوس دا میں تصدیق ہاں۔ میں تصدیق کرن آیاں آں۔ اوہ برحق کتاب ہے اللہ دی کتاب الٰہی ہے
اور دوسری میری حیثیت ایہہ کہ میں مبشر بن آں۔ خوشخبری دین والا۔ قرآن شریف توں اگے
تے گل ہے نہیں۔ اگر کوئی حدیث شریف ہووے کوئی بدبخت ہے کہ ایہہ حدیث ضعیف ہے۔ لیکن قرآن پاک مسلمہ
کتاب برحق ہے۔ معلوم ایہہ ہویا کہ اوہ عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل دے اجتماع دے اندر فرما رہے نیں کہ و مبشراً

احمد ۔ ایہہ اسیں پہلے دا بشارت پایا ۔ کہ میرے توں بعد اک رسول علیہ السلام تشریف لیاون گے جنہاں دا
اسم شریف احمد ہے ـــــ یہ ترجمہ یشوع کہ احمد ہوگا ۔ یعنی احمد ہے ۔ ایہہ نام رکھیا گیا کیوں
گیا ۔ سانوں ایہہ پیدا ہوندیاں تے سنت ہے کہ ستویں دن نام رکھو ۔ حقیقت کیتا جائے حضرات کہندے جا لے
سارے دے وسیلے ہے کہ پیدائش توں ستویں دن بعد نام رکھیا جا وے ۔ اور مقام لطف ایہہ ہے ۔ محبوب اس قانون
توں مستثنیٰ ہے ۔ سرکار ایتھے جلوہ گر ہوئے ہونی نام پہلے ہی احمد ہے ۔ مفتی احمد یار خان نعیمی فرمایا ۔ ایہہ
نام کیوں رکھیا گیا ۔ ایہہ فائدہ کہ رکھن والدین جانے ۔ عالم بنے پیدا ہوندیاں تے نام بعد تے ۔ سرکار دا میلاد دلبر
وجہ ہویا نام پہلے رکھیا گیا ۔ ایہہ نبی پاک علیہ السلام دا کمال ہے
فرمایا ۔ اسمہ احمد ۔ آپ دا اسم شریف احمد ہے ۔ فرمایا احمد نام رکھیا گیا نبی پاک علیہ السلام احمد وی ہن
محمد وی ہے ۔ جہڑا صفت محمد ہے سرکار دا اسماء شریفہ توں ۔ لفظ حمد دے ۔ مادے نال تعلق ہے
سرکار احمد وی ہیں ۔ محمد وی ہیں ۔ محمود وی ہیں ۔ احمد احمد ۔ محمد ۔ سرکار نے فرمایا ۔ انا احمد
انا محمد علی الی بشیر الذی یحشر الناس علی قدمی ۔ میں حاشر وی ہاں مبشر وی ہاں ۔ میں حامد وی
وی ہاں ۔ اللہ تعالیٰ بہت سے نام ہے ۔ نبی پاک علیہ السلام دے ایہہ دو نام ذاتی ہیں ۔ باقی سارے نام صفاتی
ہے ۔ جنہاں سرکار دیاں صفتاں ۔ اوہ سرکار دے اسماء رکھے گئے ۔ ایہہ سرکار دی خاصیت ایہہ ہے ۔ نبی علیہ السلام
دے سجدہ شریف توں پہلے رب کریم نے آپ دا اسم شریف احمد رکھیا ۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا میں جدوں جنت
دی سیر کر رہا سی ۔ حدیث پاک میں ہے ۔ کہ آدم علیہ السلام نے اپنے پتر شیث علیہ السلام نوں وصیت کیتی کہ
اور قریب بلا لیا ۔ سیدنا آدم نے ارشاد فرمایا کہ پتا میں اک وصیت کر رہا آں ۔ اس تے عمل کریں ۔ اذا ذکرت اللہ
تعالیٰ فاذکر الی جنبہ اسمہ محمد ۔ اے میرے پتا جدوں توں اللہ تعالیٰ دا ذکر کریں ۔ تے اللہ تعالیٰ دے ذکر دے نال محمد صلی
اللہ علیہ وسلم دا ذکر ضرور کریا کر ۔ میں تینوں کیتی ایا جی ۔ اللہ تعالیٰ دی ذات توں میں متعارف ہاں ۔ میں جانداں ہاں کہ
اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے ۔ تے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ذات کون ہے ۔ فرمایا پتا میں جدوں جنت دی سیر
گیا ۔ جنت دی سیر کیتی ۔ جنت دے ہر دروازے تے ہر بالاخانے تے ۔ درختاں دیاں پتیاں تے ۔ میں اسم محمد دا
جلوہ گری دا دیکھی ۔ سرکار دا اسم پاک ہر جگہ ۔ میں نقش اللہ تعالیٰ محمد دا اسم پاک سونے تے لکھیا ویکھیا ۔ معلوم ہویا کہ
رب کریم نے جس ذات نے اپنے نام دے نال ۔ یعنی اوہدے نال نوں ملایا اے ۔ اوہ خدا دے بڑے محبوب ہیں ۔ میری وصیت
ایہو ہے ۔ کہ رب دا ذکر کردے نال محمد صلی اللہ علیہ وسلم دا ذکر کرو ۔ اللہ تعالیٰ توں کوشش کراں ہاں کہ زندگی دا آخری لمحہ تک
اللہ تعالیٰ محبوب علیہ السلام دا ۔ ذکر خدا کرے سانوں کم ادا ۔ ذکر الہی کرن ۔ شکر ہے ۔ اوہ ایہو کرو حضرت ماں ای

کامیابی تہ کامرانی کا راز اسی کے اندر مضمر ہے۔ آمین۔

بیان ہوگیا۔ لکھا گیا یہ مسودہ۔

[illegible] بالذغنگو

۱۴-۵-۲-۱۳
۲-۷-۱۴۳۴ (PM)
۵ : ۹،۳۱

میلاد النبیؐ عبد الجلیل ۱۸۳

(تابندہ انگلش ہائی سکول چوک شاہ جنید)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ علیٰ سیدنا وسندنا ملجانا۔ وماوٰنا محمد ن المصطفیٰ۔ وعلیٰ آلہ وصحبہ ذوی الحلم والصفا۔ اما بعد
واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم ـــــ میں نے آپ کے سامنے قرآن کریم فرقان حمید کی ایک معروف اور مشہور آیت پاک تلاوت کی ہے۔ جس میں اللہ رب العزت نے۔ حضور نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالم شہادت میں۔ عالم جسمانیات میں جلوہ افروز ہونے سے پہلے عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے۔ اپنے محبوب علیہ السلام کا ذکر بیان فرمایا ہے۔ اور اس آیت کا مضمون یہی ہے کہ۔ حضرات انبیاء و مرسلین صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین ان کے اجتماع میں رب کائنات نے سرکار کا ذکر خیر بیان فرمایا۔ اور آپ کی تشریف آوری کا۔ اس کا ذکر فرمایا۔ میلاد شریف جو ہے۔ اس میں تشریف آوری کا اور پیدائش کا ذکر ہوتا ہے کہ سرکار کی آمد کا ذکر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات سے پہلے۔ اس سلسلہ بشریت کا شروع نہیں ہوا۔ انبیاء علیہم السلام کا دنیا میں یکے بعد دیگرے تشریف لانا۔ اس اس کی ابتداء بھی نہیں ہوئی عالم ارواح ہے۔ رب کائنات محبوب کی آمد کا انبیاء کے سامنے خطبہ ارشاد فرما رہا ہے کہ
معلوم یہ ہوا کہ میلاد شریف کا جو موضوع ہے۔ یہ بڑا ہی بابرکت موضوع ہے۔ ربانیت کے موضوع ہے کہ۔ اور یہ تو رب کی بات ہے۔ سب سے پہلے رب کائنات نے۔ محبوب کی آمد کا ذکر بیان فرمایا ہے ارشاد فرمایا۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین ـــــ اے میرے حبیب علیک السلام۔ اس وقت کو یاد کرو۔ اذ اخذ اللہ ـــــ جس وقت کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سارے انبیاء علیہم السلام سے ایک

پختہ وعدہ لیا۔ میثاق لیا۔ یہ بات کس وقت کی ہے۔ عالم ارواح کی۔ اور جیسا بعثت میں آنے سے پہلے عالم
قرآن کریم میں فرمایا ہے: میثاق النبیین۔ کہ نبیوں سے عہد لیا۔ پختہ وعدہ لیا۔ اس میں لطیف اشارہ ہے کہ
انبیاء علیہم السلام عالم جسمانیت میں جلوہ گر ہونے سے پہلے بھی نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ لفظ نبیین کا۔ اطلاق کر
رہا ہے ان پر کیا گیا ہے۔ یعنی انبیاء علیہم السلام پیدا نہیں ہوئے۔ تو معلوم ہوا کہ مقام نبوت و رسالت جو ہے
یہ ایک موہبت شرف ہے۔ اور یہ نہیں کہ انبیاء علیہم السلام دنیا میں آئے۔ تو پھر نبوت ملی۔ نہیں بلکہ عالم
ارواح میں بھی اس وقت بھی نبی تھے۔ اگرچہ اظہار نبوت بعد میں ہوا۔ یعنی عطائے نبوت جو ہے عالم ارواح میں
ہے۔ نبوت پہ فائز ہونا جو ہے۔ یہ تو پہلے کی بات ہے۔ ظہور نبوت جو ہے وہ بعد میں ہے۔ اللہ تعالیٰ
ارشاد فرماتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے ایک وعدہ لیا۔ کہ اے میرے انبیاء علیہم السلام
میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ لما آتیتکم ــــ کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں۔ دنیا میں تم
شریعت لے جاؤ۔ تمہاری نبوت کا اعلان ہو جائے۔ تمہاری شریعت تمہارا دین تمہاری سنت نافذ اور
جاری ہو جائے۔ تمہارا قانون جاری ہو۔ میں تمہیں کتاب عطا کر دوں۔ لیکن ثم جاءکم رسول۔ پھر میرے
رسول علیہ السلام تمہارے پاس آ جائیں۔ اب یہاں بات یہ ہے کہ نبیین کا جو لفظ ہے۔ یہ جمع کا
صیغہ ہے۔ سب کے انبیاء علیہم السلام مراد ہے۔ اور انبیاء کتنے ہیں۔ ایک لاکھ یا چوبیس ہزار کم و بیش۔
نبوت عام ہے۔ رسالت خاص ہے) جب نبوت کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اس میں رسول بھی شامل ہوتے ہیں
اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ آدم علیہ السلام سے لیکر عیسیٰ علیہ السلام تک۔ بلا استثناء سارے نبیوں
سے یہ عہد لیا۔ اگر اس عہد سے مستثنیٰ ہے تو آنے کے لائق ہیں۔

سوال ان کے لئے عہد لیا گیا۔ ان کی خاطر عہد لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے انبیاء علیہم السلام
جب میں تمہیں کتاب و حکمت عطا کر دوں۔ تورات شریف نازل کر دوں۔ انجیل شریف نازل ہو جائے۔
صحائف ابراہیمی علیہ السلام نازل ہو جائے۔ تمہاری شریعت نافذ ہو جائے۔ قانون جاری ہو۔ سارا کام ہو جائے
تمہاری شریعت کو عمل درآمد ہو۔ اس وقت میں۔ اگر میرے عظمت والے رسول آ جائیں۔ ثم جاءکم رسول۔
رسول تو تین سو تیرہ (۳۱۳) ہیں۔ لیکن مفسرین فرماتے ہیں کہ یہاں رسول کی تنوین تعظیم کے لئے ہے۔ اور رسول
لفظ رسول سے مراد۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ تمہاری نبوت کے دوران میں۔ میرے رسول
علیہ السلام آ جائیں۔ تو لتؤمنن بہ ــــ تم میرے رسول علیہ السلام پر ایمان لانا۔ اور میرے رسول علیہ السلام کی مدد کی
کرنا۔ یعنی منصب نبوت و رسالت میں۔ اللہ تعالیٰ نے جس جو علم عطا کیا گا۔ لیکن جب میرے رسول علیہ السلام آ جائیں

ان پر ایمان لانا ہی ہوگا اور ان کی امداد بھی کرنا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا علم ازل میں یہ تھا۔ کہ رسول علیہ السلام کسی نبی کے دور میں
تشریف نہیں لے جائیں گے۔ ہر نبی کا دور نبوت و رسالت آیا۔ سرکار کسی نبی کے دور میں تشریف نہیں
لے گئے۔ لیکن بطور نقطۂ کریم محبوب علیہ السلام کی آمد کے سلسلہ میں۔ فرمایا کہ اگر میرا حبیب آ جا
تو تمہیں ایمان بھی لانا ہوگا۔ امداد بھی کرنا ہوگا۔ سرکار دو عالم اگرچہ تشریف نہیں لے گئے۔
لیکن نبی پاک کی عظمت کا علم ہر ایک کو ہو گیا۔ کہ زمرۂ انبیاء علیہم السلام میں میرے محبوب علیہ السلام کا بڑا
ارفع و اعلیٰ شان ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن ثابت۔ فاروق اعظم ــــ کے پاس تورات
کے ورق ــــ فاروق اعظم کا سوال۔ ناراض ہونا۔ صدیق اکبر کا ڈرانا ــــ
رضیت باللہ ربا۔ وبالاسلام دینا۔ وبمحمد نبیا۔ (نقطہ) اگر تورات انجیل کا زمانہ ہوتا
تو حضور ضرور سنتے۔ (کلمہ شریف کا مطلب) (دور رسالت آنے کا کمال کا سبب)
وَاَنْتُمْ حَظِّیْ مِنَ الْاُمَمِ ۔ وَاَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ ۔ (انبیاء اور امتوں کا ذکر)
نبی پاک کی امت کی فضیلت موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں پڑھی۔ تمام کتب بولی ہیں۔
حضور کے آداب مدینہ ننگے پیر آنا۔ باوضو ہونا ــــ

اللہ تعالیٰ کا وعدہ لیا انبیاء سے۔ فرمایا کہ اگر تمہارے دور نبوت میں میرے حبیب تم میں آ جائیں
تو شرط یہ ہے کہ تم میرے حبیب کا کلمہ پڑھنا۔ اور ان کی امداد کرنا۔ اور دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ اگر
میرے حبیب کا دور نبوت ہو۔ اگر آج کلیم اللہ بھی آ جائیں۔ تو ان کی نبوت کا دور ختم ہو چکا ہے کہ شریعت
ان کی نہیں چلے گی۔ شریعت مصطفیٰ کی چلے گی۔ معلوم ہوا کہ سرکار اگر ان کے نبوت کے دور میں جائیں
پھر بھی آپ امام ہیں۔ اور اگر وہ یہاں آ جائیں۔ تو پھر بھی سرکار ہی امام ہیں۔ علماء کرام فرماتے ہیں
اس میں لطیف یہ اشارہ ہے کہ ہمارے آقا علیہ السلام امام اعظم ہیں۔ یہ رئیس مقتدر ہیں۔ جہاں
بھی جائیں امامت مصطفیٰ کی ہے۔ سیاست مصطفیٰ کی ہے۔ شہادت آپ کے لال کی ہے۔ اس
مسئلے کو یہ تفسیر طلب ہے۔ امام اہل سنت نے بیان فرمایا۔
اسے اصالت کل۔ امامت کل۔ امارت کل۔ سیادت کل۔ شہادت کل۔
حکومت کل ولایت خدا کے یہاں تمہارے لیے۔
یہ تمام نبی کی حاکمیت و اوصاف۔ بذات نہیں۔ بالکل بالعطا ہیں۔ اے اگر محبوب کو خدا اصل کل بنا دے۔ اگر۔

خدا نے مصطفےٰ کو قائد کل بنا دیا ہے — فرمایا سرکار نے میں نائب اللہ ہوں۔ کائنات کی اصل نبی کا [illegible]
حاصل ہوا ہے۔ بس ربّ کائنات کا قائد بنا کر ہمیں بھیجا ہے۔ اور ساری کائنات کا مصطفےٰ کو سید بنا
کر بھیجا ہے۔ اصل کائنات ہیں۔ اول ما خلق اللہ نوری۔ کہ لولاک لما خلقت الافلاک
اے حبیب اگر تم جلوہ گر نہ ہوتے تو میں کائنات کو پیدا ہی نہ کرتا۔ حدیث پاک میں ہے انا سید العالمین۔
انا سید ولد آدم۔ انا قائد الانبیاء والمرسلین۔ امام اہل سنت نے جو شان مصطفےٰ حدیث
سے اخذ ہوتی ہیں۔ وہ سب بیان بیان فرما دیئے۔ تو عرض کرنے کا مطلب یہ ہے۔
اگر سرکار کسی نبی کے دور میں ہوتے تو امامت سرکار کی ہوتی۔ اگر یہاں آ جائیں تو امامت سرکار کی
ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کو پورا کرنا ہی تھا۔ تو جب سرکار کو معراج ہوئی۔ اللہ آپ مسجد حرام
سے اقصیٰ پہنچے۔ تو رب کائنات نے عہد میثاق کو پورا کرنے کے لئے سارے انبیاء کو مسجد اقصیٰ
میں بلا لیا۔ فرمایا اے انبیاء۔ اگر محبوب میرے تمہارے نبوت کے دور میں نہیں گئے۔ آج دور نبوت
مصطفےٰ کا ہے۔ اس وعدہ کو نبھانے کے لئے تم اقصیٰ میں آ جاؤ۔ اب دنیا میں جو فوت ہو چکے ہیں۔ جو
عالم برزخ میں جا چکے ہیں۔ وہ دنیا میں نہیں آتے۔ حالانکہ ہمارے آباؤ اجداد فوت ہو چکے۔ لیکن
اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی خاطر قانون بدلا دیا۔ جب نبی علیہ السلام اقصیٰ میں پہنچے۔ تو آپ نے سارے
انبیاء کو دیکھا۔ [illegible] النبیولا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے۔ لام تخصیص کے لئے ہے۔ خاص میرے لئے تمام
انبیاء کو مزارات سے لا کر مسجد اقصیٰ میں جمع کر دیا۔ معلوم یہ ہوا۔ آپ امام ہو گئے سارے انبیاء
مقتدی بن گئے۔ نبی پاک نے مسجد اقصیٰ میں امامت فرمائی۔ مسئلہ یہ ہے۔ اگر کوئی کسی کے
مہمان جائے۔ تو جو صاحب خانہ ہے۔ جو صاحب منزل ہے گھر والا۔ نماز کا وقت آ گیا۔ امامت کرانے کا حق
اُسے ہے صاحب منزل کو۔ ہاں اگر اجازت دے دے۔ بلا دے۔ تو پھر مہمان امامت کرا لے۔ لیکن یہ حکم تو
ہمارے لئے ہے۔ اگر کسی جگہ پر [illegible] کے وقت چلا جائے۔ اسلام کا شہنشاہ چلا جائے۔ تو وہاں امامت
کا حق کسی کو نہ ہو گا۔ شہنشاہ وقت کو۔ یہاں یہ تفصیل نہیں کہ گھر والا اجازت دے یا نہ دے۔
بیت المقدس جو ہے ملک شام فلسطین میں ہے، ہمارا قبلہ اول ہے۔ اس کے ارد گرد برکتیں ہی
[illegible] میں مسجد اقصیٰ شریف جو ہے۔ یہ مزار انبیاء کا ہے۔ یہ مدفن انبیاء کا ہے۔ وہاں ہزاروں انبیاء علیہم
السلام کے مزارات ہیں۔ مسجد اقصیٰ جو ہے یہ نبیوں کا محلہ ہے۔ انبیاء کا گھر ہے۔ سرکار مکے سے چلے۔
مہمان بن کر۔ اقصیٰ کے انبیاء کے میزبان بنے۔ رسول دیکھا جائے تو حق اُن کا تھا کہ امامت کراتے

مختلف انبیاء کا ذکر کیا گیا وہ انبیاء اکرام ہوتے۔ فرمایا یہ مہمان جو آ رہا ہے یہ کوئی معمولی نہیں یہ سلطان
انبیاء ہے شہنشاہ کائنات ہے۔ لہٰذا آج اگر اقصیٰ میں امامت کا حق حاصل ہے تو مصطفیٰ کا ہے۔
اور ترمذی شریف میں ہے کہ آپ جب اقصیٰ میں پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ میرے سامنے تمام انبیاء
پیش کیے گئے۔ یہاں معراج کا ذکر ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ ہمارے نبی تمام انبیاء کے شہنشاہ ہیں۔
آپ نے اقصیٰ میں جماعت کرائی۔ بحیثیت سلطان انبیاء ہو کر۔ دو موضوع ہے۔ ایک معراج
دوسرا میلاد۔ معراج یہ ہے کہ سرکار کا زمین سے ماورا العرش چلے جانا۔ میلاد الٰہی یہ ہے کہ
اللہ کی بارگاہ میں نور مصطفیٰ کا بشریت کے جسم میں جلوہ گر ہو گیا۔ آمنہ کے گھر میں پیدا ہوا۔
سرکار کا میلاد بھی لاجواب ہے۔ سرکار کا معراج بھی بے مثل ہے۔
آپ کا دنیا میں آنا بھی بے مثل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جانا بھی بے مثل ہے۔ آپ کا ذکر
بے مثل ہے کہ آپ کی ذات بے مثل ہے۔ ہر ایک ذات ہے۔ میلاد کے موقع پر آج
کا سلام کرنا۔ نماز کے متعلق۔ سجدہ کا ثواب۔

اور دیگر معروضات۔

نکما گنا۔

۲۰۰۷ — ۳ — ۲۸ بروز
۱۴۲۸ — ۳ — ۸ بدھ

۲۰۱۳ — ۶ — ۲۴
۱۴۳۴ — ۸ — ۱۴
۴:۴۴ (PM) (پیر)

(پروگرام نمائندہ انگلش ہائی سکول چوک شاہ جمال)

میلاد النبی ﷺ (حافظ سعید احمد گگو بلال مسجد)

لا تجعلوا دعاء الرسول ـــ (سورۃ نور ۱۸ پارہ) حمد و ثنا

(۱) بنی اسرائیل کا ایک سو سالہ گنہگار ـــ (۲) آیت کریمہ کا ترجمہ۔ کہ نبی کو پکارنا ایسے
نہ ٹھہرا لو لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم ـــ علامہ صاوی نے فرمایا۔ (۱) میرے محبوب کو اس طرح نہ پکارنا۔
(۲) میرے محبوب کی پکار پر۔ جس طرح تم ایک دوسرے کی پکار کو سمجھتے ہو۔ ـــ اعلیٰ حضرت سے سوال
کہ نبی کو پکارنا کیسا ہے۔ القاب سے پکارنا۔ یا ایھا المزمل ـــ یا ایھا المدثر ـــ یا ایھا الرسول
یا النبی ـــ انا اسمک ـــ صحیح مسلم کی حدیث۔ حضرت علی بیان۔ انی لاعرف حجر۔
میں اس پتھر کو جانتا ہوں۔ مثل ان الحجر۔ لام تاکید ہے۔ لام نفی نہیں۔ یہ جانی اور
جان اور ہوتی کہے نقطہ سترھویں ... پیارے ہیں جو نبی پر سلام پڑھے۔ انسان ہی ہیں جو نبی پر سلام پڑھے
(۵) ابو یعلیٰ نے فرمایا۔ آرام کا ... درخت کا آنا۔ اور سلام پڑھنا۔ پیدا ہوتے ہی روایت
ـ براء بن عازب۔ ہجرت کے موقع پر۔ یا محمد یا محمد یا رسول اللہ ـــ معلوم ہوا یا رسول اللہ کہنا۔
(۳) نابینا صحابی۔ بارگاہ رسالت میں۔ مسجد میں آنا۔ ترمذی میں عثمان بن حنیف ـــ
علامہ صاوی نے فرمایا۔ کہ جب بھی پکارنا ہے القابات کے ساتھ ـــ وصال کے بعد۔
دنیا اور آخرت میں ملعون ہے ـــ تفسیر صاوی جلد ۳ میں فرماتے ہیں۔ لا تنادوہ باسمہ فتقولوا یا محمد
ولا بکنیتہ فتقولوا یا ابا القاسم بل نادوہ وعظموہ وتکرموہ وتوقروہ بان تقولوا یا رسول
اللہ یا نبی اللہ یا امام المرسلین وتستفیدوا من الآیات۔ انہ لا یجوز نداء النبی ... حیاتہ
ولا بعد وفاتہ۔ فبھذا یعلم انہ من استخف بجنابہ فھو کافر وملعون فی الدنیا والآخرۃ۔
(۴) ولادت پاک ـ مکہ مکرمہ۔ ۲۲ اپریل۔ ۱۲ ربیع الاول ـ اور تمام تذکرہ۔ ختنہ۔ سجدہ۔
سہرہ لگا ہوا۔ مولوی ... آخری آیت کا ذکر پڑھا۔

(پیروگرام نابینہ ہائی سکول)

۲ — ۷ — ۲۰۱۳
۲۳ — ۸ — ۱۴۳۴

۲۸ — ۳ — ۲۰۰۷
۸ — ۳ — ۱۴۲۸

قل شریف محمد اکرم چک ۳۶۵ ر مولانا عبدالجلیل ۱۸۳ گگو

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون ۔ محترم سامعین ۔ حاجی محمد اکرم مرحوم ۔ جو کہ بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں ۔ مرحوم کی روح کو ایصال ثواب دے واسطے ایسا سارا حضرات جمع ہوئے کر دعا ہے کہ اللہ رب العزۃ ۔ بجاہ النبی الکریم الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم دی مغفرت فرمائے ۔ اور پسماندگان نوں صبر جمیل دی توفیق عطا فرمائے ۔ ایہہ مسلمہ حقیقت ہے ۔ کہ قرآن کریم فرقان حمید دے اندر اللہ رب العزۃ نے بیان فرمایا ہے ۔ کہ ہر ذی روح موت دا ذائقہ چکھے گا ۔ کل نفس ذائقۃ الموت ۔ اس فلسفے دے مطابق ہر انسان جیہڑا دنیا تے آیا ہے ۔ اک مقررہ وقت دے واسطے آیا ہے ۔ انسان دنیا دے اندر مقیم نہیں ۔ بلکہ مسافر ہے ۔ جس وقت انسان پیدا ہوندا اے ۔ اس وقت توں لے کے اوہدا ہر لمحہ ہر سانس ہر وقت اس دی عمر دے اندر شمار کیتا جاندا اے ۔ اک وقت انسان تے ایسا آئے گا ۔ کہ اوہدی منزل سفر ختم ہو جائے گی ۔ اور موت طاری ہو جائے گی کیونکہ دنیا دے اندر کسے نوں ثبات نہیں ۔ دوام نہیں ۔ اور ہمیشگی واسطے کوئی نہیں آیا ۔ دعا ایہہ کرنی چاہیدی اے کہ رب کریم عزت دی موت عطا فرمائے ۔ اور حقیقت ایہہ ہے ۔ کہ اللہ رب العزت نے اہل ایمان تے بڑا کرم فرمایا اے اس ذات دا بطور تفضل واحسان ہے ۔ کہ رب کائنات نے مسلماناں نوں ۔ نبی پاک علیہ السلام دی غلامی دی نسبت دے نال عزت عطا فرمائی کہ اس دا انکار نہیں ۔ انسان من حیث ھو حیث انسان ۔ کہ ہر مسلمان مخلوق وچوں اشرف ہے ۔ اعلیٰ ہے ۔ کہ رب کریم نے اس دی تخلیق بڑی عجیب انداز دے وچ فرمائی ہے ۔ انسان تے سارے ہی نے مسلم وی انسان ۔ غیر مسلم وی انسان ۔ کافر وی ۔ مشرک وی ۔ ملحد وی ۔ بے دین وی ۔ لیکن دنیا دے اندر صرف اندر صرف اگر عزت نصیب ہے تے ایمان والے نوں نصیب ہے ۔ اور ایہہ نسبت ہے محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام دی وجہ دے نال ۔ ایمان دے حوالے دے نال رب کریم نے عزتاں عطا فرمائیاں نیں ۔

ایمان اک نورانیت ہے ۔ جس دی نور المطلق اس کا اصل منبع سرچشمہ ۔ مخزن ۔ منبع ۔ محور و مرکز جو ہے ۔ ذات محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے ۔ سرکار دے سینہ نبوت دے جلوے ایہہ ایمان دا عکس ۔ اس دیاں شعاعاں جو ہیں ۔ وہ محمد عربی دے غلاماں نوں نصیب ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہر عزت دا مالک ہے ۔ ہر غلبہ ہر قدرت تصرف اختیار ۔ ایہہ صرف اللہ تعالیٰ دی ذات ہے ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماندا ہے کہ وللہ العزۃ ساریاں عزتاں اللہ تعالیٰ دے واسطے ہے ۔ العزۃ للہ ۔ جملہ ایہہ دلالت کردا ہے کہ عزت اللہ تعالیٰ دے واسطے ہے ۔ لیکن رب کریم نے ۔ خبر نوں مقدم بیان فرمایا ہے ۔ عزت دا حصر بیان فرمایا ہے ۔ کہ ہر قسم دی عزتاں دا مالک اللہ تعالیٰ دی ذات ہے ۔ عرض کرن دا مقصد ۔ توں تے عزتاں دا مالک ہے ہو کے نوں عزت عطا فرمائی ہے کہ فرمایا ولرسولہ ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول علیہ السلام نوں عزت عطا فرمائی ہے کہ عطائے تقسیم

بیان فرمایا ۔ رب کریم دی عزت بذاتہٖ ہے۔ بالاشتراک ہے۔ رب کریم ساریاں عزتاں دا مالک ہے۔ اور رسول علیہ السلام دی عزت جو ہے۔ رسالت دے اعتبار دے نال ہے۔ عرض کیتی مولا۔ تو عزتاں دا مالک ہے۔ اپنے محبوب نوں عزت عطا فرمائی۔ آپ اس توں علاوہ ہور وی کسے نوں۔ فرمایا وللمومنین۔ ایمان والیاں نوں رب کریم نے عزت عطا فرمائی ہے۔ اور جس وقت ایمان تقویٰ۔ پرہیزگاری۔ ایہہ انسان نوں نصیب ہو جاوے۔ اوہدا ہر قدم ہر لمحہ جو ہے کتاب و سنت دے مطابق گزردا ہے کہ تے رب کریم فرماندا اے۔ کہ میں ایمان والے نوں ایہہ مقام عطا فرما دیناں آں۔ کہ رب کریم دے قدسی فرشتے وی اس دی زیارت دے واسطے آندے نیں۔ ———— وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ اللہ تعالیٰ فرماندا۔ ایمان والیاں نوں عزت ہے۔ ایمان دے حوالے دے نال۔ اور ایمان دا اصل ماخذ جو ہے۔ ذات محمد عربی علیہ الصلوٰۃ ہے کہ جے ہوراں کائنات دی خلق دے اندر رب کریم نے۔ مقام الوہیت توں بعد۔ محمد عربی علیہ السلام نوں مقام عطا فرمایا ہے۔ جو جنہاں نوں سرکار دی غلامی نصیب ہو گئی۔ اور ایماناں دی دولت توں آشنا ہو گئے۔ رب کریم فرماندا اے۔ کہ اوہ میری بارگاہ دے اندر ایمان والیاں نوں عزتاں عطا ہو گئیاں ————
موت اک ہر اک دے واسطے ہے۔ کافر وی مردا ہے۔ لیکن ایمان والے دی عزت دائمی ہے۔
قرآن کریم دی اس نص توں ثابت ہو گیا کہ للہ العزۃ۔ ولرسولہ وللمومنین۔ عزت اللہ دا، ایمان والیاں دے واسطے ای۔ اس توں مسئلہ ایہہ ثابت ہو گیا۔ کہ ہر مسلمان۔ ہر ایمان دار۔ ایہہ صاحب عزت ہے۔ مفتی احمد یار خان گجراتی مفسر قرآن فرماندے۔ کہ کسے مسلمان نوں حقیر تے مسکین جاننا۔ ایہہ حرام ہے۔ مسلمان خواہ فقیر ہو خواہ مسکین ہو۔ خواہ درویش ہو۔ مفلسی دی حالت ہووے۔ جے اس دے دل دے اندر۔ حب خدا ہو۔ اور حب حبیب کبریا ہو۔ کہ رب کریم دی بارگاہ دے اندر اوہ بڑی عزت والا ہے ————
بلکہ حدیث شریف وچ اس دی تائید ہوندی۔ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ کتنے ایسے شخص جنہاں دے بال بکھرے ہوئے۔ جسم غبار آلود۔ آپ نے مسکین دیکھے ہوں گے۔ دروازیاں تے نفیس سادہ لباس۔ اور بال گرد آلود۔ امام کائنات علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ دنیا داراں کو معزز سمجھتے ہیں۔ کسے دنیا دار دے دروازے تے اوہ والا جا کے۔ تے اوہ کو دھکے دے جاتے ہیں تے اس دی ہیئت تے حالت تے تقاضا نہیں کر دی کہ میرے دروازے تے کھلوے۔ تے رب کریم فرماندا اے۔ اے محبوب علیہ السلام دے غلام۔ کتنے درویش ایسے نظر آون گے۔ بال بکھرے ہوئے۔ جسم گرد آلود۔ مال دار دے دروازے تے جاوے۔ تے اوہنوں دھکے دے کے مجلس چوں نکال دتا جاندا اے۔ دنیا دار تے نزدیک۔ اوہدی حالت ایہہ ہوندی اے۔ پر رب کریم فرماندا میری بارگاہ دے وچ اوہدا ایہہ مقام ہے۔ اگر قسم اٹھالے تے میں اوہدی قسم پوری کر دینا ہوندا اے۔

لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ ۔ رب کریم فرماندا میں مجبور نہیں ۔ میں بے نیاز ہاں ۔ میں مستغنی ہاں ۔ میں واجب الوجود ہاں ۔ باوجود اس دے کہ اللہ والے نوں میری بارگاہ وچ قرب اتنا نصیب ہوندا اے ۔ اگر قسم کھالے کہ یا اللہ اج بارش ہو جائے تے میری گل رہ جاندی اے ۔ یا اللہ شئون الوہیت دی قسم اے ۔ اج بارش نہ برسا دے ۔ رب فرماندا اے میں بے نیاز ہو کے دعا نوں مسترد نہیں کردا ۔ میں بارش برسا دیندا ہاں ۔ میری بارگاہ وچ درویش دا ایہہ مقام ہے ۔ کہ دنیا دار تے حقیر سمجھدا ۔ پر میری بارگاہ وچ ایہہ مقبول ہوندا اے اس واسطے فرمایا اے ۔ کوئی مسلمان ذلیل نہیں ۔ مسلمان سارے ای عزت والے نیں ۔ تے ایہہ عزت جو ہے ۔ مسلماناں نوں جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ۔ ایہہ فانی نہیں بلکہ باقی اے ۔

دنیا تے ہے مسلمان تے عزت والا ۔ اگر قبر وچ ہے تے عزت والا رہسا ۔ جدوں الحمد محشر وچ اٹھے گا ۔ تے فیر وی عزتاں دا تاج پہنایا جائے گا ۔ اور حقیقت ایہہ ہے ۔ نبی پاک علیہ السلام دی حیات تے اسی قربان ہو جائیے ۔ سرکار دو عالم علیہ السلام نے بعثت پاک دی صورت دا انداز جیہڑا ظاہر تے اصول ملحقین فرمائے ۔ بحقیقت خدا ۔ مبالغہ آرائی نہیں ۔ جیہڑی عزت تے احترام نبی پاک علیہ السلام نے ۔ اپنے امتیاں نوں ایمان والیاں نوں دسیا ۔ کسے مذہب دے اندر میت دا ایناں احترام ہے ای نہیں ۔ جدوں انسان فوت ہو جاندا اے ۔ اوہدی تجہیز و تکفین ۔ کفن دفن دی تیاری بڑے احترام دے نال میت نوں غسل دتا جاندا اے ۔ مسنون طریقے دے نال کفن پہنایا جاندا اے ۔

احباب احتراماً جنازہ اٹھاندے ۔ جنازہ اٹھان دا وی بڑا ثواب اے ۔ رب کریم فرماندا کہ میری شفقت دا ایہہ عالم ہے کہ میرا بندہ پر دنیا سوار سی تے رہیا اے ۔ تے جدوں فوت ہو جائے تے احترام دے نال ۔ اس نوں اٹھا کے قبرستان وچ لے جاؤ ۔ ایڈا ادب ۔ میت دا احترام کسے مذہب وچ نہیں ۔ جیہڑا سرکار نے سانوں دسیا اے ۔ اور قبر دا احترام وی ایڈا ہے ۔ کہ جس طرح زندہ دا احترام ہے ۔ میت دا احترام کرنا ۔ قبر تے ڈھاسنا لگانا ۔ قبر تے بیٹھنا ۔ ایہہ قطعاً ناجائز ہے ۔ مسلمان دی قبر دا احترام ایسے طرح ہے ۔ جس طرح اس دا زندگی وچ احترام ہے ۔

اور فیر آداب زیارت قبور ۔ ایہدے متعلق علماء فقہاء نے مسئلہ بیان فرمایا اے کہ زیارت قبر جیہڑا ایہہ مسنون ہے ۔ امام کائنات علیہ السلام دی سنت ہے ۔ اور جدوں انسان قبرستان دے اندر جاوے تے دعا کرے السلام علیکم یا اہل القبور ۔ ضمناً میں مسئلہ بیان کر دیواں اکثر احباب نوں دیکھیا اے ۔ اگر کوئی فاتحہ سلام لئی پڑھنا ہے ۔ اوہدا طریقہ فقہا نے ایہہ بیان فرمایا اے ۔ میت دے

جس طرف قدم ہے اس طرف توں جاوے۔ تاکہ میت دا چہرہ زائر دے مقابل ہو جاوے۔ میت دی جس
قبر تے پڑھنا اے۔ باپ دی قبر ہے بھائی دی قبر ہے۔ بھائی دی قبر ہے۔ جدوں تسی جان دا ارادہ
کرو اوہ۔ تے میت دے قبر دے پیراں ولوں جاوے۔ تے میت دا چہرہ زائر دے سامنے ہووے گا۔ اگر تسی
سر ولوں جاؤ گے۔ تے میت نوں سر پھیر کے ویکھنا پئے گا کہ کون آیا۔ اس واسطے اینہاں قریب ہو کے
بیٹھو۔ کھلوتے ہو جاوو۔ جنہاں کہ زندگی دے وچ اوہدے قریب ہوندے سی۔ اور جس وقت پڑھو گے للعالمین
ثواب کرو گے۔ بحمدہ تعالیٰ میت نوں اس دا فائدہ ہووے گا۔

توں عرض ایہہ کر رہیا سی۔ کہ نبی پاک علیہ السلام دی غلامی دی نسبت دی خیرات ایہہ ہے۔ مسلمانوں
عمل ضائع نہیں جاندا۔ کوئی وی انسان پرہیزگار کرے۔ اعمال خیر کرے۔ رب کریم دے قدسی فرشتے وی
اوہدی زیارت واسطے اوندے نیں۔ مقام ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان۔ سارے ہی رشد و ہدایت دے
چمکدے ہوئے ستارے۔ اک صحابی نیں۔ سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ ایہہ صحابی رسول علیہ السلام ہے۔ اینہاں
نوں رب کریم نے شرف عطا کیتا۔ سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مدینہ عالیہ دے اندر سب توں پہلے
جس گھر اینہاں دا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام تے ایمان لائے۔ آپ نے نمائندہ بھیجیا۔
مصعب بن عمیر نوں۔ سعد ابن معاذ۔ بڑے سردار انصار سن۔ اور جس وقت آپ نے کلمہ شریف
پڑھیا تے۔ تے آپ دے قبیلے والے سارے مسلمان ہو گئے۔ اور ایہہ صحابی اوہ ہے۔ جنگ بدر دے اندر حاضر
ہوئے۔ غزوہ احد دے اندر شمولیت اختیار کیتی۔ اللہ تعالیٰ نے شفاعت دا مقام عطا کیتا۔ اور اینہاں
دے اک تیر لگیا غزوہ احد دے اندر اور خون دا اس قدر اخراج ہویا۔ کہ آپ دا وصال ہو گیا
انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مقام شہادت نصیب ہویا۔ کتب احادیث وچ۔ اور کتب سیر وچ واقعہ موجود
ہے۔ صاحب مدارج النبوۃ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ شمائل ترمذی دے اندر وی حدیث پاک موجود
ہے۔ امام کائنات علیہ السلام سعد بن معاذ دے سرہانے بہہ گئے۔ اور روح مبارک اپنے مقام علیین
تے پہنچ گئی۔ جبریل امین علیہ السلام مقام سدرۃ المنتہیٰ توں تشریف لیائے۔ ویکھو موت ہر اک نوں آئے گی
لیکن موت موت دے اندر فرق ہے۔ کیا صحابہ کرام دا مقام ہے۔ جدوں وصال ہو گیا۔ جبریل سدرۃ المنتہیٰ
توں۔ بارگاہ حبیب دے اندر حاضر ہوئے۔ عرض کیتی آقا تہاڈے اک غلام فوت ہویا۔ جنہاں دی روح دے استقبال
واسطے آسماناں دے دروازے کھل گئے۔ نبی پاک نے فرمایا کہ سعد ابن معاذ دا وصال ہو گیا۔ آپ اوہناں دے گھر گئے
تجہیز و تکفین کیتی۔ غسل دا انتظام و اہتمام فرمایا۔ بنفس نفیس نبی پاک علیہ السلام۔ اور صحابی بڑے جسیم سی گئے

طویل القامت۔ بڑے جسم والے۔ لیکن جدوں جنازہ اٹھایا گیا تے جنازہ بڑا ہلکا۔ حیران ہو گئے صحابہ کرام۔ حضور نبی
آکھیا۔ سعد ابن معاذ دا جنازہ بڑا ہلکا۔ فرمایا بے شک سعد دا جنازہ فرشتے چکن اٹھا رہے ہے بلکہ آسماناں توں
فرشتے آکے جنازہ اٹھا رہے ہے۔ اور ستر ہزار فرشتہ۔ حضرت دے جنازہ وچہ شامل ہویا۔ اور ایہنا پاکیزے
برگزیدہ صحابی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جدوں روح سعد دے جسم توں جدا ہوئی۔ پرواز کردی اپنے
مقام تے پہنچی تو نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا۔ حضرت سعد دی روح دے اعزاز اللہ دا عرش وی جھوم اٹھیا
جدوں روح دا گزر ہویا۔ تے خوش ہو کے عرش عظیم دا خوش ہو گیا۔ علماء نے فرمایا اے عرش
الرحمان۔ رحمن دا عرش جھوم اٹھیا علماء نے تعلیلات کیتی اس دی۔ اللہ خالق اے۔ مالک ہے۔ اگر چاہے
تو پتھر کلمہ پڑھا دے۔ نبی پاک دے دست نبوت دے اندر کنکریاں نے کلمہ پڑھیا۔ مسجد نبوی دے اندر۔ ستون حنانہ
کھجور دا سکا ہویا تنا سی فراق محبوب تے رون لگ پیا۔ علماء نے فرمایا۔ جے کنکری کلمہ پڑھ سکدی ہے ستون
حنانہ متحرک ہو سکدا اے۔ تو ثابت ہویا کہ عرش رحمن وی جھوم سکدا اے۔ جس دی خوشی وچ عرش
جھوم اٹھیا۔ آسمان دے دروازے کھل گئے۔ ستر ہزار فرشتہ جنازہ نال شامل ہویا۔ اس دی مقام دا اندازہ کون
کر سکدا اے۔ اس دا اصل اعمال صالحہ ہے۔ تقویٰ پرہیزگاری ہے۔ تو سانوں ہر انسان نے اپنے وقت
معین تے جانا ہے۔ اس واسطے اپنا خیال کرو۔ (نصیحت اعمال وعظ نمبر ۵)

۲۰۱۳ — ۷ — ۲۱
۱۴۳۴ — ۹ — ۱۲
اتوار
۲۰ — ۴ — ۹۱ . PM

وفات
۰۶ — ۲ — ۲۰
مدفن ۱۰ بجے ۰۶ — ۲ — ۲۱
قل خوانی بروز بدھ ۰۶ — ۲ — ۲۲

مولانا عبدالجلیل　　چہلم میاں محمد اکرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ۔ قال رسول اللہ ۔ من زار قبری ۔
مرحوم نمازی سی ۔ پابند تہجد ۔ اور آخری وقت وچ اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ دی سعادت وی نصیب فرمائی
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ اور اللہ تعالیٰ دا ہر کم حکمت تے مبنی اے ۔ جدوں واپس آئے ۔
زیادہ دیر دنیا وچ رہنے نہیں دتا ۔ اپنی بارگاہ وچ بلا لیا ۔ ایہہ دنیا دی مصروفیات ۔ ایہہ دنیا دا شغل
ایہہ رب کریم نے ایناں نوں اوہناں دے حق وچ فیصلہ ای ایہہ کیتا سی کہ او حج بیت اللہ شریف دی واپسی
توں بعد تھوڑا عرصہ خیر اپنی بارگاہ وچ بلا لیا

بیت اللہ شریف دی حاضری ۔ اور حج کرنا ۔ ایہہ اللہ تعالیٰ دی بارگاہ دے اندر ۔ بہت بڑی سعادت اے
خوش نصیباں نوں ایہہ چیز نصیب ہوندی اے ۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ۔ حج اور
عمرہ ۔ حج زندگی دے اندر اک واری فرض اے ۔ صاحب نصاب اُتے ۔ باقی زندگی وچ جس قدر وی حج کرے گا
نفل ہون گے ۔ حدیث شریف اے متفق علیہ ۔ بخاری اور مسلم شریف دی حدیث اے ۔ ایس دے راوی ہن
حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ ۔ انسان
جدوں کوئی اک عمرہ ادا کر لے ۔ تے واپس گھر آ جائے ۔ تے جس وقت دوبارہ عمرہ ادا کرے گا ۔ دوناں عمریاں دے
مابین ۔ جتنا فاصلہ ہے ۔ جتنا وقفہ ہے ۔ جس قدر وی تقاضائے بشریت ۔ گناہ ہو گئے ۔ تے سارے آقا
سرور کائنات نے فرمایا ۔ دوسرا عمرہ کرن دی برکت ایہہ ہووے گی جس قدر وی اوہدے کولوں گناہ صغیرہ
سرزد ہو گئے ۔ رب کریم دوسرا عمرہ کرن دی برکت دے نال سارے گناہ بخش دے گا ۔ جس طرح الجمعۃ الی
الجمعۃ کفارۃ لما بینہما ۔ جمعے توں جمعے تک گناہ معاف ۔ باقی حج شریف رہ گیا ۔ اوس دے
متعلق آقائے کائنات علیہ السلام نے فرمایا یوں مغفرۃ ۔ آزادی دا سرٹیفکیٹ تے سند تے کوئی
ہٹا نہیں سکدا ۔ کسے تے جرأت نہیں دنیا دے کائنات دے اندر ۔ اگر ایہہ سرٹیفکیٹ ایہہ ضمانت
دین کا اگر اختیار رہے ۔ اللہ دی بارگاہ دے اندر آسن ویلے لال ہون ہے ۔

ایہہ سرکار دا کلام مبارک ۔ اپنی مرضی دے نال نہیں ۔ بلکہ رب کریم دا ارشاد ہے کہ زبان ہے محبوب
دی ہوندی فیصلہ میرا ہوندا اے ۔ کلام میرا ہے ۔ وما ینطق عن الہوی ۔ محبوب دے جدوں ہونٹ
حرکت کردے نیں ۔ زبان متحرک ہوندی اے ۔ سرکار دی زبان ہوندی ۔ جہڑا فیصلہ سرزد ہوندا ۔ اوہ
مصطفیٰ دا نہیں ۔ بلکہ رب دا اے ۔ رب کریم دے محبوب اپنی خواہش نال نہیں بولدے ۔ فیصلہ جو ہوندا اے
جہڑا خدا دا ہوندا اے ۔ کسے تے جرأت نہیں کسے محدث دے اندر کسے مفسر دے اندر کسے محقق دے

کسے دا جنتی یا جہنمی ہون دا فیصلہ کر دے۔

ہیں عرض اوہ کراں گا جہڑے الفاظ مصطفیٰ ہاتھے ہے تے نوں آقا دا سہارا مل گیا۔ اس واسطے بیان کرن توں اور کوئی ڈر نہیں۔ میرا حق ہے کہ میں اس نوں عرض کر دیواں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا۔ اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ ۔ ارشاد فرمایا۔ حج مبرور۔ اس دی جزا ای جنت سرکار نے فرمایا جہڑا حاجی چلا گیا حرم شریف دے اندر۔ منیٰ دے اندر۔ مزدلفہ دے اندر۔ سارے مناسک حج ادا کیتے۔ اور حج مبرور نصیب ہویا۔ ہر طرح سے صحیح حج ہے۔ اس دی جزاء جنت ہے۔

حجاج کرام۔ حج بیت اللہ دی ادائیگی توں بعد۔ نبی پاک دی بارگاہ دا شرف حاصل ہوندا اے اور سرکار دوعالم علیہ السلام نے فرمایا۔ دوستو۔ جن لوگوں نے بیت اللہ کی زیارت کیتی اے۔ اک ہے میزاب الرحمت رحمت دا پرنالہ۔ اوہ نے فرمایا لوگوں تمہارے گناہوں کے پرنالے اور ہوں گے کہ میرا پرنالہ اوہ ہے جس توں رب دی رحمت نازل ہوندی اے۔ اور اس دا اشارہ ہے مدینہ عالم دی طرف۔ امام اہلسنت احمد رضا علیہ الرحمۃ نے۔ بڑی سوہنی دی گل بیان فرمائی۔ کہ حاجیوں۔ جب تم کعبے دا طواف کر چکے ہو۔ تے اے دیکھو میزاب رحمت کیا گرتا ہے۔

حاجیو آؤ ——— کعبے کا کعبہ دیکھو۔

تشریح ——— سارے مناسک کا ذکر ——— تے جدوں حاجی صاحبان مدینے جاندے نیں۔ سنو حدیث من زار قبری وجبت له شفاعتی۔ جس نے میری قبر دی زیارت کی۔ اس دا اجر دو واجب کیتا ہاں میری شفاعت اس کے لیے واجب ہو گئی۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں دے واسطے۔ کہ دا ام حج کر کے جہڑا میری زیارت دے لیے آیا اس کے لیے شفاعت واجب ہے۔ سرکار قیامت دے دن شفاعت سب امتیاں دی کرن گے۔ اے شفاعت عامہ ہے۔ اور حدیث پاک میں شفاعت خاصہ کا ذکر ہے۔ کہ فرمایا۔ جہڑی انفرادیت۔ اوہ سرکار دے زائر نوں نصیب ہووے گا۔ تے نبی پاک علیہ السلام شفاعت کرن گے اوہ خاص طور پر زیارت کرن والے دی ہے۔ جہڑا عام لوگاں نوں نصیب نہیں ہونا۔ نبی پاک علیہ السلام نے۔ فرمایا شفاعتی حرف (یاء) جو ہے۔ اس دی اضافت ہے نبی پاک علیہ السلام دی طرف۔

احادیث توں ثابت ہے قیامت والے دن۔ علماء وی شفاعت کرن گے۔ شہداء بھی۔ اولیاء بھی۔ نابالغ بچے وی۔ اک دوسرے دی شفاعت دا ہونا۔ ایہہ احادیث توں ثابت ہے۔ لیکن نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا جو میری مزار دی زیارت کرے گا۔ اوتے ہور کسے دی شفاعت نہیں اوہ دی

میری شفاعت ہووے گی۔ تاجداراں شفیع عظمت والا ہووے گا۔ تے شفاعت دی شان بڑی ہووے گی۔ آپ نے
فرمایا۔ اللہ دی خدائی توں علاوہ ہیں ورگا وڈا مقام کوئی ناہیں۔ تے جو شفاعت مصطفیٰ دی ہووے گی۔
سب توں افضل ہووے گی۔ قابل غور ایہہ گل اے کہ ایہہ سفارش قیامت والے دن۔ نبی علیہ السلام جداں
کرن گے۔ آپ نے ایمان والیاں دی سفارش کرنی اے۔ شفاعتی لاهل الکبائر لامتی۔ سرکار نے فرمایا
قیامت والے دن۔ میری امت دے گنہگاراں جیہڑے کبیرہ گناہ ہون گے۔ اوہناں دی میں سفارش کراں گا۔
معلوم ہویا کہ ایہہ سفارش ہر کوئی۔ ایہہ نبی علیہ السلام ہی۔ اہل ایمان دی سفارش کرن گے بے ایمان دی
ناہیں۔ کفار۔ قیامت دے دن اک دوسرے دے دشمن بن جاون گے۔ کوئی پرسان حال نہ ہوگا۔ اوہناں
دے کوئی شفیع نہیں ہون گے۔ معلوم ہویا کہ اگر سفارش ہووے گی تے محمد دے غلاماں دی ہووے گی۔
اک نکتہ میں ہور عرض کراں۔ خدا کرے سب نوں ساریاں نوں محبوب دا گنبد خضریٰ دا زیارت کرا
اور سرکار دی قبر پاک دی زیارت دا شرف ایہہ ہے کہ جیہڑا گناہ دس دا اور کسے نیک کم کرن والے نوں
ایہہ شرف ناہیں۔
اپنے لفظاں وچ بیان فرمایا اے۔ علامہ امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ نے مشائخ دے۔ علماء دے صوفیاء دے بڑے امام گزرے
اوہناں اک کتاب لکھی اے۔ عربی زبان دے اندر۔ اس کتاب دا ناں سنو۔ شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام۔
سرکار کائنات توں پیار کرن والیاں دی زیارت کرن دے نال۔ ایہہ شفا دلاں دیاں بیماریاں نوں شفاء عطا کردا
جسمانی بیماریاں ہوون تے علاج ہیں۔ لیکن روحانی بیماریاں دے لئی علاج مصطفیٰ دی بارگاہ ہے۔ ناں
اس دے اندر ایہہ حدیث پاک اے۔ علامہ دارقطنی نے۔ علامہ امام بیہقی نے۔ اور دیگر محدثین نے حدیث پاک
نوں درج فرمایا۔ من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ امام کائنات علیہ السلام نے فرمایا۔ جس نے میری قبر دی
زیارت کیتی۔ اس واسطے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ بیان فرمایا کہ سرکار دی زیارت کرن والے نوں جدوں موت
آ گئی تے ایمان تے موت آئے گی۔ نبی پاک علیہ السلام نے وعدہ فرمایا اے۔ وعدہ خلافی نہیں کرے گا تے
اللہ ـــ اللہ کریم ہے۔ مصطفیٰ کریم ہے۔ سب دا واسطہ دیاں کہ مالک دے ناں ہین ہو گئے
سرکار نے فرمایا۔ میری قبر دی زیارت توں کرے۔ تے جنت دی ضمانت میں دے دیاں گا۔ جو معقول
دی جنت۔ اس دا اجر و ثواب جو مرتب ہونا۔ ایہو دی الحمد للہ جنت اے۔ تے سرکار نے کی فرمایا۔ قربان
جائیے۔ آقا دی شان وسعت تے کرم دے۔ اسیں نمازاں پڑھدے آں۔ روزے رکھدے ہاں۔ نیک کم
کردے ہاں۔ یا اللہ ایہناں دے صدقے سانوں جنت عطا کر دے۔ اعمال پیچھے ہے۔ جنت بعد وچ۔

تے ساڈے آقا کتنے کریم نیں۔ فرمایا جیہڑا مسجد نبوی وچ آ گیا۔ مدینہ منورہ علیہ حاضری ہو گئی تے آپ نے فرمایا
کہ رب دا عام فیصلہ ایہو ایہا۔ عمل پہلے نے۔ جنت بعد وچ ہے۔ اے حاجی زیارت کرن والے
ویکھ لینا جاں کر توں مسجد نبوی وچ آ گیا۔ جنت وچ پہلے آ جا عمل بعد وچ کر لئیں۔

ہمارے آقا علیہ السلام نے فرمایا۔ ما بین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ۔ سرکار نے فرمایا
میری قبر تے میرے ممبر دے مابین جیہڑا فاصلہ ہے، اوہ جنت ہے۔

امام المحدثین امام بخاری قرآن کریم توں بعد بخاری شریف دا درجہ ہے۔ امام بخاری نے باب
منعقد فرمایا۔ باب فضل ما بین القبر والمنبر ـــ قبر اطہر تے ممبر دے مابین جگہ دی فضیلت کا بیان۔
صاحب فیض الباری بخاری شریف دی شرح لکھی ہے۔ کہ امام بخاری نے جیہڑا بخاری شریف وچ باب دا
ترجمہ لکھیا اے۔ اوتھے قبر تے ممبر دا ذکر اے۔ تے جیہڑی حدیث دا اخراج کیتا ہے۔ اوتھے ایہ حدیث
پاک دے الفاظ ہے کہ ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ۔ ترجمے دے اندر قبر دا ذکر ہے۔ تے حدیث
شریف وچ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دے گھر دا ذکر اے۔ سنو میرے آقا دی شان کی اے۔
صاحب فیض الباری تحریر کردے نیں۔ کہ ترجمے دے اندر سرخی ایہ ہے۔ کہ قبر تے ممبر دا مابین جیہڑی جگہ
ہے۔ اوس دا ذکر۔ لیکن امام بخاری نے جیہڑی اوہ تحت حدیث درج کیتی اے۔ اوتھے ایہ ہے۔ مابین
قبری نہیں۔ مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ۔ سرکار فرماندے نیں میرے غلامو۔ آ جاؤ پر میرا گھر
تے میرا ممبر دے درمیان۔ جیہڑی جگہ ہے۔ اوہ جنت دا ٹکڑا ہے۔ صاحب فیض الباری کہندے نیں۔ کہ امام ابن
حجر عسقلانی نے جنہاں دے متعلق علماء نے لکھیا۔ حافظ الدنیا ـــ دی دنیا دے حافظ۔ ایہ انہاں نے
شرح لکھی فتح الباری علی صحیح البخاری۔ علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی ہن۔ (اک ابن حجر قسطلانی
ہے۔ ایہ وی شافعی ہے۔ اک علامہ بدر الدین عینی ہے۔ ایہ ساڈے حنفیاں دے امام ہے۔ انہاں دی
بخاری شریف دی شرح لکھی ہے۔ لیکن ایہ اگے لکھدے نیں۔ کہ اگرچہ ترجمے دے اندر قبر دا ذکر ہے۔
پر ابن حجر عسقلانی نے، اک سند دے نال جیہڑی حدیث پاک بیان کیتی اے اوتھے قبر دا ذکر کیتا اے
اوتھے بیت دا ذکر کیتا ہے۔ لہٰذا دونوں روایتاں صحیح ہے۔ اگے سنو ـــ میرے سرکار دے علم غیب
دی میں گل دی میں عرض کراں۔ ما غاب عن الحق۔ قرآن پاک دا فیصلہ اے کسے نوں کوئی پتہ اے کہ
اساں کتھے مرنا اے۔ کوئی پتہ نہیں۔ ساہنوں دفن دا کوئی پتا نہیں۔ جس طرح حاجی محمد اکرم
نے کتنا لمبا سفر کیتا۔ انہاں نے فرمایا میرا فیصلہ اے کہ حج کر لو۔ ہر سال تہاڈا گھر انہاں ہووے گا ـــ

جدوں کسے نوں پچھو۔ لقمن دفن دے بارے وچ۔ تو جواب لفظی وچ۔ ایہہ غیب دا علم ہے رب جانے۔
کہ ما تدری نفس بای ارض تموت۔ سورۃ لقمان۔ کوئی جان نہیں جاندی۔ کہڑی زمین
تے فوت ہونا۔ کسے نوں علم نہیں۔ پر ایہہ تے گل نبیاں دی ہور اے۔ نبی پاک مستثنیٰ ہے۔
سرکار نے فرمایا۔ ما بین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ۔ سرکار نے فرمایا میری قبر تے میرے منبر دے
درمیان جنت دے ٹکڑیاں وچوں اے۔ تے کسے وقت فرمایا۔ ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ
ایہہ میرا حجرا اے۔ عائشہ صدیقہ دا حجرہ پاک۔ سرکار دا وصال ایہناں دے حجرے وچ ہویا۔ جدوں
سے ڈے تو کوئی فوت ہو جاندے۔ اپنے گھر دفن کرنا۔ صحن وچ دفن کرنا منع ہے۔ عام مسلماناں دے
قبرستان وچ۔ لیکن انبیاء دی شان ایہہ ہے۔ اللہ تعالیٰ دا نبی جتھے وصال ہووے اوتھے دفن کرنا۔
ایہہ خاصہ نبوت اے۔ آپ نے فرمایا۔ دونوں فرمایا۔ آپ نے ثابت کر دتا۔ آپ میرے منبر دوں وچ
غلطی دے نال بیان نہیں کیتا۔ اشارہ ایہہ ہے کہ ایتھے عائشہ دا گھر ہووے گا۔ اوتھے میری قبر ہووے گی۔
ایہہ علم غیب نہیں تے ہور کی اے۔ سرکار با علم صاحب ہے۔ غلاماں دے سامنے بیان فرما رہے نیں۔
اور میرے منبر دوں۔ جتھے میرا گھر ہووے گا۔ اوتھے میری گور وچ قبر ہووے گی۔ اج کل کوئی کسے نوں نہیں دس سکدا کہ کم
میری قبر فلاں تھاں تے ہووے گی۔ اور روضۃ من ریاض الجنۃ۔ بعض نے ایہدا تاویل کیتی [illegible]۔ سرکار اس نوں
ایہہ مراد۔ فیض الباری نے فرمایا۔ ایتھے تاویل دی ضرورت نہیں۔ ارفعہ من الریاض الجنۃ۔
جنت دے باغاں دے وچ ایہہ ٹکڑا اک باغ اے۔ فرماندے تاویل نہ کرو۔ ایہنوں حقیقت سمجھو۔ اور ساڈے
نزدیک صحیح ایہہ ہے۔ سرکار نے فرمایا ہے کہ ٹکڑا ایہہ ٹکڑا جنت توں ہے۔ جدوں قیامت دا دن ہووے
گا۔ اسی طرح جنت دے اندر جائے گا۔ حدیث پاک دے وچ ہے۔ مشکوٰۃ۔ جدوں جنت دے وچ ہو تے استفادہ
حاصل کرو۔ عرض کیتی آقا۔ ایہہ کی فرمایا سی لوں۔ مسجد وچ ذکر کرو تسبیح کرو۔ تحمید کرو۔
نفل پڑھو۔ نماز با جماعت پڑھو۔ قرآن دی تلاوت کرو۔ استفادہ حاصل کرو۔ فرمایا ہر عمل
وچ ہے کہ۔ ذکر فکر کرنا۔ ایہہ جنت دے اندر جان دا سبب ہے۔ فرمایا کہ تاویل ہو سکدی۔ لیکن مینوں
دا کرم تاویل نہیں ہو سکدی۔ حقیقت اے۔ فرمایا جدوں قیامت ہووے گی سارا ٹکڑا جنت وچ
جائے گا۔ سرکار نے فرمایا جدوں سنی دے دوران اے سائل آ جائے۔ فرمایا جدوں ایہہ گھر آ جائے
حضرت [illegible] گا۔ فرمایا پاسے جا کے عمل پیلے کرو۔ جنت سلام ملے گی۔ جدوں ریاض الجنۃ
وچ آ گئے۔ جنت پہلاں ہے عمل بعد وچ ہے۔ تدریس، قرآن دی آیت پڑھنی سی۔ حدیث شریف

اسے پڑھتی ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ عبادت کا بیان۔ سجدہ میں عاجزی ہے اور اس میں اللہ کی بڑائی کا ذکر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ نہایت کہ دنیا بلندی عمل فرماتا ہے دنیا میں نماز مرنے کے بعد بھی عبادت دادوسرا مرحلہ شروع ہے ——۰——

بنام جہلم ... محمد اکرم
ای ایچ —— ۳۶۵
۲۰۰۶ —— ۳ —— ۳۰
جرات
——

۱۳-۲-۷ —— ۳۱
۱۴۳۴ —— ۹ —— ۲۱
(بروز منگل)
۵۲ ——
(PM) ۴۱ ۲۰

علامہ عبد الجلیل / مسجد النبی تابندہ ہائی سکول
گلی ۱۸۳ ای۔بی / چوک شاہ جنید بورے والا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قال رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی۔ انک انت الوھاب۔ —— پوری کائنات کا نظام جو رب کائنات نے تخلیق دیا ہے۔ زمین کی پستی آسمانوں کی بلندی۔ اور زمین پر جس قدر بھی نعمتیں رب کریم نے پیدا کی ہیں یہ صرف اور صرف انسان کے لیے پیدا کی ہیں۔ اور انسان کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے پیدا فرمایا۔ زمین کی ہر نعمت ہمارے انتفاع کے لیے ہے۔ لیکن حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام نعمتیں انسان کے لیے پیدا کی ہیں۔ لیکن انسان اس کائنات میں اشرف المخلوقات ہے۔ اس کا یہ حق ہے کہ ان نعمتوں میں مستغرق نہ ہو جائے۔ اس قدر انہماک نہ ہو جائے اس قدر محبت غالب نہ آجائے کہ ہم دنیا کی نعمتوں میں ہی رہ جائیں۔ اس کے حقوق کو فراموش کر دیں۔ یہ تخلیق انسانیت کے خلاف ہے۔ بندہ وہی بندہ ہے جو آداب بندگی کو پہچانے۔ ہمارا یہ حق ہے کہ جس ذات نے ہم کو اپنی پوری کائنات عالم میں اس فضیلت سے نوازا ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہے اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرے۔ اپنے بدن اپنے نفس کا حق بھی ادا کرے۔ شریعت میں

رہبانیت نہیں ہے۔ اس ذات تک دیکھ سے چاہیں جو آخرت کا سفر کرنا۔ یہ منشاء الٰہی کے مطابق
ہے۔ جس ذات کے لئے، جس شخصیت کے لئے۔ اللہ تعالیٰ کا کبیرۃ الخلق ہے۔ اس ساری کائنات
کو پیدا فرمایا۔ پردہ عدم سے وجود میں آیا ہے۔ یہ ذات محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے
جن کے متعلق حدیث قدسی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے حبیب علیک السلام لولاک
لما خلقت الافلاک۔ اگر آپ نہ ہوتے۔ آپ کا وجود مسعود مقدر نہ ہوتا میرے
علم ازل میں نہ ہوتا۔ تو یہ ساری کائنات میں پیدا ہی نہ کرتا۔ یہ ساری بہاریں۔ ساری رونقیں
جو کچھ بھی ہے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ تو اپنے حبیب کی خاطر پیدا فرمایا ہے۔
جملہ کائنات عالم رب کائنات نے اپنے محبوب کی خاطر پیدا فرمایا ہے۔ جو کچھ بھی ہے کائنات میں
اور آپ کو یہ اختیار ہے۔ جب پیدا کرنا کائنات کا محبوب کی خاطر ہے۔ تو نبی پاک علیہ السلام اپنی پاکیزہ
زندگی میں جس قدر آپ استفادہ حاصل کر سکتے تھے۔ آپ کو اجازت تھی۔ لیکن نبی پاک علیہ السلام ہمارے
لئے ایک نمونہ بن کے تشریف لائے۔ اور احادیث سے یہ مطلب ثابت ہوتا ہے کہ نبی پاک علیہ السلام نے
مسکنت تواضع عاجزی انکساری کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کر کے طلب کیا ہے۔ آج ہمارا معاملہ اس کا
کے برعکس ہے۔ رزق کی دوڑ ہے۔ دولت کی فراوانی ہے۔ اور ہماری حرص یہ ہے کہ رات سورج
طلوع ہونے سے پہلے ہم مالدار ہو جائیں۔ ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن آج ہم نے
اسلام کو فراموش کر دیا ہے۔ ہمارے آقا و مولا سرکار دو عالم علیہ السلام۔ آپ کا فرمان ذیشان
میں عرض کرتا ہوں۔ کہ نبی پاک علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی وہ کیا دعا کی۔
اللھم احینی مسکینا اے میرے اللہ مجھے مسکینی میں زندہ رکھنا۔ آپ نے ابتدا یہی
بیان فرما دی۔ اور زندگی کا آخری لمحہ بھی بیان فرما دیا۔ وامتنی مسکینا یا اللہ مجھے مسکینی میں
زندہ رکھنا میرا وصال ہو تو حالت مسکینی میں ہو۔ اسی مقام پر امام ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ میں
آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ نبی پاک علیہ السلام کی دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے
مستجاب الدعوات ہیں۔ آپ کی دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ نے دعا کی مولا۔ میری زندگی گزرے
تو مسکینی میں گزرے۔ میرا وصال ہو تو حالت مسکینی میں ہو۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جس چیز کو طلب کر کے
لیا ہے۔ دعا کر کے حاصل کیا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے۔ زندگی کا مرحلہ گزر گیا۔ عرض کرتے ہیں مولا
دنیا میں یہی التجا ہے یہاں پیش کرتا ہوں۔ واحشرنی فی زمرۃ المساکین۔ جب قیامت کا دن ہو تو

میرا حشر بھی مسکینوں میں کرنا۔ یہاں جملہ قابل غور ہے۔ حد ہو گئی عاجزی کی۔ اللہ تعالیٰ نے مقام اتنا بلند فرمایا۔ اتنے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ جہاں تک انسان کی عقل کی پرواز نہیں ہے۔ ادا کیسا ہو گیا۔ نبی پاک علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مولا کریم جب قیامت کا دن ہو۔ تو مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر ہو۔ واحشرنی فی زمرۃ المساکین علماء فرماتے ہیں۔ یہاں عاجزی کی انتہا ہو گئی۔ عرض کرتے ہیں مولا قیامت کے دن جہاں مسکین ہوں گے وہاں میرا حشر ہو۔ آپ یہ بھی عرض کر سکتے تھے۔ واحشر المساکین فی زمرتی۔ چاہے جہاں میں ہوں گا۔ وہاں مسکین ہونے چاہیے یہ دعا نہیں کی۔ بلکہ عرض کرتے ہیں۔ مولا جہاں مسکین ہوں گے۔ وہاں میں ہونگا۔

نبی پاک علیہ السلام نے زندگی پاک میں سادہ زندگی گزاری۔ اور اس فقر و فاقہ کو آپ نے غنا پر ترجیح دی۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کر کے حاصل کیا۔ ورنہ نفس الامر میں حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی کوئی ضرورت کوئی حاجت امام کائنات علیہ السلام کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکی۔ یہ دنیا کی رنگینیاں۔ دنیا کی بناوٹ و سجاوٹ جو ہے۔ یہ آمنہ کے لال کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکی۔ نبی پاک علیہ السلام توکل کے مسکنت کے پہاڑ ثابت ہوئے۔ کہ دنیا کی زینتیں جو ہیں وہ محبوب کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکیں۔ آپ کی توجہ من کل الوجوہ الحق کی طرف مائل تھی۔ معراج شریف کا واقعہ اگر آپ نے پڑھا ہے کہ شب معراج سرکار کا سفر جاری تھا ایک عورت نے سرکار کو بناؤ سنگار کر کے سرکار کو بلایا۔ لیکن نبی علیہ السلام نے التفات نہیں فرمایا۔ توجہ نہیں فرمائی۔ آگے سواری گئی۔ فرمایا جبرائیل یہ عورت کون تھی۔ عرض کی آقا یہ دنیا تھی۔ یہ بناؤ سنگار کر کے سامنے آئی۔ اللہ کا کرم ہے۔ کہ آپ نے توجہ نہیں کی۔ نبی پاک علیہ السلام نے دنیا کی طرف التفات نہیں فرمایا۔ اور جو کچھ حاصل کیا بقدر کفایت۔ صاحب قصیدہ بردہ شریف بیان فرماتے ہیں۔ کہ دنیا آپ کو اپنی طرف مائل کیسے کر سکتی تھی

وَكَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ ۔ لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

اس کا معنی یہ ہے۔ كَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ علامہ فرماتے ہیں صوفیا کے سرتاج محمد بوصیری علیہ الرحمہ جن کو دیدار رسول۔ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

امام بوصیری کا بڑے محقق صوفیا میں ان کا شمار ہے۔ عرض کرتے ہیں آقا۔ یہ دنیا یہ ممکن ہی نہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ دنیا آپ کو اپنی طرف مائل کر سکے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ

مائل کیسے کر سکتا ہے کہ لولاہ لم تخرج الی الدنیا من العدم۔ آقا اگر آپ نہ ہوتے دنیا عدم
سے وجود میں نہ آتی ———— یہاں ایک لفظ قابل غور ہے۔ لولاہ لم تخرج الی الدنیا
یہ لفظ جو ہے دو طریق سے پڑھا جاتا ہے۔ ایک تو یہ ہے۔ لم تخرج الی الدنیا۔ مبنی للفاعل بمعنی
خروج ہے۔ اور طریقہ دوسرا یہ ہے۔ لولاہ لم تُخرج الی الدنیا اور یہ مبنی بر مفعول ہے۔ بمعنی اخراج
ہے۔ علامہ شارحین فرماتے ہیں۔ اس لفظ کا ہر تقدیر پر معنی یہ ہے۔ ہمارے آقا و مولا۔ اللہ کی بارگاہ
میں مقام سببیت پر۔ اس قدر فائز ہو چکے تھے۔ گویا حقیقت میں نبی علیہ السلام نے دنیا کو
عدم سے وجود میں نکالا ہے۔ یہاں لم تخرج ہے لم تخلق نہیں ہے۔ خروج کا معنی
ہے نکلنا۔ یا نکالنا۔ اگر تخلق کا لفظ ہوتا۔ اس کا معنی ہے پیدا کرنا۔ پیدا کرنا صفت رب ہے
صفت عبد نہیں ہے۔ فرماتے وہ تو معنی بدل جاتا۔ نبی علیہ السلام اللہ کی بارگاہ میں مقام سبب
پر۔ اس قدر فائز ہیں۔ گویا حقیقت میں مصطفیٰ نے ہی دنیا کو ظاہر کیا ہے۔ اور اس کی تائید امام
اہل سنت فرماتے ہیں۔ سے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا۔ وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی گر جان نہیں تو جہان نہیں

اور آپ نے حدیث شریف کا ترجمہ اشعار کی صورت میں کیا۔ وہ نہیں تھے تو کچھ نہ تھا جب
وہ ہوئے تو کائنات ہوگئی۔ معلوم یہ ہوا۔ ساری کائنات عالم کا۔ عدم سے وجود میں آنے
کا سبب جو ہے۔ وہ ذات محمد عربی علیہ السلام ہے ———— اور جب یہ مقام اتنا
ہے۔ کہ کائنات ہی مصطفیٰ علیہ السلام کی خاطر ہے۔ لیکن نبی علیہ السلام عرض کرتے ہیں مولا۔ اللھم اجعل جن کی
شان اتنی بلند لیکن دعا کرتے ہیں مولا۔ مجھے بقدر کفایت ہی عنایت فرمانا۔ اور دوسری حدیث
پاک میں عرض کرتے ہیں سیدالعالمین۔ اللھم ارزق آل محمد قوتا۔ یا اللہ آل محمد پر اتنا ہی رزق عطا
فرمانا۔ جس سے گزارہ چل سکے۔ علماء نے اس کی شرح حدیث یہاں فرمائی ہیں
یہ مسئلہ اخذ فرمایا ہے۔ کہ نبی پاک علیہ السلام کا۔ مسکنت کا سوال کرنا۔ تو دو عالم
کو ٹھکرا دینا۔ یہ سرکار کا فقر و فاقہ اختیاری تھا۔ غیر اختیاری نہیں تھا۔ اپنے قصد
سے اپنے اختیار سے نبی علیہ السلام نے اس کو مانگا ہے۔ اب جو میں نے قرآن کریم کی جو آیت
میں نے آپ کو سنائی ہے اس آیت کا فضل اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان نبی علیہ السلام

حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام ہے ـــــ یہ ان کی دعا تھی۔ یہ قرآن کا ذکر ہے ۔ ہم
جتنے جملے میں نے عرض کیے یہ تمہید تھی۔ اصل موضوع جو میں نے آیت پڑھی ہے۔ سلیمان علیہ السلام
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کر رہے ہیں۔ قال رب اغفرلی آپ نے عرض کی مولا۔ مجھے معاف فرما دے۔
اس کا تعلق ما قبل سے ہے۔ رب ھب لی ملکا۔ مجھے ایک ایسا ملک عطا فرما کہ۔ مجھے سلطنت
عطا کر۔ یا مجھے شہنشاہی عطا فرما کہ۔ رب ھب لی ملکا۔ اور عطا بھی ایسی فرما۔ لا ینبغی لاحد من بعدی۔
کہ میرے بعد ایسی شہنشاہیت کسی کو سزاوار نہ آئے۔ کسی کے لائق ہی نہ ہو۔ میں آپ سے
پوچھتا ہوں۔ کہ سلیمان علیہ السلام نے بارگاہ الوہیت میں کیا مانگا۔ سلطنت۔ بادشاہی
مانگی۔ سلطنت مانگی۔ اور ہمارے آقا علیہ السلام نے کیا مانگا۔ (مسکینی)۔ مطلب شہنشاہی کا طلب
ہے۔ یہاں مسکینی کا طلب ہے۔ حق یہ بھی ہے۔ حق وہ بھی ہے۔ یہاں بھی اعتراض نہیں وہاں بھی
اعتراض نہیں۔ بات یہ ہے۔ یہ بھی نبی ہے۔ وہ بھی نبی ہے۔ یہ بھی جلیل القدر مقرب ہیں۔ وہ بھی
عظیم الشان اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ اور سرکار کا مانگنا بھی حق ہے۔ سلیمان علیہ السلام کا مانگنا بھی
حق ہے۔ یہاں مسکینی کی طلب ہے۔ وہاں شہنشاہی کی طلب ہے۔ اعتراض کسی پر نہیں۔ فرق کیا
ہے۔ کہ آپ نے سلطنت بھی طلب کی۔ اور ساتھ یہ بھی عرض کر دی مولا۔ ایسا ملک عطا کرنا۔ کہ میرے
بعد کسی کے لائق ہی نہ ہو۔ کسی کے سزاوار ہی نہ ہو۔ بات یہ ہے کہ سرکار کا مسکینی کا طلب کرنا
یہ بھی برحق ہے۔ مبنی بر حقیقت ہے۔ سلیمان علیہ السلام کا بادشاہت کو طلب کرنا۔ یہ بھی حکمت
پر مبنی ہے۔ ایک کتاب میں پڑھا۔ یہ تو مقام نبوت ہے نا جی
ذات الوہیت کے بعد کائنات میں مقام نبوت ہی ہے۔ بعد میں صحابہ کرام ہیں۔ ان کے
متعلق محققین فرماتے ہیں۔ ولا یقاس بالصحابی رجل ابدا؟ کہ نبی علیہ السلام کے صحابہ پر کسی ہم
قیاس نہ کیا جائے۔ اگر ہم کہیں وہ بھی بشر ہم بھی بشر۔ وہ بھی دیکھتے تھے۔ ہم بھی دیکھتے ہیں وہ بھی ایسے
ہیں۔ ان کے درجے کے برابر نہیں ہو سکتے۔ ان کی مساوات کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ یہ تو صحابہ ہیں
اور کہاں یہ مقام نبوت و رسالت۔ لہذا انبیاء علیہم السلام کے افعال کو اپنے اوپر قیاس کرنا۔ اپنی
عقل کی بنا پر تو جاہل ہے۔ اس سے بد بختی کا ہوتا ہے۔ نبی علیہ السلام جو کچھ دعا کریں۔ جو عمل کریں
ان میں حکمت مضمر ہوتی ہے۔ اب میں آپ سے عرض کرتا ہوں۔ پہلو جس میں نے آپ کے آگے
عرض کر دیا کہ ہمارے آقا ﷺ نے اللہ کی بارگاہ سے مسکینی کو طلب کیا تھا۔ سلیمان علیہ السلام نے

شہنشاہی کو طلب کیا۔ بات یہ ہے کہ علماء فرماتے ہیں، حق یہ ہی ہے۔ حق یہ ہی ہے۔ یہاں مسکنت کے
معنی شہنشاہی ہے۔ بات یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے مسکنت کو اس لئے طلب کیا۔ تاکہ رہتی دنیا تک
قیامت تک کے آنے والے مسلمانوں کو بیٹھے فقراء کی عظمت کو ظاہر فرما دیں۔ تاکہ احادیث کی روشنی میں۔ ہم فقراء
سے محبت کریں۔ ان کی مجلسوں میں بیٹھ کر ان کی برکات سے استفادہ کریں۔ گروہ سے نکالا جا
تا ہے۔ یہ قسم کھالیں کہ یا اللہ بارگاہ کر دیا ـــــــ سرکار نے فرمایا۔ ان فقراء مساکین کو تو اور منزلت
ہیں بڑی ارفع و اعلیٰ ہے۔ نبی پاک علیہ السلام نے مسکنت کو طلب کرنا تعلیم امت کے لیے کیا ہے۔ یا
علیہ السلام کا۔ بادشاہت کو طلب کرنا۔ مفسرین فرماتے ہیں۔ طلب سلطنت حضرت سلیمان علیہ السلام
کا معجزہ ہے۔ معجزہ انبیاء کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔ اسی لئے عرض کیا۔ لاینبغی لاحد من بعدی۔ آپ سا
نے یہ طلب جو کی ہے وہ دنیا داری کے لئے دعا کی ہے نہیں۔ بلکہ اپنی امت پر شفقت کرنے کے لئے سوال کیا
ہے کہ علماء فرماتے ہیں۔ صاحب تفسیر مظہری نے فرمایا۔ کہ جس کے قلب میں اللہ کی محبت اور معرفت ہو
اور دنیا سے تعلقات کو منقطع کر دے۔ اس کے لیے سلطنت حکومت جو ہے۔ یہ ہی مسکنت کا ذریعہ ہے
اور جو دنیا دار ہو جائے کہ اللہ کو بھول جائے۔ اس کے لیے دنیا جو ہے وہ وبال ہے۔ لہٰذا اللہ والوں کی
طرح نہ۔ سلیمان علیہ السلام سلطنت طلب کر رہے ہیں۔ جنوں انسانوں پر حکومت ہو جائے۔ پرندوں پر
حکومت مل جائے لیکن ہوا۔ ایک لمحہ بھی اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہوئے۔ ان کی توجہ الی الخلق بھی ہے
توجہ الی الحق بھی ہے۔ اپنی امت کا حق بھی ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کا حق بھی ادا کر رہے ہیں
لہٰذا ان کا سلطنت کو طلب کرنا اپنی امت کے لئے شفقت کے لیے تھا۔ گویا کہ طلب اشارہ اس
میں ہے کہ کون ہے میرے جیسا کون ہے میرے برابر کہ بن سلطنت کو طلب نہ کرنا۔ طلب ہو گر تو جو تمام
نبوت پر قائم رہے۔ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے خزانوں کی طلب کی۔ سورۃ یوسف
میں ہے۔ قال اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم۔ مسئلہ سمجھایا۔ کہ آپ عزیز مصر۔ مجھے مصر
کے خزانوں کا وزیر اعلیٰ بنا دے۔ ان کی حفاظت کرنا جائز طریقوں سے استعمال کرنا۔ یہ ثبوت کا اظہار
ہی کروں گا اس لیے کہ اب پہلا سوال ذہن میں ہوتا ہے۔ جو علماء نے بیان فرمایا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ
کہ نبی پاک علیہ السلام نے سلطان کا لقب۔ اختیار اور قدرت۔ جنوں پر بھی تھی۔ انسانوں پر بھی
تھی۔ تو کیا نبی پاک علیہ السلام فقر و فاقہ کی طلب کرنے والے۔ کیکر کار کا اختیار جنوں و انس پر نہیں تھا
اس کی دلیل بخاری شریف کی حدیث ہے۔ فرماتے ہیں۔ نبی پاک علیہ السلام بالفعل۔ اگرچہ اس کا اظہار

نہیں کیا۔ ورنہ ہمارے آقا کا جو اختیار رجوع تھا ان سے کہیں ورا الورا تھا۔ بخاری شریف میں حدیث ہے
ابی ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار ایک دن نماز پڑھ رہے تھے۔ سامنے شیطان جن آیا۔ نماز میں خلل
ڈال ___ سرکار شیطان کو پکڑ لیا ___ اختیار سے باندھا ___ ستون کو چھوڑ دیا
علامہ فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں یہ ثابت ہو گیا کہ سرکار کی قدرت آپ کا تصرف جو تھا شیطان کو پکڑ کر
باندھ سکتے تھے۔ لیکن باندھا نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آ گئی۔ علامہ
قسطلانی فرماتے ہیں۔ وکان النبی ؐ نافذاً حکمہٗ علی الجن والانس۔ ورنہ حقیقت میں ہمارے آقا کا تصرف
ہے جنوں پر بھی نافذ ہے۔ انسانوں پر بھی نافذ ہے، بلکہ میں عرض کرتا ہوں۔ نبی پاک کا حکم ساری کائنات پر
نافذ ہے۔ آپ نے درختوں کو بلایا۔ وہ بھی آ گئے۔ نبی پاک علیہ السلام نے پتھروں کی طرف توجہ فرمائی کلمہ پڑھا کر
دکھا دیا۔ سرکار نے دعا کی۔ ڈوبا ہوا سورج نماز عصر پہ آ گیا۔ چاند ٹکڑوں پر آ گیا ___ نبی پاک علیہ السلام
کا تصرف۔ اختیار۔ اللہ قدرت جو ہے کہ سورج پہ بھی ہے۔ چاند پہ بھی ہے۔ لہذا ساری کائنات پہ بھی ہے کہ
جس کو بلایا۔ وہ اسی وقت اطاعت کرتے ہوئے آ گیا ___ ڈوبے ہوئے سورج کا واقعہ۔
شفا شریف۔ دیگر محدثین نے بیان کیا ہے کہ حالانکہ نبی پاک کی ملکیت یہ ہے کہ کائنات کے نظام چلانا پہلے
یہ نہیں کہ اب رات کا وقت ہے پھر دن آ جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر ___
سورج کو اختیار نہیں ہے کہ رات ہو جائے تو دن آئے۔ ___ جب سے کائنات کی تخلیق
ہوئی ہے۔ یہ کائنات کا نظام چل رہا ہے۔ معلوم ہی ہوا۔ کہ سورج غروب ہو جائے۔ تو رات آتی ہے
یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ دوبارہ سورج نہیں آتا۔ بس پھر رات کے دن کے بعد رات کا آنا یہ قانون خدا
ہے۔ لیکن رات کے بعد سورج کا الٹے کر نماز عصر پہ آ جانا کہ کمال مصطفیٰ ہے
رات آ جائے دوبارہ سورج نماز عصر پہ آ جائے۔ جناب حیدر کرار فاتح خیبر کو نماز ادا کروا دیا۔ یہ
اختیار مصطفیٰ بھی ہے کمال مصطفیٰ بھی ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر محبوب کے قدموں میں آ گیا۔ یہ سرکار کا معجزہ ہے
علامہ بدر الدین عینی امام المحدثین شارح بخاری۔ فرماتے ہیں سرکار سے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام گزرے۔ ان
کے معجزات کا تعلق زمین پر تھا۔ لیکن نبی پاک علیہ السلام کا معجزہ۔ ارضیات سے متجاوز ہو کر سماوات تک
پہنچا۔ لیکن یہ آگے کا کمال ہے کہ انبیاء سب کے معجزے۔ زمین پہ ظاہر ہوتے۔ لیکن مصطفیٰ کا معجزہ آسمان
پہ ظاہر ہوا۔ ___ نبی پاک علیہ السلام کے معجزات طیبات یہ مسلمہ ہے۔ لہذا اختیار مصطفیٰ علیہ
السلام اس کے ضمن میں ثابت ہوا۔ کہ چاند پہ بھی مصطفیٰ علیہ السلام کا حکم ہے۔ سورج پر بھی قدرت ہے

آ رہا ہے۔ جب میں جس وقت میں سرکار نے بلایا۔ چاند دو ٹکڑے ہو کر آپ کے قدموں میں آ گیا۔ جناب عباس اپنے عروج تک
نہیں آتا۔ میں آپ کی نبوت کی دلیل سمجھتا ہوں ——— امام علیہ السلام نے فرمایا اس کی دلیل ہے کہ سرکار
نے فرمایا عباس سے کہا، عمر میں کیا آتا جب آپ پنگھوڑے میں ہوتے تھے۔ میں نے آپ کو دیکھا۔ کہ آپ چاند سے باتیں
کرتے تھے۔ چاند آپ سے باتیں کرتا تھا۔ اور یہی جو کمال ہے یہ مجھے متاثر کر گیا۔ امام علیہ السلام نے پس اس واقعہ کو بڑا
عمل دخل ہے۔ بتایا کہ علیہ السلام نے دلیل۔ آ جناب عباس۔ چچا جان یہ مجھ سے ہمکلام ہوتا تھا۔ میں اس سے ہمکلام
ہوتا تھا۔ جب میں روتا تھا۔ میں اس کی آواز سنتا تھا۔ حقیقت میں بات یہ ہے۔ مسلمانوں۔ نبی علیہ السلام
کی جو نورانیت ہے۔ جو لبادہ بشریت ہے۔ مصطفیٰ کی حقیقت نور ہے کہ رب کریم نے مصطفیٰ کو لکھ کر ہی نور
بنا دیئے۔ ——— م

کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا اس لیے
یہ سراپا نور تھے۔ یہ کھلونا نور کا۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں۔
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پہ کھلونا نور کا

آمین۔

۲۱—۹—۲-۱۳

بروز جمعۃ
۶ : ۰ ۰ ۱ (PM)

میلاد شریف

مفتی حبیب احمد گنگوہی

الحمدللہ ۔ جہاں محفل ہے۔ وہاں آئندہ سال رحمت ہوتی ۔ جلال الدین سیوطی

ذکر نبی دا کر دیاں رہنا ـــ اس بہانے رل مل بہنا

نبی کریم کا ذکر کرنا ۔ محبت کی دلیل ہوتی ہے۔ من احب شیئا اکثر ذکرہ ـــ

ہر جگہ ذکر ہونا ۔ ہر کوئی کرتا۔ جس کے ساتھ محبت ہو گی۔ قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا۔

(حدیث) ولکن احب اللہ ورسولہ (اس لئے ہم اولیاء اللہ سے بھی محبت رکھتے ہیں)

اللہ والوں سے محبت بڑی چیز ہے۔ خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے۔

انبیاء اور اولیاء سے نسبت جنت میں لے جانے والی ہے۔ نبی پاک علیہ کو اللہ تعالیٰ جو صفات

عطا فرمائی ہیں۔ چند صفات کا ذکر ـــ یاایہا النبی انا ارسلنک حرف یا سے شروع فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے نبی پاک کی امت کو سبق دیا ہے کہ اے نبی کے حکم پر کھڑے رہو۔ میں اللہ ہو کر ۔ اپنے نبی کو حرف

یا ۔ سے بلاتا ہوں ـــ دلیل ۔ ہجرت کے وقت صحابہ کرام نے پکارا۔ ـــ

لوگ لفظ نبی کا ترجمہ نہیں کرتے ـــ لفظ نبی کا اظہار ہوتا ہے۔ ہر ایک نبی نہیں ہوتا۔

ایک عورت کا سوال کرنا ۔ کہ میرا بیٹا جنت میں ہے یا دوزخ میں (شہید ہو چکا ہے) میرے نبی کا فرمانا

ـــ ہر کسی پہ نظر کی گفتار دل زخمی ہے تیری نظر۔

ملکوت و ملک میں کوئی شئے نہیں ہے جو تجھ پر عیاں نہیں۔

نبی کا معنی ۔ غیب کی خبریں دینے والے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے پوچھا ۔ کہ آپ کی امتی کی نیکیاں

ستاروں کے برابر ـــ اب پڑھے ہوئے درخواست کریں ـــ کہ ستاروں کی تعداد کتنی ہے ـــ

میرے نبی کو ستارے سب سامنے نظر آتے ہیں ـــ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ امتی جہاں بھی کوئی عمل

کرے نبی کو خبر ہوتی ہے۔ عمر فاروق کے تمام اعمال کی خبر ہوتی ہے ـــ

نبی پاک کا معراج ۔ اللہ کو دیدار کیا۔ دست شفقت رکھا ـــ سارے علوم عطا کئے

اللہ جس پر راضی ہوتا ہے اس کو ہم عطا فرماتا ہے من ارتضی من رسول ۔ ولسوف یعطیک

گفتگو خدا کی رضا چاہتے ہیں ۔ ـــ ابو جہل کا مسلمان میں چیز لے کر آنا ـــ کنکریاں

ہر چیز میرے نبی کا ذکر کرتی ہے۔ علامہ آلوسی فرماتے ہیں۔ جبریل اس کا حاضر ہونا۔

جہاں تیرا ذکر ہے ـــ اللہ تعالیٰ محبوب کو علم والا بنانا۔ حضرت کا فرمانا

انا مدینۃ العلم ـــ ہم تو دروازہ ماں باپ ہے سکھ کہتے ہیں کیا ـــ سلونی عما دون العرش

(۱) فوضع یدہ بین کتفی حتی وجدت بردها بین ثدیی
فتجلی لی کل شیء وعرفت
آذکا اٰپ کری فعلمت ما فی السموات وما فی الارض
(۲) ما بین المشرق والمغرب ۔ (۳) فتجلی لی کل شیء وعرفت ۔
تفسیر القرآن جامع ترمذی جلد ۲ ـــ ۴۹۸

حضرت بلال سے سوال کیا ۔ جبریل کہاں ہے ــــ (جبریل سے نقطہ ۔ بنی نور ہے)
بنی پاک نے صحابہ کو نماز پڑھائی ۔ میں آگے سے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں ــــ
رب کی نماز میں تدلیل مسلمان بھی لگ رہا ہے ۔ نماز عبد پہ نماز جاتی ہے
سجدہ کرتا ہے تو لوگ کہ کر سجدے میں جھکا ۔
سر خدا کے واسطے دل مصطفیٰ کے واسطے ۔
موسیٰ نے اپنے رب کو دیکھا ــــ آرزو کی ــــ ہمارے بنی پاک کی ہم الیک کو لہ
شعائی نے تمام انبیاء کے معجزات عطا کئے ہیں ۔ ــــ حسن یوسف دم ۔ ید بیضا داری
موسیٰ علیہ السلام کی آرزو ــــ طور پہاڑ جل اللہ دائمہ ــــ پہاڑ جل گیا ۔ آنکھوں میں سرمہ لگا
بنی پاک نے دیکھا ۔ تو فرمایا رایت ربی فی احسن صورۃ ۔ ادھر آگ لگ گئی ۔ ادھر ٹھنڈ پڑ گئی
موسیٰ علیہ السلام نے رب سے مانگا ۔ اپنے بھائی کو مانگا ــــ سورۃ طٰہٰ ــــ جب امام اللہ نے
نے مانگا ۔ سرکار کے منیر جبریل دمیکائیل ــــ ہر نبی کے پاس وزارت ہے جس کو چاہے عطا
دار الحکومت میں وزیر رہتے ہیں ۔ آسمان کا دار الحکومت سدرۃ المنتہیٰ ۔ زمین کا دار الحکومت مدینہ
تحفہ ۔ زمین و آسمان میں بادشاہت ہے تو ہمارے بنی کی ہے ــــ
کروں تیرے نام پہ جان فدا ــــ کروں کیا کروڑوں جان ہوتی ۔
باقی نبیوں کو مانگے ملتا ہے ۔ منع جو کو بے مانگے ملتا ہے ــــ (میرے بنی تو عطا فرماتے ہیں)
بنی پاک نے ایک آقا کو بکریاں دے دیں ــــ اس نے کہا اس نے آپ کو غنی کر دیا ــــ
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے ۔ دینے والا ہے سچا ہمارا بنی ۲۔
ملک کونین میں انبیاء تاجدار ۔ تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ۔
حضرت ربیعہ بنی پاک کے پاس آتے ہیں ــــ سل ربیعۃ ۔ أسئلک مرافقتک فی الجنۃ
یا رسول اللہ ۔ اَوَغیر ذٰلک ــــ حضرت قتادہ کا آنکھ ملنا ۔
آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشہ دیکھے ۔ دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے ۔
خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا ۔ دو جہاں تھما دئیے آپ کے قبضہ و اختیار میں ۔
سرکار کا ذکر جتنا کیا جائے اتنا ہی کم ہے کہ ــــ بنی پاک کے پاس آدمی آیا ۔ نمازوں کے بارے
میں ــــ کلمہ پڑھا ہے تو نماز پڑھو ــــ پچاس نمازوں کا ذکر موسیٰ علیہ السلام نے

۴۵ نمازیں معاف کروائی ہیں ___ نبی مرنے کے بعد بھی امت کی مدد فرماتے ہیں۔ (مسند احمد بن حنبل)

نماز کی تعریف - قیامت میں نماز کا سوال ___ & نبی پاک کی بارگاہ میں کھجور کی ٹوکری لے کر

آنا ___ (۲) مجھے چھ چیزیں - مجھے نماز یاد دلا گئی ہیں ___ رعب - زمین کو مسجد -

غنیمت ___ آخری نبی ___ ساری مخلوق کی طرف - شفاعت - (آمنا کی قسم دیکھ)

نبی پاک نے فرمایا فخر نہیں کرتا ___ نبی پاک علیہ السلام اوّل ہیں ___

فرشتہ تھا - نہ آدم تھے نہ تھا ظاہر خدا پہلے ___ بنے ساری خدائی سے محمد مصطفیٰ پہلے -

۲۰۲۳ - ۹ - ۲۹
۱۴۳۴ - ۱۱ - ۲۲

بروز اتوار
PM : 1 : ۴۵ - ۴۳

مولانا محمد عمر اچھروی — صدیق اکبر

(۱) شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ (۱) اللہ کو نہ ماننے سے اس کی ربوبیت میں فرق نہیں۔ اسی طرح نبوت
فرشتوں کا ایمان لوگوں کا ہے۔ نبی کریم کو اعلیٰ مقام میں رکھا — جیسا کہ فرشتہ ہے وہ مقام۔ ذکر کی محفل
عالم ملکوت سے اعلیٰ ہے۔ فرشتے ولی اللہ کی مجلس میں بیٹھے ہیں۔ جب ولی اللہ کا یہ ہوتا ہے تو نبی کا مقام کیا
— فرشتے جبرئیل پر سلام پڑھتے ہیں — نبی کریم کے شان کو جو اعلیٰ ہے وہ علم ہے — جو نکہ ہے ہم خود
— ہم نبی کریم کی شان کو نہیں مانتے رب کریم سے منوانا ہے۔ ہم خود نہیں بناتے —
حضرت ابوبکر صدیق آئے۔ ابوجہل نے اعلان کیا — آج محمد نے یہ بات کی ہے — ابوبکر صدیق نے اعلان کیا
چالیس ہزار دینار صدقہ کیا — کفار صحابہ کے بارے میں ملتے ہیں — آج بھی ان عقائد کو ماننے
والوں کو کہا جاتا ہے — اللہ کے رسول کی دوستی بڑی چیز ہے — ایک صحابی کی بات وہ کہتا تھا کہ
میرا کسی رشتہ دار کے پاس بیٹھنے کو جی نہیں چاہتا۔ میں تو نبی کے پاس جاتا ہوں —
آپ نے فرمایا تو میرے ساتھ یہاں محبت کرے گا تو تین مقامات پر تیری مدد کروں گا۔ جنت کے
کم نہیں ہوا کرتا نہیں — (قبر میں) (۲) مرنے کے بعد دعا نہیں کرتا۔ وہ نہیں کہتا کہ بخشش کا مال
میں نہیں — میری سنتیں ہی ہیں۔ میرا منہ ایسا اس قابل ہی نہیں — ربنا اغفر لنا ولاخواننا
خیر الناس من ینفع الناس — نبی پاک خیر الناس میں پائے ہیں — جن کا ہر مقام پر نفع ہے
ابوبکر صدیق کو مارا کفار نے — کفار نے پوچھا کیا دین چھوڑ گئے ہو — جن کا رشتہ دار کوئی کہا
نبی کی محبت نہیں نکل سکتی — ہجرت کی — ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم آیاتہ
اگر زمینوں کے کام کرتا ہے — اللہ تعالیٰ نے احسان جتایا — ان پڑھوں میں نبی بھیجا — فرشتوں کا کل
ذی علم علیم — ولا یعلمونہ الا المطہرون — عیسیٰ علیہ السلام بڑے علم والے۔ ویعلمھم — اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے اپنے علم والا ہر نبی کا استاد ہے — ھو الذی بعث فی الامیین — چاہیے حضرت
کون علم والا ہے ہر نبی کا ایسی بات ہے — تلک الرسل فضلنا بعضھم — جیسے ہر محبوب سا محبوب
مقابلے میں آ جائے تو اس وقت سارے ہی ان پڑھ ہیں — یہ بات کاریگر سے پوچھو۔ اللہ سے پوچھو کہ اس کا محبوب
ہے۔ کہ اس میں خاصیت کیا ہے۔ مالی سے پوچھو۔ باغ کی کیفیت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بوٹا اچھا ہے۔ پر جو
والا بوٹا ہے۔ آج مولوی کہتا ہے میں شیخ الحدیث ہوں چار کتابوں سے مطالعہ کر کے — نبی ہو کر رہا ہے۔ اس
کو چاہیے کہ اپنے امتوں کا علاج کرا — جاہلوں سے معلوم کرو۔ ھو الذی بعث فی الامیین — قاری آئی کو
دیکھو مدینے کے نابلد — قرآن تو سب ہی پڑھتے ہیں مگر جو خدا کا محبوب کی زبان سے نکلے اس وقت کلمہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اس طرح ہر کسو کو دکھاؤ جس طرح میرے محبوب پڑھتے ہیں ۔ نبی پاک نے بڑے بڑے بتوں کو توڑ دیے؟

قرآن مجید پڑھ کے ۔ تعلموا علم ۔ جبرئیل دیکھ نہ سکے پیچھے ہٹ کر کے انکار دیتے ہیں ۔ مثلاً ۔ مکے میں پوری

دنیا میں سنت جو لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے ۔ اتنے بڑے ظالم ۸ تعالیٰ نے اسلام میں محبوبا کا ہی ۔ لوگوں

کا جذبہ کیسے پیدا ہو ۔ بڑے بڑوں کے کفر ٹوٹ گئے ۔ جب نبی اکرم آپ کا چہرہ دیکھا تو سب کا ماننے میں

بتوں نے کلمہ پڑھا ۔ نگاہ کا عالم جب بتوں نے کلمہ پڑھا ۔ درختوں نے کلمہ پڑھا ۔ پہاڑوں نے کلمہ پڑھا ۔

اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا میرے محبوب قرآن پڑھیں گے ۔ سب کے سب کیسے اعلان کرتے ہیں ۔ ابوبکر نے

قرآن پڑھا ۔ نبی پاک کی بارگاہ میں شکایت ۔ کہ مجھ پہ لوگ دشمنی [illegible] رو رہے تھے

نبی پاک کی بارگاہ سے کرنٹ لگا ہوا تھا ۔ (۲) ہجرت کرنا ۔ اللہ تعالیٰ نے اجازت فرمائی ۔

مدینے والوں نے تمنا کی ۔ مدینے والوں کو بتا دیا ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا بس جاؤ یہاں سے

نکل جاؤ یہاں سے ۔ ہجرت کر جاؤ ۔ ان کو چھوڑ دو ۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا انی مہاجر الی ربی سیہدین ۔

ابراہیم علیہ السلام پر امتحان ۔ مجنوں نے لیلیٰ کو پکارا ۔ کسی نے سوال کیا ۔ ہجرت میں حکمت ۔

اگر مکے میں رہتے تو لوگ کہتے ۔ حضور کے روضے پر کیا گیا تھا ۔ لیکن اب پتا چلے گا کون زیارت کے لیے آتا ہے

اعتراض کرتے ہیں ۔ روضے کی نیت سے جانا شرک ہے ۔ اللہ تعالیٰ [illegible] حضور کا ذکر کر رہا ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل یا ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ۔ ابوجہل کو پکڑ لے ۔ جو دنیا کا

ٹھیکیدار ہے وہ ڈرتا نہیں ۔ اللہ جو نبی ہے ۔ (نقطہ) جو حضور کا خادم ہو وہ پیارا اس کا تاج ہے

سورۃ ن میں ارشاد ہے ۔ اذ اخرجہ الذین ۔ آپ کا ذکر منبر پر کیا جاتا ہے

تو میں نے پوچھا ۔ اس کی تو لیں یا قرآن ذکر کرتا ہے ۔ ہجرت کے موقع پر جبرائیل علیہ السلام

وحی آئی ۔ کہ ابوبکر صدیق نے ساتھ نہیں کرنا ۔ کندھوں پر وہی اٹھا سکتے ہیں ۔ (ابوبکر صدیق کا جواب)

سب کچھ قربان کر جانا پر جندی نہیں چھوڑی ۔ سب سے پہلے مہاجر ۔ والسابقون الاولون من المہاجرین

ابو ایوب انصاری کے پاس ۔ ہر ایک کی تمنا ۔ جس کو نواز دے اس کا مرتبہ ہے

ابو ایوب انصاری کا گھر فضیلت والا مقام ہے ۔ جہاں قدم لگ جائیں ۔ جہاں کندھوں پر سوار ہوں ۔

طفیل ذوالنور ۔ حضور نے حجرے پر پانی کو پھیر دو ۔ دس سال خدمت کا حجرہ ۔ عمر عباس

کے زمانے میں لوگوں نے پوچھا ۔ بوڑھا نہیں ہوتے ۔ کالے بال ۔ آنکھوں میں اللہ نے بلی کی نشانی انور حیران ہے

۸-۱۰-۲۰۱۳ = ۳-۱۲-۱۴۳۴ بروز منگل ۸-۵۲ (PM)

گیارہویں شریف ـ ۴۰ ـ مولانا محمد عمر اچھروی

خطبہ و حمد وثنا ـ قد افلح من زکٰھا ـــــ وقد خاب من دسّٰھا ـ

سب تعریف و حمد اللہ شریف کے لائق ہے ۔ جس کی ہم عبادت کرتے ہیں ۔ گیارھویں شریف کھانے والے گیارھویں کی
تقسیم کرنے والے ۔ یا رسول اللہ کہنے کا نعرہ لگانے والے ۔ الصلوٰۃ والسلام کا پڑھنے والے ۔ بزرگوں کے مزارات پر جانے
والے ۔ بزرگوں سے امداد حاصل کرنے والے ۔ کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۔ اور اولیاء
کو ہم اولیاء اللہ مانتے ہیں ۔ خدا نہیں مانتے ۔ دھوکہ دیا جاتا ہے کہ یہ خدا سمجھتے ہیں غلط ہے ۔ ہم ولی اللہ
کو ولی اللہ مانتے ہیں ـــ خدا نہیں مانتا ـــ درست درست ہیں ۔ خدا خدا ہے ۔ خدا نے نبی بنایا ہے ہم نے
مان لیا ہے ۔ جسے خدا نے انبیاء کو بھیجا ۔ کسی نے نبیا خدا کو بنا دیا ـــ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ جسے انبیاء کو …
کر بھیجا ہے، لوگوں نے کیا بنا دیا ۔ اب میں اپنے محبوب کو … کم دے کر بھیج دوں ۔ میرے نبی کو … اعلان کر دیا ـــ
اور سب تو … کہ میرے نبی … کی امتی مشرک نہیں ہو سکتا ـ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ۔
بخاری شریف کی حدیث ہے ۔ کہ مجھے یہ خطرہ نہیں ہے ۔ کہ میری امت مشرک ہو جائے گی ۔ لوگ کہتے ہیں
لوگ کہتے رہیں ۔ کسی کے کہنے سے ہم مشرک نہیں ہو سکتے ۔ بلکہ جو اولیاء اللہ کو ماننے والے ہیں ـــ وہ تو مشرک کی
جڑیں اکھاڑتے ہیں ـــ ہم تو نائب ہیں میرے رب العزت کے ۔ ہم کسی کے محتاج نہیں ہیں ۔ کسی کی
بات ماننے والے نہیں ہیں ۔ غیر اللہ کے ماننے والوں کو ہم کافر سمجھتے ہیں ـــ ہم مشرک نہیں سمجھتے ۔ لیکن یاد رکھو ۔
نبی اللہ ولی اللہ غیر اللہ نہیں ۔ یہ سمجھنے میں فرق ہے ۔ یہ عقیدہ ہے ۔ کہ قبروں والوں کی عبادت نہیں کرتے ۔ قبروں والے
ہمارے نزدیک قبروں ہی میں ہیں ۔ ہمارے معبود نہیں ہیں ۔ لیکن مدد ضرور کرتے ہیں ۔ ہم … کہنے والا ہمیں حکم دے رہا ہے کہ
ان سے مدد لو ۔ ہم پوچھتے ہیں ۔ اگر انسان زندہ دنیا میں مدد کر سکتا ہے ۔ تو قبر میں بطریق اولیٰ کر سکتا ہے ۔

(۱) مسئلہ تو گیارھویں کا ہے ۔ کیا یہ جائز ہے یا ناجائز ہے ۔ … گیارھویں کھانے والا ملا ذات کا … ہیں ۔ ہمارا
طرف سے بالکل نہ کھائیں ۔ اور نہ ہم کھلانے کے لئے تیار ہیں ۔ اور نہ کھلا کر ہم راضی ہیں ۔ ہم تو کہتے ہیں ۔ کہ جو غوث الاعظم کا ماننے
والا ہے ۔ وہی کھا سکتا ہے ۔ دوسرا نہیں کھا سکتا ۔ اللہ تعالیٰ جانے ہی نہیں دیتا ـــ جنوں کی پلیٹ میں پڑا ہوا
کھا ۔ گیارھویں والی کھیر … کھا سکتا ہے ۔ جو حضور کو ماننے والا کھا سکتا ہے ـــ ایسی پاکیزہ چیز پکی ہوئی ہے
اس کا پیٹ … ہوا ـــ … کے اندر نہیں جا سکتا ۔ اللہ تعالیٰ نہیں جانے دیتا ۔

(۲) گیارھویں ماننے تو گیارھویں ملا کیوں کہتے ہیں ۔ حضرت گیارھویں والا پیر کی ولادت با سعادت گیارھویں تاریخ کو … ربیع
الثانی کو … تاریخ کو ـــ تاکہ ثابت ہو جائے نبوت سے ولادت کا درجہ کم ہے ـــ حضور کی ولادت ۱۲ کو ہے
… تک کی ولادت ۱۱ تاریخ کو ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ربیع الاول کو ۔ غوث اعظم کا ربیع الثانی

گیارھویں کو ہی وصال ہوا۔ جب ہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بھی ۱۲ کو اور وصال بھی بارہ کو ہے۔ غوث اعظم کی ولادت بھی ۱۱ کو۔ اور وصال بھی ۱۱ کو۔ (۳) گیارھویں والے کو گیارھویں والا کیوں کہتے ہیں۔ غوث پاک کا والد ماجد سے لیکر حضرت حسن علیہ السلام تک ۱۱ پشتیں ہیں۔ (۴) نجیب الطرفین نسب سیدنا ابو الحسن الحسنی الحسینی دونوں طرف سے حسنی حسینی سید ہیں۔ گیارہ پشتیں ہیں۔ (۵) آپ کی والدہ ماجدہ سے لیکر حضرت حسین علیہ السلام تک ۱۱ پشتیں ہیں۔ آپ حسنی بھی ہیں حسینی بھی کیونکہ والد ماجد کی طرف سے حسنی ہیں۔ والدہ کی طرف سے حسینی ہیں۔

یہ وجوہات ہیں گیارھویں والے کی۔ ۵ حضور نے گیارہ صاحبزادیاں بیاہی ہیں۔ اور گیارہ ہی ازواج تھے۔ (۶) غوث اعظم کا مدرسہ کھولا ہوا تھا میرٹ کا۔ جب کہ ہمارے علماء نے مدرسے کھولے ہیں۔ طلباء کو پڑھانے کے لئے۔ علم دین پڑھایا جاتا ہے، منطق پڑھایا جاتا ہے، فلسفہ پڑھایا جاتا ہے، حدیث شریف پڑھائی جاتی ہے، فقہ پڑھائی جاتی ہے۔ حضرت غوث پاک نے مدرسہ کھولا ہوا تھا معرفت کی تعلیم دی جاتی تھی۔ چاند کی پہلی تاریخ کو درس کمل دیا جاتا تھا۔ جب دسواں دن آتا۔ رات گیارھویں کی وہاں ایسا کہ سو درویش دیا لوگ چالیس دن چلہ کشی کرتے ہیں۔ مگر غوث پاک گیارہ تک ختم کر دیتے۔ یہ ثابت ہوتا ہے حضرت غوث اعظم سے بس رات تو گیارھویں والے کے دلائل ہو گئے۔

(۷) کھانا سامنے رکھ کر پڑھنا ہی چاہئے یا نہیں۔ پڑھا جاتا ہے۔ آگے کھانا رکھ کر۔ کچھ لوگ کہتے ہیں جائز ہے یا نہیں۔ دلیل ہے قرآن سے ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مالکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ۔ کیا ہو گیا تمہیں۔ پتہ ہے اس کو کہ قرآن پڑھا جائے گا تو لوگ کہیں گے کہ کھانے پر قرآن پڑھ گیا۔ حرام ہو گیا۔ یہ جائز نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مالکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ جس پر اللہ کا نام پڑھا جاتا ہے تم کیوں نہیں کھاتے۔ تمہیں کیا ہوا تمہیں بیمار ہو تو نہیں ہے۔ مالکم تمہیں کیا ہوا تو نہیں ہو۔ قرآن سے میں پیش کرتا ہوں ان کنتم بآیاتہ مومنین۔ اگر خدا کی آیتوں پر تمہارا ایمان ہے تو جس پر اللہ کی آیتیں پڑھی جائیں۔ کھا لیا کرو۔ معلوم ہوا جو ختم پڑھے ہوئے کھانے کو کھاتا نہیں ہے وہ قرآن کا منکر ہے۔ میں پیش کرتا ہوں قرآن کا فیصلہ ان کنتم بآیاتہ مومنین۔ اگر اللہ کی آیتوں پر ایمان ہے تو کھا لیا کرو جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے۔ یہ تو ہے قرآن کا حکم۔

(۸) حضور نے کیسے پڑھا ہے۔ آپ نے بھی پڑھا ہے۔ آپ کا عمل ہے۔ قرآن کی آیت پر تو بول سکتا نہیں۔ حدیث سنائی گئی تو کہیں گے۔ کوئی حدیث تو ضعیف ہے۔ قرآن کا سنا دے۔ تو جب قرآن کا سناتے ہیں تو کہتے ہیں کہیں حضور نے بھی ایسا کام کیا۔ اب حضور کی سنت کی [illegible] طرح۔ کسی بات پر بتاتے ہیں۔ مسلم شریف کی حدیث دیکھو۔ نبی کریم نے سامنے کھانا رکھ لیا۔ آپ نے کچھ پڑھا اس پر دعا مانگی اللہ کا ہر چیز پڑھا۔ حدیث میں بسم اللہ کا نہیں ہے۔ لیکن قرآن پڑھا ہوگا۔ اور اگر نعت تو پڑھا نہیں ہوگا۔ صحیح بات ہے۔ اگر کچھ اور پڑھا ہے تو تم ثابت کر دو۔ رب کا نام لیا ہے۔ یہ کلام کی آیت پڑھا ہوگا۔ آپ نے دعا مانگی تو اس میں برکت ہوگی۔ تو معلوم ہوا کھانے پر پڑھنا رب کریم کا حکم ہے

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کیا ہے کہ

(۶) نام لینا جائز ہے گیارھویں والے کا بھی ——— اگر یہ کہا جائے کہ کھانا گیارھویں والے کا ہے، جائز ہے۔ اب یہ بات رہی۔ گیارھویں والے کا نام لیا جائے تو ہی ثواب ہوتا ہے۔ ورنہ ہوتا ہی نہیں۔ کہاں لکھا ہے۔ حدیث ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اور عرض کرتے ہیں۔ میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ کچھ وصیت اس نے نہیں کی۔ اگر میں اس کی طرف سے اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا۔ جیسا کہ غوث پاک کی طرف سے۔ لیکن یہ یاد رکھیے۔ جو غلط کیے اس کو صحیح کرنا پڑے گا [illegible] سمجھ والا اسی کی بات ہے جو کسی عرب کی بات ہے کہ میں نے لیا۔ کہ [illegible] اگر [illegible] دینا۔ کہ یہ غلط کر رہا ہے، یہ ترجمہ غلط ہے۔ یا قرآن کی آیت غلط پڑھی ہے۔ اب جو میں نے آیت پڑھی۔ اور پہلے سے ایک بولے۔ مولوی صاحب غلط پڑھ رہے ہو۔ اور سارا مجمع ہی انتظام تھا۔ ہمیں یہ معلوم تھا کہ اس کا [illegible] اس نے میں لایا۔ کہ تو کیا کہ۔ کہ اصل بات ہم تو [illegible] بے علمی کی ہے۔ کہنے لگا۔ مجھے تو پتا نہیں۔ کہیے تو مولوی صاحب نے کہا تھا کہ [illegible] دینا غلط ہے ——— لا اکرہ فی الدین ——— اپنی والدہ کی طرف سے میں صدقہ کر دوں کہ جو یہ میری والدہ کی طرف سے ہے۔ یہ غوث پاک کا لنگر ہے کھانا ہے تو کھا لو۔ ورنہ چھوڑ دو۔ ان اتصدق عنھا۔ صدقے غلط ہو، یہ ترجمہ غلط ہو (باب الصدقہ۔ مسلم شریف) ——— معلوم ہوا۔ کہ اس کا نام لیا جائے تو ثواب ہے

(۷) گیارھویں کی نیاز کا سن لو کھانا چاہیے۔ صدقہ گیارھویں والے کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ یہ کس کا حق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیا۔ کس کی طرف سے اپنی زوجہ مطہرہ خدیجہ کی طرف سے۔ وصال ان کا ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ۔ ایک دنبہ لے آؤ ——— دنبہ لے آئے ——— تکبیر پڑھی۔ اللھم تقبل منی بسم اللہ اللہ اکبر۔ ومن زوجتی خدیجۃ الکبریٰ ——— اے اللہ میری طرف سے یہ قبول فرما لے۔ اور میری بیوی خدیجہ کی طرف سے بھی قبول فرما لے۔ کیوں بھئی نبی نے نے خدیجہ کا نام لیا حرام ہو گیا یا حلال ——— اگر ہم گیارھویں والے کا نام لے لیں تو حرام ہو جاتا ہے

ایک مرتبہ میں پنڈی گیا۔ تو پتا چلا۔ کہ یہاں مولوی صاحب ہیں تو کہتے ہیں کہ گیارھویں کی کھیر سے بھی بری لگتا میں نے کہا سچا ہے۔ کہنے لگے کیسے۔ میں نے کہا۔ اس نے کھیر کھایا ہوگا۔ اس کو لطف زیادہ آیا ہوگا۔ اس لیے ہم نے کہا یا تو ہم کو مقابلہ کر سکتے نہیں۔ ہم تو گیارھویں کا کھانا کھانے والے ہیں۔ اس لیے انہوں نے کھایا ہوگا۔ ان کو معلوم ہوگا ہم کو [illegible] ہے ——— ہمیں تو گیارھویں میں لطف آتا ہے۔ یہ [illegible] حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو ——— حضور نے فرمایا قبول ہے مسئلہ ایک اور ثابت ہو گیا۔ کہ ہم جو کہتے ہیں یا اللہ۔ یہ غوث پاک کی گیارھویں ہے۔ حضور کے صدقے میں قبول فرما لے۔ پہلے میں نے حضور کا نام لیا کہ گیارھویں والے کو [illegible] جاتا ہے۔ تو معلوم ہوا۔ تو آپ نے فرمایا قبول ہے۔ تو پہلے حضور کا نام لینا۔ آپ کا نام کہ کہنا۔ یہ حضور کی سنت ہے۔ بدعت نہیں ہے۔ اے اللہ میری طرف سے قبول فرما لے۔ تاکہ میری امت کو معلوم ہو جائے۔ کہ جو کسی

تو ثواب پہنچتا ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی سوالی جائے کسی سوالی کو جب تم خیرات کرتا ہو۔ جیسے سوالی کے ہاتھ
میں رکھتے ہو۔ پہلے میرے ہاتھ میں ہوتا ہے پھر سوالی کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ ــــــ اس لیے جو صدقہ ہم خدا کے لیے خیرات
کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ــــــ للہ جو ہم صاحب مشرک کی طرف سے صدقہ خیرات کرتے ہیں۔ تو پہلے حضور کے ہاتھ
پہنچتا ہے پھر اس کی طرف جاتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا اللھم تقبل منی ومن زوجتی خدیجۃ الکبریٰ۔ میری طرف سے اور میری بیوی
خدیجہ کی طرف سے قبول فرمالے۔ گوشت بانٹنے کی تقسیم کس کو کیا جائے ــــ اب یہ مسئلہ باقی رہ گیا۔ ایسے گھر والے
کے کام آ تو پکا لئے ــــ کیا دلاس کو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی کی سہیلیوں کو تقسیم کیا۔ تاکہ
میری بیوی راضی ہو جائے گا ــــ میری سہیلیوں کو بھلایا نہیں ہے ــــ تو مسلم پر اگر گوشت ہے آپ کی گیارھویں پکائی
جائے۔ تو آپ کے ماننے والوں کو دینا تو ثواب زیادہ ہے سنگے ہے۔ جو ماننے والے نہیں ہیں اس کی گیارھویں نہیں
کھلانی چاہیے ــــ

آپ کے مدرسہ میں ایک طالب کا مرید تھا۔ جو اس نے بزرگ غوث پاک کو مسلمان کر کے اولیاء اللہ بنا دیا۔ بڑے بڑے اولیاء اللہ ہیں
لیکن غوث پاک کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (۱) ایک مائی مرغی چھوڑ گئی اپنے بچے کو۔ ــــ مرغی کو کھانا ــــ بچہ کو زندہ کر دیا۔
قم باذنی ــــ آپ نے سوچا۔ کہ اے اللہ میرے بیٹے کو کیا تکلیف دیا ہے۔ سبحان اللہ [illegible] ــــ قم [illegible]
طاقت ہے۔ [illegible] میں کوئی مر رہ جاتا۔ سب باہر نکل آتے۔ ــــ عشرہ علوشہ کا شعر۔ [illegible]
سیر تھی ــــ آج جو شخص پکڑ لی۔ تو دیکھ کر دن [illegible] غوث کا درجہ رکھتا ہے ــــ اگر میں اس کے خدوات کا راز دے
پر ڈال دوں تو وہ ٹکڑا ہو جائے ــــ اگر میں اپنا راز جہنم پر ڈال دوں تو جہنم بھی ٹھنڈا ہو جائے
تم کیا جانو کہ غوث کیا چیز ہے کہ غوث کا مطلب ہے فریاد رس ــــ مشکل میں ہو غوث کا نام لو۔ زیادہ بعد میں ہیں
اور تیار ہو عقیدت ہی ہے۔ کل جائے ــــ ایک آدمی پہاڑ پر جا رہا ہے حضور کا مرید ــــ شیر آیا۔ یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئاً للہ ــــ حضور پاک آ گئے ــــ غوث پاک کا نام مشکل کو ٹال دیتا ہے۔ اس
اللہ کا بندہ تو تقدیر کو الٹ دیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تقدیر کو کوئی چیز نہیں پلٹ سکتی۔ لیکن اللہ کے بندوں
کی دعا تقدیر کو الٹ دیتی ہے۔ یہ ہے میرے نبی کا فرمان ــــ اللہ کے بندے کا بڑا شان ہے
سورۃ بقرہ میں موجود ہے ۲ سورتوں کے نام ہیں۔ گائے کا ذکر ــــ وإذ قتلتم ــــ
موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں۔ طور پہاڑ پر بات ہوتی ہے۔ اللہ پاک سے بات کرتا ہے [illegible]
تلک الرسل فضلنا ــــ موسیٰ علیہ السلام نے قاتل کے بارہ میں ــــ اللہ کے محبوب اللہ کی نشانیاں
ہے۔ [illegible] آیۃ للعالمین ــــ ان اصحب الکہف والرقیم ــــ کانوا من آیتنا عجبا ــــ

رقیم - قبر کے سرہانے شجر لگاتے ہیں — نشان ہے اولیاء اللہ کا — ایک مرید کا حضور کا
جنازہ پڑھا اس نے آیا — ایک رسی سے کپڑے کا اونٹ لدا ہوا آیا — سے

(PM) (۳: ۴ - ۳۷)
۹ - ۱۵ - ۲ - ۱۳
۳ - ۱۲ - ۱۴۳۴

معراج شریف از مولانا محمد عمر اچھروی

سب تعریف اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک کے واسطے جس نے سارے مخلوقات کو پیدا فرمایا۔ پیدا کرنے میں اس کا کوئی
شریک نہیں۔ پیارا گیارھویں والے کا ماننے والوں کا۔ بزرگوں کے مزارات پر جانے والوں کا وظیفہ ۵ —
حمد و ثنا — دلہن اپنے والدین کے گھر سے سامان لاتی ہے تو کوئی اس کو نہیں کہتا — یوں سجائے
ہیں — قل اللھم مالک — بیدک الخیر — حضور کو زبان — حضور کو بڑے بڑے اعلیٰ درجات۔
لوگ اعتراض کرتے ہیں — معراج شریف حضور کی شان — شادی کی مثال — اپنے تو فخر کرتے ہیں بیگانے
تو غم کرتے ہیں — نبی کریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اس رات میں وہ شان عطا فرمائی ہے۔ جو کسی کو کبھی عطا فرمائی
ہی نہیں — نبی پاک کو سواری پر بلایا — اس بات پر مولوی صاحب کو کوئی لینے نہیں جاتی۔
اللہ کریم کا تعلق خاص ہے تو محبوب کریم کو بلایا — (۱) ابراہیم علیہ السلام کے سے تو مکرم۔ آگ میں (۲) ایوب علیہ
ارکض برجلک — (۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سے تو مکرم — (۴) یونس علیہ السلام کے سے تو مکرم
(۵) جناب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سے تو مکرم۔ لا مکانی پر — مسجد حرام میں جانا —: سبحان الذی اسریٰ سے
۲۷ شاہد سپارہ میں معراج کا ذکر — رات کا ذکر ادھی رات — عبادت کو ان نے کیا۔ کہ آسمانوں
میں جائیں — جب عیسیٰ علیہ السلام — جبرئیل کا آنا۔ ان اللہ اشتاق — غسل کرنا۔ کنگھا کرنا۔
براق پر سوار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے سبحان الذی فرمایا — نماز ہی مومن کا معراج ہے کہا سبحانک اللھم۔
اللہ تعالیٰ نے براق بنایا، چیز بنائی ہو سبحان اللہ — پیر محبوب کو بنایا تو سبحان اللہ فرمایا۔ نقطہ محبوب حسین تحریر
میں — آسمانوں کو سجایا — سدرۃ المنتہیٰ — رات کو وسیع کرانا اس لیے کہ حضور کو رات کو ہی تو آنا تھا —

کیونکہ رات دا کی دیکھنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی فرق نہیں ہے ۔ (۳) رات کو سیر اس لیے کرائی تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ حضور چاند کی روشنی میں نہیں گئے ۔ بلکہ حضور اپنے نور کی روشنی میں لامکاں پر گئے ۔ تاکہ معلوم ہو کہ آپ چاند کے محتاج نہیں اور نہ سورج کے محتاج ہیں ۔ ہر شے آپ کی محتاج ہے

اعتراض ۵ ۔ اگر حضور علیہ السلام نوری ہوتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ۔ سبحان الذی اسریٰ بنورہ ۔ اللہ تعالیٰ نے بعبدہ فرمایا ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام بشر تھے ۔ نور نہیں تھے ۔ (عبدہ ورسولہ)

مولوی صاحب تیرے کہنے کو کوئی نہیں مانتا ۔ قرآن کو مانتے ہیں ۔ تفسیر قرآن دی کوئی آؤ نہ ۔ عبد دا لفظ صرف خاکی تے آ دسا دسی اور پیر پیر نہ آوے ۔ میں تمہارا مذہب پر آ جاؤں گا ۔ ولن تفعلوا فاتقوا النار ۔

عبد دا لفظ ہر اک تے بولا جاتا ہے ۔ رب دی ساری مخلوق ای عباد الرحمان اے ۔ ان کل من فی السموٰت والارض جو کچھ بھی آسمانوں وزمینوں میں ہیں الا اتی الرحمان عبدا ۔ ہر اک چیز پر عبد بولا جاتا ہے ۔ اللہ کی ملک ساری عباد الرحمان ہے ۔ وجعلوا الملائکۃ الذین ہم عباد الرحمان اناثا ۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اللہ کے بندے ہیں ۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ ۔ قرآن میں محبوب کی شان الفاظ بات کے ساتھ ۔ عبد اس لیے فرمایا ۔ کلمہ کہ عبد روح مع جسم کے اکٹھا بولا جاتا ہے ۔ معلوم ہوا کہ حضور کو جسمانی معراج ہوئی ۔ ادعیٰ عبدہ الا

سوچنا نہ ہر جسمانی معراج ہے ۔ (۵) رات کو اس لیے سیر کرائی تاکہ پتہ چلے کہ جس کو رب کو ملنا ہے رات کو جاگے ۔ دن کو رب نہیں ملتا ۔ من المسجد الحرام الی ۔ مسجد کی طرف کیوں ۔ انبیاء کا جلسہ کیا ۔ جو نبی کرے وہ شرک ہے ۔ قبروالوں کی طرف سفر کر کے جانا سنت ہے ۔

اعتراض ۶ ۔ کسی نے سوال کیا ۔ یہ نبی قبروالوں کی طرف گئے یا مردوں پر گئے ۔ جواب ۔ نبی پاک نے فرمایا ان رایت موسیٰ قائم یصلی فی قبرہ ۔ معلوم ہوا کہ نبی اکرم قبر پر گئے پایا ۔ سنت ہے بدعت نہیں ۔

نبی پاک نے امامت فرمائی تمام نبیوں کی ۔ اس لیے ، رات کو نفل پڑھنا سنت ہے ۔ شکر کے دو رکعت نفل ۔ اس لیے پہلے نبیوں کے دیدار کے مشتاق ہو کے ۔ انبیاء نے بھی شکر ادا کیا ۔ کہ یا اللہ ہم میں سے ایک کو دیدار کرایا جا رہا ہے ۔ ہم بھی شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نبی کا امتی بنا دیا ہے ۔ کہ جس کو بلا کر سارے گناہوں کو معاف کر دیا ہے

سوال کرو ۔ انبیاء نے جلسہ کیا ۔ سب سارے پاؤں پر تھے ۔ انہوں نے خطبات پڑھے ۔ آدم سے لے کر عیسیٰ ۔ آسمانوں کی طرف پرواز ۔ الذی بارکنا حولہ ۔ جہاں اللہ کا بندہ ہو وہ مقام برکت والا ہو جاتا ہے ۔ جب کہ بیت اللہ نے بارے میں فرمایا ۔ کہ ان اول بیت وضع ۔ ھدی للعالمین ۔ یعنی کہ یہ کا مقام ہے ۔ کہ یہ زمین اسکے چاروں کنارے بابرکت ہے ۔ معلوم ہوا ۔ سفر کر کے مقامات مقدسہ پر جانا سنت ہے ۔ آیت کا معنی یہ

(۱) قرآن کی آیت ـ معجزے ـ ولی اللہ کرامت ـ مقامات مبارکہ ـــــ وجود آیت الٰہی اللہ کا وجود آیت ـ ولی اللہ کا وجود
آیت ہے ـ وجعلنها وابنها آیۃ للعالمین ـــــ وکاین من آیۃ ـــــ (یوسف) [illegible]
کئی مبارک مقامات متبرکہ آیات ہیں (مسلم شریف) حضور علیہ السلام نے کئی مقامات پر نماز پڑھی ـ عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت
والی جگہ ـــ مریم کا حجرہ ـــ اور دیگر مقامات پر سفر میں نماز پڑھی

بروز جمعرات ۲۹ ـ ۱۸ ـ ۱۰ (A M) ۱۰ ـ ۱ ـ ۲۰۱۳
۴ ـ ۱۲ ـ ۱۴۳۴

میلاد شریف / مفتی غلام محمد عتیق صاحب

لقد من اللہ علی المؤمنین ـــــ ضلال مبین ۔ آل عمران = اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے ۔ یہ احسان بڑا ہے
اور احسانات کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس طرح زور دے کر بیان نہیں فرمایا کہ میرا بڑا احسان ہے ۔ زندگی دی ۔
دولت دی ۔ پیدا کیا وغیرہ ـــــ لیکن اللہ تعالیٰ نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا تذکرہ فرمایا ۔ آپ کی
بعثت کا تذکرہ فرمایا ۔ حضور کے اعلان نبوت کے حسن کا تذکرہ فرمایا ۔ تو فرمایا دنیا والو میرا احسان عظیم ہے ۔ کہ میں نے
تمہیں رسول عطا فرمایا ـــ اور اس میں کچھ چیزیں قابل غور ہیں ۔ (۱) ایک چیز تو یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس رسول
کی مختلف عظمتیں بیان فرمایا ۔ اس آیت پاک میں اور باقی قرآن میں بے شمار ہیں ۔ تو آیت مبارکہ میں ۔ جو
حضور کی شانیں بیان فرمائی گئی ہیں ۔ نبی پاک علیہ السلام کی بڑائی بیان فرمائی گئی ہیں ۔ نبی پاک علیہ السلام کے
اعمال و اشغال بیان فرمائے گئے ہیں ۔ یہ سب قابل غور ہیں ۔ یتلوا علیہم آیاتہ ۔ کہ وہ رسول بھیجا ہے جو ان پر اللہ تعالیٰ کی
آیتوں کو تلاوت کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اتنا بڑا رب ہو کے اتنا بڑا خالق ہو کے اتنا بڑا مالک ہو کے ۔ اتنا بڑا
ربوبیت کا مظاہرہ کرنے والے ۔ جن کی عظمتوں کا حساب نہیں ـــــ اس رب نے جب اپنے محبوب کی عظمت
بیان فرمائی ۔ جو سب سے افضل و اعلیٰ ہے ۔ اس کی شان بیان فرمانے میں جو چیز سر فہرست رکھی وہ کیا ہے
یتلوا علیہم آیاتہ ـــ ان پر آیتیں تلاوت فرماتا ہے ۔ آیتوں کی تلاوت اتنا عظیم الشان عمل ہے جس کو
اللہ تعالیٰ نے کتنا پسند فرمایا ہے ۔ اور اس نے ان آیات کو رسول کی عظمتوں میں بھی بیان فرمایا ہے سوچنے
کا مقام ہے ۔ کہ جس کام کو رب نے بڑا عظیم فرمایا ہے ہم اس کی قدر کتنی کرتے ہیں ۔ اور فرمایا ویزکیہم ـــ وہ رسول ان کو
پاک صاف اور ستھرا کرتا ہے ۔ یہ نہیں فرمایا میں اتنی چیزوں کو پیدا فرماتا ہوں ۔ تو ثابت ہوا [illegible]

لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا پاک وہ ہوگا۔ جس کو میرا رسول پاک کرے گا۔ جس کو رسول کی بارگاہ سے طہارت کا سرٹیفکیٹ ملے گا۔ ویعلمہم الکتٰب والحکمۃ۔ وہ رسول ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے گا۔ (۱) پہلے کیا ہے تلاوت۔ تلاوت بتایا الگ عظیم الشان عمل ہے۔ اور کتاب حکمت کی تعلیم۔ الگ عظیم الشان عمل ہے۔ اب اس تعلیم کی کمی ہے جو انسان بناتی ہے۔ وہ یہ تعلیم ہے۔ جو کہ سب سے بڑھ کر دنیا کی نظر میں ایک گوہر ہیرہ آفتاب بنتا ہے۔

اب تعلیم کا معیار کیا ہے۔ یہ آپ کو معلوم ہے۔ ورنہ تعلیم وہ ہے۔ جس کو رب تعلیم فرمائے۔ عزیزان گرامی جو تعلیم رب نے محبوب سے دلوائی ہے۔ وہ صاحب کتاب سے نہ انگلش میں، ریاضی میں، سائنس سیکھنے میں۔ بلکہ تعلیم جو رسول سنا دیں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا قرآن ہے۔ ایمان والے سیکھ رہے ہیں۔ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس میں رسول کی عظمتوں کا بیان ہے۔ اس میں حلال کا بیان ہے۔ اس میں حرام کا بیان ہے۔ اس میں اعمال کا بیان ہے۔ اس میں رب کے ذکر کا بیان ہے۔ اس میں عبادات کا سلسلہ ہے۔ اس میں ذکر اذکار کا سلسلہ ہے۔ اس میں ایمان عقائد کا تذکرہ ہے۔ اس میں قلبی پاکیزگی کا تذکرہ ہے۔ اس میں نظریات کی پاکیزگی ہے۔ اس میں سوچوں کی پاکیزگی ہے اس میں بندے کا اندر نور نور کیا جا رہا ہے۔ جس کا اندر نور ہو جائے وہ حرام کے قریب نہیں جاتا۔ وہ برے اعمال کے قریب نہیں جاتا۔ وہ برے بندوں کے ساتھ نہیں بیٹھتا۔ اس کا تعلق اللہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کو مسجد میں بیٹھنا اچھا لگتا ہے۔ اس کو رب کے قرآن کی آیتوں کا پڑھنا اچھا لگتا ہے۔ اس کو اعمال صالحہ کی باتیں اچھی لگتی ہیں۔ اس کو ایمان والے کے ساتھ پیار اچھا لگتا ہے۔ اس کو اللہ والوں کے ساتھ پیار اچھا لگتا ہے۔ اس کو رب کی نسبتیں اچھی لگتی ہیں وہ شیطان سے دور رہنا اچھا سمجھتا ہے۔ ہر اس کام سے دور رہنا اچھا سمجھتا ہے۔ جس میں شیطانی دخل ہو۔ ہر اس کام کے قریب ہونا اچھا سمجھتا ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسول کو راضی کرنے والا ہو۔ اگر اندر صاف نہیں ہے پھر ہر برا عمل کرنے میں دیر نہیں۔ مثلاً چوری۔ ڈاکے، رشوت ___

ان اعمال پر چلنے والے کیا سے کیا بن گئے۔ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کا تو [illegible] لفی ضلال [illegible] کہ وہ سارا امر آدمی کامل گمراہی میں مبتلا تھے ___

[signature]

۱۰ — ۱۰ — ۲۰۱۳
(بروز جمعرات (AM) ۳۲ — ۵۱ — ۱۱) ۴ ۳ ۲ ۱ — ۱۲ — ۴

میلادُ النبی ﷺ — پیر سید شبیر حسین شاہ

حضرات گرامی۔ میلاد کے متعلق دو عقیدے ہیں۔ (۱) ایک یہ ہے۔ کہ میلاد شریف ناجائز ہے۔ شرک ہے۔ حرام ہے، یہ رسم ہے رواج ہے۔ اس کا کوئی قرآن و حدیث میں جواز نہیں۔ یہ من گھڑت چیز ہے۔ وغیرہ وغیرہ
(۲) ہمارا اہلسنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ میلاد منانا اللہ رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس جہان میں قبر میں حشر میں نفع بخش ہے۔ اور ذریعۂ نجات ہے۔ رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اللہ کی برکات نازل ہوتی ہیں۔ اور قرآن و حدیث میں اس کا جواز ہے۔ اس کی حاضری جنت کا سرٹیفکیٹ ہے۔

ہمارا مذہب کوئی قصے کہانیاں، رسم رواج نہیں۔ ہمارا عقیدہ وہ ہے جو اللہ کا قرآن ہے۔ اللہ کا کلام ہے۔ یہ دونوں نظریے تمہارے سامنے آگئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ پہلا نظریہ یا دوسرا نظریہ۔ تو مضبوط وہ ہوگا۔ جو اللہ کا قرآن سے ثابت ہوگا۔ اللہ کی زبان سے ثابت ہوگا۔ میں ایک اصول پیش کرتا ہوں۔ حرام وہ ہے جس کو اللہ حرام فرمائے۔ دنیا میں جتنا بڑا مولوی ہو۔ محقق ہو۔ محدث ہو۔ مفسر ہو۔ شیخ الحدیث ہو۔ شیخ الاسلام ہو۔ جتنا بڑا علامہ فہامہ ہو۔ وقت کا رازی ہو۔ وقت کا غزالی ہو۔ کسی کو اللہ نے اختیار نہیں دیا۔ کہ جس کو اللہ حرام فرمائے۔ اس کو وہ حلال کرے۔ اور جس کو اللہ حلال کرے۔ اس کو وہ حرام کرے۔ جس کو اللہ جائز فرمائے۔ اس کو وہ ناجائز کہے۔ جس کو اللہ ناجائز فرمائے۔ اس کو وہ جائز کرے۔ جس کو اللہ نیکی فرمائے۔ اس کو وہ برائی کہے۔ جس کو اللہ برائی کہے۔ اس کو وہ نیکی کہے۔ کسی کو اللہ نے اختیار نہیں دیا۔ ایک ذات ہے صرف پوری کائنات میں۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے مختار کل بنا کے بھیجا ہے۔ وہ ہیں حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگر میرا نبی چاہے تو حرام کو حلال کر دیا ——— حلال کو کسی کیلئے حرام کر دے۔ جائز کو کسی کیلئے ناجائز کر دیا۔ ناجائز کو کسی کیلئے جائز کر دے۔ گناہ کو کسی کیلئے ثواب کر دیا۔ ثواب کو کسی کیلئے گناہ کر دیا۔ ——— تو کائنات میں حضور علیہ السلام کے علاوہ کوئی کوئی دوسری ذات نہیں جس کو اللہ نے اختیار دیا ہو۔ (دلیل حاضر ہے)

قرآن فرمایا۔ انما حرم علیکم المیتۃ ——— مردار تمہارے لیے حرام ہے۔ (حرام کس نے کیا ہے اللہ نے) آؤ میرے نبی کا اختیار دیکھیں۔ میرے نبی نے فرمایا ہے میں نے تم پر پانی کا مردار حلال کر دیا ہوا ہے (مچھلی) کبھی کسی کی مولوی کو دیکھا ہے۔ ذبح نہیں کرتی ہے یا نہیں ——— کیوں مولوی صاحب مچھلی تو مری ہوئی ہے۔ اس نے کہا شاہ صاحب نبی نے حلال کیا ہے ——— میں نے کہا قرآن نے کہا ہے انما حرم علیکم المیتۃ کہ مردار حرام ہے۔ اس نے کہا نبی نے کہا ہے۔ کہ پانی کا مردار حلال ہے۔ میں نے کہا پھر مان لیں نا کہ وہ مختار کل ہیں ——— اور جو کہتا ہے کہ ان کے سوا ان کو اختیار نہیں اس کو مچھلی نہیں کھانی چاہئیے ——— (یہ میرے نبی کو اختیار ہے) (سبحان اللہ کثیراً)

(۲) حضور علیہ السلام کے پاس ایک آدمی گاؤں کا آدمی آتا ہے۔ کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ نمازوں کا ذکر ہے

(۳۴) قرآن کہتا ہے ایک مرد کی گواہی ایک ہے۔ جہاں بھی چلا جائے پوری دنیا کی عدالتوں میں۔ یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کا
حضرت خزیمہ کی گواہی دو کے برابر ہے ـــ پوری گواہی کا پورا دنیا میں۔ شہروں میں دیہاتوں میں اسکا
قبر میں کوئی کام نہ آئے گا۔ مدینے کے تاجدار کے سوا ـــ اللہ کو دیکھا۔ آپ سے سنا ہے ـــ
پوری دنیا میں کوئی منصفی نہیں جو کہے خزیمہ کی گواہی دو کے برابر نہیں۔ تو پھر جان لیجئے نبی کا اختیار ہے
اگر گواہی نہ دیتے تو وہابی۔ کافر یا منافق ہی ہوتے۔ وہ اقرار نہ کرتے۔ تو خزیمہ نے نبی کی عزت کی حفاظت کی ہے۔

اللہ جس کو حرام کرے وہ حرام ہے۔ گناہ وہ ہے جس کو اللہ گناہ فرمائے ـــ تو حرام ثابت کرنے کے لیے قرآن
کی نص چاہیے ـــ کوئی قرآن میں سے ایک آیت نکال دے کہ نبی کا میلاد منانا حرام ہے۔ مشرق کا ہی نے مغرب
سے سورج نکل سکتا ہے جو قرآن کی ایک آیت نکال دے ـــ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا ـــ کوئی حدیث
دکھا دے ـــ کسی صحابی کا قول۔ آئمہ اربعہ کا قول ـــ حرام حرام کہنے سے حرام نہیں ہوتا ـــ
اگر جواز نکلے تو بھی دل جلتا ہے۔ کیا نقصان ہوگا۔ مسلمان کو نہیں۔ میلاد کا منانا شرک کا توڑ ہے۔
اللہ کا میلاد نہیں ـــ نبی کا میلاد ہے۔ اللہ کا بندہ ہے۔ الہ نہیں ہے۔ مثال (بیوی کا حال خاوند سے)
نکاح پڑھنا ـــ

؟ سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے ـــ باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے۔
میلاد کے جواز کی دلیل ہے ـــ میلاد کا تذکرہ ہوتا ہے۔ جس میں سیرت صورت۔ میلاد کا
واذ اخذ اللہ میثاق النبیین ـــ اتنا بڑا جلسہ بنایا۔ سارے ٹاک بلائے ـــ یا ایہا الذین آمنوا سے
خطاب کرنے والا اللہ۔ سننے والے انبیاء ـــ تمام میلاد کا تذکرہ ـــ میلاد وہ ہے جس میں
نبی کے آنے کا ذکر ہے ـــ

[illegible signature]
۲-۱-۳
۱۰-۱-۱۴۴۴
۵-۱۲-

بروز جمعرات ۱۸ - ۴۴ - ۹ = PM

والدین کا مقام — قاری محمد جمال قادری

لا یستوی اصحب النار واصحب الجنۃ اصحب الجنۃ ھم الفائزون ۔ ۲۸ سورۃ حشر ۔
مدینے سیتوں دفناؤ قبر جانے بنی جانے ۔ ثنا خواں ہاں محمد دا حشر جانے بنی جانے ۔ قبر دا خوف ڈرادا دے کے
مینوں کیوں ڈرا اوندے او ۔ او تے سرکار نے اوتھا ڈر جانے بنی جانے ۔ ثنا خواں ہاں ـــــ
میں من دا برا اوکھا برزخ دا سوز ہیارو ـــ کفن تے کلمہ لکھ دینا سفر جانے بنی جانے ۔ جنازے تے
دعا منگنا عمر جانے بنی جانے ـــــ عزیزان گرامی ـــــ موت ہر انسان دا سفر اے ۔ تے
اس گڈی تے ہر بندہ سوار اے ـــ تے ایہدا پہلا سٹاپ ای موت اے ۔ اس گڈی دے چلن دی رفتار بڑی
تیز اے ۔ اک عالم دین فرماندے نیں ۔ ان الانسان لفی خسر ـــ انسان خسارے وچ اے کہندے نیں ۔
اس دا معنی دا پتہ نہ چلے ۔ تے جلدیاں جلدیاں اک آدمی برف ویچ دا پیا اے ۔ اے لوگو ۔ جلدی کرو ۔ برف
خرید لو ۔ میری برف پگھلدی جا رہی اے ۔ تے عنقریب اس نے ختم ہو جانا اے ۔ مہربانی کرو ۔ کہندے نیں ۔
مینوں خسارے دا پتہ چل گیا ۔ کہ زندگی برف نالوں وی زیادہ تیزی نال پگھلدی جا رہی اے ۔ اگر ایہہ نیکی
دے کم وچ آ گئی ۔ تے پھر تھوڑی زندگی وی اعلیٰ بن جاندی اے ۔ اور ایہہ ساری زندگی سو سال وی گزار لئے ۔
تے نیکی دا اک کم وی نہ ہویا ۔ تے سمجھو برف دی طرح پگھل کے زمین تے ختم ہو گئی اے ۔ اللہ کریم ارشاد
فرماندا اے ۔ آں والبر ۔ میرے کولوں ہر بندہ اک جیا نہیں اونا پیا ۔ کجھ تے اوہ نے ۔ جنھاں نے سراں تے
تاج ۔ جنت دے ہیرے دے نال ای پہنا دتا جاناں اے ۔ اور کجھ اوہ نیں ۔ جیہڑے آندے نیں جہنم دی راکھ نیں
واسطے ہوندے نیں ۔ دعا کرو دنیا تے جد تک رہئے ۔ جدوں روانگی ہووے خاتمہ ایمان تے ہو جائے ۔
نماز پڑھنا ۔ قرآن پڑھنا ۔ ذکر کرنا ۔ ایہناں ساریاں دا مقصود اس بندے دا ایہہ ہووے ۔ کہ مولا ۔ میرا ایہہ
چھوٹا عمل اے ۔ پا برا اے ۔ اس نوں قبول کر لے ۔ تے پھر زندگی دے آخری لمحے جیہڑے نیں ۔ اوہ پھر ایمان دی
حالت وچ گزار دے ۔ تے پھر سمجھو کہ میری زندگی کم آ گئی ۔ تے ساری زندگی اگر جیہڑا انسان صدقے کر دے ۔ رب دے
نمازاں وی پڑھدے رہئے ۔ تے جے خاتمہ ایمان تے نہ ہووے ۔ اس واسطے فرمایا ۔ حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ
وچ آندے نے ہمیشہ نہیں سن ۔ کسی کہیا حضرت تسی ساڈے نال ہنس کے گفتگو وی فرمایا کرو ۔ لئی ہس
وی لیا کرو ۔ آپ نے فرمایا جدوں تک ایہہ پتہ نہیں چلدا ۔ کہ میرا خاتمہ ایمان تے ہونا اے کہ نہیں ۔ میں دنیا والیاں نال
کیویں ہنس کے ہس سکدا ہاں ـــــ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا لا یستوی ـــــ الفائزون
اے ایمان والیو ۔ جنتی اور جہنمی برابر نہیں ہو سکدے ـــ پہلے لوگ جنہاں نے ہن سن تے تبارک اللہ
پڑھ جاندا اے ۔ پھر لوکاں نے آکھیا جی ساڈے کول تا کم کوئی نہیں ۔ مہربانی کرو ـــ کہ دنیا لا یستوی دا

تل خوانی دا مقصد ایہہ ہوندا اے۔ کہ بندے دی نیکی بیان کرو۔ تے جنہی نیکی بیان کرو گے تہاڈی زبان تے
اوس دی نیکی دا ذکر آنا ہی اینا ثنا ای اوس نوں جنت نصیب ہو جاوے گا۔ (۱) نبی کریم دے سامنے جنازہ گزرا۔
___ تعریف کی۔ بڑائی کی۔ وَجَبَتْ ___ موت تے آ گئی۔ پہلوں سانوں پتا
موت آ۔ رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا عزرائیل جس ویلے بندے دے سامنے پیش ہوندا اے۔ اللہ کریم دی حضوری
وچ حاضری وی اوہو ہی ہوندی۔ جیویں داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے۔ کشف المحجوب دے اندر۔ حضرت
ابو الحسن خیر نساج رحمۃ اللہ علیہ دی مغرب دی نماز دا وقت ہو گیا۔ ویکھیا کہ باہروں اک بزرگ تشریف لے
آئے نیں۔ مسجد دے اندر آپ تشریف فرما سن۔ اک عظیم ہستی اندر جلوہ فرما ہو گئی۔ ملاقات ہو گئی۔ سلام
ہو گیا۔ آپ نے کہیا آن والیا دس توں کون۔ اوہناں نے فرمایا۔ میں آن والا عزرائیل آں تیری موت دا وقت
قریب آ گیا اے۔ میں تیری روح نوں قبض کرن واسطے حاضر ہو گیا۔ حضرت ابو الحسن خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ
آپ عرض کرن لگے کہ اے عزرائیل۔ اَنْتَ عَبْدٌ مَامُوْرٌ وَاَنَا عَبْدٌ مَامُوْرٌ۔ اک ڈیوٹی خدا نے تیرے ذمے
لگا دتی اے۔ اک ڈیوٹی خدا نے میرے ذمے لگا دتی اے۔ توں وی خدا دا بندہ تے میں وی خدا دا بندہ۔ میری
ڈیوٹی دا وقت آ گیا اے۔ مہربانی فرما کے مینوں اجازت دے دے۔ کہ میں سب توں پہلے میں ڈیوٹی ادا کر لواں۔
تے فیر توں وی اپنی ڈیوٹی ادا کر لئیں ___ سبحان اللہ میرے واسطے نہیں۔ مرن والے واسطے کہہ دیو۔
برکت ہووے گی اوس دے واسطے ___ (سارا نقطہ حوصلے دی گل اے)
آپ نے فرمایا جا تینوں اجازت اے۔ ایہہ اجازت وی رب کریم دا عزرائیل نوں ہوندی اے۔ اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ
لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ___ وقت مقرر اے۔ تے ڈیوٹی دی اجازت
کیوں مل گئی۔ پتا ایہہ چلیا۔ رب کریم اپنے بندیاں تے خصوصی کرم فرماندا رہندا اے۔ جیہڑا بندہ ایہنہ اوہدا کم
وقت آ گیا۔ ویکھیا ڈیوٹی اے۔ کھڑے ہو گئے مغرب دے تن رکعت فرض پڑھن توں بعد عرض کیتی مہربانی کرو۔
میں اپنی ڈیوٹی ادا کر لئی اے۔ ہن تسی وی اپنی ڈیوٹی ادا کر لو۔ ایہہ اللہ والے نیں اوہناں دی موت وی
کہ رب کریم اوہناں تے کنے وڈے احسان فرماندا رہندا اے۔ کہ بندہ ایہناں انتظار رہندا اے۔ کہ میری ڈیوٹی
اصل اگر نہیں۔ کہ کاروبار کرنا۔ نہ تجارت کرنا۔ اگر بندے دی ڈیوٹی خدا دے دربار وچ ہووے تے رب دے
حضور سجدہ ریز ہونا اے۔ ایہوں رہا نقصان خدا عطا کردا اے۔ ایہہ مقرر اے رزق وچ خدا برکت دے دیندا
اے 2 خدا دا بندہ نہیں۔ تے بندیاں وی کماجا رہیا تے ہائے ہائے کر دا رہ جاندا اے۔ اوہدے رزق وچ برکت
نہیں ہوندی۔ تسی ویکھ لو۔ جیہڑے لوک نمازی نیں اوہناں دیاں وڈیاں برکتاں نیں۔ بادشاہ ایہہ نیں ڈیوٹی دے

ٹائم پڑا ہوندا رہا۔ ایہہ حقیقت اے جے کوئی کسے وڈے بندے نوں ملنا ہووے تے دفتر۔ دو دو گھنٹے لیٹ ہوندا
ہین۔ اکثر ایویں ہوندا رہا۔ جدوں لیٹ آوندا تے ہر بندہ آکھدا اے کہ میاں عام بندہ کوئی تھوڑی اے۔
آخر افسر بندہ اے۔ اوہدا کم کاج نئیں۔ تے دو گھنٹے انتظار بیٹھ گئے تے کیہڑی گل اے۔ تے جے مسیتے آگئے
تے اک منٹ اتے ہو جاوے تے مولوی ساڈی جان ای نہیں چھڈدا ـــــ اللہ دے بندے ایہہ تے اوہ
اوہدا ای کم دا گھر اے۔ جیہڑے بندے خدا دے گھر نوں آباد کردے نیں۔ قیامت والے دن پل صراط ہووے گی۔ ایہہ اوہ
مسجد ہووے گی شہادی ـــــ ایہہ مسجد ہووے گی اللہ دے بندیو۔ میرے اندر نماز پڑھن والیو۔ میرے اندر بیٹھن لئی
آجاؤ ـــ تسی میرے نوں آباد کردے رہے او۔ گھوڑے کے آجاؤ میرے اندر۔ آتے میرے اتے بیٹھو۔ اج میں جاؤں پل
صراط توں تسی چل کے نہیں گزر سکو گے۔ میں اوہ شاں آباد کیتا اے۔ پل صراط توں کشتی بن کے ہتھاں تو لاں
ـــ رہیاں نیں کیا چھوڑی آں ـــــ ایہنے انعامات نیں۔ ساڈے کول وقت کوئی نہیں۔

بادشاہ جاندا پیا۔ تے گھوڑا باہر کھلوتا ہوندی اے۔ تے جیہڑے بندے ودھیرے بن جاندے۔ اوہناں کول وی
ٹائم کوئی نہیں ہوندا کسے غریب نوں ملن واسطے۔ تے کہندے نیں دو گھنٹے گزر جاں گے میں چل میاں کول آجائیں۔ پھر
تیری گل سناں گے۔ جاندا پیا تے اگے اک بزرگ کھڑا۔ لاٹھی لے کے۔ اوہنے وزیراں نوں آکھیا مہربانی کرو
میرے نوں بادشاہ نال سلام تاں کرن دیو۔ اوہنے آکھیا جناب ساڈے کول ٹائم کوئی نہیں۔ اوہنے آکھیا مہربانی
کرو۔ تھوڑا جیا اگے ودھیا۔ بزرگ سی، لیکن بزرگی دا بزرگ سی۔ تھوڑا اگے ہور ہویا۔ اوہناں وزیراں
نے پکڑ دتا۔ اوہنوں کون پکڑے۔ جیہڑا رب دی طرفوں آیا کھلوتا ہووے۔ ہور اگے ودھیا۔ اوہناں آکھیا ایہنوں سٹ
ایہہ ہور اگے ودھیا۔ بادشاہ ویکھیا تے بڑا ای شاندار بندہ۔ تے بادشاہ نے آکھیا۔ کہ نہیں رکنا بابے نوں اگے
دیو اگے۔ ایس دی گل سن لئیے۔ اوہنے کہیا بادشاہ تیرے کول ٹائم کوئی نہیں۔ وزیراں پھڑیاں تے ٹائم نہیں دتا۔
مہربانی کر اک منٹ سیکنڈ دی گل کرنی ایں۔ کن میرے نال قریب کر دے۔ تے میں اک منٹ دی گل کر کے میں
فارغ ـــ کن قریب کیتا تے بادشاہ نوں کہندا ایہنوں پڑھا نہ ویکھو۔ رب کریم نے میرے نوں روح قبض کرن دا حکم
عطا فرمایا نئیں۔ میں تیری روح قبض کرنی ایں۔ تے ہس کرنا اے کہ ہن لگا۔ ۵ منٹ دے دیو۔ کہ میں بادشاہت
دا نظام اپنی اولاد نوں دے دیواں۔ اوہنے اوہناں نوں کہیا اگے تیرے وزیراں آکھیا۔ بادشاہ کول ٹائم کوئی نہیں سی تے اج میرے
کول ٹائم کوئی نہیں۔ بس اوتھے ای اوہ بیٹھا روح نکل گئی۔ بادشاہ گھوڑے توں گر کے تھلے آ گیا۔ میں ایہہ کہیا ایمان والو۔
جیہڑے بندے خدا واسطے وقت دیندے۔ رب کریم اوہناں دیاں جاناں وی آسانی نال نکالدا چھڈدا اے۔ برکتاں دا
ونیا دیندا اے ایمان والو۔ نیکی کر دیو گے تے نیکی دا کم آوے گا۔ میں تہانوں چاہیدا اے کہ تسیں نماز پڑھدے۔ نماز

بڑا عظیم تحفہ اے۔ صبح اٹھ کے قرآن کریم دی تلاوت کریا کر۔ زبان نوں ہولی تے صحیح بولیے۔ اگر بچیاں نوں پڑھانا ای تے قرآن کریم دا حافظ تے قاری بنا لئے۔ ایہہ توں تے چلا جاویں گا۔ قرآن جیہے تک ایہہ پڑھدا رہے گا۔ رب کریم تیرے اتے رحمت فرماندا رہے گا۔

پیر ذوالفقار نقشبندی دے نام توں اک دیوبندی دا اک کتاب لکھی اے۔ ایہدے اندر ایہہ لکھدا اے۔ ایہناں دا ایہہ بندہ۔ اس نے الفاظ بڑے سخت کہے نیں۔ او نے کہیا ایہہ بندہ تے بڑا ای عجیب بندہ اے۔ نمک حرام اے۔ کہ جیڑا بندہ اپنے ماں پیو دی لعنت کماؤندا تے اوہناں واسطے دعا کردا اے۔ اک بندہ اپنی والدہ دی قبر تے ہر جمعے والے دن جا کے نال ایصال ثواب کردا اے۔ رات خواب وچ ویکھدا اے۔ ماں دی ملاقات ہوندی اے تے پچھدا اے امی حال کی اے۔ کہ تیرا پتر ہر جمعے والے دن قبر تے آ کے قرآن پڑھدا اے تے میں تہیں سارے ثواباں واسطے دی خوشی ہو جاندی نیں۔ میرا شکر ادا کر چھڈدے نیں۔ اک رات میں سنیا تے سدے قبرستان واسے ہر گھر پتے آواں۔ میں بڑا پریشان ہویا کہ وجہ کی اے۔ ایہناں آکھیا بیٹا شکر ادا کر۔ آکھدا بیٹے ای دی اکو واسطے جمعے والے دن جو دعا دا اہتمام کردا سی ناں۔ پتر دی دعا صدقے صرف تیری والدہ نوں راحت نہیں ملدی۔ سب نوں ساریاں نوں راحت مل جاندی اے۔ ایمان والو۔ قرآن پاک ارشاد فرماندا اے۔ ایہہ بندہ جان والا ایہہ جنتی تے جہنمی ایہہ کون کون لوگ نیں۔ بعض تے او نیں۔ جیہڑے موت آئی ایہناں واسطے لکڑیاں دا بندوبست کردتا۔ اوہناں نوں ساڑ دیندے نیں۔ ہندوستان سانے ایہہ۔ مری جاندے نیں ساڑی جاندے سن۔ بڑا امیر آدمی مر جاندا تے صندل دی لکڑی لے لئی۔ خوشبودار لکڑی لے لئی۔ تے حاضرا ہویا تے جلد کے راکھ کیتا۔ لیکن ایہہ جیڑا جاندا اے آن والا بندہ اے۔ ایہدے واسطے میرے رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ اس نوں غسل دیو۔ پانی اگر سردیاں دا موسم اے۔ تے پانی تھوڑا گرم کر لو۔ پانی نہ گرم تے ٹھنڈا پانی دا مزاج تے زندہ بندے دا اے۔ مردہ بندے واسطے ٹھنڈے گرم پانی دا احساس کیوں۔ رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا جس طرح زندہ بندے دا احساس اے۔ اوسے طرح مرن والے دا وی احساس کردا اے۔ غسل دیو۔ سوہنا کر کے۔ نیا لباس پہنا دے۔ اچھا لباس پہنا دے۔ تیاری کرائے خوشبو لگا دے۔ اہنوں حسین ڈھنگ بنا دے۔ یا رسول نے کیوں فرمایا۔ میرا امتی اے۔ اس واسطے قبر وچ اگے میرا دیدار ہووے گا۔ بندے نوں دو چیزاں چاہیدیاں نیں۔ اک بخشش تے اک ایمان۔ دنیا وچ ایمان تے چاہیدا اے بخشش چاہیدی اے۔ تے دوہاں خزانے دربار مصطفیٰ توں ملدے نیں۔ ایمان وی دربار نبی توں۔ تے بخشش وی۔ اس توں ہٹ کے نہیں ملدی سرکار (۱) ایمان اس دربار دا ورشیاک توں۔ حضرت ابو ہریرہ نے والدہ کے لیے ایمان مانگا ـــ صحابی نے ایمان بھی دربار نبی سے مانگا سبحان اللہ

ے پڑھوں گا درود جب سے حضور پہ ہر کام میرا واسطے آسان ہو گیا ۔
آئی اخیر ویلے مصطفیٰ دی یاد مرنا میرا واسطے آسان ہو گیا ۔
بخشش کا میری دوستو ۔ سامان ہو گیا —
جب سے در نبی کا میں دربان ہو گیا —
ابوہریرہ کی درخواست —— سرکار نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیا ۔ دعا بعد میں قبولیت ہے ۔
اعلیٰ حضرت ... میرا کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا ۔ دریا بہا دیے در بے بہا دیئے ہیں ۔
خوش خبری آسمان کی ۔ گھر پہنچے —— حضور اسلئے بتایا ہوا کہ میں پہلے پہنچا ہوں یا بتانے دیا ہے ۔
—— دوستوتاں وچ بیٹھ کے نبی دا ذکر ۔ گھر بیٹھ کے نبی دا ذکر ——
اس بندے دا ایمان آخری وقت تک سلامت رہندا اے ۔ اس وقت بیٹھ کے آدے جیہڑوں تک ذکر ہوندا
ہو رہا ۔ دس حضرت کی والدہ نے پوچھا دیر سے ہوں آئے کیا ای جان ابوہریرہ نے اپنی والدہ کیلئے
ایمان مانگا ہے ۔ توں بابا دا حضرت دا گر ابوہریرہ نے اپنی والدہ کیلئے ایمان مانگا تو اپنی والدہ کیلئے بخشش
مانگ لیا — حضرت حریمہ دربار گئے نبی نے فرمایا اپنی والدہ کیلئے بخشش آئے ہو —
ایمان والو ۔ ایمان کیا بخشش دی دربار ہے ۔ لیکن ہے نسبت والیاں ہتھ ۔ ——
مرنے والا ماں تو چھٹی ہو سکتا ہے ماں چھٹی —— کچھ تو مرنے کا سٹ جاتے ہیں ۔ دعا الیہا الرجب
قل خوانی قرآن خانی —— نبی نے فرمایا ۔ بندہ ... گناہ گار
—— والذین جاء من بعدھم —— سبقونا بالایمان
نماز پڑھو ۔ اپنے بچے کو نمازی ۔ دو رکعت —— کے مرنے والے والدین کے لیے دعا کرا دینا گا ۔

[signature]

۱۱—۱—۲۰۱۳
۵—۱۲—۱۴۳۴
(PM) ۱۲—۲۰ —— جمعہ مبارک

میلادُ النبی ﷺ — مہر علی جان منچن آباد

(۱) حضرت ہاجرہ کی سرزمین مکہ میں مکین —— حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مکہ میں چھوڑنا ۔
ہاجرہ کا دعا کرنا ۔ اسماعیل کیلئے
سارہ جانا ایہو ہیں پردیس تے دکھے دھوڑے کھاسی ۔ خبر نہ پائی جو ملک عرب دی مکہ بنائی جاسی
خبر جے ہوندی سارہ تائیں مل مکے دیاں جائیں ۔ تے جان نہ دیندی ہاجرہ تائیں جاندی خود اٹھائیں
زادِ راہ کا ختم ہونا ۔ اپنے بچے کے لئے دعا کرنا ۔ جبرائیل کو حکم ملا ۔ تحت الثریٰ سے پانی نکال لا ۔ ع
عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ۔ ماں لعد بیٹی کا تذکرہ —— ماں بیٹی کی دعا والعبث علیک
پالا جب پر بڑا ہوئی تو اس کو بیان کی سمجھ دینا —— حضرت سیدنا یوسف کو وزارت ملنے کی خوشخبری
ملنا ۔ یوسف علیہ السلام کی مرض —— یعقوب علیہ السلام کو حکم ملا کہ یوسف علیہ السلام کی ملاوہ
کو زندہ کرنے کا حکم —— ورفع ابویہ علی العرش —— والدین کس قدر حسین لگ رہے ہیں ۔
اسماعیل کے لئے چشمہ نکالا —— زم زم
۔ خلیل اللہ نے جس کے لئے حق سے دعائیں کی ۔ ذبیح اللہ نے وقت ذبح جس کی التجائیں کی ۔
قبیلہ بنی جرہم اور اسماعیل کی زبان مل کر عربی بنی ۔ تاکہ میں نے اس زبان میں اپنا حبیب بھیجوں گا
ابراہیم علیہ السلام نے سارہ سے اجازت لی —— واقعہ ۔ اسماعیل علیہ السلام نے کہا
آج میرے باپ کی خوشبو آئی ہے ۔ انی لاجد ریح ابیہ ابراہیم خلیل اللہ —— اے انسان تمہیں
کیوں خوشبو آئی —— سب سے احوال بتائے —— دوسری مرتبہ ۔ پاؤں دھوئے ——
جل ہوئے پر آنا ۔ تیسری مرتبہ آنا ۔ کعبہ بنانا —— ربنا وابعث فیہم رسولا من انفسہم —— دعا کرنا ۔
ولادت باسعادت ۵۷۱ ۔ ربیع الاول ملک عرب دا شہر مکہ خاندان قریش ۔ تاریخ ۱۲ ۔
دن پیر ۔ حضرت عبداللہ کی نسل پاک سے ۔ حضرت آمنہ دی بطنِ اطہر وچوں ۔ ——
علماء فرماتے ہیں فاروق اعظم سے روایت ہے کہ اصحاب نبی کا واقعہ ۔ سرکار دو عالم پیارا واقعہ سوال کیا
حضرت یوسف علیہ السلام دا واقعہ آپ نے بیان کیا ۔ حضرت عمر نے سوال کیا ۔ متیٰ وجبت لک النبوۃ ۔
آپ کب نبی بنے ۔ کنت نبیا و آدم بین الماء والطین ۔ الآن کما کان —— علماء بیان کرتے
تھے ۔ ادھر اولیاء آگئے انہوں نے پوچھا کیا کر رہے ہو ۔ آؤ ہم بتاتے ہیں کہ حضور دا میلاد اللہ تعالیٰ آکھدا
اے ۔ کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف —— کوئی چیز نہ تھی —— جو ہم شوق کی لذت
تھی ۔ جو پہلی تجلی آئی ۔ میرے نور دی ہوں شعاع نکلی —— اس کا نام رکھا —— کن یا محمد ۔ ——

التزام کرتے ہیں کہ خواجہ معظم کو ملا دیتے ہیں ___ ۸ صوفی محمد یار فرماتے ہیں ___

۹ محمد محمد پکیندیاں گزر گئی — میں اپنی جوانی تے قربان کھتواں۔

احد نال احمد — ملیندیاں گزر گئی ___

حلیہ دی ڈاچی کالا کر کے تصور — کھوڑے ڈاچیاں دے چھیندیاں گزر گئی ___

خدا سائیں دے محمد بن آون تو صدقے

خواجہ صاحب نور محمد باہسوال والے ان کے پیر بھائی ہیں۔ خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن والے کے مرید خواجہ محمد جیارا صاحب والا + خواجہ نور محمد باہسوال والے پیر بھائی ہیں وہ عالم بڑے تھے۔ وہ جب آئے تو کاغذ آگے رکھ دیا۔ کہ جناب یہ دیکھو میں نعت لکھی ہے۔ یہ دیکھو صحیح ہے کہ خواجہ صاحب دیکھن لگ پئے۔ اوہناں فرمایا کم بشر صحیح نہیں۔ اوہناں فرمایا جی کیوں۔ اوہناں فرمایا توں اس حدیث قدسی دا ترجمہ کیا کرنا ایں۔ جیں دے وچ رب کریم نے فرمایا اے۔ کنت کنزاً میں چھپا ہوا اک خزانہ ساں۔ فاحببت میں پسند کیتا کہ میں ظاہر ہواں۔ تے اوہدے وچ تے معلوم ہوندا اے۔ کہ چھپا ہویا وی رب آ۔ تے ظاہر وی رب ہویا۔ تے جیڑا توں ترجمہ کیتا اے۔ اس اوہ معلوم ہوندا اے۔ کہ بنن والا کوئی ہور اے۔ تے بناون والا کوئی ہور اے۔ کہ (خدا سائیں دے اپنے دو ترجمہ آرہے ہیں۔ روشنی ایک آئے گی شعر اترجمہ غلط اے۔ اوہناں فرمایا انج صحیح جا کرو۔

___ خدا سائیں دا محمد بن آون توں صدقے۔

جب چھپا ہوا تھا۔ اللہ سی۔ ظاہر ہویا محمد رسول اللہ ہاں ___

اللہ کے ہاتھ میں ہے قرآن پاک ہے ان الذین یداللہ فوق ایدیہم۔ اگر ہاتھ دیکھنا چاہتے ہو محمد رسول کا شکر بھیجئے یہ ساری بحث ___ انشاء اللہ آرہا ہے۔ مگر دیکھنے کو منظم ہے۔

صبح کی عبادت سے دیر سے آیا ___ آتانی ربی میرے پاس میرا رب آگیا۔ قال لی اس نے فرمایا فرشتے کیوں جھگڑا کر رہے ہیں ___ فوضع یدہ بین کتفیّ اس نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا۔ فتجلّیٰ لی ما فی سے ساری کائنات میرے سامنے ظاہر ہو گئی۔ آپ سے علم و کلام ___ حضرت زینب کے بال ___ لی مع اللہ وقت ___ وقتوں لطیفی و یسقینی ___ ۸ خدا سائیں دے محمد بن کے وی

اوہ یار کلو کلوڑی رات والا — سوہنا بھیس وٹا کے آ گیا

اوہ سوہنا ستارہ مدینے دا — بن آپ محمد آگیا ___

جبرائیل سے پوچھا ہم کس نسل سے ہیں ____ کہ آیت کریمہ اکبرا ____ فما ظن شئی بجبینی میری پیشانی دیکھ کر
واللہ ____ انا ھذا الکوکب ____ ۔

اس صورت نوں میں جان گیا ____ سبحان اللہ نے رب دی شان آکھاں ____

Mattah
۲۰۱۳ — ۱ — ۱۱ (PM) ۹ — ۴ — ۳۶ (جمعہ)
۱۴۳۴ — ۱۲ — ۶

شانِ رسالت ﷺ ۸۰ احمد دین صدیقی

سامعین محترم ۔ موت اک دروازہ ہے ۔ جس سے تمام نے گزرنا ہے ۔ موت اک پیالہ ہے جس کو تمام نے پینا ہے ۔ ہر موت موت میں بڑا فرق ہے ۔ کافر دی موت ہو رہی ہے ۔ ایمان والے دی موت ہو رہی اے ۔ حضور دے غلام دی موت ہو رہی ہے ۔ کسی فوت ہوئی ۔ تساں جنازہ پڑھیا ۔ قاری صاحب نے پڑھایا اس دے بعد دعا منگی گئی ۔ اگر ہزار بندہ جنازے نال ہے ۔ ہزار قرآن مل گیا ۔ اندازہ فرما لو ۔ ایمان دا دے بعد مرن تو بعد پتہ لگدا اے ۔ قرآن کنے ملے ہو ۔ اس نوں دعاواں کنیاں ملیاں ہیں ۔ اس نوں ثواب کتنا ملیا اے ۔ تہاڈے ہوں نہیں ملیا ۔ ساڈے نوں وی ملیا اے ۔

میرے آقا نے فرمایا ____ ایہہ احد محبوب اے ۔ سانوں نوں کملے ہر کعاب باندا اسا ۔ سرڑیاں کھجوراں اگا جاندای ۔ سارا کجھ میرے آقا دے صدقے نال اے ۔ اللہ دا پیار حضور دے صدقے نال ۔ فرمایا محبوب انہاں نوں آکھو ۔ جیہڑی ۵ پڑھی جان ۔ میں ۵۰ لکھی جاناں آں ۔ ہاں نمازاں ایتھے ہی پڑھ لو ۔ جنت وچ نماز نہیں ہونی ۔ ایتھے ای پڑھ لو ۔ ایتھے ای داڑھیاں رکھ لو ۔ جنت وچ داڑھی نہیں ہونی ____ ایہو ای میرے آقا دی بہت بڑی نعت اے ناں ۔

عزیزان گرامی مومن دی موت اس دے واسطے تحفہ اے ۔ مومن دی قبر جنت دے باغاں وچوں اک باغ اے ____ میرے نبی دے دنیا تے جنت دے چھوٹے دے ٹکڑے ہیں ۔ میرے آقا نے فرمایا میں دیاں پیراں دے وچ جنت اے ۔ میرے رسول نے تے دنیا تے جنت بنا چھڈی اے ۔ ای سارا کجھ میرے آقا دے

صدقے نال اے۔ ایہہ امت دی شان بہت زیادہ اے۔ فرمایا محبوب اپنے غلاماں نوں فرمادیو
ایہہ تِن دفعہ قل شریف پڑھن دیں پورے قرآن دا ثواب دے دیناں آں۔ ایہہ سارے حضرات
دعا واسطے آئے ہین۔ دعا دی جان کی اے اگے دی درود پاک پڑھیا جاندا اے تے پچھے وی
بندہ منگن واسطے اللہ دین واسطے۔ رب فرمایا دستخط محبوب دے کروالیا جے۔ درود و سلام
پڑھو لو۔ ——— صحابہ کرام نے عرض کیتی آقا ——— صحابہ پچھدے گئے مسئلے نکلدے گئے
عرض کیتی آقا جنت وچ سوہنیا پہلے کون جائے گا۔ میرے آقا نے فرمایا۔ میرا پیارا بلال جائے گا۔
——— تفصیلاً ——— عرض کیتی آقا عورتوں میں سے جنت میں پہلے کون جائے گی۔
میرے آقا نے فرمایا۔ حضرت زینب۔ میرے صحابی دی بیوی جاوے گی۔ عرض کیتی آقا آپ دی امی
حلیمہ سے پہلے۔ ——— تفصیلاً۔ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا وچوں جوڑا چکیا تے اپنا
حبیب عطا فرمادتا۔ آپ کی بیٹی سے پہلا ——— جیہڑی سواری تے میری بیٹی سوار ہووے گی۔ اس
دی لگام زینب دے ہتھ وچ ہووے گی ——— اس دی وجہ ایہہ سی۔ کہ اوہ مائی بہت سارے دی
بڑی پابند سی۔ ایہہ اللہ تعالیٰ دے سارے انعام۔ ایہہ حضور دی وجہ توں ہے۔
میرے آقا نے اوہناں دی دسیا اے جو سب توں پہلے جائے گا۔ تے اوہناں دی دسیا جیہڑا لحد وچ جائے
——— قیامت والے دن پہلا سوال نماز دا ہووے گا۔ میرے آقا سوال وی جاندے ہین۔ میرے
آقا جواب وی جاندے ہین۔ اعلیٰ حضرت فرماندے ہین۔

سر عرش پر ہے تیری گزر ——— دل فرش پر ہے تیری نظر

میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا۔ جنت والیاں دے نامہ اعمال داہنے ہتھ وچ ہون گے تے جہنماں
——— میرے آقا نے تے سب کچھ دسیا اے۔ وضو دا ادب میرے نبی نے دسیا اے۔ مسجد دا
نماز دا ——— قرآن۔ امام۔ عالماں۔ بزرگاں ——— امی۔ ابو۔ سب کچھ میرے نبی نے دسیا
سرکار نے دسیا اے قبر دا پہلا سوال ——— دوسرا تیسرا ——— صحابہ نے عرض
کیتا۔ آقا جنت دے دروازے کتنے ہین۔ میرے آقا نے فرمایا آٹھ۔ میرے صحابیو پتہ اے جنت کتھے
اے۔ جنت آسماناں توں اُتے۔ تے اک دروازہ مشرق توں مغرب تک۔ جہنم زمین
توں تھلے۔ میرے آقا نے جہنم دے دروازے ۷ ہین تے جنت دے ۸ (اٹھ) کوئی شئے نہیں
جیہڑی میرے نبی توں چھپی ہووے۔ سعودی بات ایہہ اے۔ کہ میرے نبی تے رب کو دیکھا ہے،

سب توں وڈا مسئلہ تے چھپیا ہویا۔ تے غیب تے باقی چھوٹیاں غیباں نیں۔ جو وڈا غیب سی اوہ
وی میرے نبی نے ویکھ لیا۔
ساری کائنات دے سبھے اک پاسے۔ صحابی دی نیند اک پاسے۔ سارے صحابہ دا مقام اک پاسے
سیدنا صدیق اکبر دا مقام اک پاسے۔ اس واسطے کہ ہر ویلے میرے نبی دے نال سفر وچ میرے نبی دے نال۔
عمل رہیا نال۔ غار وچ نال۔ سکھ۔ حج۔ مکے۔ مدینے۔ غار۔ مزار وچ نال رہے۔
علماء نے فرمایا کہ ان کی شان کیوں زیادہ اے۔ ان کے دل میں میرے نبی دا پیار زیادہ سی
سپ دے ڈنگ ماردا رہیا۔ اپنے پیر نہ ہلن دتا۔ محبت دی انتہا اس کو کہتے ہیں۔
سپ نے وی آکھیا ۔ آ سے آ سے عمر گزاری
خدا دی قسم اے بڑا مقام اے جدوں غار وچ گئے۔ سیدنا صدیق اکبر پہلے گئے۔ عرض کیتی آقا غار
پرانی اے کوئی تکلیف نہ دے۔ میں پہلے جانا آں۔ فرمایا میرے صدیق مبارک اے ہو گئے سوہنا کوئی۔
بندے دی قبر اوتھے ہوندی اے جتھوں دی مٹی لگی ہوندی اے۔ ایہہ پیدا ہو کے وچ مکے
شریف۔ مزار اے مدینے پاک۔ پتہ چل گیا مٹی اوتھوں دی لگی اے۔ اینجے آپ نے بلایا ہے
وہاں میں بلا لوں گا۔ اس دھرتی نے نہ پیدا کیتا ایہناں جیہاں یاراں درگا۔
نہ کوئی ہویا نہ کوئی ہوسی۔ ایہناں جانثاراں درگا۔
اعظم شان صدیق دکھیاں اے اک یار ہزاراں درگا۔
فرمایا علی چڑیاں اکھاں دکھیاں میں میں دیکھ رہیا سی۔ میرے نبی نے لعاب دہن شریف چڑیاں اکھاں
تے لایا۔ ان کے کہا ٹھیک کر میریاں اکھاں تے لایا۔ میرے صدیق نوں سپ نے ڈنگ ماریا۔ آپ
نے لعاب شریف چڑھا پیر تے لایا۔ علی کو فرمایا صدیق نوں میں نے دیکھیا۔ شاہ دی چڑی سی اے
دروازہ نبی دا سی۔ علی نکاح چڑا ہا۔ بیٹی اللہ دے نبی دی ہا گئی۔ اوہناں کیہا گل ٹھیک اے
پر سفر۔ شادی نبی دی ہا گئی۔ بوہا صدیق چڑا ہا ں۔ آپس وچ لڑ پئے
کرم سن۔ قرآن کریم گواہ اے۔ جس گھوڑے تے صحابہ بہہ جائے شان ودھ گئی۔ تے جس دے
کندھوں پر میرا نبی بہہ جائے ۔۔۔ بارو۔ سو گوڈی سواری اپنی طاقت دے نال چلی ہیں۔ پر
نبی دی سواری میرے رسول دی طاقت نال چلی۔ اماں حلیمہ دی ڈاچی آئی تے دیکھے رہ گئی سی۔
گئی تے اگے نکل گئی۔ ایہہ طاقت میرے رسول دی اے۔ تیں میل چڑھائی سیدھا لوا

کے ساتھ نہیں رہ سکتے نہیں۔ کوئی جگہ نہیں۔ ٹن میں چڑھائی ہو، بڈھا بندہ ـ نبی دا یار
لے کے کندھیاں تے ٹن میں چڑھائی چڑھ گئے۔

Abbas
٢٠١٣ — ١٠ — ١٢
١٤٣٤ — ١٢ — ٦

٤٣ — ١٢ — ١١ (A.M)
بروز (ہفتہ)

—o—

راجہ عبد المجید کے قل شریف
پر خطاب

احمد دین صدیقی۔ ٢٠١٠ — ١٢ — ٢
چک ١٩٥ ر.ب۔ ١٤٣١ — ١٢ — ٢٥
(بروز جمعرات 9 — 55 am)

خطبہ ـــ كل نفس ذائقة الموت ـ وفي مقام آخر ـ الذين يحملون العرش ومن حوله يسبحون
بحمد ربهم ـ ويستغفرون للذين آمنوا ـ وفي مقام آخر ـ والذين جاءو من بعدهم يقولون
ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ـــ (درود شریف)
ـ لحد میں عشق مصطفیٰ کا داغ لے کے چلے ـ اندھیری رات تھی شمع چراغ لے کے چلے ـ
ـ معزز محترم موت دا ایہہ مطلب نہیں ہے ـ ختم ہو گئے۔ نہیں۔ الموت تحفۃ المومن۔ مومن واسطے
موت تحفہ اے۔ ساڈا بھائی تے شہید اے ـ تے شہید دے جنازے نال رلن والا وی بخشیا جاوے
گا۔ پھر ایہہ نمازی وی سن ـ صحیح العقیدہ وی سن ـ بزرگاں دے عشق والے اللہ تے اللہ دے محبوب دے عشق
والے ـ صبح صبح اٹھ کے نماز پڑھن والے ـ یقین جانو اس بندے وچ بڑیاں خوبیاں سن ـ
ٹر گئے دلدار دلاں دے وطنوں چک ہزاراں ـ سنجی ہوئی حویلی دسے جدوں لنگ گئیاں اساں
ـ معزز ایہہ نمازی بندے سن ـ ایہہ اللہ دے محبوب تے درود پاک پڑھن والے سن ـــ پنج ٹائم نماز پڑھن
والے سن ـــ ذکر خدا کرن والے سن ـــ ذکر مصطفیٰ کرن والے سن ـ اوہناں دے دل دے وچ قرآن دا
بڑا پیار سی ـــ قنے دوست آئے نیں۔ دعا واسطے آئے نیں ہر قدم دا صدقہ۔ اللہ پاک تے
تہانوں دس نیکیاں عطا فرمایاں گئیں۔ ساڈے دس گناہ معاف ہو گئے نیں ـ دس درجے بلند ہو گئے

ہیں۔ ایتھے محنت تھوڑی اے اجر بہتا اے۔ اللہ فرماندا تینوں ویکھاں یا اپنے حبیب نوں ویکھاں ۔
میرے آقا فرماندے ہیں۔ اوہ زبان مبارک اے۔ جہندے وچہ کدی خُدا بولدا اے۔ کدی مصطفیٰ
بولدا اے۔ کائنات غلط ہو سکدی اے۔ ہواواں دے رخ بدل سکدے نیں۔ دریاواں دے رخ
بدل سکدے نیں۔ زمین بدل سکدی اے۔ آسمان بدل سکدا اے۔ سورج۔ پر میرے
نبی دی زبان نہیں بدل سکدی ــــ میرے آقا نے فرمایا میرے غلامو۔ تن واری قل شریف پڑھ ولیا۔
تینوں قرآن دا ثواب مل جائے گا۔ محنت تھوڑی اے ــــ وچہ کی اے۔ فرمایا تینوں ویکھاں
یا اپنے حبیب نوں ویکھاں ــــ پنج نمازاں پڑھن والیا۔ تینوں اللہ ۵۰ ــــ نمازاں نوں توں نہ چھڈیں۔
نماز تینوں قبر وچہ نہ چھڈے گی ــــ ہاں ہاں ــــ نماز قبر وچہ آجاندی اے۔ درود پاک قبر وچہ
آجاندا اے ــــ کلمہ ــــ نیک اعمال ــــ دعاواں ــــ نیک اولاد دیاں دعاواں قبر وچہ ــــ
روزے۔ قرآن ــــ مدینے دا تاجدار ــــ یاراں میتوں آن ڈٹھا ــــ
(۱) جدوں شہید شہید ہوندا اے۔ ایہہ اللہ تعالیٰ دی زیارت کردا اے۔ شہید دی جان پچھے نکلدی اے
جنت وچہ محل پہلے ویکھ لیندا اے۔ میرے نبی کو پہلے ویکھ لیندا اے ــــ
(۲) قبر پہلی منزل اے۔ توجہ کرو۔ قبر وچہ اسی نال نہیں ــــ ایہو ــــ قبر وچہ مدینے دا تاجدار نال اے۔
(۳) قبر وچہ جن دی لائٹ نہیں۔ بتیاں۔ بجلی ــــ سورج۔ ستارے ــــ قبر وچہ میرے نبی دے چہرے دا نور
ہوسی گا۔ آقا جنی دیر نہیں آئے سو۔ قبر وچہ اندھیرا سی۔ جس آئے او قبر وچہ سویرا اے ــــ
سوال پیدا ہویا۔ (یار) حضور پاک اک نیں ــــ اینیاں قبراں وچہ کیویں آجاندے نیں۔ اللہ دے
بندیو۔ جان کڈھن والا فرشتہ اک اے۔ اوہ ہر جگہ تے آسکدا اے۔ مدینے والا کی آسکدا
نہیں تے تھلے والے مسئلے وی اتے آگئے نیں ــــ اک آدمی نے کہیا دعا کیویں پہنچدی اے۔ جس آکھیا
ملک نوں بنا کر ــــ ایہدی لوڈ کیویں پہنچدا اے ــــ جے ایہدی لوڈ نوں بننا ایں پہنچ جاندا اے
تے دعا وی پہنچ جاندی اے۔ ایہدے پرزے انگریزاں بنائے نیں ــــ دعا میرے نبی نے بنائی اے۔ ساڈا
عقیدہ وہ ہے جو صحابہ دا عقیدہ اے۔ دعا پہنچدی اے۔ ایہہ عقیدہ پاکستان وچہ بنایا نہیں گیا۔
ایہہ کوئی لاہور ملتان ــــ بنایا نہیں گیا ــــ ایہہ ہندوستان وچہ بنایا نہیں گیا ــــ ایہہ مدینے شریف
پڑھایا گیا اے۔ موت موت دے پر بڑا فرق اے ــــ موت دا ایہہ مطلب نہیں ختم ہو گئے یا تباہ ہو گئے۔
برباد ہو گئے ــــ میرے آقا فرماندے نیں۔ مومن دی موت نعمت اے۔ مومن واسطے موت رحمت اے

موت واسطے ایک سیڑھی اے خدا تے خدا دے رسول نوں ملن واسطے ـــ یاراں سنوں ـــ
ساڈی موت ہور اے اللہ والیاں دی موت ہور اے۔ کافر دی موت ہور اے۔ بخشش دی موت ہور اے
ولیاں دی موت ہور اے۔ میرے بابا فرید گنج شکر قبر دے وچ ویکھے گئے۔ میرا نبی پہلوں آ گیا ـــ یار جیہڑا اپنی
کاواں واسطے اینا پیار کردا اے۔ اوہ پتھر مار دے وی دعاواں دیندے نیں۔ اوہناں واسطے رحمت
اے۔ اوہ سانڈے واسطے کنی رحمت ہووے گا ـــ جیہڑا اپنی کاواں نال پیار کردا اے۔ اوہناں کنڈے
سٹے۔ اوہناں پھل سٹے ـــ اوہناں گالاں دتیاں۔ اوہناں دعاواں دتیاں۔

وہ نبیوں میں رحمت کا لقب پانے والے ـــ مشہور فرماندے نیں لوگو
میرے نبی دا بے شمار رحمت ـــ اٹھنا ـــ سونا ـــ قبر میں آنا ـــ بولنا ـــ کھانا ـــ پینا ـــ صورت
سیرت ـــ اسی ـــ قرآن رحمت ـــ کلمہ رحمت ـــ میرے نبی پاک علیہ السلام دا سارا
دین رحمت ـــ میرا نبی سر مبارک توں لے کے پیراں تک رحمت ـــ کیوں نہ ہووے تاں رحمت

میرے آقا اک گلی توں گزرے میرا شاہ سواری ڈری ـــ

گزرا وہ جس راہ گزر سے ہوئی وہ راہ گزر نور دہن نور جسم نور جان نور دن منور
اس نور مجسم کے ہیں ـ حسن و حسن منور ـــ

میرا آقا اترے کھجور دیاں ٹہنیاں توڑیاں۔ دو قبراں تے رکھیاں۔ یار ٹہنیاں قبر تے رکھدے او۔
میرے آقا دی سنت اے۔ میرا او محبوب اے جیہدی اک سنت پوری کر بیٹھے ـــ سو شہیداں دا ثواب
صحابہ نے عرض کیتی آقا وجہ کی اے۔ جس مسئلے دا کاشانہ توں پتہ نہیں۔ میرے رسول نوں پتہ اے
اللہ دی قسم میرا نبی حق ہووے تاں ـــ اوہ مسئلہ حل ہو جاندے جیہڑا جبرائیل نوں سمجھ نہ آوے

جس طرف نظر اٹھتی ہیں کونین ادھر ہو جاتی ہے۔
ہر ذرہ دن بن جاتا ہے ہر قطرہ گوہر ہو جاتی ہے۔

فرمایا میری سواری ڈری اے۔ میری ڈاچی نوں پتہ اے دو قبراں والیاں نوں عذاب ہو رہیا اے۔ عقیدہ
صحابہ والا رکھو۔ صحابہ نے عرض کیتی ـــ عذاب کیوں ہو رہیا اے ـــ (۲) (مدینے پاک جانا ڈاچی)
نماز بعد وچ عقیدہ پہلے ـــ روزہ ـــ حج ـ وضو کردے او۔ ایہہ اتوں پاک کردا اے۔ عقیدہ
وچوں پاک کردا اے ـــ سامعین محترم۔ بعض لوگ کہندے نیں کہ قرآن نہیں پڑھدا۔ اوہ حوی
سمجھے نیں ـــ نہیں ہو سکیا ـــ ساڈے ایمان والیاں نوں پہنچیا اے ـــ کئی مولوی آکھدے نیں دعا

نہیں پہنچدا ۔۔۔ رب دروازے بند نہیں کردا ۔ اوہ سوندا وی نہیں ۔ اوہ آہندا اے میں
سوں جانواں ۔ پھر لوکاں دیاں کون سنے گا ۔ اللہ اوہ نہیں دعا منگیے تے لڑ پوے ۔ اللہ اوہ
نہیں ۔ جیہڑا رُس جائے ۔ گل پئے جائے ۔۔ اللہ اوہ اے دعا منگیئے تے راضی ہوندا اے ۔

جو در مصطفیٰ دی کر لئے غلامی ۔۔۔ اس وجہ ہے نیک نامی

خدا دی قسم اے توں کملی والے نال پیار کر کے ویکھ ۔ پھر قبر وچ توں ڈرکیے جانتی گا ۔ پھر اپنی بیلوں آکھے
گا ۔۔ گھنیاں رکھیے تے فائدہ اے ۔ جے بیٹھے دعا منگن ۔ جیہڑا بندہ میں ثواب کہندا اے
لوک کہندے تے نبی نوں پتا نہیں لگدا ۔ اوہ جناب بیوی نوں لے جاندا اے ۔ تیہڑے گھر بیٹر جیسی
ڈاکٹر کہندا اے ۔ قرآن کریم قبر وچ آجاندا اے ۔۔ قبر دا ساتھی اے ۔ دنیا ۔ دین ۔ حشر
جنت ۔ پر شرط اے ۔ توں قرآن نوں نہ چھڈیں ۔ تے قرآن تینوں نہ چھڈے گا ۔۔ توں نماز
۔ کلمہ ۔۔ پتر قرآن ایدھر کھولدا اے ۔ پھر رب جنت اودھر کھولدا اے ۔ اک حدیث
پاک میری نظر چوں گزری اے ۔ کہ جنازہ پڑھن والے نوں اللہ احد پہاڑ جنا ثواب دیندا اے
یا اللہ جنت تھوڑی اے اجر بہتا اے ۔ فرمایا تینوں ویکھاں یا اپنے حبیب نوں ویکھاں ۔
جیہڑا اک مہینے دا روزہ ۔ نماز پنج پڑھے ۔۔ جیہڑا اک نیکی کرے ۔ اللہ دس دا ثواب
70 ۔ 700 ۔۔ [illegible] فی کل سنبلۃ ۔۔ رب آہندا اے جے اک دانہ بیجیں میں
اس دا ست سو کر دیواں ۔۔ تے میں اک نیکی دا ست سو کر سکنا واں ۔۔ پھر پھر
آقا نے دعا منگی اے میرے اللہ میری امت نوں ہور دے ۔۔ اوہ اک توں لے کے ست سو تک اللہ
غنی کلدا اے ۔ میرے اللہ ہور عطا کر ۔ فرمایا محبوب شہادی مسجد نبوی وچ جیہڑا اک نماز پڑھے تے میں
پنجاہ ہزار لکھ دیناں آں ۔۔ پھر نبی نے پھر دعا منگ دتی ۔ اے اللہ میری امت نوں ہور عطا کر دے ۔
اللھم اُدخلنا فی شفاعتہ ۔۔ ساڈیاں جھولیاں تے لبریز گئیاں پر اس محبوب دا دل نہیں بھریا
ساریاں جہاناں دا درد ان دے جگر میں ہے ۔ جس نبی دی شرافت وچ ۔ جس نبی دے دین
وچ ۔ پانی ضائع کرنا گناہ اے ۔ میں کہنا آں خون ضائع کرنا ۔ کتاں گناہ ہووے گا ۔
۔ بابا صاحب ۔ داتا صاحب ۔۔ قرآن فرماندا اے ۔ جس نے اک مومن نوں بچایا اس نے
پوری کائنات نوں بچایا ۔ جس نے امام حسین نوں قتل کیتا اے اوہ کیویں بچ جائے
گا ۔۔ سامعین محترم ۔ ایہہ سارے وسیلے نیں ۔ غسل ہے لکر ۔۔ ایصال ثواب تک

111
٥11

وسیلہ اے۔ ایہہ سارے وسیلے ہین۔ نماز کم آئے گی۔ روزہ۔ حج۔ نیک اولاد۔
نیک دوست۔ ولی تے بزرگ۔ کلمہ۔ قرآن۔ رمضان کم۔ نیک عمل۔ پر اللہ دا کرم
اے۔ دوسریاں چیزاں اوتھے کم آن گئیاں۔ مدینے والا پہلو کم آئے گا۔
قبر دا سوالات ___ میرے نبی نے سوالات دسے تے جواب وی دسے
پہلا نماز دا سوال ہے۔ پانی توڑیا اے لعد وچ پوچھیا جائے گا۔ چھلیاں۔ توڑی۔ بچے۔
دودھ وچ پانی ___ سب توں پہلے نماز ویکھی جائے گی۔
دنیا دی عورت اپنے تکلیف دیندی اے اپنے بندے نوں۔ جنت دی حور اوتھے آہندی اے
بابخت ایہہ تے میرے کول آن والا اے۔ جنت ستاں آسماناں توں اُتے۔ حور نوں پتہ لگ
گیا۔ حضور نوں کوئی پتہ نہیں لگیا۔ لوگ کہندے ہیں او نبی جوں اوہناں واسطے۔ میں آکھنا
میرا نبی آیا جو پوری کائنات واسطے۔

۱۲ - ۲
۱۳ - ۱۰ - ۱۴۳۴
۷ - ۱۲

بروز اتوار (P.M) ۵۸ ___ ۴۲ ___ ۱۲

— ٥ —

محمد فاروق دلو کے قلم ___ احمد دین صدیقی
شریف 10-12-3 ___ چک 195 گ ب۔ بی
جمعہ 31-12-26

سب توں اعلیٰ دا اعلیٰ پیارا نبی ___ میرے آقا اعلیٰ ہین۔ میرے نبی دا شہر اعلیٰ
میرے نبی دا خاندان اعلیٰ۔ میرے نبی دا کلمہ اعلیٰ۔ میرے نبی دی کتاب اعلیٰ۔ میرے نبی دی سیرت
اعلیٰ۔ میرے نبی دی صورت اعلیٰ۔ میرے نبی دی امت اعلیٰ۔ اعلیٰ حضرت نے کمال کر دتی ___
سب توں اعلیٰ والی ___ جس امت وچ آئے ہین۔ او امت اعلیٰ۔ جیہڑے خاندان وچ
آئے ہین۔ او خاندان اعلیٰ ___ جنہاں شہر وچ آجان اوہناں دا شہر اعلیٰ ___ جنہاں خواب وچ آجان
اوہناں خواب اعلیٰ۔ اماں حلیمہ دے گھر گئے او دائی اعلیٰ ___ میرے نبی دی آل اعلیٰ میرے نبی
دا صدیق اکبر اعلیٰ۔ میرے نبی دا فاروق اعلیٰ ___ میرے نبی دا ذوالنورین عثمان غنی اعلیٰ۔ میرے نبی دا بلال

بلال اعلیٰ۔ مولا علی مرتضیٰ اعلیٰ ۔ سارا سارا امتی اعلیٰ ۔ نبی دعا منگ رہے ہین۔ اللہ
کملی والے دا امتی بنا لے ۔ رسول دعا منگ رہے ہین۔ میرے آقا دی آل اعلیٰ۔ میرے آقا
دا امام حسین اعلیٰ ۔ میرے آقا دیاں بیٹیاں اعلیٰ ۔ میرے آقا دے نواسے اعلیٰ ۔ یزید دا آکھنا
معاذ اللہ ۔ حسین میں تیرا ذکر ختم کردیواں گا۔ تیرا چرچا ختم کردیاں گا۔ تیرے کمالات ختم کر
دیواں گا ۔ تیریاں کرامتاں ختم کر دیواں گا ۔ تیرا ذکر ختم ۔ میرے آقا حسین نے فرمایا ظالما۔
اگے مسیتوں منن والے وی ہون گے۔ تے مسیتوں منن والے وی۔ اج امام حسین پاک دا
ذکر کرناں ایں ۔ جہ ساڈے گھر جے عادتاں ساڈے والیاں۔ ساڈے گھر پلے عادتاں
ساڈے والیاں ۔ جہ نبی دے گھر پلے عادتاں نبی والیاں ۔ اعلیٰ حضرت نے کمال کیتی۔

؎ تیری نسل پاک میں ہے ۔ حسین اوہ ہے جنوں گھٹی میرے نبی نے
دتی اے۔ سانوں پانی دی گھٹی ۔ دودھ ۔ کھجوراں ۔ گھنڈ۔ گڑ تے شکر ۔ آقا حسین
اوہ ہے ۔ جنوں میرے آقا نے اپنے لعاب دی گھٹی دتی اے۔ حسین اوہ اے جنہاں پیشانی
دی سیرت ۔ چلنا ۔ شہادت ۔ ذکر ۔ محبت ۔

مثال ۔ چابی اور تالہ ۔ چابی اپنے واسطے ۔ تالہ چوراں واسطے ۔ قرآن وچ اسا اکے
لا ۔ اک ہے الا ۔ لا یزید واسطے ۔ الا حسین واسطے ۔ تالہ یزید واسطے
چابی امام حسین واسطے۔ جنت دی چابی امام حسین کول اے۔ دین دی چابی امام
حسین کول اے۔ حوض کوثر دی چابی ۔ شہادت ۔

جتھے نمرود ہووے اوتھے ابراہیم دا ہونا ضروری اے۔ جتھے فرعون ہووے ۔ اوتھے موسیٰ علیہ السلام
دا ہونا ضروری اے ۔ جتھے یزید ہووے اوتھے امام حسین دا ہونا ضروری اے۔ حسین قرآن
نوں وکھرا ہیں۔ حسین زندہ اے۔ کردار زندہ اے۔ نام زندہ ۔ خون زندہ ۔ نانا۔
ابا ۔ امی زندہ ۔ شہادت ۔ مرید ۔ قتل حسین اصل میں
کوئی غلام حسین اے۔ نور حسین ۔ معظور ۔ خادم حسین ۔ محمد حسین ۔ یزید دا ناں لین والا
کوئی نہیں ۔ جو یزید نوں امام حسین کہندے نیں ۔ (زنقلم)
قرآن حسین توں وکھرا نہیں ۔ تے حسین قرآن توں وکھرا نہیں ۔ قرآن دی ہے ۔ تے حسین دی سیرت
قرآن اور حسین وکھرا ہو سکدا نہیں ۔ کیوں قرآن نانا جی دے گھر وچ آیا ۔ تے حسین وی نبی

قرآن وی پاک اے۔ تے حسین وی پاک اے۔ قرآن ہدایت تے حسین دی ہدایت۔ قرآن دی
خدا دا اے۔ تے حسین وی مصطفیٰ دا اے۔ قرآن دی آواز وی اوہ ای اے۔ تے حسین دی آواز وی اوہ
ای اے۔ قرآن دا آئینہ وی اوہ ای اے۔ تے حسین دا آئینہ وی اوہ ای اے۔ قرآن دا مقصد تے حسین
قرآن دی عدالت تے حسین دی عدالت۔ حسین نے فرمایا ظالما۔ قرآن خدا دا اے۔
قرآن نے فرمایا۔ حسین مصطفیٰ دا اے۔ قرآن حسین دا ذکر کر رہیا اے۔ تے حسین قرآن دا ذکر
کر رہیا اے۔ کوئی ایک نوں منیدا اے۔ تے دوسرے نوں نہیں منیدا۔ کوئی دوجے نوں نہیں منیدا۔
—— اسی ساریاں نوں منیدے آں —— حسین گھوڑے تے مولا علی بہہ جان۔ اس دی
شان ودھ گئی —— حسین تے مولا حسین بہہ جان اس دی شان ودھ گئی۔ گھوڑے تے مولا
حسین بہہ جائے۔ اوہدی شان ودھ گئی۔ جس گھوڑے تے حضرت عباس بہہ جائے۔ اوہدی شان ودھ
گئی —— تے جنہاں پہاڑیاں تے میرا رسول بیٹھا سی۔ صدیق دا مقام کتنا ہووے گا۔ قرآن فرمایا
والعدیات ضبحا —— اللہ فرمایا سوہنیا۔ مینوں تیرے گھوڑیاں دی قسم ——
سواری دا تعلق کنہاں نال اے —— مصطفیٰ دا تعلق خدا نال اے ——
لوکاں آکھیاں یزید جت گیا سی۔ حسین ہار گیا سی۔ نہیں نہیں۔ جت تلوار دی نہیں کردار دی اے
آنا حسین دی تعریف کرن واسطے رب ای کافی اے۔ حسین دی تعریف کرن واسطے مصطفیٰ ای کافی اے
صحابہ کافی —— جبرائیل۔ قرآن کافی۔ اسی تکوں کردے اور اسیں نال کردے آں —— آقا دی
رحمت دا اک چھینٹا ادھر مار دے تے ڈے وی گناہ معاف ہو جان گے ——
میریاں دعا منگی —— اللہ مینوں شہزادیاں نال پیار رہے۔ جیہڑا اینہاں نال پیار کرسی
مینوں اس دے نال وی پیار اے —— اسلام دی ابتدا وی اینہاں دے گھروں ہوئی۔ انتہا وی اینہاں
دے گھروں ہوئی —— دو جیہوں توں کعبہ بنائے ہیں۔ ابراہیم علیہ تے اسماعیل —— پانچ سو
توں کعبہ بسائے ہیں —— بہ 73 بیوں توں کعبہ بچائے ہیں۔ ذوالحج سال دا آخری مہینہ۔ محرم شریف
سال دا پہلا مہینہ۔ اس دی وی ۱۰ تاریخ۔ اس دی وی ۱۰ تاریخ۔ اس دی قربانی اس دی
دی قربانی —— یزید نے آکھیا۔ میں مٹا دیاں گا —— حسین نے فرمایا ظالما۔ تیرے جیاں دے گھراں دیاں
بکیاں جان گیا۔ میرا نا حق دیا —— تیرا ناں لین والے وی ہون گے۔ تے میرا —— تیری جماعت
ہو سکی —— نے میری جماعت —— جیہڑے حسین دا ذکر کردے نیں۔ امام حسین دی جماعت

پر جگہ ہر نماز پڑھنی آسان ہے ـــــ پر کربلا دے ٹبیاں تے نماز پڑھنی مشکل ہے۔ مسیتاں وچ
جنتی کہن والے ہوون گے۔ ظالماں نوں وی جنتی کہن والے ہوون گے۔ جتھے جبائی ہووے اوتھے یزید
دا ذکر ہووے گا۔ جتھے ایمان آئے گا۔ اوتھے حسین دا ذکر ہووے گا ـــــ اللہ فرمایا نماز پڑھو۔
حسین فرمایا پڑھاں گے ایہو جیہی کہ پڑھی نہ ہووے گی ـــــ
کسے کسے گھر کوئی آذان پڑھے ـــــ پر آقا حسین اوہ ہے جس کٹی شاہ رگ کولوں
آذان پڑھی اے ـــ میرے نبی نے ہر وقت نے بانگ نہیں پڑھی۔ صفا ـ مسجد۔ میرے نبی نے جدوں
بانگ پڑھی اے۔ حسین دیاں کتاں وچ آذان پڑھی اے ـــ ایہ اس نواسے نے محمد مصطفیٰ کو ناز ہے
باقی سجدے کر دیے ہیں۔ سب نے ویکھیا ـــ پر حسین نے سجدہ کیا ـــ اٹھایا تو ـــ قرآن نے
فرمایا روزہ رکھو۔ حسین نے فرمایا اکٹھا تے دن دا رکھ دیاں گا ـــ کیہ وی لاشاں ہیں۔ سجے وی
لاشاں ہیں ـــ آقا حسین نماز پیا پڑھدا اے۔ ہے لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا ـــ
اللہ فرماندا اے جنا بھار چکن والا ہووے میں اوناں ای رکھناں آں ـــ حسین سارے دین دا بھار
چکیا اے ـــ اللہ نوں پتہ سی۔ ساری امت دا بھار حسین اک ای چک سکدا اے۔ قرآن
کہندا گیا حسین کردا گیا ـــ قرآن فرمایا اے نماز پڑھو ـــ مرزا آکھیا میں نبی آں۔ اوہ
نے نہیں آکھیا میں حسین آں ـــ حسین بننا بڑا اوکھا اے ـــ حسین اوہ بنے جہڑا سارا
کجھ دے دے ـــ جمعے دی نماز پڑھی اے ایہ ہے شریعت۔ شریعت دا معنیٰ رب کولوں لینا اے۔
عشق دا معنیٰ اے سب کجھ دینا اے ـــ ہو صدقہ خلیل بھی ہے عشق ـــ
دودھ وچ پانی ڈال دیو تو علیحدہ نہیں ہو سکدا۔ اسی طرح قرآن ـــ حسین علیحدہ نہیں ہو سکدا۔
حسین وی تے نور اے۔ قرآن وی نور اے ـــ ایہ قرآن دی رب دا۔ اوہ وی پاک ـــ
لا ریب ـــ شان اے ـــ مسلمانو ـــ کیوں ماں نے شہزادیاں نوں پڑھایا سی۔ اٹھی
اس دیاں سطراں کالیاں ہیں۔ اوہنہاں دیاں زلفاں کالیاں ہیں۔ ماں نے اٹھایا اے قرآن پڑھیا اے۔
سترا وچھایا اے ـــ سلایا ـــ جگایا اے ـــ سینے نال لایا اے تے قرآن پڑھنا۔ پانی دتا
روٹی کھوائی ـــ دودھ پیتا ـــ جھولے وچ بٹھایا ـــ چکی چلائی ـــ آٹا گڈیا اے ـــ برتن وچ
آٹا گنھیا اے ـــ پیڑا ـــ ہر کم کیتا اے ـــ نبی دا نور ہووے علی دا خون ہووے فاطمہ
دا دودھ ہووے حسین ہوندا اے ـــ قرآن آکھدا گیا حسین کردا گیا ـــ ایہ اس ماں دا ہنر اے

سیدہ طیبہ طاہرہ۔ جدوں آکھدیاں نیں میرا رسول کھڑا ہو جاندا اے کس ماں دا لاڈلا اے
جس نے اک پتر دی قربانی دتی اے اوہنے انکھاں تے پٹی بنھی اے۔ جنے 72 دتیاں نیں
ایدھر صبر خلیل اے۔ ادھر صبر مصطفیٰ اے۔ یارو۔ اوتھے پتر دا خون نہیں ڈھلیا دنبے
دا خون اے۔ ایتھے نبی دی اولاد ذبح ہوئی اے۔ اوتھے شہادت نہیں ہوئی۔ اوتھے دنبہ ذبح
ہویا اے۔ اللہ نے فرمایا۔ قال انی جاعلک للناس اماما۔ اے ابراہیم تو کائنات دا امام ایں۔
تے جنے سارا خاندان دتا اے۔ جدوں خنجر رکھی اے نال شمر دے گلے دے اتے ابراہیم علیہ السلام
روحاں ہوکے کھنڈ گئیاں۔ حوراں دیاں چیخاں نکل گئیاں۔ جبرائیل رو پیا۔ اللہ او کی پیا ہوندا اے
اللہ فرمایا میں پتا نوں اودوں پچھیں فرمایا سی۔ قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ جو میں جاننا آں تسی نہیں
جاندے۔ امام حسین نے عرض کیتی اللہ اک نوں بچا لے اس دی جگہ تے میں 72 دے دیاں گا۔
وفدینہ بذبح عظیم۔ سیدہ کائنات دا زبان نال قرآن جاری اے۔ اک ہتھ نال چکی جاری
اے۔ اک ہتھ نال پنگھوڑے دی لوری جاری اے۔ جبرائیل عرض کیتی علی کعبہ وچ جمیا اے۔ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا۔ اے جبرائیل۔ ایہہ خدا دے گھر وچ۔ ایہہ مصطفیٰ دے گھر وچ۔ اللہ تعالیٰ فرمایا حوراں ویکھ
لو۔ ایہہ محبوب دی بیٹی اے۔ زبان مبارک نال قرآن جاری اے۔ اک ہتھ نال چکی جاری اے۔ اک
ہتھ نال شہزادیاں دی لوری جاری اے۔ اللہ نے اتوں پردے ہٹا دتے۔ حوراں نوں آکھیا ویکھو

چکی ہوسی قرآن سنا دتا اے حسین دی امڑی کتھے اے۔
حسین سنا رہے وچ پنگھوڑے لوری امڑیاں تو ملدی پئی اے۔
ایہہ ہوندا حق تلاوت دا چکی آپے چلدی پئی اے۔

میرے نبی دا خاندان بڑا پاک اے۔ بیٹی دھی ہر کسی واسطے رحمت اے۔ میرے نبی دی بیٹی میرے
نبی واسطے رحمت اے۔ میرا نبی کائنات واسطے رحمت اے۔

Dabbas

٢٠١٣—١٠—١٣
١٤٣٤—١٢—٨

اتوار (AM) ٢٩—٠٣—٧

میلاد النبیؐ   نظام الدین جامی ۲۰۰۴

والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ۔ تمام حضرات انتہائی ادب و احترام ۔ صد ذوق و شوق کے ساتھ ۔ حضور نبی اکرم نور مجسم ۔ رحمت عالم ۔ فخر آدم و بنی آدم ۔ سیاح لامکاں ۔ جانِ عاشقاں ۔ محبوب شیریں دہاں ۔ محبوبِ خدا شاہ ہر دوسرا ۔ حبیب کبریا ۔ احمد مجتبیٰ ۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ درود و سلام پیش کیجئے ۔ درود پاک ۔ اللہ کی حمد و ثناء کے بعد اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرنے کے بعد انتہائی احترام کے قابل جملہ سادات کرام علمائے کرام ۔ وارثانِ منبر و محراب اور معزز مہمانِ گرامی ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے ۔ ہم اس وقت اس کے پیارے محبوبؐ کی شادی میلاد کے اندر شریک ہیں ۔ بیٹوں کی شادی ہو تو ہر کوئی سجاتا ہے ۔ بھائی جیتے ہوں تو بھائیوں کی شادی سجا لیتے ہیں ۔ بہنیں ہوں تو بھائی کو وہ ہی بھائی کو سہرا باندھا ہی دیا کرتی ہیں ۔ خوش بخت ہے وہ انسان جو آمنہ کے لال کی شادی سجاتا ہے جن کی شادی اللہ نے عرش پہ سجائی ۔ اور کتنا خوش بخت ہے جو اس شادی میں آجاتا ہے ۔ درود پڑھتا ہے ۔ اللہ کی اس کے محبوب کی حمد و نعت پڑھتا ہے ۔ اور خوش خوش شادی و سہرا اور مست بیٹھا رہتا ہے ۔ اللہ رب العزت اپنے بندوں کے حالات سے باخبر ہے ۔ جب وہ اس بندے کو دیکھتا ہے کہ وہ میرے محبوب کی خوشی میں خوش ہے ۔ تو اس پر اللہ بھی خوش ہو جاتا ہے ۔ نہ خدا کی بیوی ہے ۔ نہ خدا کا بیٹا ہے ۔ نہ خدا کو کسی نے جنا ۔ اور نہ خدا نے کسی کو جنا ۔ وہ ماں باپ سے پاک ہے ۔ وہ اولاد سے پاک ہے ۔ اور کوئی اس کا دوست نہیں ۔ کوئی اس کا ثانی نہیں ۔ پیار دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک دین کے لحاظ سے ایک دنیا کے لحاظ سے ۔ ماں سے محبت یہ دینی پیار ہے ۔ باپ سے محبت یہ دینی پیار ہے ۔ استاد ۔ مرشد کامل ۔ رسول اللہ کی اولاد صحابہ کرام ۔ قرآن ۔ دین اسلام ۔ بہنوں ۔ بھائیوں ۔ ان رشتوں سے ہٹ کے کچھ پیار ہوتے ہیں ۔ وہ دنیا میں شمار ہوتے ہیں ۔ اس دنیا میں کوئی تو دین کے رشتوں سے محبت کرتا ہے ۔ اور کوئی دنیا کے رشتوں کو اہمیت دیتا ہے ۔ اللہ رب العزت ان تمام رشتوں سے مبرا بے نیاز وحدہ لاشریک ہے ۔ اس نے اگر پیار کیا ہے ۔ تو آمنہ کے لال سے کیا ہے ۔ اس نے اگر محبوب بنایا ہے ۔ تو آمنہ کے لال کو بنایا ہے ۔ اس نے اگر محبت کی ہے ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے ۔ اور اگر اس نے کوئی شادی منائی ہے ۔ بے نیاز ہو کر تو وہ بھی شادی آمنہ کے لال کی ہے ۔ جس کو معراج کی رات اللہ نے دولہا بنا کے اور ان کے پیچھے ان کو ایسی جگہ پر بٹھایا ۔ جس کو جگہ نہیں کہا جا سکتا ۔ ایسے مقام پر بٹھایا ۔ جس کو مقام نہیں کہہ سکتے ۔ بس کار وہاں پہنچے جہاں وہاں کا نقشہ ہی مناسب نہیں لگتا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العزت نے اپنے پاس بلا کے اور اپنے پاس بٹھا کے دنیا کو بتلا دیا ۔ کوئی کسی کی یاد منا کے خوش ۔ کوئی کسی کو گھر بلا کے خوش ۔ کوئی کسی کی خاطر قمقمے موم بتیاں ۔ چراغاں کر کے خوش آج حق ذات خدا ذات مصطفیٰ کو بلا کے خوش ہے ۔ آج میں نے اپنے محبوب کی شادی رچائی ہے ۔ تو یہ رسول پاکؐ کی شادی ہے اور آپ سب اس میں خوش بخت ہیں ۔ جو اس شادی کے اندر شریک ہیں ۔ کبھی وقت آیا تو دنیا دیکھے گی ۔ اللہ تعالیٰ اپنے

محبوب کی خوشی میں خوش ہونے والوں کو کتنی عزتوں سے نوازتا ہے۔ ان پر کتنی مہربانیاں کرتا ہے۔ ان پر کتنے کرم ہوتے ہیں بات عام سی ہے۔ لیکن دل جوش کھائے گا۔ آج ہم بچوں کی شادیاں کرتے ہیں۔ اپنی توفیق کے مطابق پورا زور لگا دیتے ہیں۔ کہیں ناک نہ کٹ جائے۔ بچیوں کی شادیاں ہوں۔ جہیز حرام ہے۔ شریعت میں بلا ضرورت جہیز منع ہے۔ ضرورت کا بستر ہی دے سکتے ہو۔ پہننا ہے۔ ضرورت کے لئے پیالے ہی دے سکتے ہو۔ یہ سنت مصطفیٰ ہے۔ ضرورت کے لئے صابن کی ٹکیا ہی دے سکتے ہو۔ یہ سنت صدیقی ہے۔ ایک چادر نیچے بچھانے کی ایک اوپر اوڑھنے کی دے سکتے ہو۔ یہ سنتِ صدیقی ہے۔ لیکن آج ہم محض دنیا داری کیلئے۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ رکھ رکھاؤ کے اپنی عارضی دنیا کے لئے بہت کچھ کر جاتے ہیں۔ بیٹوں کی شادیاں۔ بیٹیوں کی شادیاں۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کے جب ہم ولیمے کرتے ہیں۔ تو بھی ہم بے تحاشہ پیسہ اڑاتے ہیں۔ سالگرہ کرتے ہیں۔ جو ہندوؤں کی ایک رسم ہے۔ ہنود کی ایک رسم ہے۔ تب بھی ہم بہت کچھ کر جاتے ہیں۔ کیا کبھی ہم نے یہ سوچا۔ یہ بیٹے جن کو دیکھ کر ہم سو جان سے خوش ہو جاتے ہیں۔ یہ بیٹے کن کے صدقے ملے۔ یہ بیٹی جس کے جہیز کیلئے ہم بہت کچھ کر جاتے ہیں۔ یہ بیٹیاں کن کے صدقے ملیں۔ اور یہ دنیا اور دنیا کے نظارے اور یہ بہاریں یہ ساری کائنات اور ساری کائنات کا حسن یہ کن کے صدقے ملا۔ ارے آج تم نے نمازیں پڑھیں۔ یہ نمازیں کن کے صدقے ملیں۔ تم مسلمان کہلاتے ہو۔ تمہیں مسلمان کس نے بنایا ہے۔ کوئی اگر نعت پڑھتا ہے۔ تو یہ نعت کا شعور کہاں سے ملا۔ کوئی قرآن پڑھتا ہے۔ اسے قرآن کی تلاوت کا درس کس نے دیا۔ آج کوئی مکے جاتا ہے۔ مکے کا راستہ کس نے دکھایا۔ وہاں تو (۳۶۰) بت تھے۔ وہ بتوں سے بھرا ہوا گھر۔ اسے قبلہ کس نے بنایا۔ آج ہم لوگ اللہ اللہ ذکر کرتے ہیں۔ ہمیں اللہ کا عرفان کس نے دیا۔ اسی ذات پاک نے۔ جس کو محمد رسول اللہ کہا جاتا ہے۔ ______ ارے کبھی کبھی زندگی میں میرے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی شادی ضرور کیجئے گا۔ ان کا جشن ایسا ضرور منائیے گا۔ خدا زندگی دے خدا وفا کرے۔ یہ جو شادی ساری دنیا کو بتلا دے۔ کہ مجھے بیٹی بھی پیاری ہے۔ مجھے بیٹا بھی پیارا ہے۔ مجھے بہن بھی پیاری ہے۔ مجھے بھائی بھی پیارے ہیں۔ مجھے ساری دنیا پیاری ہے۔ پر جتنے مصطفیٰ پیارے ہیں۔ مجھے اتنا کوئی پیارا نہیں ہے۔ اور اپنے عمل اور کردار سے ثابت کر دیجئے گا۔ کہ مجھے ساری کائنات سے بڑھ کر ان سے پیار ہے جن سے خدا پیار کرتا ہے۔ جن سے اللہ محبت کرتا ہے۔ جن کو اللہ نے اپنا محبوب بنایا ہے۔ میرے محبوب ہیں۔ ہمارا عمل ہمارا کردار بتا دے۔ کہ ہمیں کس سے محبت ہے۔ میرا استاد آتا ہے۔ میں اس کے لئے جلسہ کرتا ہوں۔ دنیا کو بلاتا ہوں۔ لوگ دیکھ کے سمجھ جاتے ہیں۔ یہ اہتمام کیوں کیا گیا۔ لوگ کیوں بلائے گئے۔ دور دراز شہروں سے مہمان کیوں آئے۔ بتایا گیا۔ کہ ان کے استاد آ رہے ہیں۔ لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے کہ استاد عزت والا ہے۔ شاگرد بھی استاد کا احترام رکھتا ہے۔ ارے استادوں کی عزتیں ان کو سلام۔ ماں باپ کی عزت اور ان

کو سلام ساری دنیا کی عزتوں کو سلام۔ اور ساری عزتوں سے بڑھ کر تو مصطفیٰ ہی ہیں جن کے قدموں سے عزتیں بنتی ہیں۔ اگر ماں کو عزت ملی۔ تو دربار مصطفیٰ سے۔ اگر باپ محترم بنا ——— استاد کا مرتبہ بتلایا ——— اور اگر آج مسلمان کو عزت ملی تو یہ ——— یہاں سے ساری عزتیں ملی ہیں۔ ان کی سب سے زیادہ عزت کرو۔ ان کی عزت کے جشن مناؤ ——— اور اس انداز سے مناؤ۔ کہ دنیا یہ مان جائے زمانہ تسلیم کرے۔ کہ یہ مصطفیٰ کا دیوانہ ہے۔ یہ رسول پاک کا دیوانہ ہے۔ میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے گھر میں روٹی نہیں پک سکتی۔ لیکن وہ سارا سال پیسے اکٹھے کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم میلاد منائیں گے۔ آخر خدا ہیں تو دیکھ رہا ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی دیکھ رہے ہیں۔ آخر ان لوگوں کا بھی اجر ہے اللہ کی بارگاہ میں۔ میرے پاس کروڑ روپے ہیں۔ میں ایک سال کے بعد ایک لاکھ روپے لگا دیتا ہوں۔ ایک یہ میلاد ہے۔ ایک شخص کے پاس لاکھ روپے ہیں مگر پچاس ہزار لگا دیتا ہے یہ بھی ایک میلاد ہے۔ ایک شخص کے پاس لاکھ روپے ہیں۔ وہ پچیس ہزار لگا تا ہے یہ بھی میلاد ہے۔ ایک شخص کے پاس ایک روپیہ ہے۔ اور وہ ایک روپیہ لگا دیتا ہے۔ یہ بھی میلاد مصطفیٰ ہے تو اب جس نے ایک روپیہ لگایا میری نظر میں وہ ایک روپیہ ہے۔ اس سے پوچھو جس نے لگایا۔ اس کی کل کائنات ایک روپیہ ہے۔ کروڑ روپے لیکر لاکھ خرچ کرنے والا تیرا میلاد بھی اچھا ہے۔ اور لاکھوں میں سے پچاس ہزار خرچ کرنے والا تجھے بھی مبارک ہو۔ اسے لاکھوں میں سے پچاس ہزار لگانے والے تجھے بھی میلاد مبارک ہو۔ پر میں تو اسے مبارک دوں گا۔ جس نے ایک روپیہ رکھا تھا اور وہ بھی یار کے نام لگا دیا۔ اور دنیا کو بتلا دیا۔ عقل والوں کا دستور اور ہے۔ عشق والوں کا دستور اور ہے۔

حضرت شبلی بہت بڑے بزرگ ہیں۔ عراق میں رہتے تھے۔ اور عراق کے لوگ ان کو الشیخ المجنون پاگل بوڑھا کہہ کے بچے ان کو پکارتے تھے۔ لیکن ان کا مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں اتنا بلند ہے۔ کہ جب وہ آتے ہیں۔ تو جن کی خاطر عیسیٰ کو لے ہو جائیں۔ جن کی خاطر موسیٰ کو کہتے ہیں۔ جن کی خاطر کہا جائے۔ ابراہیم تو جد الانبیاء سہی سترہزار نبیوں کا دادا سہی آدم تو ابوالبشر سہی اب میرا محبوب آ رہا ہے۔ اب وہ آ رہے ہیں۔ جن کی خاطر تمہیں نبی بنایا گیا جن کی خاطر تمہارے سروں پر تاج رسالت رکھے گئے۔ جن کی خاطر تمہیں دنیا میں عزتیں دی گئی۔ جن کی خاطر تمہاری امتیں بنیں۔ جن کی خاطر تم نبی بنائے گئے۔ اب وہ آتے ہیں۔ جو میرے محبوب ہیں۔ اب وہ آتے ہیں۔ جو میرے مطلوب ہیں۔ اب وہ آتے ہیں۔ جو میری کائنات کا مقصود ہیں۔ اب وہ آتے ہیں۔ جن کی خاطر بزم کائنات کو سنوارا گیا۔ اب وہ آتے ہیں جن کی خاطر میں نے جنتوں میں چشمے لگائے۔ اب وہ آتے ہیں جن کی خاطر میں نے جنت درختوں کے پتے پتے پر ان کا نام لکھا۔ اب وہ آتے ہیں جن کی خاطر میں نے عرش کے پائے پر لکھوایا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اے آدم اب وہ آتے ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو میں اپنا آپ رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا۔ اے عیسیٰ تو بھی کھڑا ہو جا۔ اے موسیٰ تم کلام کرنے والے

ہو جاؤ۔ اے ابراہیم تو بھی کھڑا ہو جا۔ اے ابوالبشر تو باپ ضرور ہے پر باپ ظاہر کے اعتبار سے ہے حقیقت میں تیرا باپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اگر یہ نہ ہوتے تو تمہیں بھی وجود نہ دیتا۔ تمہارا وجود بھی میرے محبوب کا صدقہ ہے۔ کھڑے ہو جاؤ۔ آدم بھی کھڑے ہیں۔ ابراہیم بھی کھڑے ہیں۔ وہ نبی جن کے لئے سب کھڑے ہو گئے۔ جن کیلئے خدا کی خدائی کھڑی ہو۔ جب شبلی آئے عراق کا پاگل آئے دنیا کی نظروں میں۔ مصطفے ان کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ سرکار ان کے لئے قیام میں کھڑے ہو جاتے۔ دنیا حیران ہے۔ بڑے بڑے علم والے بڑے بڑے تقوے والے بڑے بڑے خاندانوں والے آخر جس مجلس میں حضرت شبلی کے لئے رسول پاک کھڑے ہوں گے۔ اس میں سرکار کی اولاد بھی تو ہو گی۔ اس میں غوث بھی تو ہوں گے۔ اس میں اوتاد بھی تو ہوں گے — ابدال — غوث الاغواث۔ فقیہہ مفتی محدث مفسر۔ تو ہوں گے۔ محقق۔ امام رازی — غزالی وقت — ابو حنیفہ شافعی۔ مالک احمد بن حنبل بھی ہوں گے امام جعفر پاک — محمد باقر — رسول اللہ کے شہزادے بھی تو ہوں گے۔ ایک دیوانے کے لئے سرکار کھڑے ہو رہے۔ دنیا کو وجد آگیا — مجلس پر سکوت چھا گیا۔ ایک دیوانے نے جرأت کر کے سرکار کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بڑے آئے آپ نہ اٹھے۔ جسے دنیا پاگل کہے لوگ بے وقوف کہیں۔ عراق والے مجنون کہیں۔ آپ اس کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور تو کچھ نہ فرمایا۔ وہ آنکھیں جن کے آنسو سارے امت کو بخشوا دیتے ہیں۔ آج وہ آنکھیں پھر مچل گئیں۔ سرکار کی آنکھوں مبارک سے آنسو بہہ پڑے۔ دنیا کو محبت کی قدر بتا دی گئی۔ دنیا کو جنون اور عشق کا مقام بتا دیا گیا۔ اور زمانے کو یہ یاد کرا دیا گیا۔ عقل والوں کے لئے اور انعام ہے۔ عشق والوں کے لئے اور انعام ہے۔ فرمایا یہ ہمارا عاشق ہے۔ بارگاہ باقی سارا دنیا عشق نہیں کرتی۔ ایک یہی عاشق ہے فرمایا ہاں۔ یہ ہمارا عاشق ہے۔ حضرت شبلی کیسے عاشق ہیں۔ حضرت شبلی سے کسی نے پوچھا۔ زکوٰۃ کیسے دی جاتی ہے۔ کہ تو مسئلہ عالموں کے مذہب پر پوچھتا ہے یا عاشقوں کے مذہب پر پوچھتا ہے۔ تو سائل کہتا ہے کیا زکوٰۃ کے مسئلہ زکوٰۃ کے بارے میں بھی عالموں اور عاشقوں کے مابین جھگڑا ہو گیا۔ فرمایا کیوں نہیں۔ پہلے دن سے جھگڑا ہے۔ ہمارا رستہ الگ رستہ ہے۔ اس نے کہا آپ پھر دونوں بتا دو۔ جو جیسے آسان لگے گا۔ میں اسی کے مطابق زکوٰۃ نکالوں گا۔ آپ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت یہ کہتی ہے۔ جب شریعت پر عمل کرنے والے عالم کہتے ہیں۔ چالیس روپے ہوں۔ رزق حلال ہو۔ ایک روپیہ اللہ کے نام دے دو۔ یہ شریعت میں سرخرو ہو جائے گا۔ اور عاشق کا مذہب یہ ہے۔ جتنا ہو سب کچھ دے دے۔ اور جب یار رتبوں کا کرے شکرانے میں جان بھی دے دے۔ اس سائل نے کہا۔ سائل بھی مولوی تھا۔ وہ مولوی نہ تھا شرچشمہ مقصود۔ سائل نے کہا حضرت۔ مولویوں کے مذہب کی دلیل تو ہر کتاب میں ہے۔ نورالایضاح میں ہے قدوری میں ہے کنز میں ہے ہدایہ۔ فتح القدیر میں ہے۔ درمختار میں ہے۔ ردالمختار میں ہے۔ فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔ یہ عاشقوں کے مذہب کی دلیل کیا ہے۔

حضرت شیخ شبلی کہتے ہیں۔ ارے ناداں تو مجھے فقہ کی کتابوں کے حوالے سناتا ہے۔ تو نے قرآن کو نہیں پڑھا۔ یہ ساری کتابیں انسانوں کی لکھی ہیں۔ انسان خطا کر سکتے ہیں۔ میں تجھے اس کتاب کا حوالہ دوں گا۔ جس میں خطا نہیں۔ جس میں غلطی کا امکان نہیں۔ وہ خدا بھی بے مثال۔ اس کا کلام بھی بے مثال۔ تو سورۃ مجادلہ نہیں پڑھ سکا۔ اس کی آخری آیت پڑھ کے دیکھ۔ سیدنا صدیق اکبر نے جب سب کچھ دے دیا۔ سرکار نے قبول کر لیا۔ چالیس ہزار چاندی کے روپے تھے۔ یار کے نام لگا دیئے۔ گھر سے نکلا تھا۔ چالیس ہزار درہم چاندی کے قرآن گواہ ہے سب کے سب دے دیئے۔ پھر کچھ کپڑے تھے۔ کچھ دیگر سامان تھا۔ جس دن غزوہ تبوک ہوا۔ دیواروں پر گڑی ہوئی میخیں بھی نکال دیں۔ کہ یہ میخ بھی میرے محبوب کے خیمے میں کام آ جائے گی۔ جو چراغ تھے وہ بھی اٹھا لیے۔ سب کچھ اٹھا کے در مصطفیٰ میں رکھ دیا۔ سرکار نے یہ پوچھا۔ کیا چھوڑ آیا گھر والوں کے لیے ابوبکر۔ نبی کو پتہ نہیں تھا۔ کہ کیا چھوڑ کے آیا ہے۔ جو فرش پر بیٹھ کے عرش کی باتیں بتا سکتے ہیں۔ وہ صدیق کے گھر کو نہیں دیکھتے۔ جو گنبد خضرا میں کل جہان کے درود سنتے ہیں۔ وہ صدیق کے حال سے واقف نہیں۔ جو زمین پر بیٹھ کے عرش کے محل میں رب کے کلام سنیں۔ اور اپنے امتیوں کو بتائیں۔ وہ صدیق کے گھر کے حالات نہیں جانتے۔ جو مسجد نبوی میں بیٹھ کے جنگ موتہ کے حالات کا سارا منظر بیان کر دیں۔ وہ ابوبکر کے حال کو نہیں جانتے۔ سب کچھ جانتے ہیں۔ پر محبت کی قدر کس کو معلوم ہوتی ہے۔ محبت والوں کا مقام کس کو معلوم ہوتا۔ سرکار فرماتے ہیں۔ ابوبکر گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کے آیا ہے۔ کہتے ہیں۔ میں نے ان کے لیے اللہ اور اللہ کا رسول چھوڑا ہے۔ دنیا والوں رسول اللہ سے اس طرح پیار کرو۔ جب وہ مانگے پھر اس طرح دے دو۔ کہ صدیق اکبر کی ادا قائم ہو جائے۔ میں نے اللہ کو چھوڑا۔ اللہ کا رسول چھوڑا۔ اس کا مطلب یہ کہ دنیا کے محلے ان کے نام ہو۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہ سمجھنا۔ یہ کسی دنیا دار کی سوچ ہو گی۔ یہ کسی عام آدمی کی گھٹیا فکر ہو گی۔ میں کہتا ہوں کہ آؤ۔ آج حالات عجیب و غریب ہو چکے ہیں۔ آج مسلمان حکمران ہو۔ یا غیر مسلم حکمران رسول پاک کی عزت کے سودے کر رہے ہیں۔

میں آج سب مسلمانوں کو یہ پیغام دیتا ہوں۔ کبھی وقت آ جائے۔ اللہ وہ وقت آنے والا ہے۔ سرکار تمہاری جانیں مانگیں گے۔ اس جان کو ہتھیلی پر رکھ کے پیش کر دینا۔ عقل یہ کہے کیا مجھ دے گا۔ تو کہہ دینا اللہ اکبر۔ میں نے اللہ کو چھوڑا اللہ کے رسول کو چھوڑا۔ اللہ کافی ہے۔ اللہ کا رسول کافی ہے۔ ان کے صدقے زندگی ملی ہے۔ ان کے صدقے ایمان ملا ہے۔ ان کے صدقے جان ملی ہے۔ اگر یہ جان ان کے کام نہ آئی۔ یہ فضول زندگی ہو گی۔ اپنی زندگی کو کارآمد بناؤ۔

سرکار نے غریبوں کے بارے میں فرمایا۔ اے حبشیوں کو آگے پہنچانے والے بلال۔ اے عبداللہ ابن عمر۔ اے میرے ابوہریرہ اے میرے سلمان فارسی۔ اے میرے ابوذر غفاری۔ اے میرے صہیب رومی۔ میرا سلام میری امت کو میری طرف سے مبارک باد دے دینا۔ آج جلسے ہوتے ہیں۔ نقیب محفل آنے والوں کو مبارک باد دیتا ہے۔ اے غریب اپنے مقدر پہ

رشک کر۔ اگر تو ان کا بنے گا۔ اگر تو ان کے نام جیئے گا۔ اور تو ان کا ہو کے مرے گا۔ پھر تجھے اس ہستی نے
مبارک باد دی ہے۔ جن کے بولوں کو خدا اپنے بول کہتا ہے۔ جن کے ہاتھ کو اللہ اپنے ہاتھ کہتا ہے۔ اور جن
کے قدم کو خدا اپنے قدم کہتا ہے۔ اللہ کے بعد ان سے بڑا کوئی مقام نہیں۔ کوئی مرتبہ نہیں۔ کوئی منصب نہیں
کوئی عہدہ نہیں۔ اس سب سے بڑے عہدے کی طرف سے تجھے مبارک باد مل رہی ہے۔ تو اور کیا چاہتا ہے۔
حضرت صدیق اکبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کیا چھوڑا۔ یا رسول اللہ اللہ کو چھوڑا اللہ کے
رسول کو چھوڑا۔ سرکار بیٹھ گئے۔ اتنے میں جبرائیل آ گئے۔ امام رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں۔ جبرائیل امین
آئے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ______ امام عسقلانی کہتے ہیں۔ آج کی رات لیلۃ القدر سے افضل
ہے۔ شرح بخاری میں لکھتے ہیں مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں۔ آج کی رات لیلۃ القدر سے افضل ہے۔ پھر تین دلیلیں
دیتے ہیں۔ لیلۃ القدر کی نسبت امت مصطفیٰ سے ہے۔ لیلۃ القدر کی نسبت خود مصطفیٰ سے ہے۔ جیسے مصطفیٰ امت سے افضل
اسی طرح مصطفیٰ کی رات بھی امت سے افضل۔ فرماتے ہیں۔ لیلۃ القدر کو عزت ملی۔ قرآن کے آنے سے۔
اور آج بارھویں کی رات کو عزت ملی صاحب قرآن کے آنے سے۔ قرآن ادھر جاتا تھا۔ جدھر مصطفیٰ جاتے تھے۔
اور آج کچھ قرآن کی آیات مکی ہیں۔ کچھ مدنی ہیں۔ کچھ بدری ہیں۔ کچھ حضری ہیں۔ کچھ سفری ہیں۔ کچھ سماوی
ہیں۔ کچھ ارضی ہیں۔ کچھ آیات لیلی ہیں۔ کچھ آیات نہاری ہیں۔ ارے میں نے کہا قرآن تو رب کا ہے۔ رات
والی آیات کیسے بنی۔ قرآن تو رب کا ہے۔ دن والی آیات کیسے بنی۔ قرآن تو رب کا ہے۔ یہ سفر والی آیت کیسے بنی۔
قرآن تو رب کا ہے یہ گھر والی آیت کیسے بنی۔ قرآن تو رب کا ہے یہ آیات مکی کیسے بن گئی۔ قرآن تو رب کا ہے مدنی آیات کیسے۔
تو امام سیوطی کی روح سے کہلوایا۔ امام سیوطی کو ۷۲ مرتبہ رسول اللہ کا جاگتے ہوئے دیدار ہوا۔ انہوں نے فرمایا۔ یہی تجھے بات سمجھ
نہیں آئی۔ میں تجھے بتلاتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے۔ میں نے سرکار کا دیدار کیا ہے۔ میں تجھے بتلاتا ہوں۔
مکی آیات کیسے بنی۔ خدا مکے میں نہ گیا۔ مصطفیٰ آ گئے تو قرآن مکی بنتا گیا ______ مدینے ____ سفر ____ حضر۔
رات ____ دن ____ ارے جہاں جہاں مصطفیٰ گئے۔ وہیں وہیں قرآن گیا۔ پھر مان جس رات کو قرآن ملے وہ ہزار مہینوں سے
افضل تھی جس رات کو مصطفیٰ سے نسبت ہے۔ اس کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ اللہ نے کتنا مقام عطا فرمایا ہے۔
آج کی رات وہ رات ہے جس میں وہ محبوب خدا آئے۔ جس رات دنیا کو بسایا گیا۔ بزم کائنات کو سجایا گیا۔
اور بڑے جیسوں کو بنایا گیا۔ بگڑے ہوئے سنوار دیئے گئے۔ بگڑے ہوؤں کی دنیا بنائی گئی۔ آج رات بارہ کی رات ہے۔ امام
عسقلانی تیسری دلیل دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں لیلۃ القدر وہ رات ہے۔ تنزل الملائکۃ ____ فرشتے اترتے ہیں۔ اور جبرائیل آیا۔
وہ رات ہزار مہینوں سے افضل بنی۔ جبرائیل ____ اسرافیل ____ عزرائیل آئیں ____ اور جس رات محبوب رب جلیل آئی

اس رات کا مرتبہ کون اندازہ کر سکتا ہے۔ امام قسطلانی کہتے ہیں۔ معائنہ کرے گا۔ اگر فرشتوں کے اترنے والی رات ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جس رات نبیوں کے امام آئے۔ رسولوں کے تاجدار آئے۔ محبوب خدا آئے۔ وہ رات لیلۃ القدر سے یقیناً یقیناً افضل ہے۔

حضرت صدیق اکبر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہیں۔ جبرائیل آ کے سلام کرتے ہیں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ——— سرکار جواب ارشاد فرماتے ہیں۔ جبرائیل تجھ پر بھی سلام۔ آج انداز نرالا ہے جبرائیل کا۔ بہت عرصہ ہوا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہتے ہوئے۔ یا رسول اللہ ایک اور سلام کہا ہے۔ مجھے اللہ نے دیا ہے۔ اجازت ہو تو پیش کر دوں۔ فرمایا کیوں نہیں عرض کرتے ہیں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا ابا بکر اللہ فرماتا ہے۔ اس ابو بکر پر بھی خدا کا سلام ہو۔ جو ارمان صدیق اکبر کے اندر تھے۔ اب وہ قابو نہ پا سکے چیخیں نکل گئیں۔ ایک بشری ایک امتی۔ ایک رسول اللہ کا گدا۔ اس کا غلام۔ آج نبیوں کے امام کو سلام آئے۔ وہ سلاموں کے لئے پیدا کئے گئے۔ ان کو تو رب بھی سلام بھیجتے ہیں۔ میں کیا چیز ہوں۔ سرکار فرماتے ہیں جبرائیل یہ انداز کس لئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو صدیق نے آپ کی محبت میں جو کچھ کیا۔ وہ آج خدا کو بہت پسند آیا۔ سرکار نے جو دیکھا۔ جبرائیل امین نوری فرشتہ ٹاٹ کے کپڑے پہنے ہیں۔ کھجور کی شاخوں کے ساتھ پیوند لگے ہوئے ہیں سرکار فرماتے ہیں۔ جبرائیل بستر کا لباس ٹاٹ کا۔ یا رسول اللہ صرف مجھے نہ دیکھو۔ آج فرش سے لیکر عرش معلی تک۔ ہر فرشتے کا یہی لباس ہے۔ سرکار نے جو دیکھا تو تحت الثریٰ سے لیکر عرش معلیٰ تک ہر فرشتے نے ٹاٹ پہنا ہوا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ کے عاشق نے ٹاٹ پہنا ہوا ہے)

(نقطہ)۔ ہمارا کسی مسلک سے کوئی اختلاف نہیں۔ اختلاف ہے تو اس سے ہے جو رسول کی ناموس کا یا اولیاء کرام کے باغی ہیں ——— ہم نہ بخشیں گے ———

نکتہ حضرت پیر مہر علی شاہ کا اصل نام = مہر علی شاہ گولڑوی۔ قاری عبدالرحمن جام پوری امام ہیں۔ لوگوں نے کہا حضرت پیر صاحب کو آنے دو۔ تو فرمایا، نماز رب کی ہے یا پیر مہر علی شاہ کی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو امام کو فرمایا ——— پیرؔ جیسے بندے حق پر ہیں۔ ———

فرمایا کہ امام صاحب نے بات کی ہے تو ہر مسلمان کی سر آنکھوں پر ہے ———

(ب) نماز والی رات کا مقام کیسے حاصل کیا ——— فرمایا سارا زور لگا لے۔ جب جب سوچا۔ جان نکل گئی تو یار کا کیا بنے گا ——— آنسو نکلے۔ سرکار نے فرمایا۔ جو ہمارا نام پر مرتے ہیں ہم مرنے نہیں دیتے ———

آج بعد میں رسول پہ جاتے ہیں ——— جو آ کے کہہ دیکھو ———

صدیق اکبر کو عزت دی تو اپنے پہلو میں لٹا لیا ___ عمر کو بھی دفن کرنے کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کو لے گئے ۔ یہ بدلے
کا اصل میت ہوتی ۔ میں نے قبر میں رکھنا چاہا تو نبی پاک نے ہاتھ اٹھا لیے ___ فرمایا میری امانت ہے ۔
میرے سپرد کر دیا ۔ بدلے جو ان کے نام مٹ گئے ۔ وہ مقام پا گئے

مثال ۔ دو پھوڑے پھنسیاں نکلے ۔ یہاں پہ پیپ ۔ پیپ کہاں جہاں خون گندا ۔ خون گندا کس کا ۔ جس کی غذا گندی ۔
محمد عربی پر جو درود پڑھتی ہے ۔ وہ مکھیاں کڑوا شہد نہیں بناتی ۔ وہ میٹھا بنایا کرتی ہے ۔ انسان کی
نعت پڑھو ۔ دماغ میں ان کی عظمت بھر دو ۔ کچھ نہیں ہوگا ۔ یہ دماغ ہمیشہ صحت یاب ہوگا ۔ اور
دیکھ لینا جب قبر میں جاؤ گے ۔ رسول اللہ کا چہرہ ہوگا ۔ فرشتے کہیں گے من ربک ۔ ما دینک ۔ یہ دنیا
ذرا ہٹ جاؤ ۔ جن کی خاطر آیا ہوں ان سے تو ہٹ جانے دو ۔ ___ پھر بتلا دوں گا میں کون
ہوں ۔ میں کس کی خاطر آیا ہوں ۔ ایمان سلامت رہے گا ۔ عقل سلامت رہے گی ___

تو اپنی عقل کو رسول پاک کی محبت سے بھر دے گا ۔ اس عقل سے ہر قسم کے خیالات نکال دو ۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ۔ یا اللہ میں ان کے لیے بددعا کروں ۔ تو نے مجھے رحمۃ للعالمین بنا کے بھیجا ہے فرمایا عالمین میں سارے عالمین
ہی ہیں ۔ عالمین میں میرے دوست بھی ہیں ۔ عالمین میں مکے والے بھی ہیں ۔ میں سب کے لیے رحمت ہوں ۔ پھر میں بددعا
کیوں کروں ۔ یا اللہ ان کو ہدایت دے ۔ ___

اللہ فرماتا ہے ۔ مجھے قسم ہے اس رات کی جو جا رہی تھی ۔ مجھے قسم ہے اس دن کی جو آ رہا تھا ۔ والضحیٰ مجھے قسم ہے
اس دن کی جو نور بکھیرتا آ رہا تھا ۔ قسم ہے اس رات کی جو اپنے نور بانٹتی ہوئی جا رہی تھی ۔ جو ہنگامے تھے جن
کی بخشش کی ایک رتی نہ تھی ۔ جن میں شرافت کا ایک قطرہ کم تھا ۔ انسانیت کی ایک بوند نہ تھی ۔ حیا کا نام و
نشان نہ تھا ۔ عدل و انصاف کی کوئی شے بھی موجود نہ تھی ۔ جو حضور کا چچا تھا ۔ نام اس کا ابولہب تھا ۔ ابولہب
کا اصل نام عبدالعزیٰ ہے ۔ ابولہب اس کا نام حضور نے رکھا ۔ ابولہب کا معنی آگ کی چنگاری کی طرح شعلے
مارنے والا ۔ جب یہ حضور کو جھڑکتا تھا اس کے منہ سے آگ نکلتی تھی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ابولہب رکھا ۔
اور ایک وجہ ابولہب کی یہ ہے ۔ کہ اس کو آگ لگے گی جہنم کی آگ کے شعلے کھائیں گے ۔ یہ ابولہب ہے ۔ آج کی رات
جب ۲ بج کر ۴۵ منٹ ہو گئے نا ۔ نظام کائنات ٹھہر گیا ۔ جب ۲ بج کر ۴۵ منٹ ہوئے کائنات سج گئی ۔ ۱۲ ربیع الاول
کے ترانے بلند ہوئے ۔ محمد رسول اللہ کی صدائیں بلند ہو گئیں ۔ خدا کو سجدے کیے جانے لگے ۔ ۲ بج کر ۴۵ ہوئے اندر سے ایک لونڈی دوڑی
دوڑتی ہوئی کہ اس گھر میں جس گھر میں اللہ نے سب سے عظیم بندہ اور محبوب پیدا کیا تھا ۔ لونڈی دوڑتی ہوئی آ گئی ۔ جن کو
یہ ۔ ایک بوڑھا بیٹھا ہے جس کا نام عبدالمطلب ہے ۔ اسی سے آ کر کہا ہے اے سردار مکہ ۔ خوشخبری ہو مبارک ہو ۔ آج
آپ کے بیٹے عبداللہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے ۔ اتنا حسین و جمیل ہے کہ چاند بھی شرما رہا ہوگا ۔ سورج تو سورج بھی جھکا

ہونے والا ہوگا۔ بڑا ہی حسین ہے زمین نے کوئی دیکھے پیدا ہوتے ایسا نہیں دیکھا۔ جو بچہ پیدا ہوتے ہی سجدہ میں گر آتا۔
——— اس کی ناف بھی کٹی ہوئی ہو۔ نہایا دھلا ہوا ہو۔ یہ تو دولہا بن کے آیا ہے۔ جو آگے ہونے ہے سجدہ
کرنے لگ جائے۔ وہ تو سجدہ میں۔ دنیا سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے۔ وہ تو کہہ رہا ہے۔ رب امتی امتی۔
لگتا ہے۔ بڑی شانوں والا ہے۔ بڑے مرتبوں والا ہے۔ بڑے مقاموں والا ہے۔ جناب عبدالمطلب خوش ہو گئے
رب کے شکرانے ادا کرنے لگ گئے۔ ایک بدبخت بھی بیٹھا تھا۔ ایک پیغمبر نبی کا دشمن بھی بیٹھا تھا۔ ابولہب تھا
ازلی دشمن تھا۔ اس نے سنا کہ میرا بھائی عبداللہ کا بیٹا ہوا۔ چلو میرا بھائی تو نہیں ہے۔ اس کی یادگار تو سہی ہے
پتا نہیں تھا۔ کہ سب سے زیادہ دکھ میں اس بچے کو پہنچاؤں گا۔ انگلی اٹھائی۔ صحیح بخاری کا باب نکلتا ہے۔ امام بخاری لکھتے ہیں
جا کیا یاد کرے گی آج تجھ کو آزاد کر دیا۔ لونڈی سے کہہ دیا۔ تو نے میرے بھتیجے کی خوش خبری سنائی۔ لوگ پیسے دیتے ہیں میں
نے تجھے آزادی دی۔ تجھے کوئی ڈر نہیں۔ تو ہماری نوکرانی نہیں ہے۔ وہ گیا۔ وقت گزرتا گیا۔ یہ ابولہب پیغمبر نبی کا سب سے
بڑا دشمن بنا۔ ابولہب کی خاطر پوری ایک سورۃ نازل فرمائی۔ بددعا دی۔ اس کو جہنم کی بشارت سنائی۔
اس کی بیوی کو جہنم کی وعید سنائی۔ ادب بنانے رب نے طعنہ دیا۔ فرمایا او موذی تیرے دونوں ہاتھ ہی ٹوٹ جائیں
یہ مر جاتا ہے۔ اس کا جسم کا ایک ایک ٹکڑا الگ الگ ہو جاتا ہے مرنے کے بعد۔ نبی پاک کے بڑے چچا خواب دیکھتے ہیں
گھر والے۔ کہتے ہیں کہ بھائی تو تو ایمان نہیں لایا بے ایمان مر گیا۔ بتا تو سہی اگلی دنیا کیسی ہے۔ بڑا برا ہو کیا بیتی۔ امام بخاری
جو علم حدیث کا سب سے بڑا امام مانا جاتا ہے۔ جس کی کتاب کا یہ مرتبہ ہے۔ قرآن کے بعد سب سے افضل کتاب کہا جاتا ہے
اس کتاب میں نقل کرتے ہیں۔ ابولہب نے کہا۔ تم سے بچھڑنے کے بعد میں بڑی مصیبت میں ہوں۔ رات دن عذاب ہوتا ہے
بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ مجھ سے نہ پوچھو میرا رات دن کیسے گزرتے ہیں۔ ایک دن آتا ہے جو سارے دنوں کا پیر ہے
سب پیر دن آتا ہے۔ میری اس انگلی شہادت سے ایک میٹھے پانی کا چشمہ ابلتا ہے۔ میں منہ میں ڈال لیتا ہوں۔ سوموار کی
صبح سے لیکر رات تک اس پانی کی چاشنی تھی اس کی وجہ سے میں عذاب بھول جاتا ہوں۔ مجھے کوئی تکلیف نہیں
رہتی۔ میرا سوموار کا دن اسی سکون سے گزر جاتا ہے۔ پھر جونہی سوموار ختم ہوتا ہے۔ میں عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہوں
پھر چھ دن رات دن تڑپتے تڑپتے گزر جاتے ہیں۔ آپ کو جو کہ میں نے دکھایا ہے وہ بیان کر دیا۔ امام بخاری کی شرح
میں ایک سو ۳۵ محدث کہتا ہے۔ ثابت ہوا یا نہیں تو دنیا کی کوئی نیکی کافر کی خدا قبول نہیں کرتا۔ لیکن اس کے
نبی کی خوشی میں۔ اگر کافر بھی شریک ہو جائے۔ تو خدا خالی نہیں لوٹاتا۔ امام قسطلانی۔ امام بدرالدین عینی
امام جلال الدین سیوطی۔ فرماتے ہیں اس سے ثابت ہوا۔ یہ نبی پاک کی خصوصیت ہے۔ کافر بھی خوشی کرے تو خدا
کافر کو بھی محروم نہیں کرتا۔ بابا سعدی کیا خوب کہتا ہے۔ میرا کریم تو ایسا کریم ہے۔ عیسائیوں کو کھلاتا ہے

جو سبھوں کو کھلاتا ہے، بندوں کو کھلاتا ہے، اپنے ماننے والوں کو کھلاتا ہے، اپنے منکروں کو کھلاتا ہے، جب دشمنوں کو محروم نہیں کرتا۔ جب

محمد محمد پکارتے گزر گیا — احمد نال احمد ملتے گزر گئی۔
بس کچھ کیا یا نہیں کیا — اسامی محمد محمد پکارتے گزر گئی۔

اب جو نعت پڑھتے ہیں محمد محمد احمد احمد۔ کرتے ہیں کبھی مدینے پہ جاتے ہیں۔ اور سب جو کائنات میں ان کو خیرات دلا دے۔ جو ماننے والے ہوں گے۔ جب وہ اس کے بارے خوشیاں کریں گے۔ کبھی محروم نہ رہیں گے۔ محروم وہ ہے جو اس کے محبوب کا دشمن ہے۔

جن کے آنے سے روشن جہاں ہو گیا۔ اس نبی کی ولادت پہ لاکھوں سلام۔
جن کے قدموں کے بوسے عرش نے لیے۔ ان کے قدموں کی عظمت پہ لاکھوں سلام

[illegible]

برائے منظوری

۳۰-۱۳
۵-۱۱-۱۴۳۴
۳۰-۱۲-۳۰ (محرم)
۱۱-۳۰

میلادُ النبیؐ (نظام الدین جامی)

خطبہ ۔ تمہید ۔ تقریر ہر کوئی کرتا ہے ۔ کتاب ہر بندہ لکھتا ہے لیکن تھوڑے بندے ایسے ہوتے ہیں ۔ جن کی تقریر رسول پاک خود پسند کرتے ہیں ۔ بے شمار بندے لکھتے ہیں ۔ لیکن تھوڑے بندے ایسے ہوتے ہیں ۔ جن کی کتاب نبی پاک پسند کرتے ہیں ۔ یہ محفلِ میلاد ہے ۔ محفلِ میلاد کس کو کہتے ہیں ۔ وہ محفل جس میں اللہ کے محبوب کی عزت کا بیان ہو ۔ اس کو محفلِ میلاد کہتے ہیں ۔ آپ کی سیرت کا بیان ۔ آپ کی صورت کا بیان ۔ آپ کے مرتبے کا بیان آپ کے علم کا بیان ۔ آپ کی شان کا بیان ۔ آپ کے اختیار کا بیان ۔ آپ کے مقام کا بیان ۔ رسول اللہ کے صحابہؓ آپ کے اہلبیت ۔ آپ کے ماں باپ آپ کے شہر کا بیان ۔ آپ کے دین ۔ آپ کی شریعت کا بیان ۔ آپ کی اداؤں کا بیان ۔ جس محفل میں ہو اس کو محفلِ میلاد کہتے ہیں ۔ کچھ لوگ یہ جانتے کہ یہ محفل بڑی با برکت محفل ہوتی ہے ان کو بیر ہوتا ہے ۔ خواہ مخواہ ضد ۔ ہٹ دھرمی کی وجہ سے سیدھے سادے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں ۔ کہ اس محفل کا کیا ثبوت ہے ، اس محفل منانے کا کیا مطلب ہے ۔ ایسے لوگوں کے لئے چند باتیں میں آپ کو عرض کرنا لگا ہوں ۔ ان کو یاد کریں ۔ تاکہ آپ بھی کسی کو دین کی تبلیغ کر سکیں ۔ جو تنکا ہوکر وہ میدان میں ڈٹ جاتا ہے آپ سچے ہو کر کیوں نہیں ڈٹ سکتے ۔ وہ منکر ہیں ۔ ہٹ دھرم ۔ ضدی ۔ جب وہ نبی کی گستاخی کرتا ہے تو ڈٹ جاتا ہے ۔ آپ نبی کا ادب کرنے والے کیوں نہیں ڈٹ سکتے ۔

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی تقریر کو نبی پاک پسند فرماتے ہیں ۔ اس امت میں وہ تھوڑے لوگ تھے کہ جب وہ بات کرتے تھے ۔ ادھر سرکار سے پوچھتے اور امت کو بتاتے ۔ کسی نے مسئلہ پوچھ لیا ۔ اس کا کیا جواب ہے تو فوراً کہہ دیا ۔ میں سرکار سے پوچھ کر بتلاؤں گا ۔ ـــــــ ان خوش نصیبوں میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کا پورا نام عبد الرحمن بن ابوبکر جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ یہ خوش بخت انسان ہے ۔ جس نے 75 دفعہ جاگتے ہوئے جیسے میں آپ کو دیکھ رہا ہوں ۔ جاگتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ۔ اور صحیح بخاری شریف ایک حدیث کی کتاب ہے ۔ یہ اول سے لیکر آخر تک امام سیوطی نے خود نبی پاک سے پڑھی ۔ ان مولویوں سے پوچھو ۔ جو میلاد کے منکر ہیں ۔ جو بندہ جاگتے ہوئے نبی پاک کو دیکھے ۔ اور حدیث پاک کی نبی پاک سے پڑھے ۔ اس کے دین کے اندر بھی کوئی شک ہو سکتا ہے ۔ نبی پاک بدعتی کو اپنا دیدار نہیں کراتے ۔ سرکار اس کو دیدار کراتے ہیں جو آپ کی سنت کا پابند ہو آپ کا عاشق ہو ۔ امام سیوطی کو صرف زیارت نہیں کروائی ۔ 75 دفعہ جاگتے ہوئے ۔ دیدار کرایا ۔ اور امام سیوطی کہتے ہیں ۔ جب کسی مسئلے میں مجھے شک ہوا ۔ میں نے فوراً نبی پاک سے پوچھا تو امام سیوطی نے (۸۱) رسالے لکھے ہیں ۔ شریف کے ۔ 2 جلدوں کے اندر ہیں ۔ ان رسالوں میں ایک رسالہ ہے ۔ نبی پاک کے میلاد کا ۔ ـــــــ امام سیوطی سے کسی نے پوچھا ۔ کہ رسول پاک کا میلاد منانا ۔

چاہیے۔ تو امام جلال الدین سیوطی جن کو ۲۷ دفعہ سرکار کا دیدار ہوا۔ وہ الحاوی للفتاوی میں فرماتے ہیں۔ منانا چاہیے
یہ میلاد خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ امام سیوطی فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی ولادت کے وقت سب سے پہلے آپ کا
میلاد۔ آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے منایا۔ بکرا ذبح کیا۔ دوستوں کو بلایا۔ دسترخوان بچھایا۔ آپنے پوتے
کی خوشی کے اندر۔ کھانا کھلایا۔ یہ پہلا میلاد تھا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ امام سیوطی کہتے ہیں کہ گمراہ لوگ جو ہے
پاگل ہو گئے۔ اور کہیں گے۔ یہ جانور عقیقے کا جانور تھا۔ حضرت عبدالمطلب نے دو جانور ذبح کیے۔ وہ تو عقیقہ کا شمار
ہوگا۔ پھر حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کر دیا۔ آپ نے بھی دو جانور ذبح کر کے۔ اپنی دنیا میں آنے کی خوشی منائی
اب یہ جانور جو نبی پاک نے ذبح کیا ہے۔ یہ عقیقے کا نہیں تھا۔ یہ میلاد مصطفیٰ کا تھا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نبوت
کا اعلان کر کے۔ جانور ذبح کر کے۔ اپنے غلاموں کو کھلایا۔ اور یہ آپ کا اپنا خود میلاد منانا تھا۔ یہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا
اسی الحاوی للفتاوی کے اندر فرماتے ہیں۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی یہ خصوصیت ہے جس ملک جس بستی جس
علاقے میں ہوتا ہے۔ پورا سال اس علاقے کو امان عطا فرماتا ہے۔

(۴) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جن کو ہر وقت نبی پاک کا دیدار ہوتا تھا
مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندیوں نے ارواح ثلاثہ کے اندر لکھا ہے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اتنا اونچا مقام رکھتے
جب آنکھ بند کرتے تھے۔ سامنے نبی پاک جلوہ گر ہوتے تھے۔ حضرت شیخ عبدالحق دہلوی فرماتے ہیں۔ اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا
نہیں ہے۔ جس میں آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے تمام اعمال میں۔ فساد نیت موجود ہے۔ البتہ مجھ
حقیر فقیر کا ایک عمل تیری محض ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد
کے موقع پر۔ کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں۔ اور نہایت عاجزی اور انکساری محبت و خلوص کے ساتھ۔ تیرے حبیب پاک پر
درود و سلام پیش کرتا ہوں۔ ____ تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ بریلویوں کے بھی استاد ہیں۔ دیوبندیوں کے
بھی۔ اہل حدیثوں کے بھی۔ ساروں نے حدیث اس گھر سے پڑھی ہے۔ جو ہم سب کے استاد ہیں۔ میری تو مانو۔ اپنے
استادوں کی مانو۔ جن کے کھاتے ہو۔ جن کے صدقے تم حدیث پڑھتے ہو۔ سب کے شیخ الکل۔ ہندوستان کے علم حدیث
کا عالم کہتا ہے۔ یا اللہ میرے سارے اعمال ان میں نیت کا فساد ہو سکتا ہے۔ لیکن جب تیرے محبوب کا میلاد منا رہا ہوتا۔
اور کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھتا ہوں۔ یہ عمل صرف تیری رضا کے لئے کرتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں ہم مکے مدینے
والے۔ ہمارا دین مکے مدینے والا۔ یہ صرف مکے کے ڈالر کھاتے ہیں۔ وہاں جو ہے کر سکتے ہیں۔ ان کا دین نہ مکے والا
ہے نہ مدینے والا ہے۔ مکے میں تراویح ۲۰ رکعت ہیں۔ یہ بیس رکعات نہیں پڑھتے۔ ان کو بدعت بتاتا ہے
ہم ان کو دین مکے والا کہیں۔ مکے والے آٹھ نہیں بیس پڑھتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں بیس ہزار بار دو تو ایک ہے

تین لاکھ بھی اکٹھی کر دو تو پھر بھی ایک ہے۔ مکے والے کہتے ہیں کہ تین مثل ہیں تو تین ہے۔ ایک ہے تو ایک ہے۔ مکے والے پڑھتے ہیں۔ ولا الضالین۔ یہ پڑھتا ہے ولا الظالین۔ تو پھر ان کا دین مکے والا کیسے۔

آج سے چار سو سال پہلے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بنائے ہوئے کعبے کا امام۔ حضرت امام ملا علی قاری جس نے 36 سال کعبے کی امامت کی تھی۔ فرماتے ہیں کہ اَنَّمَا اَھْلُ مَکَّۃَ مَعْدَنُ الْخَیْرِ وَالْبَرَکَۃِ۔ مکہ والے خیر اور برکت کا خزانہ ہیں۔ فَیَتَوَجَّھُوْنَ اِلَی الْمَکَانِ الْمُتَوَاتِرِ بَیْنَ النَّاسِ۔ اَنَّہُ مَحَلُّ الْمَوْلُوْدِ۔ مکہ مکرمہ کے رہنے والے جتنے لوگ ہیں۔ عام ہوں خاص ہوں۔ بوڑھے ہوں جوان ہوں۔ سب کے سب ۱۲ ربیع الاول کو وہاں جاتے ہیں جہاں نبی پاک کی ولادت ہوئی۔ اور وہاں سرکار کے میلاد کی محفل سجاتے ہیں۔ پھر تمہارا مکے والا دین کیسے ہوا۔ تم کو تو میلاد ہضم ہی نہیں ہوتا۔ اور امام ملا علی قاری۔ جو ۳۶ سال کعبے کے امام ہیں۔ وہ کہتے ہیں سارے مکے والے ۱۲ ربیع الاول کو ______ تو پتہ چلا کہ جو ہم گنہگاروں کا عقیدہ ہے۔ مکے والوں کا بھی وہی عقیدہ ہے۔

(۳) حسین احمد مدنی۔ جمعیت علماء پاکستان کا صدر تھا۔ پہلے اس مولوی کو علامہ اقبال نے ڈانٹا تھا۔ یہ شعر کہا تھا اگر تم نبی پاک تک نہ پہنچ سکے تمہارا اور ابولہب کے اندر کوئی فرق نہیں ہے۔ اس کو علامہ اقبال نے دار العلوم دیوبند کے کمرے کے اندر جا کر کہا تھا۔ کہ کتابیں پڑھنے سے تو تم جنت میں نہیں جاؤ گے۔ رسول اللہ کے قدموں میں بیٹھ جاؤ پھر جنت میں جاؤ گے۔ یہ مولوی صاحب جب حج کرنے گئے۔ تو ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ ترکی حکومت نے پکڑ لیا۔ پکڑ کے بند کر دیا اور پھر ان سے پوچھا کیا نبی پاک کا میلاد منانا جائز ہے۔ ہم نے سنا ہے تم کہتے ہو ہندوستان میں نبی پاک کا میلاد ناجائز ہے۔ تو مولوی صاحب جواب دیتے ہیں۔ وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور کو بدعت کہتے ہیں۔ اور اولیاء کرام کے ذکر کو بدعت کہتے ہیں۔ برا سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے تمام حضرات نفس ذکر ولادت شریفہ کو جو کہ بروایات معتبرہ ہو مندوب اور مستوجب برکت فرماتے ہیں۔ ______ وہابیہ سے چھوٹے ہم بہتر۔ عبارت ______ الشہاب الثاقب صفحہ نمبر ۲۴۶ ______ ان کے ایک اور بڑا دوسرا خلیل احمد انبیٹھوی صاحب۔ اس کو بھی ان کو بھی شریف مکہ نے پکڑوا لیا۔ ان کو پوچھا۔ نبی پاک کا میلاد منانا چاہیے کہ ______ تو مولوی خلیل احمد نے کہا۔ ہمارے خلاف لوگوں نے چغلی کی ہے۔ ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیشاب کی محفل منانے کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ پکڑے گئے تو سرکار کی سواری کے پیشاب کی محفل کو بھی جائز کہہ گئے۔ اور جب چھوٹ گئے تو نبی پاک کے میلاد کو ناجائز کہتے ہیں۔ ۱۲ ربیع الاول کو ایسے پھرتے ہیں جیسے چالیس موتیں ان کے گھر ہو گئی ہوں۔ کسی کا رنگ سرخ۔ کسی کا زرد ______ سارا بگڑا ہوا ان کا اس دن ہو جاتا ہے۔ ان کا حال ان کا منہ۔ دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ جیسے لگتا ہے۔ آج کے دن یہ بڑے دکھی ہیں۔ حالانکہ اس دن اہل ایمان

خوش ہے۔ ساری کائنات ہی خوش ہے۔ اگر دکھی ہے تو صرف شیطان دکھی ہے۔ ہندوستان میں سب سے پہلا
وہابی۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی۔ اس نے نبی پاک کے میلاد پر کتاب لکھی۔ الشمامۃ العنبریہ
من مولود خیر البریہ۔ صفحہ نمبر ۱۲ پر نبی پاک پر ۱۲ میلاد بیان کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ جس کو حضور کے
میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو۔ اور شکر خدا کے حصول پر۔ اس نعمت کے ذکر سے وہ برا محسوس کرے
انکار کرے۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ یہ نواب صدیق خان۔ اہل حدیث عالم ہیں۔ یہ سنی عالم نہیں ہیں۔ امام
احمد رضا بریلوی کے شاگرد نہیں تھے ——

اس امت کا سب سے بڑا محدث علامہ ابن جوزی رحمۃ۔ اتنے بڑے محدث تھے۔ جس قلم کے ساتھ حدیث لکھتے تھے۔
جب فوت ہوئے۔ اس قلم کی سیاہی کا کھرچا گیا۔ تو بندے کے قد سے زیادہ اونچا ڈھیر لگ گیا۔ اور فرمانے لگے
جب میں مروں۔ اس سیاہی کو پانی کے اندر ڈال کر اس پانی سے مجھے غسل دینا۔ فرشتے آئیں گے۔ مجھے دیکھیں
گے۔ تو میں کہوں گا فرشتو۔ میں اس پانی سے نہا کے آیا ہوا ہوں۔ جس پانی کو حضور پاک کی حدیث کی سیاہی سے
نسبت ہے۔ یہ محدث تھے۔ جن کا عقیدہ تھا۔ جس سیاہی کو حدیث پاک سے نسبت ہو جائے۔ وہ پانی بھی بخشوا
سکتا ہے۔ تو پھر جن کی حدیث لکھنے والی سیاہی بخشوا سکتی ہے۔ وہ مصطفیٰ کیوں نہیں بخشوا سکتے۔ امام
عبد الرحمن جوزی فرماتے ہیں۔ اے کاش ایک طویل عرصہ تک میرا کام حضور پر نور ؐ کے میلاد مبارک کا تذکرہ ہوتا۔
اور اے کاش میری ساری زندگی محض حضور پر نور کے میلاد کا تذکرہ ہوتا۔ اور آگے جا کے کہتے ہیں اے ذکر نعت مصطفیٰ
تم حضور پر نور کی مبارک حدیث پاک کو لوٹاؤ۔ کیونکہ میں وہ عاشق ہوا۔ جو حضور پر نور کی ذات اقدس کے
بعد۔ اس دم سے ایک لمحہ بھر بھی قرار و سکون حاصل نہیں کر سکتا۔ یعنی اے نعت خوان تو نعت پڑھتا رہے
اور میری زندگی کو سکون ملتا رہے۔ میں نبی پاک کے میلاد کے ذکر کے بغیر ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ یہ
ابن جوزی ہے۔ یہ حدیث کا امام ہے۔ اگر تم بھی حدیث والے ہو۔ تو یا تو ابن جوزی کا نام نہ لیا کرو۔ اگر ابن
جوزی کا نام لیتے ہو۔ امام ابن جوزی اسی کتاب میں جا کر آگے کہتے ہیں۔ اللہ اس شخص کی قبر کو ٹھنڈا کرے
جو حضور نبی کی میلاد کی راتوں کو عید کی طرح مناتا ہے۔ جتنے دیوبندی مولوی —— ساروں کے پیر و مرشد
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ کہتے ہیں۔ کسی نے پوچھا۔ میلاد جائز ہے۔ حاجی فرماتے ہیں۔ ہمیشہ سے فقیر کا دستور رہا ہے
کہ محفل مولود میں شریک ہوتا۔ بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام میں لطف ولادت پاتا ہوں
اور اس کتاب میں کہتے ہیں کہ اہل حرمین شریفین نبی پاک کا میلاد کرتے ہیں۔ یہ دیوبندیوں کے مرشد ہیں حاجی
امداد اللہ —— کہتے ہیں۔ میں مکے گیا۔ پھر مدینے گیا۔ میں نے دونوں مقدس شہروں والوں کو دیکھا۔ جو رسول اللہ ؐ

کا میلاد کرتے ہیں۔ اور ہمارے لیئے۔ اہل حرمین کی اتباع کافی ہے۔ یعنی وہ جو کرتے ہیں ہمارے لیئے دلیل ہے۔ میں نے
ان دونوں شہروں میں دیکھا ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ کا میلاد مناتے ہیں۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کہتے ہیں۔ وہ ان کی کتاب نشر الطیب ہے صفحہ نمبر 9 پر لکھتے ہیں۔ کہ پورے ملک
ہندوستان میں۔ ہر طرف طاعون کی بیماری آئی ہے۔ مختلف علاقے سے لوگوں نے خط لکھے ہیں۔ کہ مولوی اشرف علی
دعا کرو۔ یہ بیماری جائے بندے مر رہے ہیں۔ میں نے میلاد پر کتاب لکھنی شروع کر دی ہے۔ آج ۱۲ ربیع الاول کا
پہلا ہفتہ ہے۔ اور ربیع الثانی کو یہ کتاب ختم ہو رہی ہے۔ ہندوستان کے ہر علاقے میں بہت ساری موتیں ہو چکی ہیں
لیکن میرے علاقے میں ایک بھی موت نہیں ہوئی ہے۔ یہ ساری برکت مصطفیٰ کے میلاد کی ہے۔

سعودی کا مرہبہ میں اس وقت نجدیوں کا قبضہ ہے۔ یہ جو کتاب ہے نا نجدیوں نے چھاپی ہے۔ سعودیہ کے
جو اس وقت کے نجدی ہیں۔ یہ کتاب سن 2002 کی چھپی ہوئی ہے۔ حافظ ابن تیمیہ جو ان کا امام ہے۔ یہ
اس کی کتاب ہے۔ یہ اس شخص کی کتاب ہے جس کو عرب والے نجدی اپنا اتنا بڑا امام سمجھتے ہیں۔ شاید وہ نبی
پاک کی بھی اتنی عزت نہ کرتے ہوں۔ جتنی حافظ ابن تیمیہ کی وہ عزت کرتے ہیں۔ اس ابن تیمیہ سے پوچھا
گیا جو لوگ میلاد کرتے ہیں۔ آپ کیا کہتے ہو۔ ابن تیمیہ نے کہا۔ میلاد منانے والوں سے پوچھو۔ ابن تیمیہ کہتا ہے
میلاد کیوں مناتے ہو۔ اگر یہ کہیں ہم اس لیئے مناتے ہیں کہ عیسائی اپنے نبی کا ہم اپنے نبی کا۔ تو پھر تو اچھی بات
نہیں ہے۔ اگر اس لیئے میلاد مناتے ہیں۔ کہ ان کے دل میں نبی پاک کی محبت ہے۔ ان کے دل میں نبی پاک کی
تعظیم ہے۔ ابن تیمیہ کہتا ہے مجھے اللہ کی قسم ہے۔ جو نبی پاک کی محبت میں نبی پاک کا میلاد منائے گا۔ اللہ
اس کو ثواب میں جنت عطا فرمائے گا۔ تو منکرین جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ ان کو چاہیے
اقتضاء الصراط المستقیم پڑھ کر حافظ ابن تیمیہ کے فتوے پر عمل کریں۔ اور خواہ مخواہ مسلمانوں کو بدعتی
اور مشرک نہ بنائیں۔ ان کے اپنے بڑے لکھ گئے ہیں۔ کہ رسول اللہ کا میلاد اگر محبت میں منایا جائے۔ اگر ان
کی تعظیم میں منایا جائے۔ تو پھر اللہ پاک اس میلاد پر میلاد منانے والے کو اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔ اور ان
کے ہندوستان کے سب سے بڑے عالم نواب صدیق حسن بھوپالی کہتے ہیں۔ جو آپ کا میلاد سن کے خوش
نہ ہو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔ حیرت ہے کہ تمہارے بڑے تو لکھ گئے۔ جو میلاد نہ منائے۔ وہ مسلمان
نہیں اور تم کہتے ہو جو میلاد منائے۔ وہ مسلمان نہیں۔ یا تو تم جھوٹے ہو، یا تمہارے بڑے جھوٹے ہیں۔ یہ فیصلہ
مشترک کرنا ہے۔ کہ تمہارے بڑے کہہ رہے ہیں۔ کہ جو میلاد نہیں منائے گا۔ وہ مسلمان نہیں اور تم کہتے ہو کہ میلاد
منانا بدعت ہے۔ اب یہ فیصلہ تم ہی کر کے دے دو۔ کہ جھوٹے تمہارے بڑے بول گئے ہیں۔ یا چھوٹے بول گئے ہیں

علماء دیوبند کے بڑے سائیکل ہو رہے ہیں۔ ہم مکے گئے۔ وہاں بھی میلاد دیکھا۔ ہم مدینے گئے وہاں بھی میلاد دیکھا۔ تو تم بتلاؤ کہ
کہتا ہے یہ بڑے غلط لگ گئے ہیں۔ یا تم چھوٹے غلط لگتے ہو۔ یقیناً تمہارے بڑے سچے تھے۔ ہم نے ان کے ہاتھ پر بیعت
کی ہے۔ تم ان کی بات مانو یا نہ مانو۔ ہم تو ان کا احترام کرتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ہر مسلک کا احترام کیا ہے۔
ہمیں کسی سے بغض نہیں ہے۔ کسی سے عداوت نہیں ہے۔ جو میرے آقا کی بات کرتا ہے۔ وہ تمہارا بڑا ہو۔ ہم
اس کی بھی عزت کرتے ہیں۔ ہمارا بڑا ہو۔ ہم ان کی بھی عزت کرتے ہیں۔ افسوس تو اس بات پر ہے۔ آج دیوبندی
اہل حدیث۔ چودہ اگست مناتے ہیں۔ کل ۲۳ مارچ کا دن گزرا ہے۔ ان مولویوں نے چھٹیاں کی ہیں۔ اس دن کو بھی
منا رہے ہیں۔ ہر دن منا رہے ہیں۔ لیکن سرکار کا دن نہیں مناتے۔ اپنے مدرسوں کے چندے اکٹھے کرنے کے لیے۔ دن
منالیتے ہیں۔ حکومت کے خلاف جلوس نکالنے کے لیے دن منالیتے ہیں۔ اپنے اداروں کو بڑا کرنے کے لیے۔ دن منالیتے
ہیں۔ اجتماع کرنے کے لیے۔ جہاد کے دن منالیتے ہیں۔ اگر یہ سارے دن منالیتے ہیں۔ پھر اُن کا دن کیوں نہیں مناتے۔ جن
کی تعریف خدا کرتا ہے۔ جن کی محفل اللہ سجاتا ہے۔ میرے بھائیوں میں نے جو خطبے کے اندر آیت پڑھی ہے۔ اس کے
ترجمے پر آپ ذرا غور کریں۔ تاکہ پتہ چلے نبی پاک کا کیا مقام ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ بیشک اللہ اور اللہ کے فرشتے
درود پڑھتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو۔ تم بھی درود پڑھو۔ اور سلام بھیجو۔ امام بخاریؒ صحیح البخاری کے
اندر اس آیت کی تفسیر کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں مجھے صدیق اکبر کے نمازی نے بتایا۔ میں نے اُن سے پوچھا۔ کہ اللہ نبی پاک پر
درود پاک کیسے پڑھتا ہے۔ تو مجھے ابوبکر صدیق رض کے نمازی حضرت ابوالعالیہ نے بتایا۔ کہ اللہ درود ایسے پڑھتا ہے۔ کہ ملائکہ
میں فرشتوں کو بھیجتا ہے۔ اور اُن کو سامنے بٹھا کر اپنے محبوب کا اُن کو ذکر سناتا ہے۔ رسول اللہ کی عظمت کو بیان
کرتا ہے۔ جب اللہ ملائکہ کے سامنے اپنے محبوب کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ یہی اللہ کا اپنے محبوب پر درود تھا۔

ابھی شاہ صاحب بیان فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اجلاس کیئے۔ اپنی سلطنت کا جلسہ کیا۔ اپنے محبوب
کی عظمت کا جلسہ کیا۔ اور جب اللہ تعالیٰ اس دنیا کو ختم کرے گا تو پھر سے ساری دنیا کو اکٹھا کر کے اپنے محبوب کی عظمت کا
جلسہ کرے گا۔ یہ دنیا کا نظام ختم کر کے پھر ایک اور نظام جنت کا آخرت کا نظام شروع کرے گا۔ اللہ کل کائنات
کو اکٹھا کر کے اپنے محبوب کے قدموں پہ جھکا دے گا۔ ہم بھی اپنے امتیوں کے لیے کیوں ہم ان کے ماننے والے۔ سب اُن کے
در پہ جھک جائیں گے۔ اور اس دن دنیا کو پتہ چل جائے گا۔ کائنات کا اصل سبب یہ سارا کھیل جن کے لئے
سجایا گیا۔ وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے۔

یہ سعادت صرف اہلسنت کو حاصل ہے۔ ہم صرف نبی کی محفل ہی نہیں سجاتے۔ جان مال اولاد جتنا ہم سے
ہو سکتا ہے۔ ہم سرکار کے نام پہ خرچ کرتے ہیں۔ عالم آتا ہے۔ بیان کرتا ہے۔ اس کی عزت کرتے ہیں لوگ۔ حضرت

کرتے ہیں لوگ ۔ قابل رشک وہ لوگ ہیں ۔ جو اپنے نبی ﷺ کے لئے ۔ نہ صرف خرچ کرتے ہیں ۔ بلکہ خرچ کر کے اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب سمجھتے ہیں ۔ اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یا رسول اللہ مجھے آپ نے ان لوگوں میں بنا دیا ہے ۔ جو آپ کے لئے جیتے ہیں آپ کے لئے مرتے ہیں ۔ یہ سعادت اللہ نے اہلسنت کو بخشی ہے ۔ ہم اللہ کی بندگی کے بھی قائل ہیں ۔ خدا کو وحدہ لاشریک بھی مانتے ہیں ۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بھی کرتے ہیں ۔ آپ کا میلاد مناتے ہیں ۔ تمام علماء کا عقیدہ ہے ۔ جو بندہ محبوب کی تعظیم نہیں کرتا ایسے بندے کی کوئی بھی ضرورت نہیں ہے ۔

اگر نبی پاک کے بغیر گزارہ ہو جاتا ۔ کلمہ لا الہ الا اللہ رہ جاتا ۔ جبکہ بندہ ساری زندگی ورد کرے تو مومن نہیں ہو سکتا ۔ جب تک وہ نبی ﷺ پر ایمان نہ لائے ۔ جو لوگ میلاد نہیں مناتے ۔ سرکار کا نام نہیں چومتے ۔ آپ کو حاضر و ناظر نہیں مانتے آپ کے علم غیب کے قائل نہیں ہیں ۔ آپ کے اختیار کے قائل نہیں ہیں ۔ آخر یہ لوگ نبی پاک کا کلمہ کیوں پڑھتے ہیں ۔ یہ کلمہ کسی اور کا پڑھ لیتے ـــــ بڑا عرصہ ہوا لاہور میں پاکستان بننے سے پہلے موچی دروازے کے اندر عیسائیوں نے جلسہ کیا تھا ۔ تو انہوں نے تمام علماء کو کہا تھا ۔ کہ تم کہتے ہو ۔ کہ نبی کو علم غیب نہیں تھا ۔ تم کہتے ہو نبی کو اختیار نہیں تھے ۔ تو پھر ایسے نبی کو تم مانتے کیوں ہو ۔ اس نبی کا تم کلمہ کیوں پڑھتے ہو ۔ ہمارے نبی عیسیٰ ہیں ۔ ان کو غیب کا علم بھی ہے ۔ تمہارا قرآن کہتا ہے ۔ کہ بندے روٹی کھا کے آتے تھے ۔ اور ہمارے عیسیٰ آ کے بتا دیتے تھے ۔ تم کیا کھا کے آئے ہو ۔ ہمارے نبی کو غیب کا علم تھا ۔ تمہارا قرآن کہتا ہے ۔ کہ اندھے آتے تھے ہمارے نبی ان کو آنکھیں دے دیتے تھے ۔ کوڑھی آتے تھے ہمارے نبی کوڑھ دور کر دیتے تھے ۔ برص والے آتے تھے ۔ ہمارے عیسیٰ ان کے برص دور کر دیتے تھے ۔ تو پھر ہمارا نبی اختیار والا ۔ ہمارا نبی علم غیب والا ۔ تو عیسیٰ کو مان لو ۔ محمد ﷺ کو چھوڑ دو ۔ تو پھر سنیوں نے جواب میں جلسہ کیا تھا ۔ اور کہا تھا ۔ ہم اس نبی کو کیوں چھوڑیں ۔ جس نبی کے جوڑے اٹھانے کے لئے تمہارے نبی ترستے ہیں ۔ عیسائیو ۔ تم کہتے ہو کہ ہم تمہارے نبی کو مانیں ۔ ہم نہیں مانتے ہیں ۔ جب ان کی شان تمہارے نبی نے دیکھی ۔ تو یوں کہا ۔ اے اللہ مجھے ان لوگوں میں بنا دے ۔ جو آمنہ کے لال کے جوڑے کھولتے ہیں ۔ انجیل کتاب کے اندر یہ بات موجود ہے ۔ جب حضرت عیسیٰ نے نبی پاک کی شان دیکھی ۔ تو یوں کہا یا اللہ ۔ جو ان لوگوں میں بنا جو تیرے محبوب کو جوڑے پہنائیں ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود کہہ رہے ہیں ۔ اپنی کتاب کے اندر ۔ اگر وہ نبی مجھے اجازت دے دیں میں ان کے پاؤں کے اندر جوڑے پہناؤں ۔ تو پھر میں بڑی شان والا نبی بن جاؤں گا ـــ تو عیسیٰ علیہ السلام ۔ جو ہمارے نبی کو جوڑے پہنانے میں ترس رہے ہیں ۔ یعنی جب غیب جانتے ہیں ۔ اس نبی کو جب اختیار ہے ۔ تو جن کے غلاموں کو اختیار ہے تو ان کے آقا کو اختیار کیوں نہیں ـــ خدارا کچھ تو سوچو ۔ تم عیسائیو ۔ کو موقع دیتے ہو ۔ پھر ایسا بڑا کہ تم بولنے کی جرأت دیتے ہو ۔ تم رسول اللہ کی عظمت بیان کرو ۔ آپ ﷺ کی عزت کا بیان کرتا ہے ۔ نبی آپ کی عزت بیان کر رہے ۔ ہمارے اور باقی لوگوں کا یہی فرق ہے ۔ باقی لوگ ۔ صرف لوٹ کھسوٹ کا پرچار کرتے ہیں ۔ ہم کہتے ہیں میرا نبی ...

تو شیطان نے مانا ہے ۔ ہم اللہ کی توحید کو بھی مانتے ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بھی مانتے ہیں ۔ جو صرف توحید
کو مانے ۔ وہ تو شیطان بھی ہے ۔ ہاں ایمان جبرائیل والا لے آؤ ۔ میکائیل ۔ اسرافیل ۔ عزرائیل والا لے آؤ ۔ اللہ کی
توحید پر بھی ایمان رکھو ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان رکھو ۔ لوگ کہتے ہیں حدیث سے ثابت نہیں ۔ حدیث ہے
مسلم شریف کی صحیح حدیث ہے ۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار کو روزہ کیوں رکھتے ہو ۔ آپ نے
فرمایا میرے میلاد کا دن ہے ۔ یہ کتاب پڑھی ہے وہابیت کی ۔ حافظ ابن کثیر اہلحدیث مسلک کا ۔ چوٹی کا امام
کہتا ہے نبی پاک نے فرمایا ۔ میں وہ ہوں ۔ جس کے میلاد کی دعا میرے دادا ابراہیم نے مانگی ۔ میں وہ ہوں جس کے میلاد
کی خوشخبریاں عیسیٰ سنانے آئے ۔ میں وہ ہوں جس کے میلاد کے وقت میری امی نے خواب دیکھے ۔ میں وہ ہوں
کہ میرے میلاد کے وقت جو نور نکلا تو ساری کائنات روشن ہو گئی ۔

حافظ ابن کثیر کہتا ہے ۔ وہ مسلمان کتنا جاہل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا انکار کرتا ہے ۔ جب ابو
جہل جیسا کافر بھی میلاد منانے سے محروم نہیں رہا ۔ اس کو بھی قیامت تک سوموار والے دن ۔ عذاب سے بچا لیا گیا ہے
پھر جو مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منائے گا ۔ وہ جہنم میں کیوں جائے گا ۔ اگر ماننا ہو تو ایک حرف کافی ہے ۔
نہ ماننا ہو تو دفتر ناکافی ہے ۔ جن کی قسمت میں ماننا لکھا تھا ۔ وہ یمن میں بیٹھ کر بھی مان گئے ۔ جن کی قسمت میں نہیں لکھا
تھا ۔ دیوار ایک تھی ۔ محلہ ایک تھا ۔ حویلی ایک تھی ۔ ہر روز سامنے آتے تھے ۔ چچا ابوجہل رہا ۔ ابولہب رہا ۔ جو
عقل کے پیچھے جاتے ہیں وہ کبھی رسول پاک کا مقام نہیں جان سکتے ۔ جو عشق کی پیروی کرتے ہیں ۔ وہ سرکار تک پہنچ
جاتے ہیں ۔ ان کو آپ کی معرفت مل جاتی ہے ۔ بات نہ کرو تکرار نہ کرو ۔ اور آنکھیں بند کر کے ۔ نبی پاک کی نعت
پڑھتے جاؤ ۔ قیامت میں ساروں کو جب بخشش کی ضرورت ہو گی ۔ آج جو لوگ کہتے ہیں ۔ ہر جگہ اللہ کا حکم
ہے ۔ وہ بھی وہاں موجود ہوں گے ۔ اور وہ لوگ وہاں موجود ہوں گے ۔ جو علم غیب کے منکر ہیں وہ بھی موجود ہوں گے ۔ اس
دن پتہ چل جائے گا ۔ اور یہی کافی ہے ۔ یا مصطفیٰ کی بھی ضرورت پڑے گی ۔ اس دن فیصلے ہو جائیں گے ۔ اس دن تک
صبر کرو ۔ آپ بھی انتظار کرو ہم بھی ۔ ہم انتظار کرتے ہیں تم بھی انتظار کرو ۔ تاکہ قیامت کے دن سب پتہ چل جائے ۔
کہ نبی پاک کا مقام کیا ہے ۔ ہم آج نبی پاک کا میلاد منا رہے ہیں ۔ تاکہ قیامت کے دن جب جائیں تو سرکار فرمائیں ،
میرے ہیں ۔ انہوں نے میری تعریفیں کی ہیں ۔ میری امت کو میری عظمت کے سبق دیئے ہیں ۔

تو نبی پاک کا ہم جس طرح ذکر کر رہے ہیں ۔ کل اس سرکار کی رحمت کا سایہ ہمیں نصیب ہو جائے گا ۔ وہ لوگ کس
منہ سے نبی پاک کے سامنے جائیں گے ۔ جو نبی پاک کی شان گھٹاتے ہیں ۔ آپ کو اپنا بڑا بھائی کہتے ہیں ۔ گاؤں کا چوہدری
سمجھتے ہیں ۔ دیوار کے پیچھے آپ کا علم بھی نہیں مانتے ۔ اور ان کا عقیدہ ہے کہ میں کو پورے مکان کا مالک اس سال میں کاری

کا مالک ہوں۔ کہیں نبی پاک ایک ذرے کے بھی مالک نہیں ہیں۔ نادان ان کی شان گھٹاتا ہے۔ جن کی شان اللہ بڑھاتا ہے۔
مسجد میں پر ان کے نام ہیں۔ کلمے میں ان کا نام ہے۔ خطبے میں ان کا نام ہے۔ اللہ نے اپنے عرش پر بھی ان کا نام لکھا ہے۔ جنت کے
درختوں کے ہر ہر پتے پر اپنے محبوب کا نام لکھا ہے۔ اور قیامت کو کوئی نبی جنت میں اپنا قدم تک نہیں رکھے گا۔ جب تک رسول
اللہ شفاعت نہیں فرمائیں گے۔ اگر تم کو نبی پاک کی شفاعت کی ضرورت ہے۔ آؤ ضد ہٹ دھرمی چھوڑ دو۔
تمہارے بڑے لکھ رہے ہیں۔ جو ان کا میلاد نہیں مناتا۔ وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ابو لہب نے منایا۔ اس کو بھی اللہ نے اجر
دے دیا۔ قیامت تک عذاب سے سوموار والے دن بچا لیا۔ تمہارے بڑے لکھ رہے ہیں کہ مکے والے بھی مناتے ہیں۔ مدینے
والے بھی مناتے ہیں۔ تو اپنے بڑوں کا ہی مان لو۔ جن کو تم اپنا بڑا سمجھتے ہو۔ میرا نہیں مانتے نہ سہی۔ اپنا تو سہی۔
اگر تم اسے ہمارے بزرگوں کی بات سے چڑتے ہو۔ تو کم از کم اپنے بڑوں کی بات مان کر ہی مل کر ہمارے ساتھ سرکار کا
میلاد منا کر۔ بارہ ربیع الاول جلوس میں شرکت کرو۔ اس جلوس میں شرکت کرو گے۔ تو قیامت کے جلوس کا اعزاز
شرکت کرتے ہوئے شرمندگی نہ ہو گی۔ آج اگر فتوے لگاؤ گے۔ بدعت کے۔ شرک کے۔ ناجائز ہونے کے
تو قیامت کا جو جلوس ہے وہ تو اتنا بڑا ہے۔ کہ اس کا تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ دوبارہ۔ وہاں تو انبیاء، شہداء
صدیقین۔ تمام اولیاء اللہ سب کے سب سرکار فرماتے ہیں آگے میں ہوں گا میرے ہاتھ میں جھنڈا ہو گا۔ یہ ترمذی کی
حدیث ہے۔ مسلم کی حدیث ہے۔ ابن ماجہ کی حدیث ہے۔ میرے اللہ کی حمد کا جھنڈا اٹھایا ہو گا۔ سارے
نبی رسول میرے پیچھے ہوں گے۔ ان کے پیچھے صدیق۔ شہید۔ اولیاء اللہ ہوں گے۔ پھر ہم جیسے گنہگار ہوں گے۔
نبی پاک ہم کو لے کے جنت میں داخل ہوں گے۔ وہی لوگ سرکار کے قریب ہوں گے۔ جو سرکار کی تعریف کریں
گے۔ آپ کی عزت کریں گے۔ آپ کی عظمت مانیں گے۔ منکر یہاں بھی شرمندہ ہیں۔ منکر وہاں بھی۔
آج بھی میلاد کے دن۔ منکر کا منہ دیکھنے والا ہوتا ہے۔ قیامت کے دن بھی اللہ فرماتا ہے۔ کچھ منہ کالے
ہوں گے۔ کچھ کے چہرے پر نور ہوں گے۔ تمام مفسرین کہتے ہیں جن کے چہرے نورانی ہوں گے۔ وہ اہل
سنت ہوں گے۔ ہر مذہب کے عالم نے قرآن کی تفسیر میں یہی لکھا ہے۔ اور جن کے چہرے کالے ہوں گے۔ اہل
بدعت ہوں گے۔ ہم تو اہلسنت ہیں۔ یہاں بھی چہرے چمکتے ہیں۔ اور چمکاتے بھی ہیں۔ اور آگے بھی ان شاء اللہ
چمک دمک ہو گی۔ انہی کے چہرے پر محبت مصطفی ہو گی۔ عزت مصطفی ہو گی۔ اللہ ان کی محبت پر زندہ
رکھے۔ ان کی محبت پر موت دے۔ آمین۔

[signature]

بروز اتوار
۱۵-۱۲-۲۰۲۳
۱۱-۲-۱۴۴۵
۰۸-۲۷-۱۲
(AM)

(نعت شریف)

(احمد علی حاکم)

کہ محفل پاک حضور دی سجی ہوئی اسانے بدل رحمتاں دا اج چھائے ہوئے ہین ۔
(۱) تے محفل وچہ آون والیاں دے قبلے نوریاں پر وچھائے ہوئے ہین ۔
تے اپنے آپ اساں ہنیں ۔ آئے بیٹھے کملی والے دیاسے رسا بلدے ہوئے ہیں ۔
درد دی اج دا ایہہ منظر پیا دسدا اے ۔ کہ کملی والے تشریف لیائے ہوئے ہین ۔

بھانوئیں چن ویکھاں بھانوئیں تاریاں نوں ویکھاں جس وچ ذات حضور دی اسا ۔
(۲) بھانوئیں شاہ تے بھانوئیں گدا ہووے ۔ سب تے پہلے جرأت حضور دی اسا ۔
امہ نوکر خاص حضور دا دن بارہ وے ۔ ہوندی ہے اک رات حضور دی اسے ۔
حاکم ہند زمین تے اک پاسے کل دی کل کائنات حضور دی اے ۔

خدا تو منگ جے دیوے ہم طیبہ بنا دیواں — نگاہواں نوں دنے راہیں میں روضے تے ٹکا دیواں ۔
امہ زلیخا حسن یوسف نوں توں بھل جاسیں — رشتوں کدی چل ہم پاسے اک دلبر دکھا دیواں ۔
کہ خدا محبوب نوں کنیھا اسا دن محشر دا پیارا ہے — کہ جر خطا روندے نے اک سوہنا جے اکھیں ہاں بسا دیواں ۔
امہ بڑی اج رات لمبی اے جے چھپا تے خدا بولا — تے پڑھدی ہے ہیں بانگ جس نے سموں دا بینہ نوں چڑھا دیواں ۔
کہیا شبیر نے نانا ایہہ اکبر کی ایہہ اصغر کی — سب جو ماڈے تے حق دی سالٹی میں گھر سارا لٹا دیواں ۔
کہ کدی خود توں نہ وکھ کیتا مینوں لکھو جا لکھ لیتا — کیویں احسان سوہنے دے میں حاکم بھلا دیواں ۔

بروز اتوار ۰۸ — ۲۷ — ۱۲
(P.M.)

۲۰۱۳ — ۱۲ — ۱۵
۱۴۳۵ — ۲ — ۱۱

— ۰ —

سیّدِ دو عالم ﷺ کا ذکر

(پیر کرم شاہ الازہری)

خطبہ، تمہید ۔ ورفعنا لک ذکرک ۔ اس آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ورفعنا لک
ذکرک ۔ اے محبوب ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کر دیا ہے۔ جب جبرائیل یہ آیت کریمہ پیش کر چکے ۔ تو پوچھا اے
جبرئیل تم میرے پاس اللہ کا پیغام لے آئے ہو۔ اور اس میں یہ ارشاد ہوا ہے۔ ورفعنا لک ذکرک ۔ اس کا مطلب کیا
ہے۔ تو جبرائیل نے عرض کی اے اللہ کے حبیب یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہے۔ یہ رب العالمین کا کلام ہے۔ آپ مجھے
اجازت مرحمت فرمائیں میں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر اس آیت کا مفہوم پوچھوں گا۔ جو ارشاد فرمایا گیا۔ وہ
حضور کے پاس آ کر پیش کر دوں گا۔ حضور نے اجازت دی۔ جبرائیل بارگاہ رب العزت میں حاضر ہو گئے۔ اور عرض
کیا کہ اے پروردگار عالم۔ تو نے جیسے یہ سورۃ مبارکہ دی۔ میں نے تیرے حبیب مکرم کو پہنچائی۔ اس حبیب نے پوچھا۔ اس
آیت کا مفہوم کیا ہے۔ ورفعنا لک ذکرک۔ ـــ اے رب العالمین میں پوچھنے کے لئے آیا ہوں۔ اس آیت کا
مفہوم بتا کر میں تیرے حبیب کو پہنچاؤں۔ آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی ـ کلام ربی ـ تفسیر میں تشریح کی اللہ
تعالیٰ ـ نہ کلام کسی انسان کا۔ نہ تفسیر ـ جس کا کلام وہ خود مفسر ہے۔ اس سے بڑھ کر
اور تفسیر کیا ہو سکتی ہے۔ کلام تو یہ ہے ورفعنا لک ذکرک۔ ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا۔ اور مفہوم
کیا ہے۔ اذا ذُکِرتُ ذُکِرتَ معی۔ اس کا مطلب یہ ہے اے میرے محبوب جہاں میرا ذکر کیا جائے گا وہاں
تیرا بھی ذکر ہوگا۔ اندازہ فرمائیں اس تفسیر کا۔ تیرے ذکر کے بغیر میرا ذکر بھی قبول نہ کیا جائے گا
عرش پر بھی اللہ کا ذکر ہے۔ کرسی کی وسعتوں میں اللہ کا ذکر ہے۔ افلاک کی بلندیوں میں بھی اللہ کا ذکر ہے۔ فضاؤں کی
ـ زمین کی سطح پر ـ تحت الثریٰ پر بھی ـ جہاں جہاں اللہ کا ذکر وہاں وہاں اس کے حبیب کا ذکر ـ
جب ہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو اس کے حبیب کا ذکر بھی کرتے ہیں تو ہم حکم الٰہی کی تعمیل کر رہے ہیں۔ ہم پر
یہ اعتراض کیوں ہے۔ کہ یہ محفل میلاد ہے۔ یہ بدعت ہے ـ یہ حضور نے نہیں کیا۔ صحابہ نے نہیں کیا
میں عرض کرتا ہوں میں بتاتا ہوں آپ کو۔ حضور نے کیا۔ حضور کے صحابہ نے کیا۔ کیا یہ سن کر محفل میلاد
منائیں گے۔ لہٰذا اس برکت والی محفل میں شریک ہوں گے۔ اور اگر نہیں ہوں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ
آپ کو سمجھ میں غلط فہمی لگ گئی۔ کہ حقائق بینی کو دیکھ سکے۔

میں حدیث پیش کر رہا ہوں جو آپ کے اکابر نے تحریر کی ہے۔ تشریح کی ہے۔ اس کی صحت کے لئے اگر
میں ـ میری باتیں نہیں مانتے انہوں کی باتیں تو مانو ـ افسوس کی بات ہے۔ جو شانِ مصطفیٰ کا ذکر
ہوگا ـ جس کے دل میں محبت ہوگی وہاں ہر ہر ادا پیدا کی گئی ہے۔

(۱) سرکار دو عالم نے میلاد کیا یا نہیں۔ صحابہ نے شرکت کی یا نہیں ـ سرکار دو عالم تبوک

کا غزوہ تبوک۔ یہ مدینہ طیبہ سے بعید ترین مقام تھا۔ جہاں تک حضور غزوات میں تشریف لے گئے۔ اور اس سفر میں دو مہینوں سے زیادہ عرصہ جو ہے تبوک پر لگا۔ ہجرت کے بعد حضور اتنا طویل عرصہ جو ہے۔ مدینہ طیبہ سے دور رہے۔ جو لوگ باقی رہ گئے تھے۔ جو مستورات تھیں۔ بچے تھے۔ جو ہر وقت صبح و شام اپنے حبیب کا دیدار کر کے اپنے دل بے قرار کو قرار بخشا کرتے تھے۔ وہ دو مہینے سے زیادہ عرصہ۔ چہرہ نظر نہ آیا۔ ان کی بے قراری بے چینی کا آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جب معلوم ہوا کہ ہمارا آقا و مولا، تشریف لانے والا ہے۔ تو جس طرح ہجرت کے دن تمام بچیاں دفیں لے کر اپنے حبیب کے استقبال کے لئے گئی تھیں۔ مدینے طیبہ کی بچیاں دفیں بجاتی ہوئی چل آئیں کہ بدر علینا ـــــ کے نغمے گاتی ہوئی اپنے حبیب کی نعتیں پڑھتی ہوئی آئیں۔ حضور کا یہ معمول تھا۔ کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے اپنے کاشانہ اقدس میں قدم رنجہ فرمایا کرتے تھے۔ عرصہ دراز کے بعد واپس آتے تھے۔ پہلے اپنے گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔ بلکہ پہلے اپنے رب کے گھر میں اور دو رکعت اس کے گھر سجدہ کر کے نفل پڑھنے کے بعد اپنے اہل و عیال کو زیارت کا شرف بخشا کرتے تھے۔

اسی طرح اس موقع پر بھی حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو طویل عرصہ مدینے سے باہر گزرا تھا۔ جب گھر کے بچے انتظار کر کے بے تاب ہو گئیں۔ تو گھر والے کتنے بے تاب ہوں گے۔ اور کتنے بے چین ہوں گے۔ اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں جانے کی بجائے۔ اللہ کے گھر میں تشریف لے گئے۔ اور بارگاہ اللہ کی جناب میں سجدہ کیا۔ جس جگہ حضور نے نفل پڑھے تھے وہ مسجد نبوی ہے۔ سارے صحابہ کرام وہاں موجود تھے۔ حضور تشریف فرما ہیں۔ حضور کے چچا حضرت عباس حاضر ہوتے ہیں۔ یا رسول اللہ میں نے آپ کی شان میں ایک قصیدہ لکھا ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں پیش خدمت کروں۔ حضور نے فرمایا اجازت ہے۔ فرمایا عباس تمہیں اجازت ہے۔ ـــ

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ۔ غور سے سنیے کیا یہ کامل میلاد پاک کا ذکر ہے یا نہیں۔ کیا اس میں حضور علیہ السلام کی شان اور عظمت بیان کی جا رہی ہے یا نہیں۔ اور یہاں بیان کی جا رہی ہے۔ جلسہ کہاں منعقد ہو رہا ہے۔ گجرانوالے میں نہیں لاہور میں نہیں۔ اسلام آباد میں نہیں۔ لندن میں نہیں۔ بیت المقدس میں نہیں۔ اس مسجد میں جس کو سجدہ گاہ نبی کا شرف حاصل ہو رہا ہے حضرت عباس عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو صرف ماں آمنہ کا گھر روشن ہی نہیں ہوا بلکہ مشارق و مغارب روشن ہو گئے۔ یہاں حضور کی پیدائش کا ذکر ہے یا نہیں۔ حضور کی نورانیت کا ذکر ہے یا نہیں۔ یہ جلسہ مسجد نبوی میں ہے۔ وہ مقام کہ جس کی زمین میں سے بہترین جگہ ہے۔ وہ جگہ جو سجدہ گاہ

جب کہ بار ہا ہے۔ وہ مجلس مسجد نبوی میں ہو رہی ہے اسکا میں حاضرین کون ہیں۔ ہم اہم نہیں۔ بلکہ وہ لوگ تھے جنہوں نے سرکار سنت سے کے سب ڈھلنے کا امتیاز حاصل تھا۔ اور زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور صدر مجلس کون ہے محمد مصطفیٰ اگر ایسی مجلس میں آپ کا ذکر ہوتا ہے۔ اگر یہ گناہ ہوتا۔ اگر یہ بدعت ہوتا۔ حضور برداشت کرتے۔ صحابہ کرام خاموش رہتے۔ صحابہ کا خاموش رہنا۔ حضور کا خوشنودی کا اظہار اس بات کی دلیل ہے۔ کہ جہاں ذکر مصطفیٰ ہوگا۔ جہاں ذکر محبوب کبریا ہوگا۔ وہاں خدا کے فرشتوں کی بھی حاضری ہوگی۔

امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں تھا ——— کہ میری موجودگی میں مکہ میں کئی محفل میلاد ہو رہی تھی۔ اور میں اس میں شرکت کرتا تھا۔ اور میں دیکھتا تھا۔ کہ ہر محفل میں صرف آپ ہی یہاں تشریف لاتے ہوں۔ کہ ان محافل میلادوں میں فرشتے اس کثرت سے آتے تھے۔ کہ جہاں لوگوں کے بیٹھے ہوتے تھے۔ جہاں سے لیکر فلک سماء تک آسمان کے کنارے تک سارا کا سارا جو ہے وہ فرشتوں سے بھرا ہوتا تھا۔ جب محفل میں فرشتے شامل ہوا۔ جس محفل میں اللہ کا حبیب تشریف فرما ہو۔ جس محفل میں صحابہ کرام تشریف فرما ہوا۔ وہاں کسی بدعت کا تصور کیسے کیا جاتا ہے۔ وہ کام جو مصطفیٰ کی شان میں صحابہ کرام نے کیا۔ حضور نے کیا۔ حضور نے منع نہیں کیا تو یہ حضور کی سنت۔ اللہ تعالیٰ کی سنت یعنی میلاد منانا کیا ہوگیا۔ حضور کی سنت۔

اور اس میں مسرت کا اظہار کرنا۔ خوشی کا اظہار کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کرنا یہ بھی دوستوں کی سنت ہے۔ یہ بھی صحابہ کرام کی سنت ہے۔ یہ تو حکم الٰہی ہے۔ قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا جب اللہ تعالیٰ تم پر کوئی فضل کرے۔ جب اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کرے۔ تو اس وقت رونا نہ شروع کر دیا کرو۔ صف ماتم نہ بچھا دیا کرو۔ اگلے جو چراغ جل رہے ہوں ان کو بجھا نہ دیا کرو۔ جب میں تم پر اپنے فضل و کرم کی بارش کروں فلیفرحوا خوشیوں کا اظہار کیا کرو۔ خوش ہونا۔ بلب جلانے سے یا بلب بجھانے سے۔ کھانا پکانے سے یا ہانڈیوں کو الٹا کرنے سے۔ منہ بگاڑنے سے یا سجدہ شکر سے اپنے آپ کو مزین کرنے سے۔

ہمارے انداز میں۔ یہ ہے کہ پہلے ایک چراغ جلتا ہے۔ اب ہزار چراغ جلا دو۔ اور اگر حضور کی پیدائش کی خوشی ہے تو لاکھوں چراغ جلا دو۔ اس میں تمہاری اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شان اونچی اور بلند ہوگی۔ فلیفرحوا! حضور کی رحمت ولادت اللہ کی رحمت ہے یا نہیں۔ حضور علیہ السلام کا اس دنیا میں قدم رنجہ فرمانا اللہ کا فضل ہے یا نہیں۔ دنیا کیلئے حضور کی ولادت اللہ کا فضل ہے اور رحمت ہے۔ ان کو چاہیے کہ وہ خوشیاں کریں۔ دیگیں چڑھائیں۔ حلوے پکائیں۔ غریبوں کو کھلائیں۔ اپنے پڑوسیوں کو کھلائیں۔ مٹھائی بانٹے۔ بیٹے کی پیدائش پر کیا کچھ نہیں کرتے۔ کھلانا کھلانا۔ یہ سب کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ کے گھر بچہ پیدا ہو تو آپ اندر وڑ کے رونا شروع کر دیں

جب ساری کائنات کا رسولا پیدا ہوا ___ جب حضرت عباس قصیدہ ختم کر چکے ۔ تو حضور
نے ہنس دیا ۔ کہ عباس اتنے سال میں نے تجھے توحید سکھائی ۔ اتنے سال میں قرآن سکھایا ۔ اتنے سال
میں نے اپنے سینے پر پلنے کا حکم دیا ۔ اور آج تم بدعت کر رہے ہو ۔ حضور نے ناراضگی کا اظہار نہیں
کیا ۔ بلکہ دعا دی ۔ اے عباس ہمیشہ تیرا یہ منہ سلامت رہے ۔ جس زبان سے میری تعریف کی ہے ۔

(۲) میلاد :- سیّد جماعت علی شاہ :-

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ۔ (۱) محفل ہر ادب کے ساتھ ۔ درود شریف ۔ پیارے پیغمبر نعت
بنی کی محفل منانی ہے اور دنیا سے بچا لینا ہے ۔ ایک آدمی کو دیکھا ۔ پیسے کو پاس رکھ کے جا رہا تھا ۔ کہ یہ بات
ہے سونے کا ۔ پھر بیادری آواز آئے ___ غلام فرید کی زبان

چپ چپ وچ یار گفتوئے اے اللہ جانے کی چپ اے ۔
ایسا تیر پریم دا لگوری نہ جیاں لبانڑیاں نہ ڈھپے آ ۔
عشق تیرے جا پاگل کیتا نہ تیرے ہن نگری نہ جھکے آ ۔
یار بعد بیدا سارا جگ خوش دسوا ساہی وچ نال دکھ آ ۔

بنک میں سے مال ۔ ہر بندہ سودا کرے ۔ دنیا لگا دل دا سے لیے جگرا سے ۔ تے جیڑی ایمان دا دولت اے کلیجے
والا ۔ نماز ۔ جد اسدا نوں ڈاکو لے گیا ۔ تو وہ کوئی بنک بنایا ہوسا ۔ اللہ پاک سونے دی بنا یار سے
دنیا دی دولت اچھی ہے ۔ پابری ہے ___ ہم نے دیکھا ہے بازار میں دولت سکندر نال پیغمبری خرید سکے ۔
اللہ نے فرمایا ۔ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ___ ایمان کیا ہے ___ ایمان متقی ___
مولوی صاحب نے کہا ۔ سب ہو جان ___ تو ہوگا متقی ۔ اتقوا اللہ (ڈرو) ___ والے ہوں کے اس دو کر
پہر ۔ دل رب دی نگاہ کرے گی تقدیر بدلا دیندے ۔ وچ پوسے دی ملم دا سحر کر بدلا دیندے ۔
دلیو لکے میں اسا ملا دیا ۔ اسکا الحکم ___ ایک ہوتا ہے ہر بلوبا ۔ ایک ہوتا ہر پلید ۔ جو جو ایس کتنے گنہگار ہیں
ان زمانہ ہے ۔ ہم جو ہیں تکنے نہ دیکھا ہے آ ہم بلا ___
ے دل لگو جا رہے اویں یاداں وچ ___ بجی رات لنگے فریاداں وچ ___ کدی اپنے غم دی بات ہوئی
کدی اس قصے نئے دا میلاد ہوسی ___ (۱) نبی نے فرمایا ۔ تو نوافی الجنۃ بشم اللہ صحابی [illegible]

قیامت کے دن بست جانوراں نوں جنت عطا کریگا۔ جیہڑا سنا دیتا۔ من غیر بنی آدم ___ کلب اصحاب کہف۔ اصحاب کہف کا کتا ___ بادشاہ نے کہا۔ ___ الواحد۔

ساری کائنات کا مسجود سورج چاند ستارے ___ سایہ کم چھوڑ دے۔

کیوں سوہنا نا منا ہو تا تے ہر من دا نکو سجن دی ___

میں ہیوں نا نا ساہواں پیچھاں یاد کیتے ___

بکری چرانے والا ___ اوسے یار ہے تیاں تو ڈے دا سلیں ___

آپ پیسے گے نفس کتے ہیں۔ بندہ مرنے کے بعد منتظر ہے ___ سوالات پوچھے۔ جواب نہ آئے کو اللہ نے فرمایا۔ اس کو جوتے لگاؤ؟۔ اس نے کیا سوال پوچھا تیرا رب کون ہے تو کون آئے گا۔ بڑا خوش نصیب ہے جو اللہ کی یاد میں سبحان اللہ کہے ___ کئی آدمی کہتے ہیں کہ سبحان اللہ کہنے سے بخشش ہو جاتی ہے۔

گناہواں دے گمراہ ہے میں بخشوا لیں گے۔ رب سوہنے نوں کے محرم سے منا لیں گے۔ گناہواں نال ہے

راتیں جاگیں تے شیخ سداویں۔ تے راتیں جاگن کتے تیں تھیں اُتے ___

کھر دا تک دا چھوڑدے نا ہیں۔ بھانویں سو سو وجن جتے تیں تھیں اُتے۔

اٹھ بلہیا رب نوں راضی کر لئے۔ نہیں تے بازی لے گئے کتے۔ تیں تیں اُتے۔

کتا وفادار ہے۔ بندہ بے وفا ہے ___ کتے تو دل سکر دینیں تو کتے جاگیں گے۔ نہ میں ہونگا ___ سب انسان کی شکل میں۔ وکلبہم

سبق۔ کتا جنت میں جا سکتا ہے تو انسان کیوں نا سکے ___

بس یاد رکھتے ہے جنت میں ملی خدا ہی ہو دیتا ہے جا نہ نہ کی کو

(۲) ذئب یعقوب ___ کسی نے دعا کی سب کچھ ہے دیکھا دا ستے وا کا

دل بنا دینا سچ کرو ہو جدا ادا بھی ___ یوسف علیہ السلام دا قصہ۔

انا وجدناہ ترکنا یوسف۔ ___ مولوی عبدالستار نے لکھا ہے۔

ے قدر اولاد دا جان ہو جانے نے کے کا پتہ لگانہ۔ ... جانے یا جائے حسین ذاتا۔

مستم خدا دی تے قبر خدا دی۔ تے شہر دی کدر تے چرا گئیاں۔ آگے لوگ ... نوں دیس ... ۔

قیمتی سونگلی ۔ ماں باپ کا ادب محفل میں ہوتا ہے ——— بھائیوں کا اتفاق ہوت
مقتی کو دیکھا خوش ہوا ۔ بھیڑیے تو کھا لیا ——— پھر آنسو نکلے ۔ بچے بھیڑیا لے کر آئے
ہاتھ توڑ کر کھا لگا ——— آسمانی ہے ۔ صبر جمیل ۔ یعقوب کا فرمانا ———
یعقوب نے پوچھا ——— بھیڑیے ——— ۔
نہ میں پیڑا یوسف کھایا اے نہ میں تاں قسم الٰہی ۔ نبیاں دے لقمہ اینہاں نا چھکدا بھائی ——
اگر بھیڑیا جنت میں جا سکتا ہے تو ہم نبیوں کی جنت کو پیار کرنے والے کیسے نہ جا سکیں ۔
(۳) وناقتہ صالح ۔ صالح نبی کی ڈاچی ۔ اونٹنی تو سارے جنت کے درخت کر سکا ۔ انسان
دا استعمال ——— عورتوں کو کہہ دو کہ سکا ——— عقل کو استعمال کیا عشق کو
استعمال کیا ۔ ڈاچی ——— (ان اللہ علی کل شیء قدیر) ——— کئی مان گئے ۔
بنی ہوئے اللہ نے کہا ۔ جنت میں جائے ۔ جیڑی ڈاچی بنی دا عظمت دی دلیل بنے اوہ جنت میں جا سکتی
ہے ۔ کیوں نہیں جا سکتی ———
اللہ والوں سے نسبت بڑی چیز ہے ۔ خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے ——

(۴) ہمارے نبی کی ڈاچی ——— وہ ڈاچی جنت میں جائے گی ۔ جس پہ بیٹھ کے ہجرت کی ——
سوہنے ہرنا ڈاچی جیسے توں آدسا ۔ (کئی بندے سر ہلاتے ہیں زبان نہیں ہلاتے)
دے سکدا تو منہ کھول کھاوے ۔
بنی پاک کس طرح سواری پہ آئے ——— صحابی بیمار پہ بیٹھا ہے ۔ اور مبارک باد دی
آگیا سوہنا نکلا دا محبوب مارسکے جیہڑا یار رسول بڑے دیکھدے رہ گئے ———
گوہ دی کلیا حلیمہ نے سرکار نوں تا جاں والے کپڑے دیکھدے رہ گئے ——
صحابہ کرام ۔ ینادوں یا محمد یا رسول اللہ ———
یا محمد محمد پکارتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی ——— ہر ایک کی تمنا بڑے بڑے آدمیوں
کی تمنا ——— جس کی طرح میری ڈاچی جائے گی ——— اگر ڈاچی کو پتہ ہے ۔ ایوب انصاری ——
صدیق اکبر نے خوشی خبری دی ۔ بزرگ کمل والا آگیا ۔ ساریاں دا پہلا تھا ۔ ——
آگیا سوہنا مکہ دا محبوب مارسکے ——— خوش بخت مسکل ایوب دی جیتے ڈاچی جا رکی ساری چیرہ

ماڑیاں دا ہر دکھ اپنا ساڈا اپنا ____ اوہ ڈاہڈی بخت میں جانا گی جس پہ میری کابنی نے ہجرت کی ہے ____

سے نعت شریف .

زندگی دا مزا آوے اس سرکار دے ہو رہے تے پیار ہووے اس ماہ ہووے اس سرکار دے ہو رہے رے .

حضور کو یہ جلال و مرحوم کے رہے کام ہو ۔ حسین کما آیا ____ ہجرت نے عزت کی ____ حضور شاہ زمانہ ۔ تعلیم دیو

حضور دے ساتھ سے کاملاں کو لوٹا ہے تعلق کو لوٹ نہ دیکھو ____

سے جھنڈیاں دی حیث ہے چشیریں کھجور دے ۔ دیکھدی ایکی دنیا جلوے حضور دے .

معجزاتُ الرسولؐ

(مظہر فرید)

آواز دی تو رحمتِ سرکار رک گئی ۔ جو دل پہ چل رہی تھی وہ تلوار رک گئی
جانا ہوا وقار ملا اُن کے نام سے ۔ سر سے گرے تو ہاتھ پہ دستار رک گئی ۔
اک دائرہ سا ان کا مرے گرد کھینچ کر ۔ میرے تصورات کی پرکار رک گئی ۔
جب ذہن سب بلندیاں تسخیر کر چکا ۔ تو غارِ حرا پہ رفعتِ افکار رک گئی ۔
پابستہ روز و شب ہیں معراجِ مصطفیٰ ۔ جب وہ چلے تو وقت کی رفتار رک گئی ۔
نبی کا نام جب میرے لبوں پر رقص کرتا ہے ۔ لہو کی میری شریانوں کے اندر رقص کرتا ہے ۔
میرے کعبے چین آنکھوں میں وہ جب تشریف لاتے ہیں ۔ تصور ان کے دامن سے لپٹ کر رقص کرتا ہے ۔
وہ صحراؤں میں بھی پانی پلا دیتے ہیں پیاسوں کو ۔ کہ ان کی انگلیوں میں بھی سمندر رقص کرتا ہے ۔
پڑے ہیں نقشِ پا کہسار گردن میں ۔ جبیں تو مثلِ پیمبر ہے پھر رقص کرتا ہے ۔
خیال آتا ہے جب بھی گرمیِ روزِ محشر کا ۔ غمِ عصیاں سرِ دریائے کوثر رقص کرتا ہے ۔
زمین و آسماں بھی اپنے قابو میں نہیں رہتے ۔ تصور جب محمد کا قلندر رقص کرتا ہے ۔

اللہ رب العزت کی حمد و ثنا ۔ سرکارِ دو عالمؐ ذاتِ والا صفات پر درود و سلام کے بعد اللہ رب العزت ہم سب کی حاضری کو شرفِ قبولیت سے سرفراز فرمائے اور اہتمام کرنے والے دوست و احباب کو درجۂ قبولیت اپنی بارگاہ میں عطا فرمائے۔ آج کا عنوان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کے حوالہ سے ہے ۔ کائنات کے اندر کام دو طرح کے ہوتے ہیں ۔ ایک وہ کام ہوتے ہیں جو عادت کے مطابق ہوتے ہیں ۔ اور دوسرے وہ کام ہوتے ہیں ۔ جو عادت سے ہٹ کر ہوا کرتے ہیں ۔ اگر کوئی شخص بیمار رہے اور بیماری اپنے نقطۂ انتہا کو پہنچ گئی ۔ بندے کا مر جانا ۔ یہ عادت کے مطابق ہے مگر بندہ جو کہ فوت ہو گیا اور بندے کے سر پر دستِ شفقت رکھ دیا جائے ۔ اور اُسے پھر سے زندگی مل جائے ۔ یہ عادت کے خلاف ہے ۔ کسی کو انجکشن ٹیکہ لگا دیا جائے ۔ گولی دے دی جائے ۔ کیپسول دے دیا جائے ۔ چلتا ہوا رابطہ چند منٹوں کے لیے رک جائے ۔ تو یہ عادت کے مطابق ہے ۔ مگر کسی مریض کو مدینے کی خاک اس کے دہن میں ڈال دی جائے شفا حاصل ہو جائے ۔ یہ عادت کے خلاف ہوتا ہے ۔ کوئی شخص ہوائی جہاز کا سفر کرتا ہے کہ فضاؤں کے اندر ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر شروع کر دیا ۔ یہ عادت کے مطابق ہے ۔ مگر کوئی شخص بذاتِ خود بغیر کسی اسباب کے فضاؤں اور ہواؤں میں سفر شروع کر دیتا ہے ۔ یہ عادت کے خلاف ہے ۔ یہ تمہیدی طور پر کچھ چیزیں عادت کے مطابق ہوتی ہیں ۔ کچھ چیزیں عادت کے خلاف ہوا کرتی ہیں ۔ بجلی کا کنکشن کرنے کے لیے بٹن دبا دیا ۔ یہاں پر قمقمے جلنا شروع ہو گئے ۔ روشنی ہو گئی یہ

عادت کے مطابق ہے۔ مگر رات کی تاریکی ہوئی اللہ کے برگزیدہ شخصیت نے اِذْ تَبَسَّمَ لَقَدْ اَضَاءَ الْبَيْت آمنہ کے لال نے مسکرانا شروع کر دیا تو رات کی تاریکی کو روشنی میں بدل دیا ـــــــــ

کچھ چیزیں عادت کے مطابق ہوتی ہیں۔ کچھ چیزیں عادت کے خلاف ہوتی ہیں۔ وہ چیزیں جو عادت کے خلاف ہوتی ہیں۔ ان میں سے کچھ خلاف عادت چیزیں کسی کافر کسی ساحر کسی جادوگر کے ہاتھوں ظاہر ہونا شروع ہو جائیں۔ تو اس کو استدراج کہا جاتا ہے۔ اللہ کے نبی جلوہ افروز ہوں۔ دیکھا قرآن پاک فرماتا ہے۔ فلما القوہ سحر المبین الناس۔ ـــــــــ سحر عظیم۔ چھوٹی چھوٹی رسیاں پڑی ہوئی ہیں۔ وہاں پر چھڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ جادو کا زور یہ ہوا۔ کہ وہاں پر یہ چیزیں نظر آنا شروع ہوتی ہیں۔ وہ سانپ کی کیفیت میں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ تو خلاف عادت میں۔ کیونکہ یہ جادوگروں نے یہ کام کیا اس لیے اسے استدراج کہا جاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جلوہ افروز ہوئے۔ آکر پوچھا۔ یہ بچھڑا بے جان لیکن آج کیسے بول رہا ہے۔ سامری نے کہا۔ کہ میں نے دیکھا کہ جبرائیل امین کا گھوڑا کا جہاں پر قدم رکھتا تھا۔ وہاں پر ہریالی پیدا ہو جاتی تھی۔ وہاں سے میں نے مٹی کی ایک مٹھی کو لیا۔ وہاں سے میں نے بے جان بچھڑے کے اندر رکھ دیا۔ بچھڑا بے جان تھا۔ بنا ہوا وہ سونے کا تھا۔ بنا ہوا چاندی کا تھا۔ بنا ہوا لوہے کا تھا۔ پیتل کا استعمال اس میں ہے۔ بول نہ سکتا تھا۔ مگر جب میں نے جبرائیل امین کے گھوڑے کے قدموں کے ساتھ لگنے والی مٹی کو اس میں رکھا ہے۔ برکت تھی تو اس کی جان نے ہی بولنا شروع کر دیا تھا۔ ـــــــــ

تو یہاں پر بے جان چیز بول رہی ہے۔ اس کو استدراج کہا جاتا ہے۔ لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے۔ خلاف عادت کام واقع ہوتا ہے۔ اللہ کے ولی کے ہاتھوں۔ کیونکہ اللہ کا ولی جب رب ذوالجلال کی قربت اختیار کرتا ہے۔ تو حال یہ ہوتا ہے۔ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ ـــــــــ (بخاری شریف) سب اعضاء بن جاتا ہے ـــ جیسے میں۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔ بندہ فرائض کی ادائیگی کرتا ہے میرے قریب آ جاتا ہے۔ جب نوافل پڑھتا ہے۔ اتنا قریب آ جاتا ہے۔ کہ میں رب ہو کر اس سے پیار کرنے لگ جاتا ہوں۔ اور جب میں اس سے پیار کرتا ہوں۔ میری جلالت کا نور اس کی نگاہوں میں آ جاتا ہے۔ جس کے ساتھ وہ دیکھا کرتا ہے۔ میری جلالت کا نور اس کے کانوں میں سرایت کر جاتا ہے۔ جس کے ساتھ وہ سنا کرتا ہے۔ میری جلالت کا نور اس کے ہاتھوں میں سرایت کر جاتا ہے ہاتھ اس کے ہوتے ہیں۔ طاقت میری ہوا کرتی ہے۔ میری جلالت کا نور جب اس کے قدموں میں سرایت کرتا ہے۔ جب وہ قدم ایک رکھتا ہے۔ وہ آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچ جایا کرتا ہے۔ جب میری جلالت کا نور اس کی رگ رگ میں چلا جاتا ہے۔ وہ مجھ سے بندہ ہو کر سوال کرتا جاتا ہے۔ میں رب ہو کر اس کی جھولی کو بھرتا چلا جاتا ہوں۔ پھر رب ذوالجلال اپنے بندے کو کمال عطا کرتا ہے۔ اور اس کے بندے کے ہاتھوں جو چیز ظاہر ہوتی ہے۔ اسے کرامت کہا جاتا ہے۔ سیدنا سلیمان

نے بھی پوچھا تھا۔ یا ایہا الملؤا ایکم یاتینی بعرشہا قبل ——— سیدنا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا تمہارے
اندر کوئی بندہ ایسا موجود ہے۔ جو تختِ بلقیس لے کر میری خدمت میں پیش کر دے۔ ایک جن اٹھا ہے۔ بتایا ہے حضور
ابھی آپ مجلس برخاست نہ کریں گے۔ کہ تختِ بلقیس کو میں پیش کر دوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے جلدی بھی
کوئی لا سکتا ہے۔ ایک بندہ ملنگ سا اٹھا۔ عندہ علم من الکتاب۔ کتاب الہیٰ کا سارا علم نہ تھا تھوڑا
سا علم تھا۔ اور کتاب بھی وہ تھی۔ جو سیدنا سلیمان علیہ السلام پر اتری تھی۔ کتاب کوئی قرآن نہ تھا۔ وہاں کا
تھوڑا سا علم اس کے پاس موجود تھا۔ حضور انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک ——— حضور ابھی۔ آپ آنکھ جھپکنے
نہ پائیں گے۔ کہ تخت بلقیس کو میں پیش کر دوں گا۔ اور تختِ بلقیس کو آنکھ جھپکنے سے پہلے خدمت میں پیش کر دیا جاتا
ہے۔ اسے کرامت کہا جاتا ہے۔ سوچنے کا لمحہ فکر یہ ہے۔ یہاں پر نبی کے اختیار کی بات کی جا رہی ہے
یہاں تو اللہ کا ولی بھی اپنا کمال دکھا رہا ہے۔ عطا خدا کی ہوا کرتی ہے۔ رب لم یزل کا کرم ہوا کرتا ہے۔ جب کسی کا
چھم چھم بادل کسی کا برس جاتا ہے۔ کسی ولی پر برس جایا کرتا ہے۔ تو یہ اللہ کا ولی بھی خدا کی دی ہوئی طاقت سے اختیار
رکھا کرتا ہے ——— پانچ سو کلو میٹر کا فاصلہ ہے۔ ہم ظاہر نہیں کر رہے اپنے پیر کی بات۔ پیش کر رہا قرآن
مقدس کو انکار؟ دور دراز کا سفر ہے۔ یہاں تو اللہ رب العزت نے اپنے نبی کے پیروکار سلیمان علیہ السلام کے نوکر
اور خادم جن کے پاس کتاب الہی کا تھوڑا سا علم تھا۔ انہیں اتنا اختیار عطا کیا۔ کہ آپ آنکھ جھپکاتے ہیں۔ ایک
پلک سے پہلے ایک ہزار یا پانچ سو کلو میٹر کا فاصلہ ہے۔ جانا بھی ہے۔ آنا بھی ہے۔ وہاں سے تختِ بلقیس کو خدمت
میں پیش کر دیتے ہیں۔ جن کے پاس اس وقت کی کتاب کا تھوڑا سا علم تھا۔ انہیں رب ذوالجلال نے اتنا اختیار عطا
فرمایا۔ اے بندہ خدا تو سوچ تو سہی۔ الرحمان علم القرآن۔ یہاں پر دینے والا خدا ہے۔ لینے والا میرا مصطفیٰ ہے
اس کے دینے میں کمی نہیں ہے۔ میرے مصطفیٰ کے لینے میں کمی نہیں ہے۔ وہ دیئے جا رہا ہے۔ میرا مصطفیٰ لئے جا رہا ہے۔
پتہ یہ چلا۔ اس کی عطا اتنی ہے۔ کہ اس نے اختیار اتنا دے دیا ہے۔ انا اعطینک ——— محبوب میں نے
کسی کو کچھ دیا ہے۔ کسی کو میں نے کچھ دیا ہے۔ مگر تو ہے کہ میں نے تجھے سب کچھ دیا ہے۔ ———
اور دیا بھی کتنا ہے۔ اگر یہ بات میں کہوں۔ کسی کی سمجھ میں آئے نہ آئے۔ مگر ذرا دیکھئے تو سہی۔ حضرت جبرائیل
امین کیا فرماتے ہیں۔ ایک گواہ پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں قلبت مشارق الارض ومغاربہا فلم ار رجلا افضل
من محمد ——— فرماتے ہیں کہ میں نے آدم صفی اللہ کے دروازے کو دیکھا۔ نوح نجی اللہ کے دروازے کو دیکھا۔ ابراہیم
خلیل اللہ کے آستانے کو دیکھا۔ اسماعیل ذبیح اللہ کی چوکھٹ کو دیکھا۔ میں نے جہاں پر بڑے بڑے نبیوں کو دیکھا۔
صالح علیہ السلام کے اشاروں سے ناچتا ہوا پہاڑ کو آتا ہوا آتی ہوئی اونٹنی کو میں نے دیکھا۔ آسمانوں تک ایسے سنا کہ سلیمان کا

نازل ہوا۔ ان کو میں نے انداز بشر یا کو دیکھا۔ اسماعیل ذبیح کو میں نے دیکھا۔ وہاں پر عیسیٰ روح اللہ کو میں نے دیکھا۔
مگر خدا کی قسم ملتِ تثلیث کے ــــــ میں نے مشرق کو دیکھا۔ میں نے مغرب کو دیکھا۔ آسمانوں کا
بلند ہونا دیکھا۔ زمین کی وسعتوں کو دیکھا۔ سب رب کے سارے نبیوں کو دیکھا۔ میں نے رسولوں کو دیکھا۔ پاکبازوں کو دیکھا۔
ولیوں کو دیکھا۔ اغواث کو دیکھا۔ اقطاب عالم کو دیکھا۔ مگر خدا کی قسم جب میں نے آستانہ معلیٰ کو دیکھا۔ تو محمد
جیسی شان مجھے کہیں نظر نہ آئی ــــــ

اور یہ مظہر زید کی گواہی نہیں ہے تو جبرائیل امین کی گواہی ہے۔ بھئی اگر کوئی کہے کہ میں نے لاہور کو بڑا خوبصورت دیکھا۔
سایہوال بورےوالہ کی بنسبت میں لاہور کو بڑا دیکھا۔ گواہی اسی کی تسلیم کی جائے گی۔ جس نے لاہور کو بھی دیکھا جس
نے لاہور دیکھا ہی نہیں۔ صرف وہاں بورے والہ میں ہے۔ وہاں سایہوال میں ہے۔ اس کی گواہی کو تسلیم نہ کیا جائے گا۔ یہ
جبرائیل امین ہیں۔ کہ جس نے آستانہ کو دیکھا۔ ہر دروازے پر دستک دی۔ ہر چوکھٹ کو دیکھا ہے۔ مگر جب
پہنچے ہیں آمنہ کے لال کی بارگاہ میں۔ عبداللہ کے راج دلارے کی بارگاہ میں۔ کائنات کی تخلیق کے باعث کی بارگاہ
میں۔ تو فرماتے ہیں کہ میں لہروں کو دیکھ کر کیا کروں۔ تو کیا کہوں۔ بیٹی کو دیکھ کر کہوں تو کیا کہوں۔ صبغۃ اللہ کی رنگت کو دیکھ
کر کہوں تو کیا کہوں۔ سر تا پا تک دیکھوں کو بیان کروں۔ بس یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس جیسا بندہ میں نے دنیا میں دیکھا ہی
نہیں۔ ــــــ اور جب اللہ کے ولی کے ہاتھوں جب ظاہر ہو تو اس کو کرامت کہا جاتا ہے۔

اور ایک ہوتا ہے جب اللہ کے نبی کے جلوہ افروز ہونے کا وقت قریب آتا ہے۔ جب رب ذوالجلال اس کا وقت
انداز ہو کر ظاہر ہو کر دیتا ہے۔ تو اسے اس مقام پر ارہاص کہا جاتا ہے۔ سیدہ مریم کی ولادت کا وقت قریب آتا ہے
ولادت ہو گئی۔ مریم بڑی بھوک لگی ہے۔ پیاس لگی ہے۔ کوئی چیز یہاں موجود نہیں ہے۔ حکم ہوتا ہے۔ وھزی ــــــ
ــــــ اے میری بندی ذرا اس تنے کو ہاتھ لگا۔ اختیار کی بات ہے۔ ذرا ہاتھ لگا۔ جب اللہ اختیار دے
دیتا ہے۔ آج کا کوئی بشر یہ اعلان کرے۔ کہ جو تنے کو جو خشک ہوتا ہے۔ اسے ہرا بھرا کر سکتا ہوں۔ یہ بس کے بس کی بات
نہیں ہے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔ تو میری بندی ہے۔ تو نے صبح و شام میرا نام ہی کر دیا ہے۔ تو نے سارا دل میرے
نام پہ کر دیا ہے۔ اے میری بندی اسے ہاتھ لگا۔ مولا یہ تو خشک ہے۔ اس کے اندر ہریالی نہیں ہے۔ اس کے اندر تر و تازگی
نہیں ہے۔ ہاتھ تو لگا دے ہاتھ تو لگا دے اور یہاں سے تر کھجوریں میں عطا کر دوں گا۔ ــــــ اسے ارہاص کہا جاتا
ہے۔ ــــــ ہاتھ لگتا ہے تنا خشک تھا۔ ہرا ہو گیا ہے۔ ہر بشر کو ایک جیسا مت سمجھو۔ یہ تو دنیا کے ریڈیو
ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔ کوئی ایک بینڈ کا ہوتا ہے کوئی چار بینڈ کا ہوتا ہے۔ یہاں پر ایک بینڈ کا ریڈیو کم ہی کام کرتا
چار بینڈ والا اس سے کہیں آگے بڑھ جاتا ہے۔ اور یہاں تو ٹکر ٹکر دیتا ہے۔ ایک ٹیلی ویژن ہے جس کے ساتھ تار دو

دراز کے علاقے کی نہیں لگا۔ مدرسہ کا وہ ہے جس کے ساتھ ایک بسمل کا کشکول ہو چکا ہے۔ یہ یہاں تک کی باتیں
بتا رہا ہے۔ اور مدرسہ وہ ہے جو عالمی سطح کی باتیں بتا رہا ہے۔ اے بندہ خدا۔ مجھے فکر ہو گئی ہے۔ ایک بندہ
وہ ہوتا ہے جس کا تعلق جڑا ہوتا نہیں۔ وہ یہاں سے وہاں نہیں جا سکتا۔ اور ایک بندہ وہ ہوتا ہے جس کا
رابطہ زید الدین سے ہوا کرتا ہے۔ جس کا رابطہ شیخ ہجویری سے ہوا کرتا ہے۔ جس کا رابطہ شیخ اجمیری سے
ہوا کرتا ہے۔ جس کا رابطہ مجدد الف ثانی سے ہوا کرتا ہے جس کا رابطہ ——— مدینے کی گلیوں سے
ہوا کرتا ہے۔ جب وہ چلتا ہے فرش زمین پر عرش معلیٰ پر رب ذوالجلال اس کی حاضری لگایا کرتا ہے۔
——— ایسا اختیار۔ ہاتھ لگایا جاتا ہے۔ خشک تنے کو۔ ہرا بھرا ہو گیا۔ کھجوریں گرنا شروع
ہو گئیں۔ کون کہتا ہے۔ ہر بندہ ایک جیسا ہوا کرتا ہے۔ ہر بندہ جہاں اتنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہر ایک کی شکل
کو دیکھو۔ الگ ہے۔ نظر کو دیکھو الگ ہے ——— قوت ذائقہ ——— قوت سامعہ ——— یہاں کی سماعتیں برابر
نہیں ہو سکتیں۔ تو آمنہ کے لال کو سارے کائنات کے ولی جمع ہو جائیں۔ غوث ——— ابدال عمادین
——— صدیقین۔ مجاہدین۔ سارے کے سارے نبی جمع ہو جائیں۔ رسول جمع ہو جائیں۔ ترازو کے ایک پلڑے میں
رکھ دو۔ اور مدینے کے پلڑے میں، آمنہ کے لال کو رکھ دو۔ ساری کائنات کی برگزیدہ شخصیتیں پیچھے رہ جاتی ہیں
آمنہ کے لال اس سے بھی آگے گزر جاتے ہیں ———
سرکار وہ جہاں جلوہ افروز ہو رہے ہیں۔ آسمانوں سے ستارے جھک گئے۔ یہ ارہاص ہے۔ بیت اللہ
جھک گیا۔ یہ ارہاص ہے۔ مشرق کے پرندے مغرب والوں کو مبارک پیش کر رہے ہیں۔ یہ ارہاص ہے۔ دریائے
ساوہ کا خشک ہو گیا۔ یہ ارہاص ہے کہ مکہ سے بیٹھے ہوئے شام کے محلات کا نظر آنے لگے۔ یہ ارہاص ہے۔ کائنات
کی وسعتوں میں انقلاب آ گیا۔ یہ ارہاص ہے۔ جنت کی حوریں مبارک دینا شروع کر دیتی ہیں۔ یہ
ارہاص ہے۔ غلمان بہشت خوشی میں آ جاتے ہیں۔ یہ ارہاص ہے کہ رب ذوالجلال نے بیٹوں کو بانٹنا شروع
کر دیا۔ یہ ارہاص ہے۔ ——— یعنی اس کے بعد خلاف عادت کام نبی اللہ سے نبی کا کیونکر ظاہر
ہوتا ہے۔ اسے معجزہ کہا جاتا ہے ——— اور یہی معجزہ رب العزت کی عطا ہو جاتا۔ اس میں نبی کا کوئی اختیار نہیں
ہوتا۔ حضرت زکریا علیہ السلام آپ جلوہ افروز ہوئے۔ دیکھا یہاں بے موسم پھل پڑے ہوئے ہیں۔
حضرت مریم کے پاس پڑے ہوئے ہیں۔ ھنالک دعا زکریا ——— الدعا ——— یا اللہ یہاں بے
موسم پھل پڑے ہوئے ہیں۔ یہاں ہر محسوس ہو رہا ہے۔ یہاں ہر چیز کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہے۔ بے موسم
پھل ہیں۔ تیری تجلیات پڑ رہی ہیں۔ وہاں پر دعا مانگنا شروع کر دی۔ مولا میں بوڑھا ہوں۔ طاقت نہ

نہیں ہے۔ ہر بار اک جواب سنا کیوں اصحاب جواب دیں گے۔ مولا تو تو اس بات پر قادر ہے مجھے زندگی دلا بیٹیا عطا کر دے۔
یہاں لمحہ فکریہ ہے۔ جب موسم پھلوں کو دیکھا۔ اللہ سے دعا مانگی۔ اللہ نے دعا کو مقبول کر لیا۔ اے بندہ خدا ذرا سوچ
تو سہی۔ اللہ کے ولی کی قبر پہ تو جاتا ہے۔ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّة۔ یہاں پر اللہ کے ولی کی قبر ہوتی ہے۔ قبر المومنین
—— اللہ کے ولی کی قبر جنت کے باغوں میں سے باغ ہوتا ہے۔ ہر باغ کے اندر پھل بھی ہوا کرتے ہیں موسم والے سارا کم
ہوتے ہیں۔ اے بندہ خدا۔ آج اگر زکریا علیہ السلام دعا مانگتے ہیں۔ اللہ رب العزت دعا کو مقبول کر لیتا ہے۔ اس لیے کہ
چند بے موسم پھل پڑے ہوئے ہیں۔ ذرا آستانہ فرید الدین پر آ۔ یہ تو جنت کے باغوں میں سے باغ ہے۔ آج
شیخ اجمیری کی بارگاہ میں آ۔ یہ تو جنت کے باغوں میں سے باغ ہے۔ یہاں چند پھل نہیں۔ یہاں تو سارے پھل پڑے
ہوتے ہیں۔ یہیں رہ ہے۔ آج جا کے دعا آستانے پہ مانگ رب ذوالجلال تیری جھولی کو بھر کے رکھ دے گا۔
حضور فرماتے ہیں جو میرے منبر اور گھر کے درمیان حصہ ہے روضہ من ریاض الجنۃ —— دعا یہاں مانگ ——
بگڑی ہوئی بنتی ہے ہر بات مدینے میں۔ ہر دن مدینے میں ہر رات مدینے میں۔
مولا بیٹا عطا کر دے۔ فرمایا بیٹا عطا کر دوں گا۔ یحییٰ علیہ السلام کی نوید مل جاتی ہے۔ مولا کوئی نشانی تو عطا کر دے
رب الجلال آیۃ —— رمزاً —— یہ پاک کی نشانی ہے۔ تو بات کرنا چاہے گا۔ بات نہیں کر سکے گا۔ تکلم کرنا
چاہے گا۔ یہ معجزہ تھا۔ جو خالصتاً اللہ رب العزت نے جو عطا کی۔ اس میں نبی کا کوئی قسم کا اختیار نہ تھا۔
ایک مقام وہ ہوتا ہے۔ جب اللہ کا نبی اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگتا ہے۔ رب ذوالجلال اس دعا کو
قبول کر لیتا ہے۔ اور جو دعا کی قبولیت ہوتی ہے —— ایک نابینا صحابی کا آنا —— عثمان بن حنیف
اس کے راوی۔ حضور مجھے آنکھیں چاہییں۔ فرمایا صبر سے کام لو۔ بہتر ہو گی۔ لیکن ہو گئے۔ حضور مجھے تو آنکھیں
چاہییں۔ آنکھیں لینے کے لیے آیا ہوں۔ اے بندہ خدا۔ لمحہ فکریہ ہے۔ عند اللہ سے مانگنا کس مقام تک ہے۔ آپ
عثمان بن حنیف فرماتے ہیں۔ یہ مانگنا تو رب ذوالجلال سے۔ دینے والا اللہ ہے۔ بیٹے بیٹیاں وہی دیتا ہے۔
روٹی رزق وہی دیتا ہے۔ کائنات کی وسعتوں کا مالک ہے ہر چیز وہی دیتا ہے۔ مگر سرکار کی بارگاہ میں
آگیا۔ حضور میں آنکھیں لینے آیا ہوں۔ پتہ یہ چلا۔ اللہ رب العزت نے جسے مقام عطا کیا ہوتا ہے۔ اگر اس سے
مانگا جاتا ہے۔ وہ شرک نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ یہ توحید ہوا کرتا ہے۔
اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں بھی لوگ آئے۔ آپ اگر ہماری مشکل کشائی کر دیں۔ اگر
حاجت روائی آپ کر دیں۔ تو ہم آپ پہ قربان ہو جائیں گے۔ پتہ یہ چلا۔ اللہ کے نبی سے مانگا جائے۔ وہ عطا
کرتے ہیں۔ وہ کیا کرتے تھے۔ حضور یہاں آپ سے مانگ رہے ہیں۔ اللہ کے نبی سے مانگا جائے تو کہ شرک نہیں

دامن نبی کا ہوا کرتا ہے۔ اور مانگنے والوں کی جھولیوں کو نبی بھر دیا کرتے ہیں ـــــ تو یہاں بڑی عجیب سی
کیفیت ہے۔ جس طرح آنکھیں چاہیں سرکار اسی طرح میں آگئے ـ ہ
ۓ طرح میں جب آگئے مشکل سے دوچار کر دیا۔ مصیبتوں میں ہر تیرا بندے سے ہوا کر دیا۔
فرمایا جاؤ۔ جا کر وضو کرو۔ دو رکعت نماز نفل کو ادا کرو۔ اور وہاں جا کر رب ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا یوں مانگو ـــ
اللھم ـــــ یا محمد ـــ جاؤ جا کر دعا مانگنا ـ صحابی گئے۔ باوضو ہوئے۔ وہاں جا کر
اللہ کی بارگاہ میں ہاتھوں کو اٹھا دیا۔ اور جا کر دعا مانگنے میں ہوا۔ میں آ گیا یعنی ہاتھ میرے ہیں آپ کا ہو۔ چہرہ میرا ہے۔
آپ کا ہو جھولی میری ہے۔ آپ مولا دامن میرا ہے۔ مگر واسطہ پڑا مصطفیٰ کا پیش کرتا ہوں۔ حضرت عثمان
بن حنیف فرماتے ہیں۔ یہاں سے ہم غائب نہ ہوئے تھے۔ وہ آدمی آ گیا۔ جب گیا تھا۔ حالت اس کی اور تھی۔
جب آیا ہے۔ حالت اس کی عجیب ہے۔ جب گیا تھا نابینا تھا۔ جب نبی نے دعا مانگی ہے۔ اور اس کو بینا انداز
عطا کیا ہے۔ تو رب ذوالجلال نے بینائی عطا فرمائی ہے۔ یہ نبی کا معجزہ ہے۔ جو یہاں پر عطا ہو جاتا ہے۔
ایک صحابی آیا۔ حضور حالت یہ ہے۔ بارشیں نہیں ہو رہی ـــــ لیے ہاں پر بیت نوں سے
اور ایسا معجزہ کچھ وقت کے لئے ہوتا ہے۔ لیکن معجزہ یہ ہوتا ہے موسیٰ علیہ السلام عرض کرتے ہیں رب اشرح لی۔
اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے زبان کی لکنت کو دور کر دیا۔ یہ مل وقتی معجزہ تھا۔
اب تیسری صورت یہ ہوتی ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں اللہ کا نبی دعا نہیں مانگتا۔ اس کے دیئے ہوئے اختیار
جیسے ارادہ کرتا چلا جاتا ہے۔ تو وہاں پر معجزات کا ظہور ہوتا چلا جاتا ہے۔ جو اس کی طرف سے ہوا کرتا ہے۔
اور اس کے معجزات میں کچھ معجزے۔ حضور علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔ ـــ آج خواب کے اندر شیطان
آنا چاہے کہ کسی بڑے سے بڑے سے بڑی صورت میں آ سکتا ہے۔ عالم ـــ مگر خدا کی قسم سرکار ارشاد فرماتے ہیں
اگر کسی نے خواب کے اندر محمد مصطفیٰ کو دیکھا۔ اس نے مجھے ہی دیکھا ہے۔ اس لئے کہ شیطان میری صورت میں نہیں
ـــ اور فرمایا۔ انا سید ولد آدم یوم القیامۃ ـ انا اول من ینشق عنہ القبر وانا اول شافع ـــ
یہ قیامت کا دن آئے گا۔ سارے نبی سارے ولی سارے غوث سارے قطب سارے ابدال۔ کائنات کی وسعتوں کے مالک
بڑی بڑی شخصیتیں سب کے سب مجھ سے پیچھے ہوں گے۔ اور ہدایت کا پرچم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ محمد نبی
کا معجزہ ہے۔ جب کائنات کے والی کو دو جہاں تمام عطا کیا ہے۔ سرکار دو جہاں رات کی تاریکی میں۔ جب
معلوم کیا کرتے ہیں جیسے بات کیا کرتے تھے۔ تو سامنے والے دانتوں سے نور کی شعاعیں برآمد ہوا کرتی تھیں۔
یہ محمد نبی کا معجزہ ہے ـــ حضور کے معجزات میں یہ خدا کی طرف سے ملا ہوا اختیار ہے۔ اور آنا

اختیار رہے۔ اتنا معجزہ ہے کہ حضور مدینہ منورہ کی گلیوں میں چلتے ہیں۔ مکے کی گلیوں میں چلتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں
انی لاعرف حجر ——— ابھی میں نے اعلان نبوت نہ کیا تھا۔ میں مکے کی گلیوں میں چلتا۔ میں مکے کے پہاڑوں
کے قریب سے گزرتا۔ تو وہاں کے پتھر میں ہی مصطفیٰ کو سلام پیش کیا کرتے تھے ———

اور میرا بنی اتنا با اختیار رہتی ہے۔ ایک اعرابی آگیا۔ درخت کو بلاؤ۔ عمل کو بلاؤ گا۔
اور عمل کا واپس جانا۔ کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ چیزیں اوپر سے آجاتی ہے۔ مگر میرے نبی نے ———
صدیق اکبر نے فرمایا۔ سراقہ آگیا۔ (لا تحزن ان اللہ معنا) دعا مانگی ———
زمین نے نبی کا فرمان مانا ——— وہ گھوڑے پر سوار تھا۔ ۲۱۳ کا بنی ہے ——— اس کے کہے
خلاف دعا مانگی ہے۔ اگر یہ دوبارہ دعا مانگے گا۔ تو میرے حق میں چل جائے گی ——— جب نبی کی کمان
سے بات نکل آتی ہے۔ احد پہاڑ جب کانپ رہا تھا ——— میرے نبی نے پاؤں نہیں باندھے کہ
خدا کیسے رک جاتا۔ آو صلہ بہوجہ کو پڑھو ——— میرے نبی نے پاؤں کی ٹھوکر ماری تھی ———

میرے نبی کی آواز سنا ——— آواز وہاں پہنچ جاتی۔ مگر میں نے یہاں سنا ہے ——— جو جہنم کی
آواز سن جا سکتی ہے ——— درود سلام ——— جب قیامت کا دن ہوگا۔ سارے اختیار
ہوں گے۔ سورج کا قریب۔ پسینہ۔ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ ہیں۔ حدیث شفاعت ہے
عیسیٰ علیہ السلام لے امام الانبیاء کا فرق ——— سرکار کی بارگاہ میں۔ قرآن کی آیات ——— لوگوں کا
آنا۔ وہاں طعنہ نہیں۔ یہاں تو کالی کملی میں چھپا لیا جاتا ہے ——— انا لہا ——— اتنے انسانوں کو
جنت کا ٹکٹ ملی کوئی حد نہیں ہے۔ ان سے زیادہ شفاعت کی کر ——— روزہ توڑ کر آجکل
آج کل لوگوں کا یہ حال ہے ——— عید کی قربانی سے پہلے جانور کا ذبح کرنا ——— (ابو برزہ)
سعنا ہر دو کے لیے حرام ہے ——— سراقہ کے لیے فرمان ——— کسی مذہب والے سے پوچھو۔
حبیب نے کیا تھا۔ یہودی لفیہ کر ——— قیامت والے حالات کو بیان کر دیا کرتا ہے
— ا۔ الملیک الکریم ——— قل متاع الدنیا قلیل ——— ہر چیز ——— زیادہ وہی ہے جو ہم نے اپنے محبوب

آمین۔

[signature]

۲۵ — ۱۲ — ۲۰۱۳

منظر فرید — ۲۰ — ۲ — ۱۴۳۴ ھ

۱۱ — ۳۴ PM

فیض احمد نقشبندی (۲۰۰۳) (میلاد)

سوہنیوں کو مالکا و مولا سوہنا سمجھے ۔ بانی خلیل کا گل زیبا سوہنا سمجھے ۔
پڑھا تو وصف میں بے نہایا بھریں ۔ حیراں ہوں میرے شہا میں کیا کیا کہوں تجھے ۔
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا ۔ خالق کا بندہ خلق کا مولا کہوں تجھے ۔ (احمد رضا)

تمہید ۔ بالمومنین رؤف رحیم ۔ حضور سے پہلے انبیاء و رسل ۔ ایک سے بڑھ کر ۔ شان نان عطا کیں ۔ جب میرے آقا کی باری آئی ۔ اب نبی الانبیاء ۔ ختم نبوت کا دروازہ بند ۔ حسن ۔ علم ۔ کمالات معجزات ۔ نبی اللہ کوئی بنایا نہیں ۔ ہر نبی میری صفات کا مظہر ۔ میرا پیغمبر میری ذات کا مظہر ۔ آنکھ سے جلوہ معراج کی رات ۔ حق کا محبوب آقا حسین ہے ۔ ہر نبی اللہ کو چاہنے والا ہے ۔ پر تو محبوب ہے ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ آنے کا ذکر فرمایا ۔ وللآخرۃ ۔ ہر کوئی میلاد کرتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں ارشاد فرماتا ۔ ان اللہ بالناس لرؤف رحیم ۔ (ععبدہ) اس کو مانتا ہوں اس کا طریقہ ہے کہ فرمایا ۔ مینوں کسے بنایا نہیں ۔ مدینے والے نور میں بنایا اے ۔ اللہ نے بیان فرمایا ۔ نبیاں ان ۔ نبی نے خود ۔ ہر پیر کا روزہ ۔ فیہ ولدت وفیہ انزل الی ۔ ہر ولی اللہ نے ۔ اللہ نے فرمایا ۔ رسول آئے گا نبیوں نے کہا ۔ آگیا ۔ ربنا وابعث ۔ سورۃ ۱۲۹ ۔ لقد جاءکم مختلف انداز سے ذکر ۔

آج میلاد دین ہے کیا سہانا نور ہے ۔ آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے ۔

نبی پاک کس کے لیے رؤف رحیم ۔ ایمان والوں کے لیے ۔ (آج بولے گا ۔ میں ہاں بولوں گا) قیامت میں ہر نبی چپ ہوگا ۔ ستار غفار قہار کے سامنے ۔ شفاعت کا ذکر ۔ (اذھبوا الی غیری) شفاعت میں بھی ہم ہی کریں گے ۔ کیونکہ دنیا میں ہم نبی کو ماننے میں ہر جا بولا ۔ نعوت ۔ قطب ۔

سب نوں اللہ کہیا سی تاں مدینے والے دا ۔ در جگ دچ کھڑکاں جار جار دے فیصلیاں نبی والے دا
سب نے قیامت میں ولی ہوں گے ۔ (عارف کھڑی فرماتے ہیں) بیان النجار کرتے ہیں
آ دیں آ دیں تے نہ چر لادیں تے ہے میرے دلدارا ۔ یاد فراق مکتیاں تاں ٹکیں تے الف دا تخورا ۔
آج پکار دے دیکھ میرے آقا گنبد خضریٰ سے سنتے ہیں ۔

کملی دا گھنڈ کھول کے سوہنا تے دیوے پیا آواز ۔ آ ڈ لوکو کول لگا تے بخشش دا دروازہ ۔

نوٹ ۔ لوگ کہتے ہیں ۔ ہمیں سنت نبی ہے جو بعد میں ان سے پہلے ۔ سیدھا راستہ ہے ۔ وہ ہمارا رب ہوگا جو سنتا ہے ۔ اعتراض کرتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول کے دن وصال کا دن ہے ۔ ان کو کہو میلاد دیکھے ہے ۔ وصال بعد ۔ ہم تو کہ حیاتی خیر لکم ۔ وفاتی خیر لکم ۔ تعرض الی اعمالکم ۔ اعمال پیش ہوتے ہیں ۔ ہر عمل پیش ہوتا ہے

اولیاء کرام کے اعمال پر اثر نہیں ۔ وصال کے بعد بھی دعا کرتے ہیں ۔ (۱) ایک آدمی کا آنا ظاہری حیات میں آتا تھا ۔
جیسے نماز پڑھنا ۔ نماز کی برکت سے گناہ معاف ہونا ۔ پوتھا از لوگو کا واقعہ ـــــ اعتراض کرنا کہ وصال کے بعد کیا
ہوتا ۔ مانگ کر دیکھو میرا محبوب جہاں بھی ہے ۔ وہیں سے دیتا ہے ـــــ
کرم کی اک نظر ہو کر ـــــ دنیا کے بادشاہوں سے مانگو تو خیرات ملتی ہے ۔ مگر میرے محبوب
سے دعاؤں کی سوغات ملتی ہے ۔ خذ من اموالہم صدقۃ ـــــ آج جو بھی کرتا ہے ۔ یہ میرے محبوب کی (؟)
ہے ۔ تجوری بھی آجائے گی خالی نہ جائے ـــــ ابوجہل کا آنا ۔ نبی پاک کا بت خانے جانا کا ذکر ۔
اعلان ہونا ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ دنیا کو بتانا چاہتا ہوں ۔ کہ ابوجہل کا جانا ہو رہا ہے نبی پاک کا جانا (؟) ہے ۔
شمع ہر جائی ہر جا تو پروانہ نہیں رہتا ـــــ محمد بت کدے میں ہو تو بت خانہ نہیں رہتا ـــــ
وصال کے بعد اعرابی کا آنا ـــــ تین دن کے بعد ۔ (جذب القلوب الی دیار المحبوب ۔)
ولادت کا ذکر ۔ حضور کی والدہ کا فرمان ۔ جب میرے بیٹے میرے پاس تشریف لائے ۔ بادل سا پر ۔ کنویں کا
پانی اوپر اوپر آنا ـــــ جب آمنہ بی بی کی نگاہ کا یہ عالم ہے ۔ تو ـــــ آمنہ کے پاس حوریں ۔ سب نبیوں کا سلام
[illegible] کا رہنا ـــــ کہ الصلوٰۃ والسلام ۔ جبرائیل امین کا آنا ـــــ حضور کا ظہور ہونا ۔ خدا تعالیٰ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا دنیا والو اگر میں محبوب کو پیدا نہ کرتا ۔ تو کوئی چیز نہ بناتا ـــــ
کلیاں بن کھلیں سب تیرے لئے ؟ کل عالم سجائے تیرے لئے ۔ سرکار مدینہ آ جاؤ گھر بار سجائے تیرے لئے
یہودی والا واقعہ جو میلاد کرتا ہے ـــــ نشے میں تھا آگئی کے ایک دن
شام کے محلات نظر آگئے ـــــ یہ تصور ہے میرے نبی کی ماں کا عالم ۔ محبوب کا عالم ۔
بند کمرے میں پڑھے ۔ ـــــ مدینے دیکھ [illegible] سے وہ دنیا نوں [illegible]

آمین ۔

[signature]

۱۳ — ۳ — ۱۲
۲۷ —
۲۰ — ۲ — ۱۴۳۵

پرویز مغل

۱ : ۱۸ : ۱۷
(P.M.)

۱۔ خالقِ فیاض — میلادُ النبی ﷺ

خطبہ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ۔ اعوذ باللہ ـــ
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیْتُکُمْ ـــ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ ۔
ہر آنے والا تجھے دیکھتا رہا ۔ ہر زمانے والا تجھے دیکھتا رہا ۔ جلوہ دکھانے والا تجھے دیکھتا رہا ۔ سجا بنانے والا تجھے دیکھتا رہا ۔
کنا سوہنا رب سوہنے نوں بنایا ۔ سوہنیاں دے مان ٹٹ گئے ۔ جد سوہنے دے گورے گورے انکھیاں وچ مازاغ دے ڈورے ۔
نبیوں رچیاں نال رب نے بنایا ۔ سوہنیاں دے مان ٹٹ گئے ۔ کالیاں زلفاں اکو مستانی دیکھ کے دنیا ہوئی دیوانی
جد دی چہرے توں زلفاں نوں ہٹایا ۔ ہر سوہنا ہے توں من موہنے آیا ہر سوہنے توں سوہنے آیا جد دا حبشی نوں سینے نال لایا ۔
تمہید ـــ درود وسلام ـــ ماہ ربیع الاول شریف میں دلوں کی دھڑکن کو زیادتی ملتی ہے ـــ ایمان جوانی ۔ ایمان سرور جان
ایمان کے تذکرے ۔ صفتاں ۔ ہر بندہ کرتا ہے اپنی طرح سے ۔ یہ ایمان کی نشانی ۔ کیونکہ جس کی محبت ہوگی وہ تذکرہ
ـــ قبر میں حشر میں ندامت ہوگی کہ کاش زیادہ محفلیں کرتے ـــ انسان کو دنیا میں ذکر الٰہی لے کر بیٹھا ۔
میلاد کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت کیا جب کوئی شئے بھی نہیں ہے ـــ عالم ارواح سے جلسے ـــ
الست بربکم ـــ دوسری بار جلسہ انبیاء کی روحوں کی عالم ارواح ـــ اللہ تعالیٰ نے
خطاب فرمایا ـــ محبوب کو دنیا میں بھیجا تو فرمایا یاد کرو ـــ قرآن کریم میں جب فرمایا اذ ـــ
الم تر ـــ واذ اخذنا میثاق ـــ ترجمہ ـــ نبیوں کا ذکر اس کی صفتوں اور نبوت و رسالت کا ـــ
تعقسرة ـــ نبیوں کے کلمے کا ذکر ـــ نبیوں کا ایمان ۔ اور مدد کرنا ـــ تاکید کا جملہ آئے وہاں
جزدان ـــ ابراہیم کو حکم بیت اللہ بنانے کا حکم ۔ دعا مانگی ہر اچھے عمل کے بعد دعا مانگنا سنت ابراہیم
پیارا عمل ہے ـــ ربنا وابعث فیہم ـــ ابراہیم علیہ السلام نے رسول کو مانگا ـــ عیسیٰ علیہ السلام
کا خطاب ـــ انجیل برناباس ـــ ایک عورت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہا ـــ کہ آپ بھی بڑے خوبصورت
اور آپ کی ماں بھی ۔ آپ نے دوسرا نام پیش کیا ۔ فرمایا ۔ مبشرا برسول ـــ کون عیسیٰ ۔ زندہ کرنے والا
صفات و ـــ ہندو روایت پڑھیں برناباس وہم آگے گیا ـــ عشقِ مصطفیٰ میں ہو لا ۔
ے کر شمس و قمر کو کوئی دامن میں چھپا لے ـــ افلاک کے تاروں کو اشارے سے بلا لے ۔
کونین کی دولت کو وہ اٹھا کر ماہ النور سے ملا لے ۔ پھر پوچھے کہ لگا در شاد سے کرتی کیا لے ۔
نعلین محمد کو وہ آنکھوں سے لگا لے ـــ بس کوئی نہ بہتر جانے بس اک نبی کے جوڑے
امام احمد رضا ۔ اگر سر ہو رکھنے کو مل جائے نعلین حضور ـــ پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں ۔
تاجداری حضور کے قدموں میں ہے ـــ مسلمان کو سوچ چاہیے ہو ہر کسی سے

حضرت ابراہیم نے مومن کی جنت کی ــــ جنت میں غلامی ہے۔ تجھ سے بھی دو مانگ رہا ہوں کی ساری کائنات
جواب کوئی کرتا آپ سے کوئی مستحق ہے ــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہاں ــــ
مدد ایک دوسرے کی کرنا اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے = اعتراض کہ رب کے سوا مدد کوئی بھی
دادا جو مرتے ہیں ان سے مدد کرنا ــــ جو زمین پر ہیں وہ مدد کرتے ہیں ــــ
ان کو میں رزق دیتا ہوں ۔ قبروں میں زندہ ہیں ۔ ایمان چلا جاتا ہے ۔ برداشت نہیں۔
تم جاؤ کہو رسول ــــ اللہ تعالیٰ کا خلاف ہے ــــ اس کا کلمہ پڑھتا ہے ۔ اقرار کرنا ــــ
سب بولتے ہیں ۔ بوجھ کیا ہے ــ ذکر نہیں ہے ــــ ۸ عالم تخیلات نبیوں کی کیوں بنایا کہ
بوجھ ہے ۔ نماز پڑھنا بھاری ہے ــــ تمام رکعتوں کا ذکر ۔ حج کا ذکر ۔ زکوٰۃ کا حکم ۔ روزے کا حکم
جواب آیا ۔ آخری حالات میرے نظر ہیں ــــ نہ عبادت کا جھگڑا ۔ اگر جھگڑا ہوگا ۔ ذکر کرو اللہ
نبیوں کے اقرار کیا ــــ اگر بات نبیوں کو کہی ۔ تو منسوخ ہوگی ۔ زیادہ حکم ہے ۔ ساری خاموش ہوگئی کائنات
بولے اٹھا ــــ ۹ میں روشنی ہوں جل ــــ مے ــــ شرک ہے ملک د۔
جو اللہ کے کام ہے ۔ تو خدا کا جینا ثابت کر ــــ نبیوں کی ساری زندگی نبی کی کرو کوئی
حضرت ابراہیم نے دعا مانگی ۔ حضرت عیسیٰ کے خلاف ــــ ساری کائنات بول اٹھی ــــ
۹ آگے سونا کلمہ دی جب ہمارے ــــ نبو باں داہر دنیا سب ڈرا دینی کو ملا ہے
ابو الہوس کے مہمان ــــ ڈاکٹر کے علم کہ اس نے عاشقوں کو پہچان لیا ــــ
اللہ نے نبیوں کو دیا ۔ اصل کوئی اللہ لوگ ہے جن کو اللہ دینا چاہتا ہے ــــ اے نبیوں ایک دوسرے کے
گواہ ہو جاؤ ــــ اللہ تعالیٰ کی دعا سے حق ہے ۔ ۵

۹ ــ ۰۳ ــ ۳۷ (PM)

۲۵ ــ ۱۲ ــ ۲۰۱۳
۲۲ ــ ۲ ــ ۱۴۳۵
بدھ

۲۔ خالِ فیاض

خطبہ ۔ ولو انہم اذ ظلموا ـــــ رحیما ۔ سورۃ نساء آیت ۶۴ (۱) جیڑے کہندے سو مراں گے نال پیڑے (۲) بڑی بڑی

امید ہے سرکار قدموں میں بلا لیں گے ۔ تمہید ۔ ہر آدمی کی تمنا ہے کہ اللہ کو منا لیں ـــــ جو ناراض ہو

اس کے دروازے ۔ ماں باپ دیگر عزیز و اقارب ۔ نبی اکرم ﷺ بھی سفارشی ـــــ اللہ تعالیٰ کا دروازہ

کہاں ہے ـــ کون سی مسجد میں مکہ میں ـــــ ہر کوئی کہتا ہے اس میں حرم میں آؤ ـــــ اللہ تعالیٰ پاک ہے

اللہ تعالیٰ نے محبوب کو والی بنایا تو میں نے ہے ۔ مگر بھیجوں گا آپ کے دروازے پر ـــــ ولو انہم ـــــ رحیما ۔

عالم تجلیات ۔ یا اللہ ناراض تو ہوئے ہو ۔ ادھر در سے محبوب کی طرف ہے ـــــ میرے محبوب نے سفارش کی ہے یا نہیں ـــ

وہی رب ہے کہ جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا ۔ اور ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستانہ بتایا ـــ

رمضان کے روزہ کو توڑنا ـــــ روزہ توڑنے سے کون ناراض ہوتا ہے ۔ ھلکت ـــ

میری جھولی وی خالی اے تے منگتی دادی دل نا شن ـــــ مدینے والے سخیا گدا دی لاج رکھ لینا ـــ

نبی سے حبیب کے ہاں پسند نہیں ـــــ اگر ہوتے تو کم سنا دیتے ـــــ نہ نیر دگا نیاں بند ہی اے ـــــ

کس طرح تسبیں پھیری ہے ۔ شیر گتے دل نہ پھیریا کی سنا سیتی پکڑ کے ہیر ۔ علم پڑھیا تے ادب نہ سکھیا ۔ کی لینا علم پڑھ کے

جلد کالی تے کہ کتیاں کی کالیاں دم ورگ ـــ تے جاگ پیا [illegible] ہڈ باہر ہا لوں لال ہیری گدھ کھ کو ـــ

گل تیرے بنایا میں اے ـــــ نبی پاک نے کہا یا کہ اے محمد مولا نے مجھے محبوب بنایا رب ۔

اسلئے اللہ کریم ـــــ (نبی سے نہ مانگو رب سے مانگو ۔ ہم کہتے ہیں ہم نہیں مانگتے وہ خود دیتا ہے مانگو

دیا ہے کل دعا تعیش ـــ آ حبیب دیتے آ جاویں تو ـــــ جس دربار میں جبرائیل بھی دیاں جا پہنچے ـــ

تو آنا ہیں جا داک نی لمدینہ نہیں ـــــ امر یعنی اگر کوئی ہے کہ وہ تو مدینے میں ہے ـــ سرکار کہاں

ہیں ۔ واعلموا ان فیکم رسول اللہ ۔ کیا ہو یا اگر نزدیک نہیں ـــ اَنَّ فیکم ـــ عالم تجلیات میں

عرض کیا ۔ اگر رسول بیمار ہیں تو یہ مانتے نہیں ـــ اللہ فرماتا ہے سب لوگ کیا لب ہے ـــ انظرو باب سے آگے

آنکھ دی ضمیر لگ جائے جب جا ان کو معنیٰ نہیں رہتا ۔ ان دی ضمیر لگی یعنی شک تو پاک ہو گیا ـــ یقین کر لو میرا

رسول تم میں ہے ـــــ اللہ والا یقین کر ـــ یہ نہیں مانتے ـــــ یقین کر لیتے اچھے بندے اگر کوئی یقین

دلائے ـــــ النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم ـــــ بنی گریبان میں دیکھنے کا طریقہ ـــ کہ

دل دریا سمندروں ڈونگھے ـــــ آمین ـــ

(دستخط)

۲۰۱۳ ـ ۱۲ ـ ۲۶

۱۴۳۴ ـ ۲ ـ ۲۲

۲۱ ـ ۱ : ۴۰ (AM)

محفل شاہ کرم ۹ بجے

(نجات دہندہ) جمعرات

عشقِ محمدؐ (ایضاً)

محمد کی محبت دینِ حق کی شرطِ اول ہے۔ اگر اس میں ہو کوئی خامی تو سب کچھ نامکمل ہے۔
تمہید ۔ محبت حضور علیہ السلام ایمان کی جان ہے ـــ ہزار عبادتیں ہوں شب بھی ـــ
محبت اللہ تعالیٰ خود فرماتا ـــ اگر کوئی بار بار ذکر سنے تو اسے لگتا ہے۔ پہلی بار سننے والا
ذکرِ خدا۔ ذکرِ رسول ـــ علامت رسول کی اطاعت ـــ مشکل کشا ع ـــ جب رسول کا ذکر
تنگ ہو۔ وہ انہی سے کرے ـــ محبت کا ثمر۔ حضرت انس۔ شفاعت کب آئے گی ـــ
۲ صدیقہ وعشق صدیق پر جلنے سے چھٹے ستے ـــ جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے۔
حضرت عائشہ کی روایت ایک آدمی سرکار کی بارگاہ میں آیا ـــ شفاعت میں کیا ہوگا دیا
عشق رسول میں رونا صحابہ کرام کی سنت ہے ـــ دو طرح کے آنسو پونچھنے والے۔
۱ مسجد نبوی میں بیٹھ کر مبارک باد دی ـــ عشق نبی میں مدینہ والوں کو چھوڑ سو سال پہلے جو
النعم الذی علم الانسان ـــ تو ان کو مبارک مبارک ـــ پیر کامل کی بیعت
شفاعت میں شفاعت کرے۔ جس کا کوئی نہیں ـــ ربیعہ ـــ بہانے سے جنت ملی ہے۔
جو کہتے ہیں ملنا کوئی نہیں ـــ صحابہ مانگ رہا۔ وہاں جنت مانگ رہا ـــ ہم جیسا ہوتا تو دنیا
کوئی نہیں کہتا۔ کہ عشق رسول کا سلسلہ جو ہم سناتے ہیں ـــ تجھ سے تجھی کو مانگ لیں ـــ
میں یہ جب مانگتے ہیں رسول سے ہی ـــ آج کا عبادت گزار ـــ اس وقت کا عابد اپنی عبادت بھی
کے ساتھ کس طرح کرتے ـــ علی کی نماز ـــ علی کی نماز کے ساتھ۔ ۵ ان کو ہو خدا کر نبی کی محبت
اگر علی کی بارگاہ میں جانا ہے تو پہلے علی کی بارگاہ ـــ غزوہ خیبر سے واپس علی کی گود میں
نماز ہو گر قضا ہوئی پھر ادا ہوں نگاہوں کی قضا کیسے ادا ہوں۔ ـــ عقل و عشق کا مقابلہ۔
اگر کی جان نکلنے اندر جو ہو ریلنے دی گیا ـــ آنسو نے بوسے دیئے ـــ
ما بیلک یا علی ـــ سرکار ہیں وہ جو علی پڑھ لے۔ بشری ادا ہی ہے ـــ اگر سرکار ... دیتے
کو دوسروں کو یہ موقع نہ ملتا۔ کہ سرکار کو ... سکتے ـــ سورج کا سجدہ ـــ اور علی کا سجدہ۔
سورج کی التجا۔ اللہ نے فرمایا علی سے سبق سیکھ لیتا ـــ اگر سورج کیسے غروب ہوگا۔ تو
سورج نے کہا کہ علی نماز پڑھ لے تو ہم ڈوب جائیں۔ ـــ کی محمد سے وفا ـــ
خوش ہو کے بیٹھو ـــ سرکار کا غلام نہیں ـــ شیر محمد اسلام کے ... پر قل ـــ
جوانی ہی ... کی عظمت کے لئے ـــ شیر کرم ـــ ایک لڑکی جاگیں رات تک حسین رسول

ہمہ چند اور رمضان — لڑکی قدر میں ہیں۔ تو دیکھو کے ملین حسن کے عاشق ہوں گے — مسلمان ہوں گے
ایک ہزار مہینوں سے بہتر ایک اکیلا رات کا عاشق کا ملتا ہے —

[signature]
۱۳-۲-۱۲ — ۲۷
۱۴۳۵ — ۲ — ۲۳

بروز جمعۃ المبارک
۳، ۵۲ (۹م)

قاری خالد مفتی (سیدنا اویس قرنی)

قل ان کنتم تحبون اللہ — رحیم =

قسمت میں میرا چین سے جینا لکھ دے — ڈوبے نہ کہیں میرا سفینہ لکھ دے — اور جنت بھی گوارا ہے مگر میرے لیے
اے کاتب تقدیر مدینہ لکھ دے — سب سے اول و کمل ساریاں — (۱) جس دل میں محبت ہو وہ دل دل نہیں پہنچا
وہ اللہ کا مرشد ہے۔ (ترجمہ) — سب سے بہتر شکولا میں نبی چھپ پرا — سے میں دی اکھیاں ہیرا — اوہ شہر حلال
گل نہیں ہندا کدی لوکاں دا اپر چھڈ میرا — اگر محبت رسول ہو گی تو سب سے قریب ہوں گے — کبھی محمد سے وفا تو نے کی
لوح و قلم دی ہر شے دیا رب دی منشی دی — وہ سب سے قریب ہوں گے — اللہ والا — جو سنیں کے پاک ہوں گے
رب ان کا ہو جاتا ہے — اللہ والا۔ تیرہ رنگ اسی لیے تو میرا محبوب کا ہے — تذکرہ اویس — مدینہ میں
مستقل بیٹھا رحمت کا — خوش نصیب — جس وقت بیمار پڑ رہے دیدار نہ کر سکے — والدہ نابینا —
جو ہی کہو والدین کا فرمانبردار بن — مدینے والے دا کرم میرے نال — مدینے میں آنا۔ مدینے میں سرکار بنا
۔ مکتب عشق کا دستور نرالا دیکھا — جس نے سبق یاد کیا اس کو چھٹی نہ ملی —
ملی تے عمر ملیں گے — جب — لوگ جدا ہو جاں سے روتے ہیں۔ نبی صحابہ کو ہمیشہ
ہیں — حج والوں سے ملاقات کرو — تلاش کرنا
لمبی پڑ کر دو نمر لگا کر پوچھے گا سب — سب حیرانگی ہوتی ہے — جنگل میں نماز کی
حالت میں — مدینے میں بادشاہ کا بیٹا دیکھا۔ تو قسمت والا کب جھوٹ کہتے ہیں
جب بیٹے کی رات کی بخشش کی دعا۔ بڑا چھوٹے سے دعا کروائے تو نبی پاک کی سنت ہے
اللہ سے ملاقات — واصل باللہ — راز کی باتیں۔ سب مواعظ امام غزالی سے
ملاقات — ہزار — لاکھ — مرتب — بارہ دیاں گلاں — جلا دے
عمر — آتش جو ہر گناہ کا — بوڑھے مکتب کی بکریاں — کر دو تے پال ہو

(۱۱) عبدالرحمن جامی ۔ ز مہجوری برآمد جان عالم — مدینے میں باغ —
جاؤں گا کہ پا سکا جو گنبد سرکار کی گلی میں ۔ دیوانے بن جاتا۔
مندر میں — سے باہر کر ملتا ہے کہ — دل کی کیفیت کو پہچانتے ہیں ۔ اس لیے
واعلموا — ان فیکم رسول اللہ — رب کی نشانیوں کو ماننے سے تقویٰ ملتا ہے ۔ صفا مروہ کی
کیفیت — مکے میں ہزار برس — ہاجرہ سے نسبت — وہ نشانیوں —
مزارات پر جانا اللہ کی نشانیوں —
محمود غزنوی سومنات ۱۷ حملے — ابوالحسن خرقانی — امیر جاگ رہا ہے سپاہی سو رہے ہیں —
عرفا مشق کر رہے — بابرکت والہ لقد — مندر فتح ہو گیا — سارے ہندو مسلمان
مسلمان ہو جاتے — اللہ کا پیارا ہو گیا — جبرائیل سے اعلان
کرایا محبت زمانہ دار اس — دنیا کائنات محبت کرتی ہے ۔
جنگل کے درندے محبت کرتے ہیں لیکن انسان نہیں مانتے ہو

۲۸ — ۱۲ — ۱۲-۱۲ ۷:۵۵:۴۰ pm
۲۴ — ۲ — ۱۴۳۴
ہفتہ

میلادالنبیؐ (احمد شاہ کمال)

ثنائے محمد جو کرتے رہیں گے ۔ وہ دلوں میں آباد سے مسرور رہیں گے ۔ حیات اس نبی کی آتے رہیں گے ۔ جو ان کی محبت میں مر کر
امر ہوں گے — (۱) خوشی منانا ہے ہم محبوب کی خوشی کرتے (۲) ہم کس کا جشن کہ میلاد
اشعہ پیدا ہوا — اللہ کا میلاد ۔ اللہ رسول کی شان — اللہ اور رسول کی مثل ۔
(۳) یا رسول کہنا کیا ۔ شہنشاہ کس کی رسول — سارے بنا سنتے ہیں — ہمارے رسول سے
ہمارے رسول کے علاوہ — سب کی شان — سب سے اعلیٰ و اعلیٰ سبھا سار —
(۴) اللہ کا فضل ملنے پر خوشی مناؤ (فضل کیا) یا اللہ ہادی — نذیر — فضل گیری

بنی کا مسئلہ ــــ ایک جگہ سے مولوی صاحب تقریر کر رہے ــــ کیا اخبار ، نیلی میز کا ــــ
بنی اگر اس جہان میں ہو ۔ ف فوائد بالکل خبر ہی دیکھا ہے ــــ بڑے فضل میں ــــ
رل بار خوشیاں مناؤ اہانت کرم کیا یا ۔ ساڈا کمی والا آیا ــــ
ایک جگہ یہ خالی شاہ پیر ــــ فلاں پیروں کے نام ــــ پیر وہ ہے جس میں سفید
سطر آئے ــــ ربنا وابعث ــــ ساڈا کمی والا آیا ــــ بیٹیوں نے ذکر کیا ــــ حضور اللہ کے فضل ۔
حضور کی ولادت ایک مرتبہ ہوئی ۔ نازل قرآن ــــ رسل کا حکم ــــ ہاجرہ کا کودنا ــــ ستر ہزار کو شکریاں ــــ
جیب میں کر دو کتاب ملتا ہے ــــ جب بھی میلاد منا کے برکت ــــ
صبح طیبہ میں ہوئی تنہا ہے بابا نور کا ۔ صدقہ لینے آیا ہاں رحمت کا
سیدۃ الرسول ۔ لوخوشی اگر سب اہل خوشی کرے تو خالی نہیں رہتا ۔ محمد کا ملازم کب خالی رہ سکتا ہے
قرآن وحدیث کو پڑھنے والے دو طرح کے ہیں ــــ قرآن کی ہر زبر ہر زیر پیر ــــ
صفر زیر پیر کو زندہ رکھتے تھے ــــ ہم بھی خوشی کرتے ہیں ۔ رہیں کس ملک کا ــــ
آمنہ فرماتی ہیں ــــ کوئی ماں کو برا کہے تو اس کے بارے میں کیا خیال ہے ۔ تو بی بی کی والدہ کے بارے میں
جس آمنہ کے پیر پلے کو ہاتھ لگ جائیں ۔ تو جس کی گود میں نبی کھیلتا ہو ــــ (حضرت انس کا سوال)
کون آمنہ ــــ وہ معزز ترا سیدہ آمنہ ــــ سید المرسلین کا ہے تو والدہ
عرباض بن ساریہ کی روایت ــــ میں نے فرمایا خلیل کی بشارت ۔ ابراہیم کی دعا ۔ والدہ کا خواب ــــ
مسیح ابن مریم کی بشارت ــــ ابراہیم کی دعا ــــ ربنا وابعث ــــ آمنہ ۔ ذبیح اللہ
سیدہ آمنہ فرمایا ۔ خرجہ منی نور ــــ ایک امر اعلان کیے کہ شاید چاند کا نور نکل آتا ہے ــــ پیٹھے چکور کے ۔
سننے نے آئے گا ۔ نبی سے کہو ــــ سورج نے بلند چاند کو شرف اٹھایا ہر کسی کو نہیں ــــ شاہ پیشوا ، چاند کو
دیکھنے والا ہو ــــ انکھ کا نور ۔ چاند کا نور دیکھتے ۔ ایمان کا نور ۔ سب نے چاند کو دیکھا ــــ
کمرے میں بیٹھ کر مشرق تا مغرب ــــ اگر آمنہ دیکھ سکتی ہے تو رب بھی غلاموں کو دیکھ سکتا
نماز پڑھانے کا نور ہر جنت میں بالکل ــــ جو جنت کے باغات دیکھ ۔ عارف والے کے غلام ملک
یا مصطفی خیر المرسلین ۔ تیرا جیسا کوئی نہیں ــــ تیری شرم ہے کوئی نہیں
افضال دشمن نیچے پڑے بے ہو کے دل کا مینار ــــ بنیاں نوح کا علم آیا آتا سیر جیکا سے
دیکھنے لگا ۔ تم جنت سے نہ جا سکتے ۔ میں نے کہا یہ کیوں کیا ہے ؟ کہا اسے کو کس نے رکھا ہے ــــ ہم کو بتائے علام

دیوزخ میں ہوں تو کیا پھر اس پر رکھا جائے گا۔ کیونکہ رسول پاک سے دیکھا نہ جائے گا۔

کہنے لگا کہ تم قبروں پر جاتے ہو۔ میں نے کہا۔ قبروں پر سلام جانا چاہئے۔ تو جو کہ اندر گیا ہے۔ قبر سے اُٹھ رہیں گے۔ ہم نے کیا ہمارا اندر کھلا ہوا ہے۔ پاکستان میں قبریں ہیں ____

قبر پر جائیں تو ثواب ملتا ہے۔ قبر میں جائے تو دیدار ملتا ہے۔ قبر پر جاتے ہیں تو باغ کی سیر کو جاتے ہیں ۔ سیدہ آمنہ فرماتی ہیں۔ میرا کمرہ فرشتوں سے بھر گیا۔ فرا ایپ الملک افوا گیا ۔ نور مصطفیٰ کی برکت سے فرشتے نظر آتے ہیں۔

آج پاک محمد آگئے ہیں۔ ہر پاس خوشیاں ادو شادیانے سرکار محمد آگئے ہیں ____

انگوٹھے چومنا ____ آدم علیہ السلام نے چومے ہمارے پاس ہوں نے ____ آدم نے جلوہ دیکھا۔

حج مکمل ہو گیا۔ ابرہہ کا حملہ ناکام ہو گیا ____ گھر میں روشنیاں ____ کعبہ جھک گیا ____

عبدالمطلب کا خواب ____ عورتوں کا مبارک باد دیتی ہیں ____ ہاتف غیبی سے آواز آتی ہے میں نے محبوب کو جب بنا کر بھیجا ہے ____ عورت کو کہا۔ آمنہ بیٹا دکھا دو۔

آواز آتی ہے میں نے ستارے بنا کے بھیجا ہے ____ حلیمہ کے گھر میں ننھے ننھے قدموں سے چلنا۔

بکریوں لے کے شیر ____ بکریاں سیر ہو کر آتیں۔ کونسی جگہ پر چراتے ہو؟ ماں نے کہا کہ محمد کے قدم ہوتا

امت نبی اکرم کا طواف کرنا ____ رندوں کے ملنے کی بات رسم عبادت ہوتا ہے۔ بیٹھا کر پڑھ نظر جہاں کی تلاوت ہوتا ہے۔

۳-۱۲

۲۸ — ۱۲ — ۱۴۳۵

۲۴ — ۲ —

۷ : ۵۳ — ۵۲

(pm)

لفیف

____

فیض الحسن میلاد

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ ان الدین عند اللہ الاسلام
ثم قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی القرآن المجید لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔

پروردگارِ عالم کا لطف و احسان ہے کہ اس نے پھر ایک مرتبہ مقدس مہینے رحمتوں برکتوں کا اور دعاؤں کا اور جزاؤں کا نصیب ہوا ہے۔ میری کوشش ہو گی کہ ہم سب کے خالی دامن بھر جائیں۔ میں آپ کے سامنے دین کی وہ شکل پیش کرنا چاہتا ہوں جسے اللہ نے پسند فرمایا ہے۔ ہم بے شمار ہیں۔ مسجدیں بے شمار ہیں۔ منبر بے شمار ہیں۔ خطباء۔ ادباء۔ فاضلین۔ سکالرز۔ ہر ایک کا خیال ہے کہ میں راہِ حق پر چلا۔ لیکن راہِ حق تو دینِ اسلام ہے۔ تو ضروری ٹھہرا کہ ہم جانیں کہ دین کی حقیقت کیا ہے۔ اللہ نے پسند فرمایا۔ اسلام کا نام عطا فرمایا۔ اسلام سلامتی سے ہے۔ اور سلامتی کا دارومدار کس بات پر ہے۔ کہ بات سمجھنی انتہائی ضروری ہے حاضرین اسلام دینِ فطرت ہے۔ فطرتِ انسان محبت ہے۔ محبت کی انتہا وصل ہے۔ اور وصل میں ملاپ میں محبت اپنے عروج پر ہوتا ہے۔ قرب اپنی انتہا پر ہوتا ہے۔ اور محبت کا اگر کسی نے عملی مظاہرہ دیکھنا ہو تو دیکھنا یہ ہوتا ہے۔ کہ محبوب محب کے نزدیک کیسا ہوتا ہے۔ انسان کی فطرت میں اسلام رکھا گیا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھیے۔

اور محبت ضروری ہے۔ جب آپ کو غصہ آ جائے۔ جب آپ کو نفرت ہو جائے۔ جب آپ کو عداوت ہو جائے۔ جب آپ حسد کی آگ میں جل رہے ہو۔ جب آپ بغض کی آگ میں جل رہے ہوتا۔ جب آپ کا سینہ کینہ بنا ہوا ہو۔ تو ایسے عالم میں کوئی محبت کا تصور نہیں ہو سکتا ہے۔ محبت ایک حسن ہے۔ محبت ایک لطافت ہے۔ محبت قرب کی علامت ہے۔ چاہت کا محور و مرکز ہے۔ یہی محبت جب اپنے عروج پر پہنچتی ہے۔ تو پھر عشق بن جاتی ہے۔

اسی لئے سر سے لیکر پاؤں تک مدینے والے کو پروردگار نے اسلام کا شاہکار بنا دیا کہ پیارے آپ دیکھیں گے تو محبت پھیلے گی۔ آپ بولیں گے تو محبت پھیلے گی۔ آپ چلیں گے تو محبت پھیلے گی۔ آپ اٹھیں گے تو محبت۔ آپ بیٹھیں گے تو محبت۔ یہی وجہ ہے کہ جو سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک اندر باہر مدینے والے کا ہو جائے تو پھر مسلمان کہلاتا ہے۔

اسلام کیلنڈر نہیں ہے کہ دیوار سے لٹکا دو۔ اسلام گٹھڑی نہیں ہے کہ اس کو اٹھا کے چل پڑو۔ اسلام ہار نہیں کہ گلے میں ڈال کے چل پڑو۔ اسلام ایک ہر کلچر ہے۔ ایک منشور ہے۔ ایک دستور ہے۔ ایک راہِ عمل ہے۔ ایک کردار ہے۔ ایک اخلاق ہے۔ ایک خوشبو ہے۔ ایک نور ہے۔ جو مسلمان ہو گا وہاں

آ جائے گی۔ اللہ نام لیں جہاں دل بڑا ارمان دل مہک رہا ہو۔ خوشبو آنی چاہیے۔ روشنی پھیلنی چاہیے۔ نور برسنا چاہیے۔ تو اسلام دینِ فطرت ہے۔ تو یہ ہے۔ اور انسان کی فطرت میں محبت ہے۔ محبت ملاپ کا تقاضا کرتی ہے۔ ملاپ کا تقاضا کرتی ہے۔ اور انسانی زندگی میں۔ ملاپ کی اعلیٰ ترین شکل یہ اور یہی شکلیں ہیں۔ آنکھوں سے آنکھ مل جائے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ سینہ سے سینہ لگ جائے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ ہاں یہ لب کسی کے ہاتھ پہ لگ جائیں۔ محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ لب کسی چوکھٹ پہ لگ جائیں۔ محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ میں نے کہا پروردگار تیرا دین دینِ فطرت ہے۔ اور انسان کی فطرت میں تو نے محبت رکھی ہے۔ آواز آئی۔ تیرا دین کا محور و مرکز اگر تیرے محبوب کی ذات ہے۔ تو بتا وہ محبت کیا لاتا ہے۔ فرمایا ذرا میرے محبوب کا نام تو لو۔ لب ہاتھ کو چومے۔ لب پاؤں کو چومے لب در و دیوار کو چومے۔ اظہارِ محبت کا ذریعہ بنے۔ تو بولو۔ جس نام کو لب مل کر چوم لیں۔ ——

حاضرین یہی وجہ ہے کہ صرف اظہارِ محبت کافی نہیں ہے۔ صرف اقرارِ محبت کافی نہیں ہے۔ فرمایا اقرار باللسان و التصدیق بالقلب۔ زبان کہہ رہی ہو۔ دل تصدیق کر رہا ہو۔ عمل حسن دکھا رہا ہو۔

(A) جس دین کے ہم ماننے والے ہیں۔ اس دین کا محور و مرکز تیرا اور میرا نبی۔ اس دین میں اٹھنا میرے نبی کا۔ بیٹھنا۔ دیکھنا۔ چلنا۔ کھانا اور پینا۔ سونا اور جاگنا۔ ادائیں میرے نبی کی۔ وفائیں بھی میرے نبی کی۔ جو ادائے مصطفیٰ ہر ہر شے وہی دین دار ہے۔ جو وفائے مصطفیٰ۔ آنکھ اگر پیکرِ شرم و حیا بن جائے تو ہم اسے مسلمان تسلیم کر لیں گے۔ لبوں پہ اگر درود و سلام آ جائے۔ تو ہم اسے مسلمان کہیں گے۔ ماتھے پہ سجدوں کا نشان بن جائے۔ ہم اسے مسلمان کہیں گے۔ کردار میں رنگِ مصطفیٰ آ جائے۔ تو ہم اسے مسلمان کہیں گے۔ اور زندگی میں اخلاقِ مصطفیٰ آ جائے۔ تو ہم اسے مسلمان کہیں گے۔ یعنی چلتی پھرتی یہ تصویر غلامیِ مصطفیٰ کی بن جائے جس اس کے اندر سے حسنِ مصطفیٰ کا جلوہ ابھرنے لگ جائیں۔ جب اس کی نگاہ ناز ہی تو کفر کی زنجیروں کو توڑ کر اسلام کی شاہراہ پہ لگا دے تو ہم اسے مسلمان کہیں گے۔ ——

اسلام کے مختلف درجے ہیں۔ ایک کا نام شریعت ہے۔ دوسرے کا نام طریقت ہے۔ تیسرے کا نام حقیقت ہے۔ چوتھے کا نام معرفت ہے۔ میرا پروردگار فرماتا ہے۔ کنت کنزاً ا ——— فرمایا میں تو ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ میری چاہت کو تو دیکھو۔ میری محبت کو تو دیکھو۔ میرے تقاضائے پیار کو تو دیکھو۔ میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میری معرفت ہو جائے۔ میرا تعارف عام ہو جائے۔ میں نے کہا پروردگار یہ تو نے کیا کیا۔ تو نے اپنا تعارف تمام میں کیوں نہیں کر دیا۔ فرمایا اس لیے کہ میں نے مخلوق میں

اس کو پیدا کیا۔ جس کی وجہ سے مخلوق کو پیدا کیا۔ ——— مخلوق کو پیدا کیا۔ مخلوق میں سب سے پہلے
آسمانوں کو پیدا کیا۔ زمینوں کو ——— کائنات کو پیدا۔ لیکن فرمایا محبوب یہ سب پیدا کیے گئے۔ لیکن
صرف تیری وجہ سے بلکہ فرمایا۔ لولاک لما اظہرت الربوبیت۔ ہماری ربوبیت بھی ظاہر تیری
وجہ سے ہے۔ یہ قرآن میں گواہی موجود ہے۔ فلا وربک لا یومنون ——— یعنی فرمایا محبوب۔
مجھے تیرا رب ہونے کی قسم۔ مقصود یہ تھا۔ کہ لوگوں کو پتہ چل جائے۔ کہ پالتا تو میں ہوں تمہیں۔ سبھی کو
میں پالتا ہوں۔ اپنوں کو بیگانوں کو۔ کوئی مانے نہ مانے۔ سبھی کو لیکن یہ سن لیں۔ یہ جان لیں۔ کہ جس جس کی پرورش
جس جس کو پالنے کا عمل جاری ہے۔ وہ صرف اور صرف محبوب کی وجہ سے ہے۔ وگرنہ جہاں تک تعلق ہے پروردگار
کی ربوبیت کا۔ فرمایا۔ فلا وربک۔ مجھے تیرا رب ہونے کی قسم ہے۔ دیکھیے تعارف پہلے مخلوق کو پیدا کیا۔
تو مخلوق میں سب کا رب ہونے کی بات نہیں کی۔ قسم کھائی تو رب مصطفیٰ ہونے کی کھائی۔

اب ذرا ایک اور حوالے سے اس تعارف کو دیکھیے۔ قرآن میں اعلان رحمان سنیے ———
ھو الذی ارسل رسولہ ——— دین الحق ——— وکفیٰ باللہ شہیدا ——— وہ اللہ۔ یہ نہیں کہا۔ جو پرندوں
کو پیدا کرنے والا ہے کہ جنگلوں کا پہاڑوں کا۔ جانوروں کا پالنے والا ہے۔ فرمایا ھو الذی۔ وہ اللہ جس نے بھیجا اپنے
رسول کو۔ بالھدیٰ۔ ایک خاص رنگ اور طور کے ساتھ۔ بالھدیٰ۔ اس علماء مفسرین نے یہ بھی مفہوم لیا
کہ قرآن دے کر بھیجا۔ اور دوسرا مفہوم یہ بھی لیا۔ کہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک قرآن بنا کر بھیجا
کیونکہ صحابہ کرام بھی اکثر یہ فرمایا کرتے تھے۔ اگر کسی نے چلتا پھرتا قرآن دیکھنا ہو تو مدینے کی گلیوں میں آمنہ کے لال
کو چلتا ہوا دیکھ لیا کرے۔ ———

دین کو جاننے کا بنیادی ذریعہ کیونکہ قرآن ہے۔ اللہ کا دین ہے۔ قرآن بھی اللہ کا ہے۔ دین اللہ کا پسندیدہ
دین ہے۔ اور قرآن اللہ کا کلام ہے۔ دین کو سیکھنے کیلئے اللہ کی پسند کو سمجھنے کے لیے ہم اپنائیں گے اس کا نام
ہے قرآن۔ قرآن ہی صاحب کی اداؤں کا ترجمان بھی ہے۔ اسی لیے کسی عاشق نے کہا۔

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر ——— وہی قرآن وہی فرقان وہی یٰسین وہی طٰہٰ۔

تو قرآن اللہ کا کلام بھی ہے۔ اور مدینے والے آقا کی حسین اداؤں کا ترجمان بھی ہے۔ آئیے ذرا پڑھتے ہیں قرآن
سے پوچھتے ہیں۔ الرحمٰن علم القرآن ——— قرآن اللہ نے پہلے سے سکھا دیا محبوب کو پڑھا دیا تھا۔
آدم علیہ السلام نے پوچھا۔ عرش پر کس کا نام لکھا ہے۔ فرمایا یہ نہ ہوتا تو تو بھی نہ ہوتا ———
ارشاد نبوی ہے۔ کنت نبیا و آدم ——— بین الماء والطین۔ میں اس وقت بھی نبی تھا۔ میری نبوت کے ڈنکے

اس وقت بھی نبی تھے۔ جب ابھی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ یعنی اس کائنات کا پہلا انسان مٹی اور پانی کے
درمیان سے گزر رہا تھا۔ گارا بھی نہیں تھا۔ یعنی ابھی بنا ہی نہیں تھا۔ اور آمنہ کے لال کی شہرت ایک
سوال پیدا ہوا۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میرے آقا نے فرمایا۔ میرا نام سن کر اپنی آنکھ پہ درود نہ
بھیجے یہ تو بہت بڑا بخیل ہے۔ ——— سرکار کا نام سن کر لبوں پہ درود وسلام آ جایا کرے۔
تو ہم جس پر کر رہا تھا۔ ایسا کیا کریں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ عادت نہیں ہے۔ ذرا محبت سے کہہ دیں کہ عادت بن
جائے ——— جب گھر جائیں تو کہو کہ کیا لے کے آئے ہو۔ کہو درود صلی اللہ علیہ وسلم ———
اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ جانتے نہیں ہیں۔ لیکن آپ جانتے ہیں۔ کہ اب کہ یہ مہینہ کا ہے اب آپ سلام پڑھتے
کے لیے کھڑے نہیں ہوتے ——— اور اپنے آپ سے پوچھا کریں کہ درود وسلام ہو آمنہ کے لال کا۔ اور ہمارا
غیرت مر جائے۔ کیا کم از کم درود وسلام چھوڑ کے جاتے ہو ——— کبھی سوچا ہے تم نے فرصت نہیں ہے۔
اگر صدیقہ کے تاجدار نے قیامت کی صبح کہہ دیا کہ مجھے بھی نہیں ہے۔ تو کیا کرو گے ——— کبھی اپنے ضمیر سے
پوچھا ہے ——— یہ درود وسلام کیا چیز ہے۔ یہ تو بہتا ہوا دریا ہے۔ اللہ کی محبت کا۔ نبی کے عشق کا۔
اللہ کی بارگاہ سے نبی کے حضور تک یہ بہتا ہوا دریا ہے۔ اب اس دریا میں تیرا ایک قطرہ مل گیا۔ تو قطرہ
نہیں رہے گا۔ دریا بن جائے گا ———

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ جمعہ کی اہم ترین عبادات میں کثرت سے مجھ پر درود وسلام
پڑھنا ہے۔ کوئی ایک دفعہ پڑھے۔ کوئی دو ——— دس۔ سو۔ ہزار۔ کثرت کیسے بنے گی۔ کثرت کا
طریقہ یہ ہے۔ اگر ایک بندہ ایک دفعہ پڑھے۔ تو ایک دفعہ ہو گا۔ اگر دس بندے مل کر پڑھیں تو دس مرتبہ ہو گا۔
پڑھے گا ایک مرتبہ لیکن ملے گا دس مرتبہ۔ اگر ایک ہزار بندہ مل کر پڑھے گا۔ تو ایک دفعہ پڑھنے والے کو
ایک ہزار کا ثواب مل رہا ہے۔ جیسے جیسے پڑھتے جائیں گے کثرت ہوتی جائے گی ——— ویسے تو ڈرے
کس کیا ویلیو ہے۔ تو فرمایا ——— کثرت اسی کو ——— میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ———
وہ گھر کے ہو کے ——— بچوں کو سننے کی عادت ہے نا ——— کبھی یہ بھی خیال کیا۔ کہ جوان بیٹی سن رہی ہے
گھر کے اندر بیٹھے رہا ہے۔ گندی گالیاں بک رہا ہے۔ ایسا ہوتا ہے ناں ——— جوان بہن سن رہی ہے۔
پھر کھونکتے جا رہا ہے۔ عادت ہے نا۔ پڑ گئی ہے۔ کاش تمہیں عادت پڑ جائے نبی سے پیار کرنے کی
لیکن یہ عادت یوں نہیں پڑے گی۔ عادت پڑے گی تب۔ جب مائیں ایسی ملیں گی۔ جو دودھ بھی پلاتے
اور درود وسلام کی لوریاں بھی سنائیں۔ ہاں یہ عادت پڑے گی تب۔ جب باپ ایسا ملے۔ جو درود کا بول کرے

اور دوسرا سلسلہ یہی ہوتا رہتا ہے۔ یہاں پر عبادت ہو رہی ہے گی شب۔ دکانیں چلتی رہیں اور سلسلہ یہی چلتا رہے۔ گھر کا نظام چلتا رہے۔ دوسرا سلسلہ چلتا رہے۔ اور کوئی گھڑی ایسی بھی گھر میں آئے کہ جوان بیٹی باپ کے سر پہ بیٹھی پہلو میں بنی ہو۔ دوسرا سلسلہ بھیج رہی ہے۔ ____ شہر میں بیٹی کا اعلان کس نے کیا اور پڑوسیوں کو پتہ نہ ہو۔ بلکہ آقا کی بارگاہ میں ہو۔ کہ آج فلاں مسلمان بیٹی نے ایک لاکھ درود بھیجا ہے۔

تو فرمایا کنت نبیا بین الماء والطین۔ میں اس وقت بھی نبی تھا۔ جب آدم علیہ السلام ابھی مٹی اور پانی کے درمیان سے گزر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ اس وقت بھی نبی تھے۔ تو اس لباس بشری میں آ کر اعلان نبوت کی کیا ضرورت تھی۔ فرمایا اس لئے کہ جسم کو جسم کے ساتھ پہچانا جائے۔ اس لئے کہ انسان کو انسان بنا دوں۔ اس لئے کہ انسان کو پہچان عطا کروں۔ پروردگار نے کہا میں آیا ہوں اسی لئے مولا کہ اللہ کا تعارف پیش کر دوں۔ اور اللہ نے اپنے نبی کو اپنا تعارف بنا کر بھیجا۔ فرمایا کہ اس کو دیکھو۔ سر سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک۔ میں نے اسے قرآن بنا کر بھیجا ہے۔ اسے اپنی پہچان بنا کر بھیجا ہے۔ یا ایھا الناس قد جاءکم ____ مبشرا ہ دنیا والو۔ تم آمنہ کے لال کو اپنے تعلق سے اپنی نظر سے اپنی عقل سے اپنی سوچ سے سمجھنا چاہتے ہو۔ آمنہ کے لال فرماتے ہیں نادانو۔ تم مجھے کیا سمجھو گے۔ میری حقیقت کو میرے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پروردگار نے اپنا ذکر کرنے والوں کو کہا۔ میرا ذکر کرو گے تو میں تمہارا ذکر کر دوں گا۔ اور فرمایا آمنہ کے لال تمہارے لئے شرط نہیں ہے۔ ہم نے اس بات کا اعلان عام کر دیا ہے۔ کہ ہم بزم محبت مصطفیٰ ایسی سجاتے ہی رہیں گے ____

ہم ذکر مصطفیٰ کو رفعتیں عطا کرتے ہی رہیں گے۔ ورفعنا لک ذکرک۔ یہاں کائنات والو تم کیا ذکر کرو مصطفیٰ کا تم تو جانتے ہی نہیں ہو۔ ذکر تو پروردگار کرے گا جو مصطفیٰ کو جانتا ہے۔ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ امتی بننے کے لئے نبیوں اور رسولوں نے تمنائیں کی۔ اور کبھی ایسا ہوا کہ نبی ہوتے ہوئے بھی رسول ہوتے ہوئے بھی جو آنے والے پیغمبران عالی مقام اپنی بات کرنے کی بجائے۔ یا خدا کی بات کرتے تھے۔ یا مصطفیٰ کی بات کرتے تھے۔ سن لیجئے۔ جناب آدم علیہ السلام سے لیکر جناب ابراہیم علیہ السلام تک کعبہ بنا دیا اللہ کعبہ کے لئے۔ جناب خلیل اللہ سے بڑھ کر کون ہو سکتا تھا۔ لیکن عرض کیا۔ ربنا وابعث فیھم عرض کیا مولا شک ہے مجھے تو نے نبوت عطا کی ہے۔ مجھے تو نے پیغمبر بنایا ہے۔ لیکن مصطفیٰ امامت کر رہا ہونے کے لائق تیرے کعبے کے اندر کوئی ہے تو آمنہ کا لال ہے۔

اور جناب عیسیٰ علیہ السلام۔ کیا نغمۂ محبت سنا کر چلے گئے۔ مبشرا برسول یاتی من

سن لو بشارت میں تو آپ ہی کی بشارت دیتے تھے۔ کہ نام احمد کی دھوم آسمانوں میں مچی ہوئی ہے۔ اور وہ آ رہے ہیں۔ یہ سب کیوں نہ باتیں کرتے پروردگار نے ابد ازل ہی میں محفل عشق و محبت سجا کر نبیوں کو بلا کر عہد و پیمان لے کر اور آمنہ کے لال پر ایمان لانے اور آپ کی نصرت کا اُن سے وعدہ لے کر بزم محبت کی سجا کر یہ اعلان عام کر دیا کہ تم کیا ذکر کرو گے ذکر تو ہم کریں گے۔ یہ ہم جانتے ہیں۔ مقام مصطفےٰ کیا ہے۔ ——

ایک ہوتے ہیں سخی جو کھل کر میدان میں آتے ہیں۔ ایک ہوتے ہیں کنجوس جو چھپ جاتے ہیں۔ ایک ہوتے ہیں۔ بخیل۔ جو خود تو کسی کام کے نہیں ہوتے البتہ اگر انہیں کوئی سخی نظر آجائے نا تو اس پر بڑا پریشان ہو جاتے ہیں —— اب تم کیا ہو۔ مجھے تم سے پوچھنا ہے —— بول کر بتاؤ؟ تو پتہ چلے گا۔ سخی ہو۔ کنجوس ہو۔ بخیل ہو کیا ہو —— مدینے والے آقا کے عشق پر اور مدینے والے آقا کے ذکر پر اور مدینے والے آقا کے پیار پر اگر خاموش رہو تو اس سے بڑھ کر بخیلی اور کیا ہو سکتی ہے ——

جو سخی ہیں بول کر بتائیں —— آپ کو سرکار سے پیار ہے۔ جن کو پیار ہے ذرا اونچا بولیں ——

میرے آقا وعظ فرما رہے ہیں۔ ایک صحابی گلی سے گزر رہے ہیں۔ لکڑیوں کا گٹھا سر پر رکھا ہے جب وہ مسجد نبوی شریف کے دروازے پر پہنچے نا —— تو اندر سے آواز آئی آقا نے اندر کسی کو کہا کہ بیٹھ جاؤ —— یہ باہر تھے۔ کہیں جا رہے تھے۔ لکڑیوں کا گٹھا سر پہ تھا۔ آواز کانوں میں آئی بیٹھ جاؤ۔ ارے عام آواز نہیں تھی۔ مدینے والے آقا کی آواز تھی۔ یہ وہیں بیٹھ گئے۔ لکڑیوں کا گٹھا سر پہ ہے۔ وہ بھی اتارنے کی گنجائش نہیں سمجھی۔ گر جانے کا کیا ہے کوشش نہیں کی —— جب آواز پہنچ گئی۔ میرے آقا فرماتے ہیں۔ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ کہ بلال فرماتے ہیں —— نماز میرے دل کا سرور ہے۔ میرے مدینے والے آقا فرماتے ہیں نماز جنت کی کنجی ہے۔ میرے آقا فرماتے ہیں۔ نماز مومن کی معراج ہے۔ یا ایمان سے نکل جاؤ۔ یا پھر نماز میں لگن شروع کر دو —— جھوٹی محبت کی میرے آقا کی بارگاہ میں کوئی گنجائش نہیں ——

صحابہ کرام حاضر ہیں۔ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ ہم پڑھتے رہے یہ فرمان سناتے آئے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے تقاضا کیا ہے۔ یا ایہا المزمل —— یا رسول اللہ جب آپ کو ہم دیکھتے رہے جی چاہتا ہے۔ کہ آپ اتنا قیام نہ کیا کریں۔ بس ایک تھوڑا جاگ لیا کریں پھر کچھ آرام کر لیا کریں۔ اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالیں —— آپ کا مقام تو بڑا ہے۔ کہ آپ کو مقام محمود دیا گیا ہے۔ آپ کا مقام تو یہ ہے کہ ہم نے جنت کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں دیا ہے۔ آپ کا مقام تو یہ ہے۔ کہ آپ کی وجہ سے آپ کے اگلوں اور

اور وہ کملی والے گنہگاروں کو معاف کروا رہے ہوں گے۔ آپ کا مرتبہ تو یہ ہے کہ آپ حشر کے میدان میں سجدے
میں ڈالیں گے۔ پھر منگا فرمائے گا۔ محبوب سر جھکانے کا دن نہیں ہے۔ سر اٹھانے کا دن ہے ——
آپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ —— ہر آنے والی گھڑی آپ کی
پہلی گھڑی سے بہتر ہوگی —— یا رسول اللہ آپ راتوں کو اتنا جاگنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم غلام بھی برداشت
نہیں کر پاتے —— آپ راتوں کو اتنا قیام کرتے ہیں کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے ہیں۔ اللہ اللہ
آمنہ کے لال کی عظمت پہ قربان جاؤں۔ فرمایا ٹھیک کہتے ہو۔ رب بھی چاہتا ہے تمہارا بھی چاہت
یہی ہے۔ اور سنو میرا بھی تو چاہت ہے۔ جس نے مجھے اتنی عزت دی ہے۔ کیا میں نہیں چاہتا کہ میں
اس کا شکر گزار بندہ بن جاؤں —— ارے جو نبی ہو کر امام الانبیاء ہو کر نبیوں کا تاجدار ہو کر
رسولوں کا رسول ہو کر۔ کائنات کا سربراہ ہو کر اور شفیع کا سہرا سجا کر طٰہٰ کا تاج پہن کر
مزمل چادر اوڑھ کر اور مازاغ پہن کے کر آنے والا ہو۔ وہ رب سے پیار کرنے دو۔ مجھے اس کا
محبوب سر جھکانے دو۔ ارے تو مصطفیٰ کا کلمہ بھی پڑھے۔ اور غداری کا معاملہ بھی کرے۔ پتا ہے کیا یہ محبت
کسی جھوٹ کا پلندہ ہے ——

حاضرین اگر آپ کو واقعی محبت ہے۔ تو محبوب کی منشا و مرضی کو تو سامنے رکھنا چاہیئے۔ اب خدا
دیکھیے۔ اللہ محب ہے۔ اور میرا اور پڑا اپنی محبوب ہے۔ ذرا غور سے نقشہ دیکھیے گا۔ حالانکہ اللہ وہ ہے،
جو لا یحتاج ہے۔ اللہ وہ ہے جو بے نیاز ہے۔ اللہ وہ ہے جو غنی ہے۔ اللہ وہ ہے جو علیٰ کل شیئ قدیر ہے۔
نہ اسے کسی کی پرواہ ہے نہ وہ کسی کا نیازمند ہے۔ نہ وہ کسی کے آگے مجبور ہے۔ نہ کوئی اس کو محتاج
مالک و مختار ہے۔ جو چاہے۔ جب چاہے۔ جس کو چاہے جو چاہے جتنا چاہے عطا کر دے۔ کوئی
پوچھنے والا نہیں۔ کوئی روکنے والا نہیں۔ لیکن میں نے لیا اسے پروردگار۔ تو نے محبوب کی محبت انتہا کو دیکھا ہوا
ہے۔ ذرا محبت کا رنگ دیکھیے۔ رحمت کا نور دیکھیے —— صحابی رسول ہے منبر رسول پہ کھڑا۔ نبی کے اوصاف
بیان کر رہا ہے۔ عرض کرتے ہیں۔ تقاضا بھی سرکار کا تھا نا —— حسان میرا منبر پہ کھڑے ہو جاؤ
مسجد میں بیٹھی ہیں منبر پہ نہیں گے —— منبر وہاں پر لوگ کھڑے ہو کر باتیں بھی کریں گے۔ لیکن دیکھو حسان
کہ ہم کیا باتیں کرتے ہو —— واحسن منک لم ترقط عینی

B یا رسول اللہ میری آنکھ نے آپ جیسا پیکر حسن و جمال دیکھا ہی نہیں۔ اور میری آنکھ کیا دیکھے گا۔ آپ جیسا
پیکر حسن و جمال کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ معلوم ماں کی کسی کی کیا مجال ہے۔ بنانے والے نے بے عیب آپ جیسا کسی

ہی نہیں۔ اور لگتا یہ ہے کہ بنانے والے نے آپ کو آپ کی مرضی اور منشاء کے عین مطابق بنایا ہے۔ کیا موڈ ایسا بنا۔ لب مبارک ہوں بولتا رب ہو۔ وما ینطق عن الھویٰ ——— حاضرین لب ہوں تو رب اور نبی ہی کا اور بولتا رب ہو۔ آنکھیں ہوں مبارک اور نبی کی دیکھتا رب ہو۔ ما زاغ البصر ——— تب ہی تو یہ نظر مبارک اور نظر نظر اگر اس گردش کو دیکھے سورج کی شعاعوں کو دیکھے چندھیا جائیں۔ لیکن نظر اللہ مبارک مصطفیٰ ہر دیدگار کو دیکھتا رہا اللہ دکھاتا رہا ———

حاضرین میں نے عرض کیا تھا۔ میں دین آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ دین کو سمجھنے کا بنیادی ذریعہ ہے قرآن۔ اور قرآن ہے اللہ کا کلام۔ اور اللہ کا کلام کیا کہہ رہا ہے۔ الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ——— الم مفسرین کہتے ہیں۔ حروف مقطعات ہیں اس سے مفہوم اس سے مراد اس کا مقصود بس ایک ہی جواب دیا۔ یہ راز ہے۔ یا اللہ جانتا ہے یا اللہ کا رسول جانتا ہے۔ میں نے کہا پروردگار اس کلام کو تو نے راز بنا کر بھیج دیا۔ تو اب اس راز کو جانا نہیں ہم نے تو اس کلام کا ہمیں فائدہ کیا ہے۔ فرمایا نادان بن رہے ہو۔ راز لفظوں میں بھیجا ہے۔ راز دار بھی بھیجا ہے ———

الم یا خدا جانے یا مصطفیٰ جانے۔ اس لئے قرآن تھا۔ نبی آتے رہے رسول آتے رہے۔ قومیں بدلتی رہیں۔ قومیں بگڑتی رہیں۔ چہرے مسخ ہوتے رہے۔ تباہی ہوتی رہی بربادی ہوتی رہی پر قرآن نہیں آیا۔ میں نے کہا پروردگار قرآن کو بھیج دیا ہوتا۔ فرمایا کہاں بھیجتا۔ اگر پہاڑوں پر بھیجتا تو وہ بھی اللہ کے خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ انتظار ہو رہا الم نشرح لک صدرک ——— سینے والے مصطفیٰ کا سینہ مصطفیٰ آ گئے۔ تو قرآن کا مدینہ بنا دیا ———

قرآن آئے سینہ مصطفیٰ پر۔ وہ قرآن جسے پہاڑوں پر نازل کیا جائے تو اللہ کے خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں آج دیکھو امت مصطفیٰ کا بچہ بچہ اس قرآن کو اپنے سینے میں لئے پھر رہا ہے۔ میں نے کہا پروردگار پہاڑ تو پگھل جاتے ہیں تو پتھر ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ یہ سینہ کیسے محفوظ ہے۔ فرمایا سینہ مصطفیٰ کی وجہ سے۔

تو حاضرین قرآن نہیں آیا۔ جو قرآن کا حرف تھا۔ وہ پہچان نہیں۔ معرفت تھا۔ تو معرفت آسمان نہ تھا۔ زمین نہ تھی۔ کائنات نہ تھی۔ مخلوقات نہ تھی۔ معرفت تو مبارک اور مصطفیٰ تھا۔ زلف لہرائے تو پروردگار نے واللیل کہا۔ والضحیٰ کہا۔ آسمانوں کی طرف اٹھے تو قبلہ رخ ہو جائے۔ اس لئے چہرہ مصطفیٰ کو وجہ اللہ کہا۔ رنگ مصطفیٰ کو صبغۃ اللہ کہا۔ ید مبارک اور نبی کے ہاتھوں کو ید اللہ کہا ——— قرآن نہیں آیا۔ ما ضل صاحبکم قرآن نہیں آیا۔ اب اگلا جملہ بڑا شاندار ہے۔ اگلی آیت بڑی شان کی حامل ہے۔ فرمایا ذلک الکتاب ——— یا اللہ ان حروف کو زبان عطا فرما دی؟ سمجھ کر آئے یا نہ آئے۔ الم راز ہے نا ——— کبھی آئے یا نہ آئے۔ ذلک الکتاب لا ریب فیہ ——— اس کتاب پر شک کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ عطا ہے کیا کریں۔ قرآن کو آتے نہیں دیکھا۔ تجھے بھیجتے نہیں دیکھا۔ جبریل کو لاتے

نہیں دیکھا۔ فرمایا نادان میرے مصطفیٰ کو لب ہلاتے تو دیکھا ہوتا ——— حاضرین۔ ذٰلک الکتاب لاریب
فیہ ھُدًی للمتقین۔ ہدایت ھُدًی ہے مرکز ھُدًی میرا اور میرا مصطفیٰ۔ قرآن کو کہتا ہے۔ تو اس
مرکز ہدایت سے رابطہ کریں۔ للمتقین۔ متقیوں کیلئے۔ متقی وہ جن کے پاس تقویٰ ہو۔ تقویٰ کیا ہے
نور ہے۔ ایک قوت ہے۔ ایک عزم ہے۔ جو آپ کو عذر سے بچاتا ہے۔ آپ کو پروردگار کے دربار
جھکاتا ہے۔ تقویٰ آپ کو عذر کی ذلت سے بچاتا ہے۔ در مصطفیٰ پہ لاتا ہے۔ تقویٰ آپ کو پروردگار کی
پہچان کراتا ہے۔ تقویٰ اللہ سے ڈرنے کا نام ہے۔ تقویٰ اللہ کی رضا پہ چلنے کا نام ہے۔ میں نے کہا پروردگار تو راضی
کس سے ہوتا ہے۔ فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ دیکھو نا میرے مصطفیٰ کو جیسا میں نے اسے
بنایا۔ ویسا میری رضا کے مطابق ہے ———

حاضرین اگر تقویٰ خدا سے ڈرنے کا نام ہے۔ اور خدا سے ڈرنا اللہ کی رضا پہ چلنے کا نام ہے۔ تو ہم سوچنا
پڑے گا۔ کہ خدا کی رضا کیا ہے۔ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ ——— میرے مصطفیٰ کی رضا میں۔ اور سنو فرمایا
رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ آ بنی والو اے صحابہ رضی اللہ عنہم۔ اللہ تم سے راضی ہوا۔ ہر کعبے کا طواف کرکے کہو کہ اے
اللہ تو راضی ہو جا۔ کوئی سر کٹا کے کہہ دے اے اللہ تو راضی ہو جا ——— کوئی گھر لٹا کے کہہ دے اے اللہ تو راضی ہو جا۔
کوئی سر جھکا کے کہہ دے اے اللہ تو راضی ہو جا۔ اور مولا نہیں کہتا ہے۔ ہم تم سے راضی ہیں ———
بلکہ اتنا ہی نہیں۔ فرمایا ورضوا عنہ۔ پروردگار کا وعدہ ہے۔ کہ تمہیں راضی کیا جائے گا۔ میں نے کہا پروردگار
سب تجھے راضی کریں۔ تو ان کو راضی کرے۔ بات کیا ہے۔ فرمایا دیکھا نہیں تم نے ابوبکر کے سر پہ جو خلافت کا
تاج ہے۔ وہ مصطفیٰ کی غلامی کا نتیجہ ہے۔ اسی لیے سارا دین سمٹ کر آگیا۔ میرے اور میرے
نبی کی اداؤں میں۔ فرمایا وما اتاکم الرسول فخذوہ جو کچھ کبھی مالک رسول عطا کرتا جائے۔ بس اسکو مضبوطی
سے پکڑ لو۔ جو نبی دے وہ لے لو۔ جو رسول دے وہ لے لو ——— جو رسول کا دیا ہے اسکو کہتا ہے تم کو رسول کا دیا
خدا کا دیا ہے۔ ہاں جب رسول پہ دے کر جاؤ۔ نبی دے تو لے لو۔ اور لے ہی نہ لو۔ مضبوطی سے پکڑ لو۔
اور پھر ہاتھوں سے جانے نہ پائے۔ سر کٹتا ہے تو کٹ جائے۔ گھر لٹتا ہے تو لٹ جائے۔ رشتے ٹوٹتے ہیں تو ٹوٹ
جائیں۔ ناتے چھوٹتے ہیں تو چھوٹ جائیں۔ برادریاں اور کنبے ہیں تو وہ روٹھ جائیں۔ مگر آمنہ کا لال نہ روٹھنے پائے ———
تو حاضرین اللہ کی رضا یہ ہے۔ کہ جیسا اللہ نے سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک میرے مصطفیٰ کو بنایا
ہے۔ وہ اللہ کی رضا ہے۔ تو اللہ کی رضا پہ چلنا پڑے گا ——— اللہ کی رضا کو ماننا پڑے گا۔ نبی کے دینے کو لینا پڑے گا۔ نبی
کے روکنے سے رکنا پڑے گا ——— اور جو نبی کے دینے کو لے لے ——— وہ مقدر سنوار لے۔ جو نبی کے روکنے سے رک جائے

وہ دینے والا ہے ۔ اور جو سر کے بالوں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک اندر باہر سے مدینے والے کا وفادار بن جائے اور دین نبی کا عاشق ہے ۔ جو نبی کا عاشق ہے ۔ وہ نبی کا غلام ہے ۔ اور جو نبی کا غلام ہے ۔ وہ ہر گنہگار کے قریب ہے ۔ جو ہر گنہگار کے قریب ہے ۔ ہر گنہگار اس کے قریب ہے ۔ اس کا مقام کیا ہے ۔ ؎

نام تنہاں دا فقر باہو ؎

حاضرین جو وفادار مصطفیٰ ہے ۔ وہ قریب مصطفیٰ ہے ۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ۔ اور جو صاحب تقویٰ ہو جائے ۔ اللہ سے ڈرنے والا بن جائے ۔ اللہ کی رضا پہ چلنے والا بن جائے ۔ یعنی نقوش پائے مصطفیٰ کی تلاش میں نکلنے والا بن جائے پھر وہ شخص اللہ کے قریب ہو جاتا ہے ۔ پھر اس کو ایمان مل جاتا ہے ۔ جس کو ایمان مل جاتا ہے ۔ پھر اس کا سینہ عرش نبی کا مدینہ بن جاتا ہے ۔ النبی اولیٰ ۔ یہی وجہ ہے میرے سلطان العارفین فرماتے ہیں ؎

نہیں فقیر جھلیاں مارن ستیاں لوک جگاون ہو
نہیں فقیر جو وچ ہوا دے تے مصلے پا بہاون ہو
نہیں فقیر دا ستیاں اندیاں تے رکھیاں پار لگاون ہو
نام فقیر تنہاں دا باہو جیہڑے دل وچ یار ٹکاون ہو

حاضرین کبھی آپ نے غور کیا ہے ۔ کہ آپ گرمیوں کے راستے پہ کسی گاؤں میں کبھی آپ نے غور کیا ہے کہ اذان سنتے ہیں ۔ اور نماز نہیں پڑھتے ۔ کبھی آپ نے سنا ہے ۔ غور کیا ہے ۔ کہ تلاوت کے لئے وقت ہی نہیں آسا کہ پاس ۔ اور اگر تلاوت کرلی بھی تو غلط کی ۔ اور اگر صحیح کر لی تو ترجمہ نہیں پتہ چلا ۔ ترجمہ پتہ چل گیا ۔ تو اس کی تفہیم نہیں آ سکی ۔ یعنی دین سیکھے بغیر تو نہیں آ سکتا ۔ اگر یہ دیوار سیدھی کھڑی کرنا ہو ۔ تو دیوار بنانے والے کی کاریگر کا شاگرد بننا پڑے گا ۔ اگر یہ شیشہ صحیح نہیں لگانا ہو ۔ ہر کوئی ایسے طرح نہیں لگا سکے گا ۔ پورا کارخانہ کی قدرت کس بنیاد پر چل رہا ہے ۔ کوئی سکھائے گا ۔ کون سکھائے گا ۔

تو اب سب کی منزل جو ہے ۔ مدینے تک پہنچنے کیلئے یقیناً کسی اللہ والے کی ضرورت ہے ۔ تو اللہ والے کی نشانی کیا ہے ۔ وہ نبی والا ہونا چاہیئے ۔ اللہ والا ہونا چاہیے ۔ حاضرین اللہ تو سب لوگوں سے پاک ہے ۔ تو کیسے پتہ چلے کہ یہ اللہ والا ہے ۔ فرمایا میں نے اپنی ساری نشانیوں کی نشان مصطفیٰ کو دے دی ہیں ۔ اگر چہرے پہ سنت مصطفیٰ ہو ۔ تو یہ نبی کا نشان ہے ۔ اور یہی میرا بھی نشان ہے ۔ اگر ماتھے پہ بندگی کا نشان ہو ۔ تو یہ میرے حبیب کی نشانی ہے کہ یہ میرے محبوب کی ادا ہے ۔ تو اگر کوئی میرے قریب آنا چاہتا ہے ۔ کوئی میرا دوست بننا چاہتا ہے ۔ تو پھر نبی سے وفاداری کر لے ۔ میرے نبی کا رسم لبیک کا جھنڈا اٹھا لے ۔ ختم نبوت ایک حصہ ہے دین کا ۔ یہیں منزل ہے ۔ اس کے بعد

طریقت ہے۔ طریقت دوسری منزل ہے۔ جو شریعت میں نہیں آیا۔ وہ طریقت میں نہیں جا سکتا۔ اور جو شریعت میں آ گئے۔ اس کے لیے طریقت میں جانے کی گنجائش ہے۔ کوئی ہوا پہ اڑے یا پانی پہ چلے۔ وہ اللہ کا ولی نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ ظاہر و باطن میں شریعت مصطفےٰ کا جھنڈا نہیں اٹھائے ہوئے۔ لیکن ایک بات یاد رکھیئے۔ جیسے ہوتا ہے دودھ۔ دودھ ہو تو جاگ لگے گا تو کیا بنے گا کچھ۔ اور اگر دودھ ہو ہی نہیں۔ تو جاگ کس کو لگے گا۔ یعنی پلیٹ ہوگا تو چلے گا۔ نیکا ہوگا تو چلے گا۔ یہ سارا دنیا سسٹم ہوگا تو چلے گا۔ یہ وجود ہوگا تو چلے گا اور رہے گا ___ دودھ ہوگا تو جاگ لگے گا ___ نماز دودھ ہے شریعت دودھ ہے۔ اور طریقت میری باتیں کا عشق اس کی جاگ ہے۔ تو اس لیے دو چیزیں۔ ہمیں کچھ تقاضوں کو پورا کرنا ہوگا۔ منزل مقصود اللہ کی ذات ہے۔ تو اللہ کہاں ہے کسی نے دیکھا۔ دیکھ نہیں سکتے۔ بس مصطفےٰ کو دیکھ لو تو دیکھ لو گے ___

تو حاضرین میں گفتگو کے اس مرحلے پر آپ کو دو دلچسپ باتیں دکھا رہا ہوں ___ سب سے پہلے ہم یہ دیکھتے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ کوئی وقت تھا جو اللہ والے ہوتے تھے۔ اب نہیں ہیں۔ واقعی فرشتوں میں نہیں ہیں۔ دین میں تو آج بھی ہیں۔ تو اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آج کی اس بڑی محفل میں۔ ہم سلطان باہو قدس سرہ العزیز سے ڈیمانڈ کرتے ہیں سرکار اپنے کرم کی چابی دیجئے۔ تاکہ اس محفل میں بیٹھنے والوں کو خدا کے دوستوں کی دوستی نظر آ جائے۔ واقعی اگر کسی کے پاس تالا چابی نہیں ہو تو، تو تالا نہیں کھول سکتا۔ اگر کوئی سکھے بغیر دیوار سے ہی نہیں نکل سکتا تو اللہ کی محبت کا تالا بغیر دروازہ نہیں کھول سکتا۔ یہ کافی ہے آپ محبت رکھتے ہیں۔ آپ پیر و مرشد کے ہاتھ چومتے ہیں میں بات نہیں کرتا۔ یہ کافی ہے یہ ٹھیک ہے۔ اور کافی نہیں ہیں ___ اس سے آگے تھوڑا اور چلنا پڑے گا۔ یا تو چوما آپ کا کام تو ہو گیا ناں۔ لیکن دین تو ابھی باقی ہے۔ دین کے لیے جان بھی دینی پڑتی ہے مال بھی دینا پڑتا ہے۔ اولاد بھی دینی پڑتی ہے۔ سب کچھ دینا پڑتا ہے۔ تو اب ہم دیکھتے ہیں۔ دو طرح سے میرے جلوے فیض جاری ہوتا ہے ___ ایک ہے جسمانی ایک ہے روحانی ___ جسمانی فیض تو یہ ہے کہ آپ بیٹھے ہیں بیمار ہیں۔ اگر کسی کے جسم میں درد ہے۔ تو ہاتھ کو ٹکڑا کر لے ___ اب یہ ہاتھ درد والی جگہ پر رکھ لیں ___ اسم اللہ کا نور فیض بن کر جسم میں داخل ہو جائے ___ ایک وقت میں ڈاکٹر ایک مریض کو دیکھتا ہے۔ میرا باہو ہر مریض کو دیکھے بیک وقت ہر مرض۔ ایک مریض کا علاج کیا جا سکتا ہے ___

اب یہ روحانی مسئلہ ہے۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ فقیری نہیں ہے۔ فقیری اس سے آگے ہے ___ میرے آقا باہو فرماتے ہیں۔ کہ مرشد ناقص اور یہ چیز میں نے صرف اس لیے کہا ہے نا۔ اگر میرے سلطان کی کتاب پڑھ لو۔ تو تمہیں پتہ چل جائے

تو مرشد ہونا کیا ہے۔ مرشد میرا شہباز الٰہی وچ رلیا اساں سنگ صحبیاں ہو۔

تقدیر الٰہی چھکیاں نے ڈوراں کدی ملسی نال نصیباں ہو۔

کوڑیاں تا دکھ دور کریندا کیتا شفا مریضاں ہو۔

ہر دکھ دا دارو توں ایں حضرت باہو ہوئیں کتھاں ایں وس طبیباں ہو۔

ایک جگہ تعویز پر کالے آ گئے تو کہنے لگے ہمارے پیر صاحب۔ تو میں اسی پہ ڈٹ گیا۔ میں نے کہا تھا کہ پیر صاحب کی یہ پرواز ہے ہو کے ہم کیا کر لیں گے تو میں نے پہلے بتا دیا کہ فرق نہیں ہے۔ یہ فرق ہے فیض کا ایک ادنیٰ سا کرشمہ ہے۔ فرق یہ ہے کہ صاحب جادی نے اندر رشد جراہا لوایک کر گنبد خضرا کے نیچے کھڑا کر دیا۔ سلطان باہو فرماتے ہیں۔ مرشد کری کا کام ہو گا کتاب دے گی۔

اب یہ معاملہ قلبی ذکر کا۔ ویسے تو ان کا رکی ایک وسیع دنیا ہے۔ لیکن قلبی ذکر میں۔ دل پر اسم اللہ کا ذکر میں مست ہو جاتا ہے۔ دل کو بھی مزا آتا ہے۔ اور جسم بھی وجد میں ہوتا ہے۔ بلکہ لوں لوں نے میرا اللہ اللہ چہکاں والی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں اسم اللہ کا تصور ہے اگر دیکھ جائے۔ تو میں سب کچھ اسی میں ہے۔ سانس اندر جائے گا ہو کے ساتھ اور باہر آئے گا ہو کے ساتھ۔ غور سے دیکھنا ہے۔ ہر سانس کے ساتھ میں آپ کو ذکر کراؤں گا تو آپ نے ذکر کرنا ہے۔ اندر ہو تے باہر ہو باہو کتھے لبھیندا ہو۔

ہو دا داغ محبت والا دم دم نال سڑیندا ہو۔

جیہڑے ہو ہو کر دے لوک شفا کا ادھوں چھوڑ دیندا نہ اہو۔

دو جہیں وچ جن ملنم اسں تے باہو جیڑا ہو لوں جیہے کر سیندا ہو۔

اسم اللہ کو دیکھ رہے سانس باہر آتے ہو کے ساتھ۔ سانس اندر جائے ہو کے ساتھ۔ اس لیے کرام سانس اللہ ای نعمت ہے۔ کوشش کریں ہر سانس کھینچیں ___

۱۲-۱-۲
۱-۱-۱۴۳۵ ، ۳ ۴
۲۹-۲-۲۴ ، ۵ ۲
۹ ، PM

سیرۃ النبی ﷺ (علامہ محمد قاسم اویسی ملتان) بہاولپور

(۱) بیشن بھائی روم کے سفیر کی ــــ بادشاہ کو جواب دیا۔ زلف کے پابند کو زنجیر کی حاجت نہیں

بند میں ــــ بادشاہ کے دربار میں ــــ کسی اللہ کی اینٹ کی مثال ــــ سزا کا اعلان ــــ

حسن کو عمر بانے زہر دار کیا۔ اس کو موت کا ڈر کیا ــــ زہر پر نے کہا بادشاہ کو۔ روم کے اندر یہ شان نہیں کہ

گدھے کا مقام ہیں ــــ زہر پر کی لڑکی ــــ سے رسالت مآب ــــ یہ گوشہ امام ابن انس

یہ تو گدھے کا مقام ہے ــــ چالیس رات کے بعد کہتا ہے۔ ہم نے پھر طرف دیکھو۔ بادشاہ کے قالین کو دیکھو ــــ

زلفاں جیلے ادھے ــــ را تیک محمد عربی تو لکلے نکلے ــــ

سفر بات ــــ موت کیا ہے مومن مرگیا۔ ــــ

موت کو سمجھتے ہیں جاہل اختتام زندگی ــــ شام زندگی صبح دوام زندگی۔

(۲) دارث کفن غسل دیں ــــ کس رنگ دار کفن پہنتا ــــ سفید کفن ــــ میت کی ملاقات کا

روح کیوں نہیں معطل ہے موت کے انتظار میں ــــ سنا ہے کہ دیکھیے۔ آنکھیں مجھ کو مزار میں

مردوں سے سوال نہیں ہوتے ــــ بندہ قبر میں مہمان ہوتا ہے ــــ ہر مردہ عمر با دان ہوتا ہے ــــ

(سوالات) قبر میں دفن کے وقت بانگ ــــ شیطان ۲ کا در ہوتا ــــ

۱ مولوی کہتا ہے آذان منع کرو۔ معلوم ہوتا ہے۔ شیطان کی طرف سے کوئی منتقل آتا ہے۔ (سوالات)

۲ ہر کے پیچھا ہوں اس مشکل کے واسطے ــــ امام جوزی فرماتے ہیں ــــ میں نوجوان

تھے۔ جس کو جلد بازی کا تھا ــــ میرا امتحان بڑا تھا ــــ من عمل صالحا من ذکر

ابو صالح کا واقعہ سب کو کھانا ــــ ہماری زندگی ــــ سن کے ہیں ہیں دیکھیں تو بھول جاتے ہیں کہتے ہیں الحمد للہ

دس سال تک مزدوری ــــ انار کھانا ــــ شہر سے انار کھانے کے لیے نہیں آیا۔ رب منادی کرے گئے

ماں باپ کی مرضی سے زندگی ــــ حسن بصری فرماتے ہیں۔ ایک نوجوان کو دیکھا۔ والدہ کو اٹھا کر طواف

کرتا ــــ گناہ کی وجہ سے حالت بدل گئی۔ لیکن مجبور فرماتا ہے۔ ۱۰۰ حج کرانا ــــ حج پورے کرنا

حسن بصری سے ملکرم ــــ ایک رات کا حق بھی ادا نہیں کیا۔

(۲) جب مردہ کو دفن کر کے واپس ہوتے تو نبی کریم ﷺ تشریف لاتے میں ــــ فرمایا ہیں وفادار بنی یاں ــــ

وللہ العزۃ ولرسولہ ــــ ہماری گوگو تو ہی بہتر ہے جس میں ذکر مصطفیٰ ہو۔

دی زبان حق نے تذکرہ مصطفیٰ کے واسطے ــــ دل دیا جب جب بربا کر واسطے۔

خالق نے احسان کیا ہم کو انسان بنایا ــــ مسلمان بنایا ــــ مسلمانوں سے محمد کا غلام بنایا۔

مسلمان کی اقسام ۔ فال مسلمان ۔ یا ایہا الذین امنوا کونوا مع الصادقین (۴) (۳) ۲ بدایت کی عزت گدا کی
عزت ۔ عورتوں کی عزت ڈوسی بنا سہیں ۔ ولکن المنافقین لا یعلمون ــــــ منافق کون ہوتا ہے
یہودی عبداللہ ۔ مسجد ضرار بنا دیا اور کوئی نہیں ۔ منافق وہ ہوتا ہے
مدینے میں منافق تھے ــــــ کیا وہ بڑی شان والے تھے ۔ نبی کا دیدار ۔ صحابہ کو دیدار ۔ کب وہ دل میں نفاق
رکھتے ۔ مسجد کو گرانا ثواب ہے ۔ وہ مسجد جس میں توہین رسول ہو ــــــ مسجد بنانا ثواب ہے
نبی پاک کو دعوت دینے والا نہ جا ۔ تبلیغ والوں کا ذکر ۔ جب جب سڑک پر روک کر [illegible]
کہنے لگا بیان نے نہیں کرایا تھا ۔ میں نے لیا [illegible] کو پکڑ ۔ والرودون ودلو ۔ والکلبجوں والکلبنا ــــــ
(۱) لڑکا غیر مسلم ۔ نبی کی زیارت بکریاں دی آئیں ــــــ بکریاں [illegible] دیکھے ــــــ کلمہ پڑھا دیا ۔ رات کو
(۲) ہرن نے پکارا ۔ تو بتا جلد انسان سے [illegible] ــــــ آپ نے فرمایا ۔ بنیں اور گونگا ۔
مزید کو پانچ سو ــــــ [illegible] بولتا ــــــ [illegible] ثواب بولو ــــــ
عاشق کا [illegible] ۔ ماں کو بتایا ــــــ ماں نے پوچھا ۔ [illegible] ــــــ [illegible] بتایا
جان مشینی ہے ایمان بیچتی ہے > نبی پاک نے تمام بکریوں کو [illegible] کر دیا ــــــ یہودی دعوت کھانے کے لیے
بیٹھا ــــــ سارے برتن بھرے ۔ [illegible] کہنے لگا باپ اعلان کر دے ــــــ
نگر [illegible] مدنی کے الفاظ دا ۔ نعمین ہے سعید اللہ نام حا ۔
یہودی نے دعوہ کیا تو ایمان سے پھر گیا ــــــ رات کا واقعہ ــــــ جب سارے یہودی پوچھتے ہیں
کہ کہاں ہے [illegible] بکریاں ــــــ فرمایا اس بکری کا ہونٹ نے [illegible] کر دیا ہے ۔ سب یہودی [illegible] مسلمان ہو گئے ۔
دیم ؟ [illegible] عشق محمد دا بانی دنیا تے شاہی دی لوڑ ناہیں ۔
دل نت رہے اکا مستی وچہ ہور شکل دانائی دی لوڑ ناہیں
عورتوں کو جن لگتا ہے ۔ تو آج کل مولویوں کا تو بس جن لگا ہوا ہے ۔ عورتیں تو پیر فقیر کو مانتی ہیں ۔ مگر [illegible] ملا
جن جھوٹا جن ہے جو مانتے نہیں دیتا ــــــ نبی قریب ہے اللہ اول ــــــ سعید کی ڈیوٹی [illegible] تک ہم
جانے [illegible] ۔ [illegible] ڈیوٹی ۔ [illegible] سے واپس اور سعید کو [illegible] کر دیا ــــــ اپنی [illegible] کو لے کر
دربار رسالت میں آیا ۔ [illegible] سعید جنگل میں نکل جاتے ۔ اللہ نے جبرائیل کو بھیجا ــــــ [illegible] دیا
میں گدوں مانا ہوں خدا کی خدا ہے ــــــ سعید کو بلایا گیا ۔ نماز پڑھائی جا رہی ہے
اللہ اکبر ــــــ جنت سعید کو دیکھا ــــــ بابا عبدالحکیم کے پاس [illegible] کے لیے

۱۷۵

تو فرمایا رب نے ہماری مخلوق لگائی ہے کہ فقیر اس طرح زنگ سی لگا قیامت تک زنگ نہ اترے گا ——— گناہ
سے کلمہ پڑھنا ——— بکریاں اللہ سے شیر والا واقعہ ——— شیر مانتا ہے بیٹی کو مگر انسان ہے ———
گیارہویں کی مثال ۔ میں ایک جگہ تقریر کے لئے ؟ تو ایک کہنے لگا کہ گیارہویں قرآن میں ہے ۔ میں نے کہا ماں کا نکاح قرآن
میں نہ آیا ۔ بہت سا منٹ کا حرام کا کہنا ہے ——— قرآن میں تو فرعون کا نام ہے وہ حلال ہے
(۲) پیر سائیں کے پاس کتے تو نہیں جاتے ——— ہم جاتے ہیں ۔ رب مثل بندے داخل ہیں ۔ کسی داخلے نہ جیسے
جو رتے جنم دیے میں ان کو نہ ماں باپ نہ ہیں معاف کی ——— نہ پیر فقیر نہ ہی دا نہ خدا ———
بابا حکیم نے فرمایا مجھے یاد نہیں کہنے لگی میں نے سنا ہے کہ محمد کے غلام وبندہ فلاں نہیں کرتے ۔ فرمایا بھائی ادھر ———
نیل کے ٹب میں ڈال دیا ۔ فرمایا تو مانگ میں دب جاؤں گا ——— پھر سے اندر دل کو رنگنا
قدموں پر گرنا ——— کلمہ پڑھنا (وما علینا الا البلاغ)
(۷) حضرت شیخ سعدی نے تشریف لکھی ۔ ہیں کی زیارت ——— سلام علیکم ——— (۲) ۔ گر خود نشیب
سیکھا ہے ۔ جس میں عدل کا ذکر سیکھا ہے عبد الرحمن جان کو دیتے آنا ———
مرنے سے پہلے مر جاؤ ۔ موتوا قبل ان تموتوا ——— سوداگر کا تاجر بننا ۔ طوطا خریدنا ——— طوطے سے پوچھنا ———
میں ملک کے واسطے کیا لاؤں گا ۔ تو اپنے بچوں کے ساتھ میں دعور ——— قید کی بارے میں زین العابدین ——— یوسف علیہ ———
سے حرم میں طوطوں کو سلام دینا ——— ایک طوطے کا مرنا ——— گھر واپس آنا ———
طوطے کو جواب دینا ——— اس کا مرنا ۔ باپ کا مرنا ۔ بچوں کا ڈرنا ——— لیکن پتہ ہے بن کے آیا ہو ———
صابن بن گیا ہو ——— طوطا باہر آیا ——— طوطے کا جواب دینا ——— اس نے مجھے سکھا
اگر تو بھی میری طرح عمل کرے گا تو تو بھی جنت میں جا سکتا ہے ——— آج عورتیں نماز سے
غافل ہیں ۔ ذرا غور کریں تو نبی پاک کی بیٹی سے زیادہ عظمت تو نہیں ———
آج ہر انسان کو صرف پیسہ پسند ہے ۔ مگر امام حسین نے دین کی خاطر ——— بکریاں چرانے والی کو مدینہ آنا ———
ہم صرف سنتے ہیں ۔ کوئی سنی ہے ؟ بس اللہ کو فخر سے بچائے ——— آمین ——— حضرت طاہر کی آنکھوں پر سلام
نے یا محمد رکھے اندر رہا بتا تو کون ہے ——— جن کو پہلے نال آمنہ کا لال ہے ان کو فخر ہے دلبر کا

آمین

Abbas
۲-۱-۲۰۱۴
۲۹-۲-۱۴۳۵

جمعرات
۱ : ۲۹ : ۳۰ (PM)

شانِ الٰہی و رسول ﷺ (شرک) نعمان محمد قادری

(١) اللہ کے بغیر مانگنا شرک نہیں۔ اگر اللہ کے بغیر مانگنا شرک ہوتا تو اللہ نہ فرماتا واما السائل فلا تنھر۔

(٢) نبی پاک خود فرماتے ہیں سل ربیعہ — جنت کی رفاقت مانگی — صحابہ نے مانگا —

کملی نے گلشن لٹائے گلچیں دیکھتے رہ گئے۔ عقل والے چل بسے اور کچھ بے شعورے رہ گئے۔

(٣) ابوہریرہ کو عقل کا حافظہ عطا فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے ابوہریرہ کو عقل دیا — عقل کپڑے میں نہیں —
یہ مولوی اگر پڑھ لیں تو — 5000 سے زیادہ (٤) حضرت عبداللہ بن عباس کو کتاب کا علم — نبی کے دروازے پہ آنے سے عقل ملتی
ہے۔ جو نہ آجائے وہ بے وقوف رہیں گے۔ (٤) اللھم علمہم الکتاب — دنیا کے مفسرین کا امام

(٥) ابو قتادہ کی آنکھ — نبی کے دروازے پہ آنکھیں ملتی ہیں۔ جو نہ ملیں وہ اندھے ہوں گے۔

(٦) معاذ بن عمرو بن جموح — مُعَوِّذ — جنگ بدر میں ہاتھ کو جوڑنا — نبی ہاتھ دے رہے۔ صحابہ مانگ رہے
کون سی آیت ہے۔ کہ مدد صرف خدا کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا — ایاک نعبد وایاک نستعین — قرآن کی دوسری
واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ — جب خدا تو نہیں نماز خدا تو نہیں — کیا صبر اور نماز سے مدد مانگنے والا مشرک ہے
سیدنا ذوالقرنین — اعینونی بقوۃ — حضرت نے فرمایا لوگو میری مدد کرو۔ یاجوج ماجوج — اور شرک
سے تو قرآن ان چیزوں سے پاک ہے — حضرت عیسیٰ نے فرمایا من انصاری الی اللہ — حضرت عالم قوم دشمن
ہو گئی — قال الحواریون نحن انصار اللہ — کیا حضرت عیسیٰ مشرک ہیں۔ علم قرآن کے قریب سے ہو کے نہیں
گزرا — فرمایا مومن کون۔ مہاجرین و انصار — وہ مومن ہیں جو رسول اللہ پر ایمان لاتے ہیں رسول اللہ کی مدد کی۔
قرآن ارشاد فرماتا مدد کرتے ہیں — وتعاونوا علی البر والتقویٰ — ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان — گویا دونوں
مشرک ہو جاؤ — مسلمانوں کو حکم ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کرو۔ زکوٰۃ نظام امداد ہے — اتوا الزکوٰۃ
خود دے — سارا دین شرک ہے۔ مدد کرنا۔ مدد مانگنا — انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا —
شرک مولوی کہتے ہیں مشرک ہے۔ لینا جائز ہیں دینا۔ دریا والا لسلطینیہ ڈوبنے والا مولوی —
بیٹوں اور بیواؤں کو مدد دے اگر شرک ہے تو بیٹے کو ذبح کر دو — بیواؤں کو سمندر میں گرا
اللہ فرماتا ہے۔ سورۃ محمد میں اے میرے بندو میری مدد کرو — ہم منکر اللہ ہیں۔ ہم سے مدد نہ مانگ —
کیا یا غوث اعظم مدد۔ یا رسول اللہ مدد۔ یا علی مدد مشرک ہے — اللہ کے لیے حضرت
مانگنا — ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہیے — جو مسلمان ایک دوسرے کی مدد کرتا قیامت کے اندر اللہ اس
کی مدد کرے گا — یا بارش کے لیے کسی پاک کی — (٧) بارش کیلئے دعا کی — سرکار فرماتے
صحابی گھر میں دعا مانگ لیتے — حضرت حمزہ کی نماز جنازہ میں سرکار روئے۔ اللہ تو لشکر لے کر آیا اور آکے

مصیبتوں کو دور کرنے والے تھے۔ حضرت حمزہ نے ابوجہل کو ڈنڈا مارا = معنوی موتی اسلعفت

جب کلمہ پڑھے گا —— عمار بن حنیف نابینے کے لئے دعا —— (شرمندگی سے کیف) کیا یا محمد یا رسول اللہ

کہنا شرک ہو جائے گا۔ کیا جان نے شرک کروایا —— حضرت زینب نے کربلا کے میدان میں واپسی پر

یا محمداہ انتم البنا —— ابن کثیر البدایہ والنہایہ —— کیا شیعہ رافضہ —— جنگ یمامہ میں

خالد بن ولید نے یا رسول اللہ کا نعرہ لگانا ——

(B) کیا داتا کو داتا کہنا جائز ہے۔ (مضمون)

... والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین۔ وعلی آلہ الطیبین الطاہرین

واصحابہ الہادیین المہدیین۔ واولیاءہ الکاملین اما بعد کل نفس ذائقۃ الموت ثم الینا ترجعون ——

موت کو کہتے ہیں غافل اختتام زندگی —— ہے یہ شام زندگی صبح دوام زندگی

موت تجدید مزاج زندگی کا نام ہے۔ —— خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے۔

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا —— میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

موت و حیات کیا ہے —— انسان دو چیزوں سے مرکب۔ روح۔ جسم۔ وصال کو انسان ——

زندگی —— موت —— خلق الموت والحیوۃ۔ زندگی مخلوق۔ موت بھی مخلوق —— روح کا جسم کے اندر

دوڑنا زندگی۔ سر سے پاؤں تک دوڑنا جاری ہے۔ یہ خون کی طرح جاری نہیں۔ خون کا جسم میں جاری ہونا

اور ہے۔ اور روح کا جاری ہونا اور —— خون تو رکتا + روح —— اتنا خون کا رہنا جسم سے نہیں جتنا روح

روح نا خنوں میں دماغ۔ دل۔ گردوں۔ گردانہ ہوتا ہے روح کا مرکز اگرچہ دل ہے جاری ہونا

پورے جسم کے اندر ہے۔ درخت کی مثال پانی اور رس جاری ہے پانی نظر نہیں آتا۔ تنے ٹہنیاں —— تنا درخت کا

رس ہے —— درخت ٹہنیوں کا نام نہیں درخت روح کا نام تنا جو پانی کا مسکن ہے —— انسان ہاتھ پاؤں تک

نام نہیں۔ انسان اور ہے۔ جو جسم کے اندر ہے یہ انسانیت کا لباس ہے۔ ہاتھ کا اٹھنا۔ آنکھ کا دیکھنا والی

اندر کوئی طاقت ہے —— آنکھ دیکھ رہی ہے —— دل دھڑک رہا ہے —— جسم کا کوئی عضو حرکت نہیں کر سکتا

اسی طاقت کا نام روح ہے —— روح نکلنے سے بستر پڑا ہے مغرب تک ساکن۔ دیکھا تو کہا کہ مر گئے ہیں

روح سمجھ میں نہیں آتا —— روح کی گفتگو نہیں —— دین کے عالم لوگوں نے دماغ میں اسے سمجھایا —— امام مالک —— جب

گھر سے باہر بیٹھا میں عرفان —— انسان زندہ روح کی وجہ سے ہے —— شکل قتال کی مثال —— جسم مثالی

سورج کی مثال گرمی پالیں —— عمر بن سبا —— جنت دوزخ —— جنت میں قبر میں کون

روح امرِ الٰہی ہے — روح نورانی کا نام — مٹی کا جسم کا نام — بنا کر امر ہوا — بنا کر زندہ کیا

ہوا — یسئلونک عن الروح — روح کی تفصیل علم ہے — روح کو فنا نہیں

روح سے لوٹ کر آنا — کتنی ہی شکلیں — مسلمان تناسخ کے قائل نہیں — تمام بنے ہوئے

ہر لمحہ میں پھول برساتے ہیں — عقیدہ — (بقول علامہ اقبال) — ابوالحسن خرقانی کا ارشاد

ہو تو ظاہر پلکا میں شاگرد حسن سے — روح مرتی نہیں مرگ بدن ہے —

بایزید بسطامی کا ہم سے رشتہ ابوالحسن فرماتے — قبر پر جانا — کافی دن گزر گئے — آخر بایزید بسطامی

قبر سے آواز آئی — میرے قریب آئے — بایزید نگاہ کے فکار — قبروں میں زندہ

روح اصل ہے — جسم نقل ہے — اللہ کے حکم سے رابطہ توڑنے کا نام موت

— انتقال اور وصال — خاکہ — ماں — چولہے میں آگ جلانا

کوئلے میں آگ — دانے کی مثال —

سورۃ حشر میں — صفات — وہ بندوں میں صفت ہو تو مشرک ہیں — کیا مولویوں نے

کاروبار نہیں بنا لیے — عالم الغیب — مولوی بھی عالم — داتا علی ہجویری — کوئی داتا کہنا شرک ہے — داتا اللہ کا

مسئلہ لفظ فہمی کا — انشاء جتنے دل چاہے — جہاں کچھ نہ ہو دیا حسنی ہی خوبی

میں عا دلی دلیا — علم والا اللہ ہے — کسی کو علم والا کہنا — حی زندہ ہونا — انسان بھی زندہ —

بیان کہاں ہر وہ ہونے ہیں نہیں — نفس مرے ہوئے بھی زندہ — تمام میں اللہ — خالق — دیکھئے

تمام انسان دیکھتے ہیں — بصیر — ان لیلۃ ... — یہیں کوئی باریک زاویہ — شکل میں بھی

آواز بھی سنتے ہیں — ان اللہ بالناس لرؤف رحیم — رؤف رحیم — یخرج الحی من المیت —

قل للہ الشفاعۃ — قل اللہم — نفی کرنے — اللہ ہدایت دیتا — مدد تو — انک لتہدی الی الصراط

جو بولیں گے — خدا خود توحید کا سپارا — اللہ رؤف بھی رحیم بھی — تو رؤف رحیم — میرا ابراہیم

ان اللہ ھو مولٰہ و جبریل — صالح المؤمنین — من کنت مولاہ فعلی مولاہ — عرش کیا ہوا —

جب بھی بات نے زبان اشارہ عمر اعتراض کرتے — اولیاء کو مشرک بول گئے — لیجئے بالکل

بہتر بات نہیں — اے بنا ہوئی آگ نے نازل فرمایا ذاکر تو آگ کو ابراہیم پر سے نکالے — ان ابوۃ سے جگا —

بانی سیاسی دنیا ذلیل کیے — جس نے کچھ نہیں عزت دی — وہ اللہ رسول وعلم نہیں — اسرار کی بڑی

گے تو پھر معلوم ہو گیا — شفاعت بھی کریں — انا شافع — فرمایا میرا رب بولا —

شفاعت میری ہے جس نے اپنے محبوب کو عطا کی ۔ شفاعت کرنے والا

جن کو میں نے دیا ہے ان کو مانا ہر دو جہاں ہے ۔ پیاس بجھانے والا اللہ

راوی کے کنارے یا زرد ۔ جب ہر پانی خالی ہو گیا ۔ ولہم الکتاب و حکمہ ۔ میں پیدا کرتا ہوں ۔

بن زکریا ۔ انعم اللہ علیہ ۔ الشفاء ۔ الرزاق ۔ پیدا کرنے والا اللہ

حضرت عیسیٰ ان اخلق لکم ۔ میں پیدا کرتا ہوں ۔ اللہ ہی خالق ۔ حضرت عیسیٰ کی خالق ۔ شفا دینے

والا اللہ ۔ ہسپتال وغیرہ ڈاکٹر ۔ شفا پیدا کرنی نہیں مانتا ۔ حج کو مانتا ۔ گولیاں اپنے اگر

نہیں دیتا تو بنی ولی کو نہیں مانتا ۔ موت کون دیتا ہے اللہ ۔ عزرائیل ۔ اگر آ گئی جان نکلے

اپنی صفات میں کسی کا محتاج نہیں ۔ ہمیں جو دیا ہے وہ میرا ہے ۔ (ولی میں ہوں ۔ ولی علی ہجویری

ولی میں خود ہوں ۔ وہ میرا ولی ہے ۔ لیکن توہم ہا ہے ۔ ہدایت پیدا کرنا

ابراہیم ہو سکا بت گمراہ کر گئے ۔ کہ ابراہیم کی لوگ بد رکھی ہوگی ۔ فرمایا اگر ابراہیم کے جیسی کو

(سبب ہے) لہذا کو پیدا کیا ۔ لوہے کو نفع دینے والا ہے ۔ اللہ ہی نفع دیتا ہے ۔ ارادہ بنایا

آگ کو حکم ۔ حقیقی دینے والا ۔ نسبت سبب کی طرف ۔ صحابہ آتے تھے رسول سے مانگنے

بیٹھے پاک فرماتے شرک کرتے ۔ بارہ کا جوڑ تھا ۔ بارش کی پر اسفا

ہم علی ہجویری کو لیا مانتے ہیں اور رب کو ہی مانتے ہیں ۔ بنی نے کنکر پھینکا ۔ (ما رمیت اذ رمیت)

جنگ بدر میں اور نے فتح کیے ۔ تقدیر کی طاقت اللہ دیتا ۔ بنی سے آنکھ مانگنا ۔ داتا کو

کہتا ہے مومن خدا نہیں سمجھتا ۔ ربیعہ کو فرمایا ۔ توحید اسی کا نام ہے ۔ ہر ولی پر حق

ہے ان کو دینے کی طاقت ان کی ذات ہے ۔ وہ محتاج نہیں ۔ (آمین)

جمعرات ۲-۱-۲۰۱۴ = ۱-۳-۱۴۳۵ = ۹:۵۹-۴۴ PM

(معراج النبی)

حضور کا ذکر برکتوں کا حاصل ہے ۔ ایک ایک لمحہ سورج سے زیادہ روشن ہے ۔ ذکر مصطفیٰ اگتا ہوا کا جشن

حضور کا معراج حضور کی شان ہے ۔ حضور کا ذکر جبرائیل براق نے بھاگنے لگا ۔ ہتھیں سراج

حضور کے انتظار میں تمام انبیاء ۔ کلیم عیسیٰ کا خطاب ۔ موسیٰ ۔ ابراہیم ۔ آخر میں نبی کریم

سب سے بڑے چیف جسٹس ۔ ابراہیم کا خطاب ۔

تمام نبیوں کے باشرکر بڑے ہیں عظمتوں کے نگینے جڑے ہیں ۔ ہر مقتدی بن کے پیچھے کھڑے ہیں ۔ وہ جو بیٹھے سے آسا ہو گئے

مسلمان اور نماز۔ تمام نبیوں کو ــــ تمام تمام نبیوں کا امام ــــ امام احمد رضا فرماتے ہیں

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر ــــ کہ عیاں ہو معنیٰ اول و آخر ــــ مقتدی ہیں کے پیچھے ہیں حاضر

جو سلطنت آگے کر گئے تھے

سدرہ سے بڑھ کر قدم۔ اس نے کہا میں اگر ایک بال برابر بڑھا ہوں تو دامن پکڑ کے چھوڑ دوں گا ــــ اور پیار ہو جاتا۔

پیچھے ہٹ کر خدا ہے۔ ابوجہل کی مٹھی میں پتھر۔ کنکر بلال کی طرح چیک پڑے۔ ــــ نبی پہلے آسمانی ہے

جبرائیل سے پوچھا۔ نیک بندے کی روح کے وقت آسمانوں کو نکالا ــــ فرشتوں نے اللہ سے اجازت

جبرائیل نے زبان سے محبوب کا نام ــــ ــــ حضرت کا سامنے لیا

جہاں قدرت بھی میری نظروں سے گزرا ہے ــــ وہاں بھی ہر نام نظر کے شکار رہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ امام غزالی سے ہدایت ــــ میرے محبوب کا علم مبارک نام پہلے جانتے

لوح محفوظ پیش نظر است ــــ جس کی امت کا یہ مقام ہے

وہ میرے ہیں سے ہیں کا نام اللہ اللہ ــــ کیا ان میں کیا ہیں تمام اللہ رب ــــ امام غزالی نے لکھا وکرم

نبی کا استقبال اللہ نے انوار و تجلیات سے کیا ــــ سدرۃ پہاڑ سے مضبوط ہے

علامہ اقبال بادشاہی مسجد کے مقبرہ میں سوئے دار اقبال ــــ

(امام اعظم)

اللہ تعالیٰ نے محبوب کا استقبال نورانیت کے جلوے بکھیر کے کیا۔ جیسے کوئی محبوب آتا ہے۔ تو پھر گلاب کے پھول اکٹھے کیے جاتے ہیں۔ اس کو خوش آمدید کرنے کے لیے پھول نچھاور کیے جاتے ہیں۔ تو گلاب کا وہاں معاملہ نہیں تھا۔ تو رب نے فرمایا۔ میرے نور جب آ رہے ہو۔ تو ہم آپ کا رخ انوار تجلیات سے استقبال کریں گے۔

انوار و تجلیات کے پھول بکھیرے گئے۔ امام قرطبی نے قرآن حکیم کی تفسیر میں لکھا۔ وہ کہتے ہیں سوال یہ ہے۔ کہ موسیٰ پر ایک جلوہ پڑا وہ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ اور حضور علیہ السلام اس طرح سدرہ سے گزر رہے تھے۔ اللہ کے انوار و تجلیات برس رہے تھے۔ نہ سدرۃ کے ٹکڑے اڑے۔ طور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ سدرہ ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوا۔ پتہ چلا۔ کہ سدرۃ پہاڑ سے مضبوط ہے۔ اللہ کے جلوے پڑے تو کچھ نہ ہوا۔ اور حضور تو مسکراتے ہوئے [illegible] جلووں کو چکھتے ہوئے گزر گئے۔ سدرۃ المنتہیٰ سدرۃ کا معنی ہے بیری ــــ کیونکہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ بتایا نہیں کیا ہے۔ یہ وہ جگہ جہاں انتہا ہو جاتی ہے ــــ تمام ملکوتی دنیا کا سردار جناب جبرائیل۔ اس کا آخری مقام۔ آخری سرحد جب جبرائیل وہاں پہنچا۔ تو اس نے چھکے سے دامن چھڑانا چاہا ــــ تو شیخ سعدی کا شیرازی کا منظر جو

کیا۔ تو بیت اللہ کے امام نے کہا۔ وحی کا بوجھ اٹھانے والے تھوڑا سے آگے چل۔ —

اگر یک سر موئے برتر پرم ۔ فروغ تجلی بسوزد پرم ——

حضرت جبرائیل امین اولاً میں۔ نور اتنا طاقت ور ہے کہ جبرائیل کا نور اللہ کے نور کے ساتھ۔ لیکن ہمارا پیر مہربان ہے۔ جہاں جبرائیل کے پر جلنے لگے وہاں میرا نبی مسکراتا ہوا گیا۔ وہاں میرے نبی محو خرام جا رہا ہے۔ جہاں میں لوگوں کو ایک لطیفہ سنایا کرتا ہوں۔ سرائیکی زبان کا ایک شاعر ہے۔ وہ بہت بڑا شاعر ہے۔ یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام جھگی ہنس کشتی کہتے لگا۔ جبرائیل نے حضور کو زیارت قدس کرائی۔ لے آیا رستے وچہ اس نے قوس اتحاد دالیاں والا کم دکھایا ——— اس جگہ آکے ستی آپ اکی جا تھے ——— بڑا اچھا ہاتھ اٹھایا۔ بنایا سنوارا سنگھارا۔ براق تے چڑھایا۔ ہر جگہ پر سوال جواب کا سلسلہ فرمایا۔ جب اپنے گھر آیا۔ تو کہنے لگا کہ میں اپنے گھر چلیاں آں۔ ستی آگے آپ جاؤ ——— یہ کوئی وفا ہے۔ بے وفائی اسی کو کہتے ہیں۔ یہ وفاداری نہیں ہے۔ کہنے لگا جبرائیل جنگی ہنس کہتی تے اوہ کیا کرے ہا ——— جبرائیل ابوبکر کولوں سبق پڑھ وچھاں تے ایویں نہ کرے ہا ——— جے ابوبکر خود ہوندا ہا۔ ہر وہندا نال چڑھ ویندا ——— اگر ایہ نہ ہوندا تو ابوبکر کوں حضور نے ہکو الہندا آتاہ ملا تو رُک رہ جاندا ——— ایہ دو لفظیں تم نہ آئے۔ جبرائیل امین کو ——

— جبرائیل کر ہندا ایویں بے سبق صدیق توں پڑھ ویندا
ہن سکا ساتھی ساتھ چھوڑ ہندا ناں تعوذ یکا گل کر ہو ویندا
ہمارا وی سدرہ تے ہیاؤں عرش ہوندا ہے چڑھ ویندا۔
قسم خدا دی جے صدیق ہوندا نہ رُکدا ناہ چڑھ ویندا ہمارا وی ویندا۔

جبرائیل امین یہاں رک گئے۔ تو پتہ چلا ہمارا نبی نور سے بھی اوپر ہے ——— اسی لئے نور کے پر جہاں جل رہے ہیں۔ ہمارا نبی آگے جا رہا ہے۔ اور جب عرش کے قریب پہنچے۔ حضور نبی کا قدم مبارک ہے۔ پانچ سو سال کی راہ ہے۔ جب عرش کے اوپر آپ نے قدم رکھا۔ تو عرش نے بھی دعائیں دیں ——— کہ نثار جاؤں۔ کہ میری قسمت کے دن پھرے تھے۔ کہ آج میرے مقدر جاگے کہ دو جہاں کے مہمان میرے اوپر آئے۔ عرش نے نبی پاک کا دامن پکڑ لیا۔ حضور نے پوچھا عرش کے اوپر۔ کہنے لگا پیارے ذرا تھوڑی دیر ٹھہر جائیے۔ لیکن رکنے والا نہ رکتا تھا اُسے۔ لیکن اللہ کا آرڈر آیا۔ فرمایا دامن چھوڑ دے۔ میرے محبوب کو آنے دے۔ لیکن ایک مسئلہ تو کلیئر ہو گیا ——— لوگ کہا کرتے تھے۔ عبدہ اللہ عرش پر بیٹھا ہے ——— آج شبہ کا عرش کو رات عرش پر کو لاہے۔ ——— علامہ اقبال بادشاہ

خدا کو عرش پر بیٹھا رکھا ہے۔ تو نے اسا دامن
وہ خدا ہی کیا جو بندوں سے احتراز کرے۔

ہمارا خدا نہ ہاسے جو ہر جگہ ہے۔ اچھا تو لو ۔۔۔ ادھر دیکھا اُدھر دیکھا تو ہی آیا نظر جدھر دیکھا ۔۔

یہ ہے اہل سنت کا کھرا عقیدہ ۔ بابا بلھے شاہ مقصود ہی کمال کر گیا ہے ۔۔

بلھے میں ڈھونڈا باہر وکھیاں تے ہیر اندر کون سمانا ۔

بلھے میں ڈھونڈا اندر وکھیاں تے ہیر معشوق جانا ۔

باہر توں وی اندر توں ای سب وچ توں ای میں سب بعض پاک وکھانا ۔

میں وکھا تو ای ہیں تے توں وکھا توں ای ہیں بھلا کون نما نا ۔۔

کل من علیہا فان ۔۔ ذاکر ہیں ۔۔

لیکن عرش کی بات سمجھانا معراج کی رات میں کہ آؤ دیکھو ۔ آج عرش کو چھاتی ہیں کس کا قدم آیا ۔ امام احمد رضا ۔

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے ۔ وہ نبی ہیں جن کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں ۔

ہم نے کہا بابا سعدی ایران والے بابے تو بھی بول ۔۔ اس نے کہا میاں میں یہ کہتا ہوں ۔۔

عرش کرسی پایہ زیر ایوان محمد ۔۔ جبرائیل امین خادم و دربان محمد ۔

ہے ناں جو ثواب کا پوچھا عرش سے بلند ہے ۔۔ یہ ہے ایوان دار کا حال ۔۔ بابا بیٹھ بڑا اونچا ہے ۔

اتنا بڑا اونچا سمجھانے کے لئے عرض کر جاؤں ۔۔ حضرت خواجہ نظام الدین دہلوی ۔ جن کو کہتے ہیں چشتیوں کا مجدد ۔

آپ بیٹھے تھے ۔ سیدنا امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ۔ انہوں نے کہا ۔ حضور دعا کرو ۔ بابے سعدی نے حضور کی بارگاہ میں

نعت بھی کیسی عرض کی ہے ۔ بلغ العلیٰ بکمالہٖ ۔۔ حضور مرشد دعا کرو ۔ کوئی ایسی میں بھی کہوں ۔ آپ نے

فرمایا ہنس پڑے ۔ کہنے لگے ۔ خسرو نصیب کی بات ہے ۔ جس کا نصیب تھا اسے مل گیا ۔ انہوں نے کہا حضور پھر

نہیں ۔۔ حضرت خواجہ نظام نے اپنی چادر اٹھائی ۔ اٹھا کے سر پہ ڈالی ۔۔ جب خسرو کے سر پر نظام کی چادر

آئی ۔ حضور علیہ السلام کی کچہری میں پہنچ گئے ۔ حضور کے گنبد خضرا میں لگنے والی مجلس میں پہنچ گئے ۔ اور وہاں

دیکھا ۔ کہ حضور بیٹھے ہیں ۔ صحابہ ساتھ ہیں ۔ اور شیخ سعدی شیرازی ۔۔ حضور کے ارد گرد کا بن ہوا ہے

جھوم رہے ہیں ۔۔ اور پڑھتا ہی ہے بلغ العلیٰ ۔۔ اور سب وہ دائرے میں پڑھ رہے ہیں ۔۔

حضور مسکرا رہے ہیں ۔ صحابہ پڑھ رہے ہیں ۔ تو حضرت نظام نے چادر اٹھائی ۔ تو دیکھا خسرو کیفیت میں ہے

ہاتھ جوڑ کے کہنے لگا دلی میں رہا بھی تو لکھ لوں گا ۔ لیکن منزل یہ کہاں ملے گی ۔ یہ تو جس کو ملنی تھی اسے مل گئی

تو مزے ہیں وہ شیخ سعدی کا نشہ ؟ عرش پایہ ۔۔ حضرت علامہ اقبال یہ فرماتے ہیں ۔۔

اے لوگو تم کہتے ہو عرش آدمیا وسعت اونچا ۔۔ میں کہتا ہوں شہر کہ آں جا دلبر است ۔۔

؎ خاکِ طیبہ از دو عالم خوشتر است ۔ حضرت اقبال نے کہا۔ کہ دونوں جہان ایک طرف اور وہ خاک کی چٹکی جو شہرِ مدینہ سے مس کر گئی وہ ایک طرف ۔ (شیخ سعدی کا زمانہ سے پہلے) یہ عرش تو میرے نبی کے لیے ہے۔ باقی رہی کرسی تو مسئلہ حل ہو جائے گا کہ کرسی کس کے لیے ہے۔ وہ قیامت کے دن کا انتظار کر رہی ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اِنَّ یُجلِسُہ اللّٰہ تعالیٰ الکرسی۔ معنیٰ۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو کرسی پر بٹھا دے گا۔ تو نبی جب کرسی پر بیٹھیں گے عرش پر۔ تو وہ بیٹھا ان سے کہا ہے۔ یا باللہ کی دیکھنا ہے ـــــ ؎ ـــــ

سیدنا امام اعظم

مَن یُؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیراً کَثیراً ۔ قال النبی ﷺ مَن یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیراً یُفَقِّہْہُ فِی الدِّین ۔

؎ بندۂ پروردگارم امتِ احمد نبی ۔ دوستدارِ چار یارم تابعِ اولادِ علی ۔ غالب
مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل ۔ خاکِ پائے غوثِ اعظم زیرِ سایہ ہر ولی ۔ ۱۴۲۰ھ
بوحنیفہ بُد امام باصفا ۔ آں سراجِ امتانِ مصطفیٰ ۔ رمضان (۲)
بعد فضلِ حق قرینِ جانِ او ۔ شاد باد ارواحِ شاگردانِ او ۔
شاہ بو یوسف قاضی شُدا ۔ واز محمد ز لمینن راضی شُدا ۔

حضور علیہ السلام جو ساری امت اس وقت موجود ہے۔ ساری امت کا تقریباً 70 فیصد حصہ امام اعظم ابو حنیفہ کی تقلید کرتا ہے۔ آپ کو امام مانتا ہے۔ اور آپ کو یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ یہ چین کے مسلمانوں سے لیکر بخارا۔ اور وسط ہند سے لیکر ترکی تک کے مسلمانوں کی اکثریت کے آپ امام ہیں۔ مسلمانوں کے بھی آپ امام ہیں۔ علماء کے بھی آپ امام ہیں۔ اولیاء کے بھی آپ امام ہیں۔ اور آپ کو یہ بھی علم ہونا چاہیے۔ کہ حضور علیہ السلام کے امت کی سلطنتیں جتنی گزری ہیں۔ ان میں زیادہ سلاطین مثلاً عباسی جو بغداد کی حکومت تھی۔ سلجوقی علامہ اقبال کو بھی آپ پڑھیں تو ان کا تذکرہ بڑے کثرت سے آتا ہے۔ سلجوقی حکمران ترکی حکمران۔ عثمان۔ مغلیہ۔ یہ جتنی حکومتیں گزری ہیں۔ ان کا سرکاری قانون امام اعظم ابو حنیفہ کی فقہ کے مطابق رہا ہے۔ جس برصغیر میں آپ اور ہم رہتے ہیں۔ یہاں بھی مغلوں کی سلطنت رہی ہے یا اس سے پہلے یا اس کے بعد کی سلطنتیں تھی اس کے اندر جو قانون نافذ رہا۔ وہ فقہ حنفی حضرت امام اعظم کی فقہ کا قانون یہاں نافذ رہا۔ اسی لیے۔ امت کی اکثریت یعنی محمود غزنوی سے لیکر بادشاہ تغلق یہاں محمود غزنوی۔ وہ کس درجے کے اولیاء حضرت سیدنا داتا علی ہجویری آپ حضرت امام اعظم کے ادنیٰ مقلدین میں سے تھے۔

اس لئے ہم نے مناسب سمجھی جو امام کا بڑا امام ہے۔ جتنے بھی مسلمان اس زمین پر بستے ہیں۔ ظاہر ہے کسی نہ کسی امام کی تقلید کرتے ہیں۔ مثلاً مصر میں امام شافعی کے ماننے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اندلس سپین تو ختم ہو گیا لیکن اس علاقے میں حضرت امام مالک کے ماننے والوں کی اکثریت ہے۔ سعودی عرب ہے۔ وہاں حضرت امام احمد بن حنبل کے ماننے والوں کی اکثریت ہے۔ یہ جتنے امام گزرے ہیں۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ امام احمد بن حنبل۔ یا تو خود ڈائرکٹ حضرت امام اعظم کے شاگرد ہیں یا شاگردوں کے بھی شاگرد ہیں۔ اور روئے زمین پر جتنے اولیاء ہیں۔ اولیاء کی اکثریت یا امام اعظم کی شاگرد ہے یا شاگردوں کی شاگرد ہے۔ آپ اس سے اندازہ لگائیں۔ کہ حضرت ابراہیم بن ادھم جیسے ولی۔ حضرت امام اعظم کے سامنے گھٹنے ٹیک کے پڑھا کرتا تھا شاگرد ہے آپ کا۔ حضرت بشر حافی۔ یہ بھی امام اعظم کے شاگرد ہیں۔ حضرت فضیل ابن عیاض آپ بھی حضرت امام اعظم کے شاگرد ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک جو اپنے وقت کا کامل ولی کامل عالم کامل محدث۔ امام بخاری جیسے لوگ علم کے ہیں جن کے بھکاری اور منگتے ہیں وہ مانگنے والے ہیں حضرت امام اعظم کے۔ امام بخاری امام مسلم۔ جن کی حدیث کی بڑی بڑی کتابیں ہیں۔ یہ شاگرد ہیں امام شافعی کے امام شافعی شاگرد ہیں۔ امام محمد کے۔ امام محمد شاگرد ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ کے جتنے محدث جتنے امام۔ جتنے ولی ہیں۔ سب نے سب کسی نہ کسی طریقے سے غلامی کا پٹہ ہے حضرت امام اعظم اتنی بڑی شخصیت۔ تو یہ کم نصیبی ہماری ہے کہ ہم ان کو جانتے نہیں ہیں۔ کثرت کے ساتھ اپنے امام کے بارے میں سنیں۔ ہم جس امام کو مانتے ہیں۔ وہ امام کیسا تھا۔

وہ اس لئے مزید ہو جاتا ہے کہ خارجی حضرت علی کو کافر کہتے تھے۔ وہ اپنا نام بدل کے اپنا نام اہلحدیث رکھ کر یہ حضرت امام اعظم پہ کیچڑ اچھالتے ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے۔ بیٹے کو پتہ ہونا چاہئے کہ میرا باپ کیسا ہے اس کا مرتبہ کیا ہے۔ اس کی شخصیت کیا ہے۔ برادران اسلام سب سے پہلے تو یہ ذہن میں رکھیں۔ کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کی پہچان۔ اُن کا فقیہ ہونا ہے۔ یعنی روئے زمین پر۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیارے نبی کی پیاری امت میں۔ حضرت امام اعظم جیسا فقیہ پیدا نہیں ہوا۔ فقیہ کیا ہوتا ہے۔ فقیہ وہ ہوتا ہے۔ قرآن حدیث اجماع قیاس۔ یہ چار مصادر مواخذ ہیں۔ جن سے قانون بنتا ہے۔ قرآن حدیث اجماع۔ قیاس سے اسلام کا قانون وجود میں آتا ہے۔ اور امام ابوحنیفہ وہ شخصیت ہیں۔ کہ قرآن و حدیث قیاس میں ان کی مثل آج تک گہرائی میں اترنے والا عالم پیدا نہیں ہوا۔ قرآن مجید کو جیسا انہوں نے سمجھا۔ حدیث کی تہہ تک جیسے وہ پہنچے۔ جس انداز سے انہوں نے موتی نکالے آج تک ایسا غواص عالم اور ولی پیدا نہیں ہوا۔ اور یہ آپ کو پتہ ہونا چاہئے۔ علم فقہ جس کو حاصل کرنے کے بعد فقیہ کہلاتا ہے۔ وہ علم فقہ قرآن حدیث

کا نچوڑ ہے۔ اوس کو فقہ کہتے ہیں۔ جو قرآن اور پیارے نبی کی حدیث سے کشید کیا جاتا ہے۔ گوہر نکالے جاتے ہیں۔
موتی نکالے جاتے ہیں۔ قوم کے سامنے پیش کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کو علم فقہ کہتے ہیں۔ اسی لیئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا۔
فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ ۔ کہ تم میں سے ایک گروہ لازمی ایسا ہونا چاہیئے۔ جو نکلے دین کی فقہ حاصل
کرنے اور جہالت کے اندر پھیل جائے ۔ پ سورۃ توبہ ۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا۔ من یوت الحکمۃ ___
جسے حکمت عطا کی گئی فقد اوتی خیرا کثیرا ۔ اسے خیر کثیر عطا کی گئی۔ حکمت کیا ہے فقہ دین کی سمجھ۔ اسی لیئے
حضور علیہ السلام کی ڈیوٹی فرض یہ تھا۔ یعلمہم الکتاب والحکمۃ۔ کہ نبی آئے اور جاہل انسانوں کو کتاب سکھائے اور
حکمت سکھائے۔ یعنی کتاب کا علم فقہ سکھائے۔ اسی لیئے حضور نے فرمایا ___ مَنْ یُرِدِ اللّٰہُ خَیْرًا یُفَقِّہْہُ فِی الدِّیْن
اللہ جس بندے کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔ جس سے راضی ہوتا ہے۔ جس سے خوش ہوتا ہے۔ اسے دین کی فقہ عطا کر دیتا
ہے۔ یہ نبی پاک کا فرمان ہے۔ اسے آپ اندازہ کریں کہ فقیہ کا مقام کیا ہے ___ یعنی اللہ جس سے کمال بھلائی کرتا
جس سے اللہ کمال راضی ہو۔ اس کو فقیہ بناتا ہے۔ محدث بنیں گے مفسر بنیں گے۔ لیکن فقیہ نصیبوں والا بنے گا۔
منطقی ہوں گے۔ منطق میں اپنی درتی ہے۔ فلسفی ہوں گے۔ علم فلسفے میں وہ آگے نکلے کوئی محدث ہے وہ حدیثیں
جمع کرتا رہا۔ کوئی مفسر ہے قرآن کی تفسیر کی ہے۔ لیکن جو تمام علوم کا جامع ہوتا ہے۔ وہ فقیہ ہوتا ہے۔ جسے تمام
علوم پر کنٹرول دسترس حاصل ہو اس کو فقیہ کہتے ہیں۔ علم لغت کا بھی امام ہو۔ عرف عام کا بھی امام ہو۔ لوگوں
کے حالات سے بھی گہرائی تک واقف ہو ___ لوگوں کی زبانوں سے بھی گہرائی تک واقف ہو۔ قرآن مجید کے سمندر
میں غوطہ لگائے تو تہہ تک پہنچنے والا ہو۔ حضور کی احادیث مبارکہ کا کمال عالم ہو۔ تب جا کے وہ فقیہ بنتا ہے ___
اس لیئے حضور نے فرمایا۔ اللہ جس سے بھلائی اچھائی نیکی کرتا ہے۔ اس کو دین کی فقہ عطا کر دیتا ہے۔ آپ نے
نے کچھ جاہلوں سے سنا ہو گا ___ اکھاتے ہیں حضور کی امت کو لڑاتے ہیں۔ عملی بدنظمیں حضور کی امت ٹھیک
چل رہی تھی۔ خارجی آئے شور مچا دیا۔ یہ وہ لوگ تھے جو حضرت علی کو کافر اور مشرک کہتا تھا۔ حضور کے صحابہ
کا دشمن تھا۔ انہوں نے نام بدلے۔ حضرت امام اعظم کے بارے میں وہ بکواس کرتے ہیں۔ اس لیئے ہم اولاد ہیں روحانی اس
امام کی ___ حضرت اعظم صرف امام ہی نہیں حضور کا تابعی ہے۔ صحابہ کرام کا شاگرد ہے۔ مقام دیکھو صحابہ۔
حضرت انس کی صورت دیکھنے والا۔ حضرت عبداللہ ابن اوفیٰ سے حضور کی باتیں سننے والا۔ امام بخاری کو مانا ہے۔
کہ تین واسطوں سے میں نے نبی کی حدیث سنی ہے۔ امام اعظم وہ ہیں صرف ایک واسطے سے نبی کی حدیث سنی ہے
اس لیئے امام اعظم فقیہ۔ حضور فرماتے ہیں۔ فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔ ایک فقیہ
ایک طرف اور ہزار عبادت گزار راتوں کو جاگنے والا ایک طرف۔ ___ ایک فقیہ سے شیطان ڈرتا

گزرتا ہے۔ ہزار عابدوں سے اتنا نہیں ڈرتا۔ یعنی ہزار کی قطار تہجد پڑھ رہی ہے۔ نوافل پڑھ رہی ہے۔ اللہ ھو اللہ ھو کی ضربیں لگا رہی ہے۔ شیطان کو ان سے اتنا خطرہ نہیں ہوتا۔ جتنا حضور کی امت کے ایک فقیہ سے ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا لکل شئ عماد ہر چیز کا ستون ہوتا ہے۔ اور دین اسلام کا ستون فقہ ہے۔ حضور علیہ السلام نے حضرت عبداللہ ابن عباس کو دعا دی۔ اللھم فقھہ فی الدین ○ اے اللہ اس پیارے نے میری خدمت کی ہے۔ تو اسے دین کی فقہ عطا کر دینا۔ اس لئے فقہ کا علم قرآن اور حدیث اس کے بعد اسلام کا دارومدار جس علم پر ہے وہ علم فقہ ہے۔ مقصود علم کتنے ہیں۔ جو اصل مقصود ہیں مطلوب ہیں وہ تین ہیں۔ ایک علم قرآن دوسرا علم حدیث۔ تیسرا علم فقہ۔ باقی علم جتنے ہیں وہ ان کے نوکر ہیں۔ اس لئے سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ فرماتے ہیں۔ بعد از قرآن و حدیث مدار اسلام بر فقہ است۔ قرآن اور حدیث کے بعد اسلام کا دارومدار فقہ پر ہے۔ اس لئے فقیہ۔ اور فقیہ بھی امام اعظم جیسا۔ اب آپ کو بتاؤں۔ محدث اور فقیہ میں فرق کیا ہوتا۔ امام بخاری محدث ہے۔ ایک درجے کا فقیہ بھی۔ امام مسلم دیگر امام جتنے محدث ہیں اسی طرح محدث اور فقیہ میں فرق کیا ہے۔ حضرت امام سلیمان بن مہران آپ فرماتے ہیں۔ یا معشر الفقہاء انتم علی الاطباء۔ اے فقہاء کی جماعت تم طبیبوں کی طرح ہو۔ ونحن الصیادلہ۔ ہم پنساریوں کی طرح ہیں۔ بخاری بخاری مسلم مسلم شور کرتے ہیں — بخاری اور مسلم کی حیثیت۔ امام اعظم کے سامنے پنساریوں کی طرح ہے۔ اور امام اعظم کی حیثیت ان کے مقابلے میں۔ طبیب کی طرح ہے۔ حکیم کی طرح ہے۔ کبھی آپ نے غور نہیں کیا۔ پنساری کا کام کیا ہوتا ہے۔ دوائی اکٹھا کرکے دکان کو بھرنا — یہ کام پنساری کا۔ اگر آپ جائیں جی یہ ساری دوائیاں ہیں آپ کی دکان میں۔ ذرا میری نبض دیکھیں۔ وہ کہے گا نبض والا کام میرا نہیں ہے — نبض دیکھنا مرض بتانا کونسی دوائی ہے — تو محدثین کا کام ہے لاکھوں حدیثیں اکٹھی کریں۔ اور آگے طبیب حکیم کیا کام ہے۔ کہ اس میں سے مسائل نکال نکال کے یہ نماز کا مسئلہ۔ یہ روزہ کا مسئلہ — حج۔ زکوٰۃ۔ تجارت — لین دین — طلاق۔ نکاح یہ سارے مسئلے حکیم حل کرے گا۔ اور حکیموں کا امام ہے امام اعظم۔ بخاری بخاری کا شور کرتے ہیں۔ بخاری کی حیثیت ہی امام کے سامنے۔ — ایک اور بھی اعتراض ہے کہتے ہیں جی امام اعظم ابو حنیفہ نے بہت ساری حدیثیں اکٹھی نہیں کیں — میں نے کہا کبھی کسی حکیم کی دکان پر جا کر دیکھو۔ دوائی پڑی ہوں گی کچھ کا سے ہوگی — اور پنساری کی دکان بھری ہوگی۔ لیکن مقدم کون ہے۔ آگے کون ہے پہلے جو دکھلانا ہے۔ نبض اس نے دیکھنی ہے۔ عقلمند کوئی ایسا ہو سکتا ہے۔ جو یہ کہے کہ حکیم صاحب کو تو دوائیوں کا پتہ نہیں۔ حکیم کو تو پتہ ہے کہ دوائی کون سی۔ کس استعمال میں آتی ہے۔ محدث اکٹھی بے شمار ایک لاکھ دو لاکھ تین لاکھ — سات لاکھ حدیثیں جمع کرتا ہے۔ بے شک بڑا کام ہے۔ لیکن استعمال تو حکیم نے کرنا ہے۔ اس کا خاصہ حکیم نے بتانا ہے

اور اگر پنساری کا شروع کر دے۔ تو پھر روزانہ جو چار جنازے ہیں نکلیں گے۔ قبرستان بھر جائیں گے۔ اس لئے ہم امام بخاری کو
امام مانتے ہیں۔ حدیث کا امام لیکن علم و عقل دانش کا امام امام ابو حنیفہ ہے۔ اس لئے آپ نے یہ بھی فرق سمجھ لیا۔ اور اب
آپ کو عرض کرتا ہوں۔ امام اعظم ابو حنیفہ تابعی ہے۔ تابعی وہ ہوتا ہے۔ جو صحابہ کرام کے دور میں پیدا ہوا ہو۔ صحابہ سے
ملاقات ہوئی۔ صحابہ کو دیکھا ہو۔ وہ تابعی کہلاتا ہے۔ ایمان کی نظر سے اتقان کی نظر سے حضرت امام اعظم وہ ہیں
جن کو دعائیں عبدالاعلیٰ سے ملی ہیں۔ صحابہ کرام کی صورتوں کو دیکھا ہے۔ صحابہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ اس لئے تابعی ہیں
کمال درجہ جن کو حضور نے فرمایا۔ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم۔ سب سے بہترین زمانہ محمد ﷺ کا زمانہ ہے۔ اس کے بعد ملا
جو میرے زمانے سے ملا ہوا ہے۔ میرے صحابہ کا زمانہ۔ پھر بہترین وہ دور ہے جو میرے صحابہ سے ملا ہوا دور ہے۔ اس کے بعد
فتنے ہی فتنے ہیں۔ تو امام اعظم کا دور خیر القرون میں آتا ہے۔ آپ کو اللہ پاک نے دور بھی بخشا تو کمال بخشا۔ لوگ
بھی بخشے تو کمال۔ امام اعظم ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اب سے کتنے سو سال پہلے اب کونسا سال ہے۔ ۱۴۲۰
اور صحابہ سے متصل دور ہے۔ ۱۳۴۰ سال پہلے۔ لیکن آپ کو علم کا کمال بھی حاصل۔ پھر صرف علم نہیں تقویٰ کا۔
طہارت پاکیزگی۔ ہر لحاظ سے امام اعظم ہیں۔ نہ آپ سے علم میں کوئی آگے بڑھ سکتا آپ کے بعد۔ نہ آپ کے تقویٰ
سے کوئی آگے بڑھ سکا۔ نہ آپ کے تقدس سے کوئی بڑھ سکا۔ نہ دین کی سمجھ میں کوئی آگے بڑھ سکا ہے۔ اور کمال یہ ہے
کہ عقل میں بھی آپ سے کوئی آگے نہ بڑھ سکا۔ علم بھی دیا تو بے حساب دیا۔ عقل بھی دیا تو بے حساب دیا۔ تقدس طہارت
دیا تو بے حساب دیا۔ اور آپ کو ماننے والے بھی دیئے تو بے حساب دیئے۔ ولی آپ کے ماننے والے۔ علماء آپ کے
ماننے والے مسلمان آپ کے ماننے۔ اکثریت مسلمانوں کی۔ اکثریت ملکوں کو فتح کرنے والوں کی۔ دین کا جھنڈا اٹھانے والوں کی
امام اعظم کو ماننے والوں کی ہے۔ اور آپ نے علم حاصل کیا۔ ایک سے دو سے چار سے نہیں۔ چار ہزار استادوں سے جس
کے استاد چار ہزار۔ اس کا علم کیوں نہیں ہوگا بے شمار۔ پھر سارے امام محدثین تو سائیڈ پہ ہو گئے۔ سارے امام یہ چاہتے رہے
کہ وہ مسائل حل کریں جو سامنے پیش آئیں۔ امام اعظم نے فرمایا۔ جو قیامت تک پیش آئیں گے وہ بھی حل کرو۔ اسی لئے جتنی سلطنتیں
قائم ہوئی تھیں۔ ان میں باقی فقہیں کام نہیں آتی تھیں۔ امام اعظم کا قانون چلتا تھا۔ اسی لئے امام محمد پارسا نقشبندی رحمہ اللہ
حضور کی امت کا اولیاء نقشبند میں کامل ولی گزرا۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ امام اعظم کی فقہ کا کمال یہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ جب
واپس دوبارہ آئیں گے۔ تو ان کا عمل امام اعظم کی فقہ کے مطابق ہوگا۔ حضرت مجدد الف ثانی۔ آپ نے اس کی تشریح
کی۔ آپ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں۔ وہ نبی ہو کر ایک عالم کی تابعداری کرے گا۔ فرمایا نہیں۔ وہ اپنی سوچ سے فکر
کے مطابق۔ قرآن اور حدیث پہ عمل کریں گے۔ لیکن جو بھی وہ عمل کریں گے وہ امام اعظم کی فقہ کے مطابق نکلے گا۔ یہ کمال ابو حنیفہ
کو حاصل ہے۔ کہ قیامت تک جو سلسلہ چلے گا۔ وہ امام اعظم ابو حنیفہ کا چلے گا۔ کوئی ایک صدی پہلے کوئی دوسری چلا۔

کوئی شخص صدیاں چلا رہے کسی کو کسی سلطان نے چلا یا۔ کسی کو کسی سلطان نے۔ لیکن یہ سلسلہ بے سند رہے گا۔ یہ کون ایک کا تو قیامت تک یہ سلسلہ چلے گا۔ آپ کی ذہانت۔ فطانت۔ اور آپ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو علمی مقام عطا کیا تھا۔ علماء نے ہر دور میں اسے تسلیم کیا۔ حضرت عیسیٰ بن موسیٰ ہاشمی بادشاہ منصور عباسی کا ساتھی عباسی خلفاء میں ایک بادشاہ گزرا ہے۔ پہلا بادشاہ منصور کے ساتھ کھڑا ہوا۔ اور حضرت امام اعظم کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ھذا عالم الدنیا الیوم۔ اس وقت پوری دنیا میں سب سے بڑا عالم یہ کھڑا ہے۔ اس وقت ایک بہت بڑے عالم کی گواہی کس دور میں سب سے بڑا عالم اے شہنشاہ منصور تیرے سامنے کھڑا ہے۔ جس کا نام امام اعظم ابو حنیفہ ہے۔ منصور اس بادشاہ نے پوچھا۔ کہ ابو حنیفہ آپ نے علم کہاں سے حاصل کیا۔ آپ نے اس کو بتایا۔ فرمایا میں نے حماد سے علم حاصل کیا میرے استاد حماد نے جناب ابراہیم سے علم حاصل کیا۔ انہوں نے حضرت عمر سے حضرت علی سے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے علم حاصل کیا۔ تو بادشاہ پکار اٹھا۔ کہا آپ نے بڑے مقدس بڑے مبارک سینوں سے علم حاصل کیا۔ تیرا علم کامیاب و کامران ہے ـــــ

یہ جو فقہ حنفی ہے۔ یہ قرآن حدیث کا نچوڑ ہے۔ یہ ذہن میں رکھو۔ فقہ حنفی کیا ہے۔ یہ کوئی قرآن کے مقابلے میں یا حدیث کے مقابلے میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ قرآن حدیث اجماع اور قیاس کا نچوڑ۔ صحابہ کرام حضور علیہ السلام اللہ پاک کا کلام الامام کا نچوڑ کیا ہے فقہ حنفی میں آپ کو ملتا ہے۔ کچھ لوگ دھوکہ دیتے ہیں۔ جی ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ فقہ حنفی نہیں مانتے؟ ان بد بختوں کو کیا پتہ۔ کہ فقہ حنفی نچوڑ ہے قرآن و حدیث کا۔ جس طرح امام اعظم نے سمجھا ہے۔ اس طرح کوئی سمجھا ہی نہیں اس طرح میں مثال آپ کو دوں۔ امام بخاری مسلم۔ جتنے گنتے جاؤ۔ یہ سب کے سب عقیدہ رکھتے تھے۔ ایمان گھٹتا بھی ہے اور بڑھتا بھی ہے۔ یہ سارے امام کہتے ہیں۔ امام بخاری نے بخاری شریف کا بھی بیان سے کیا ہے۔ کتاب الایمان سے ہوتی ہے۔ اور ایمان کی بحث بھی ہے۔ اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ ایمان بڑھتا ہے۔ وَیَنْقُصُ اور گھٹتا ہے۔ امام اعظم نے فرمایا تھا۔ کہ ایمان مقدار میں نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔

باقی اماموں نے کہا جتنے عمل ہم کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں۔ حج کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں نوافل پڑھتے ہیں۔ صدقہ دیتے ہیں۔ یہ ایمان کا حصہ ہے۔ ظاہر ہے جب عمل گھٹے گا۔ ایمان بھی گھٹے گا۔ جب عمل بڑھے گا۔ ایمان بھی بڑھے گا۔ انہوں نے کہا۔ اعمال ایمان کا حصہ ہیں ـــ

لیکن امام اعظم نے کہا نہ ایمان الگ ہے۔ اعمال الگ ہے۔ کیوں۔ فرمایا اگر ایک بندہ عمل نہیں کرتا۔ ہم اس کو کہتے ہیں تو خارج۔ وہ تو پکا کافر ہے۔ اس کی بیوی نکاح سے خارج۔ فرمایا بے عمل ہوتا ہے مگر بندہ کافر نہیں ہوتا۔

اگر بے عمل ہوا۔ پڑھتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ باقیوں کے نزدیک یہی بندہ کافر ہے ___ امام اعظم نے فرمایا نہیں غلطی تم تم ٹھیک نہیں سمجھے۔ تمہاری عقل نے ٹھیک نتیجہ نہ نکالا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ عمل جب وہ کم کرے تو ایمان میں کمزوری آتی ہے۔ وجود اس کا قائم رہتا ہے ___ باقیوں کی اگر مانیں تو پھر جب بے عمل ہو جائیں گے۔ ایمان سے جائیں گے لیکن امام اعظم نے امت کو بچالیا۔ مسئلہ بھی سمجھا دیا۔ اصول بھی سمجھا دیا۔ اسی لیے اللہ پاک نے فرمایا۔ الا الذین امنوا وعملوا الصالحت۔ ایمان جسم کی طرح ہے۔ عمل اس کے پروں کی طرح ہے۔ یہ امام اعظم کی عقل ہے سوچ ہے۔ اسی لیے مشہور مورخ محمد بن اسحاق نے کہا۔ اس نے کہا علم بحر و بر میں ہو مشرق یا مغرب میں ہو۔ جتنا علم ہمیں نظر آتا ہے۔ اس سب کو جمع کرنے والا امام اعظم ابو حنیفہ ہے۔

حضرت امام مالک کے سامنے امام شافعی نے امام ابو حنیفہ کا تذکرہ کیا۔ حضرت امام مالک نے فرمایا۔ مدینے کے امام نے فرمایا۔ امام ابو حنیفہ وہ امام ہے۔ اگر ایک لکڑی کے ستون کو اپنے عقل کی طاقت سے سونا ثابت کرنا چاہے۔ تو ثابت کر دے گا ___ جب کوئی بندہ آگے بڑھتا ہے۔ اپنے ہم عصروں میں۔ اپنے دور والوں میں۔ تو جتنا چاہنے والے ہوتے ہیں۔ اتنا حسد والے بھی ہوتے ہیں ___ آپ ایک جگہ سے گزرے۔ تو امام عبداللہ سفیان جو بہت بڑے امام تھے۔ وہ ادب سے کھڑے ہو گئے۔ حسد کرنے والے بھی بیٹھے تھے۔ کہنے لگے آپ نے اس بندے کیلئے کیوں قیام کیا۔ کیوں اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا دیکھو۔ میری جہالت کے لوگوں۔ حضرت امام اعظم کو میں نے دیکھا۔ میں کھڑا ہوا اس کے علم کی تعظیم کی خاطر ___ لہذا اگر میں اس کے علم کی تعظیم کے لئے کھڑا نہ ہوتا۔ مجھے اس کی عمر کی وجہ سے کھڑا ہونا تھا۔ اگر میں اس کی عمر کی وجہ سے کھڑا نہ ہوتا تو مجھے اس کی فقہ کی وجہ سے کھڑا ہونا تھا۔ اگر میں فقہ کی وجہ سے کھڑا نہ ہوتا۔ تو مجھے اس کی عقل کی وجہ سے کھڑا ہونا تھا۔ اگر عقل کی وجہ سے کھڑا نہ ہوتا تھا۔ تو مجھے اس کی عبادت کی وجہ سے کھڑا ہونا تھا۔ وجہ یہ ہے۔ جتنے اللہ پاک نے کمال بنائے سارے اس بندے میں جمع فرمائے۔ یہ جامع الکمالات انسان ہے۔ اس کے اندر اللہ پاک نے وہ اوصاف پیدا کیے ہیں۔ حضرت امام شعرانی۔ امام شافعی کے ماننے والے تھے۔ امام شعرانی وہ کہتے ہیں امام فخر الدین رازی عقل تفسیر کا امام گزرا ہے۔ ان کی حیثیت امام اعظم کے سامنے کس طرح ہے۔ فرماتے ہیں جس طرح ایک قطرے کی نسبت سمندر کے سامنے۔ یا جس طرح ایک ستارے کی حیثیت سورج کے سامنے۔ امام رازی کا ستارہ ہے۔ امام ابو حنیفہ سراج ہے۔ امام ابو حنیفہ سمندر ہے۔ امام رازی قطرہ ہے۔ تو قطرے کی کیا نسبت ہوتی ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ باقی اماموں کی حیثیت امام اعظم کے سامنے۔ یا حوض کی طرح ہے۔ یا ندی نالوں کی طرح ہے۔ امام اعظم کی حیثیت باقی اماموں کے سامنے۔ دریا کی طرح ہے۔ اس لیے اگر سارے امام امام اعظم کے علم میں محتاج ہیں۔ امام اعظم ان کا محتاج نہیں تھا۔ امام شافعی وہ بھی امام

کے محتاج ہیں یہاں تک کہ امام اعظم کے مزار پر حاضری دینے کے لئے امام شافعی آتے۔ آپ کے مزار کے قریب آ کے نماز پڑھتے تو آپ کی فقہ میں قنوت پڑھنا تھا۔ لیکن وہاں نہیں پڑھتے تھے۔ اگر رفع یدین کرتے تھے۔ لیکن امام اعظم کے مزار کے قریب رفع یدین ترک کر دیتے تھے۔ لوگوں نے کہا۔ آپ کی فقہ یہ ہے کہ رفع یدین کرو۔ آپ نے فرمایا۔ اتنے بڑے امام کے سامنے مجھے اپنی سوچ و فکر ظاہر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں۔ مجھے جب کوئی مسئلہ پیش آتا تھا۔ اس کا حل میں یوں کرتا تھا۔ امام اعظم کے مزار پر چلا آتا۔ ایک طرف دو رکعت نماز نفل پڑھتا۔ اللہ سے دعا مانگتا۔ امام اعظم کے توسل اور وسیلے سے مشکل حل ہو جاتی تھی۔ امام اعظم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے خوشخبریاں ملتی رہی ہیں۔ ایک بزرگ گزرے مسعود بن عبدالرحمان البصری وہ کہتے ہیں کہ میں کعبے میں تھا۔ ادھر حجر اسود ہے۔ ادھر مقام ابراہیم ہے۔ وہ عبدالرحمان البصری کہتے ہیں میں سو گیا۔ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان۔ میری آنکھ لگی۔ تو میں نے حضور علیہ السلام کی زیارت کی۔ مجھے حضور حرم کعبہ میں مل گئے۔ تو میں نے حضور علیہ السلام سے پوچھا سرکار امام ابو حنیفہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ سرکار نے فرمایا۔ اذن من علمہ۔ ابو حنیفہ کے علم سے حصہ حاصل کر۔ حضور نے فرمایا پھر اس کے مطابق عمل کر یعنی حنفی بن۔ آپ نے فرمایا نعم الرجل ابو حنیفہ تو بہت اچھا مرد ہے۔ ایک عالم کو کہا۔ حرم میں نبی پاک کی ملاقات ہو رہی ہے۔ نوفل بن عباس خوش ہوا۔ ادھر قیامت قائم ہو گئی۔ سرکار سے ٹکڑے نظر آئے۔ سرکار دو عالم نے حوض کوثر کا پیالہ اٹھایا۔ ایک بزرگ آئے جن کے سر کے بال تھے سفید۔ داڑھی تھی سفید۔ حضور علیہ السلام نے پیالہ اس کو دیا۔

میں نے پوچھا نوفل بن عباس سے یہ بتاؤ دائیں والا بزرگ جو میرے نبی کو مسلسل چومے جا رہا تھا۔ اور بائیں والا بزرگ کون ہے۔ حضرت سعید یا نوفل نے فرمایا۔ اے بے خبر جو دائیں طرف میرے نبی کا کھڑا ہے۔ اس کا نام ابراہیم خلیل اللہ ہے۔ اب ذرا گواہی سنو۔ بائیں طرف جو کھڑا ہے۔ فرمایا یہ ابوبکر صدیق ہے۔

اب ذرا لاہور کے داتا گنج بخش فیض عالم۔ آپ فرماتے ہیں کشف المحجوب پڑھو۔ میں سفر کرتا رہا۔ میں مزاروں پہ پھرتا رہا۔ چلتا چلتا میں ملک شام میں آیا۔ شام ہو گئی میں غور کرتا تھا اکرام۔ تو بلال کا مزار آ گیا۔ بلال کا مزار تھا۔ سویا ہوا میں دل کو یار رکھا۔ میرا یہ سونے کو دل بے قرار تھا۔ میں نے جو سر لگایا مجھے خواب آیا۔ اور میں نے خواب دیکھا۔ جسم میرا بلال کے مزار پہ تھا۔ اور روح میری مکے میں تھی۔ باب بنی شیبہ ہم بنی آ رہا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ میرا آقا آ رہا ہے۔ میں نے دیکھا۔ کسی کو اٹھایا ہوا ہے۔ جب حضور قریب آئے۔ میں حضور کے قدموں پہ گر گیا۔ میں نے سرکار کے قدموں کو چوم لیا۔ اور پوچھا۔ میرے آقا یہ کون خوش نصیب ہے۔ جس کو میرے نبی نے اٹھایا ہوا

ہے۔ میری طرف دیکھا۔ دیکھ کے فرمایا عمل پہ تیرا بھی امام ہے۔ تیرا ممالک والوں کا بھی امام ہے۔ یہ ابو حنیفہ ہے ———
داتا صاحب کی بات ہے ہیں کہ مجھے بڑا چین آیا۔ میرا امام کا میرے سامنے نبی نے تعریف کی ——— میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ امام
اعظم ابو حنیفہ اپنے پاؤں سے نہیں چل رہے۔ اس کو پیغمبر نے اٹھایا ہوا ہے۔ اور جس کو نبی اٹھا لے۔ اس سے غلطی نہیں ہوتی۔
لہذا فقہ حنفیہ میں غلطی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کو نبی نے اٹھایا ہوا ہے ——— ———
یہ ہے فقہ حنفیہ، ہم ہیں حنفی ——— ولی حنفی ——— سارا امام حنفی ——— اب ذرا مجدد الف ثانی
سے سنیئے ——— ایسا کوئی متقی ہی کوئی نہیں گزرا ———
حضرت امام اعظم کے سامنے ایک آدمی حاضر ہوا اور کہنے لگا ——— حضور میں برباد ہو گیا۔ کہا میں نے اپنی بیوی کو کہا
کہ اگر تو صبح تک نہیں بولے گی۔ تو تجھے طلاق ——— حضور وہ بہت ضدی گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ میں نے بڑی کوشش
کی ہے۔ اب رات کے بارہ بجنے کو ہیں۔ اس نے بھی ہٹ باندھ لی ہے۔ کہ میں صبح تک نہیں بولوں گی۔ حضور صبح ہو گا
تو میرا گھر برباد ہو جائے گا۔ ہر عالم سے ملا۔ مایوس۔ جتنی سب کا دروازہ کھٹکھٹایا ——— کسی کی عقل میں نہیں آیا ———
وہ کہتے ہیں کسی کتاب میں نہیں ہے ——— ہم سارے مایوس ہو گئے۔ سرکار کچھ کرو۔ آپ ہنس پڑے ——— فرمایا اتنی چھوٹی سی
مسئلے لے کے پہنچ گیا ——— اس نے کہا کسی عالم کو بھی نہیں آتا۔ آپ کہتے ہیں چھوٹی سی ——— آپ نے فرمایا بولے گی۔ حضور وہ بڑی
پکی ہے ——— وہ نہیں بولے گی۔ آپ نے فرمایا۔ وہ کیسے نہیں بولے گی۔ تو جا حضور کیسے۔ فرمایا اسے بول کر لوگ کہہ رہے ہیں
گلی محلے والے۔ کہ تیرا باپ چور تھا ——— آیا بیگم کو بس بتایا۔ بیگم نے کھینچ کے فرمایا۔ کہ پہلے تو چور تھا۔ پھر تیرا
پیو چور تھا۔ پھر تیرا سارا خاندان ہے پھر سارے محلے والے ——— وہ کہاں دی وجہ ہے الحمد للہ ———
وہ ابو حنیفہ ——— اب بیوی کو سمجھ آئی پانچ منٹ کے بعد ——— ساری بات سمجھ چکا ——— کہنے لگی اور میں نے
تو بولنا نہیں تھا ——— اس نے کیا حرب یہ ترکیب امام اعظم ابو حنیفہ نے کیا بتائی ہے۔ باقی کہاں ایسے عقل والے ———
ایک ہی ہے جو علم کا امام ہے۔ عقل کا بھی ———
یہ خارجی جن کا ذکر کیا میں نے آپ سے یہ کہتے تھے۔ لا حکم الا للہ ——— اللہ کے سوا کوئی فیصل نہیں ——— ثالث کو
جو مانے گا اللہ کے سوا وہ مشرک ہے ——— حضرت علی نے جنگ میں امیر معاویہ کو حکم تسلیم کر لیا تھا۔ وہ کہتے تھے علی
بھی مشرک ہے ——— یہ وہ بدنصیب ٹولہ ہے۔ تو حضرت امام اعظم تقریر کر رہے تھے۔ خارجیوں کا سردار آیا کہنے لگا تو بھی
ایک کی امت تسلیم کرتا ہے۔ تو تو بھی کافر ہے۔ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ امام اعظم نے فرمایا بات سن۔ پہلے مناظرہ
کر۔ اس نے کہا میں تیار ہوں ——— آپ نے فرمایا پہلے کوئی ثالث بھی تو مان ——— فیصلہ کون کرے گا۔ آپ نے فرمایا اپنے سرداروں
میں سے کوئی مان لے۔ اس نے ایک سردار کا نام لیا۔ آپ نے فرمایا اب تو نے تو ثالث مان لیا ہے۔ تو تو بھی کافر ہے۔

یہ میرے امام کا عقل ہے۔ یعنی جو بھی مسئلہ ملاحظہ میں۔

ایک آدمی آیا۔ کہ حضرت میں اپنے بیٹے کا ہاتھوں تنگ ہوں۔ ویسے تو ہر باپ تنگ ہوتا ہے۔ میں اس کی شادی کرتا ہوں۔ ہر تیسرے دن طلاق دیتا ہے۔ خرچہ بھاگ گیا۔ دلہن بھاگ گئی۔ اس نے عذاب پیدا کر رکھا ہے۔ اور میں مجبوریوں میں کیا کروں۔ آپ نے فرمایا اس کا بھی حل ہے۔ اس نے کہا حضور کوئی نہیں بتاتا۔ آپ نے فرمایا جا۔ اس کو لونڈیوں کے بازار میں لے جا۔ وہاں اس کو کہہ جو مرضی آئے چن لے۔ جس کے اوپر ہاتھ رکھے شادی کر دے۔ تو اس کو خرید لے اس سے شادی کر دے۔ جب یہ شادی کرے گا۔ طلاق دے دے گا۔ لونڈی پڑی ہے اس کی نہیں ہو گی۔ پھر طلاق دے دے گا۔ آزاد کرنے کا اس کو اختیار نہیں۔ لونڈی پڑی ہے۔ چیز پڑی رہے گی۔ کم از کم اس مصیبت سے تو بچ جائے گا کہ لڑکی بھی گئی خرچہ بھی گیا۔

اس سے بڑی بات میرے امام کا تقویٰ کی۔ میرے امام کی طہارت۔ میرے امام کی نیکی۔ میرا امام معلوم ہے۔ جب بات ہوتی۔ ساری دنیا سوتی۔ چالیس سال تک میرا امام کروٹ کے بل سویا نہیں ہے۔ چالیس سال مسلسل ہر رات قرآن کا ختم۔ رمضان کا مہینہ ہوتا تو دنیا ایک ختم کرتی۔ کوئی دو۔ ساٹھ قرآن ختم کرتے تھے۔ عید کے دن ہم مکمل سی ہو رہے ہیں ہمارے امام دو قرآن ختم کرتے۔ فرمایا آج عید کا دن ہے۔ قرآن کی دید کا دن ہے یہ امام جس کا قرآن سے پیار کا یہ عالم۔ آپ کعبے میں گئے۔ دروازہ کھولا گیا۔ آپ کعبے کے اندر داخل ہو گئے تو آپ نے سوچا کوئی انوکھی عبادت کی جائے۔ آپ نے ایک قدم رکھا۔ دوسرا قدم اٹھا لیا۔ ایک پاؤں کے اوپر پندرہ سپارے پڑھ لیے۔ پندرہ سپارے دوسرے پاؤں پر پڑھے۔ ادھر صبح ہو گئی۔ اور پھر رو رو کے دعا مانگی میرے اللہ۔ میں نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ کعبے کے کونے سے آواز آئی۔ اللہ تجھ پہ رحمت کرے۔ تو نے کمال کر دیا۔ قرآن مجید کی تلاوت بھی جاری ہے۔ آنکھوں سے گریہ زاری بھی جاری ہے۔ روتے بھی جا رہے ہیں۔ جیسے ابھی کوئی رحم کھانے لگے۔ اتنا بڑا امام اے اللہ دل میں تیرا درد ہے۔ تیرا خوف اتنا ہے۔ ہم تو کچھ بھی نہیں کرتے۔ ہمارا تو دامن زندگی بالکل خالی۔ گناہوں سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن اتنا بڑا امام۔ اتنی بڑی خدمات۔ لیکن اس کے باوجود خوف خدا کتنا ہے۔ ایک دن آپ گلی سے گزر رہے تھے۔ کسی بچے کے پاؤں پر پاؤں آ گیا بے دھیانی میں بچے نے کہا او بابا! اوہ میاں جی۔ خدا سے ڈرو۔ قیامت کے دن سے ڈرو۔ پھر پاؤں کو اوپر پاؤں رکھ دیا۔ تو آپ بے ہوش ہو کے زمین پہ گر گئے۔ جب ہوش میں لایا گیا۔ لوگوں نے کہا حضور اتنی سی بات پہ آپ بے ہوش ہو گئے۔ فرمایا مجھے قیامت کا منظر یاد آ گیا۔ میں اس طرح کے بے ہوش ہو گیا کیسی رب کی طرف سے آزمائش ہی نہ ہو۔ دوستو جتنا کوئی اونچے مرتبے والا ہے، اتنا احساس ہے۔

اتنا نازک ہے۔ امام اعظم کیونکہ اماموں کا امام۔ امام الائمہ سراج الامۃ۔ اللہ کمال بات یہ ہے۔ جس جگہ پر
آپ کی وفات ہوئی۔ اس جگہ آپ نے ستر ہزار قرآن ختم کیا تھا۔ ہم تو پیچھے والوں کو کہتے ہیں کہ یاسین پڑھ
دینا۔ وما تقدموا لانفسکم ـــ جو بھی نیکی اپنے ہاتھوں سے کماؤ گے۔ جاتے ہی آگے پاؤ گے۔ بعد میں
آنے والوں کی مرضی کوئی دعا مانگے نہ مانگے۔ کوئی تمہارے نام پہ دے دلا نہ دے۔ پھر تو تم مجبور ہو۔ بہرحال آج تک
دنیا دعائیں مانگ رہی ہے۔ لیکن میرے امام نے حضور کی امت کے 83 ہزار مسائل جو پیش آنے تھے حل فرما دئیے۔
جن میں سے تقریباً 38 ہزار مسائل عبادات کے متعلق تھے باقی معاملات کے متعلق تھے۔ اتنے مسائل
اکیلے امام اعظم نے حل فرما دئیے ـــ حضرت مسعر بن قدام فرماتے ہیں۔ کہ ایک بار شام ڈھلی رات ہوئی۔
میں مسجد میں آیا۔ کوفے کی مسجد میں آیا۔ میں نے دیکھا ایک اللہ کا بندہ ہے۔ جو جھوم جھوم کے اللہ کی عبادت
میں مصروف تھا۔ میں نے کہا بڑا ہی دردناک آواز بڑی میٹھی آواز بڑی خوشبو بھری آواز ہے میں سنوں قرآن فرماتے ہیں
میں سنتا رہا وہ پڑھتا رہا۔ میں نے سوچا ساتواں حصہ قرآن کا پڑھیں گے۔ پھر رکوع میں جائیں گا۔ لیکن وہ رکوع میں
نہ گیا۔ میں نے کہا پھر چوتھا حصہ پڑھیں گے۔ وہ رکوع میں جائے گا۔ میں نے سوچا تیسرا حصہ پڑھ کے پھر رکوع میں جائے گا۔
اللہ کا بندہ روتا بھی رہا اور پڑھتا بھی رہا ـــ پھر بھی رکوع میں نہ گیا۔ یہاں تک کہ اس نے ساری رات میں ایک رکعت میں مکمل
قرآن پڑھ ڈالا۔ جب دوسری رکعت الم سے شروع کی ـــ المفلحون پہ سلام فرمایا۔ میں نے جا کے چہرہ دیکھا تو وہ امام
ابو حنیفہ تھا ـــ میرے دوستو ہم تو تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے۔ یہ حنفی اپنے
آپ کو بڑا بولتے ہیں ـــ وہ خواب میں بھی نہیں سوچ سکتے جو امام اعظم کر گئے۔
حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ وضو کے مستحبات میں سے فرض نہیں۔
ہم جب وضو کرتے ہیں جلدی جلدی پاؤں اٹھایا پانی مارا۔ کوئی جگہ خشک کوئی جگہ گیلی۔ جیسے ہی بھاگ کے
نماز میں شامل ہو گئے۔ امام اعظم کا فرض نہیں واجب نہیں سنت نہیں مستحب وضو کا ایک چھوٹ گیا۔
تو آپ نے چالیس سال کی نمازیں دوبارہ قضا کیں ـــ بتاؤ ہم سے کس میں کس کی طاقت ہے۔
یہ وہی کر سکتا ہے۔ جس کو اللہ کی توفیق شامل حال ہو۔ جس میں خوف خدا شامل حال ہو۔ یہ کرنے
والا کون ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں جس کے نزدیک مستحب کی قدر ہوتی ہے۔ سنت کی قدر کتنی ہوگی۔
اور جو سنت کی قدر کرتا ہوگا۔ واجب کی قدر کتنی ہوگی ـــ جو واجب کی قدر کرتا ہے۔ اس کے نزدیک فرض کی قدر کتنی ہوگی۔
وہ امام اعظم ابو حنیفہ علم میں دیکھو امام تقویٰ میں دیکھو امام۔ طہارت ـــ ہم نے حلال نہ حرام ـــ حلال
آیا تب بھی کھایا۔ حرام آیا تب بھی کھایا۔ حرام حلال کی تمیز ہی کوئی نہیں ہے۔ حضرت امام اعظم کے دور میں

کوفہ کے شہر میں۔ ایک بکری چوری ہوگئی۔ شہر میں آگئی۔ آپ کو پتہ چلا ایک یا کچھ بکریاں جو چھینی ہوئی تھیں ادھر شہر میں
آگئی ہے۔ یہاں بیچ دی گئی ہیں۔ آپ نے پوچھا عقل والوں سے ایک بکری کی اوسط عمر کتنی ہو سکتی ہے۔ انہوں
نے کہا زیادہ سے زیادہ سات سال۔ پھر ذبح کر دی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ —— آپ نے سات سال مسلسل بکری
کا گوشت اس لئے نہیں کھایا۔ کہیں چوری والی بکری کا گوشت پھر کھانے میں نہ آجائے۔ یہ کس میں
یہ طہارت۔ ہے کوئی عالم کوئی ولی کوئی بڑا شیخ الحدیث کوئی بڑا امام ایسا جس نے سات سال بکری کا گوشت
صرف اس لئے نہیں کھایا۔ کہیں مشکوک لقمہ میرے منہ میں نہ آجائے۔ عبادت کا یہ عالم۔ ریاضت کا یہ عالم
آپ کاروبار کرتے تھے کپڑے کا۔ آپ نے اپنے سیلزمین کو بھیجا۔ کہ فلاں کپڑے میں یہ عیب ہے۔ جو خریدے
اس کو بتا دینا۔ اور ہم کیا کہتے ہیں۔ ذرا دیکھو نہ لے گا گاہک —— لگا دو۔ پہلے گاہک آنے والے کو لگا۔ بعد میں
آئے گا تو دیکھ لو۔ میں آپ کو بتایا کرتا ہوں لاہور میں پیپر سے تو کیا ہوتا ہے۔ دکھایا دائیں، مارا بائیں۔
ماشاء اللہ جتنے ہم حاجی نمازی نمازی ہیں اتنے بڑے پرہیزگار ہیں۔ ڈاکہ ہر روز فراڈ ہر بار ہے۔ دو چار دن
کی دولت اکٹھی کر لو گے۔ پھر حج پہ جائیں گے۔ پھر کس کو بھجوائیں گے۔ سب معاف ہو جائیں گے۔ کیا دھوکہ
بازی اپنے ساتھ۔ ہم اپنی قبر کالی کرتے ہیں۔ لیکن میرے امام کا تقدس طہارت پاکیزگی۔ عبرت حاصل کرنی چاہیے
ناجی —— آپ نے بھیجا فرمایا بتا دینا۔ وہ آیا یہاں بھول گیا۔ فرمایا لوٹ کے کتنا پیسہ۔ کہا جی ۳۰ ہزار
درہم آیا ہے۔ فرمایا۔ سب ہزار سے کے راہِ خدا میں خرچ کر دو۔ یہ ہمارے لئے مشکوک ہے حلال نہیں ہے۔
یہ پاکیزگی ہے۔ کیا طہارت ہے۔ کیا تقویٰ ہے۔ ایک مرتبہ گزر رہے تھے۔ گلی سے کیچڑ تھوڑی سی اڑ کے لگ گئی
کپڑوں پر۔ بیٹھ کے دھونے لگ گئے۔ کسی نے کہا حضرت امام صاحب۔ آپ کا فتویٰ ہے کہ اتنا کیچڑ لگ جائے تو
معاف ہے۔ فرمایا فتویٰ اور ہے۔ تقویٰ یہ ہے کہ فتویٰ میں یہ جائز حد ہے۔ لیکن تقویٰ کا تقاضا اس کو
دھو ڈالو —— وہ امام ہے جس کو امام اعظم نہ کہیں تو کیا کہیں۔ ایسا نہ قدر کا ملے گا۔ نہ حافظ ملے گا نہ مفتی
ملے گا۔ نہ حاجی ملے گا۔ نہ نمازی ملے گا۔ نہ عالم ملے گا۔ جامع الکمالات شخصیت۔

معاملات ایک مرتبہ آپ گزر رہے تھے۔ جنازے میں شریک ہو رہے تھے۔ ایک جگہ جنازہ رکا۔ آپ دھوپ میں
کھڑے ہو گئے۔ سب تو دیوار تھی بڑی ساری اس کا سایہ تھا۔ کسی نے کہا حضرت دیوار کے سائے میں آجاؤ۔ فرمایا
میرے لئے درست نہیں ہے۔ حضور کیوں فرمایا۔ اس گھر والے پر میرا قرضہ ہے۔ اور قرض خواہ سے جو نفع اٹھاتا
ہے۔ وہ سود بن جاتا ہے۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہیں اس کی دیوار کا سایہ مجھ پر پڑا کہیں سود کا کھاتہ نہ کھل جائے۔ اور
ہم تو اللہ کے فضل سے سود کھاتے ہی نہیں ہیں۔ ہم جتنے بیٹھے ہیں ہم سود کو بالکل کتا سمجھتے ہیں۔ ہم نہیں کھاتے

سود ہے کیونکہ ہمیں پتہ ہے کہ سود اللہ سے جنگ ہے۔ حکمران بھی نہیں کھاتے ـــــ صرف سپریم کورٹ میں اپیلیں درج کرتے ہیں۔ پھر ہم ان کو مگر آتی نہیں۔ جن کو اللہ پاک اپنا پیارا بناتا ہے۔ ان کے لیے شرطیں بھی کڑی لگاتا ہے۔ ان لوگوں کی زندگیاں ہمارے لیے۔ اسی لیے زہد یا معاملات کیا ایسے۔ عبادت بھی ایسے ایسے ہی امام اعظم نہیں کبھی دنیا۔ ایسے سراج امت نہیں تھی دنیا۔ امام اعظم کی مثال ڈھونڈنا مشکل بھی نہیں ملتی۔ امام اعظم بنایا تو رب نے ایک بنایا ـــ جس میں تقدس طہارت پاکیزگی تدریس علم اور علم پھیلایا۔ بستر ہزار حدیثوں کا نچوڑ فقہ میں پلیش کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے تھے۔ جب بھی کوئی فیصلہ کیا امام اعظم نے اگر قرآن میں نہ تھا۔ حدیث میں نہ تھا۔ فیصلہ اپنے اجتہاد سے کیا۔ لیکن وہ اجتہاد دیں قرآن و حدیث کا نور تھا۔ اسی لئے ہم اس امام کو مان کر حنفی کہلاتے ہیں۔ تو ہمیں نماز کا بھی دھیان رکھنا چاہیے ـــ رمضان بھی اسی طرح دھیان رکھنا چاہیے۔ ہمیں سخاوت بھی اسی طرح کرنی چاہیے۔ امام اعظم جب پڑھاتے تھے تو جتنے شاگرد آتے۔ آپ ان کی خدمت بھی فرماتے۔ لوگوں کو متوجہ فرماتے۔ اور آپ نے ایک حصہ بیوہ یتیموں کے لئے مختص کیا۔ مساکین کیلیے۔ ایک شاگردوں کے لئے مختص کیا۔ جو خرچ ہوتا تھا انہیں کے نام پر لگاتے۔ پھر ان کا شکریہ ادا فرماتے۔ کہتے تم نیک لوگ ہو۔ میں نے صدقہ خیرات کیا۔ تم قبول نہ کرتے تو مجھے یہ نفع نہ ملتا۔ مجھے نیکی نہ ملتی۔ تمہارا مہربانی کہ تم نے حصول کر کے مجھے نیکی کے قابل بنا دیا ـــــ

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ امام اعظم ابوحنیفہ کی عزت عظمت پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۴-۱-۲-۱۴ = ۲ ـــ ۳ ـــ ۱۴۳۵

بروز ہفتہ ۴:۴۵ ـــ ۱ pm

(عشق الٰہی)

والذین امنوا اشد حبا للّٰہ ـــ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کی خصوصیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔ والذین ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے۔ اللہ کے رسول کو مانا۔ ان کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے رب سے ٹوٹ کر پیار کرتے ہیں۔ اپنے رب سے محبت کرتے ہیں۔ یہاں صرف اہل ایمان کی خبر بتائی۔ ان کی صفت بتائی کہ ان کے اندر اللہ رسول کا پیار کس طور سے کتنا ہے۔ اور چھٹے سپارے میں ارشاد ہوا۔ یاایہاالذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ۔ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ ـــ وہاں حرف بتایا ہے۔ اور یہاں تنبیہ کی ہے۔ کہ مجھے کیسے مومن چاہییں۔ کس قسم کے مجھے بندے چاہیئے۔ اللہ فرماتا کہ اے ایمان تم دین سے پھر جاؤ۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اُسے کوئی

پرواہ نہیں ہے۔ اُسے مانو نہ مانو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اللہ کو کیسے بندوں کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ سوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ۔ اللہ ایسی قوم لائے گا۔ جن سے اللہ پیار فرمائے گا۔ وہ اللہ سے پیار کریں گے۔ ان دو نوں آیتوں کو ملائیں تو نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ یہ لوگ اللہ کو معبود سمجھتے ہیں۔ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ سر جھکاتے ہیں۔ پیشانی جھکاتے ہیں۔ اس کے سامنے قیام کرتے ہیں۔ لیکن اللہ کا ہم سے تقاضا یہ ہے۔ کہ تم مجھے معبود نہ بناؤ۔ معبود بھی بناؤ محبوب بھی بناؤ۔ میری عبادت کرو اور عبادت میں محبت شامل کرو وہ عبادت عبادت نہیں ہوتی۔ جس عبادت میں محبت نہیں ہوتی۔ اس لیے فرمایا کہ خالی سجدے

واے ناکامی اے زاہد کہ جبیں پر اس کی | داغ سجدہ تو بنا داغ محبت نہ بنا۔

فرمایا مجھے ان کی ضرورت ہے جن کے سجدوں میں پیار ہو۔ جن کے قیام میں محبت ہو۔ جن کی ہر ہر ادا سے محبت جھلک رہی ہو۔ مجھے محبت سے خالی سجدوں کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ رازی اولیاء کے امام ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک ایک سجدہ جس میں اللہ کا پیار چھپا ہو۔ اللہ کا عشق ملا ہو۔ مجھے وہ سجدہ ستر سال کی بے ریا عبادت سے افضل و اعلیٰ لگتا ہے۔ جو بغیر محبت کے کی جائے۔ ستر سال عبادت بے ریا ایک طرف۔ اور ایک محبت والا سجدہ ایک طرف۔ وہ ستر سال کی عبادت پر بھاری ہے۔ اسی لیے کسی نے فرمایا۔ جن کے اندر پیار نہیں۔ اس کے اندر ایمان ہی نہیں ہے۔ اس لیے محبت محبت رہتی ہے۔ جب تک حد اور قید میں رہے۔ جب حدود قیود کو توڑتی ہے۔ اس میں شدت آتی ہے۔ تو محبت عشق بن جاتی ہے۔ اور اس کا تقاضا ہم سے ہے۔ کہ ہم اللہ سے محبت کرو۔ بلکہ اللہ سے عشق کرو۔ اللہ سے پیار کرو اور حضرت علامہ اقبال نے ٹھیک کہا۔

گر ہو عشق تو کفر بھی مسلمانی | نہ ہو تو مرد مسلمان کافر و زندیق۔

میاں محمد بخش کھڑی والا۔ بابا کشمیری چڑھی والا۔ انہوں نے تو حد کر دی۔

چھپاں تناں دے عشق نور چھپا کتے اونہاں توں چنگے | یہ بات سچ ہے پکی ہے۔ حضرت یحییٰ منیری رحمہ وہ فرماتے ہیں کہ رب نے مسلمان بنایا۔ اس کو بڑا امتیازی شان عطا فرمائی۔ لیکن اس کی قدر و قیمت کس سے ہے۔ سب سے کامل انسان بنایا۔ اور انسان میں کامل چیز دل بنایا۔ اور دل کو اس لیے افضل و اعلیٰ بنایا۔ کہ محبت کا شہباز اسی پہ آیا۔ اگر دل میں محبت نہیں ہے۔ وہ دل نہیں ہے۔ اور جس کا پہلو میں دل نہیں ہے۔ وہ بندہ نہیں ہے۔ تو بندے کی قیمت دل سے دل کی قیمت محبت سے اگر دل محبت سے خالی تو دل دل نہ رہا۔ اور اگر انسان دل سے خالی تو انسان ہی نہ رہا۔ اس لیے فرمایا محبت کرو۔ پر اللہ کی طرف سے منتقل ہے یہ اللہ کی طرف سے جو ہم

ہے۔ یہ امانت ہے اللہ کی طرف سے اس لئے میاں صاحب نے کہا۔ جنہاں تناں وچ عشق نہ رچیا ہے

مارک دے گر رائیں کردے صابر تھکے ننگے۔

انسان اور حیوان میں فرق امتیاز محبت ہے۔ امتیازی کلیہ محبت ہے۔ جن کے دل میں پیار ہے۔ ان کا بیڑا پار ہے۔ اور اوبا ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نزدیک بزرگ گزرے ہیں۔ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی کے دوست ساتھی سنگتی۔ حضرت علامہ شیخ الحدیث پیر علی حیدر۔ آپ فرماتے ہیں ـــ

حیدر گئے سوال جواب کنوں جیہڑے عشق دی تیغ شہید ہوئے۔

اوہ وچ رلے فوج حسین والی وچ بازار دے خرید ہوئے۔

جنہاں عاشقاں دے جھنڈے جھل رہن اوہناں پیر فقیر مرید ہوئے۔

جنہاں عشق دا ذوق نہ چکھیا حیدر اوہ مردود پلید یزید ہوئے۔

جہاں عشق آتا ہے بندہ بندہ بن جاتا ہے۔ جہاں پر آگ لگتی ہے۔ جہاں پہ چنگاری بھڑکتی ہے وہاں پہ بھٹیاں سلگتی ہیں۔ انسان شہباز بن جاتا ہے۔ پہاڑوں کو اٹھا کر کاندھوں پہ دھر کر نکل جاتا ہے اس لئے جب بھی اللہ کے پیارے سے پوچھوں۔ کہ قرب الٰہی کا راہ بتلاؤ۔ اللہ سے ملنے کی کوئی راہ بتلاؤ۔ وہ کہتے ہیں مولانا روم سے بڑا راز دار کون ہے۔ وہ ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ دعائیں دیتے ہیں۔ کہتے ہیں۔

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما — اے عشق ست لاخوش وسیں۔

اے طبیب جملہ علت ہائے ما

اے تو افلاطون و جالینوس ما

اے دوائے نخوت و ناموس ما — میری بیماریوں کا علاج بھی تو ہے میرے تکبر کا علاج بھی تو ہے۔ میرے نفاق کا علاج بھی تو ہے۔ میری ہر بیماری کا علاج تیرے پاس ہے۔

ہر کرا جامہ ز عشق چاک شد — جس کے اندر عشق نے ڈیرہ لگایا۔ ہر برائی کو مٹایا۔ بندے کو پکڑ کے رومی بنایا۔ جامی بنایا۔ غزالی بنایا۔ یہ ہے عشق کا سرمایہ ورنہ خالی علم و عقل۔ اس نے کچھ نہ کمایا۔ علم کا شہنشاہ تھا علامہ اقبال۔ وہ کہتا ہے۔ ـــ

کہ عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے۔ عشق بیچارہ — عقل کو عیار بتایا عشق کو امام بتایا۔ بلکہ فرمایا بندہ آزادم عشق است امام من۔ افلاطون مقدم من۔ عقل غلام ہے۔ یہ حرف مولانا کا نہیں۔ مدینہ جو بھی آپ جائیں گے۔ جس کوچے میں۔ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کے پاس کچھ لوگوں نے اعتراض کیا۔ حضور آپ بزرگ لوگ کہتے ہیں۔ کہ عشق بہت ضروری ہے۔ حضور نماز پڑھیں روزہ رکھیں۔ حج کریں۔ زکوٰۃ دیں تو کیا یہ کام بہتر نہیں کہ تین چیزیں ہیں۔ نماز پڑھو یہ سستی مٹاتی ہے۔ حج کرو مٹاتی ہے۔ برائیوں کو مٹاتی ہے۔ روزہ رکھو بندہ بھوکا رہتا ہے۔ اندر کی جتنی بری خصلتیں ہیں بیٹھ جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا میاں تو بھی سچا ہے۔ مگر قول اس سے اچھا ہے۔ حضور عشق کیوں اچھا۔ فرمایا پیارے نماز پڑھو گے کیا اثر ہوگا۔ حضور آپ بتاؤ۔ فرمایا میاں دل جنگل کی طرح ہے۔ سو دل دریا سمندروں ڈونگے ـــ ہر کسی کا دل ایک کائنات ہے۔ ایک جہان ہے۔ اور اس میں اتنی جھاڑیاں۔ اتنے جنگل اتنے پودے اُن گھاس۔ اتنی خواہشات۔ کہیں تکبر کا ڈیرا کہیں غرور۔ حرص۔ [illegible]۔ نفاق۔ کتنے بوٹے اس میں لگے ہیں۔ اب ایک ایک کو کاٹو تاکہ مکان مکین کے لائق بنے۔ مکان ستھرا ہوگا۔ جھاڑو پھیرے گا۔ چونا ہوگا۔ چھڑکاؤ ہوگا۔ پھر کہیں مکان والا آئے گا۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ وہ صاف ہے۔ وہ ستھرا ہے۔ وہ اس مکان میں ڈیرا لگاتا ہے۔ جس میں کوئی ککھ کنکر نہیں ہوں آتا ہے۔ پہلے دل میں وہ دیکھے تو تیرا دل تو جنگل کی طرح بھرا ہے۔ ادھر بوٹا نفاق کا۔ ادھر درخت بغض کا ادھر حسد کا۔ تیرے اندر تو اتنی جھاڑیاں اگیں ہیں۔ اب بول کیسے مکین آئے گا۔ اس مکان کی قدر مکین سے ہے۔ اگر مکین نہ آیا۔ تو لاکھ مکان کو اونچا بنا۔ اس کی لاکھ باریاں دروازے بنا۔ مکانوں کی رونق مکینوں سے ہوتی ہے کہ جن مکانوں سے مکین چلے جاتے ہیں۔ تو مجنوں سا لاآباد والا رونا تھا۔ یہ کہتا ہے۔

جوڑ ہتھ دعا منگو شالا کال نہ پوے بیلیاں دا۔
پہلے دیس پھیراں وچ جنگلاں دے۔ سونے سپار ربا جیوں اونگ بیلیاں دا۔
نہ ہار بھاویں نہ سنگھار بھاویں نہ بھاویں سنگ سہیلیاں دا۔
مجروح شاہ جیتو یار نہیں۔ جل تھاں دا [illegible] حویلیاں دا۔

ویراں ہے میکدہ خم و ساغر اداس ہے۔ تم کیا گئے کہ روٹھ گئے دن بہار کے۔

یہ مکان ہے اس مکان کو ستھرا کر۔ ایک نماز پڑھے گا۔ ایک حسد کی ٹہنی کٹے گی۔ درمیان میں وقفہ آئے گا۔ تو بازار میں جائے گا۔ اچھے اور اُگ جائیں گے۔ تو ایک مہینے کے روزہ رکھے گا۔ اپنے جگر کو پیاسا رکھے گا۔ پیٹ کو بھوکا رکھے گا۔ دو درخت اور کٹیں گے۔ چار درخت کٹیں گے۔ لیکن جنگل ہرے کا ہرا ہے۔ گیارہ مہینے پھر جنگل کی بھرمار اب بتا پیارے۔ اب بتا یہ گھر کیسے ستھرا ہوگا۔ اس نے کہا سائیں۔ پھر جو اللہ والے اور [illegible] والے اب علاج آپ بتائیں۔ اس جنگل کو ختم کرنے کا اس کائنات کو اجلا ستھرا کرنے کا علاج کیا ہے اس جنگل کو کیسے ختم کریں فرمایا اس کا آسان علاج ہے۔ حضور عمر گزر گئی۔ جانا تھا [illegible] نہ حاصل

ختم ہوا۔ پڑھتے پڑھاتے بڈھا ہو چلا ہوں مگر ابھی تک فرق نہیں آیا۔ معاف کیجئے گا۔ حضور میں کیا کروں دنیا
کو وعظ سنا سنا کے علاوہ کچھ کیا کیے۔ لیکن یہ وہیں کا۔ میں کیا کروں کوئی علاج بتائیں۔ کوئی نسخہ اک
ٹیپ بتائیے۔ آپ نے فرمایا۔ چشت اہل بہشت سے یہ نسخہ لے۔ حضور وہ کیا ہے۔ فرمایا جنگل کو ختم
کرنے کا۔ ایک ہی علاج ہے۔ کہ ایک طرف سے کھڑے ہو کر تیلی لگا دے۔ آگ لگا دو۔ ایک طرف
سے انگارہ پھینک دو۔ ایک طرف سے بھڑک اٹھے گی۔ دوسرے کنارے تک نکل جائے گی۔ نہ رہے گا بوٹا جڑی کا
نہ رہے گا درخت حسد کا۔ بس یہ پڑھ دل کا قل ھو اللہ احد کا۔ فرمایا آگ لگا۔ حضرت وہ آگ کیا بلا
ہے علی حیدر شاہ نے صدا دی کہ

کدی تینوں پتہ عشق والی ان کیتے تے تباہ تباہ کرسا۔
عاشق نے جیسا تیرا تیرا کر دسا کوئی عشق کرے تا واہ واہ کرے۔
سلیماں بھٹھیاں دا جھٹ جھالے یوسف نال زلیخا نکاح کرسا۔
جنہاں اپنا آپ نہ سا جیہڑا ام جنت دی کیوں چاہ کرے۔

اس لیے علاج کیا ہے دل کو آباد کرنے کا۔ اس اجڑی بستی کو درست کرنے کا۔ عشق کی آگ لگا دو۔ جب
یہ لگتی ہے پھر دعائیں نکلتی ہیں۔ پھر رات کو تہجد بھی آپ پڑھی جاتی ہے۔ پھر کتابیں پڑھ پڑھ کے دل سیر
نہیں ہوتا۔ لگی والیاں دا اکھ نہیں لگدا۔ حضور غزالی دوران میں نے گھٹنے پہ ہاتھ رکھ کے پوچھا۔ سرکار
اتنا کچھ پڑھا اتنا کچھ پڑھایا اور آپ کو نیند نہیں آتی۔ فرمایا اندر بھٹیاں سلگ رہی ہوں۔ تو نیند کیسے
آئے۔ اندر آگ لگی ہو۔ اس آگ سے دھواں نہیں اٹھا کرتا۔ اندر لگی ہی آگ مگر بے خبر تھے لوگ جلتے
ہوئے مکان سے دھواں نہ اٹھا۔ وقت کا غزالی و رازی ہو۔ تمام ورثہ دل میں سمایا ہو۔ پھر بھی سامنے آئے تو
پیاسا لگے۔ اس لیے میں نے کہا۔ کہ یہ عشق میراث مسلمانی ہے۔ یہی وہ چشمہ ہے۔ جس سے جس نے
پیا۔ وہ جہاں بھی گیا وہاں بھی جیا۔ لیکن جس نے عشق حضرت سیری سقطی رحمۃ اللہ کو وصال کا وقت آیا۔ اپنے
غلام جنید کو بلایا۔ ایک رقعہ ہاتھ میں دیا فرمایا جب میں گزر جاؤں تو اس کو کھولنا۔ لیکن کسی سے نہ بولنا۔ رقعہ
اٹھایا سینے سے لگایا۔ جب حضرت کا وصال ہو گیا۔ رقعہ کھولے تو لفظ لفظ بولے۔ رقعے میں کیا لکھا تھا۔
لکھا تھا۔ میرا پیارا بیٹا جنید اللہ سے عشق کرنا۔ جلووں سے نکل جانا۔ اتنا اپنے آپ کو اللہ کے عشق میں جلانا
سب کچھ اس کے نام لگانا۔ پھر آنکھوں کو بچانا۔ پھر سننا بھی آنکھوں سے دیکھنا بھی آنکھوں سے باتیں بھی کرنا آنکھوں
حرف آنکھ سے۔ حرف سمجھ سے آئی نہ۔ اس رقعے کا مطلب کیا ہے۔ جب حضرت بابا فرید کے کوچے میں قدم رکھا

تو آپ تڑپ تڑپ کے صدا آرہے تھے۔

سر کاگا سب تن کھائیو چن چن کھائیو ماس
مورے دو نیناں مت کھائیو انہیں پیا دیکھن کی آس

یہ عشق ہے۔ یہ ہر چیز کے شہبازوں کی چونچ چڑیوں کے سینے دا کے کھانے لگ پڑے۔ رستم کے بوجھ کو رستم کا گھوڑا ہی اٹھا سکتا ہے۔

عشق کرم دا ازلی قطرہ جس میں ڈوبن ناہیں۔
پلکاں لگدیاں ہاتھ نہ آوے پلکاں دے وچ رہندا۔

لیکن اس پیر نے کہا تھا۔ کہ اللہ سے عشق کرنا مرم ہے۔ حضرت بابا فرید گنج شکر سے کسی نے کہا حضور عشق کیا ہے کہ فرمایا سات سو منزلیں ہیں عشق کی۔ اور پہلی منزل ہے ہتھیلی پہ سر دھر کے کوچہ یار میں جانا۔ پہلی منزل ہے سر ہتھیلی پہ دھر۔ اب اس کا سامنا کر۔ جے مرناں تے اج مر۔

مرنا مرنا ہر کوئی آکھے میں وی آکھاں مرنا۔
جس مرنے وچ میل نہ ہووے اس مرنے نوں کی کرنا۔

مرنا ہے تو ایسے مر۔ عشق رب سے کر مگر یہ مسئلہ بہت مشکل ہے۔ حضور محبوب چشت حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رات گزری۔ فریدالدین گنج شکر نے چیلہ لکھا یا پڑھایا۔ اور پلٹ کے مہر انتظام دلی آیا۔ جیسے رب نے منزلوں پہ چڑھایا۔ تو ایک رات کسی نے فرمایا نظام تو ہمیں پسند آیا۔ اب بتا عاشق بنے گا یا معشوق بنے گا یا محبوب۔ اب فوراً جواب دوڑ کے آئے اماں کی چوکھٹ پر۔ ماں ماں تھی میرے نظام کی۔ ماں کے پاؤں کو بوسہ دے کے کہا۔ اماں تو ہی بتا مو بلاتا ہے کیا بنے گا۔ میں کیا ہوں۔ آہ نکل گئی بی بی کی۔ فرمایا یہ منزل دور ہے دور اور ہمارا حاجی شاہ بھی رہ گیا۔

عشق دی منزل دور توں دور پتاں سبھے جو اتہ ہے۔
نہ سر حد نہ لیکن سدھی نہ میل اونتھاں نہ کوہ ہے۔
کئی رل مر گئے وچ راہ دے راشے دا انبوہ ہے۔
یاد دنیوں تو یاد نہ بیدی عشق ہانس حرف رہ ہے۔

میں کیا کروں اماں۔ فرمایا میرا بیٹا اس کا حل میرے دامن میں نہیں۔ اماں کس سے پوچھوں تو ہی بتا میں کس سے جا کے پوچھوں۔ فرمایا میرا بچہ جا۔ دلی کے فلاں چوک پر ایک تنور ہے۔ وہاں ایک نانبائی ہے جس کے تنور میں

آگ لگائی ہے۔ کیا بات ہے اس سے پوچھ۔ آئے آگے دیکھا تنور والا بابا نور والا۔ السلام علیکم جو فرمایا
اس کو پہلے پتہ چل گیا ہے کوئی آیا۔ انہوں نے بھی اپنے تلوؤں کو مٹی نہیں لگنے دی فرمایا۔ کیا کرنے آیا۔ اس نے کہا مجھ
سے ذرا الگ الگ یہ بات نہ کر میں غیر نہیں۔ کیا کام۔ کہا اسلام نام ہے میرا اسلام۔ اب بول کیا کام
ہے۔ جی میں رات کو بولتے تھے عاشق بنو گے کہ معشوق۔ اب تم بولو کہ میں کیا بنوں۔ کہا اللہ اللہ کر کسی
عالم سے پوچھ۔ کسی عارف سے پوچھ۔ کسی اللہ کے پیارے سے پوچھ۔ اور مجھ سے روٹیاں پکانا سیکھو۔ مجھ سے
آگ لگانا سیکھو۔ فرمایا ہاں پر شیر کی بات ٹھیک ہے۔ اس نے کہا میں لکڑیوں کی آگ کہتا ہوں۔
کیا اب اپنے قول سے نہ پھر۔ تو نے یہ جو تنور لگایا ہے۔ یہ جو آگ بھڑکائی ہے۔ پتہ نہیں اس کی روشنی
کہاں کہاں۔ اس نے کہا اچھا۔ سوال تو سیدھا ہے۔ کیا بنوں۔ اس نے کہا کل آنا۔ میں تو نقد نقد آپ کو
بتا رہا ہوں۔ فرمایا آج نہیں تو کل سہی۔ پھر ساری رات گزر گئی پھر کیا صبح ہو گئی۔ ساری رات گزر گئی آہیں بھر بھر کے
جب دوسرا دن آیا۔ میرا سلام جا پہنچا تنور کو۔ آگے جا کے دیکھا۔ نہ تنور نہ حضور لد گئے سجناں دور سے
تنور کے ٹوٹے اکھڑے ہوئے تھے۔ بابا جی کا پتہ بھی نہ تھا۔ اس سے پوچھے۔ اس سے پوچھے۔ لوگوں نے کہا جنگل
کو نکلا تھا۔ کہہ رہا تھا۔ کہ اگر دلی والوں کو میری روٹی کھانی ہو رہی ہے۔ تو ہم بھی منہ کر جائیں گے۔ ایسا کوئی بات
نہیں ہم کیا تجھے مل کے رہیں گے۔ ہم بھی چشتی ہیں۔ تو آگے چل ہم پیچھے آ رہے ہیں۔ آگے دیکھا تو ایک جنگل ویرانہ
نہ بندہ نہ بندے کی ذات۔ اس یار کو دیکھا۔ جو کل والا۔ دیکھا تو عجب حال ہے کہ بازو کہیں پڑے ہیں
ٹانگیں کہیں پڑی ہیں۔ بوٹیاں کہیں دھری ہیں۔ ہڈیاں کہیں پڑی ہیں۔ جنگل کے درندے بوٹیاں نوچنے پہ لگے ہوئے ہیں۔
حال جو دیکھا آخر تمام تھا۔ ادھر جا کے کہا۔ ارے وعدہ خلاف اگر یہی کرنا تھا۔ اگر تو نے بغیر بتائے مرنا تھا
تو وعدہ نہیں کرنا تھا۔ پہلے پوچھا تھا کہ عاشق بنوں کہ معشوق بنوں۔ کہا اگر عاشق بنے گا تو پھر یہ حال
ہے۔ بند کہیں۔ گوشت کہیں ہڈی کہیں پھر نعرے لگاتا ہے کہ

عاشق ہو دیں تے عشق کماویں دل رکھیں وانگ پہاڑاں

تو بیٹا عشق مانگتا ہے۔ ایسے ہو گا۔ وہیں سے الٹے پاؤں دوڑے اماں سلام بیٹا بول کیا ملا جواب اماں
عاشقوں کا یہ حال ہوتا ہے۔ فرمایا بیٹا اب سوچ رکھ سینے پہ ہاتھ اماں نے بیٹا کہا۔ عاشق بنے گا
کیا اماں عاشق فریدالدین ہی کافی ہے۔ میں تو کہتا ہوں محبوب بنا دے۔ تو پھر فرمایا منظوری ہو گئی۔
تو آج سے محبوب الٰہی ہے۔ عاشق نہیں سکھلا نہیں تے ویکھو میوں ننگ دے
خوشبوواں نال جلن وجود آتش تے جلتوں گل نہ سنگ دے۔

مرا فرید بولا۔ جداں عشق فرید استاد تھیا سب علم عمل برباد تھیا۔
پر حضرت دل آباد تھیا سو وجد کنوں سو حال کنوں۔

اس لئے یہ بات ذہن میں رکھو۔ جو عشق کماتا ہے۔ حضرت خواجہ معشوق ایک بزرگ گزرے ہیں حضرت خواجہ نظام نے ان کی باتیں لکھیں۔ مقام اس قدر بلند تھا۔ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی فرماتے تھے۔ کہ قیامت کا دن آئے گا تو وقت کے اولیاء وہ حسرت سے کہیں گے۔ ہائے کاش کہ ہم ملنگ ہوتے اور ہمارے اوپر احمد معشوق کا پاؤں پڑتے رہتے۔ نماز نہ پڑھتے۔ پہلے تو نماز پڑھتے دکھائی نہ دیتے۔ جب دیوانے تھے مغلوب تھے پکے عشق میں۔ اب لوگوں نے مجبور کیا کہ احمد نماز پڑھا کر۔ کہا یار نماز پڑھوں گا۔ لیکن سورۃ فاتحہ نہیں پڑھوں گا۔ انہوں نے کہا یہ نماز کون سی ہے۔ جب مجبور کیا۔ تو کہنے لگا۔ چلو فاتحہ پڑھوں گا۔ لیکن ایاک نعبد وایاک نستعین والی آیت نہیں پڑھوں گا۔ انہوں نے کہا یہ تو جان ہے اس کی یہ تو پڑھنی پڑے گی۔ کہنے لگا لوگو مجبور نہ کرو۔ نہ ستاؤ مجھے۔ لوگوں نے کہا پڑھو یہی بات ہے۔ اس نے کہا اچھا کہتے ہو۔ تو نماز کی نیت فرمائی۔ ــ

جن کے سجدے تہ شمشیر ادا ہوتے ہیں۔ ان کے انداز عبادت بھی جدا ہوتے ہیں۔

سجود دیگر راز سوز دیگر داشت۔ بو جدا رم کہ زمین و آسمان را۔

وہ سجدہ ادا کر جس کی لذت کے شوق میں بجلیاں لرز کریں اور زمین و آسمان میں زلزلہ برپا ہو جائے۔ ایسا کوئی سجدہ دے مجھے کہتے ہیں جب سورۃ فاتحہ شروع کی۔ پہلے کا نہ جب کہا ایاک نعبد وایاک نستعین ابھی پہلا ل یہ زبان آئی تھی۔ یہ زبان کی جڑ سے خون کا فوارہ چھوٹ پڑا۔ احمد خون میں نہا گیا۔ اب یہ حال جب ہوا۔ تو لوگوں نے پکڑا تجھے یہ کیا ہوا۔ کیا کہتا نہ تھا۔ اب جو نکلا۔ اب جو دوڑا کہا۔ اب بولو مجھے کہا تو اپنے حال میں مست رہو۔ ہمیں پتہ نہ تھا۔

جب عشق آتا ہے۔ بلال بناتا ہے۔ یا شبلی بناتا ہے۔ منصور بناتا ہے۔ حضرت شاہ منصور گیارہ دن تک مسجد میں رہے جب اٹھارواں دن اختتام پہ آیا۔ حضرت شیخ شبلی بغدادی وہ دیوانہ مستر بنا کا۔ آیا اور کہا منصور عشق کیا ہوتا ہے۔ اس نے کہا کل آنا بتاؤں گا عشق کسے کہتے ہیں جب دوسرا دن آیا۔ یاروں نے پکڑ کے سولی پہ چڑھا دیا۔ جب سانس ٹوٹوں پہ آیا۔ تو شبلی کو منصور نے اشارہ فرمایا۔ آ تیرا جواب آیا۔ کہا کیا ہے عشق کہا ابتدا یہی تک انتہا یہی تک۔ اس لئے عشق جو کسی کے گا۔ تو اس کا یہ حال ہو جائے گا۔ حضرت خواجہ نظام فرید نے ملفوظات شریف میں لکھا ہے۔ کہ جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا دنیا سے گزرے تھے۔ سات دن تک وجد رہا۔ نماز کے وقت

وضو نہ ہوتا تھا۔ نماز پڑھتے تھے۔ جب نہلانے والے نے نہلایا۔ ہاتھ جو لگایا۔ ہڈیاں جل چکی ہیں عشقِ خدا میں۔
عشقِ رسول میں۔ جب تیرا مسئلہ میں آجاتا ہے۔ فرمایا یہ حریق المحبت ہے۔ یہ شہیدِ محبت ہے۔ لیکن کون جانے
؎ جس تن لاگے سو تن جانے ۔ شبِ غم کی سختیاں کو کوئی ان سے جا کے پوچھے۔
راہ تکتے تکتے جسے صبح ہو گئی۔ میرا گولڑے والا پیر روشن ضمیر فرماتے تھے۔ ؎

؎ رات ہنیری گھمن گھیری دریا ٹھاٹھاں مارے
اوہ کی جانن سار اساڈی جیہڑے رہن کنارے

کیا پتہ ہمیں کیا پتہ آپ کو ارے پوچھو ان سے میں نے عرض کیا ہے نا۔ خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں۔
تین بندے گئے دلی سے حج کرنے۔ ایک تھا قاضی دلی کا بیٹا۔ ایک تھا شیخ الاسلام دلی کا بیٹا۔ ایک تھا کوئی
فقیر۔ انہوں نے سنا۔ بار کعبے پہ پہلی نگاہ ڈالو تو جو دعا مانگو مقبول ہو جاتی ہے۔ اپنا مانگو دعا۔ قاضی کے
بیٹے نے کہا یا اللہ ابا مر جائے مجھے قاضی بنا۔ دوسرے نے کہا میرا ابا جب وصال فرما جائے مجھے شیخ الاسلام
دلی بنا۔ فقیر نے کہا۔ نہ ابا ہے۔ نہ ابا آگے جی ہے۔ میں کیا مانگوں۔ یا اللہ مجھے اپنا عشق عطا فرما۔
آ گئے واپس دلی۔ ابا قاضی کا مر گیا بن گیا قاضی بیٹا۔ شیخ الاسلام مرا اس کا بیٹا شیخ الاسلام بنا
جس نے مانگا تھا درد وہ جو تھا مرد۔ اب ہوا رنگ زرد۔ اب ہو گئی آہ سرد۔ اب بنا مرد۔
اب لگی آگ لاگی بیماری۔ بوٹیاں جھڑنے لگیں۔ زمین پہ گرنے لگیں۔ اب تش بدن میں جب یہ حال دیکھا چلا
چلایا۔ واہ مولا میں نے زحمت نہیں مانگی میں نے تو محبت مانگی تھی۔ میں نے تیرا پیار مانگا تھا۔ تو نے
ان کو ان کی من مانگی مراد دی۔ اور مجھے بیماری لگا دی۔ میں نے تو کہا تھا عشق دے۔ صدا آئی
شروع تو کیا ہے۔ ابھی سے آ گئے آپ کے آنکھوں میں آنسو۔ ابھی تو ہم نے قصہ درد چھیڑا ابھی نہیں
تم نے مانگا تھا ہم نے دے دیا۔ ابھی تو شروع کر رہے ہیں۔ یہاں سے پتہ چلا۔ جب عاشقوں کا
یہ حال تھا۔ اور جو خود فاطمہ کا لال تھا۔ عاشق نہ تھا۔ باقی روئے زمین پر جتنے گزرے ہیں۔ وہ عشق
والے ہیں۔ اور اقبال کہتا ہے کہ ؎

؎ حسین آں امام عاشقاں پورِ بتول ۔ وہ اقبال بابا جی علامہ عشق میں اقبال
کہتا ہے کہ حسین عشق کا بھی امام ہے۔ ؎ موجِ بادہ آزادم عشق است امام من ۔ سب کا امام
عشق ہے۔ عقل بے چارہ امامت کے سزاوار نہیں۔ یہ عقل پیچھے کھڑی ہے۔ لوگ پیچھے کھڑے
ہیں۔ عشق دی گھوڑی نکلا جا رہا ہے۔ لیکن صدقے مرے حسین مہرا۔ عشق جب تیرا بستی میں آگیا

عشق نے تیرے پیچھے بیعت کر کے بتایا۔ کربلا عشق غلام ہے۔ حسین میرا بھی امام ہے۔ کیا سمجھے ہو۔ اس لئے لوگ تو ایک ایک سر دیتے ہیں۔ عشق کماتے رہے۔ جب بازار لگا۔ کربلا میں۔ امد خریدار بنا۔ ان اللہ اشتری۔ وہ خود ہی آ کے جنس والے۔ پوچھنے والے نے پوچھا۔ میں پیشتری کون ہو کیا سودا لائے ہو۔ ہم آئے ہیں تیرے دیکھنے کو۔ تیرے دیدار کو۔ ہمیں تیرا دیدار چاہیے۔

Abbas

۶-۱-۲۰۱۴
۴-۳-۱۴۳۵

۱:۳۹ = ۳۶
(PM)
سوموار

الحمد للہ بخمرہ وتسلیمنا ___ سیدنا ومولانا وکریمنا ورحیمنا ورؤفنا وحبنا۔ ومحبوبنا۔ وحبیب ربنا۔ ومحبوب ربنا۔ وعلوینا۔ وبنیاتنا ومفتینا۔ ومقتینا۔ وعیوننا۔ وعیننا۔ ووکیلنا۔ وکفیلنا۔ وشفیعنا۔ وشفاءنا۔ وملجانا۔ وماوانا۔ وقرتنا وقرتنا عیوننا۔ وقرتنا ابصارنا۔ وقرۃ اجسادنا۔ وقرۃ ارواحنا۔ وقرۃ قبورنا۔ وقرۃ قلوبنا۔ وقرۃ صدورنا۔ ونورنا۔ ونور قبورنا۔ ونور قلوبنا۔ ونور صدورنا۔ ونور وجوھنا۔ ونور ابصارنا۔ ونور عیوننا۔ ونور اجسادنا۔ ونور ارواحنا۔ ونور قلبنا۔ ونور ایماننا۔ ونور اسلامنا۔ ونور حشرنا۔ ونور نشرنا۔ ونور عرش ربنا۔ ونور کرسی ربنا۔ لوح ربنا۔ ونور قلم ربنا۔ ونور ارض ربنا۔ ونور سماء ربنا۔ ونور جنات ربنا۔ ونور ذات ربنا۔ سیدنا ومولانا ___

نمبردار محمد عنایت اللہ قادری سانگلہ ہل

حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعض لوگ نبی پاک کے نام کو چومنے کو اچھا نہیں سمجھتے ــــ اور مخالف اصول کہتے ہیں ــــ بدعت
کہتے ۔ ان سے پوچھو بدعت کی قسمیں ہیں ــــ قرآن پر زبر زیر پیش ۔ زبر زیر پیش والا قرآن پڑھنا
بدعت ہے ۔ مسجد کو پکی بنانا یا زینت کرنا بدعت ہے ــــ صرف نحو کا پڑھنا بدعت ہے ۔ مسجد کے
مینار کے بنانا بدعت ہے ۔ پیٹ بھر کے کھانا ــــ جو کو ریشمی اور چھانا آٹا ــــ یہ سنت ہے ۔
لیکن توحید والے کئی کئی کھانے کھاتے ہیں ــــ درس گاہیں بنائی ہیں یہ بدعت ہے ــــ
بھینس کے بچے کو ۔ گائے کے بچے کو ۔ بکرا قربانی والا اس کو سب چومتے ہیں ــــ لڑکے کو چومتے
نبی پاک کو نا جائز کہنے والا اپنی پیدائش کو نہیں دیکھتا ۔ اگر چومنا شرک ہے تو پیدا
نبی پاک کے نام کو چومنا تعظیم ہے ۔ قرآن پاک میں ارشاد ۔ اذا جاءک المنافقون قالوا نشہد ۔
ــــ لکذبون ۲۸ منافقون ۔ منافق آ کے کلمہ پڑھا لا الہ الا ~~محمد رسول اللہ~~ ــــ انک محمد لرسول اللہ
پیارا کلمہ (ہے) جو نبی پاک کو حیات نہیں مانتا وہ کلمہ یوں پڑھے ۔ لا الہ الا اللہ کان محمد رسول اللہ
وہ یا نبی پاک کو زندہ نہیں مانتے ــــ محمد رسول اللہ تھے ــــ کلمہ حیاتی والا پڑھتا ہے ۔
اور عقیدہ مردہ ہونے کا رکھتا ہے ۔ مختلف مثالیں مثلاً یہ کالی ہے ۔ یہ محال ہے وغیرہ
اردو کے کلمے کے پیچھے یا دونوں کے لفظ لگ جائیں تو وہ حاضر مانی جاتی ہے ــــ یہ اسلامی
عقیدہ نہیں ہے ــــ منافق کا کلمہ اس کا ترجمہ ــــ بیشک آپ 3 دفعہ اللہ کے رسول ہیں ۔
معنے کے اعتبار سے مگر ان کا بکا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ مومن نہیں ــــ لکذبون ۔
مضبوطی سے کلمہ پڑھا اور اللہ رب نے مضبوطی سے دکھایا یہ مومنین نہیں ــــ کلمہ زبان کا تو لفظ
پڑھ بھی پڑھا بے ایمانی کی مہر بھی لگ گئی ــــ کیسے یہ کہنا سب مسلمان ہیں کلمہ گو ہیں
منافقوں کو ایمان نصیب کیوں نہیں ــــ ان المنافقین فی الدرک الاسفل ــــ ابوجہل سے
زیادہ عذاب ہوگا ــــ (مولوی صاحبان کے بارے میں باتیں کرتے ہیں) منافق سب کچھ
کرتے ہیں ۔ زیارت بھی ۔ حج زکوٰۃ نماز بھی ــــ منافق میں کیا خرابی ہے ــــ بجلی کی
مثال مثلاً بلب بلکہ بجلی کے کرنٹ کسی اور چیز کا نام ہے ــــ اعمال اور ایمان کا فرق ایمان
کرنٹ ہے ــــ (۱) علی کی نماز عصر ۔ (اور نبی کی محبت) فرض چھوڑا نبی پاک کا ادب
نہیں چھوڑا ــــ خانہ کعبہ میں نماز کا ثواب اتنا ہے ۔ تو نبی پاک کو دیکھنا کتنا ثواب ہے ۔
ایمان کا کرنٹ کیا ہے بارگاہ نبوت کا ادب ہے + بچے والدین کے نافرمان ہوں تو ان کے بارے میں

نبی پاک کا نیاز مند نہیں اس کا شمار نہیں ۔ منافقوں کے قلوب میں نبی پاک کا ادب نہیں تھا ۔
اعمال کرنے سے کچھ حاصل نہیں ۔ ایمان کا معنی ۔ نبی پاک کو دل دینے والا ۔ اسلام کا معنی
حضور کے پاؤں پہ سر رکھنا ۔ صحابی نے منت کی اگر مکہ فتح ہو گیا تو کعبے کے دروازے کو
چوموں گا ۔ نبی پاک نے ارشاد فرمایا ۔ اِذْهَبْ اِلٰی دَارِكَ وَقَبِّلْ قَدَمَیْ اُمِّكَ ۔
والدہ کے پاؤں کو چومنا ۔ والدین کے چہرے کو دیکھنا سو حج کا ثواب ۔ اعتراض کرتے ہیں
کہ بنیادوں میں پیدا کیا ہے ۔ ۲ اعتراض ۔ بابا صاحب کی بہشتی کھڑکی لکھا ہے ۔ ماں کے پاؤں کے نیچے
جنت ہے ۔ نبی کریم نے گھر گھر بہشتی دروازہ بنا دیا ہے ۔ امام ابو احمد اسحاق حاملی
کے بالوں کو چومتی ۔ پڑوسی کا خواب ۔ شام کو گھر آیا ماں کے قدموں پہ دھول پڑی تھی ۔ داڑھی کے
بالوں سے صاف کیا ہے ۔ نبی پاک کا نام چومنے سے شرک ہو جاتا ہے ۔ شرک کا معنی ۔
موت کا معنی کیا ہے ۔ وہابی سے کہا ۔ تو نبی پاک کو مرا سمجھتا ہے ۔ مجھے موت کا معنی نہیں آتا ۔
ہاتھ چومنے کا مسئلہ ۔ فتح الباری شرح بخاری ۔ عینی شرح بخاری ۔
(۱) علی اور امیر معاویہ کی جنگ ۔ امیر معاویہ کافر ہے تو خود بتا کہ حضرت علی نے فتح کیوں
نہیں ۔ اگر امام حسن نے امیر معاویہ کی بیعت کی ہو تو تم اس کو کیا کہو گے ۔ بیعت کافر کی ہی
یا مسلمان کی ہے ۔ کتاب مشارق الانوار پڑھو گے تم خود ۔ فاسق و فاجر کی بیعت
نہیں کافر کی کیسے کر گئے ۔ امام حسین نے چالیس ہزار فوج کے ساتھ مقابلہ کیا لیکن ۔
شرح عقائد کا مسئلہ در اشیاء کی تعداد ۔ صحابہ کرام کی تعداد ۔ ایک ایک صحابی ایک ایک
نبی کا مظہر ہے ۔ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں ۔ بڑے بڑے اولیاء کاملین فرماتے ہیں ۔ محدثین فرماتے
ہیں ۔ سو غوثوں کی غوثیت کا درجہ ایک ترازو کے پلڑے میں رکھا جائے نبی پاک کے صحابی کی گھوڑے کی
ٹاپ کی مٹی کے برابر درجہ نہیں ہو سکتا ۔ آج کل نتھو فتو للو پنجو کہتے ہیں ہم مومن ہیں ۔
فلاں صحابی ایسا ہے ۔ اگر معیزہ نبی پاک کو دل نہ دیا سوا نکتہ چینی کے سوا حاصل نہیں ہو گا کہ
کسی پہ نکتہ چینی کرنا ۔ دلیل ہے کہ اس نے نبی پاک کو دل نہیں دیا ۔ اگر دل دیا ہوتا تو نبی پاک کے گلی کے کتوں
کے پاؤں چومتا ۔ ہاتھ چومنے کا مسئلہ باب الحج ۔ حجر اسود چومنے کا ۔ امام عسقلانی ۔ امام
عینی ۔ دو بڑے محدث ہیں ۔ ہر وہ چیز جو قابل تعظیم ہے اس کا چومنا جائز ہے ۔ قرآن کا چومنا ۔
قرآن کا چومنا کہاں ہے ۔ ایک حدیث ایک آیت چومنے کی نکالو ۔ نبی پاک کے نام کا چومنا نہیں آیا

تو قرآن کا چومنا کہاں ہے۔ بخاری کا چومنا کہاں ہے۔ علماء بیٹھے ہیں۔ کراچی صدر شہر ہے پاکستان کا
کوئی وہابی دیوبندی لے آئے حدیث پاک۔ قرآن کو چومنے والا مشرک نہیں ——— یہی پاک
کے نام کے ساتھ عداوت ہے۔ جو یہ حدیث لائے تقبیل القرآن۔ حضور کے زمانے میں
کتابی شکل قرآن کی نہ تھی۔ ماں کا قدم۔ باپ کا قدم۔ پیر کا قدم۔ حدیث کا چومنا۔ قرآن کا
کا چومنا۔ تقبیل و قبور صالحین جائز — فتح الباری شرح بخاری۔ وہابی لوگ گمراہ کریں۔
عینی شرح بخاری۔ فتح الباری شرح بخاری۔ امام عسقلانی جو ایک لاکھ حدیث کا حافظ ہے۔
اولیاء کاملین کی قبروں کا چومنا بھی جائز ہے ——— غلط ثابت کردیں ایک ہزار بیس ہزار انعام
کرائیں۔ نہ ماننے والوں کا کوئی علاج نہیں۔ جو ابو جہل سے لے کر آج تک چلی آرہی ہے —o—
(روح البیان تفسیر قرآن — پ۲۲ احزاب۔ ان اللہ وملٰئکتہ ——— علی النبی = جلد ۷)

—o—

Abbas

۶—۴—۲۰۱۴ ۵—۲۱—۳۲
۴—۳—۱۴۳۵ (PM) (بدھ)

—o—

کتنے نگر سا ہیں پانچ مدینے کے پھول ——— کربلا نگر کی قسمت پر لاکھوں سلام۔ (1)
جن کے ٹکڑوں سے پلے سارا جہاں ——— اس سخی کی سخاوت پہ لاکھوں سلام۔ (2)
(3)

—o—

واقعہ کربلا (ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی)

الحمد للہ ـــــ ان اللہ اشتری من المؤمنین ـــــ الجنۃ ۔

اسلام کی متاع کو بچایا حسینؓ نے — اپنے لہو کا پہرہ بٹھایا حسینؓ نے
ہے حشر تک وہ ملت درسِ آبرو — جو خاک کربلا پہ پڑھایا حسینؓ نے
ہے آج بھی وہ مسجد و منبر کی روشنی — دیا جو حرم میں جلایا حسینؓ نے
ہے آج بھی یزیدیت ماتم میں مضطرب — ایسا نشان عبرت بنایا حسینؓ نے
ہر لمحہ لاکھوں سجدے ہیں پروردگار کو — لیکن انوکھا سجدہ نبھایا حسینؓ نے
تا دیر رہتی خیالوں میں آصف کے کربلا — تب خاک کربلا پہ جلایا حسینؓ نے

اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ واتم برھانہٗ واعظم شانہٗ کی حمد وثنا اور حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات ۔ زینتِ بزمِ کائنات دستگیرِ جہاں ۔ غم گسارِ جہاں ۔ سید سروراں حامی بیکساں ۔ قائد المرسلین ۔ ختم النبیین ۔ احمد مجتبیٰ ۔ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار گوہر بار میں ہدیۂ درود وسلام عرض کرنے کے بعد ـــــ زِیْدَ مَجْدُہٗ ۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اپنی نوازشات سے نوازتا ہے ۔ اس کے کرم کے پھول ہر لمحہ انسان پر برستے رہتے ہیں ۔ ایک آن میں اس کی جتنی نعمتیں بندہ مومن کے لیے اترتی ہیں ۔ انسان کی کروڑ سال کی زندگی ہو ۔ پھر وہ ایک لمحہ کے احسانات کو گن نہیں سکتا ۔ ان کا شکر ادا کرنا ۔ اور کما حقہٗ حق ادا کرنا ۔ یہ بڑی دور کی بات ہے ۔ رب ذوالجلال نے یہ پوری انسانی زندگی اور اس کے ہمہ جہت تسلسل کو آزمائشوں اور امتحانات سے بھر رکھا ہے ۔ خالقِ کائنات جل جلالہ جس کو جتنا بڑا منصب دیتا ہے ۔ اس کا اتنا ہی بڑا امتحان لیتا ہے ۔ اور جس کا جتنا بڑا امتحان لیتا ہے ۔ اس کو اتنا ہی بڑا انعام عطا فرماتا ہے ۔ خالقِ کائنات کی طرف سے یہ آزمائشیں انسانی زندگی کا حصہ ہیں ۔ ایک ہی چیز کے دو نام بن جاتے ہیں ۔ اگر کوئی انسان اللہ کا مجرم ہے باغی ہے ۔ اور سرکش ہے ۔ اس پر ایسے لمحات عذاب بن کے مسلط ہوتے ہیں ۔ اور کوئی شخص مقبول بارگاہ ہے خالقِ کائنات جل جلالہ کا مقرب ہے اس کے لیے یہ لمحات اس کی مزید سعادتوں کا سبب بن جاتے ہیں ۔ خلق الموت والحیوٰۃ ـــــ عملاً ۔ یہ پورا سلسلہ کائنات میں ۔ زندگی اور موت کا یہ آزمائشوں کا سلسلہ ہے ۔ خالقِ کائنات جل جلالہ آزمائش کرتا ہے ۔ اور اس کے مقاصد وہ نہیں جو ہمارے ہاں امتحانات کے ہوتے ہیں ۔ ہم کسی کا امتحان لیتے ہیں ۔ تو اس لیے

کر پتہ چل جائے۔ کہ اس کی صلاحیت کتنی ہے۔ اس نے کتنا سبق یاد کیا ہے۔ اس کا کس حد تک علمی مبلغ ہے۔ اور کتنا معیار اونچا ہے۔ امتحان کے بعد ہمیں پتہ چلتا ہے۔

لیکن رب کائنات تو سینوں میں سوئے ہوئے راز بھی جانتا ہے۔ اس کو روز ازل سب کچھ پتہ ہے تھا۔ کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے۔ یہ تین زمانے تو ہمارے لئے ہیں۔ اس کے لئے تو حال ہی حال ہے۔ مستقبل بھی حال کی طرح ہے۔ ماضی بھی حال کی طرح ہے۔ اس کے باوجود وہ امتحان لیتا ہے۔ وہ نتیجہ اس امتحان دینے والے کی ولادت سے پہلے بھی جانتا ہے۔ اس کو خبر ہے کہ فلاں بندے میں کیسی صلاحیت ہے۔ اس میں فسق ہے یا تقویٰ ہے اس میں شجاعت ہے۔ یا بزدلی ہے۔ اس کے اندر فسق کے کانٹے ہیں۔ یا ایمان کے پھول ہیں خالق کائنات ازل سے جانتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی امتحان لیتا ہے۔ تاکہ مخلوق کو ذرہ ذرہ کا پتہ چل جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی کا کوئی اعتراض باقی نہیں رہنے دیتا۔ اس کا ایک نظام عدل ہے۔ اس کے سب تقاضے پورے کرتا ہے۔ اگر وہ امتحان نہ لے۔ قیامت کے دن جب درجات کا اعلان ہو۔ تو ہو سکتا ہے ہر شخص امیدوار بن جائے۔ اے اللہ یہ جنت الفردوس کے بالا خانوں کا اتنا بڑا حصہ جو فلاں شخص کو دیا جا رہا ہے۔ اس کا مستحق تو میں ہوں۔ یہ میرا ہے۔ کوئی شخص دوسرا تقاضا کر سکتا ہے۔ اے اللہ یہ جنت کی سرداری کی جو سیٹ ہے یہ تو مجھے ملنی چاہئے۔ یہ کسی اور کو کیوں دی جا رہی ہے۔ خالق کائنات آزمائش میں ڈالتا ہے۔ امتحان لیتا ہے۔ تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے جس کا جتنا بڑا امتحان ہوتا ہے۔ اس کا اتنا بڑا ہی انعام ہوتا ہے۔ جنت کی سرداری کی سیٹ اسے ملے گی جو کربلا کا امتحان پاس کرنے والا ہوگا ـــــ خالق کائنات ازل سے جانتا تھا۔ کہ حضرت امام حسینؑ اور ان کے رفقاء کس شجاعت کے مالک ہیں۔ کتنا حوصلہ ہے۔ کتنا صبر ہے۔ کس قدر استقامت ہے۔ وہ کس قدر تسلیم ورضا کے پیکر ہیں۔ لیکن اللہ مخلوق پر اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہے۔ کہ دیکھو میں تو جانتا تھا۔ لیکن میں نے پوری کائنات کو دکھا دیا ہے۔ زمین نے بھی دیکھا۔ آسمانوں نے بھی دیکھا۔ صحراء کے ذرات نے دیکھا۔ ہواؤں کے سناٹوں نے دیکھا۔ گھوڑوں کی آواز نے دیکھا۔ برستے تیروں نے دیکھا۔ چاروں طرف سے کانٹوں نے گھیرا ہوا تھا۔ پھر بھی کھلا ہوا تھا۔ عجیب خوش مزاج تھا کہ خالق کائنات امتحان لیتا ہے۔ تاکہ فرشتوں کو پتہ

چل جائے۔ اور تاکہ انسانوں کو پتہ چل جائے تاکہ وہ پوری مخلوق جو انسان کی خدمت پر لگی ہوئی ہے۔ اسے پتہ چل جائے۔ کہ میرا مخدوم کیا کر رہا ہے۔ کائنات کا ہر ذرہ۔ انسان کی خدمت میں ہے۔ یہ آسمان یہ زمین نباتات ہوں۔ جمادات ہوں۔ حیوانات ہوں۔ ہر چیز انسان کے لئے ہے۔ ہر چیز اپنی ڈیوٹی میں ہے۔ اللہ انہیں بھی بتانا چاہتا ہے۔ کہ جس کی خدمت کر رہے ہو وہ دیکھو میری خدمت کیسے کرتا ہے۔

لا الشمس ینبغی ——— یہ سورج آسمان پہ آتا ہے۔ تو وقت پر جاتا ہے۔ تو وقت پر اللہ کا کہنا مانتا ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ سورج کے جانے کا وقت ہو۔ اور کہہ دے کہ میں نہیں جاؤں گا۔ چاند کے آنے کا وقت ہو۔ غافل ہو جائے کہ میں نہیں آؤں گا۔ رات دن کا راستہ روک لے۔ دن رات کا راستہ روک لے۔ نہیں نہیں۔ فرمایا ہر ایک اپنے اپنے مدار میں حرکت کر رہے ہیں۔ یہ ساری کائنات جو اپنے نظام میں لگی ہوئی ہے۔ بندیا کو دعوت فکر دیتی ہے۔ کہ بندے میں اللہ کی ڈیوٹی میں مصروف ہوں۔ تو بتا تو کیا کر رہا ہے۔

زمین سبزہ اگاتی ہے۔ اس کی اپنی قربانی ہوتی ہے۔ اس کی صلاحیت خرچ ہوتی ہے۔ اس لئے تو مسلسل جب فصلیں اگتی ہیں۔ زمین بانجھ ہو جاتی ہے۔ زمین قربانی کرتی ہے۔ تو نباتات جنم لیتے ہیں۔ نباتات بھی قربانی دیتے ہیں۔ کچھ تو براہ راست انسان کے لئے قربانی ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ حیوان کے لئے قربان ہوتے ہیں۔ اور حیوان پھر انسان کے لئے قربان ہو جاتے ہیں۔ نباتات جمادات حیوانات یہ قربانی کا ایک تسلسل ہے۔ جو انسان کے لئے ہر وقت دینی قربانی کی پیشکش کر کے یہ انتظار میں کرتے ہیں۔ انسان تو مخدوم بنا بیٹھا ہے۔ بیچاروں کی قربانی کو لے رہا ہے۔ اپنی قربانی بھی تو دکھا دے۔ کربلا کے میدان میں حضرت امام حسین نے کائنات کے ہر ذرے کو جواب دے دیا۔ اگر تم نے خدمت انسان کی ہے۔ تو انسان خدمت الحق میں مصروف ہے۔

رسول اکرم نور مجسم ﷺ سے پوچھا گیا۔ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً سب سے سخت امتحان کس کا ہوتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ الانبیاء۔ جامع ترمذی کی حدیث ہے۔ فرمایا سب سے سخت امتحان اللہ کے پیغمبروں کا ہوتا ہے۔ اس واسطے کہ اللہ کی مخلوق میں ان کو کوئی برا نہیں۔ تو ان کا امتحان بھی اس لیول کا ہے۔ ثُمَّ الْاَمْثَلُ۔ پھر اس کے بعد

جس کا درجہ ہے۔ اس کا اس کے بعد امتحان ہے، جس کا مزید نیچے درجہ ہے۔ اس کا مزید نیچے
امتحان ہے۔ رشتہ کا کر دل ملی قسمت دیتے ہیں۔ میرے محبوب علیہ السلام نے ایک معیار بیان
کر دیا۔ دنیا میں بندے کا امتحان اس کے دین کے معیار سے ہوتا ہے۔ جس کا دین مضبوط ہوتا ہے
اس کا امتحان سخت ہوتا ہے، جس کا دین کچا ہوتا ہے۔ اس کا امتحان کمزور ہوتا ہے۔
جس کو اللہ زیادہ آزمائشوں میں ڈال رہا ہے۔ اور وہ صبر کر رہا ہے۔ خالق کائنات اس کو زیادہ
درجات عطا فرما رہا ہے۔ یہ بات اس لئے سمجھنا ضروری ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں اگر اتنے ہی پیارے
تھے۔ نواسہ کا ایسا کیوں ہوا۔ اگر اتنے پیارے تھے تو بھوک میں ان کا کیوں گیا۔ اتنے ہی پیارے تھے تو
تو ان پر تیر چلے خون بہتا رہا۔ ان کی مدد کیوں نہیں کی گئی۔ اصل میں معاملہ مدد کرنے یا نہ کرنے کا
نہیں ہے۔ یہ محبت عشق کا دستور نرالا دیکھا۔
یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کو خالق کائنات روز ازل سے منتخب کر لیتا ہے۔ آزمائش کے لئے دعائیں
کرتے۔ لیکن آ جائے تو پھر رخصت کی اپیل نہیں کرتے۔ خالق کائنات نے جب منتخب کر لیا۔ پھر
بڑے منصب کی عطا کر دیا۔ لہٰذا جرأت استقامت سے آگے بڑھے ہیں۔ سر تسلیم خم رکھا ہے
ایک لمحہ بھی حرف شکایت زبان پر نہیں آیا۔ اور اپنی جانیں اپنے خالق کے سپرد کر دیں
خالق کائنات ارشاد فرما رہا ہے۔ ولنبلونکم بشیء ——— ہم تجھے آزمائیں
گے۔ تھوڑا سا خوف دے کر۔ والجوع اور تھوڑی سی بھوک دے کر۔ ونقص من الاموال والانفس
والثمرات۔ اور نقصان دے کر جان کا مال کا۔ اور پھلوں کی قربانی کا۔ وبشر الصابرین۔ اور میرے
محبوب امتحان کو ہم مستقبل میں لے گئے۔ لیکن آپ ابھی صبر کرنے والوں کو بشارت عطا فرما دو۔
قرآن مجید کی اس آیت کے اندر اللہ نے چند سوالات کا ذکر کیا۔ انسان کی ایک فطرت ہے۔
جس وقت امن سکون میں بیٹھا ہو۔ نعمتیں مل رہی ہوں۔ اگرچہ وہ کوئی منعم مجازی ہی ہو۔
اس کا بھی شکر کرتا ہے۔ اس کی بڑی تعریف کرتا ہے۔ لیکن جب غم کے کانٹے چبھتے ہیں۔ تو یہ
فطرت ہے۔ کہ انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ تو خالق کائنات فرما رہا ہے۔ ہم تجھے آزمائیں گے۔ جن
پر امن کے سمندر برس رہے ہیں۔ جن کے اردگرد خوشبوؤں کی ریل پیل ہے۔ جن کی طرف مسرتوں
کا چراغاں ہے۔ اے بندو۔ اس سے کام پورا نہیں ہوگا۔ ہم تجھے آزمائش میں ڈالیں گے۔ آزمائش
میں رکھ کے ہم دیکھیں گے۔ ہم جانتے ہیں۔ تم کیا کرو گے۔ لیکن ہم تو کسی کو بتانا چاہتے ہیں۔ ہم تجھے

آزمائیں گے۔ بھوک دے کر، پیاس دے کر، اور مختلف نقصان دے کر، مختلف درد اور زخم دے کر۔ مختلف قربانیوں سے ہم تجھے آزمائیں گے۔ یہ آزمائش کا سلسلہ جاری رہا۔ کہیں ایک امتحان تھا۔ کہیں دو امتحان تھے۔ کہیں تین امتحان تھے۔ کسی جنگ کے اندر مسلم امہ کے لشکر لڑ رہے ہیں۔ ان کے گھر محفوظ ہیں۔ کوئی قربانی دے رہے ہیں۔ ان کے بچے محفوظ ہیں۔ کوئی اگر تعداد میں تھوڑے سے ہیں تو ان کا وطن اپنا ہے۔ اگر دشمن کا رعب زیادہ ہے۔ ان کے پاس کھانے پینے کے لئے سب کچھ موجود ہے۔ کربلا کا کمرہ امتحان وہ کمرہ امتحان تھا جس نے بیک وقت ان ساری آزمائشوں کو اکٹھا کر دیا ہیں۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان یہ ہے کہ ہر امتحان کو سو فیصد نمبروں سے زائد امتیاز سے پاس کر لیا ہے۔

ہم تجھے آزمائیں گے۔ جس آزمائش کا وعدہ کیا جا رہا تھا۔ کربلا میں اس کے سارے تقاضوں کو پورا کر دیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جن لوگوں نے جہاد میں حصہ لیا۔ بعد والے اس عظمت کو نہیں پا سکتے۔ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے پوچھا تھا۔ کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز افضل ہیں یا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن مبارک کہنے لگے۔ تم کیا تقابل پوچھتے ہو۔ سیدنا امیر معاویہ رض جس گھوڑے پر بیٹھ کر رسول ص کی قیادت میں جہاد کے لئے جاتے تھے۔ اس گھوڑے کی ناک میں جو غبار پڑتا تھا۔ وہ بھی عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے یہ اپنی جگہ طے شدہ حقیقت ہے۔ ان ذوات کی عظمت اپنی جگہ ہیں۔ لیکن میں اس لحاظ سے اس بات کو بیان کر رہا ہوں گا۔ کہ یہاں آزمائشیں کتنی زیادہ ہیں۔ گھر سے دوری ہے۔ غربت، اجنبیت ہے۔ پردیس ہے۔ اور رسول اکرم ص کا نواسا ہے۔ موت الغریب شہادۃ اگر پردیس میں کوئی بیمار ہو جائے اور پردیس میں وہ جنگ کے علاوہ فوت ہو جائے۔ وہ بھی شہید ہو جاتا ہے۔ یہ گھر سے دوری ہے۔ پانی بند ہے۔ مختلف مصائب ہیں۔ ہر طرف موت منہ کھولے کھڑی ہے۔ اور بیٹوں کی قربانیاں ہیں۔ جگر پاروں کی قربانیاں ہیں۔ اور پھر اپنی قربانی ہے۔ سب کچھ ہو گیا ہے۔ حضرت امام حسین رض نے صبر کے تقاضے پورے کئے ہیں۔ اور محبوب علیہ السلام کی طرف سے بشارتوں کے مستحق قرار پائے ہیں۔

حضرت سیدنا امام حسین رض آپ کو کچھ چیزیں انفرادی عطا ہو گئیں۔ یہ پہلے ہی جنتی عظمتوں کے پیکر تھے۔ ان کا انکار نہیں ہے۔ لیکن جب نبی اکرم ص کے وصال کا وقت قریب

تھا۔ سیدہ فاطمۃ الزاہرا آ گئیں۔ درجنوں مآخذ میں یہ حدیث شریف موجود ہے۔ کہتی ہیں
"ھٰذان ابنَاکَ فَوَرِّثْھُمَا شَیْئًا" ابا جی یہ دونوں آپ کے شہزادے ہیں۔ ان دونوں کو کچھ
وراثت عطا فرما دیں۔ سیدہ فاطمہؓ مانگنے آئی ہیں۔ اور درگاہ نبوت سے مانگ رہی ہیں۔ تو وہ
کوئی سونے چاندی کا سوال نہیں تھا۔ میرے محبوب علیہ السلام اعلان فرما چکے تھے۔ نحن الانبیاء
لا نُوَرِّثُ ولا نُوَرَّثُ۔ ہم انبیائے کرام کا ورثہ سونا چاندی نہیں ہوتا تھا۔ ترکنٰہ صدقۃ۔ جو
ہم چھوڑتے ہیں۔ وہ صدقہ بن جاتا ہے۔ ہمارا ورثہ ہماری نبوت کی روشنی ہے۔ ہماری نبوت کا
فیض ہے۔ ہمارے دین کا چراغاں ہے۔ یہ ہمارا ورثہ ہے۔ آج سیدہ فاطمہؓ محبوب علیہ السلام کے پاس
مانگنے آ گئی ہیں۔ وہ جانتی ہیں کہ کیا مانگ رہی ہوں۔ اور محبوب علیہ السلام جانتے ہیں۔ کہ ان کو
کیا عطا فرمانا چاہیے۔ یہ وہ بارگاہ ہے۔ جہاں تو کوئی اجنبی مانگنے آ جائے۔ تو بے بسی سے
تاجدار بنتے ہیں۔ میرا رب ہے سے گرفتار ہے۔ آج وہ مانگنے آئی ہے
جس کو جگر کا ٹکڑا فرمایا ہے۔ انہوں نے سوال کیا۔ تو کتنا دیا ہو گا۔ اندازہ کیا ہو گا۔ معیار کتنا بڑا
ہو گا۔ اس کو سمجھنے کے لیے۔ پہلے یہ تو ذہن میں رکھو۔ ان کے ہاتھوں میں آتا کتنا ہے۔ ایک ہتھیلی میں
کیا سماتا ہے۔ چلو بھر میں تو کتنا بڑا ہوتا ہے۔ اور پھر ان کا خزانہ کتنا بڑا ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث
ہے۔ میرے محبوب علیہ السلام مدینے شریف میں کھڑے ہیں۔ نماز کی امامت فرما رہے ہیں۔ جماعت
کرا رہے۔ ہاتھ اونچا کیا۔ پھر نیچے کر لیا۔ قدم آگے بڑھائے۔ پھر پیچھے ہٹا لیے۔ صحابہ کرام نے نماز
کے بعد پوچھا۔ یا رسول اللہ ہم نے آج کچھ دیکھا ہے۔ یوں لگتا تھا۔ کوئی چیز پکڑ رہے ہو۔ پھر کچھ بھی
نہیں پکڑا۔ قدم آگے بڑھائے تھے۔ پھر پیچھے ہٹا لیے۔ اس سے پہلے نماز میں یہ معاملہ نہیں ہوتا تھا۔ آج
کیا ماجرا تھا۔ میرے محبوب علیہ السلام فرمانے لگے میرے صحابہ جب میں نے ہاتھ بلند کیا تھا۔ تو میں جنت کا گچھا
توڑنے والا تھا۔ میں جنت کا پھل توڑنے والا تھا۔ کوئی مانع حجاب درمیان میں موجود نہیں تھا۔ گچھا میرے
ہاتھ کے اندر آ چکا تھا۔ مگر مجھے یہ خیال آ گیا۔ کہ ایمان بالغیب کی بڑی فضیلت ہے۔ اللہ نے جنت کو
چھپایا ہوا ہے۔ ایمان کی خاطر اگر میں نے گچھا ظاہر کر دیا۔ تو یہ حکمت کے کہیں تقاضوں کے خلاف
نہ ہو۔ لہٰذا میرے صحابہ اگر وہ ہاتھ لگ رہا تو آ جاتا۔ مگر میں نے توڑا نہیں ہے۔ تاکہ ایمان بالغیب کی فضیلت
برقرار رہے۔ کیسا مقام ہے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے۔ ہمارا بیان سیرت بیان کرنا کا ایک انداز یہ ہے
کہ لوگ جب جنت پر گردان مکمل کر دیں۔ کہ ان کے پاس دو ہاتھ ہیں ہمارے بھی دو ہاتھ ہیں۔ ان کے بھی دو قدم

تھے۔ ہمارے بس دو قدم ہیں۔ تو کیسے ممکن ہے کہ یہ سیرت کا بیان ہو گیا ہے کہ میں کتنا ہوں کہ سیرت پوشیدہ ہیں۔ کہ کتنے جامع
ان کے پاؤں کتنے بڑے ہیں۔ سیرت یہ ہے کہ پتا چل جائے۔ کہ پاؤں کتنا ہے اور پہنچا کہاں تک ہے۔ بخاری
شریف میں ہے کہ کھڑے تو مدینہ شریف میں ہیں۔ زمین سے لے کر آسمان تک پانچ سو سال کا سفر ہے۔
ہر آسمان کے اندر پانچ سو سال کا سفر ہے۔ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانچ سو سال کا
سفر ہے۔ سات آسمانوں سے پار جنت ہے۔ پھر اس کی بلندی ہے۔ پھر اس کا باغ ہے۔ پھر اس کا محل
ہے۔ یہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک ہے۔ اور پاؤں کی بلندی ہے کہ مدینہ شریف میں کھڑے ہیں۔
مگر پاؤں فردوس کے باغ تک پہنچا ہے۔

———— • ————

پھر بیان کیا۔ میرے صحابہ میں نے پھل توڑا نہیں۔ میرے ہاتھ کے اندر جو گچھا آ گیا تھا۔ میرا ہاتھ محیط تھا
ہاتھ کے اندر آ گیا تھا۔ وہ کتنا تھا۔ وہ گچھا اتنا بڑا تھا۔ اگر قیامت تک انسان کھاتے رہیں گے۔ پھر بھی میرا ایک
گچھا ختم نہ ہوتا ———— جن کا ایک گچھا اتنا ہے۔ تو چلو کتنا بڑا ہوگا۔ جن کا چلو اتنا بڑا
ہے۔ ان کا خزانہ کتنا بڑا ہوگا۔ اور فرمایا اوتیت مفاتیح خزائن الارض۔ مجھے تو اللہ نے زمین کے سارے
خزانوں کی چابیاں دے دی ہیں۔ آج ان کی بارگاہ میں۔ حضرت فاطمہ الزہرا ادب سے مانگنے آئی ہیں اور
حبیب علیہ السلام عطا فرمانے لگے ہیں۔ اب تصور کر لیا کیا کچھ عطا فرمایا ہوگا؛

(B) حضور نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں عطا کی ہیں۔ ایک ماہ کی مسافت پہ دشمن کو خوف سے ڈرایا۔
جو دکھتا چھوڑے ہوتا ہیں۔ کہ جب اب میرے پاؤں کو یہاں کے پیچھے بیٹھے ہوں گا۔ اللہ نے میری مدد خصوصی رعب
سے فرمائی ہے کہ جتنا مجھے رعب دیا ہے اتنا اللہ نے کسی نبی کو رعب نہیں دیا۔

اس رعب کے بارے میں فرمایا۔ اے فاطمہ میں نے اپنے رعب کا ورثہ اپنے حسن کو دے دیا۔ میں نے اپنی
سرداری کا ورثہ بھی ان کو دیا۔ میرا یہ بیٹا سرداروں کا کام کرے گا۔ یہ قائد ہوگا رہبر ہوگا۔ لیڈر رہے گا۔
بلکہ ایک شام پھر تو مسجد نبوی شریف میں خطبہ دے رہے ہو گے۔ اتنا عجیب انداز تھا۔ حضرت امام حسن۔ کو ساتھ
لے کر منبر پر بٹھایا ہوا تھا۔ ایک لمحہ انہیں دیکھتے تھے۔ اور پھر مجمع عام کو دیکھتے تھے۔ اور اس دوران فرمایا ہے کہ
اِنَّ ابْنِی هٰذَا سَيِّدٌ۔ لوگو میرا یہ بیٹا سید ہے۔ میرا بیٹا لیڈر ہے۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ فرمایا ایک
وقت وہ آئے گا۔ جب میری امت میں تفرقہ ہو جائے گا۔ اختلاف ہو جائے گا۔ میرا یہ بیٹا امت کو ایک جھنڈا
کے نیچے جمع کرے گا۔ فرمایا میں نے ان کو ورثہ دے دیا ہے۔ اپنی ہیبت کا۔ اور اپنی سیادت کا۔ میں خود
مسلم دل تھی۔ امام الانبیاء ہوں۔ میں نے اپنا سرداری کا تحفہ اپنے حسن کو دے دیا ہے۔ حضرت امام حسن کی

جو ورثہ پایا تھا۔ چشم فلک گواہ ہے۔ انہوں نے اس کا حق ادا کر دیا۔ جس وقت امت میں اختلاف ہو چکا تھا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس بات کو ثابت کر دیا کہ جیسے نانا جی نے سخاوت بعد اتحاد کا ورثہ عطا فرمایا ہے۔

دوسری طرف فرمایا حسین، فلہ جرأتی وجودی۔ اے فاطمہ میں اپنے حسین کو بھی دو چیزوں کا ورثہ دیا ہے۔ ایک ورثہ ہے جرأت کا ہے۔ دوسرا ورثہ ہے جود کا۔ میں خود جری ہوں۔ میری جرأت زمانے میں معروف ہے۔ اور یہی وجہ تھا۔ جب حنین کے میدان میں صحابہ کے پاؤں اکھڑ گئے ہو گئے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر بیٹھے اکیلے دشمن کی طرف بڑھ رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ خچر کی لگام کو کھینچ کے روکنے کی کوشش کرتے رہے۔ تو میرے محبوب علیہ السلام نعرہ لگا رہے تھے۔ انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب میں نبی ہوں۔ میں کوئی جھوٹا نہیں ہوں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ ان کافروں کو بھگانے کے لیے میں اکیلا کافی ہوں۔

میں نے امام حسین کو اپنی جرأت کا ورثہ دے دیا ہے۔ اور میں نے ان کو اپنی جود کا سخاوت کا ورثہ دے دیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیٹے کو جو حصہ دیا تھا چشم فلک گواہ ہے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس ورثے کی وراثت کا کربلا میں حق پورا کر دیا۔

حضرت امام حسن کو اپنی تربیت میں رکھا۔ اور اس انداز سے تربیت فرمائی کہ جب درس قرآن جاری تھا۔ فہم حدیث کا کورس جاری تھا۔ جب ولایت اور معرفت کے جام پلائے جا رہے تھے۔ اور جس وقت شریعت و طریقت کے لحاظ سے ان کو ماہر بنایا جا رہا تھا۔ اس قدر کس اہتمام ہوگا۔ کتنی برکت کا نزول ہوگا۔ کیا سائبان کرم لگا ہوگا۔ اس کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے جب یہ شہزادے کشتی کرتے تھے۔ (۱) عرش سے جبرائیل داد دینے کو آتے تھے۔ جن کے تفریح وقت کا اندازہ یہ ہے۔ اللہ نے ان کے لیے کتنا بڑا اہتمام فرمایا ہوگا۔ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تشریف فرما ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود موجود ہیں۔ حضرت امام حسن۔ حضرت امام حسین کے درمیان کشتی جاری ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر کے بعد فرماتے ہیں۔ ھیّی حسن۔ جس کا معنی تھا شاباش حسن۔ چلے حسن۔ جس وقت یہ داد دی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر بولے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کرنے لگیں ابا جی اگر داد دینا مقصود ہے۔ دونوں کو دو۔ یا پھر دونوں کی باری خاموش ہو جاؤ۔۔ ایک کے لیے بولتے ہو۔ اور دوسرے کے لیے خاموشی ہے۔ ھیّی حسن کہتے ہو۔ تو پھر ھیّی حسین بھی کہو۔ تو آپ نے فرمایا

کی حوصلہ افزائی برابر ہو جائے۔ تو پھر محبوب علیہ السلام فرمانے لگے۔ فاطمہ تمہیں خبر نہیں۔ میں اِن کو ہی حسن کیوں کہتا ہوں۔ ابھی جبریل یہ کہہ کر گئے تھے کہ حسین ہے۔ کیونکہ حضرت جبریل علیہ السلام بھی حسین کہتے ہیں۔ تو میں بھی حسین کہہ رہا ہوں۔

یہ خصوصی نوازشات جن شہزادگان کے لیے تھیں۔ اپنے امتحان ان کے اسی معیار کے مطابق تھے۔ اور جو تفسیر قرآن مجید کی سینوں میں محفوظ تھی۔ حضرت امام حسینؓ نے اپنے خون کے ساتھ کربلا کی دھرتی پر اس تفسیر کو رقم کر دیا۔ اور ہمیشہ کے لیے مضمون قرآن کو اپنے سینوں کے اندر محفوظ فرما دیا۔ جس وقت حضرت امام حسینؓ یزید کے خلاف خروج کے لیے نکلے۔ آج لوگوں نے مختلف تبصرے ہیں اور اپنی بنائی ہوئی بہت سی داستانیں ہیں۔ تاریخ طبری میں حضرت امام حسینؓ کی تقریر موجود ہے۔ وہ نکلے تھے تو کیوں نکلے تھے مقاصد کیا تھے۔ پیش نظر کیا تھا۔ آج لوگ کہتے ہیں اقتدار اور کرسی کے لیے جا رہے تھے۔ رب کعبہ کی قسم ہے۔ کروڑوں کرسیاں ان کی جوتیوں کی غبار پہ قربان کی جا سکتی ہیں۔ وہ اقتدار خود نہیں چاہتے تھے۔ نانا جی کے دین کو اقتدار دلانا چاہتے تھے۔ اور اس عزم کے ساتھ نکلے ہیں۔ اس کا اظہار فرما رہے تھے۔

إِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ لَزِمُوا طَاعَةَ الشَّيْطَانِ وَتَرَكُوا طَاعَةَ الرَّحْمٰنِ وَأَتْلَفُوا الْحُدُودَ وَأَظْهَرُوا الْفَسَادَ وَتَسَحَّرُوا بِالْخَمْرِ ۝ یہ الفاظ مبارک ہیں۔ آج کی اس اجتماع کا حضرت امام حسینؓ جب عزیمتوں کا سفر کر رہے تھے آپ کی ہر ہر سانس خوشبوؤں سے معطر تھی۔ اس وقت یہ جملے آپ کی زبان سے نکل رہے تھے۔ فرمایا لوگو! غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا میں راہ کربلا کی طرف سوچ سمجھ کے نکلا ہوں۔ مجھے خبر ہے۔ اس راستے میں کتنی آزمائشیں ہوں گی۔ کتنے کانٹے چبھیں گے مگر میرے سامنے اتنا بڑا مقصد ہے۔ اس یزید اور اس کے گروہ نے اللہ کی بندگی کو چھوڑ دیا ہے۔ اور شیطان کی بندگی شروع کر دی ہے۔ اس نے حدود کو معطل کیا۔ عرب میں اور اسلامی دنیا میں اس نے ہر طرف فساد برپا کر دیا ہے۔ اور جو مال غنیمت ہے۔ اس کا ناجائز استعمال کر رہا ہے۔ وہ حدود اسلام اور شریعت کی جن کو آباد کرنے کے لیے میرے نانا جی طائف کے بازار میں پتھر کھاتے تھے۔ خون نکلا تھا بدر و حنین کے معرکے جن حدود کو آباد کرنے کے لیے منعقد ہوئے تھے۔ آج یزید ان کو پامال کرنا چاہتا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں حجرے میں بیٹھا رہوں۔ اور حدود کو گرایا جاتا رہے۔ میں نکل کے اپنی جان

اور اس کے حدود اسلامی کو ہمیشہ قائم کر دوں گا۔

یہ مقصد تھا جس کا واضح طور پر بیان کیا۔ اور اس کے علاوہ آپ کے جتنے بھی خطبات طبقات ابن سعد میں۔ یا بدایہ والنہایہ میں ہیں۔ یا سیر الاعلام والنبلاء۔ یا تہذیب الکمال میں ہیں یا مروج الذہب میں ہیں۔ یا ابن اثیر الکامل میں ہیں۔ یا اسد الغابہ، یا الاصابہ میں ہیں۔ ہر طرف آپ کے یہ شواہد موجود ہیں۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اپنے اختیار کے ساتھ جرأت اور استقامت کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ کسی سے کوئی بھیک نہیں مانگی۔ اپنی زندگی وار کے ہمیشہ کے لئے دین کو زندگی عطا کر دی ہے۔۔۔

یہی وجہ تھی جب قریب کربلا میں پہنچے تھے۔ جب حضرت حر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا کہ حسین تم آگے بڑھ رہے ہو۔ دیکھو تو سہی چار ہزار فوج ہے۔ اتنے لوگوں کا مقابلہ کیسے کر سکو گے۔ موت منہ کھولے کھڑی ہے۔ عافیت اسی میں ہے۔ راستہ بدل جاؤ۔ یہاں سے واپس چلے جاؤ۔ حضرت امام حسینؓ نے کہا أَفَبِالْمَوْتِ تُخَوِّفُنِي۔ اے حر کیا تو موت سے مجھے ڈرا رہا ہے۔ تمنا سے وہ ہے تو مجھے کب موت سے ڈراتا ہے۔ اگر موت سے کوئی بڑی چیز ہے۔ تو وہ پیش کرو۔ موت تم میرے لئے رکھتے ہو۔ موت کی میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ حر میں آج تمہیں وہی لفظ اور وہی نغمہ سناتا ہوں۔ جو میرے نانا جی کے شیر دل صحابہ لگاتے تھے۔ مدینہ شریف سے جب لشکر نکلا تھا۔ ایک دشمن کا بھائی سامنے سے آگیا۔ اس نے کہا بھائی گھر چلو۔ یہ لوگ جتنے جا رہے ہیں۔ ان میں سے صحیح کوئی بھی واپس نہیں آئے گا۔ یہ سارے موت کے دیوانے ہیں۔ اور تم اپنے آپ کو کیوں ہلاک کرنا چاہتے ہو۔ تو وہ صحابہ جن کا حوصلہ بلند عزم یہ تھا۔ ہے

شراب عشق احمد میں ایسی کیف و مستی ہے۔
کہ جانی دے کر میں ایک دو بوند مل جائے اور مستی ہائے۔

ان میں سے ہر ایک کی سانس نعرے لگا رہی تھی۔ وہ صحابی جو اس وقت انہوں نے جواب دیا تھا۔ کربلا کے حر کو امام حسین نے وہی جواب دے دیا ــــــ فرمایا میں گزر جاؤں گا۔ آگے بڑھوں گا۔ پیچھے نہیں ہٹوں گا۔ آگے جاؤں گا۔ فرمایا کبھی جوان کو موت سے شرم نہیں آتی۔ میں کیسے ہٹ سکتا ہوں۔ میں کیسے شرما سکتا ہوں۔ تم موت پیش کرتے ہو۔ میں موت سے شرماتا نہیں ہوں۔ جب اسلامی شیر نکلا ہو۔ جہاد اسلامی کا جھنڈا ہاتھ میں ہو۔ نیت خیر کی ہو۔ وہ موت سے

ڈر کیسے سکتا ہے کہ زیاد میں جہادِ اسلامی کے لیے نکل آیا ہوں۔ جو کچھ بھی ہو جائے گا۔ اُسے قبول کروں گا
اللہ سے ایک لمحہ بھی شکایت نہیں کروں گا ــــــ

زیاد موت کو سمجھتا ہوں کہ کیا ہے۔ مگر مجھے اس سے شرم نہیں آتی۔ کیونکہ میرا مقصد پاک ہے۔ میرا جہادِ اسلامی ہے۔ جب میں اللہ کے لئے نکلا ہوں۔ جو کچھ بھی ہو جائے گا میرا رب مجھے خسارا نہیں ہونے دے گا۔ زیاد دو ہی راستے ہیں۔ یا تو کربلا جا کے میں پھر بھی سلامت رہوں گا۔ تو پھر زیاد سر اٹھا کے چلوں گا مجھے شرمندگی نہیں ہوگی۔ تیسرا کوئی پہلو نہیں ہے۔ یا تو میں کربلا میں لنگڑا کے بھی زندہ رہوں گا۔ یا شہید ہو جاؤں گا۔ زیاد اگر میں لنگڑا کے زندہ رہا۔ پھر مجھے ندامت نہیں ہوگی آج زندگی کا بھیک مانگ کے واپس چلا جاؤں سارا زندگی سر نہیں اٹھا سکوں گا۔ مجھے ایسی زندگی نہیں چاہیے۔ زیاد اس وقت موت کو سعادت سمجھ رہا ہوں۔ اور ظالموں کی مدد کر کے زندہ رہنے کو جرم سمجھتا ہوں۔ حسین کرم کرنے نکلا ہے۔ جرم کرنا نہیں نکلا ـــــ ان کے خیمے پہ جری لگا دینا اور اُن کے خیمے شعلوں کی نذر لگانا یہ اُن کا پیغام نہیں ہے یہ اُن کی شان نہیں ہے۔ یہ کیا پیغام دے رہے تھے۔ لوگو میری موت کو میری شکست نہ کہنا۔ میری موت کو عزیمت نہ کہنا۔ میری موت کو ہلاکت نہ کہنا۔ میں نے ہلاکت کو شکست دے دی ہے۔ لہٰذا میں جرم کبھی نہیں کروں گا۔ موت کے جام سے ازلی سعادتیں لے لوں گا۔ ـــــ اللہ سے شکوہ شکایت تو وہ کرے جس کا ہم پیشہ ہو۔ جس کے یہ معارف نہ ہوں۔ حضرت امام حسینؓ اپنی زبان سے اعلان کر رہے تھے۔ اگر میں شہید ہو گیا۔ یہ میرے لیے عیش ہے۔ مجھے تھوڑا سا بھی درد نہیں ہوگا۔

حضرت حرؓ بھی اس جملے کو سن کر امام حسینؓ کے کاروان میں شامل ہو گئے۔ امام حسینؓ نے بنی ہاشم ہی اسلام کا نوجوان نہیں ہے بلکہ میں نے ان کو اپنا جرأت کا وارث بنا دیا ہے۔ یہ اظہار ہو رہا تھا۔ جب موت ہر طرف منہ کھولے کھڑی تھی۔ اسی نہایت امتحان تھے۔ آزمائش ہی آزمائش تھی۔ حضرت امام حسینؓ نے معرفت خداوندی برداشت رہنے کیا۔ سر اٹھا کے آخری دم تک اظہار رحمت کیا ہے۔ اور عقیدہ کا اظہار کیا ہے۔ اور یہ پیغام دیا ہے۔ کہ یہ کبھی راہ حسینؓ پہ چلنے والو۔ یہ نہ سمجھنا۔ کہ شاید دشت میں درد ہو بندے کا یہ کام ہے۔ یہ سب کچھ برداشت کرنا ہے لئے نکل آئے۔ جو خالق اگر تلوار کے چلنے پر درد پیدا کر سکتا ہے۔ وہ درد کو روک بھی سکتا ہے۔ لہٰذا میرا رب مجھے درد نہیں ہونے دے گا۔ حضرت حسینؓ اپنے شوق کے سایہ تلوار کے سایے میں جام شہادت نوش کرنا نکلے تھے۔ ـــــ

جب حضرت حر ہمراہ ہو رہے تھے حسین یہ راستہ بڑا پر پیچ ہے۔ ہر طرف خاردار ہے۔ ہر طرف موت ہی موت ہے۔ یہ فضا بڑی گھٹن والی ہے۔ حضرت امام حسین سے اصرار کر رہے تھے کہ واپس پلٹ جاؤ۔ تو ہم حسین کربلا میں یہ نعرہ لگا رہے تھے۔ حر سن لے۔

پگھل جانا تو آتا ہے پھسل جانا نہیں آتا۔ ظلم کے خوف سے باطل سے مل جانا نہیں آتا۔
ہنس کے زخم کھا لیں گے جفا کے اپنے سینے میں مگر راہِ وفا سے قدم ہل جانا نہیں آتا۔
اگر سر جا گئے حق کی تمازت سے کیا غم ہے عزم کے خارزاروں میں کچل جانا نہیں آتا۔
پتہ ہے کربلا و دشت میں اتنے یزیدی ہیں۔ مگر عزم سے لے کے نکل جانا نہیں آتا۔
سمندر کا میں گزر دوں گا میرا یقین ہے

سیدنا امام حسینؓ جس شوق کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ وہ فلسفہ شہادت کو واضح کر رہا ہیں۔ شہادت میں تین سرگرمیاں ہیں۔ اور تین درجات ہیں۔ تین مراحل ہیں۔ پہلا مرحلہ شوقِ شہادت کا ہے اور دوسرا ذوقِ ملاقات کا ہے۔ اور تیسرا دائمی تسکین کا ہے۔ شہیدا اپنے شوق سے نکلا ہے۔ اس واسطے اس کو یہ ادراک ہے۔ اور بالخصوص سیدنا امام حسینؓ یہ جانتے ہیں کہ خالق کائنات نے مومن سے جان خرید لیا ہے۔ اور مومن کو بدلہ دے چکا ہے۔ اب اس نے اللہ کے سپرد اپنی جان کرنا ہے۔ اور شکر ادا کرتے ہوئے۔ کہ اے اللہ ہر ایک کی یہ قسمت نہیں ہے۔ کہ اس کی جان کو تو قبول فرمائے۔ میں شکر ادا کرتا ہوں۔ تو نے میری جان اپنی بارگاہ میں قبول فرما لیا ہے۔ ـــــــ ان اللہ اشتری ـــــــ بے شک اللہ نے خرید لیا مومنوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو جنت کی قیمت دے کر خالق کائنات مومنوں سے ان کی جانوں کو خرید چکا ہے۔ لہٰذا حضرت امام حسینؓ اور دیگر شہدائے کرب و بلا اس شوق کے ساتھ اپنی قربانی کو پیش کر رہے تھے۔ اللہ نے ہم سے خریدا ہم نے اپنی جانوں کو بیچا۔ جنت کا عوض ہم نے لے لیا۔ اب یہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم جانیں اس کے سپرد کر دیں۔

تجھے شاخ سے توڑیں زہے نصیب ترا۔ تڑپتے رہ گئے گلزار میں رقیب ترا۔

جتنی بڑی دکان ہوتی ہے۔ اتنا بڑا سودا ہوتا ہے۔ اللہ کے دربار میں ہر جان کا تو ریٹ ہی نہیں لگتا۔ یہ خاص جانیں ہیں۔ جنہیں اس نے خریدا ہے۔ لہٰذا شوقِ شہادت میں۔ شہید آگے بڑھ رہا ہے۔ کہ میں قیمت وصول کر چکا ہوں۔ اب اللہ کے سپرد کر رہا ہوں۔

کتنی لطافت ہے۔ اس آیت کریمہ میں۔ یہ بڑی قابل غور ہے۔ خالق کائنات نے یہ

نہیں لیا بلکہ مومنوں نے جنت خرید لی مجھ سے اپنی جانیں دے کر۔ فرمایا بلکہ میں نے مومنوں سے جانیں خریدیں
جنت دے کر دونوں باتوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ بندہ پیسے دے کر جو کچھ لے رہا ہے۔ تو کیا ظاہر کر رہا ہے۔ کہ مجھے قیمتی
چیز لینے کا شوق ہے۔ اتنی حیثیت ان پیسوں کی نہیں۔ پیسے دور کر لینا منظور کر لیتا ہوں۔ مگر مال کو اپنے قریب
کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ خالق کائنات نے کتنا اعزاز بخشا ہے مومن کی جان کو کہ مومن کی جان لے کر جنت
دیتا ہوں۔ فرمایا اگر جنت دے کر جان لیتا تو مومن کی جان قیمت ہوتی جنت کی۔ اللہ نے جنت کو قیمت بنایا ہے۔
مومن کی جان کو سودا بنایا ہے۔ تاکہ پتہ چل جائے کہ کائنات میں سب سے قیمتی جنت ہے۔ اور جنت سے قیمتی ہے
بندہ مومن کی جان ہے ـــــ ان اللہ اشتری من المؤمنین ـــــ میں نے جنت کو قیمت ظاہر
کیا ہے۔ جان کی ویلیو ظاہر کرنے کے لئے۔ یہ نہیں کہا کہ مومنوں نے مجھ سے جنت خریدی ہے۔ اپنی جانیں
پیش کر کے پھر پتہ ہی چلتا۔ کہ مومن کی جان قیمت بن گئی۔ اور جنت کا سودا ہو رہا ہے۔ جعفر علیہ السلام
نے فرمایا۔ ایک ذرہ برابر جنت پوری دنیا سے اچھی ہے۔ اس کی قیمت زیادہ ہے۔ مگر جنت اللہ نے
مومن کی جان کی قیمت بنا کے یہ ظاہر کر دیا۔ کہ جو میرے رستے میں جان دے دے۔ اسے یہ نہ کہنا کہ یہ ناکام
ہو گیا۔ اس نے سب سے بڑا قیمتی سودا کر لیا ہے۔ فرمایا خوش ہو جاؤ۔ جنہوں نے یہ سودا کر لیا
ہے۔ اتنا بڑا سودا قیمتی تو ہوتا ہی کسی کا نہیں۔ جتنا بندہ مومن نے اپنے خالق کے ساتھ کر لیا ہے
سے معنی اس آیت میں کتنی لطافتیں ہیں۔ خریدا جاتا ~~چیز کسی سے ہے~~ جو کسی چیز کو وہ ہے۔ جو اس
کا مالک نہ ہو۔ پھر کوئی بندہ اپنی چیز کو خرید ہی نہیں سکتا۔ خریدنے کے لئے یہ لازم ہے۔ یہ وہ چیز جو پہلے
اپنے ملک میں موجود نہ ہو۔ کسی اور کے ملک میں ہو۔ اور کسی کا ہو۔ پھر پیسے دے کر اس کو لیا جاتا ہے
اور اپنے ملک میں داخل کیا جاتا ہے۔ یہاں اللہ نے خریدنے کی نسبت کی اپنی طرف فرمایا اللہ خریدتا ہے
کس سے مومنوں سے کس کو اس کی جان کو۔ مومن کی جان تو پہلے ہی اللہ کے ملک میں ہے۔ اللہ نے کیوں
فرمایا کہ میں خرید رہا ہوں۔ خریدی تو وہ چیز جاتی ہے۔ جو اپنی نہ ہو۔ اس کی جان کا خالق اللہ ہی ہے کہ تو
پھر وہ خریدنا کیوں ہے۔ جو خریدار ہے کسی چیز کا۔ وہ اس کا محتاج ہوتا ہے، حاجت کے بغیر کون خریدتا ہے
اللہ ہر حاجت سے پاک ہے اس کے باوجود اپنی طرف خریدنے کی نسبت کر رہا ہے اور مومن کو یہ شان دی ہے
کہ مقابل میں بیچنے والا قرار دے دیا ہے۔ کہ تو سودا کر رہا ہے میرے ساتھ۔ مومن اپنی حیثیت تو دیکھ۔ میں نے
جب تجھے جان دی تھی۔ تو اس کی تو قیمت نہیں لی تھی۔ اگر آج مفت میں واپس لے لوں۔ تو پھر بھی
میرا کرم ہے کہ کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن سودا ہے تو سہی۔ جب میں نے دی تھی تو مفت دی تھی۔

اب اپنی معرفت دی چیز واپس لے رہا ہوں۔ تو معرفت میں نہیں جنت دے کے لے رہا ہوں۔ جنت کی چمک دے کے لے رہا ہوں۔ تاکہ کبھی ذہن میں نہ آئے۔ کہ میں اجڑ گیا، میں رسوا ہو گیا۔ نہیں نہیں۔ میں نے تجھے بندہ مومن پریشان دیکھا ہے۔ تجھے ایک فریق قرار دیا ہے۔ میں محتاج نہیں ہوں گا۔ تو میرا ایک میں ہے۔ مگر اس کے باوجود صرف مقصود ہے۔ تیری جان کی ویلیو کو ظاہر کرنا۔ کہ میں محتاج نہیں ہوں۔ مگر پھر بھی تیری جان سے پیار کرتا ہوں۔ میں محتاج نہیں ہوں گا۔ مگر تجھے میں جنت کا وارث بنانا چاہتا ہوں۔ تاکہ تجھے کوئی طعنہ نہ دے۔ کہ تو فالتو ضائع ہو گیا ہے، اور تیری جان ویسے چلی گئی ہے۔ فرمایا نہیں نہیں۔ اگر تو نے جان میرے رستے میں دی ہے۔ تو شکر ادا کرنا کہ تیرا سودا پکا ہو چکا ہے ____

اس واسطے یہاں پیاسا شہادت اس میں وہ تصور ہی نہیں ہے۔ جو لوگوں نے ماتم کا یہ جبری کا شکوہ شکایت کا بنا رکھا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ بندہ ایک مخلوق ہے۔ بندہ کہتا ہے کہ جو کچھ بھی ہو گی جھیلنے کے لئے تیار ہوں گا۔ مگر وہ خالق کہتا ہے۔ جب بندہ ہو کے اتنا تیار ہو کے آ گیا ہے۔ تو میں بھی اس کو کوئی درد نہیں ہونے دوں گا۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ شہید کو بوقت شہادت اتنا بھی درد نہیں ہوتا۔ جتنا تجھے چیونٹی کے کاٹنے پہ ہوتا ہے۔ اگرچہ ہزار تلوار لگ جائے پھر بھی اللہ اس کو درد نہیں ہونے دیتا۔ اس واسطے کہ اللہ خود درد کا بھی خالق ہے۔ اسے بھی وہی پیدا کرتا ہے۔ لہذا اس نے روک رکھا ہے۔ ایسی لذت شہید کو آ گئی ہے۔ جام تسکین نوش کر رہا ہے۔ اللہ کی دید میں مصروف ہے۔ اور جام شہادت پیتا جا رہا ہے ____

(C) حضور اکرم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر چھری لے کے کھڑے ہو گئے۔ سب سے اونٹ لائن میں ہیں۔ جونہی چھری اونٹوں نے دیکھا۔ اونٹوں کی لائن ٹوٹ گئی۔ اونٹوں نے لائن توڑ دی۔ ہر اونٹ اپنی گردن آگے بڑھا رہا تھا۔ تاکہ محبوب ﷺ پہلے میرے پر چھری قربان فرمائیں۔ کیسا شوق ہے۔ کس انداز کا ذوق ہے۔ اونٹوں کو پتہ ہے۔ چھری چلے تو خون بہتا ہے۔ خون بہہ جائے تو جان نکلتی ہے۔ اسی وجہ سے ہی جانور جان کا وقت ہوتا ہے۔ جب قصاب چھری لے کے کھڑا ہوتا ہے۔ جانور بھاگتے ہیں۔ ان کو پتہ ہے۔ کہ چھری خطرناک ہے۔ تو یہاں جانوروں کی اس طبیعت پر وہ جانتے ہیں۔ کہ چھری سے خون نکلتا ہے۔ مگر ان کو پتہ ہے۔ کہ چھری چھری میں فرق ہے۔ چھری قصاب کی اور ہے۔ رسالت مآب کی اور ہے۔ اگرچہ چھری ایک ہے مگر ہاتھوں میں فرق ہے۔ قصاب کا ہاتھ اور ہو تو پھر جانور بھاگتے ہیں۔ رسالت مآب کے ہاتھ میں چھری ہو۔ ہاتھ کے قریب آتے ہیں۔ شہید کا بھی یہی مقام ہے۔ اتنی لذت ہے۔ کہ رب کے دیدار کے اندر

مست ہو چکا ہے۔ خالق کی ثنا کے جلووں میں مست ہے۔ اگر حضرت یوسف علیہ السلام کے دیدار میں۔
مصر کی عورتیں انگلیاں کاٹ لیں ان کو خبر نہ ہو۔ کہ حسن یوسف میں جاذبیت اتنی ہے۔ تو یوسف علیہ السلام
کے خالق کا حسن کتنا زیادہ حسین ہے۔ لہٰذا شہید۔ اپنی جان دے کر اس جمال میں مستغرق ہو کے سب
کچھ بھول جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو درد نہیں ہونے دیتا۔ یہ ٹھیک ہے جس مجرم نے تیر چلایا۔ جس
نے تلوار ماری وہ اپنی شقاوت اور بدبختی کی انتہا کو پہنچا ہے۔ مگر شہید ہونے والا یہ سمجھتا ہے۔ مجھے
اس واسطے یہ تیر لگا۔ کہ میں نے اللہ کا نام لیا۔ دین اسلام کا جھنڈا بلند کیا۔ وہ اسے اسلام
کی طرف سے سمجھتا ہے۔ لہٰذا اس کو شہادت میں اس انداز میں اپنے آپ کو پیش کر دیتا ہے۔ جس وقت
روح نکلتی ہے۔ پھر ایسا چین ملتا ہے۔ ایسا سکون ملتا ہے۔ دائمی حیات مل جاتی ہے۔

حضرت امام حسینؓ کا ہر لمحہ ایک پیغام تھا۔ آپ نے کربلا کو ہمیشہ ہمیشہ کا سفر بنا دیا۔ کربلا کو
عظمتوں کا آفتاب بنا دیا۔ اور کربلا کو استقامت شجاعت کا ایک مینارۂ نور بنا دیا۔ آخری رات امام
حسینؓ خطاب فرما رہے تھے۔ یہ شب عاشور کو جب آپ نے اپنے دوستوں کے اجتماع میں تقریر کی تھی۔
وہ بھی اس بات کی بین گواہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ استقامت کی شکل میں۔ حضرت امام حسینؓ
کو عطا فرمایا تھا۔ آپ نے آخری سانس تک اس کا حق ادا کیا ہے۔ ارشاد فرمایا۔ میں اللہ کی حمد و ثنا
کرتا ہوں۔ جو کسی کی شان کے لائق ہے۔ اور میں وہ حسین ہوں۔ جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتا ہوں۔ بلکہ
اور دن میرے نزدیک برابر ہیں۔ خوشی ہو یا غم ہو۔ امن ہو یا جنگ ہو۔ جیسے حالات ہوں۔ میں اللہ سے
شکایت نہیں کرتا۔ وہ حسین نہیں ہوں۔ کہ نانا جی کی گود میں بیٹھوں تو سبحان اللہ کہوں۔ کربلا کے کانٹوں پر
لیٹوں تو پھر اللہ سے شکایت کروں۔ میں وہ حسین نہیں ہوں۔ اگر مسجد نبوی شریف میں حسن پر میرا پاؤں ہو
تو میں سبحان اللہ کہوں۔ اور کربلا میں نیزوں کا خون چوسنے آ جائیں۔ تو میں رب سے شکایت کروں۔ نہیں
نہیں۔ میں وہ حسین الحمد للہ فی السراء والضراء جو ہر حال میں اللہ کی تعریف کرنے والا ہوں ——

صبر و استقامت کا سبق۔ بندے کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے۔ تو اللہ کا فرمان —— بیت الحمد۔
کا سوال کرنا جہالت کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ فرشتوں کو اس حال میں بندہ خلیفہ بنانے والا ہوں گا۔
فرشتے عرض کرتے ہیں ہم حیران ہیں ایسا بندے کے جو ہو —— فرشتوں کو احساس دلانے کے لیے کہ
فرشتو تم تسبیح کرتے ہو۔ تم تسبیح کرتے ہو تم پر یہ لمحہ نہیں آتا۔ —— فرشتو اگر تم اس
تسبیح کی بات ہے۔ —— میں نے کہا تھا۔ انی اعلم مالا تعلمون —— جو میرا بندہ تسبیح کرے گا۔ ——

جب اس تعفیر کو امام حسین کربلا میں پیر کامل کی صورت میں پیش کر رہے تھے۔ تو کیا حسین انداز تھا یہ عظمتِ حسین ہے۔ یہ پیغام حسین ہے۔ حضرت امام حسین جس وقت اپنے جگر پارے بلکتی کر رہے تھے؟ اپنے اصحاب میر کا بھنجے بھتیجے بیٹوں سمیت حضرت علی اکبر ان کی جوانیوں پر جب گھوڑے دوڑ رہے تھے۔ خون بہہ رہا تھا۔ بازو کٹ رہے تھے۔ حضرت امام حسین صبر کا ایک پیکر بنے ہوئے تھے۔ وہاں حدیث میں کسی عام بندے کا بیٹا ہے گھر میں فوت ہو گیا۔ اس کا عرش ہل جاتا تھا۔ یہ کربلا والے تو میں خاندان رسالت کی کلیاں ہیں۔ جب ان پھولوں کو مسلا جا رہا تھا۔ نعوذ باللہ۔ جب حضرت علی اکبر کے جسد اطہر پر حضرت حسین صبر کا اظہار کر رہے تھے۔ فرشتے روح قبض کر کے آسمانوں پر پہنچے اللہ نے پوچھا فرشتوں کیا تم نے میرے حسین کے دل کا پھل توڑا ہے؟ بتاؤ تو سہی میرا حسین اس وقت کیا بول رہا تھا۔ فرشتے گواہیاں دیتے ہیں۔ کتنا خون بہہ نکلا کتنا ظلم ہوا۔ کتنی زیادتی تھی۔ جگر پاش پاش ہو رہا تھا۔ کلیجہ منہ کو آ رہا تھا۔ انسانی سوچ پگھل رہی تھی۔ تلواریں چمک رہی تھی۔ گھوڑے دوڑ رہے تھے۔ خون کی بوندیں بہہ رہی تھیں۔ تمام جگر پاروں کی شہادت پر حضرت حسین نے ایک لمحہ بھی حرف شکایت زبان پر نہیں لا رہے تھے۔ جنت کا ہر پھول کھل کر حضرت حسین کو سلام کر رہا تھا ——

امام حسین نے اپنا بہن کو وصیت فرمائی —— قیامت کے دن حسین کا خون جو بہہ رہا ہے —— تو ملت کے اندر ہمارا سا کوئی جواب نہ ہوگا۔ ہمیں امام حسین کے نقش قدم کو دیکھنا —— آج دنیا میں ہر طرف کرپشن، سود خوری ہے۔ بد دیانتی، رشوت کا کربلا ہے —— ہمیں بے نماز کا کربلا ہے کام کرنا ہی بتاتا ہے کہ ہم شیطان کے ساتھی نہیں ہیں۔ ہم تو امام حسین کے ساتھی ہیں۔ ہم تو گنبد خضرا کی سبز رونق کو چومنے والے ہیں —— دین کی کیفیت جب آ رہا تھا۔ مدینہ تھا ایک وقت ہوگا مدینہ ہوگا —— دین شام کو آ رہا ہے۔ کہتا ہے۔ میں بدر احد حنین کربلا کے راستے سے آیا ہوں۔ میں تیرا گھر میں رات رہنا چاہتا ہوں —— دین کی امید دروازے پہ چلے جاؤ یہاں اگر تو دشمن آ جائے گا —— تو دین ہوگا مہمان رہوں —— امام حسین خواہش کہ قیامت کے دن —— میں نے سب کچھ دے دیا۔ مگر دین کو اپنے گھر میں جگہ دی —— داڑھی کو سجایا۔ اور آج کی نسل کو بتا دو۔ ہم سب کی جگہ سے نہیں چھینے ہم مدینہ کی جگہ سے چھینتے ہیں۔ —— حضرت حسین داڑھی رکھنے والوں کے قیامت کے دن شفیع بن جائیں گے —— (وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔)

بدھ (۹:۰۲) ۱۴۳۵ — ۳ — ۷ = ۲۰۱۴ — ۱ — ۸

سید شبیر حسین شاہ ۲۰۰۹ شہادت کانفرنس ۱۶۱

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ۔ کتاب کریم میں استدلال کا حق ہے۔ یہ نہیں کہ تفسیر ختم نہیں ہو سکتی ۔ کوئی بھی امت سے مستثنیٰ نہیں ۔ خواہ سید ۔ صحابہ ۔ تمام امت ۔ اولیاء ۔ کو حکم سب کو ہے ـــ اللہ کی رسی کہا ہے ۔ کسی نے آل کو بنایا ہے رسی ۔ صحابہ کرام ۔ اولیاء ۔ رسی کسی اور چیز کا حکم ہے ـــ اللہ کی رسی سے مراد دامن مصطفیٰ ہے ـــ حضرات کا جھگڑا ہے کسی نے کس کا نام لیا ـــ لیکن رسی سے مراد حضور کی ذات ۔ قرآن میں فرمایا ہے ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ـــ ویفسدون فی الارض اولئک ھم الخسرون ـــ دامن مصطفیٰ کو تھامنے کا نام ۔ جس نے نقصان اٹھانا ۔ بخاری شریف ۔ شرح حدیث بخاری فی فضائل محبوب باری ـــ صحابہ کرام سے دریافت فرمایا درخت بتاؤ جو مومن کی مثل ہو ۔ جیسے بھی ہوں۔ مومن دامن مصطفیٰ نہ چھوڑے ۔ قرآن پڑھو کے اشارہ نہ کہنا ۔ اور کھجور بتا یہی نفع نہیں دیتا اس سے بڑھ کر اور کیا منافقت ہو گی ـــ خزاں کے موسم میں پتے گر جاتے ہیں ۔ شگوفے ہو جاتے میں جس طرح ملوک کا گھنے ہوتے ہیں ـــ زمانہ ادھر کا ادھر ہو جائے مومن دامن مصطفیٰ نہ چھوڑے ـــ

مومن وہ ہے جو دامن رسول سے ـــ میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے

شفاعت میں رشتہ داری کام نہیں آئے گی ۔ اگر کام آئے گی تو غلامی رسول کام آئے گی آل رسول کو کام ہے ۔ جس کو عزت ملی ہے میرے رسول کی وجہ سے ہے کوئی آدمی نہیں کر سکتا ۔ کہ فرشتے میرے قدموں کے نیچے قدم رکھتے ہیں ۔ نبی پاک نے فرمایا ۔ بچے علم کے آتے ہیں ـــ

نوح علیہ السلام کا بیٹا اور بیوی ـــ اس لیے کہ ... ۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا سب نبی پاک سے وابستہ ہو ۔ تو کسی کے گستاخ نہیں ہوں گے ۔ تمام کے ساتھ محبت ـــ جب حضور سے محبت ہو گی تو سب کا احترام کرے گا ـــ

تو ہے عشق کا نور پر ہزار اسب گمراہ نور ـــ

جس کا تعلق میرے محبوب کے ساتھ ہو گا میری بارگاہ میں منظور ہے ۔ میرے محبوب کی نسبت نسبت نبوی کی کیفیت ـــ مشتم کی بات قرآن کی ۔ جو اصل ہے ۔ قسم اٹھانے والا اللہ ۔ معلوم ہوا کہ اس کے نزدیک بڑا عظیم ہے ـــ جس چیز کی نسبت میرے حبیب

سے ہو جائے۔ میرے نزدیک بڑا محترم ہے ۔ ابوبکر کا کیا مقام ہو ۔ مشتبہ کا مسئلہ۔
بیعت ۔ ازواج مطہرات کا مقام ۔ ابوبکر کی ماں ۔ عمر عثمان علی حسن حسین کی
مائیں ۔ کعبے سے بت گرائے۔ علی کو سوار کیا ۔ حضرت علی کا کتنا مقام ہوگا ۔
ہمارا عقیدہ اللہ کا قرآن اللہ محبوب کا فرمان ۔ ہم حرام کو حلال نہیں کر سکتے ۔
شرک ہمارے ہاں شرک ہے ۔ کچھ لوگوں کا عقیدہ ایک اللہ مگر دو دن کا عقیدہ ۔
حضرت نبی کریم کے بیٹے بیٹیاں سینے پہ کھیلتے رہے ۔ امام حسن حسین کا مقام کتنا
ہوگا ۔ جہاں محبوب کے قدم ہوں اس کی قسم اٹھائی ہے ۔ تو یہ عین نور ہے اب کوئی کہے گا
محمد سے پیار کرنے کا حکم اللہ نے دیا ہے ۔ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ۔
جب نکاح ہوتا ہے ۔ نبی کا کلمہ پڑھنے والا بھی اس طرح ہے ۔ مثلاً ۔
نبی کا نکاح ۔ گھر صدیق کا ہوگا ۔ قرآن کی ترتیب ۔ من النبیین والصدیقین ۔
نکاح خواہ نہ ہو چکا ہے ۔ وما ینطق عن الہوی ۔ اللہ نے فرمایا ہوگا ۔
اونٹ کا کھانا واجب نہیں ۔ جب عبداللہ بن سلام نے کلمہ پڑھا ۔ تو اس وقت اس کے لیے
گوشت کھانا حرام ہو گیا ۔ مسئلہ ہے کہ جب جائز کام کی مخالفت ہو ۔ وہ فرض ہوتا ہے
ہم آل کے ماننے والے ہیں ۔ کافروں کے آل تھے ۔ آل فرعون ۔ آل عمران ۔ آل موسیٰ ۔
غفلت آل نبی بھول نہ جانا لوگو ۔ ذکر کی محفل میں محروم رہ جانا ۔
دریا کے کنارے پیاسے ہوتا ۔ بدنصیب ہے ۔ (ادھر ادھر تو پار کرے)
انما یرید اللہ لیذہب ۔ مودۃ فی القربیٰ ۔ دیکھنا عمر کی باتوں میں نہ آنا
بیٹیوں اور بیٹوں کا ذکر ۔ جب نبی کا نام آئے ۔ تو یمن کے رہنے والے ہو
ان کو مانتے ہیں ۔ چاہے ابوجہل ہو ۔ سننے کے لیے ۔ تو ابوبکر کہا ۔ نہ مانتا ہے
جیسے زنا سے کوئی تعلق نہیں اس طرح کوئی حدیث سے مطلق نہیں ۔ ماں کے
تحت ہو جنت ہے ۔ کیا سیدہ فاطمہ اس سے منفصل ہے ۔ حضرت فاطمہ کو اہل بیت کہتا
ہے ۔ لیکن حضرت خدیجہ کو اہل بیت نہیں مانتا ۔ حضرت زینب اہل بیت کیوں نہیں
محبت والے ہم میں جو سب کو جانتے ہیں ۔ تیرے دین کی خبر ہو بالیں
(۱) کون حسین جب تم نبی کے سینے پہ کھیلا ۔ ۲ جبرائیل نے خبر دی ۔ نبی نے دعا نہیں کی ۔

سب کو شبہ ہے شاید ہوگا کسی نے دعا مانگی ہو۔ ثابت کریں —— امتحان سے انکار نہ میں جن
کے نالائق ہوں۔ لوگ شرارت کرتے ہیں ہے نا تربیت ہیں۔ بڑا انعام حاصل کرنا چاہتے
لڑکے امتحان دیتے فسٹ آتے ہیں۔ حسین نے امتحان دیا کہ کائنات میں فسٹ آیا ——
جنت کے نوجوانوں کا سردار —— ! —— یزید کے کام فرمایا جو ظلم ہو دین پہ میرا
نانا نے تبلیغ کیا —— لوگوں کی باتیں سنیں —— مسجد میں سیاست رہی تو اسلام رہے گا۔
جب مسجد سے سیاست نکلی تو یزید آیا —— یزید نے کہا حسین مسجد میں سیاست نہ کرو۔
اس نظام کو چلانے کے لیے ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاء تشریف لائے۔ جنہوں نے مخالفت کی
فرعون، ابوجہل، نمرود کافر تھے —— عقیدہ یہ کہتے۔ ابراہیم جیسوں کا غیرت کا پتلا ہو گیا
ہو گیا۔ فرعون نہیں، محمد کا پیرو، ابوجہل نہیں حسین ہوں۔ بڑا کونسی ——
یزید نے کہا حسین۔ میرے پاس فورس ہے۔ میرے پاس سرداری ہے۔ بیعت کر۔ فرمایا
میں نے بیعت کی ہے۔ ابوبکر صدیق —— امیر معاویہ کے ہاتھ پہ بیعت کی
امیر معاویہ کو کتنا برا ہے۔ تو امیر معاویہ کا کیا قصور ہے۔ نوح کا بیٹا برا ہے۔ بیٹا تو ہے سلطان
بڑا ہے تو خدا کو برا ہے ——

۹ — ۱ — ۲۰۱۴
۷ — ۳ — ۱۴۳۵

بروز جمعرات
۱۲ — ۴۹ — ۲۱
(PM)

سید شبیر حسین شاہ ـ میلاد النبیؐ ۴۵۶
E.B

ور فضائل ذکر لٹ ۔ عمر فاروق نے طواف کعبہ کیا اگر میرے محبوب نے چوما ہوتا ——
والسابقون من الاولون من المهاجرین —— ہر کام کرے تو یار کی ادا سمجھ کر کرے ۔
سکھوں کی ڈاڑھیاں ہیں تو کیا ان کو ثواب ہوگا —— ایک سردار سے پوچھا ۔ ڈاڑھی لمبی ۔
جو بھی عمل کرے ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ —— اتباع رسول کرنے سے اللہ کا معشوق
مدینے کے منافق سب کچھ کرتے تھے ۔ مگر پیار نہیں کرتے تھے —— یا اللہ کس طرح مانیں ۔
نافرمایا اس طرح مانو جس طرح صحابہ نے مانا —— اہل سنت کا عقیدہ صحابہ واللہ کے
قرآن و حدیث واللہ کہا —— سے حضور کو مانے ۔ چاہے کتنی عبادت کرنے والا ہو ——
میرا ان کو مانیں جو محبوب کے پیروکار ہوگئے ۔ والذین اتبعوھم —— ابوبکرؓ سے حسین
تک ذکر —— قرآن سے عمل ہے جس میں شک نہیں —— کوئی ابوبکر کا منکر ہے کوئی
کسی کا ہوگا ۔ ایک اہل سنت ہے جو سب کو مانتے ہیں
8 تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا ۔ بشری شکل پاک میں ہے چھپا رکھا ۔
ہم تو ان راہبروں کو مانتے ہیں —— عرب شریف تو مدینے جا لوگوں جتنے بکریاں یار چرائیاں ——
دو صحابہ رات کو ۔ ایک چھڑی کو ہاتھ لگا روشن ہوگئی ——
8 بیاں حسن بھی جو پکڑتے ہیں بی بی آتا ہے بخار لڑکی کو نہیں آئی بخاری
اگر گندے ہاتھوں میں آئے تو نور ہے ۔ اللہ اکبر ۔ عمر عثمان علی کیوں نور نہیں —— ہے
آل ۔ اصحاب ۔ ازواج بھی نور جو نبی کے جسم سے لگ جائے —— وہ نور ہے ۔
ہم تو حضرت سے مانگتے ہیں 8 کرم کی اک نظر ہم پر خدارا یا رسول اللہ
—— نور ہیں ۔ او یزید کو امیر المومنین کہنے والے جانور —— ہمیشہ یزید پر چنگا بندہ سمجھتا ہے گویا
اپنا چنگا بندہ نہیں گو جو اپنا رکھو —— ایک ہے اہل بیت ۔ تذکرہ ہے آل ۔ بسر السلام
بیت کا دشمن ہے گمراہ نے ۔ آل کا دشمن ہے منکر ہے ۔ آل فرعون ۔ آل موسیٰ —— حسین نے
ایمان کو نظروں سے دیکھا ہو —— اگر عمل جس حسین کا منکر ہے تو صحابہ کا منکر ایمان ۔
فلا اقسم بمواقع النجوم ۔ قرآن نے بھیجا ۔ نبی کو تو پتہ ہے آسمانوں
کے تاروں کا ٹوٹنا —— شیطان کا ۔ —— حضورؐ نے کہا کہ قسم تو اس کی کھائی
معلوم ہوا آسمان کے تاروں کی بات نہیں ۔ نبی نے فرمایا اصحابی کالنجوم —— اللہ نے دیا

ابوبکر کے مزار کی مٹی ۔ اسی طرح تمام صحابہ و شہدا کی مٹی ۔۔۔ نجات کی دوا حدیث
سے ہوگی ۔۔۔ قبر میں سلام آئے گا ۔ جھرجھری کے منہ سے سر ان کے نال پڑے ۔ (بونا گجرات)
کوئی ملاں ملونا ۔ ڈھونڈ قبر میں سانپ تو نہیں جائے گا ۔۔۔ وہاں مدینے والا کام آئے گا ۔
نبی پاک کی نسبت رب کو پیاری ہے ۔ شیشہ ۔ زمانہ ۔ حبیب کی مٹی ۔ بالوں کو تیل لگانا ۔۔۔ تیل
کی مٹی ۔۔۔ جب تیل کی مٹی ہے تو صاحب کا کیا مقام ہوگا ۔۔۔ میں ان پر راضی ہے مجھ پر
۔۔۔ جنت عطا فرما دے گا ۔۔۔ ہے

الم نشرح دا سینہ اے — لوکاں وچ ایں تکدے کار ان ساڈی تکار مدنی ایں
آسمانی تارہ اے — کملی والڑیا اسے لوں پیرا سہارا اے ۔

آقا حسین صحابی رسول بھی ہے ۔ آل رسول بھی ہے ۔ اللہ نے محبوب کے نواسے کی قسم اٹھائی
عقیدہ ۔ من الشمس والعرش ۔ الی السمعد والساکین ۔ ب کو مانے اہل سنت کا ۔۔۔
اولیاء اللہ شیطان کا ذکر ۔ چہرے پر نور ہے ۔ جاہل کا ذکر ۔

ولی ہونا کمال ہے ۔

۹-۱-۲۰۱۴ — ۳:۲۰-۵۶
۷-۳-۱۴۳۵ — (PM)

(جمعرات)

سید شبیر حسین شاہ — شانِ رسالت ﷺ (آخری بیان)

ان الذین کفروا لن تغنی عنہم اموالہم ______ انسان کو اللہ پاک نے نعمتیں عطا فرمائی
ہیں۔ لاتعداد نعمتیں عطا فرمانے کے بعد اس کے لئے ایک جینے کا دنیا میں رہنے کا ضابطہ ایک قانون بنایا
فرمایا جو قانون کی پابندی کرے گا۔ جیسے کوئی مملکت جب قانون بناتی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔
پبلک میں ایک ڈسپلن ہو۔ امن ہو سکون ہو۔ سلامتی ہو۔ اور اسلام کا معنیٰ بھی سلامتی والا دین
ہے۔ امن والا دین ہے۔ تو انسان کے رہنے سہنے کے لئے مکمل ضابطہ حیات دیا۔ کہ میرے حقوق کیا ہیں
اللہ کے متعلق تیرا کیا عقیدہ ہونا چاہئے۔ اور جو انبیاء آرہے ہیں۔ ان کے متعلق تیرا کیا عقیدہ ہونا چاہئے
تو حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرمایا۔ اور پھر یہ انسانوں کا سلسلہ آگے چلا۔ تو ان کی طرف انبیاء
کا آنا۔ اللہ کی طرف سے احکام پہنچانا۔ کہ تمہارا رب یہ کہہ رہا ہے۔ تمہارا رب یہ کہہ رہا ہے ______
اللہ وحدہٗ لاشریک۔ انسانوں کی اصلاح کے لئے۔ کہ تم بے راہ روی کی زندگی نہ گزارو۔ تم ایک اصول اور
قانون کے پابند ہو۔ تم دین کے پابند ہو۔ تم آئین کے مطابق چلو۔ تم کسی کو ستا نہیں سکتے۔ تم ناجائز
تنگ نہیں کرسکتے۔ تم کسی پہ ظلم نہیں کرسکتے۔ تم کسی پہ زیادتی نہیں کرسکتے۔ اور تمہارے پڑوسی کے یہ
حقوق ہیں۔ تمہارے والدین کے یہ حقوق ہیں۔ تمہارے بھائیوں کے یہ حقوق ہیں ____ یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے انبیاء
کے واسطے سے انسانوں تک پہنچائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی ایک بندے کو نبوت عطا فرماتا ہے۔ ہمارے آقا سے پہلے۔ اگر
ہماری طرح کا ہے۔ تو پھر ہمارا ہی مثل ہے۔ تو پھر کیسے پتہ چلے گا۔ دیکھیں میں اگر چاہوں تو سورج واپس نہیں آسکے
گا۔ آپ چاہیں نہیں آسکے گا۔ میں چاہوں تو بادل ہو جائے۔ بارش ہو جائے نہیں ہوگا۔ میں چاہوں تو
کسی مردے کو زندہ کردوں۔ نہیں ہو سکے گا۔ میں چاہوں کسی بیمار کو ہاتھ لگاؤں تاکہ درست ہو جائے نہیں ہو سکے گا۔ میں
چاہوں یوں ہاتھ کروں چلتا ستارہ رک جائے تو نہیں ہوگا۔ میں چاہوں تو میرا جسم اگر ناسور زدہ ہو جائے اور اسی
کو جن اٹھا کے لے جائے۔ تو نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس تمام کمالات انبیاء کو اللہ نے عطا فرمایا ہے۔ جو نہ کوئی
طبیب نہ ڈاکٹر۔ نہ حکیم نہ کوئی فلاسفر۔ نہ کوئی منطقی نہ فلسفی نہ کوئی سائنس دان۔ کوئی ثابت تک وہ چیز اپنے
آپ میں کر نہ سکے گا۔ کیونکہ وہ دلیل ہے۔ رسالہ کے ہونے کی۔ کوئی ذات ہے جس نے اس کو یہ کمال عطا کیا ہے۔
مثلاً طب میں مادرزاد اندھے کو کوئی آنکھ نہیں دے سکتا۔ آج تک ریکارڈ نہیں۔ یہ مادرزاد اندھا ہے اس کو
آنکھ مل گئی ہو ____ تو ایک آدمی اگر کھڑا ہو کے کہتا ہے کہ میں اندھوں کو آنکھ دے سکتا ہوں۔ تو اس کا یہ مطلب نکلا
کہ وہ معمولی آدمی ہے۔ اس میں کوئی خاصیت ہے۔ اگر اس سے پوچھا جائے کہ وہ کمال کہاں سے کیسے حاصل کی۔ یہ تو کائنات
میں ممکن نہیں ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ پھر وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ ہے جس نے مجھے یہ کمال عطا کیا ہے۔ تو انبیاء کے معجزات کو پہچان

کمالات کو بیان کرنا۔ اصل میں توحید کا مقصد ہے۔ یہ کوئی ذات ہے۔ اگر یہ علم سے یا ہنر سے یا سیکھنے سے یا پڑھنے سے یہ چیز حاصل ہو جاتی ہے۔ تو ہم میں بھی آنکھیں ٹھیک کر سکتا (معاذاللہ) مادر زاد اندھوں کو آنکھیں دیتا۔ مگر نہیں دے سکوں گا۔ کوئی ڈاکٹر نہیں دے سکے گا۔ کوئی طبیب نہیں دے سکے گا۔ کوئی سرجن نہیں دے سکے گا۔ تو اس کا مطلب یہ نکلا کہ کوئی ذات ہے۔ جب اس ذات بابرکات سے پوچھا جائے۔ کہ اے اللہ کے نبی یہ مردہ کو زندہ کرنا۔ اندھوں کو آنکھیں دینا۔ یہ کہاں سے لیا۔ یہ کیا کمال ہے۔ تو وہ کہیں گے یہ کمال میں بتاتا ہوں۔ مجھ میں کمال نہیں۔ کمال اس ذات میں ہے۔ اس وحدہ لاشریک میں ہے کہ جس نے مجھے یہ عطا کیا ہے۔ یہ معجزات اصل میں خدا کی توحید کا دلیل ہیں۔ کہ ایک ذات ہے کہ جس نے یہ کمال مجھے عطا فرمایا ہے۔ کتنے جاہل ہیں وہ لوگ جو کمالات مصطفےٰ سے گریز کرتے ہیں۔ کمالات مصطفےٰ کا بیان کرنا ہی اللہ کی توحید ہے۔ کہ سورج کبھی واپس نہیں آئے گا۔ یا رسول اللہ یہ کیسے ہوا۔ فرمایا یہ میرے اللہ کا فضل ہے۔ میرے اللہ نے مجھے عطا کیا ہے۔ یہ توحید ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ توحید توحید کا مسئلہ انکار کیا ہے انہوں نے مسلمان ہو تو توحید پہ ایمان نہ ہوا۔ جبکہ وہ مسلمان اسی لیے ہوتا ہے۔ پہلے پڑھتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس کے بعد اسے کہنا کہ یہ توحید کا منکر ہے۔ یہ جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ آج جہالت ہے کہ یہ لوگوں نے صرف توحید کا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ بلکہ کمالات مصطفےٰ بیان کرنا۔ اللہ کی توحید کا پرچار ہے۔ کہ کوئی ذات ہے جس نے عیسیٰ علیہ السلام کو اندھوں کو آنکھیں دینے کی صلاحیت دی ہے۔ جب اس سے پوچھا جائے کہ کس نے کیسے حاصل کی تو وہ کہتا ہے کہ میرے اللہ نے مجھے مقام دیا ہے۔ جب اس سے پوچھا جائے کہ تم مردوں کو زندہ کیسے کر سکتے ہو۔ تو وہ کہتا ہے کہ ذات ہے۔ جو وحدہ لاشریک ہے۔ وہ میرا رب ہے کہ جس نے مجھے یہ کمال عطا کیا ہے۔ جب اسے پوچھا جائے کہ تم غیب کی خبریں کیسے جانتے ہو۔ تو وہ کہے گا۔ کہ میرا رب ہے جس نے مجھے یہ کمال عطا کیا ہے۔ اگر اس سے پوچھا جائے۔ کوڑھیوں کو شفا ______ اصل میں تو اس میں توحید ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ توحید توحید کا نعرہ لگا کے انبیاء سے بغاوت اولیاء سے بغاوت اہل علم سے بغاوت خلیل سے بغاوت۔ محبوب سے بغاوت۔ امام الانبیاء سے بغاوت۔ یہ بغاوت یہی تو کفر ہے۔ جیسے کہ کفار جب حضور علیہ السلام نے کمال دکھائے تو معجزات رونما ہوئے۔ کہیں چاند ٹوٹ رہا ہے۔ سورج ڈوبا ہوا واپس آ رہا ہے۔ انگلیوں سے چشمے جاری ہو رہے ہیں۔ ہاتھ کٹے جیسے ٹوٹے ہوئے کے بازو جڑ جاتے ہیں۔ تو مشرکین اور کفار نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ

پھیریں اور ٹھیک ہو جائے۔ یہ تو جادو ہے۔ فرمایا جادو نہیں۔ ایک اللہ ہے جس نے مجھے یہ کمال عطا فرمایا ہے۔ تو شرک کا خاتمہ ہو گیا ـــ تو اللہ کے ہونے کی کمالات معجزات دلیل ہیں۔ کہ ایک ذات ہے۔ کہ جس نے ان کو یہ کمال عطا فرمایا۔ یہ ان کی نبوت کی دلیل بنتے ہیں۔ اب اللہ وحدہٗ لاشریک ہے جب توحید کا درس دیتا ہے۔ کہ مجھے جانو تو مانا کیسے جائے۔ وہ تو تخیل تصور وہم و گمان میں نہیں آتا۔ تو وہ مجاز کدھر کہتا بھی نہیں ہے۔ تو کون ہے کہ نبی ـــــــ بتائے گا کہ اللہ ایک ہے۔ بلکہ کفار نے اعتراض کیا۔ جب امام الانبیاء نے پہاڑی پر اکٹھا کیا تھا ـــ تو فرمایا کہ لا الہ الا اللہ انہوں نے کہا کہ اس کی دلیل کیا ہے۔ یہ پہاڑ بتا دیا آپ نے فرمایا میں درست بتاتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ میں اس کا رسول ہوں اور اللہ ایک ہے۔ انہوں نے کہا کہاں ہے اللہ فرمایا اللہ وہم گمان میں نہیں آتا وہ بے صورت ہے لا مکان ہے آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ زبان چکھ نہیں سکتی۔ کانوں کی سماعت اسے محیط نہیں کر سکتی۔ تمہارا فہم و ادراک جتنا بھی ہو۔ وہ بالکل اس کو محدود نہیں کر سکتا۔ وہ فہم و ادراک سے بالا ہے بے صورت وحدہٗ لاشریک ہے۔ انہوں نے کہا تو پھر سمجھ نہیں آئی۔ فرمایا محمد رسول اللہ ـــ میں اس کی دلیل ہوں کہ میں محمد اس کا رسول ہوں ـــ انہوں نے کہا دلیل کیا ہے فرمایا میں بتا دیتا ہوں کر فیصلہ کیجئے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا سورج چلو واپس آؤ۔ لاؤ کسی کو جو سورج کو واپس لے آئے۔ اگر سورج تم واپس لا سکو گے۔ پھر تو کوئی ذات ہے کہ جس نے مجھے یہ کمال عطا کیا ہے اگر امام آدمی کلیم کے ذریعے جادو کے ذریعے کچھ کیا کر سکتا۔ تو لائے سورج کو واپس اور کفار نے یہ کمال کیا۔ کہ زمین پر تو جادو چل جاتا ہے۔ آسمان پر نہیں چلتا۔ تم اگر نبی ہو۔ تو پھر چاند توڑو۔ اور جو جو آسمان پر جادو نہیں چلتا۔ جس کو جبل (جھوٹ) کہتے ہوتا ـــ اس کو جبل نور اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ ایک تو حضور کے قدم لگے۔ اور وہاں کھڑے ہو کر آپ نے چاند کو اشارہ کیا۔ چاند ٹکڑے ہوا اور پھر جڑا۔ جو پورے عرب نے دیکھا۔ اس لئے اس کا نام جبل نور ہے۔ تو یہ کمالات مصطفیٰ اللہ کی توحید کی دلیل ہیں۔ تو میں عرض کر رہا ہے۔ جب کہا لا الہ الا اللہ انہوں نے کہا دلیل کیا ہے۔ اللہ کہاں ہے۔ ان نے کہا تخیل میں نہیں آتا۔ تصور میں نہیں آتا۔ ان نے کہا دلیل۔ بغیر دلیل کے دعویٰ باطل ہوتا ہے۔ فرمایا محمد رسول اللہ ـــ میں اس کا رسول اس کی دلیل ہوں ـــ ارے جو دلیل سے بھاگے گا۔ وہ اصل میں دعویٰ کی نفی کر رہا ہوگا۔ مگر اس کی مثال ہر کوئی کہے گا کہ یہ میرا ہے۔ اس پر جیا ہے مکان کا نام لوں گا۔ اور رکھ کر اسا ہو جیے گا۔ تو پتا چلا کر رسید میرا سچا ہونے کی دلیل ہے۔ اب رسید

کو کہہ دو کہ سر چھوڑ دو جس پر تو نام کا نشہ ہے۔ میں کہتا ہوں نام لیتا ہوں رسید کا۔ جب میں کہتا ہوں گا تو میں
اس کے دعویٰ کا رد کر رہا ہوں۔ اصل تو نام کا نشہ کالے رہا ہوں۔ تو لا الہ الا اللہ دعویٰ کا ہے محمد رسول اللہ
اس کی دلیل ہے۔ اب جو در مصطفیٰ سے بغاوت کرے گا۔ حقیقت میں وہ رب سے بغاوت کر رہا ہے۔
ان کے لوگ حج کے دوران مکے کے راستوں پر آدمی بٹھا دیتے۔ بنا پاکستان کے بات میں کہتے کہ ہر جگہ میں
ان کے پاس معجزات کا توڑ نہ ہوتا تھا۔ تو ان کو پتہ نہیں تھا کہ یہی تو حقیقت مصطفیٰ ہے ——
کچھ لوگ دلیل جب دیکھتے کہ انگلیوں سے چشمے جاری ہو رہے ہیں۔ بازو ٹوٹ گیا ہے میرے نبی نے ہاتھ
لگایا بازو صحیح ہو گیا۔ آنکھ میں تیر لگا آنکھ نکل گئی میرے نبی نے لعاب دہن لگایا اور آنکھ ٹھیک ہو گئی علی کی
آنکھ دکھتی ہے۔ مگر نبی نے لعاب لگایا۔ آنکھ ٹھیک ہو گئی۔ صدیق کی ایڑی پر سانپ ڈس گیا میرے نبی نے
لب لگایا۔ درد جاتا رہا۔ یہ وہ دلائل ہیں۔ کہ کوئی ذات ہے۔ جس نے رسول اللہ کو کمال عطا فرمائے
ہیں۔ جب کوئی اس دلیل کی مخالفت کرے گا۔ وہ دعویٰ کی مخالفت کر رہا ہے۔ اور کوئی نبی کی توہین
تو پھر وہ حقیقت میں خدا سے بغاوت کرتا ہے۔ رسول سے بغاوت کرنا خدا سے بغاوت کرنا ہے۔ اور
پھر اس رسول کی جس رسول کے متعلق اللہ کا قرآن یہ کہے فرمایا وما ینطق عن الھویٰ —— جس
دا بولنا رب دا بولنا ہووے۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ فرمایا اس دی اطاعت رب دی اطاعت
اے۔ کیونکہ اپنی مرضی نال بولدا ای نہیں۔ ایہہ اوہ ای دسدا اے جو رب دی مرضی ہوندی اے۔ تو مسلمان
بھائیوں اس واسطے رب نے فرمایا۔ نماز پڑھدے او تے سر سجدے وچ میرا نبی بلائے — یا ایہا الذین
امنوا استجیبوا —— میری بارگاہ وچ میرے نال ہمکلام ہوندے ہوؤ تے میری عبادت کردے او۔
پھر میرا نبی تہانوں بلائے۔ ہر شئے چھوڑ دیو۔ پہلے میرے نبی دی بارگاہ وچ حاضر ہو جاؤ ——
کیوں تہانوں ایہہ نہیں بلاندا میں تہانوں بلاندا ہاں پیا اس دا بلانا میرا بلانا اے۔ ایہہ نہیں بولدا میں
بولدا آں پیا —— ایویں تے نہیں اعلیٰ حضرت نے فرمایا —

دیکھنے والے تو کہا کرتے ہیں — خدا یاد آتا ہے دیکھ کے صورت تیری — آکا زانغ بیبا کا جل والیا
تینوں ویکھیا خدا یاد آ جاندا اے۔ کوئی ذات ہے۔ جیہڑی پوجا دی لائق اے۔ عبادت دی لائق اے۔
جنہاں تینوں ایہہ کمال عطا فرمایا اے۔ جنے بڑی ایہہ شان بیان کیتی۔ شہر یار عظمتاں پتر بادشاہاں لوکاں
عزتاں نگرائی۔ نبی اللہ دا نمائندہ اے۔ اگر کوئی کسی پولیس والے سے مقابلہ کرے گا وہ
گورنمنٹ سے مقابلہ کرے گا۔ تو حکومت بحیثیت اپنے نمائندے کی حفاظت کرتی ہے۔ آکا میرا نبی۔

دنیا میں اللہ کا نمائندہ بن کے آیا۔ اور پوری کائنات کا نبی بن کے آیا۔ اب نبی سے مقابلہ کرنے والوں کو سوچنا چاہئیے کہ نبی سے مقابلہ رب سے مقابلہ ہے۔ نبی کی مخالفت رب کی مخالفت ہے۔ کیا کوئی اللہ سے مخالفت کرے گا۔ اللہ تو فرما رہا ہے (من عادی ولیا فقد اذنتہ بالحرب) جیہڑا میرے کسے ولی نال یا رب نال میرے دوست نال گل کرے گا تاں اوہ انج سمجھے میں اللہ نال جنگ کرن آں پیا۔ تے جیہڑا سید المرسلین دی مخالفت کردا ہووے۔ اوہدے تے جنہاں دیاں کہانیاں ہین ——— جو اس دی مخالفت کرے گا۔ اوہ اللہ دا دی منکر۔ تصور کیتا جائے گا۔ اوہ اس واسطے۔ اوہ انج برباد ہووے گا۔ اوہدا کوئی عمل قابل قبول نہیں ہووے گا۔ اوہ جنیاں وی نیکیاں کرے۔ جنیاں اچھائیاں کرے۔ جو وی کرے۔ اس طرح کہ منافقین دی کوئی نیکی مقبول نہیں ہووے گی۔ نال اوہنوں مال نفع دیوے گا۔ نہ اوہنوں اولاد نفع دیوے گی۔ ان الذین کفرو۔ جیہڑے کافر ہو گئے جیہڑے نبی دے معجزات کمالات فضائل دا منکر ہووے گا۔ کافر علی الاعلان جیہڑا اے۔ اوہ جادو دا ناں لے کے انکار کردا اے۔ منافق توحید دی آڑ وچ کردا اے۔ کم اکو ای اے دوہواں دا۔ کافر چونکہ اللہ نوں منّدا ای نہیں۔ اوہنے جادو دی آڑ وچ نبی دے کمالات دا انکار کیتا اے۔ اوہ منافق بظاہر کلمہ پڑھدا اے۔ نبی دلتی انکار نہیں کر سکدا۔ انکار اس واسطے توحید دی آڑ وچ کیتا اے۔ فرمایا جو میرے نمائندے دی کسی صورت میں مخالفت کرے گا۔ اوہنوں نہ اولاد نفع دے گی نہ مال نفع دے گا۔ عمل تے مقبول کرنے ہوندے ہین۔ رب پہلے اپنی گل کیتی اے۔ عمل کون مقبول کردا اے۔ اللہ نے پہلے فرمایا میرے اگو تے صاف اے۔ ان الذین کفروا۔ اوہنوں کافر قرار دتا اے۔ کوئی اوہدا ایمان ای نہیں بخشش ایمان تے وے۔ لہذا جدوں اوہدا ایمان ختم ہو گیا۔ اللہ نے بالکل فرمایا۔ کہ اوہدا کوئی عمل قابل قبول نہیں۔ فرمایا جے بندا لے ذہن وچ ہووے اس دا مال مدد کرے گا۔ اس دی اولاد مدد کرے گی۔ ان الذین کفروا لن تغنی عنھم اموالھم ولا اولادھم۔ نہ اوہناں نوں مال مدد دے گا۔ نہ اوہناں نوں اولاد بچائے گی۔ کیونکہ جنہے بچانا اوہ۔ اولاد وی اوہدی مدد کر سکدی اے۔ جیہڑا حضور دا غلام ہووے۔ اللہ دی اوہدے تے مہربان ہوندا اے۔ جیہڑا نبی دا غلام ہووے۔ مال دی اولاد دی اوہدے ای کم آئے گی۔ اس واسطے فرمایا۔ جے تے ایمان لے کے گیا۔ پھر تے اولاد بخشوائے گی۔ جس ویلے ایمان لے کے گیا تے مال دی بخشوائے گا ——— تے جے ایمان نہ لے تے گیا۔ تے نبی سامنے دی آ جان گے تے اوہناں دی کوئی مدد نہیں ہووے گی۔ میں قرآن پیش کیتا اے۔ تے حدیث پیش کر دیناں آں

بخاری شریف میں یہ موجود ہے مسلم میں بھی موجود ہے۔ اور دیگر صحاح کی کتب میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ قیامت کے دن جب سوا نیزے پہ سورج ہوگا۔ لوگ عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ جس طرح مولوی نقشہ بناتے ہیں۔ اللہ زمین تانبے کی ہوگی۔ سوا نیزے پہ سورج ہوگا۔ میں آکھا پہلا بند یاں والے کم کریا کرو۔ یہاں سے در مصطفےٰ کا غلام بن کے جائے۔ اوہنہاں استقبال ہو ونا گا۔ اھلاً و سہلاً مرحبا۔ جدوں بندہ مردا اے تاں اودوں اکو کم مک جاندا اے۔ جس ویلے کوئی گستاخ جاندا اے۔ فرشتے کہندے نیں لعنت ہووے تیرے تے۔ تے جس ویلے کوئی نیک روح جاندا اے۔ اھلاً و سہلاً مرحبا اوہنوں علیین وچ لے جاندے نیں۔ سجین وچ لے جاندے نیں۔ ایہنے جتیاں کھان سارا عمر۔ جیڑا رسول اللہ دا غلام ہووے۔ اس دی قدر ظاہر ہوندی اے۔ اوہدی شان ہوندی اے۔ تو قیامت والے دن دا ایہو ای ہونا ایں۔ جس ویلے سارے لوگ۔

(B)

ساڈے نصیب چنگے جیڑے سرکار دی امت وچ پیدا ہو گئے آں۔ امت وچ پیدا ہو گئے آں۔ کی غلامی وچ پیدا ہوئے آں۔ عقیدہ سوہنا لبھا اے۔ قیامت کے دن سارے شفیع کی تلاش میں تمام انبیاء کے پاس جائیں گے۔ سارے انسان بنی دی امداد۔ قیامت کے دن شرک نہیں ہوگا۔ دنیا تے ای اے۔ بنی کے پاس جانے والوں کو مشرک کیا جاتا ہے۔ قیامت کے دن یہ مولوی کوئی نہیں کہہ سکے گا۔ کہ میں نہیں جانواں گا۔ نور حسین نے کہا۔ باجھ محمد سجناں کسے نہیں جھگڑے مکانواں
وچ مسیت کے کم نہیں آذان اے من لیندیاں نمازاں (اذھبوا الی غیری)

عقیدہ کبھی بدلتا نہیں۔ جیڑ و حشر دنیا میں۔ اس دن سرکار کا مشتری ہوگا۔
آج لے چھیڑ ایاں کا پناہ۔ آج مدد ـــــــ

ان کے عقائد صحابہ والے ہیں۔ (دیوبندیوں کے اختلاف اہل سنت)

بنی کی بارگاہ میں آئیں گے۔ پوری زندگی میں کا بنی نے نام نہیں کہتا۔ بنی سر سجدے وچ۔ گنہگار جو محشر میں ڈھونڈ کر یں گے۔ آیا ہوں میں آیا ہوں سرکار کہیں گے

جیسے ماں کا سینہ ہے تو رو میں آتی۔ میرے بنی کو ماں سے زیادہ پیار ہے۔

سر سجدے میں ہوگا لکن جاں شیں کی زلفیں گنہگار کی بخشش کا اصرار کریں گے۔

نبی کی زیارت　　　　اللہ کا دیدار

۱) گھبراؤ نہ محبوب سے مجبوری سفا (؟) در　　چھوڑ دو جو جا اب پیار کریں گے ۔ ولسوف یعطیک

۲) ہو جھٹر و غضب میرا تیرے دشمن کے لئے ہے ۔ تیرے چاہنے والوں سے تو ہم پیار کریں گے ۔

لکڑی کا ستون کب تہجد پڑھ رہا ہے ۔ کب سے وا بیں پڑھتا رہا ہے ۔ (تیرے چاہتے)

جیسے تیرے غلام نہیں ۔ انسان دا بیڑا پار ہو جائے گا ۔۔۔ میں کس طرح مرضی کروں ۔

اگر چاہوں تو لکڑی کے ستون کو جنت میں بھیج دو ۔ ۳) قیامت میں سب کو ناراض نہیں

کریں گے ۔ ۴) حوض کوثر کا پیالہ ایمان والے کے ہاتھ میں نہیں آئے گا ۔ جس کا اللہ مدد

کرنے والا نہیں ہو گا ۔ (ایمان والوں کے مدد ہوں گے) علماء کی قدر کریں

اس لئے جنگ میں مولوی رکھے ہوئے ہیں ۔ (آدمی کی بیوی بالبعض وقت نافرمان ہوتی)

—٥—

۱۰–۱–۲–۱۴　　　۱۱ – ۵۶ – ۵۵

۸–۳–۱۴۳۵　　　جمعۃ المبارک　(AM)

سید شبیر حسین شاہ

میلاد النبیؐ

خطبہ ۔ الم ذلک الکتاب لا ریب فیہ ۔ تمہید ۔ ۲ کتاب ہر شک سے پاک ہے ۔
یہ کوئی کافر کو کہا گیا ہے ۔ کیونکہ کافر تو مومن دا نہیں ــــ جب ان کے انکار کیا تو دکھایا فاتو
بسورۃ من مثلہ ــــ جو ہم سپارے کہتے ۔ ان سے ہو ۔ ۳۱ سپارے سے شروع کرو ــــ کو لاکھوں ۔
رب بے مثل ہے ۔ بنی پاک کا دشمن تھے ۔ کہ ہم ہر طرح ہے ۔ جاء ہم ذاتہ ۔
خوشبو کا شانہ ــــ

فرمایا ذلک الکتاب لا ریب فیہ ۔ اگر چہ غلطیت معلی ہے اس میں آجائے گی ۔ ایہہ جہڑی کتاب اے اہندے
وچ شک نہیں ۔ ہر شکوک و شبہات توں پاک اے ۔ سوال ایہہ پیدا ہوندا اے ایہہ آکھیا کیوں
گیا اے ۔ اگر ایہہ آکھیا جے کہ کافراں نوں آکھیا گیا اے کہ کافر تے کتاب توں منکر ای ہین ۔ اوہ تے
قرآن نوں من دا ای نہیں ۔ تے جہڑا من دا ای نہیں ۔ اوہنوں آکھنا شک نہ کر ۔ ایہہ بڑی عجیب گل اے ۔
ہمیش شک تے اہندے وچ ہوندا اے کہ دودھ دے وچ ملاوٹ سے کہ نہیں ۔ تے جہڑا آکھ دا اے میں
دودھ نوں ای نہیں من دا ۔ شک والی گل تے کوئی نہ نال رہ گئی ــــ فرمایا ایہہ اللہ دا کلام اے شک نہ
کرو ۔ کافراں نوں تے آکھیا گیا اے ۔ فاتو بسورۃ ــــ جس ویلے اوہناں انکار کیتا فاتو بسورۃ ــــ
جے نہیں تے اہندے مقابلے وچ کوئی اک سورۃ لے آؤ ۔ کوئی کتر نے ایڑی چوٹی دا زور لگایا ۔ اج تک
کوئی سورۃ بنا نہ سکے ۔ رولہ پاندے ہین ۔ چاہیدا اے دلیل دا اے ۔ جے اوہناں نوں آکھیا جائے
نا اک پا سنا دیو ۔ اہلسنت دا کوئی نہیں سنا سکدے ۔ بغیر دلیل تو دعوی باطل ہوندا اے ۔
ــــ ہمارا دعوی اے اعلان اے ۔ کہ رب دے فرمان دے تیہہ سپارے قرآن اے ۔
کوئی آکھے ۲۰ ہین تے دس پڑھ کے سنا دیاں گے ۔ کوئی آکھے ۲۵ ــــ کوئی آکھے ۲۹ ۔
جہڑا آکھے جاہل اے ۔ آئیے دور کوع توں سن کے سپارے تے آئیے دساں دے ــــ
فان لم تفعلوا ــــ مسئلوں ۔ مان نے جیا ای کوئی نہیں جہڑا سنا سکے ۔ کیونکہ دنیا دی
بنائی چیز دا مقابلہ ہو سکدا اے ۔ رب بے مثل اے ۔ اوہندا کلام وی بے مثل اے ۔ اس واسطے
اج تک کوئی قرآن دے مقابلے وچ کوئی سورۃ نہیں لیا سکیا ۔ حق ایہہ سی جدوں نال دے من چاہیدے
مگر اہندے نال منکر وچ آکھ وچ ہے ۔ کیونکہ امہ آکھ دے ہین ۔ ایہہ ممکن نہیں سی ساڈے
طرح دا بندہ ای اے نال ۔ اوہناں نے محبوب خدا دی عظمت نوں نہیں سمجھا ۔ اپنے ورگا
جانیا ۔ ساڈے وانگوں کھاندا اے ساڈے انگوں پیندا اے ۔ ایہہ آکھ دا اے ۔ قربان اہندی ہالری

اے ۔ آہندا اے کلام خدا دا اے۔ ایہہ کیویں ہو سکدا اے۔ کیونکہ سارا دین نبی دی زبان تے
اعتبار کرن دا ناں اے۔

ہن جے اسیں اللہ نوں من دے آں ۔۔۔ میں آکھیا اللہ نوں کیویں من دا ایں۔ اللہ تخیل وچ
نہیں آؤندا۔ اللہ تصور وچ نہیں آؤندا۔ اللہ وہم وچ نہیں ہوندا۔ اللہ گمان وچ نہیں آؤندا۔ اللہ بے صورت
اے لا مکان اے۔ ساؤنڈ نظر نہیں آؤندا کناں دی سماعت نال پتہ لگدا اے۔ آواز ہے۔ چاہے جنہا
اے اوہدے وچ ذائقہ جیہڑا اے نظر نہیں آؤندا۔ اوہ زبان نال چکھیاں پتہ لگ جاندا اے مٹھی اے پھکی
اے۔ نمکین اے۔ ذائقہ نظر نہیں آؤندا۔ چکھیاں ۔۔۔ اللہ چکھیاں وی نہیں جاندا۔ خوشبو لگا کے
آؤندے او۔ پچھاں ہر کوئی آکھدا اے۔ پرفیوم لگا کے آؤندا اے۔ خوشبو ایہدے وچ نظر نہیں آؤندی۔
سنگھیاں پتہ لگ جاندا اے ایہہ خوشبو چنبیلی دی اے عطر اے فلاں فلاں ۔۔۔ اللہ سنگھیاں وی نہیں جاندا۔
چکھیاں وی نہیں جاندا۔ کناں دی سماعت وی محیط نہیں کر سکدی۔ تخیل تصور وہم گمان وچ وی نہیں
آؤندا۔ اک آہندا اے میں رب نوں من آں۔ کیویں منیں گا۔ جے قرآن نے آکھیا اے۔ میں آکھیا کی دلیل اے
تیرے کول کہ قرآن اللہ کا کلام اے۔ اکھے جی اللہ دا کلام دسدا اے۔ اللہ دا قرآن اے۔ میں آکھیاں کیویں منیں
گا۔ قیامت جنت دوزخ۔ حوراں فرشتے جن ایہناں ساریاں چیزاں تے ایمان کیویں رکھیں گا۔ حوراں دیکھیاں
نیں۔ نہیں۔ جنت ویکھی اے۔ نہیں۔ فرشتے ویکھے نیں۔ نہیں۔ کوئی ویکھی اے۔ قیامت۔ نہیں۔ کیویں
منیں گا۔ جے قرآن آہندا اے۔ قرآن نوں کی مطلب۔ جے قرآن اللہ کا کلام اے۔ میں آکھیا کیویں۔ اک
ای طریقہ اے سارا دین جیہڑا سیولاں دا غور کرا کوائی گل اے۔ ایہہ حضور دی زبان تے اعتبار کرن
دا ناں دین اے۔ اصل دین حضور دی زبان تے اعتبار کرن دا ناں اے۔

ایس واسطے رب آکھیا۔ حضور کولوں دور ہو گئے۔ بیابان کتاں دین دا ناں لوے۔ اللہ دا ناں لوے۔ قرآن
دا لوے۔ کجھ بیان کرے۔ اوہدے تے اعتبار نہیں کرنا۔ کیویں منیں گا رب نوں۔ کیویں منیں گا قیامت نوں۔
کیویں منیں گا دوزخ نوں۔ کیویں منیں گا جنت نوں۔ کیویں منیں گا حوراں نوں۔ کیویں منیں گا فرشتے نوں۔
کیویں منیں گا جبریل نوں۔ میکائیل ۔۔۔ اکو ای طریقہ اے۔ زبان مصطفیٰ تے اعتبار کرے گا تے فیر
دین مکمل ہوئے گا۔ ایس واسطے فرمایا۔ نرا میرا ناں لوے۔ دامن مصطفیٰ حاصل نہ ہوئے۔ نبی توں دور ہو گئے تے
اعتبار نہ کریں اوہدے تے۔ اوہدے پچھے نہ لگائیں۔ اللہ نے واضح کر دتا اے۔ فرمایا ومن الناس ۔۔۔
من یشتری ۔۔۔ ایہہ نبی دی نعت اے۔ سارا قرآن ایہہ نبی دی نعت اے۔ (سبحان اللہ

نالے شعور نے فرمایا کہ جیہڑے الفاظ زبان تے بڑے آسان نیں۔ میزان وچ بڑے وزنی نیں۔ یا رسول اللہ کہڑے
فرمایا سبحان اللہ ۔۔۔ قیامت والے دن بڑے وزنی ہون گے۔ مسلمان اس دی وجہ توں بچ جان گے۔
اللہ نے فرمایا ومن الناس ۔۔۔ فرمایا کہ اوہ لوگ ہون گے جہیڑے اللہ دا ناں لین گے۔ قیامت دیاں
گلاں کرن گے۔ آکھن گے قیامت آن والی۔ اللہ دے ناں دے وظیفے کرن گے۔ اللہ دے ناں دیاں تسبیحاں کرن گے۔
وما ھم بمومنین ۔۔۔ فرمایا مومن نہیں ہو سکدے۔ کیوں حالانکہ اللہ دا ناں بڑا لین گے اوہ دلوں منّے، ایمان
وچ نہیں ہووے گا۔ میرے نبی پاک دا لفظ سینے وچ رکھ کے ہون گے۔ اللہ دا ناں تے لین گے۔ قیامت دیاں
گلاں دیاں کرن گے۔ آکھن گے ۔۔۔ اللہ قیامت آن والی ہے ۔۔۔ میں آکھیا ہے پریشان کر دتے ناں ۔۔۔
اوہ نے ادھی اساڈی اے۔ سانوں قیامت دا کی ڈر اے جی ۔۔۔ بشرطیکہ ایمان سلامت ہووے
اوہ یار تاریخ دا وچ۔ گلاں نے ویلے فلاں تے تہاں بڑیاں ملن گے ۔۔۔ تے اوس ویلے دا انتظار کردی دا اے
خوف کھائی دا اے ۔۔۔

میرے نبی پاک ۔۔۔ جس ویلے موت ہو جاندی اے۔ تے کی ہوندا اے میرے نبی پاک نے فرمایا میرے غلام صبح
اونہے ناں دی زیارت ہووے گی جدوں وصال ہووے گا دنیا چھوڑ کے ٹر جان گے میں تہاڈے سامنے ہوواں گا
اس ویلے دا انتظار کری دا اے۔ تاکہ اوہدے کولوں خوف کھائی دا اے۔ سانوں کی قیامت دا ڈر اے۔ قیامت
ہوندی اسا تے کول آئے سانوں قیامت دا کی ڈر اے۔ میدان حشر سجیا ہووے گا۔ ہر نبی دا تاجدار تاج
شفاعت پہن کے بیٹھا ہووے گا۔ غلام سامنے ہون گے کہ سانوں ڈر تے اس دن صبر ہووے گی۔ محبوب
دی زیارت ہووے گی ۔۔۔ جی اوتے سوا نیزے تے سورج ہوندا اے۔ تانبے دی زمین ہووے
گی۔ اوتے انج ہوندا اے۔ میرے اوتے سب ڈھونڈن۔ قبر وچ آ ہوندا اے ۔۔۔ آگ جہنم وچ آ ہوندا ہم
میں آکھیا جیندا جاندا اے۔ تکلیف ہوندیاں لوکاں نوں سبھ کوئی پروگرام اے کوئی نہیں۔ اساں
کوئی ایہو جیہا چلو نہیں ماری۔ کہ سانوں سبب کھوٹیاں نال واسطہ ہوئے۔

دیکھو جی کوئی جس ویلے جیہڑا کم کرے۔ چوری کرے۔ اسے گرفتار ہووے۔
پولیس والیاں کولوں لتر کھان والے کم کرے۔ اک شریف آدمی اوہنوں کی ڈر اے۔
اس واسطے کم اوتے سب کھوٹیاں۔ جیہڑے پھڑے رہن۔ گنجے سب لتر جیہڑا ہوندا اے۔
اوہناں نوں ہوندا اے جیہڑے کوئی چلو ماری ہوندی اے۔ اسی طرح سارے دنیا دے منن والیاں
آں۔ شکر خدا دا شکر ہے۔ تے فرشتیاں نال جا لیندا اے۔ اتوں کھوکھاں اسے لتر۔

میں بھونک خان۔ کیوں میں مدینے دیاں جدار دیاں صفتاں دا انکار کردا سیں۔ تینوں نہیں سی پتہ رب
نے دا صنع آکھیا اے۔ سبحن الذی۔ اللہ پاک اے۔ ہر شوں فریب توں۔ جھوٹ توں۔ کذب
توں ہر اک عیب توں میرا رب پاک اے۔ میں بھونک کیوں نبی دے خصائص۔ خصائل فضیلتاں
عظمتاں سب نال علم نورانیت اختیارات کس طرح نبی دے فضائل دا انکار کردا سیں۔ نبی دے
ازواج رسول اصحاب رسول اولاد رسول۔ نبیاں صدیقاں شہیداں صالحیاں اسیں ساریاں دے
منن والے آں۔ سانوں سپاہاں کی آکھناں ایں۔ سانوں جہنم نہ آکھناں ایں۔ جیہڑے جہنم جان
والا کم اے کوئی نہیں کیتا۔ ساڈے ہتھاں موہڈیاں تے بیٹھیاں کولوں ہوراں کی جانداں ایں۔ اوہ تے حضور
دی حضوری اے میں وکھوناں آں ——— فرمایا جے میں گناہ نہ کردے تے میں ہور مخلوق لے آندا
رب جیہڑی گناہ کرے۔ مسلماناں دا ایہہ توبہ دا ناں۔ میں قرآن ایسے کر دیناں آں۔ ساڈے وسیلے
جہنم جہنم بنایا ای نہیں گیا۔ گل تے ایہہ جیہڑی قرآن حدیث وچ ہوے۔ اللہ فرمایا۔ واعدت للکفرین
فرمایا جہنم کافراں واسطے بنایا گیا اے۔ رب تے آپ فرماندا اے کافراں واسطے بنایا اے۔ ایہہ سانوں
ڈراندا ایں دیاں۔ ہوں گے ایہہ ایناں نوں خوف ہووے گا سانوں کوئی نہیں۔ بشرطیکہ نبی دی غلامی
وچ جا مرے۔ اے سنتے ہیں کہ محشر میں ان کی رسائی ہے ——— گر ان کی رسائی ہے تو پھر اپنی تو بن آئی ہے
کیونکہ عزیز علیہ ما ——— رحیم ——— وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین ——— لطیفہ
رب نے فرمایا میں کافراں واسطے بنائی اے ایہہ سانوں ڈراندا اے۔ ہاں کوئی منہجی ترمیلے گیا نا اوہنوں
نال دو شرابی لتر کڈھ مار کے مر جاسیں کتنے ہتھ پیر دا اے پیا۔ کدے سب لڑاندا دیں۔ اک دن اوہ
مولوی کھوں کوئی رشتے لین گیا۔ اوس آکھیا ابا تینوں دی امی مار یا اے۔ اوس سمجھیا جیہڑا جائے
اودھے نال پولیس اوہدی ہوندی اے۔ اینہاں سمجھیا ہے اسیں جو کرنے آں۔ اینہاں نال دی امید
نہیں۔ سنیاں اسیں کوئی صورت نہیں اللہ دا حکم ناں۔ اسیں تے نبی دا غلامی لے کے جانا اے
شواہد النبوۃ دے اندر۔ شافعی عیاض نے وی لکھیا اے۔ امام یوسف نبھانی نے لکھیا اے۔
مائی دا الدعا مطلع۔ قبر میں انگلیاں کالیاں میں ——— جس ویلے کوئی مشکل وبلا اوندا اسی ناں
تے اج آنکھاں تے ہتھ دھر کے ناں اچانک ہی حضور دا ناں پکار دی سی۔ اوہ مائی فوت ہوگئی
انگلاں دناں بعد وارثاں نوں ملی۔ اوہناں آکھیا اماں کی حال اے۔ اوس آکھیا شہرا میں ٹھیک آں۔ اماں
اوہ حساب کتاب۔ اوس آکھیا کیہڑا۔ آکھیا اے منکر وجہ جا لیے تے فرشتے آئے سن۔ اوس آکھیا پتر میتوں

کسے نہیں پچھیا۔ اوس آکھیا اماں اوہ تاں وڈے وڈے مولوی جاندے۔ پیر جان، فقیر جان۔ بھانویں کوڑا جائے اوہ تاں وڈے وڈے چوہدری جان ممبر جان۔ بھانویں اوہ مسلم لیگ دا ہووے۔ بھانویں پیپلز پارٹی دا بھانویں ق لیگ دا ہووے۔ اوتھے کسے دی پرواہ نہیں۔ اوتھے تے سوال ہو جاندے۔ اب تک تسیں سوال ہو۔ اپنے تے نال لگ کے بچ جاؤ گے اگاں کی کرو گے اوتھے ساریاں کولوں پچھیا جاندا اے۔ پتر میتوں کسے نہیں پچھیا۔ اوس آکھیا کوئی واقعہ۔ اوس آکھیا جھوٹا جیا اک واقعہ ہویا اے۔ پچھن والی گل کوئی نہیں۔ اک آکھیا کی۔ اوس آکھیا کی۔ اوس آکھیا جس ویلے تسیں مینوں دفن کر کے آئے ہونا۔ تے تسیں ٹر آئے او۔ نبی پاک دی حدیث وی اے۔ فرمایا جدوں مردے نوں دفن کر کے اوندے او تاں ستے پچھاں ہٹدے او تے اوہدے پیراں دی آواز جیہڑی اے اوہ وی مردہ سن دا اے۔ ایہہ عام بندہ جیہڑا فوت ہو جاندے اوس دی گل اے جیہڑے آپ دے داتا صاحب نہیں سندے۔ نبی نہیں سندے۔ جیہڑا کوئی نہ سندا ہووے گا۔ سادی تے گل ای اے۔ ساڈے تے اوس طرح سماعت کر دے نیں۔ اج سندے نیں۔ فرمایا پاس ربنا العلی ____

سکندر کھیا دل وچ سارے سندے نیں۔ جنہاں مریداں دا ایہہ مقام اے۔ اوہ پیر دا کی مقام ہووے گا۔ تے جے پکارنا شرک ہوندا تے ممبر ممبر تے بہہ کے نہ کردا۔

مائی جس ویلے اماں آکھن۔ پتر جس ویلے تسیں پچھاں ہٹ گئے ناں۔ اکھے میری قبر وچ ڈراونی شکل والے دو بندے آگئے۔ اوس آکھیا آپ کھلو جاؤ۔ اکھے میں۔ میں ڈر گئی۔ اکھے فیر۔ اک فیر کی۔ پتر میری عادت داتے تہ جے ناں۔ میں انہاں تے جد دفن تے اجے سارا پکارنا نبی پاک دا ناں۔ اوہ دوویں دوڑ گئے۔ اوس توں بعد آیا ای کوئی نہیں۔

تیرے نام وچہ رب رکھیاں سنتاواں نیں۔ میرا نام لیتاں

اسیں تے اللہ دا منن والے آں۔ اسیں تے توحید دے پکے اللہ دیاں ساریاں صفتاں نوں منندے آں۔ اوہدی دتے سارے کمالات نوں مندے آں۔ ساڈا عقیدہ اے کہ نبی نوں جنے کمال دتے نیں سارے رب دے دتے ہوئے نیں۔ اک وی نبی دا ذاتی نہیں۔ اگر اللہ نہ دیندا اپنی کجھ وی نہ کر سکدا۔ اللہ دے فضل نال اللہ پاک نے عطاواں کیتیاں نیں۔ نبی نوں شاناں عظمتاں دتیاں نیں۔ ہر خوبی جیہڑی اللہ دی دتی ہوئی اے۔ ایہہ اہل سنت دا عقیدہ اے۔ ذالک الکتاب لا ریب فیہ۔ ایہہ کتاب تے شک کرنا جے کافر جیہڑا اے اوہ مومن ای نہیں۔ اوہنوں آکھدا اے شک نہ کرو۔ ایہہ وی عجیب گل اے تے جو مومن شک نوں کفر سمجھدا اے۔ اوہنوں آکھیا جاوے شک نہ کرو۔ ایہہ عجیب گل اے۔ بات تے قابل

ہوندا اے۔ اگر کہیا جائے کہ خطاب ہے کافراں نوں۔ تو خطاب کافر تے مومن دا اے۔ اوہناں آکھیا شک نہ کرو ایہہ
بڑی عجیب گل اے۔ تے مومن شک نوں کفر سمجھدا اے۔ ایہہ آکھنا مومن نوں خطاب ہے۔ ایہہ وی عجیب
گل اے۔ کہ مومن تے شک دا ناں نہیں کردا۔ ہر آکھیا گیا تاں وی۔ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ — قرآن حکم
جاری کر رہیا ہے۔ آکھیا اے مسلماناں نوں۔ لوکو قرآن تے شک نہ کریا جے۔ کیونکہ قرآن نوں پڑھن والے دو
قسم دے لوگ ہین۔ یضل بہ کثیرا ——— اک گمراہ ہین۔ اک ہدایت یافتہ ہین ———
فرمایا اس واسطے دو قسم دے لوگ ہین۔ جیہڑے گمراہ قرآن پڑھدے ہوئے۔ تے گمراہی پھیلائے گا۔ لہٰذا ذٰلک
الکتاب لا ریب فیہ — اوس قرآن تے شک نہ کریا جے۔ اوہناں گمراہ سمجھیا ہے۔
میرے نبی نے فرمایا۔ اک اِن مخلوق ہووے گی ——— جیہڑے قرآن پڑھن گے۔ مگر اوہناں دے حلق توں تھلے نہیں اترے
گا ——— نمازاں ——— فرمایا دین وچوں ایہہ نکل گئے ہوون گے۔ جیویں شکار وچوں تیر۔ جیویں
شکار دے وچوں تیر نکل جاندا اے۔ اوہنوں جان لے جاندا اے۔ ایویں اے دین دے دشمن ہوون گے
قرآن پڑھن گے۔ حضور نال عداوت ہووے گی۔ حضور نال محبت نہیں ہووے گی۔ معلوم ہویا ظاہر لباس دی
گل نہیں۔ ——— سجدہ ہزار والا فرق ——— بجو بانگ کر رکھنا ——— بالکل مہ توں ڈیکیا ——— تے
بندے تے رنگ دی ——— فرمایا مسجد توں مردار ہے اگر ——— فرمایا اے مہر گونہیں چجے تیرا قلم ہووے
اسب دے بابر بیاراں ——— خلوج سے ایہا ادبیاں دے رسول ———
سمجھ قرآن کی آیات ——— قرآن کا معیار ہو رہا اے۔ کائنات وچ رہناں اس نال دا ہمیں بنی توں
سوا کوئی مالک نہیں۔ کھڑا اے جیہڑے واسطے آسمان سجایا جائے۔ کھڑا اے جیہڑے جبرئیل قدم چمے
فرمایا جے تیرا تو ہیں نہیں ہوندا۔ اک سوئی جتنا ہوا ہے نہ ہوگا جبتوں تیرا فیصلہ بیان ہو
حبیبہ آواز نے کے مسلے جانی ملک ہے لشکر اسلام ———
شاہ جی پڑھے قرآن نے گمراہ کیتے ہیں۔ میں آکھیا نہیں دس دیناں آں۔ قرآن آکھدا ہے داعیا الی
اللہ باذنہ ——— منیرا محبوب چمکدا ہویا آفتاب بنا کے گھلیا اے۔ میں گمراہ دی
مثال دینی لگا آں۔ امر آکھدے نے حضرات ایہہ تیر قدر قرآن اے۔ بالکل ٹھیک ہووے گا۔ ہم محمد
نبی دا دلیل ٹھیک اے۔ قرآن پڑھدا اے داعیا الی اللہ باذنہ ——— دیکھو ہن فرمایا جے حضرت رب نے
آکھیا اے حضور چراغ دی طرح ہین۔ سورج دی طرح نہیں۔ بالکل ٹھیک اے۔ سورج اک مخلوق اے
عشق دے مخلوق اے۔ لہٰذا نبی رب العالمین دی مخلوق ہے۔ سورج ملاوا ہوندا ہے۔ ہر تھاں جاندا اے

ہر قرآن دا آہنڑا اے کل من علیہا فان۔ ہر شے نے تے جام فنا دا پینا اے۔ ہر شے نے ختم ہو جانا اے۔ ویکھو جی ہنا دی مخلوقات دی طرح ہوئے۔ تے مخلوقات نے مٹی وچ مل جانا اے۔ بندہ مر کے مٹی وچ مل جانا اے۔ معاذ اللہ سانوں وڈیرے نوں ایمان سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ جبکہ میرے قرآن پاک ربانی کلمات دا ٹھیک ہیں۔ بکو قرآن اہے جنوں دلیا گمراہ دا ہوراں گے ہن ہدایت والا بہ کینے گا جس دنیا وچ رہیا۔ ودا عیا الی اللہ انہیاں ہو یا شیوں چمکیا ہویا آفتاب بنایا اے۔ تے آفتاب کہندے ہیں۔ سب تارے اینہاں کولوں فیض لیندے ہیں۔ جن نوں روشنی لیندا اے رسول پاک کولوں۔ جملہ ستارہ روشنی لیندا اے سورج کولوں۔ سارے تارے روشنی سورج کولوں لیندے ہیں۔ رب نے دراز بنایا۔ ودا عیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔ آپ ماذاغ دے کاجل والیاں اکھاں دا سورج دی طرح اے۔ جیویں سورج کولوں سارے تارے روشنی لیندے ہیں۔ کل ولی نبی غوث قطب ابدال سب تیرے کولوں فیض لیندے ہیں۔ سب تارے ولیاں نوں ولایت ملی تے تیرے صدقے۔ غوثاں نوں غوثیت ملی تے تیرے بوہے توں۔ قطباں نوں قطبیت ملی تے تیرے بوہے توں۔ عالماں نوں علم ملیا سانجے تیرے بوہے توں۔ نبیاں نوں نبوت ملی تے قرآن آہنڑا اے۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین۔ ہر شے جھنڈے تے میرے نبی تے ایمان لیاونا ہے۔ اس طرح تے نبوت ملدی اے پئی۔ معلوم ہویا نبیاں نوں نبوت ملی میرے نبی دا صدقہ ملیا اے۔

محبوب خدا کوئی تیرا ہم پایہ نہیں ہے — اس شان کا مرسل کوئی آیا نہیں ہے

ایہو جیا کیڑا اے۔ جس دے صدقے نبیاں نوں نبوت ملدی آئی۔ تے جلوہ لیا جا رہیا اے۔ سنگھ جا ہیں آ جائے گی تو سنی ہے۔ دلشفرنہ۔ ایمان لیاونا ہے۔ عہد کرو۔ تے جدوں معراج دی رات امامت دے کھلو رہیا تے عہد پورا ہویا۔ آکھیا جا جبریل میرے محبوب نوں لیا۔ امامت کروندی اے۔ سارے نبیاں نوں معراج ہویا۔ سارے نبیاں نوں معراج ہو رہیا اے۔ اوہناں نوں معراج ہو رہیا اے اوہناں کہ ساڈے آقا دی زیارت کیتی اے۔ ساڈے نبی نوں معراج ہویا اے۔ اوہناں نے رب نال ملاقات کیتی اے۔

تیری معراج کہ میں عرش تیرے قدم تک پہنچا۔ — تیری معراج کہ تو لوح و قلم تک پہنچا۔

سب نبیاں نوں جو ملیا اے نبی دے صدقے۔ میرے نبی ساریاں نالوں افضل تے اعلیٰ اے۔ آپ ایک دی چمکدا اے بنیا ہویا سینہ اکھیا اے بچو لکا نہیں۔ قطع کا آپ دے اگے وعدہ اسے لیا۔ آکھیا سوہنا چمکدا ہویا چن اے۔ جیویں ساریاں تاریاں دی روشنی چن دے کولوں لگی اے۔ تیرے فیض نال چمکدے ہیں۔ سوہنا کائنات چن اے تیرے فیض نال چمکدا اے۔ فرمایا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔ آپ ماذاغ دے کاجل

والیا۔ چمکدا ہویا آفتاب دی طرح اے۔ تے جدوں آفتاب چمکدا اے۔ ماڑا ہووے تگڑا ہووے۔ امیر ہووے غریب ہووے۔ بادشاہ ہووے گدا ہووے۔ چھوٹا۔ وڈا۔ بندہ شہر نئیں ویکھدا۔ اوہدی کرناں جھوٹیاں نئیں۔ غریب نواز دی۔ جس ویلے چمکدا اے۔ شہر روشن۔ بندہ روشن۔ غریب دی گلی۔ وڈیاں لوکاں دے محل۔ اوہ وی چمکدے نیں۔ اک غریب دی گلی وی چمکدی اے۔ کائنات وچ سورج اک اے۔ جدوں چمکدا اے ساریاں نوں نواز دا اے۔ رب نے آکھیا اے سوہنیا۔ توں وی چمکدا ہویا آفتاب دی طرح ایں۔ اپنے تے اپنے جیویں ساریاں نوں نواز نا ایں۔ توں وی اپنا بیگانہ منگدا۔ شاہ گدا۔ کسے نوں نئیں۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین۔ منتظد الو سورج نوں نئیں من دا۔ جدوں سورج چمکدا اے۔ اوہ تے نئیں نال آکھدا میں من دا نئیں (الو ایڈا اے۔) نہ آپ نہ الو دے بچے سورج نوں ویکھنا پسند نئیں کردے۔ مگر جدوں سورج چمکدا اے۔ سردی دیاں راتاں ہون۔ الو ٹھکڑدا ہویا پیا سردی نال۔ تے وڈے پرانے بوڑھے ہوندے نیں۔ کدی سورج نے آکھیا اے۔ ایہہ میرا دشمن اے۔ ایہہ مینوں ویکھنا پسند نئیں کردے۔ تاں میں ایہناں تپش نئیں دینی۔ ایہناں نوں فیض نئیں دیناں۔ کدی سورج آکھیا۔ نئیں نئیں اس واسطے اپنے تے اپنے بیگانیاں نوں وی نواز دا اے۔ جیویں سورج نوں الو تے الو دے بچے نئیں من دے۔ مگر سورج پھیر وی نواز دا اے۔ مازاغ دے کاجل والیا۔ بشری دی شان ایہہ وے۔ وداعیا الی اللہ ___ توں اپنے تے اپنے بیگانیاں نوں وی نواز دا جانا ایں ___

* دشمنوں میں رحمت لٹانے والے۔ * اپنے پرائے کا غم کھانے والے۔

مصیبت میں غیروں کے کام آنے والے۔

آپ ان الی اے۔ اک ہو رہا اے جاندار اے۔ دوسرا ہو رہا اے جاندار اے۔ جنہاں دا دل وچ نبی دا پیار ہووے گا۔ خدا کلام کرے۔ محبوب دے متعلق کرے۔ تے توہین دا پہلو نکلے۔ ایہہ ہو وی نئیں سکدا۔ اوہندی وجہ چھڑا رب اپنا برداشت نئیں کردا۔ راعنا نہ آکھن دیو۔ راعنا دا معنی اے سی چھیڑو۔ چھڑوانا۔ لفظ راعنا بگاڑ کے پڑھدے سی۔ راعنا بذات خود برا نئیں سی۔ رب فرمایا یا ایہا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا ___ ایمان والیو تسی راعنا نہ آکھو۔ حضور نوں انج فرماؤ ___ لفظ بدل جاؤ۔ وقولوا انظرنا ___ یا رسول اللہ کرم فرماؤ ___

کرم کا اک نظر ــــ ہم پر خدارا یا رسول اللہ ۔
ایک ماں اپنے بیٹے سے ناراض ہوتی ہے تو کیا کہتی ہے ــ حبت رسول سے پاک پالاں ۔
ایہہ اوہناں نوں پچھے نال اک آہندا اے نال رسول ۔ ایہہ تے اوہناں لوکاں جنہاں نوں حضور نال پیار آ
مدینے شریف توں بغیر ترٹ پھٹ نکودیاں نیں ۔ ایہہ تاں بنی دی فضیلت دی گل کردا ایسی تے اوہناں بلاوہ دا
نال پیار کرنا آں ۔

جی لاکو مناز اے مکے وچ ۔ میں آکھیاں بالکل ٹھیک اے ۔ انکار کرن والا ایمان لسا بنی دا ویاں آ
میں آکھیا مدینے کی لاکو ۔ ایہہ کتنے بکیا اے ۔ اوتھے بکیا اے پچاس ہزار ۔ میں آکھیا بالکل ٹھیک ہے پنجاہ
ہزار ۔ دی حدیث آ انکار نہیں ۔ میں آکھیا نال دی آمے پاسے حدیث اے یا اللہ مدینے وچ مکے نالوں دگنی
برکت عطا فرما ۔ مکے لکھ ۔ دوگنی دو لکھ ۔ پلس ہزار ڈھائی لکھ ۔ رب نے فرمایا سوہنیا ایہتے لوکاں
آہندا ایں نال ۔ ولا آخرۃ خیر لک من الاولیٰ ــ ہر گھڑی ودھدا جائے گا ۔ ساڈے تے ایہہ عقیدہ
آ ۔ اید حضرت مجدد الف ثانی رحمہ رب نوں تاں منیا ایں (رب محمد است) ورنہ محل لقوم
وہم وگمان میں نہیں آتا ۔ تو کیا عرض کر رہا تھا ۔ ذلک الکتاب ــ

ہدایت دیندا اے متقیاں نوں ۔ کوئی کوئی بے ادب وی متقی ویکھیا جے ــ سارے ای لوکاں نوں
ہدایت دیندا اے ۔ مگر دور رکھدا گستاخاں کولوں ۔ حضور دا گستاخ کولوں سب ادب کولوں ۔ سارے لوکاں نوں
قرآن ہدایت دیندا اے ۔ بنی دے گستاخ نوں ہدایت نہیں دیندا ۔ بلکہ رب نے فرمایا ان الذین کفروا
سوآ ــ لا یؤمنون ــ اوہناں تو لاکھاں سمجھایا ہو گستاخاں نہیں منن گے ۔ سمجھانا نہ سمجھانا
برابر ہے + کیوں ایتھے اک انشراح دی ہوندا اے ۔ جی بنی دے جاہن نال کجھ نہیں ہوندا ۔ ویکھو لوہنی دی
آکھے تے رب نے آکھیا نہیں ایمان لیاؤنا ــ اک بندہ مہر ناں توہین کردا اے پیا ۔ بندہ اوہنوں سمجھا کے
تھک لیتی ۔ پیر اسی شیں ــ میں آکھاں جھگڑ دیو جھگڑ دیو ــ اہ اک نہ میری سنی ۔ جد چار
لتر ۔ مار کے دوہنیا حلیہ وگاڑ دیں ۔ اوہ جھٹ وچ کھلو کے آکھے ۔ لوجی شاہ صاحب دا جھگڑا ہوئی
سی ۔ میرا قوم منن لیندی اے میری گل ۔ ایہہ ویکھو کوئی سوالاں آکھیا اے جھگڑ دیو ۔ اوہنا کا اک
نہیں سنی ۔ اوہناں لتر مار کے میرا حلیہ وگاڑ دتا اے ۔ جے شاہ صاحب دی من دے ہوندے
تے میں تو حقیر نہیں سمجھانا چاہی دے ــ مسئلہ واضح ہو گیا ۔ اہ آکھن گے چل آ ایہ تے عزت آ
جے توں توبہ کرے شاہ صاحب دی پیر پٹر لینے آں تے پھر سنی اے ۔ رب آکھیا سوہنیا ــ ایہہ

جہڑے بڑے گستاخ ہین۔ اینہاں نوں میں نہیں چھیڑدا۔ اینہاں نوں سمجھا بجھا کوئی نہ سمجھا۔ ختم اللہ علی قلوبھم۔ مہراں لا دتیاں نیں۔ اج دا سبق دل نال ولو انھم اذ ظلموا لے شرمسار ہو کے تے آ جان ۔۔ بتیری غلطی کر لین تے اسیں معاف کر دیاں گے۔ اس واسطے دنیا دی ہدایت تواڈی ہدایت دیندا اے مفتیاں نوں ۔۔ حضور دی گستاخی تے بے ادبی توں بچن والیاں نوں ۔۔ اوہنوں دیندا اے جہڑے احترام مصطفیٰ کرن والے ہین۔ دل وچ محبت رکھن والے ہین۔ جنہاں دے دل وچ پیار اے۔ اوہ ساریاں نالوں اعلیٰ نظر آندا اے۔ رب نوں نبی نال اینا پیار اے نال تے ساریاں نالوں اعلیٰ وکھا دتا اے معراج تے۔ دنیا وچ اپنے محبوب نوں سیر کرا کے آکھ سارے نبی پچھے صفاں بنھ کے کھلو جاؤ ۔۔ جبریل جا جا کے پیغام چھڈ۔ نبی دا قدم چمے ہین۔ ہے کوئی جہڑا کائنات وچ جنہے جبرائیل قدم چمے جا کے پیغام دے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ۔۔ کملی والیا رب تیرے دیدار دا مشتاق اے

نہ جنت نہ جنت ملیو یسی ویکھیا ۔۔ مزا جو نبی جی بنگیولا میں دیکھا
اے محبوباں دے محبوبا ذرا رکو وکھا جا جیہڑا کر کے
رونانت دم اک سمک کے ہاں نہ بنی آئے کے نوں اجے پیغام نہیں آیا

١٤—١—٢—١٢ ٨:٠٦
١٣—٣—١٤٣٥ PM (منگل)

سید شمس الرحمان مشہدی

(میلاد النبیؐ)

(خطبہ) قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی الکلام المجید والفرقان الحمید فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
یا ایھا الناس قد جاءکم برھان من ربکم

محمد مصطفیٰ والے کی گھراوندی کیا لوڑ اے۔ امت اوہدی نوں جنت اوہدی تے ہور ٹھکانیاں دی کیا لوڑ اے۔
خدا خود لامکاناں تے سدا احمد نوں فرمایا — اے مدنی تیرا گھر اپنا ایں تے سرکاراں دی کیا لوڑ اے۔
جہنم چ ساڑش داناں شرک ہے تے دیکھو جاکر رب کولوں — جو ٹرا مدنی دا مرشداں نوں چھاواں دی کیا لوڑ اے۔
محمد سب نوں رکھے گا سایہ الایا ہاسیاں اندر — جے کر بخشش نال امت نوں ہے تے سر چھاواں دی کیا لوڑ اے
محمد مصطفیٰؐ دی یاد وچ جو لمحے لنگھ جاسن — ایہ سوچی بے بہا دن یار رحمل یاداں دی کیا لوڑ اے

اللہ پاک دا احسان ہے۔ کہ اوس نے اپنے پیارے حبیب لبیب دانائے سبل مولائے کل ختم الرسل فخر کائنات منبع موجودات جناب محمد مصطفیٰؐ دے توسل اور وسیلہ پاک دے نال ساڈے جیہاں عاجزاں گنہگاراں نکمیاں پُر خطاواں نوں۔ اک واری فیر کمال کرم فرمانداں ہویاں۔ کمال مہربانی فرماندیاں ہویاں۔ گناواں دیاں آلائشاں چوں کڈ کے۔ گناواں دیاں غلاظتاں چوں کڈھ کے اپنے حبیب دی محفل وچ کل عالم دے طبیب دی محفل وچ سب نبیاں دے سردار دی محفل وچ ساری کائنات دے رب دی اذن دے نال مالک و مختار دی محفل وچ جے جس دا کوئی نہ ہووے۔ ایہنا ساڈی ہور غم خوار دی محفل وچ سب لجپالاں دی لجپال دی محفل وچ تے سیدہ آمنہ دے بے مثل وے بیٹال لال دی محفل وچ۔ ظلمتاں دا اس عہد وچ ارشاد دی محفل وچ۔ تے اندھیریاں دا اس دور وچ میلاد دی محفل وچ حاضری دی توفیق عطا فرمائی۔ کیونکہ سرکار دی محفل وچ آ جانا۔ حضور دے ذکر دی محفل وچ آ جانا۔ حضور دی تعریف دی محفل وچ آ جانا۔ حضور دی بے مثل وثناں دی شان دی محفل وچ آجانا۔ ایہ عام سعادت نہیں۔ ایہ عام خوش بختی نہیں۔ ایہ عام نصیب نہیں۔ ایہ انہہ خوش بختی اے۔ جہڑی بندے دا ایس جہان دی بنا چھوڑدی اے۔ بندے دا اگلا جہان دی بنا چھوڑدی اے۔

حضرت شاہ سلیمان تونسوی دے خلیفہ شاہ اللہ بخش تونسوی حیدر شکار مدرسی صاحب کا مناظرہ — اسلام دے دو رکن — روٹی + پانی + درس نہیں لگے۔
نبیاں دا اک درس نہیں۔ — علم دا پاک نام مصطفیٰؐ دی با مر غنی دی دولت — لڑکی کی ملکیت

درس میں ہن دے رہندے سامنیں ۔ کئی گھر بیٹھے بٹھائے نوٹ ذر دیندے نیں ۔ علم دے پکے رہیندے
سے ٹکا لاکے رب دی بارگاہ میں حاضر کر دے ۔ سُترے پاس اثراز ویۓ ۔ (جواب دینا)
کئی واری علم دا جواب دینا ۔ نہ دینا نشانی ہے ۔ سوال تھوڑا کر جواب وچ دعا)
سوال سادہ ۔ اسلام دے رکن کتنے ہیں ۔ میں تم سے نہیں پوچھتا ۔ بندہ پاک
ہکے پیدا ہوندے مدینے ۔ ایہہ قوم سنن واسطے بنائی ۔ صرف میرے سوال
کا نہیں سوال دا جواب دینا ۔ ایمان لئے دو ۔ اللہ ورسول کو ماننا ۔
اک جوڑا روٹیاں + اک پیالہ پانی دا = وقت گزرتا رہا ۔ ولی اولیاء دے پار
جنت تے ۔ پانی دی کیفیت ۔ بھوک دا لگنا ۔ لوکاں دا لو لگنا ۔
آسماناں دی طرف منہ ۔ رب دی بارگاہ وچ بکواس ۔ توحید دا انکار رب ایمان ۔
اللہ بخشن توں سوہنا ۔ ان المشرکون نجس ۔ پاک ہوندے
جسم پلید ہو تو پانی سے ۔ من پلید ہو بنی دے نال نال ۔ کلمہ پڑھدا با ۔ دوبارہ
پلید ۔ علم وہی اچھا ہے جو سیدھے راہ تے لگا ۔ علم ورگی بڑی چیز کوئی نہیں
سنے لگے ۔ پا سوہنا بلہ دے تے یا کوئی بھیجے تے جا کے
واپس آیا ۔ تو سنوے دی گلیوں میں ۔ گلے وچ پٹکا ۔ خلیفاں نے پہچان لیا
جے جگل وچ مر جاناں ۔ سفر نک کتے ۔ کتاب بوسیں مبرکا نعت سے آیا تھا
۔ (لَا یَشْقَىٰ بِهِمْ جَلِیسُهُمْ) جہاں بھی مصلے کا فیض تقسیم ہو
بے ایمان مر رہا تھا ۔ پیر مرشد نہیں دیا ۔ اولیاء سب دا نام ۔ یہ سب کے سب عقلمند بنی
۔ جے عقل دی محفل دے اندر آ جاوے تو ۔ تو آقا دی دی محفل وچ کیسا ۔
حضرت علی کا فرمانا ۔ لا یخرج من الدنیا الا بالایمان ۔ فرمایا جو اس دے اک دلاں دکا پیار نال
ہمیشہ نبی دا ذکر دی محفل وچ آ جاتا گا ۔ فرمایا میں گرنٹی دیندا ہاں ۔ انہوں نے لیا ہوا ۔ نمازوں
روزوں کا ذکر ۔ جس طرح دا مریض ہو اس طرح دا ڈاکٹر ۔ آنکھیں خراب
ہوں تو دانت کا ڈاکٹر علاج نہیں کر سکتا ۔ مختلف اعضاء کا علاج ۔
جے ایمان خراب ہو تو اس کا علاج حسین کا بابا ہی بتا کے گا ۔ جس طرح کا مرض ہو گا
علاج بھی اسی طرح کا ہو گا ۔ جے ایمان خراب ہو جائے ۔ تے محمد دی محفل سجا

جس نے انکار کیا ہے۔ اس نے کفر کیا ہے۔ میں اللہ کا ذکر ہی پڑھتا ہوں — ایمان کس طرح چھپتا ہے یہی
کے ذکر سے۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی — تسلیما۔ — کس کا نقص نکالوں میرا کیا جواب
ہے گے۔ نذرانہ پیش کرتا تھا ہمہ وقت ہے۔ شرح ابن عقیل نحو دی کتاب تو اوہ دی کتاب — اس دے دو اصول
لکھیا اے۔ کہ جس وقت جمع مضاف ہووے۔ تے ایہہ معنی کلیت دا دیندا اے۔ یعنی ملائکتہ واحد
ملائکہ جمع — ایہہ مضاف ہو گئی ہ ول — یعنی ایہہ نہیں اللہ تے اوہ دے فرشتے۔ اللہ تے اللہ دے
سارے فرشتے — یعنی کجھ فرشتے کجھ کردے نہیں۔ تے کجھ کجھ — یعنی اللہ نے اسلوب بدل کے
رکھ دتا — اصل کی بناء الاشتغال — ہا جبریل اپنا کم تو اوہ دا کرنا دین تے ہر صیب تے درود کی
ماں پڑھنا — میکائیل — اسرافیل — عزرائیل — اللہ نے اعلان فرمایا کوئی دی فرشتہ
اس وقت تک فرشتہ ای نہیں بن سکدا۔ جدوں تک میرے محمد دی بارگاہ وچ درود نہ پیش کرے
فرشتیاں دی نشانی ایہہ نہیں۔ ملائکتہ جرا موا ب نہیں — وکھا دے او بیٹھ ... نہیں۔ میرے
نبی دی بارگاہ وچ درود — درود کس کو کہتے ہیں نبی کے ذکر کو۔ — درود کو کہتے ہیں جس
میں نبی پاک کا ذکر ہو — فیصل آباد کا درود — اندرون درود — جبریل درود
مواجہ شریف کے سامنے — یہاں تو ہم نبی کی بارگاہ میں حاضر ہیں — ایہہ
فیصل آباد کا درود نہیں ہے مواجہ شریف کا درود ہے — ہم یہاں کہاں نبی کی
بارگاہ میں حاضر ہیں — اگر وہاں ہوں تو پھر کیا نبی کی بارگاہ میں حاضر ہیں — جو نسخہ پڑھ کر دیے
ہاتھ میں درود ابراہیمی پڑھو۔ اور اس میں بھی ہے اللھم صل علی
پھر درود سارا ہی نبی کا ذکر — (فرشتے بل علیا دم کرموں) قرآن میں ذکر
عبد مکرم ہے ہوتا ہے جو اندر سے بھی پاک ہو باہر سے بھی پاک ہو۔ نبی پاک کا ذکر
دونوں آیت — فرشتے بتائے ہیں جو اندر تے باہر دونوں پاک ہوں۔
صابن سے پاک نہیں محمد کے ذکر نال پاک ہونا ہے —
دنیا دی عبادت حسن نیت۔ نماز کی شان — گرے جاتا ہے گناہ سے
واپس — حج — روزہ — بکرا ساتھ — حکم دتا اے۔
آپ ہر شریک نہیں — نماز پڑھتے ہیں جہاں کہیں — روزہ کا ذکر۔ حج زکوۃ
ہر عبادت میں اکیلے۔ محمد کے ذکر میں تمام قرآن نے ... فرمایا میں عرش ...

جب تشریف مصطفیٰ۔ توصیف ذکر۔ رب نے فرمایا میں شیطانوں کیلئے ہیں میں بھی شمار سا ہوا۔
ہم تو ہیرو ہیں۔ میں قرآن میں میلاد ہے
سرہند جو بھی منظر کا شریک ہوتا ہے۔ اب لاکھ بگڑا ہو کام ٹھیک ہوتا ہے
ہاں ذکر خواجہ بطحا کی یہ فضیلت ہے۔ لاشریک کہا اس میں شریک ہوتا ہے
اور درود قلب میں نکھار کرتا ہے۔ فضا کو نوازش فضل بہار کرتا ہے۔
درود پڑھیے پیغمبر کی ذاتِ اقدس پر یہ کام وہ ہے جو پروردگار کرتا ہے۔

آج کہا جاتا ہے کہ میلاد کی دو سو سالہ تاریخ ہے — دلیرہ میلاد تو اس وقت کا ہے
جس بیناشیت دی تاریخ ہی نہیں ہے — واذ اخذ اللہ — محمد دے میلاد دی
تاریخ — اللہ نے قرآن میں میلاد کیا۔ عبارتاں بولدیاں نے — میلاد دو چیزاں
دا ناں — (۱) آمد کا ذکر۔ ۲۔ شان دا ذکر۔ نبی کا ذکر —
(۱) ربنا وابعث رسولا — (۲) کما ارسلنا فیکم رسولا — (۳) من انفسکم رسول۔
تلک الرسل۔ قد جاءکم من اللہ نور — یا ایھا الناس قد جاءکم برہان — ھو الذی ارسل رسولہ
لقد جاءکم رسول — وما ارسلنک — یس والقرآن — یا ایھا النبی انا ارسلنک
قد جاءکم من اللہ پڑھا — جو کتنے میں پیدا ہوا۔ علم القرآن
انہ اعلم بالقرآن والسنہ۔ حضرت عائشہ کا فرمانا — نبی تو سب قرآن کا علم علی کے پاس کا ہے
آپ قرآن کے حوالے گفتگو کیا کرتے — محاسن کا ذکر — ہم نے قرآن
درس سے پڑھا۔ ہم نے قرآن محمد کو بنایا ہے —
والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ۔ — حضرت عمر کی دور دو
عورتاں تے بچے — اگر مسئلہ دو مولویوں میں ہوتا۔ تو بنا فتنہ بن جاتا۔ یہ دونوں
ہوئے۔ مصطفیٰ دے فیض دے منکر ہیں — (لکن مثل خط النسخ) — درایت دا مسئلہ۔
قرآن کا عالم ہے تو علی ہے — میلاد کا ذکر۔ الحمد سے والناس تک سورتوں کا
تعریف ہے۔ — تب ہی تو ہم کہتے۔ مرے نبی پاک کی ادا شگوفہ ہے جب منہ سے بولتی قرآن
کی تفسیر ہے۔ اگر محمود شریف یہ دنیا۔ مصطفیٰ کو بلا کر یہ محمود کیسا ہو گا جس کا لکھو ہے

بشر دا کینہ نوز کریسے اوہناں ایہہ اعتراض کیتا۔ جو سر سر تے قلم رہیا۔ دشمن آقا دی زندگی دا
یا محمد یا محمد ہی کہندا رہیا۔ نوز کے نو نیزیاں دی لڑائی نال اکٹھ آندے ہوئے آنسو بہا دتا رہیا۔ زکریا
علی نے فرمایا سرکار آقا دی میلاد دے ۔۔۔ ایمان لیایا۔ فقد کا تکلم بدھاں من ربکم۔
اے انسانو۔ تحقیق۔ جاءکم آقا تہاڈے کول۔ بنی انساناں کول۔ ایہہ نال کہنا
تسیں وچوں آواز آقا دی آ گئی ہووے تسیں چوں۔ اللہ دا ایہہ فرمان ہے۔ جاءکم اے انسانو میرا نبی آیا۔
ڈھکے کہیں کہیں نہیں۔ مَن جو آئے نبی میرے کول کوئی ناہیں۔ ہر مسلمان نے جانیا ہے
اے۔ انسانیت وچوں وی نکل گئے۔ جیہڑے جان اسی نی پتی۔ بنی اولیا وی اسا کول آئے
فقد جاءکم میں آمد کا ذکر۔ شاناں دا ذکر۔ بدھاں حضرت علامہ
محمود آلوسی۔ بدھان ہے ازل تے لیکر ابد تک جتنیاں شاناں ہو سکدیاں نیں۔ لہٰذا ربا دیاں شاناں
اکٹھیاں کرکے رب تعالیٰ نے اکٹھیاں کرکے اپنے حبیب نوں عطا فرمایاں ہوئیاں۔ دلیل کی نہ
کوئی مثل ہونا کوئی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمایا ہوئیا اوس دا ہم پراجیب آ گیا ہے جس دا کوئی مثال ہے
سے رب اگے تے قرآن ہے جیہڑا اسیں آکھیے نے رسول کی اے
سادا نبی آیا۔ جس دی زلف ہے یا مثال نہ صفات ہے ایہہ ایماں ہر طرح دی نسبت کا ذکر
ربوبیت رسالت ۔۔۔ امت ۔۔۔ ولادت کی ہے مداح
ابن جوزی۔ ابن حجر عسقلانی۔ حافظ ابن کثیر۔ ملا علی قاری نے کہیا۔
لما ولد رسول اللہ ﷺ ۔۔۔ اعلنت الملائکۃ بسرّہ وبشرو وأطال جبریل بالبشارۃ۔
وفرحت الحور والقصور۔ ولکفر جیکر کفرا۔ بدھیہ کو اعلان اس کے رشتے دار اعلان کرتا میں۔
ہر آنہ کا اول۔ نوری فرشتے نے اعلان کیتا۔ فرشتے۔ بارہ کی رات میرے گھر وچ
مسجد و حرام۔ رب نے فرمایا ہر گا نوں فرشتو رکو۔ سمجھیا۔ میرا سجدہ کر رہیا۔ چارہ کرکے
ای۔ حوراں نالاں نے پڑھیا سی۔ آج آمنہ کے ہاں دی تشریف لیایا ہے۔ جس دے طفیل ہونا ہے جبریل
پرکیا ہے۔ نور ازلی چمکیا۔ فرمایا سب فرشتیاں کی فرشتہ اس کی مدد کرو۔ چار رنگ
ہے کم زیھا کی۔ ہوئے کا اسرا آ گیا۔ اناں نوں سینے نال لاکے ذاللہ اکبر۔ دنیا یادے کرنے
والیاں کو کعبے تے چڑھاں دتا آ گیا۔ قرآن فرمانا۔ وأیدناہ بروح القدس۔ پاک روح
کو دا کھاں ہے نبی دی آمد دی خوشی۔ لت لگ جا کے تے مبارک دی داتا ہے فرشتیاں کا ابلد

نبی دی آمد دی خوشبو کرنا ۔ پلید روحاں دا کم اے نبی پاک روحاں دا کم اے ۔
آمنہ کا دلارا ۔ سرمہ لگا ہوا ۔ تیل لگا ہوا ۔ جے تیل اور سرمہ پا کے آئے تے دلیاں
دے مشابہ ۔ حاجت روا ۔ (۲) سہم جیا ہے ۔ کہ سرمہ پا کے ۔
جس طرح رسول دی رسالت بے مثال ۔ نبی پاک دی ولادت بے مثال ۔ نوری رسول
اہل بنیاں نوں بے مثال ۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا ۔ برھان ۔
سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی ۔ (۱) ولادت کی خبر ملکیم رسول ۔ (۲) انا اعطینٰک الکوثر
(۳) وما ارسلنٰک (۴) قد جاءکم برھان (۵) میرا نبی اعلیٰ ۔ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ
واحسن لم ترقط عینی ۔ مکہ وچہ بدر کس کا ہے ۔
جس نے چیلا دامنہ موڑ دیتا ۔ محمد بنا کے قلم توڑ دیتا ۔

(P.M)

۹ : ۳۰ ۔ ۳۰

بدھ

۱۴-۲-۱۴

۱۵ - ۱ - ۱۴۳۵

۱۴ - ۳ -

—o—

لب پہ نام حضور آئے گا ۔ اک نرالا سرور آئے گا ۔
بیٹھ کر نبی دی محفل میں ۔ دل کی دنیا میں نور آئے گا ۔
راستہ دیکھتے رہو اس کا ۔ کملی والا حضور آئے گا ۔

پو ہے صدقہ بے مثل کا ۔ جو بن میں بہار ہے ۔
گل پہ شجر پہ شمس و قمر پہ نکھار ہے ۔ مختار کل بنا کے خدا نے یہ کہہ دیا ۔
جس کو جو چاہو دو تمہیں اختیار ہے ۔

سید محمد زمان شاہ — میلاد النبی ؐ

خطبہ ۔ الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ ۔ اعوذ باللہ من ا
ھو الاول والاٰخر والظاہر ۔

سیدِ و سرورِ محمد نورِ جاں ۔ مہتر و بہتر شفیعِ مجرماں ۔ بہترین و بہترین انبیاء جز محمد نیست در آرزوئے ما
جب پاک پیدا ہوئے محمد رسول اللہ ۔ تب کعبہ کعبہ کہ لا الٰہ الا اللہ ۔ محمد رسول اللہ ص
حبیب سیدنا پاک محمد ہوئے رسول اللہ ۔ ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن

اندر کمال
قابل صد شکر ہم معزز سامعین ہیں ۔ کتنا شوق بزرگو عزیزو ۔ میلاد شریف دی محفل ۔
خوش نصیب جو محفل میں ۔ یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے ۔
جو لمحات شہنشاہ دی محفل وچ گزرن گے اوہ اک کم کے دن ۔ علما محدثین ۔
میلاد کے تین حصے ۔ (۱) بعثت مصطفیٰؐ ۔ (۲) ولادت مصطفیٰؐ (۳) خلقت مصطفیٰؐ ۔
چالیس سال تو بعد اعلان نبوت بعثت مصطفیٰؐ ۔ (۲) مارچ دے ۵۵ دن بعد ولادت مصطفیٰؐ ۔ (۳) خلقت مصطفیٰؐ ۔ عدم توں وجود میں آیا ۔ مطلق تو متقین ہوا ۔ سرائے اہل معرفت کیسے توں کدی نہیں آئی ۔ سو وار کہتے ہیں ۔ کن سے سارے وجود میں آئے ۔
ہر ایک جو ہے وہ کن سے ۔ گولڑہ شریف کے تاجدار فرماتے ہیں

کن فیکون تے کل دی گل اے اساں اگے پریت لگائی
تیس میں حرف نشان نہ ہا جداں دتی میم گواہی
اجے تاں اوہ پیاں دسداں ڈِٹھی مینوں بیلے بوٹے کاہی
مہر علی رل مل بیٹھے دو ہویں جداں سک دوہاں نوں آئی ۔

منصور والے بابا منصوری بولے ۔ مولوی یہ کہتے ہیں ہم سا رش انخ کہتے ہیں ۔

اکو ای را کجھا لو رڑی دا ۔ جندے سر تے میم مسرورڑی دا ۔
کن فیکون تو پہلوں لگیاں ریس ۔ ہانس لگڑا اجوری دا ۔

سوہنڑ معشن دا شہنشاہ بولیا ۔
غیب الغیب تے ڈھیسوں آیا ۔ شاہ شہادت ڈیرہ لایا ۔
احدیت دا گھنڈا اتار ناسے بنا ہیں نا کمش ما تے عشق اسا ڈڑا دین ایمان

سیدہ صفیا تشریف لیا رہی ہیں ۔ مکے میں ۔ خوش ہیں ۔ مکے دی زندگی اندر ہے ۔ حضرت علی نے
دیکھا ۔ نے سوال کیا ۔ آیئں کان اللہ تعالیٰ قبل السموات والارضین ۔ مسئلہ کیہڑا تھا ۔
اب تو پتہ ہے ۔ نبی پاک نے ہنس فرمایا اکو کوئی مسئلہ پوچھو ——— اے
علی تیرے صدرے سے پہلے نعلین والے اوتیا ہے ——— ان نے سیدھے کولوں پڑھنا ایں
تے تو آ جا میرے کولوں پڑھ لے ۔ فرمایا ۔ کان اللہ تعالیٰ قبل السموات والارضین فی العماء ۔
مقام عما میں جلوہ گر تھی ۔ جس کو مقام آشنائی مجاز ہے ۔ اللہ فرماتا ہے
کنت کنزاً مخفیاً ——— میں لکھوا نہ ہووے ۔ فاحببت ۔ واحد متکلم ہے ۔ ایہہ
عشق جو اللہ دی ذات پاس تا ہے ——— اس ذات نے مقام عما چوں گھونگھٹ کھولا ۔
چہرہ وحدت ننگا ہوا ۔ اللہ دے چہرے توں نور دی لاٹ اٹھی ۔ ایہہ رسول اللہ دی پہلی شکل
ہے تیرا اپنا نے والا بچے دیکھتا رہا ۔ ——— اللہ نے فرمایا حدیث ہے من اول ما خلق اللہ ———
ہر میرا نور ہے ——— پہلی شکل ہے نبی دی ۔ اور پنجویں شکل وچ مصور ہے ۔
آمنہ دی گود وچ ۵ ——— جدوں سوہنا آیا تے ساری کائنات جگمگا اٹھی ۔
جب ذرہ ذرہ نور سے ہو گیا تو اللہ نے اس نور کو سمیٹا ۔ تے نجم دی صورت بنا لئی
مطلق نور توں نجم دی صورت ۔ اللہ نے فرمایا ۔ والنجم اذا ھوی ———
مجھے ستارے ہونے کی قسم ——— ھوی ھوی آیا ہے ۔ اتر رہا تھا ——— صورت نزول ۔
جبرائیل امین نے دیکھا ——— عشق ۔ جبرائیل سر سجدے میں ——— دعا کی ۔
جبرائیل دی عمر ——— امام بخاری کا استاد مصنف عبدالرزاق ——— میرا مسئلہ ہے
جبرائیل ایہہ مسئلہ بڑا ہے تیرا دماغ چھوٹا ——— کئی مولویاں مسئلہ کیا جبرائیل حضور دا نوکر
ہے ——— جبرئیل حضور دا غلام اے ۔ حضور دا شاگرد اے ۔ امام بخاری بدء الوحی ۔
امام ابن حجر عسقلانی فرماتا ہے ۔ پہلی وحی ——— غار حرا ۔ اقراء یا محمد ما انا بقاری
میں تو ان سب دا کائنات نوں پڑھاون آیا ہوں ——— حضور دی آواز خوبصورت ——— نبی دے نور
سرایت کیتی ——— ۳ بار ۔ جبرائیل توں کہا ۔ اقرا باسم ——— اپنا شاگرد بنا لیا
جامی اکلا شکرانہ ٹکرے ——— منم جامی بندہ کمترینم ۔ چوں جبرئیل بسیار داری غلاما
جبرائیل رسول اللہ دا شاگرد ہے ۔ رب نے ساری کائنات نوں تیرا دروازہ دکھایا ہے

قرآن میں ہے ولو انھم اذ ظلموا — حضور رحیموں بھر دیتے ہیں وا ما السائل فلا تنھر
السائل تے الف لام استغراقی ہے کہ سائل جس طرح کا ہو — (جو منگے)
توں میرا محبوب ہے — (جبرائیل کی عرض) یارو دعا کرو حضور نوں اگر سن
جد سے نہ پوچھو — حجاب عظمت میں ایک ستارہ تھا — 72 ہزار مرتبہ
آدم علیہ کی تخلیق سے بعد — دستار شریف — مسن انت سوہن کولہ
وبعزتی جلال ربی انا ذالک الکوکب — جس نے حجاب عظمت میں رہ کے پڑا اول لئا میں
محمد کرنے ہاں — فرشتے کا دل نہیں — فدا ہو گئے — اللہ نے بحکم
کوسمپرٹ — در کی شکل — افکار میں شہاب محی الدین ابن عربی — کوکب کھرہ کوکب
موتی — آسمان بن گئے زمین نہیں — موتی سجدہ کرتا پانی کو آ گیا۔ کعبہ شریف
جہاں ہے ہر — پانی دوڑ رہا تھا۔ زیارت کرنے کے لیے — جھگ الہی تے
جہاں حدیث شریف میاں آگیا —

(B) اللہ نے فرشتوں سے مشورہ کیا — موتی دی ذات تے کہ — علی نے سارا
علم — علم وارد ہوا — پڑھن پڑھان دا لوڑ نہیں — علم کیا تعلیم کا معنی وارد
کرنا۔ تحریر کر لئو۔ پڑھنا — علی نے علم پڑھیا ہویا تھا — جیہڑا اس عشق تے قربان دا
صدقہ — مسکی نے بولد — سب فرشتوں — بھابوں رو رہا ہوندی — انج نہیں سے
کوئی مشکل دے پیر کے اس مسئلے نوں حل کیتا اسے — چوتھا فرشتہ آیا تو موتی بولا۔
موتی نے پوچھا۔ اس نے جواب دیا۔

لا بیہتی آں پیرے نال تیں یا جد مکنے سنجے دیرے او یار —
کل مس امدسنی آر سیو ہیڑے او یار — غلام فرید۔

ہم آتے ہیں چھپے لینے میں اکا ہوں شوق لیں۔ اسا دیلے راز کلد۔ مسکلہ دین مالکنم؟ —
اللہ نے آدم کا روپ کنز دم پانی دا روپ وہ تشریف لا یا ہو — پیشانی میں نور
مہر نور دی زیارت کرتے ہیں — ان سجدوں کو ہر عیب سے معصوم رکھا — نور
منتقل رہا عبد المطلب — دس سال کی عمر — حرم شریف — ایک راہب نے دیکھا۔
نور نما کے شریف کو دیکھا — شادی کا حکم۔ سب سے چھوٹا بیٹا عبد اللہ —

کعبے کی سرداری ـــــ خواب میں سو گئے ـــــ اٹھ گئے ـــــ عبدالمطلب کے واقعہ ہے ۔
کعبے کے ساتھ ٹیک لگا کے ـــــ ہم قیامت کے دن بنا پہچانے نہیں گئے ـــــ
اولاد کا حاضر ہونا ـــــ جن کو مکہ میں کے لئے نہیں آیا ـــــ اک ولیاں دا
میاں دے بابا ـــــ (بشو نمبر ۵) عرش تے لکھیا ہویا آمنہ پاک ـــــ
دو سو اونٹ ذبح کیا ۔ کہ رسول ہے صبح گھر تشریف لا رہے ہیں ۔ جب تلاش کیا
او بار تشریف لائے ـــــ حضرت حلیمہ آتی ہے ۔ طواف کرنے کے بعد ۔ نبی کے
گھر ـــــ آئیں جمعہ دا باشندہ ـــــ سعدیہ حلیمہ ۔ بنو سعد ۔ نبی پاک کی ولادت ۔
سیتے ہو گئے ـــــ عام بچوں کی طرح ـــــ مائی کا رونا ـــــ ساری خدائی کی
خوشبوئیں دا عطر ـــــ مسکرا دینا ـــــ رحمت حاصل وس پئی ـــــ ساری کائنات
کی رحمت ـــــ شمائل ترمذی میں فرمائے ہیں صحابہ کرام محبوب کے چہرے میں دیکھتے کی ـ
کعبے کو بوسہ دینا ـــــ سیوطی نے لکھا ۔ حجر اسود نے دیکھا ۔ محبوب دیکھتا ـــــ
پچھرے میں رکھا نہ ـــــ عمر فاروق نے ـــــ
چراغ کی طرف دیکھا ـــــ حارث کا بیان ـــــ بنو سعد کو اصلی وسعت دا ۔
عدنان کو دیکھنا ـــــ والی عرش دا ساری خدائی دا ـــــ دائی کے گھر کا ـــــ
راستے میں ام تہمید ـــــ
(C) حضرت حلیمہ آ گئے ۔ مائی سے ڈرا پا ۔ بکری کا دودھ دینا ـــــ بکری کا دودھ
ہر سال بکری کا دودھ دینا ـــــ جس کو جتنا دیں ـــــ حسن و خلق جیسا کوئی
نہیں ـــــ حضرت صدیق اکبر نبی کے وصال کے ۵ دن بعد ۔ نبی پاک نبوت
دے تحفے ان توں ناں ـــــ حجرے میں تشریف لائے ـــــ رابطہ کدے جاتا مخلوق ـــــ
مہ شرح جلوہ بنا دے ۔ پیارے مصطفیٰ کی عادات تے ۔ خاک پر شین ـــــ قدماں دی
خوشبو ـــــ اک غار دے دروازے ۔ ابا جی آ گئے ـــــ امتیاز باللہ
میری زبان پر ـــــ کیا نبی کا جسم ہمارے جسم جیسا ہے ۔ بال مبارک ہو گئے
پیر سیالوی کے دربار پر نبی پاک کے ہوئے بال ـــــ درود پاک پڑھنا ـــــ
نبی پاک کا بول و براز ـــــ خون ـــــ مولانا نور محمد کا بیان ـــــ

"این خورد گردد پلیدی زِ جدا — وا خورد ہمہ نورِ خدا —"

پیشاب مبارک شے ۔ پاک ہے ۔ ہمارا ناپاک ہے —

خون ۔ بخاری سنگھی — صحابہ نے خون چوسا — سات پشتاں

حضور کی توجہ سے مسلمان بنتے ہیں — بلب کا منور ہونا — پاور ہاؤس

کا چلنا ۔ سینے کا اندھیرا — چودھویں رات کے چاند سے زیادہ

صحابہ کی جماعت سے پوچھا — مدینے شریف میں جانا — مسجد نبوی

میں خطاب — ام الکتاب کا مطالعہ — کلمہ شریف پڑھنا —

کتاب میں — ۴ حوراں دا نکاح پڑھیا —

۱۷-۱-۲۰۱۴ — جمعۃ المبارک

۱۵-۳-۱۴۳۵ — ۱۲:۰۴ ۲۲

(PM)

سید میر حسین شاہ — نورانیتِ نبی

A

خطبہ۔ قل بفضل اللہ ___ یجمعون = ذمہ دار علماء قوم کے طبیب
ہوتے ہیں۔ قومی کا مسئلہ ۔ کہ بہتر بن جائے ___ آہستہ یا تیزی ___
اور جس ابولہب رخ اُن کا علیحدہ تھا ۔ ساری عمر خالی ۔ اویس قرنی نے یمن میں
رخ سیدھا گیا ___ طبیب کے دو فرض ۔ مرض کو دیکھنا ۔ اور علاج تجویز کرنا۔
علماء نے تحقیق والی تبلیغ چھوڑ دی ۔ راگ والی تقریریں شروع کر دی ___
علماء تقریر کرتے ہیں کھاتے ہیں ___ (مرض اور مرض کی دوا)
۔ دانائے سبل ختم الرسل ۔ مولائے کل ۔ نگاہ عشق و مستی ___
ہر ایک اللہ تک پہنچا ہے تو نبی پاک کے وسیلہ سے پہنچا۔
اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو جانتا ہے ۔ وہ اپنے محبوب کی تعریف
ساری کائنات روشنی حاصل کرتا ہے شمس و قمر ۔ اور شمس ہو کر حضور علیہ السلام
چراغ کو مصباح کہتے ہیں ۔ انا ارسلنک شاھدا ___
حضور کے اوصاف سے فرمایا ___ سورج کے اوصاف ۔ نبی پاک
کے اوصاف برتر ہیں ___ رات کو روشنی کی ضرورت ہے اور اس کا انتظام۔
سورج دن کو چراغ رات کو روشنی ہے ۔ اگر حضور کو مصباح۔
دن ہو رات ہے روشنی دے رہا ہے ۔ جبرائیل کی طرح =
أنتَ مَا مُوْرٌ مِّنَ اللّٰہ ۔ انت مامور مِنّی = پردے سے آواز ۔ جس رب والا
آواز اتنی حسین ہے ۔ تو اس کی ذات کتنی حسین ہو گی ___ رب ارنی = جبرائیل نے
عرض کی (B) لیکن تیرا اپنی نہیں فرمایا ۔ لن ترانی ۔ ان لن کی اذن ۔ چار حروف
ناصبہ ہیں ۔ جتنے آجان او ہتے اللہ دی لقا دا مضمون دسیندے ہیں ۔ ہرگز نہیں سکو
قیامت کے دن سب دیکھیں گے ___ جے ہسپتال اللہ ہوٹل کا بورڈ لگا
ہوا کر ہو ہوتا ہے ۔ اور مثال = (افتتاح نہیں ہوا) کالج کی مثال کلاسیں
یہاں موسیٰ علیہ السلام کو یہی فرمایا ۔ دیدار ہوگا پر ابھی نہیں ___ دیدار کا افتتاح نہیں ہوا
جب تک میرے محبوب نہ دیکھیں گے = جبرائیل نے دیدار کی تمنا ___ موسیٰ علیہ السلام۔
تم جبرائیل دائیں طرف دیکھو ۔ ایک ستارہ میں تیرا انتظار ۔ تو مجھے ستارہ دو۔

فرمایا ستارہ میں ہی نور ہے۔ مسند احمد بن حنبل ۔ یا جبرائیل کم عمرک۔ قال
أنا لا أدری یا رسول اللہ ص ۔ آمنہ دا سورج جو چڑھا ہے تو چڑھا رہے گا ولادہ
من اللہ ۔ اس کی روشنی بڑھتی جائے گی ۔ جبرائیل اس نور کو دیکھ کر ستر ہزار سال
تک بے ہوش رہے ۔ حواس معطل ہو گئے ۔ نہ دیکھنے نہ پکڑنے نہ چلنے کی طاقت
72 ہزار مرتبہ ۔ ۵ ارب کچھ سال بنداہے ۔ نشے والا سجدہ
اس کی مثال ۔ رب نے فرمایا ستارہ نہ دیکھیں ہے تیرے حواس معطل تھے ۔ الاولنا
ذالک الکوکب ۔ موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوا ہے ۔ یا فرشتوں سے جبرائیل ۔ رب نوں دا اسی
دا مطالبہ کرے ۔ رب نے اپنا محبوب دا نور وکھان واسطے رکھیا اے ۔ عشق دا ای فقر ۔
حضرت یوسف ؑ کا حسن مشہور ہے ۔ غلے کا ختم ہونا ۔ نقاب اتارا ۔
سبحان اللہ و الحمد للہ ۔ اللہ اکبر کبیرا 3 بار ۔ درود پاک 3 بار ۔ پردہ ہلکا یا نشتم
حضرت یوسف کا حسن جنہ گنہگاروں کے لئے ۔ (نبی پاک کا حسن مبارک)
جبرائیل ۷ ہزار سال تک بے ہوش ہو جاتے ۔ ؟ تین بینے خلق رہی ۔
ملکوتی حواس کو ۷ ہزار سال کیتے معطل ۔ نبی پاک دا نور اللہ دے نور سے
(نور دا عکس) لائٹ کی طرف دیکھنا یا تیز جھلک تے مرشد آیا ۔ جب محمد کا نور
دیکھے تو اللہ کیسے نظر آ سکتا ہے ۔ اللہ کے بعد ہستی ہے محبوب ۔
پیر مہر علی ؒ ؟ سی زید حا الحملک ۔ حضرت حالذی نے فرمایا ۔
حضرت کا سن جمعہ کو کس عمر ہو کے مل جاتی ۔ مرزا غالب کو جبرائیل کی روح مل جاتی ۔
جبرائیل اللہ دی مخلوق دے ول ۔ نبی دیاں شاناں دے جانن والے نیں ۔ جبرائیل
امین نے ہر طرح محبوب کو دیکھا ۔ ولادت سے ۔ مسجد اقصیٰ میں ۔
مکے کی گلیوں میں ۔ براق پر سوار ہو کر ۔ زمین تے مسجد معظم ۔ نبی پاک کو کاندھے
جبرائیل حضور سے پہلے انبیاء کے پاس ۔ انبیاء کا ذکر ۔ جبرائیل بار بار آتے
جبرائیل کی دعا ۔ ۲۴ ۔ ۴۴ ہزار مرتبہ ۔ اشارہ ہو کہ جنت
کا دروازہ ۔ جبرائیل محبوب کی بارگاہ میں بیٹھے گئے ۔ ادھر حاضری دینے کے لئے جاتے
رلسان اتم لوح ہو کے پینے ۔ قرآن پڑھتے ۔ جبرائیل نے بیان ۔ شرف جیسا ۔

حسان بن ثابت - واحسن لم ترقط ـــــ (جب رب پوچھتا تھا - تو بتا تا کس کو ہے)
(C) نبی پاک کی خوبیاں رہتی ہیں ـ حسن یوسف تمام انبیاء کا اوصاف ـ
میرے نبی کی خوبیاں تمام نبیوں کو تقسیم زیادہ ہیں ـ انما انا قاسم ـــ
اللہ کے حرف چار ـ محمد کے حرف چار ـ ہر حرف اللہ رسول کی
صفات کا مظہر ـ فضل اور رحمت ایمان والوں کو ملا ـ خوشی سے
پتا چلا ـــ منی آرڈر مل گیا ـــ نوکری کا لیٹر مل گیا ـــ لقد من اللہ ـــ
مومنوں کے لئے احسان ـــ رحمت تمام جہان والوں کے لیئے ـــ ایک قوم
والے خوشی کریں تو دوسرا قوم والے نہیں ـــ ایمان والے خوشی کرتے ہیں ـــ
نبی نے میلاد منایا ـ عبدالمطلب نے ۱۰۰ اونٹ ذبح کیئے ـــ الحاوی للفتاوٰی
عبدالمطلب نے دو مینڈھے ذبح کیے ـــ ابو ہریرہ دربار رسالت میں رہتے ـ
نہ اولاد نہ ـــ مسجد نبوی کے ستون کا پہرا لگا ـ جو آپ کا در ہے وہاں ہمرا لگ گیا ـ
ابو ہریرہ کو حکم پیر کے روزے ـــ نبی پاک نے میلاد منایا ـ اور حکم دیا ـ
علامہ سیوطی کو زیارت (72) قبرستان میں دعا کی ـ ہم اجر گیا ـــ
سارے قبروں والے اجر وصول کرتے ہیں ـــ بابا فضل میلاد دیا ـــ
آمنہ کے لال کی وجہ سے قبر میں لوز انٹ ـــ مٹھی والے جنت ہوگیا
ہے ـ ڈیلاورے ہی ہو جاتا ہے ـــ جب اس زمانے میں گستاخ
تھے تو آج کیوں نہیں ہیں ـــ ہم سے جنازہ وصول کرتا ہیں ـــ بابا ـــ
(D) جب بچے کی پیدائش پر خوشی ہوتی ہے ـــ تو ہم اچھا ہیں ـ نبی پاک پر اغراض اس لئے
وصال کے بعد ـــ حشر کے سوالات بتا دیئے وہ ابو بکر تک ـــ
پیدا ہوئے تو سجدہ ـ فضل عباس قبر ـــ فرشتوں کو دیکھنا ـــ اللہ کی بارگاہ
سوال بھی جواب بھی ـ پوری دنیا کو قانون علمہ ہ ـ محبوب عالم ہ ـــ
اللہ ـــ دین ـــ ماسٹر شیدل ـــ کیا کہتا تھا ـــ آ ـ ج نے ان کو بتا ہ ـــ
اللہ کی سنت ـــ منکر سوال کرتا ہے ـ نکیر کنٹرول کرتا ہے ـ اس کے پیچھے
کون ہے ـــ فرشتوں نے بیان ـ ـــ پہچان

قال رسول اللہ ﷺ أيها الملائكة إن لم يعرفني أنا أعرفه ۔ فرشتو کیا ہوا اگر دنیا میں مجھے پہچانتا
جن تو اسے پہچانتا ہوں ۔ تو یہ ہے ۔ نبی نے قدم رکھا تو خلد والوں
آزادیاں ملنی شروع ہو گئیں ۔

دونوں عالم میں تجھے مقصود اگر آرام ہے
دامن ان کا تھام لو جن کا محمد نام ہے ۔

۱۲ — ۱ — ۲۰۱۴
۱۶ — ۳ — ۱۴۳۵

۹ : ۲۳
(PM)
جمعۃ المبارک

جن کے آنے سے روشن زمانہ ہوا ۔
جن کے آنے سے گلشن دو جہاں ۔ اس نبی کی ولادت کی ہو صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوتے ہی سر بسجدہ ہو گئے ۔ ایسے محبوب رب ہیں رسول اسلام ۔
چہرہ مصطفیٰ اصلی نقش قرآن ہے ۔ عاشقوں کا شہر ہے رسول اسلام ۔

اسم ربی کے جام ہم ہیں ڈالا ۔ اسم آپ نے نظر ڈالی

۹ : ۲۹ — ۵ —

ارشاد الحق نقشبندی

(اہلبیتؓ)

خطبہ ۔ عیسائیوں سے مباہلہ ۔ (۱) امام حسین نے اپنے آپ کو نبی پاک کا بیٹا کہا ۔ کھجور کا تنا رونا ۔
مسجد نبوی میں حضرت انس کا روایا ۔ نبی کی نسبت ہے جابر ۔ سنی وہ ہے جس کے دل میں محبت
رسول اہلبیت اولیاء صحابہ کرام ہیں ۔ کپڑے کی دھجی ۔ امام انبیاء ۔ سارے نبیوں کا ذکر آدم سے عیسیٰ ۔
جس چیز کو ہاتھ لگا دیں ۔ دیکھیں ۔ امام حسین کے منہ زبان چلی جائے اس کی عظمت ہے ۔
آب زم زم کی شان ۔ اس کا ذائقہ نہیں بدلتا ۔ دنیا کے کسی علاقے سے پانی لاؤ رکھنا
کہیں پانی یا کائی پڑ جاتی ہے ۔ تمام پانی کی نسبت تمام انسانوں نے ملائی ہے ۔ آب زم زم کی نسبت ۔
حضرت اسماعیل علیہ السلام کا معلوم ہے تو امام کا کیا مقام ہوگا ۔

(B) جب نبی پاک کا جسم مبارک آیا تو خوشبو ہر طرف پھیلی ۔ اسی طرح صحابہ کرام ۔ اولیاء کرام ۔ (۱) معمول
سے محبت رکھتے تھے ملتوبے و مشورے کا ذریعہ ۔ (۲) حضرت اللہ کے پیارے کو لائے مویشی والوں کے لیے کے
بتوں کو ماننے والے دشمن ۔ صفا کی پہاڑی پر اعلان ۔ سب نے کہا ۔ ایک بکواس کرتا ہے ۔ جو بکواس کرے ایمان والے کا کیا کام
اُن کی زبان ۔ اگر یہی بات ہو تو لڑائی جھگڑے پر تیار ۔ جب نبی پاک کی باری تو خاموشی ۔ ساری دنیا بیٹھ جائے
لیکن نبی پاک پیچھے ۔ ایمان کیا ہے ۔ صحابہ کرام سے دریافت ۔ ان نے بتایا ۔ سارے صحابہ بدر میں کمی والا آگے ۔
اب بنے دنیا ہار رب کی طلب ۔ جب کوئی پریشان ہوتا ہے تو اس کو دلاسہ دے کوئی ۔ لیکن جب نبی پریشان
غزوہ بدر میں اسی سوچ تھا ۔ ابوجہل کی سوچ ۔ تجارتی قافلے ۔ ابوجہل کو دنیا کی فکر کر آگا
نبی پاک کو معلوم ہوا تو حفاظت کی تدبیر ۔ صحابہ کرام کے ساتھ مشورہ ۔ (وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین) بادشاہ
مشاورت کسی عزیب سے مشورہ ۔ صحابہ کرام کا جواب ۔ ہم اپنی جان حاضر کر دیں گے ۔ ہم قدم دیں گے
جنہوں نے اپنے مال اللہ اللہ کے پیارے ان کے لیے ۔ سر کٹ جائے گا کچھ پرواہ نہ کریں گے ۔
صحابہ کرام نے یہ نہیں کہا ۔ کہ آپ ان سے صلح کریں ۔ پھر دیکھیں ۔ یہاں سارے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں لیکن نبی پاک کا
سب رشتے کہیں بھی سے موڑ لیں گے ۔ جن کا تعلق نبی پاک کے ساتھ ۔ آج لے ان کی پناہ ۔
آج عقیدہ ہے تو اسلام آخرت ۔ مر گیا ۔ تمام مسلمانوں کو دعوی ہے ۔ نماز روزہ حج ۔ جو ہو مانے کہا
سے بنا ہے درجات کی بھی ۔ اور عقیدہ ۔ صحابہ کرام کا عقیدہ ۔ نبی پاک کا ایمان جو عرش تک جا پہنچا ۔
اللہ کو ایمان ۔ حضرت ابن عباس بن عبدالمطلب ۔ بلال کا آزاد ۔ اسلام کیسے ہم کو علیک کا ہے ۔
(د) بچوں کا ذکر ۔ والدہ کی تنگی ۔ ایمان والوں کی شان ۔ ہم ایسا سمجھتے تھے خاندان سے نہ ہوتا ۔

تو نسبت بڑھائی تربیت سے ادب کا نام ہوتا۔ اولاد بے غیرت بھی ہوتی ہیں۔ ایمان والا غیرت مند ہوتا ہے — جو ماں باپ کی عزت کرے وہ ہی ہے جو نیت ہے تو دنیا نے ایک آج وہ ہی ہے۔ تمہارا نور تو ہر جگہ ہے۔ نور ایمان چھوٹا ہے — ماں تو بڑی ہیں کیسی ماں کی باتاں ہیں — ماں نے بتا دیا۔ جس نے کلمہ پڑھ لیا ہے اس پہ محبت رسول فرض ہے۔ جب کی عورتیں مستورہ رہتی ہیں۔ اسلام کی پیاری گود ہی ہوتی — طرح طرح کی باتیں کی ہے۔ اس کا لطف

؎ بے شک سچی ٹھنڈک ان کی ماں دی ہے گر دھوکن اجالا

پر ایسا پاکیزہ وجود کے مضمون پیار اکیلی والد۔

اولاد نے زمانہ میں ان کمان اٹھا کر دیا کم — سب سے بڑھ کر پیار کرے جب کہ تاجدار سے ہر کام کا درجہ ہے۔ ہر رسول کے ساتھ ہر کوئی۔ دستور کے وقت صحابہ کرام کا عمل پانی کو نہ گرنا — لوگ چلے ہیں ڈرکر سے بات کرو حدیث سے بات رہو مگر یاد رہو۔ کہ کردار کی کوئی سی آیت سے محبت ہوتا ہے۔ جو صحابہ کرام سے — جب محبوب کی محبت کی بات آئے تو بہترین عشق سے عبادت کرو۔ — محبت نبھاتے وقت صحابہ کرام کا عمل — اگر محبت کا طریقہ سکھانا ہے تو صحابہ کرام سے سیکھو تو پھر معلوم ہوا کہ پیار کیا ہوتا ہے۔ نماز مع ہے جو محبت رسول میں بڑھ کی جائے۔ پھر تو پتا ہے کہ نماز میں نبی کا خیال آ جائے تو نماز نہیں رہتی — سنا ہے کہ السلام علیک ایہا النبی کو نکال کر نبی پاک نے حضوں کو دیکھا۔ صحابہ کرام محترک جانے میں جانتے — عام آدمی کا تو کب پیار کا —

نصیحت ان بچوں حضور کو دیکھا کیا بولتے۔ پیارا — دامن غالب کی طرح — پھر آپ کو حیا سے دیکھا ہے — ۹ سال عمر ایڑیوں پہ کھڑے۔ نبی نے مسکراہٹ — ہر بیٹا کرتے تھے۔ جنگ میں جا کے صحابہ کی جان سے بچا لیتے — ہر آنکھ کو بال کی طرح میری پیاری سنو نبی کو پاس کیا — دو لوگوں کی طاقت — اس سے اتنا سے درمیان نہ رہا — بنی کی ڈنگل کرنے نہیں آتے — دشمن سر پہ ہے — پیار کی کشتی دیکھ رہے ہیں۔ دیکھتے والے صحابہ کرام۔ منصف ہم اہلِ بیت کا تمام صحابہ کرام — سے بچوں نے محل کی کنگرہ — شعلہ کر اللہ گیا

(B) دی پیر کو نہ پتا کہ نبی پاک کی صورت میں ہمارے پاس سب کچھ ہے۔ سورۃ ۔ آواز بستر پر در فرشتوں سے پوچھو کہ انتظار کیا۔ دیکھتے ہیں۔ صحابہ کرام کو حکم فرما دیا تھا مگر — جنگ بدر میں سجدہ میں دعا کرتے۔ بشارت آ گئی ہے۔ اے امت تو بھی ہر نسبت کی قسم کھاتا ہے۔ یہ لشکر اے بندے ہیں — ادھر شمشیروں کو تم حساب — سر ڈھانپ فرشتوں میں سے۔ ابو بکر کو مبارک دی — پیغام لے کر فرشت آ گیا ہے — ابو جہل کا فرعون کا ٹھکانہ کرتا ہے۔ مبارزت طلب کرتے ہیں — ہم انصار ہیں — ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ جاؤ ابوبکر مہاجرین کو بھیجو — جنگ کی ابتدا سے پہ مسکرا کر امیر حمزہ ابو عبیدہ ہر طرف نکلے — آگا کر نگہ لشکر — سب پہ خدا نکلے —

جن کی کملی والے میں زندگی گزار رہے ہیں رہا جنت میں — آئے تھے شہادت لینے میدان شہادت میں۔

میں ہمارا [illegible] — نبی کریم کا [illegible] کا فرمان۔ بازو [illegible] کا — باہمی گفتگو — انصار نے کہا — نہ دولت

پر ناز ہے نہ شہرت پر ناز ہمیں ناز ہے کہ ہم کملی والے کے غلام ہیں ۔

نہ یہ کہ کہتے ہیں بندہ خدا کا ہوں — بس اتنا ہی دعویٰ ہے کہ خادم مصطفیٰ ﷺ کا ہوں ۔

یعنی ایک طرف عتبہ شیبہ ولید — سب رشتہ دار — ایک طرف کملی والے ایک طرف ابوجہل ہے

ایک طرف کملی والے کے غلام ہیں دوسری طرف غیر خدا کو ماننے والے ہیں ۔

کلمہ پڑھنے والے ایک طرف لات و ہبل کو ماننے والے ۔ [illegible] ایک طرف ختم الرسل کو ماننے والے

نہ تیر و تلوار نہ خنجر نہ بھالے ہیں — [illegible] تھا تو ایک سادہ سی کالی کملی والے پر ۔

کافر کہتے ہیں ہزار تک آ گئے — [illegible] سفیان [illegible] کیا ہے [illegible] آئے گا

[illegible] — ابوجہل [illegible] شروع — ابوجہل [illegible] تھا — [illegible] دنیا کا [illegible]

پاس کملی والے کی [illegible] — [illegible] — مسلمان ابھی [illegible] تھا — نبی پاک دعا [illegible]

ابوجہل نے للکارا اپنی قوم کو — ابھی [illegible] نہیں فرمایا — مسلمان کم ہیں — [illegible]

[illegible] ہاتھ [illegible] تو کبھی [illegible] نہیں ہو سکتے ۔ عقیدہ [illegible] کر نبی کی دعا [illegible] نہیں ہوتی

[illegible] ہے دل میں خیال آئے تو رب پورا کر دیتا [illegible] — کتاب سے پڑھ کر کوئی بڑی کتاب نہیں —

[illegible] کے مقابلے میں 313 — باہمی [illegible] — مسلمانوں کے ہاتھ [illegible] — کافر [illegible] —

عبدالرحمٰن بن عوف سے [illegible] دائیں بائیں بھی —

پورا لشکر ساری دنیا سے [illegible] — کہا اس لشکر کا افسر ایک کالی کملی والا تھا —

بچے [illegible] نبی پاک کے پیار [illegible] — عبدالرحمٰن سے پوچھا — ابوجہل کے بارے میں پوچھا

ہے قسم [illegible] مر جائیں گے یا مار دیں گے [illegible] — سنا ہے کہ وہ [illegible] محبوب رب باری کو ؟

عشق والے پہنچ جاتے ہیں ۔ اگر [illegible] درست ہے تو صحابہ کرام کے بارے میں کیا [illegible] — عمر کا فیصلہ

[illegible] — خالد بن ولید کا بال مبارک سے پیار — ابوجہل کی طرف اشارہ

[illegible] — [illegible] کرنا چاہیے — عبداللہ بن مسعود نبی پاک نے فرمایا — [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] ۔ [illegible] ہم [illegible]

— [illegible] — عبداللہ بن مسعود نے پکڑا —

اگر علی والے کو مانا لیتا تو سرداریاں قائم رہ جاتی — ابوسفیان کی سرداری قائم رہتی — علی والے کی اطاعت نہیں کی

امت کا فرعون — بکریاں چرانا حلال کیا — بازو دامن میں آ گیا — اگر اس نے بازو توڑا ہے ہم جوڑ دیتے ہیں

صحابہ کرام — نئے صحابہ آ گئے — ایسا بازو تھا جو بڑے دشمنان سے دور رہے — جب وہ مسلمان ہوئے تو

رشتہ دار تھے — لیکن جب علی پاک کی محبت میں تو قرابت چھوٹی — کافر مسلمان رشتہ دار تھے — حضرت عباس —

دوسری طرف علی والے — جب اہل رسول کا معاملہ ہو تو برادری نہیں دیکھی — ایک دن عبدالرحمن نے ابوبکر سے گفتگو

جیسے صاحب کے بازو پر لیا — شفاعت کی آنکھ — علی کی آنکھوں — جابر کی بات تھی — (معجزہ کی بات چیت) —

ثابت کا منکر — کہ منظور ہو جائے — بازو کو جوڑ دیا — پوری زندگی بازو میں لٹکتا — اس نے ... علی کی بارگاہ

سے پرچہ ملتی ہے — (معجزہ) جب بنی مر گیا — امام بوصیری سے پوچھے — کہ یہ بنی زندہ ہے یا — بادشاہوں

کے مشورے — علی والے سے درد مانگی — پہلے بزرگوں کے عقیدے کہ نبی زندہ ہے — جب شہید زندہ ہے

عدل سیرت تو نہ ذرا سے لڑائی ہے — نبی کی زیارت — شفا نہیں ملا — جاندار ملی — نبی پاک ...

بدلہ حق تو ابراہیم — ایمان والا ہے جس کا عقیدہ ہے کہ نبی آج بھی زندہ ہے

کافروں نے بیگانہ شروع کر دیا — ولقد نصرکم اللہ ببدر — تشکر ... — مشورے کے بارے میں مشورہ

سب کو قتل کر دیا جائے۔ رشتہ داروں کو — ایمان والا ہے جو نبی کا ... — فدیہ وصول کر دیا

علم کی قدر — عباس کے بارے میں فیصلہ — میدان بدر میں کیسے کہیں — ہمارا عقیدہ [illegible]

جبرائیل امین نے نہیں بتایا — علیکم کی باتیں مدینے میں جانتے ہیں

پر سن کر عباس پر سکتہ ہوا طاری — (علم غیب) — (کلمہ پڑھا)

(C) ہم تو ماتم پر کرم میں کوئی ساتھی نہیں — نادر شکر سے کوئی راہ رہنمائی نہیں — جو رہے سو

کسی سے مانگ کر مانگ کی کاٹنا ہے — رات دن پکارتے ہیں — رحمت خداوندی نہ دور ہو

سکتا ہے — جو بات نبی سے ہے تساں ہمکو سنا لیں — جو مر جاوے ہم نے پیار کا

نام لینا ہے لوگوں سے پانا — ... سے بڑا سنی مانا — دنیا دار — علی والا سن دار ہے —

ہے اور رہتی ہے — ... کا ذکر — اطاعت کی — رضا — نبی نے ہم ذرا سا — اللہ ہم ایک ... دیا

ہے تیرا ... دیکھ — جو تیرا ہے وہ تیرا ہے — ... کہ ہم نے رسول اور رب کو ملا دیا ہے —

جو آپ ہم مانا — ہمارا مسلک محبت — سب کو پوچھو کہ الہ ہے محمد رسول اللہ یہ ہے رضا رب کی رضا —

مسٹن کا جو بارہ ... عبث ہوگا ہم ... چاہے قیا جرا ہو ... ہاں اگر رب ... [illegible] ... پگوں ... [illegible]
سب پہ برات رب کا رحمت اور ... کا ... دوستی رب ... ہیں ... موم کو پتہ ... [illegible] ... توبہ کی ...
دنیا داری کی اور تمنا ... اللہ والوں کی تمنا ... اللہ کی رحمت دستک دیتی ہے ... [illegible]
سے مشرت بہار ... کچھ آنے کی رات بخشش ... ہوتی ... کسی کو پتا نہ کی ... نہیں دل سے
رب ... ہر ... بابا اولادی ... [illegible] ... مسجد ... آئے ... نماز پڑھی ... جانتے ہیں نقصان رہا
بر ... ہرگز ... ہرگز ... جگہ ہوگا ... حضرت بابا ... سائیں ... یاد ... [illegible]
بنی ... شریعت کہ ... جہنم میں نہیں جا سکتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ خود ہی ... پڑھتا ہے ... اگر ایک آدمی گناہ کرتا ہو تو
دوسرا دیکھ رہا ہے تو بتا ... گزرے گا ... رب دیکھتا ہے ... اگر گناہ ... دیکھے ... [illegible] ... سفر ...
برے لوگوں ... بابا ... سائیں ... ایک آدمی ... کی آواز سنی ... [illegible] ... پوچھا
... کیا ... عشاء کی ... پڑھنا ... زیادہ ... [illegible] ... ہے ... [illegible]
تسلی ... بند کرو ... انسان ... کوئی رسم ... کی رسم ہے ... والی ... [illegible]
... دیکھا ... دنیا ... لفظ ... نام ہوتا ہے ... [illegible]

اک ... اک جاگ ... اک جاگ ... سے ہو
اک ... واصل ... اک جاگ ... ہو
... لگو جاگے ... ہیں
... خیال ... خیال ... ہیں
... دلاں ... عشق ... دنیا ... ہنگے
... [illegible] ... ننگے

بابا جی گھر سے نکلے ... سے ... بابا جی کی ... اگر ... [illegible]
جنگل سے ... ہزاروں ... ولا تحزنوا ... مومنین ... آئے سال کا علم
... چھوٹا ... کوئی دنیا دار ... رہا تھا
... دلاں ... رہنما ... [illegible]

... [illegible] ... ہم کی آواز ... ماں کے ... [illegible]
... رب دی رحمت ... کر رہی ... گنہگار ... [illegible]

نہ ہم بن جائیں گے ۔۔۔ عدل کریں تے اگر لیں ۔۔۔ اے بابا میں جنگل میں آ گیا ۔
اس وقت تک ہم بندے کے دل رہیں جب آسکتا ہے جب تک کہ علی والے کی غلامی نہ ہو ۔

بروز منگل
۲۷ ـ ۵۳ ۲۰۳ (pm)

۲۱ ـ ۱ ـ ۲ ـ ۱۴
۱۹ ـ ۳ ـ ۱۲۳۵

الحمد للہ رب العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی افضل الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین ۔

گالیاں اس کے دین جو دعائیں دیتے رہے ۔۔۔ ان کی بے پایاں رحمت پہ لاکھوں سلام ۔
ماہ صحو تمام ہو دامن مصطفیٰ ۔۔۔ اور پر نور رب کی رحمت پہ لاکھوں سلام
جن کے آنے سے روشن جہاں ہو گئے ۔۔۔ اس نبی کی ولادت پہ لاکھوں سلام
سب نبی جن کے تھے مقتدی ۔۔۔ اس نبی کی امامت پہ لاکھوں سلام ۔
چہرہ مصطفیٰ اصل قرآن ہے ۔۔۔ عاشقوں کی شرافت پہ لاکھوں سلام ۔
بالیں واسطہ آل رسول ۔۔۔ سلام کا جز لازم ہو کس طرح ۔

سید امجد حسین شاہ

میلاد النبیؐ

دا ذرا ذرا ایہناں السلین — رسول — قل الولاد احمد

اسیں اس نبی دی ثنا کردے پئے آں۔ ذرا ایہنوں دنیا گدا کردے پئے آں۔ حسن ابن عمر نے کیہ کیوں اکا اسم دکھا دے ثنا کردے پئے آں۔ اور نبی تے علی ساری دیاں لاکلاں۔ منافق تے مومن جدا کردے پئے آں۔ پیا سُنیا اگے توں حسن کھکھن نبی دے غلاماں دا دیا کردے پئے آں۔ نبی تے درود سلام پڑھ کے جالی نعت ذرا دی ادا کردے پئے آں۔

تمہید۔ ہیے اپنا محرم کا ہے — سب الٰہی مرضی — سبحان اللہ — قدر والا بندہ ہو تو مشکل کی رات اپنے رب کو منا لیتا ہے اگر بندہ بے قدرا ہو تو جرأت کو خراب کر دیتا — (۱) اللہ ہی بابا — ماں کی دعا نہ کرے تو اللہ نہ بابا بن ماں سے زیادہ بن کیا بن کیا۔ ۸۰ سال کی تھی لگا ہے۔ سفید سیّد کا بچہ — ہم دیدار کی طرف آنا پڑا ہم ہے — جو بلاوا آنے کو کہہ جو رزق دیتا ہے وہ آنے نہیں دیتے — (سبحان اللہ) — ذات سے مانگنے کا نام — درود سلام دا نام — ہر ایک کو دیتا ہے۔ جو سے مانگے — پس اس وقت نا ہلا ہوتا ہے کہیں مانگتا ہے — ہم دربار سے بڑا کوئی دربار نہیں —
چور سے مانگتا ہے — ظالم سے مانگتا ہے۔ اگر وسیلہ مانگتا ہے لو ظالم کے بابا سے مانگ —
آپ سر سبحان لہ اوپر کی۔ جوتی کو چمکانا — نبی دی شان آپ نہ ہوتے تو کوئی نہ آپ کو نہ دیکھا
سب اللہ سے حب کو کہاں نا سب ہاں ہر کھانے — اگر دو چار — (ٹوٹی سے گڑا بیڑیا)
سب نہ بر کھو کر نہر سے گزرنا — بہت مانگنے سے کمی ہے — نبی اپنی مرضی سے حدیث اس کی مرضی سے قرآں میرا احسن کر — تمام منیاں نے دیکھا کہیں کہ نے دیکھا اس نے بہت زور دیا ہے — اللہ تعالیٰ کوئی چیز — انبیاء کی — لت کر دیا — کوئی ہوئے ادا کیتے — ہم کریم — دعاواں — آگے — جنت — انبیاء کا ذکر — حسن کو دار کا ہے — مجھے کے مولوی نال — منشی نال — خاجہ جی پیار ہر چیز سے پاک ہو — چہرہ والا پتا — سید زبانا — نبی کی ستا نیں

—o—

نہایت ہی خاص سلام گزار ہو کہ اس چ دی پاکیزہ بابرکت مطہر دیہرہ مجلس پاک ہے کہ تعارف دی محتاج نہیں سرکار دو عالم دی ولادت دی خوشی وچ بسہ کار دے شکر پاک دی محفل پاک ہے۔ حضور دے غلام مائی بیٹھے او۔ میں آکھنا آں بڑے نصیباں والے ہو بخت والے نوں مدینوں سر دھائی بیٹھے او۔ اپنے سینے نوں مدینہ بنا کے بیٹھے او۔ کانی حضور دا غلام تشریف لے کے آئے کہ نہیں۔ میری دعا اے حضور ترس دیاں خدماں دی حاضری اپنی بارگاہ وچ منظور فرمائے۔ قدر والے لوگ بیٹھے او۔ بندہ قدر والا ہووے تے ادا ہووے مکمل دا ملت رد ہو جاندا رب نوں منا لیندا اے۔ بندہ بے قدرا ہووے تے ہووے جولات محرومیت رہ گئی شب دی رات باہر ا اے۔
اس واسطے میں نوں خدا دا حضور دے غلام نظر آرہے او۔ دہاگو بابا الا کان حضور دا مدینہ کرم فرمائے گئے۔

اللہ تعالیٰ فرماندا اے محبوب میں بڑا کرم نواز آں ۔ حضورؐ نے پچھیا اوہ الاہنا دسو ۔ یا اللہ تُسیں کِنّے کرم نواز ہو ۔ فرمایا محبوب ایہنا کرم نواز آں
اوہدی چھپتی ہے جو سادہ لوکاں معاف نہیں کر دی ۔ جنّی چھپتی میں رب معاف کر دیندا آں ۔ محبوب میں ایہنا کرم نواز آں ۔ جیہڑا بندہ
ساری عمر گناہ کر دا رہوے تے بڑھاپے وچ ہتھ چُک کے ساڈے ولوں آ کے مینوں راضی کرن واسطے دعا کرے ۔ اوہدی دعا کدی رد نہیں آکھدی میرا بندہ
نوں نظر کر دا سی ۔ جیہڑا آکھدی میرا پتر نظر اوہدی اے ۔ میری رحمت بھی ۔ ایہا آکھی پیار نوں میرا نال دھوکہ کیتا سی ۔
اللہ فرماندا اے محبوب مہربانیاں کرم نوازیاں ویکھ لے ۔ میں ایہنا کریم آں ۔ میں کدی نہیں پچھیا تو اس نے سال کتھے لائے ہین ۔
جیہڑا سمجھ آ گیا ہوئے اوہ سبحان اللہ آکھ دیوے ۔ جنہاں نال ہوئی ہوئے نال آئے کوں اوہ وکھ لوے ۔ مولوی صاحب نے کی آکھیا اے ۔ اللہ فرمایا
محبوب میں ایہنا کرم نواز آں میں کدی نہیں پچھیا کہ تیرے بندے بڑے چلے آ گئے ہین ۔ گریاں توں عاجز ہو گیا ایں ۔ بہوں چنگا نہیں پچھیا
پتراں تینوں اچھا نہیں جاننا ۔ جیہڑا ہویا اج تینوں نظر آیا ۔ اللہ فرمایا محبوب میں ایہدا کدی نہیں آکھیا ۔ میں ایہہ ایہنا آکھ مسا
بندے میرے بوہے ول قدم رکھنا بڑا کم اے ۔ رحمت دے بوہے کھول چھڈنا میرا کم اے ۔
اللہ فرماندا اے محبوب میں بڑا کرم نواز آں ۔ حضورؐ نے فرمایا یا اللہ کِنّے کرم نواز ہو ۔ اللہ فرمایا محبوب جیہڑا میرا بندہ
کہندا اے یا اللہ جیہڑے مینوں کل لگ دے نیں اوہ اج ای دے چھڈ ۔ اللہ فرمایا میرے محبوب میں کدی نہیں آکھیا میرا بندہ جیہڑی کل
عبادت کردا اے ۔ مینوں اج ای کر کے دسے ۔ میں رب بڑا کرم نواز آں ۔ حضور نوں فرمایا ۔ محبوب جیہڑے بندیاں نوں ساہ دے
میرے دربار وچوں منگیا کرن ۔ جیہڑا منگن دی بات آئی ۔ تہاڈے ہتھ بنّے نے پچھیا یا اللہ ستّ دن دی گل کردا اے ۔ ایہہ کوئی
قائم دی رکھیا سب دین دا ۔ حضور دے دکھن توں صدقے تہاڈے سبحان اللہ توں صدقے ۔
یا اللہ جنے اجی سبحان اللہ آکھی اے ۔ اس نوں سب نوں شریف دی حاضری لگ گئی ۔ تے جس نے گلی آکھی اے
اس نوں اوہدی سمندری راستے بلا رہیا ۔ پچھیا بنی پاک نے ستّ دین دی گل کیتی اے ۔ کوئی قائم رہیا اے ۔ آواز قدرت
کی محبوب کی پچھیا ۔ یا اللہ ہر چیز دا قائم اے ۔ جوانی دا قائم اے ۔ بچپن دا قائم اے ۔ بڑھاپے دا قائم اے ۔ زوال دا
قائم رے ۔ اذان دا قائم اے ۔ جماعت دا قائم اے ۔ کسے نوں کسے نال ملن دا قائم اے ۔ تہاڈے کول دین دا وی
قائم اے ۔ تے ایوں دتی رکھدا اے ۔ آواز قدرت آئی محبوب ستّی آپ دی گل سن لو ۔ اپنے غلاماں نوں وی آکھ دیو ۔ میں
دو چیزاں دا کوئی قائم نہیں رکھیا ۔ اک اپنی ذات توں منگن دا قائم کوئی نہیں رکھیا ۔ دوجا ڈری ذات تے درود
پڑھن دا کوئی قائم نہیں رکھیا ۔ حضورؐ نے پچھیا جیہڑا بندہ کوئی ہندہ ہوئے اک دن منگ لوے ۔ تے دوجے
دن منگنا بھل جاندا اے ۔ کل لے گیا ایں ۔ اج فیر آ گیا ایں ۔ حیا شرم کر ۔ کل دتا سی ۔ اج فیر منگن آ گیا
ایں ۔ یا اللہ توں ساری دنیا نوں دیندا ایں ۔ عالمین نوں دیندا ایں ۔ تیرے وچ کیہڑے لوں دیندا ایں ۔ چاہیدے تے
محبوب دے سبب وچ ہو سکدا ایں ۔ جیہڑا دین توں صدقے کردی توں وی نال امن ہو رہیا ایں ۔ آواز قدرت

آکھی ہویاں دی ناراض ہو جاناں آں ۔ یا اللہ تسیں کدوں ہوندے او ۔ فرمایا محبوب میں اودوں ہوناں آں ۔ جدوں میرا ہو سکے
میرے کولوں ہاں نال منگدا ۔ مینوں آکھے وارثا اللہ رزق دینی ایں تے بے حساب ۔ مینوں آکھدا اے واہ
میرا الرازق ایں ۔ توں ایں ۔ مینوں آکھدا اے ۔ علیم توں ایں ۔ عظیم توں ایں ۔ مالک والی توں ایں ۔ رازق توں ایں
وارث مینوں دیندا اے پیار ، کجھ میرے نال کردا اے ۔ جدوں میرے بوہے تے نہیں اوندا اے ۔ میں ناراض ہو جاناں
آں ۔ بوہے تے میرے ۔ فرمایا مینوں دکھ ہوندا اے جے میرا ۔ رب مینوں آکھدا اے ۔ رزق توں دیناں ایں ۔ جہیں
ایہناں گلاں کرن توں بعد ۔ میرے بوہے تے نہیں اوندا ۔ میں ناراض ہو جاناں آں ۔ میری دربار توں وڈی دربار کوئی نہیں ۔
میری سرکار توں وڈی سرکار کوئی نہیں ۔ ___ اللہ توں منگن چاہیدا اے تاں کوئی مرد کوئی ہو وی
کسے ڈر دی گل دا ہووے ۔ اوہناں کجھ کے دیکھو ، حشر نوں آ کے گا ۔ اللہ توں منگیں ۔ اللہ دے علاوہ کسی توں نہ منگیں
مکان ہی اللہ ۔ دکان ہی اللہ ہے ۔ کجھ اللہ ہی دیندا ہے ، مینوں منظور اے ۔ جیہڑا بندہ لوکاں اگے ہتھ نال ۔ اوہ پھر رب نوں
محبوب کرے آپ نوں پلاں کولوں منگ کے پھیردا ہوندا اے ۔ ___ میں ایہنا حضرت اسماعیل منگ ہی لو اٹکدا نہیں دیندا ۔
اوہنے ہلکیاں ۔ صاحب اللہ دیندا اے ۔ پر پیر جی ہر ہو اک وسیلہ ہے ۔ میں کیہا اینہاں وسیلہ منگدیاں ہوئیاں
شرم اوندی چاہیدی اے ۔ اگر وسیلہ ای منگنا چاہناں ایں تے فاطمہ دے بابے محمد دا وسیلہ منگ ___
اوہ بندہ ڈھل سبحان اللہ آکھے ۔ جیہڑا ایمان کمزور اے ۔ تے جیہڑا صدیق مدگار کیسا ہووے ۔ گیج وچ کے آکھے سبحان اللہ
ڈھل سبھی ایہ الکن نال رب سن دا نہیں ___ جو بنا اٹھائے لے جاناں ___
جنت دا فرشتہ لنگا ___ جس دی صورت رب آپنا اسا محبوب میں دنیا بنائی ۔ فرمایا محبوبا اگر تیکوں بنانا
مقصود نہ ہوندا سنتے دنیا دا کوئی چیز ای نہ بناندا ___ محبوبا میں دنیا بنائی اے صرف تیری وجہ توں بنائی اے ۔
بسم اللہ شریف پڑھے ۔ تے کھانا کھانا ۔ اگر دو چار سورتاں پڑھ کے ___ کھانا برکت والا
ہے جیہڑا نہیں کھاندا ۔ محمد دا غلام کھاندا اے ___ جیہڑا غوثی راہ دیندا اے (مثال)
توبہ ۔ گم ہوئے دی مثال ___ جیسے سینہ مدینے نال ___ (مثال) پہنچ والا ہل
جیہڑا شوق آپنے اسا نال رب کولوں منگ ۔ اوہ خود رب کولوں نہیں منگدا ۔ میں ہلکا جیہا ای پڑھ کے منگن چھوٹی گل کرکے
جیہڑا رب دی ملا وچ کمی نہیں ہو سکدی ___
ایہہ فرمایا محبوب اپنی زباں سے اعلان کر دیو ۔ تیاں امیر اپنی امت ہے اپنی ہر بندہ نال بولے حدیث ہوئی کا ۔ اللہ
حکم نال بولے میری ای بولی دا اے ۔ فرمایا محبوب اللہ کر دیو قل ھو اللہ احد ۔ میں رب آکھدا آں ، میں پروردگار رب
العالمین نبی برحق آئے ہیں ۔ رسول برحق آئے ہیں ۔ عزتاں والے آئے ہیں ۔ عظمتاں والے آئے ہیں ۔ آناں تیکھاں

والے آئے نیں۔ بابا اللہ اپنا رُخ جناب کلیم پاک۔ جناب خلیل پاک تے ناہیں دِتا۔ جتنا مہربنی تے دِتا ای۔ آواز قدرت آئی کہ اوہ
بڑے بالاں گھوڑاں ٹکر۔ اوہناں انبیاں میتھوں تکیا ناہیں۔ محمد کولوں میں لکیا ناہیں۔ کسے پچھیا یا رسول اللہ رب تُساں ویکھیا ہے۔
حضور مسکرائے فرمایا۔ رأیت ربی فی احسن صورۃ۔ میں سوہنی صورت دم تکیا اے۔ کسے آکھیا یا رسول اللہ کیوں حق نوں ویکھنا
ہووے۔ کی کیتا جائے۔ فرمایا من رانی فقد رای الحق۔ جس نے حق کو دیکھنا ہے مجھے دیکھے۔ محبوبا توں اعلان کر دے
میتھوں شک ناہیں میتھوں اِک اے۔ توں میتھوں اِک کے آیا ایں۔ اعلان کر دے قل ھو اللہ احد۔ میں اِک آں۔

اللہ سی تے کلا سی۔ زمین ناہیں سی۔ اللہ سی۔ آسمان ناہیں سی اللہ سی۔ لوح ناہیں سی۔ اللہ سی۔
قلم نہیں سی اللہ سی۔ اللہ سی۔ بابا آدم نہیں سی۔ اللہ سی۔ اماں حوا نہیں سی۔ اللہ سی۔ شاہ داہیر اپنی ماں نہیں
سی اللہ سی۔ نالے کلا سی۔

رب العالمین جدوں توں اللہ سیں تے کلا سیں۔ العالمین دنیا دی شئے کوئی ناہیں سی۔ ہر جگہ دا عالم توں اللہ سیں
کلا سیں۔ یا اللہ توں شئے کی سیں۔ آواز قدرت آئی محبوب اعلان کر دیو۔ کنت کنزا مخفیا۔ میں اِک لُکیا
ہویا خزانہ سی۔ میتھوں شوق ہویا میں پہچانیا جاواں۔ میں اللہ داں۔ کلا داں۔ کوئی ہووے جہڑا میتھوں اللہ آکھے۔
اللہ فرماندا میتھوں شوق ہویا میں علیم واں۔ کوئی ہووے گا تے میتھوں علیم منے گا۔ میں عظیم واں۔ کوئی ہووے گا تے میتھوں
عظیم منے گا۔ میں کریم واں۔ کوئی ہووے گا تے میتھوں کریم نواز منے گا۔ خالق فرماندے میں میتھوں شوق ہویا۔ کوئی ہووے
جہڑا میری خاطر طائف دیاں گلیاں کولوں پتھر کھاوے۔ دند شہید کرا لوے۔ بددعا دیوے ہدایت دی دعا دیوے۔ میں آکھیا
کوئی ہووے۔ جہڑا میری خاطر اگ وچ چھال مار جاوے۔ ہاں آوے میری رضا لئی من دا اے۔ اللہ فرماندے میں
میں آکھیا کوئی ہووے۔ اوہ پیاسا ہووے جہڑا وچو وچ کربلا دیوے۔ کوئی سر دا زمین تے رکھے گا۔ جہڑا جسم
دم رکھے۔ آکھے میرا مرنا پر جنا تیرا لئی۔ اگر تیری رضا اے تے میں راضی آں۔ اللہ فرماندا کوئی اوہ جیا ہووے
دھڑ کربلا وچ ہووے کر نیزے دی نوک تے ہووے۔ میں دی پیار مسرا ہووے گا۔ یسین والقرآن الحکیم

گمراہوں تمانے مار دیوے۔ سیھے سیر پکڑ لیوے خالق انا سمعنا قرآنا عجبا۔ فرمایا قرآن دا ہا تلاوتاں کر دا ہووے۔
دنیا والیو میتھوں محبت ہو گئی۔ میتھوں پیار ہو گیا۔ میں پچھیا رب العالمین۔ توں آپنا ایں میں اللہ سیاں۔ کہڑا سا
یا اللہ پیار کرن واسطے۔ تے محبت دی لوڑ ہوندی اے۔ محبت دی لوڑ ہوندی اے۔ جہڑے دی لوڑ ہوندی
اے جہڑے دی لوڑ ہوندی اے۔ جہدے نال پیار کیتا جائے۔ العالمین کہڑا ہنے نال پیار ہو گیا اے۔ کسے
بندے نال پیار ہوندا اے۔ کسے مفتی نال پیار ہو یار ے۔ کسے حاجی تاں نال پیار ہو پالے۔ آواز قدرت آئی محبوبا
اعلان کر دیو۔ میتھوں کسے مولوی نال پیار ناہیں ہویا۔ مفتی نال پیار ناہیں ہویا۔ حاجی نال پیار ناہیں ہویا۔ خالق فرماندا

بنی۔ کیا جبت کُن دی اُٹھ گئی۔ میرا اپنی ذات نال پیار ہو گیا اے۔ اپنے آپ نال پیار ہو گیا اے۔ اللہ فرماندے
نیں میرے بندے۔ توں آپنا ای پیار کرن واسطے صورت دی لوڑ سی۔ میں پیار رب صورتوں پاک آں۔
سِر توں پاک آں چہرے توں پاک آں۔ ہتھوں پاک آں۔ زلفوں پاک آں۔ بیٹھی توں پاک آں۔ بیٹھے توں پاک
آں۔ شیشے توں پاک آں۔ اللہ فرماندے میرا چہرا نہیں سی۔ جدوں میتھوں محبت ہو گئی اے۔ میں اک چہرے والا
بنا لیا۔ میرے پاس زلفاں نہیں سن۔ زلفاں والا بنا لیا اے۔ میرے ہتھ نہیں سن۔ ہتھاں والا بنا لیا اے۔ میری بیٹھی
نہیں سی۔ بیٹھیاں والا بنا لیا اے۔ میرا شیشہ نہیں سی۔ شیشے والا بنا لیا اے۔ میری زبان نہیں سی۔ زباناں والا بنا
لیا اے۔ اپنے لفظاں نوں سمجھان دی خاطر بنا دِتے ذہناں او سمجھان دی خاطر بدن لواں۔ خالق فرماندے میرا
چہرا نہیں سی۔ میتھوں محبت ہو گئی اے۔ میں والضحیٰ دے چہرے والا محمد بنایا اے۔ میرے پاس زلفاں نہیں سن واللیل
دیاں زلفاں والا محمد بنایا۔ میری زبان نہیں سی۔ ما ینطق ـــــ والا محمد بنایا اے۔ میرے ہتھ نہیں سن۔
یداللہ دے ہتھاں والا محمد بنایا۔ میری بیٹھی نہیں سی۔ میں بیٹھیاں والا محمد بنایا۔ میرا سینہ نہیں سی۔ الم نشرح
دے سینے والا محمد بنایا۔ میرا شیشہ کوثر نہیں سی۔ میں رب نے اک مدینے والا محمد بنایا ـــــ

اللہ فرماندے نیں میں عاشق بن کے بنایا۔ محمد معشوق بنایا۔ طالب بن کے بنایا۔ محمد مطلوب بنایا۔
محب بن کے بنایا۔ محمد محبوب بنایا۔ رب بن کے بنایا۔ محمد محبوب بنایا۔ خالق بن کے بنایا۔ محمد مخلوقاں وچوں اعلیٰ ارفع
تے افضل بنایا۔ رب آکھدا اے میں بنان وچ بے مثال۔ محمد بنن وچ بے مثال۔ میں لاجواب بنایا۔ محمد لاجواب بنیا ـــــ
ایہو میری تے رستے دا کار ساز اے وچ۔ بنن والا سب توں ہیلا ر محمد۔ اینا لاجواب بنیا۔ اینا پیارا بنیا۔ ہیج و کھیں
توں ہیلو۔ میرے ہیرے نال ایہہ بولن تے مجبور ہو گیا ـــــ ؎ اس صورت نوں میں جان آکھاں ـــــ
اک ہور عاشق بولے ؎ حسنیاں جیلیاں دا منہ موڑ دتا ۔ محمد بنا کے قلم توڑ دتا ـــــ
اللہ نے بنایا دنیا محبوب دے پیار دا صدقہ بنا دتی اے۔ ـــــ مدینے میں جانے آئیں ـــــ
اک نے لکھ دتا اس مسئلے کی آہے کہ ہر سا رب اسے ای نہ لوہے۔ ـــــ ٹنگ دے کے لوہے کرا
سرن والد شمیشے نہیں دیکھدا۔ نیت دیکھدا ـــــ اس نے بل نہیں دل ویکھنا اے۔
مولوی بانگ دتی اے۔ سنیا خراب ہو گئی جا ہر نا بدعادت۔ مولوی ساری عمر بانگاں دیندا رہیا ـــــ
ساری عمر نمازاں پڑھدے رہو۔ ابراہیم آگ میں۔ اید بلال کا آنا۔ ابراہیم نے پوچھیا۔
وس کے کہا۔ دلیل محبت دی اے ـــــ کر لو پھونک ماریا لگے ـــــ ہو گئے بنی ادا سن گئے جو ہے تے
رونق نہیں آ سکو ہا ـــــ بلال اس دی زبان نوں کدی ساری زندگی فالج نہ ہو سکے۔ بلالا

زنگ دا کالا ہووے بھانویں مال محبت ہو سکدی اے پر تواں لونق ہنس جا سکدی ۔ اک بھُگتی ۔ اللہ دا قرآن بولیا ۔
پچھیا قرآن کتھوں آیا ایں ۔ فرمایا تنزیل من رب العالمین ___ کیہڑے آیا ایں ۔ فرمایا ھدی للمتقین ___
ہدایت دینے لئی آیا ہوں ___ کہدے اتے آیا ایں ۔ نزل علی محمد ۔ محمد تے نازل ہویا آں ۔ کون محمد ۔ فرمایا
محمد الرسول ___ کہڑے ٹائم رسول تے آیا ایں ۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر ___ جیہڑا جا تواں آیا ایں ۔ بل
ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ ___ قرآن نے فرمایا رب بارے گل کرنے دا کوئی ___ الرحمٰن علم القرآن ___
قرآن جس تے آیا سوہنا ۔ تے جس دے لوں آیا اوہ وی سوہنا ۔ تے جیہڑا لے کے آیا اوہ وی سوہنا جیہ
نے جمع کیتا اے اوہ وی سوہنا ۔ قرآن سپارے نال ___ کھل والارض ۔ جیہڑا لے کے آیا جبرائیل امین ۔ سینہ اُتے آیا محمد
کریم ۔ قرآن نے فرمایا قلنا یا نار کونی بردا ___ اگ نوں آکھیا اگ ٹھنڈی ہو جا ۔ ___ سردی
نہ لگ جائے ۔ اینی گرم نہ ہووے جیہڑا یاراں نوں گرمی محسوس نہ ہووے ۔ قرآن پڑھن تے سانوں پتہ لگے قرآن کنی عظمت
والا اے ۔ تے جہندے اُتے آیا اوہ محمد وی کنی عظمت والا اے ۔ قرآن توں وی سوہنا ایں ۔ جہندے اتے آیا اوہ کنا سوہنا اے
قرآن وچ آکھیا میرے سوہنے دی پیشانی کس طرح دی اے ۔ والشمس ___ والضحیٰ ___ والقمر ۔ والنہار اذا جلیٰھا ___
آنکھیں کس طرح ہیں ۔ ما زاغ البصر ___ زبان ۔ وما ینطق ___ ہتھ کی العفو کوئی کوں سادا والشمس
اوہ سبزہ والی سبحان اللہ آکھیا جیہوں تواکڑاں روکیا ہووے ۔ جہندے سینے وچ مدینے والے دی محبت آ گئی اوہ وی کے
آ گیا ۔ اوہ کیہ سوکھے اک واری ادعا دی کیہ دلیل ___
حافظ الملک کے بارے میں مولوی نے کفر کے فتوے لائے علامہ اقبال کے بارے میں بھی کفر کے فتوے ۔ علامہ اقبال
نے فرمایا ہے ___ مر جائے انسان تو بڑھ جاتی ہے قیمت
رہے زندہ تو جینے کی سزا دیتے ہیں ۔
آج مولوی نالے سوار کھڑا اے ۔ اوہ آکھیا علامہ اقبال جو تھا وہ عاشق محمد تھا ۔ اینو یار جے پتہ
لگیا آ علامہ اقبال دا ۔ علامہ اقبال دا مشورہ کی اے ۔ آپ فرماندا

تیرے کعبے کو جبینوں سے سجایا ہم نے — تیرے قرآن کو سینے سے لگایا ہم نے
پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں — ہم وفادار نہیں تو بھی تو دلدار نہیں ۔

اقبال نے جس ویلے بندے دی عظمت بیان کیتی تے بندیاں آکھیاں اقبال تو بندہ نہیں تو ناں فرشتہ ایں ۔ فرمایا
فرشتہ مجھ کو کہنے سے تو میں ہوتی ہے ۔ میں مسجود ملائکہ ہوں مجھے انسان رہنے دے ۔
اللہ نے قرآن وچ کیہا اک بھُگتی ۔ اقبال آکھیا یا اللہ دنیا منی جاندی اے ۔ تیرا کمال منی جائے ۔ میں اہم

کمال نہیں مَن دا ۔ بندے ہالن نوں بجھا سکنا ایں ۔ بجھیا عدم کمال کدا نال ایں ۔ عرض کیتی بابا اللہ کمال ایہنا نال ایں ۔ دوزخ دی اگ نوں بالیں ۔ میرا محمد اوس نوں درود کے بجھا دیوے ۔

اللہ تے بابا خلیل اگے بجھا جمعیت دی آئے ۔ مہربانی کر میرا گھر بنا جھٹ ۔ بابا اللہ توں آپ سہارا ایں مینوں سدا کم کن نال بنایا اے ۔ مینوں ایویں تکلیف دینی اے کن اِک آکھ لے ۔ آواز قدرت آئی بابا خلیل میں سیر بابد آں ۔ فرمایا میں ہر شے کن نال بنایا اے ۔ کعبہ بنا سکدا آں وغیرہ وغیرہ ۔ فرمایا محبوب اصل بات ایہہ اے ۔ میں آکھیا آں کہ گھر ہووے پتہ میرے یار دے لگے ہوون ۔ میں اپنا گھر بنانا چاہواں کن آکھ کے بنا سکدا آں ۔ پر میں دنیا والیاں نوں دسنا چاہنا آں ۔ میں اپنا گھر اپنے یار دے وسیلے توں بغیر نہیں بنا کدا ایہناں لوکاں نوں دسنا اے کہ محمد دے وسیلے توں بغیر نہ بنا دی بالمنا ز اُن کتوں میں قبول کراں گا ۔

اک بیگانی نے کہیا شاہ صاحب ایہہ وسیلہ کیا ہوتی ہے ۔ میں آکھیا ایہہ آ جنہاں ایہہ دنیا بنائی اے ۔ محمد دے وسیلے نال ۔ میں آکھیا میں تینوں بنایا اے تیری ماں تے پیو دے وسیلے نال ۔ اس نے مجھے جواب سمجھ نہیں آیا ۔ شاید اوہ جانے سیہہ انگلو سوار رکیں ہوندی طبیعت ایہہ خراب ہو جی ہوندی آسا ۔ شاہ صاحب سمجھائی نا سیدھا سیدھا بات ۔ پتیلہ ۔ اس میں دودھ گرم ہوتا ہے ۔ میں نے کہا پتیلے نوں ہٹا لو ۔ دودھ آگ کے اوپر ڈال دو ۔ تجھے محمد کے وسیلے کا پتہ چل جائے گا ۔ اس نے کہا میں آپ کے کہنے کے مطابق پتیلہ درمیان سے نکال دوں ۔ دودھ آگ کے اوپر ڈالتا ہوں ۔ تو شاہ صاحب میرا دودھ ٹھیک نہیں ہوگا ۔ خراب ہوگا ۔ شاہ صاحب میرا دودھ پتیلے کے وسیلے سے ٹھیک نہیں ہوتا ۔ میں نے کہا تیرا دودھ پتیلہ کے وسیلے سے ٹھیک نہیں ہوتا ہے ایسی کام محمد کے وسیلے کے بغیر عبادت ٹھیک نہیں ہوتا ۔

اس نے کہا پتیلہ توں نکل نہیں سکتا ۔ میں نے کہا محمد کا وسیلہ بھی نکل نہیں سکتا ۔

اللہ تے بابا میرے خلیل گھر بنا ۔ آئے چلے جا اللہ مستر بابا والا میں ہم لوگاں گھر تے مزدوری کون کرے گا ۔ فرمایا ۔ ایہہ کسے ملک چو بیماری کی کوئی نہیں ۔ ایہہ کوئی نئی رہیا ہے ۔ ایتھے انسان اوہ لائے جنہاں کول ہووے والی سند ہوگا ۔ گارا اوہ دیو جس دے کول ہوئے ۔ دا اس سرٹیفکیٹ ہوئے ۔ گارا دین والا میں بنو ۔ انان لگاون والا ملیا ہی ۔ گارا دین والا ذبیح اللہ ۔ انان لگاون والا خلیل اللہ ۔ گھر بنیا بیت اللہ ۔ سنی سب دا آکھو سبحان اللہ ۔

دیوار اچی ہو گئی ۔ یا اللہ ہتھ نہیں پہنچدا ۔ فرمایا جس پتھر تے پیراں نوں چکیا ایں ۔ میں لو ہیوں اپنی عزت دتی اے ۔ ایسی عزت بابا ابو تینی ۔ فرمایا خلیل جیہڑیں چیزیں نوں انسان ہوندا جاویں گا ۔ اسی طرح پتھر سے جس پتھر نے بنی ہاک دی دا ہے پیر نوں مجے دنیا اوہنوں مقدس بلندی اے ۔ تے حجرِ اعظم مقدس ولیاں دے ناں نوں

جیہڑا ہوسی گا۔ جدوں گھر بن گیا۔ یا اللہ میں گھر بنا چھڈیا اے۔ مہربانی کر میںوں دس ایتھے واسیں آواز
تندرست آ آئی۔ بابا جی خیال میں آگئے۔ بس میں ایتھے رہنا کوئی نہیں۔ بعد گھر میرا اے۔ میں سمجھنا ہیں مسئلہ گھر جیہڑا نہیں
میں ملیا۔ بابا اوہ اسیں مولوی پاگل ہو گئے سی۔ جیہڑا مسجد وچ لبھدا اسا ایہنوں نہیں ملیا۔ کعبے وچ طواف کیتا۔
بابا مولوی پاگل نہیں۔ جتھے توں لبھدا ایں۔ اوتھے میں رہندا نہیں۔ جیہڑا میں رہنا اوتھے کدے توں لبھیا ای نہیں
اللہ توں رہندا ایتھے سینے وچ بابا میرا ایتھے قرآن وچ لکھیا اے ــــ بابا نہ مسجد وچ۔ نہ کعبے وچ نہ مندر وچ
میںوں لبھدا ایں تے میںوں بابا اپنے اندر وچ لبھ ــــ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ــــ اللہ جی بابا میں سمجھ گیا
تو ٹھیک اے۔ میں آکھیا بابا جی تیرا حکم سچا۔ تیرا قرآن سچا۔ تے محمد دا فرمان سچا۔ میں نے فیر اج تک
نظر نہیں آیا اے۔ بابا جس دے بین نال میںوں دیکھیا جاندا اے تیرا کول نہ ہووے تے مسئلہ میرا نہیں
سبز رنگ والا۔ اس نے آکھیا بابا جی چلے رب مل جائے گا۔ شیشیاں آکھیا رب مل جائے گا سیاہ بیلٹ والا۔ تیرا
مسئلہ ہے ویکھنے آں۔ جگر جگر۔ میں آکھیا بسا ساں؟ آکھ لبھیا لبھیا سانوں دی کوئی اے ــــ
پہلے سانوں کول لگا پیر جی رب کی اے ــ سرکار مسکرا کے کہندے اے بادشاہو۔ آپ فرماندے ــ
میں سیدھے گیا تے اکھاں ویکھیاں۔ گنہگار ویکھیا بابا جی۔ رب میرے اندر وسدا ہے۔ میرا ملک کر کے آنا جانا
کے کیہا فیر اللہ دین کرلیں۔ سرکار رب ویکھنا ایں۔ بابا جی تیریاں اکھاں کتھے نیں۔ اس آکھیا جی سامنے نیں۔
جیہناں دا رشتہ اللہ نال نہیں۔ اس آکھیا نہیں۔ بابا جی تیریاں اکھاں اکھ نہیں اندر پاؤ۔ کالک تیرا دم الہی
کیویں نظر آسکدا اے۔ اوس آکھیا حضور میں اپنیاں اکھاں ویکھاں ہاں۔ شیشے دی لوڑ اے۔ اگے شیشہ
ویکھاں گا چہرہ وچ آجائے گا۔ اکھاں نظر آ جان گیاں۔ بابا مسئلہ دا حل ہو گیا۔ ایہدے بعد میںوں
سمجھ آئی۔ حل کیویں ہو گیا اے۔ جدوں تیریاں اکھاں ویکھن دی ضرورت ہووے شیشے دی لوڑ اے۔
اگر اللہ نوں ویکھنا چاہنا ایں تے کسے ولی کامل دے شیشے دی لوڑ اے۔

سنی پیر توں سنداں اے۔ جیہنوں دیکھیاں توں رب خالق دا بابا محمد یاد آندا ہووے
بندہ تر گیا پیراں دے دیر کول۔ اوہنے آکھیا حضور میں تے پیر بنا ایں۔ سرکار نے پچھیا کیوں۔ اوہنے آکھیا سرکار
میں تہاڈے وچ پایا اے۔ تاں اگر ولیاں دی سنگت کر لئے۔ نگاہ تھلے آ جاوے تے جنتی ہو جاندا اے۔ جیہنوں
میں سنگت کرنا چاہنا آں۔ سنگت دی بات آگئی اے۔ اک جگہ وچ سلطان باہو بول رہیا سی

نال کسے گھر سنگت نہ کریئے تے کل نوں لاج نہ لائیے باہو۔

تمے لکڑی تے ہر گز نہ بیٹھے ــ کھاؤں لکڑا مکے دے جالے

کانواں دی ہٹ کرن نہیں ہٹیں بلکہ بھا نوں ہوشیار چوکس چکا کیتے ہو۔

کوڑی گروہ ملے نہیں پیوند ۔ میرے کامل ہاہو جاندے سنے ملنگ رشتہ کیتے ہو۔

سرکار نے ہر یک نشانیاں ۔ ڈیرا نیم ساگی کر ہے علمبردار — جیتے اذان دا ثابت ہو جاوے — نماز بانگ دا فیر

شہید ہو جیسے نماز پڑھی اے ۔ جانے بابلی ۔ سنی لوکاں اپنے آکھیا مدینہ والد جانے —

کمبو ر والا آدمی — نہ کبھی تے چڑھنے آں۔

حمد نبی نے سی یار دیں والے یار واپراں۔ صبر کیتا — جو بیعت کرے گھر میں آذان —

فیکی اذان دیاں رب ۔ منہ بغداد دے طرف کر کے پڑھا ہے

سنا زیادہ پیراں دیا پیرا۔ ایہہ سنی کی دفتر رکھے ۔ میرا پیر 2:1 اعلیٰ — ذہن دا طلب دا۔

پہلی رکعت میں سورۃ لیسن — ڈاہی کا دل پڑھیا ۔ دوسری رکعت — والسماء ذات البروج

شہود — نمازی صاحب نہیں سمجھیا ۔ میں پیراں ہر سے پڑھیا ۔ سامان دیکھ

اس نے دیکھا ہے تو 3 الا کو دیکھے ہیں — کعبہ بن گیا ۔ ہر دم طلب کرناں ۔ بارہ میں ثبوت

کی نگاہ سے دیکھو لوں شریف خدا نوں میں کہا گیا ہے ۔ نگاہ اوہدا کے ہتھ اٹھا کے ربنا والعیب منہم رکھوالا ۔

جیہڑا سی اکبر اسی دا اس دا کلمہ اتا ۔ منہ لا کے آکھو سبحان اللہ — حلیہ سرکار کو سے سے

میرے گھر دو احمد آئے میں اجڑی وس پئی آں ۔ ایہہ رب نے کرم کمائے میں اجڑی وس پئی آں ۔

میرا طبیب نہیں تھا جیب میرے محبوب نے نواز دیا ۔ میں شفا یاب ہو گئی — بہت لوکاں

دے حق کھایا ہے ۔ محمد حق دیوان آیا اے — جنہاں لوکاں نہ کھا دا ہو گا ۔ تے جنہاں مولوی ال

دا ہی حبیب ہو گیا بالکل ہو لیا جے — ہر پیو سنیاں دا حق کھان والیا — رب دی بارگاہ

میں پیش ہونا ہی — علاج کریو تے شکر — حلیہ کا دکھانا جیہڑے گھر میں دودھ

کی برکت ۔ مولوی کو سب نے لئے آگئے ۔ حرارت لوکاں دیکھ کے جاہڑ جاندا سوال ۔ حلیہ کا چہرہ ماہ

ہو لیا — تے چار پائی کو پکڑ کے کھڑا سی ۔ میں آکھیا ویکھو بستر ڈگ نئیں ناں ۔ لیکن مینوں عمدی ہا زیادہ اللہ

دس کی آکھیا اے ۔ فرمایا ہے میں ڈگ نہیں آیا ۔ بلکہ ڈگ ہو یار لوکاں اوکھا ایمان آسی ۔

[signature]

٢٢ — ١ — ٢٠١٤
٢٠ — ٣ — ١٤٣٥

بدھ
٣ ١٤٦ — ٣٣
(PM)

میلاد النبی ۲

محفل نعت چک 151 گ ب

قصہ جاگیر [illegible] ۔ سب اپنی نعت ۔ پیر ابو بکر کا تعلق ۔ میں حبیب علی شاہ کے مرید
دیکھیا تو معلوم ہوا کہ پہلے ہم دیکھا ہے ۔ یہ اس کو کرم ہے ۔ جو کو دیکھتے خدا یاد آتا
ہے ۔ نعت پڑھن والیاں نے نعت پڑھ کے محبت دا اظہار پیش کیتا اے ۔ تسی نے سبحان اللہ
کہہ کے محبت دا اظہار پیش کیتا اے ۔ تسی رنج پہنچے او جیہڑے دیگاں تے دم نہیں کرے جیہڑی دا
جیہڑے ماشا اللہ بوہت سوہنیاں ہیں ۔ تساں خیانت نہ ہو جائے ۔ جیہڑی چودھویں دی تشریف کیتی اے تشریف
تشریف رکھی ۔ مدینے والے کے غلاماں وچ بیٹھے ۔ غلام ہمیشہ وہ ہوتا ہے جو آقا دی تعریف سن کے
خوش ہو گا ۔ میرے ملاں او ہوندا اے ۔ جیہڑا اپنے حضور دا ذکر خیر سن کے خوش ہوئے ۔ اتنی ملاں اے جیہڑا
جیہڑا مدینے والے دا ذکر پاک سن کے خوش ہوئے ۔ نعت پڑھ کے جناب حسان دی سنت ادا کیتی
اے ۔ تساں سبحان اللہ کہہ کے مدینے والے دی سنت ادا کیتی اے ۔

اگر نعت دی قدر و قیمت ویکھنی اے تے امام بوصیری کولوں پچھو ۔ بادشاہ ہوں کا مشیر ہے
کیسے ۔ جیہڑے گئے حکیماں طبیب ۔ حکیماں جواب دتا اے ۔ مدینے والے تے جواب نہیں دتا
ایہہ جیہڑا ۔ حکیم دا بادشاہ جہان دا بادشاہ مدینے والا اے اس نے جواب نہیں دتا ۔
نعت روزانہ پڑھیں ۔ مدینے سوہنے نوں ۔ نصیب جاگ پئے ۔ جو امام بوصیری دی اس دی
ہے تے بیٹھیاں اس سکدے ہیں ۔ جو جو نعت سن کے اوہ دی ویکھیاں ہیں ۔
مرض کرے ۔ مولا یا صل ۔ اینج پڑھ جیہڑی مدینے والے پاک نداء سے
با عقیدت ۔ سبھی بہار ۔ پڑھ سوہنی تا ابد یم ۔ مدینے آکر بیٹھے کا
عرض نہ بیٹھ ۔ اگر باعقیدت ۔ تو وجود دا کشتہ عزت بن گئی اے
بن کا چہرہ ۔ آنکھیں ۔ زلفاں نیلی الشمس ۔ سوہنے کی پانچ دس سے دیکھا جو حلال اور ان لئی
نے امام بوصیری کو چادر عطا کی ۔ امام سجدے نہ پوچھا ۔ رات کو بیٹھ کے آپ نے دیا
جیب تو نعت پڑھ دیا تھا ۔ میں بھی اس نعت حضور کے قدموں کے ساتھ تھا ۔ سبحان اللہ

غوث قطب تا ابد ہے عاشقوں جان اگر ساہو ۔
جو منزلاں تے عشق ہے ای اس تو بیٹھے بات کہیے ۔
عاشقو ہے ہو حال کو ہر کے جا لا مکاں [illegible] ۔
میں قربان اس نا دے ہیڑا دا بابو جہان ذاتی ذات کم کرہ ۔

امام بوصیری عاشق ہے نبی پاک دا مشکل دے ویلے میں نے دعا ہا ۔ ایہو جیہیاں سکدی پھیر لفظ سنگت نہ پیر نہ
آئے ــــ عقیدہ ۔ پھیر کو ... وچ ... جیہو سکدی ... ــــ جیہڑا ایمان ... اگر
جیسا ہے ۔ پھیر بوصیری ... شریف دیاں نشانیاں پڑھیں تو ... لگی کہ جس عہد دا ... معلومی
باتیں کرتا ہے وہ کہاں لکھتا ہے ــــ حیاں اکو ... شریف میں لکھا ہے ۔ ... قرآن پڑھدا رہے
اسا محمد توں ہیں ۔ انکھاں وچوں آنسو آگئے ۔ مولوی کانپ گئے ۔ اگر معلوم ہوئے تو پتہ میرے دل
اساں کہاں میں ... ہے ۔ اللہ دا محمد ہے ۔ میں عارف اللہ محمد ہے ــــ اسکو کہا ... ۔ چوکھا
چوکھا ہوتا ہے ۔ بادشاہ بادشاہ ہوتا ہے ۔ جیہڑے لیے بادشاہ کا ... ۔

ع میں جہ ملنگ محمد میں محمد جوڑ جس دا دنیا کلمہ پڑھدی اوہ محمد ہوں ۔

حضرت میاں اصغر کا چھوٹا فوت ہوا تو آپ بڑے روئے ۔ لوگوں نے کہا پہلے آپ سارے رہنے کے ــــ
میں آنسو رہنے بیٹے کے لئے نہیں روئے میں خالص ... باپ کے لئے رکھے تھیں ــــ ... حسین والے
کملے ــــ بیوی کو نکاح پڑھیا ۔ جب کلمہ پڑھے تو خاوند ایک طرف اور بادشاہ ایک طرف ۔
ابولہب پڑھ کے ... ہوتا ہے ۔ اسکو پہلے چاہیں دو سو ــــ با کلمہ ... ۔ یا حبیب لبنا ...
کہ قیامت کے دن تو سارا جہاں موجود ہوں گے ۔ بلکہ نبی بھی جہاں مدینے دی بارگاہ وچ حاضر ہوں گے ۔
اور جیہڑا جانا ... فرمایا جو آپ کے گھر ... بخشا جائے گا ــــ ... آپ کے عاشقوں کو ... ہیں
اسکو خبر ... گے ــــ آ جیہڑے ان کی پناہ آئے جدوں ... ان ــــ
میرا جانیں گے اگر قیامت میں اگر ہار گیا ۔

قرآن پڑھ ... کی عظمت ... ۔ ... الامین ۔
قد جاءکم ــــ داعی اللہ ... ــــ انا اعطینک الکوثر ــــ ... گزر گے ۔
لا اقسم بھذا البلد ــــ قرآن ... نبی کا حسن و جمال ــــ وما ینطق عن الھوی
میں نبی دی ... ــــ قرآن عظمت والا ہے ۔ جس پر آیا ہے وہ
بھی عظمت والا ہے ۔ جو لے کر آیا ہے وہ بھی عظمت والا ہے ۔ قرآن کہاں سے آیا تنزیل ــــ
ھذا ... جس پر آگیا ۔ محمد پر نازل ہوا ــــ کس وقت آیا انا انزلناہ فی لیلۃ القدر
کہاں سے آیا لوح محفوظ ــــ قرآن حسین آیا ۔ اور جس پر قرآن آیا ہے وہ محبوب کیا ــــ
اگر محبوب نہ ہوتے تو کوئی چیز بھی نہ ہوتی ــــ کتنا وفادار کی نشانی ۔ کتنا مالک کو بھول جائے تو جان

تو دنیا میں نبی پاک سے محبت کر۔ جنت میں نبی پاک سے زیادہ محبت کرے گا۔ قرآن کا سمجھنا۔ جو اللہ پاک
جس کو دے دیا۔ جس کی طرف جھولی پھیلا کر آئی ہم۔ اور میں۔ کیونکہ سب نے نال پیار کر کے آیا ہے اس واسطے کوئی ان کا
قرآن کا سمجھنا ـــ وغیرہ ـــ شک نہیں ـــ اسلام ہے
تمام حسن کا کونین میں جلوہ ہے۔ عرض رب سے کبھی بھی آشنا نہیں ہے
سرکار جیسا مجھ سا ہو جائے نہ آج تک۔ شب رب نے بنا یا ہے نہ بنانا ہے۔
انگلی پہ دا چلا چند سا ہیں۔ پتے جن پوں پہنچا دیندے ہیں ـــ سوہنا رب دا اسم جنہاں ملک آکے دا کلمہ پڑھا ہیں۔
قرآن سے نبی کا حسن و جمال ـــ چہرہ دلیل۔ ما زاغ۔ نبی لبہ ہم ایک جیسا ـــ
نہ نبی دی شان والا پاس۔ نہ ـــ بلال کے بارے میں ابو جہل نے ایک عورت
کو کہا کہ ایک مرتبہ بلال گزرے۔ بابا جی نے کہا۔ اس کا ہاتھ پکڑ لو۔ اس نے کہا سوال ہے؟
اگر بلال جیسا کوئی ہو گیا۔ جس کا ہاتھ پکڑتا ہے چھوڑتا نہیں ـــ شہر سے باہر ـــ
سامان اٹھایا۔ بابا جی نے کہا تو اپنی ای شہزادہ معلوم ہوتا ہے کہ شام ہو گئی تیرے کسی نے پوچھا ہوا
انتظار کرتا ہے جس کا کوئی نہیں۔ سامان کا بوجھ اٹھانے والا ہے۔ کون ہے سامان اٹھانے
والے جن نے بادی کو بوسے دیتا ہے جب لیک ـــ وغیرہ وغیرہ شان و عظمت۔ بابا جی کی
گفتگو ـــ رب پوچھتا ـــ بابا جی کی گفتگو ـــ مسکراتے ہیں۔ جب
ذکر کرتا ہے یہ میں ہی ہوں ـــ جس سے بچے کہہ رہے ہیں۔ دامن کے ساتھ لگا لو
بیٹی کو دید ہو گی جنتی شہید ہو گی ـــ جبریل آتشِ عشق اداس ہم چرچا ہو گئی ـــ
ہزار چار سے تا دواں سال ہیں پہ چھا داں
ختم پیروں کا ذکر۔ اسلام پیروں کا ذکر کہ قیامت کے دن ہر ایک امام کے پیچھے ہو گی
جس پیر کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے ـــ پیر کی نشانی جس کی نسبت کامل ہو ـــ
حضرت جابر کا سوال سرکار کی بارگاہ میں ـــ آدم علیہ السلام سے پہلے نبی ہو؟
نبی کہاں سے نبی بن کر آئے؟ ما خدا ہے بیان ـــ رسول ـــ اس وقت نبی تھے جب
وقت نہ ہوتا۔ ساتھ نبی ہوتا ساتھ ہوگا۔ ساتھ نبی ہوتا ہے سے ـــ ہے آپ بھی آپ علیہ السلام کے
ساتھ۔ سب نے دانا جو ہر ہے۔ جس کو دیکھو سے ان کا باہر ہو رہا ہے
تو جو کل ہی ہے ـــ دربار ہم سرکار دا

ہلال کا کلمہ پڑھنا ـــ (C) نبی کی مسجد کی مثال کہ اس جیسی مسجد کوئی نہیں۔ تو نبی جیسا ہمارا ہے۔
ایک کیسے لگا۔ میں نے جالی شریف کو ہاتھ لگایا ہے۔ جب رکوع میں جماعت جاتی ہے۔ وہ ستر سال بھی
نماز میں ہوتے ہیں۔ عاشق سے رہا نہیں جاتا ـــ عرض کیا یا رسول اللہ اویس قرنی سے دعا کروں
فرمایا۔ آپ بھی تو دعا کر سکتے تھے۔ فرمایا میں دسیا رہا ہے چھوٹے ہونے میرے عاشق کہا کر لیتے ہیں۔
چکوڑا چوری کی کہ ایک آدمی پیدا کر مال سرکار کے پاس۔ تو فرمایا ستر دن کا بچہ بھی جا۔ جب
وہ پہنچا تو نال والے نگر پر چھوڑا باندھا ہوا تھا ـــ چوری والا جانور مل گیا۔ پھر [illegible]
سونے کی قدر سنار کو۔ لعل۔ وفا۔ صحت۔ [illegible]۔ چن۔ قرآن۔ حسن دی قدر جانے یاراں۔
ہیرے دی قدر جوہری یاراں ـــ بھلائی بہتاں ـــ قرآنی زبان دارسا ہے ہر بندہ [illegible]
پیر کے ساتھ [illegible]۔ پیر وہ ہے جو [illegible] سنبھال لیا ـــ بایزید سے سوال ـــ [illegible] کے پیسے پینے کے
[illegible] تنخواہ پر [illegible] مرید چوری کرتا۔ فرمایا مرید وہ ہے جو چوری کرتا۔ پیر وہ ہے جو [illegible] کرتا تھا ـــ
[illegible] کتاب [illegible] محمد ـــ جبرئیل۔ جس طرف سے آئی ہے وہ [illegible]
ابو جہل کو نبی پاک نہیں نظر آئے۔ ابوجہل ابوبکر کا [illegible] ـــ دولت کا آئینہ ہے۔
ابوجہل [illegible] ہے۔ جو جانے۔ مٹی کے بہتر جانتا ہے نبی غیب جانتا ہے۔ [illegible]
پیوں کا [illegible] ـــ [illegible]۔ [illegible] ـــ
[illegible]
[illegible]
[illegible] ـــ ہر ایک چیز پر [illegible] ـــ
[illegible] بکریاں چراتا تھا ـــ [illegible] نے جواب دیا ـــ مکے میں نبی آیا ہے۔ میں بڑی
بکریاں ـــ [illegible] محمد سے [illegible] ـــ
[illegible] ـــ [illegible]
[illegible] ـــ جس دا ذکر رب خود
[illegible] ـــ [illegible] پیدا ہونے کے پہچان کرائی ہے [illegible]
[illegible] ـــ آپ کو [illegible] باپ کو [illegible]

۲۳ — ۱ — ۲۰۱۴
۲۱ — ۳ — ۱۴۳۵ (جمعرات) ـــ ۱ : ۳۰ ـــ ۲۶ (PM)

عارف والہ

امجد حسین شاہ ۲۰۱۰ء
شانِ اولیاء عظمت السلام

جب بھی درود سلام کا موقع نصیب ہووے درود سلام پڑھو۔ اللہ تعالیٰ راضی محبوب بھی راضی ——
یاایہاالذین امنوا دکو نو مع الصادقین ——

صاف ستھرا دنیاں دے مشہور ہوندے نیں ۔ راضی جنہاں تے جہان تے مشہور ہوندے نیں
جیہڑے پاک جو چیز منگدے ۔ اونہاں دے ڈیرے ہر پوہ و ر ہوندا نیں ۔
نور والے بھی لوکاں جو نور منگدے ۔ اونہاں دے سینے نور و نور ہوندے نیں ۔
جیہڑے پاک دیاں جو گلاں کردے ۔ اونہاں دیاں گلاں وچ سرور ہوندے نیں ۔

تمہید —— تمام تعریفاں اللہ واسطے۔ جو ہر چیز سے پاک ہے۔ دوست ۔ باپ دا ں ۔ وطن وچ نزدیک ہیرا ں نے کھانا نواں پاک اے ۔ بنا پاک اللہ نے پرا عظیم پرچم ہوئے کراہاں اس شان دے مطابق درود سلام پڑھدا رہے۔ سب توں پہلے اپنے محبوب واسطے دیں —— عالم پرگاناں دے ماہیں کے شکر ہووے کہ دعا اللہ اصلاح ۔ اولیاء کرام دا بیاں وچ قرآن ہی ارشادات نہیں —— اللہ نے اپنے بندیاں نوں دنیا تے چوکیدار ۔ حالانکہ ارشاد ربی ۔ کوئی کہنا ہے ——
جلی کے کعبہ پر چوکیدار —— دوست اللہ —— شیر اللہ چوپایہ گر —— باقی جانوراں وچ بادشاہ ——
ہوندے دنیا دے والے جیہڑے بادشاہ ہیں —— نگاہ رحمت ہوگی —— پیشاں —— اللہ جو چوکیدار
اے رب دنیا وچ مرشاں والا جاگ رہا ہووے —— اہناں اپنا ہر دا گھر عزت سے نواز دینا گا —— عاشق رسول علم
دین الدیور والے —— تاج دین و دین کا جنازہ ہ —— آ سنگ پڑ ولا شد ر دھا گیا ۔ جب وقت
نزاع آ گئے دیدار عطا کریا —— بابا اللہ دا تھا۔ تو اللہ میں جو رکھا ہووا ۔ علم دین نے آواز دی
کوئی مصلا مصلا پانی اے۔ جند اللہ دی تے ناں رہی دی جانی اے ۔

جاں نے پوچھا ۔ اماں جی بنی نے کیہا اے ۔ داتا علی ہجویری دے دربار وچ شمولیت ۔ جاں کہا کہ
—— جو ہو تے چناں کر کے سرکار تے پڑا ذکر کر نصیب تا اے ۔

۸ کھوہاں دے دم —— خرچ زیادہ کریا ۔ کرایہ آیا آ کے باہو دا
پار آیا اے ۔ کنوں وچ سوار کر کے کر دتے —— گرفتار کریا ۔ قرآن وچ نسخہ نہیں آیا معدنی ——
عوام عالی کا تعویذ پڑیا —— جلی وچ خدمت علم اولیاء کی آ ستانیاں ۔ ہر عالم ولی نہیں ہوندا ۔
دنیا وچ حنیف الاصفیاء کا —— علم الدین نے سورۃ رحمن کو سنایا ۔ جو دنیا پر حضرت موسیٰ
زیارت ۔ حضور انبیاء کی عظمت پر بابیں —— ماں کو فرمایا ۔ نہ اللہ نبوت کا ہی پیے
سیدہ فاطمہ نے بیٹوں کے خون کا مل —— ماں پڑے بیٹے کو منبر پر گا ۔ جاں عاشقاں ہوں گلاں لوکراں

۸۱

جبرئیل کا سیاہی کو غائب دیکھنا — نبی دربارگاہ — نبی کتنا سوہنا اور ایک کوئی شکل نہ دکھائی دی —
جب حضور مولا علی کے آئے — حضور علیہ السلام ہاتھ گلے لگایا — فرمایا سینے سے لگا کے
پوچھا آپ کیا ہے — اندر پہنچ گئے ہیں بابا اندر نبی نے سینے سے لگایا ہے۔ —
بایزید بسطامی کا واقعہ کو شیلف — بدمعاش آئے۔ بزرگوں کا ادب کرتے تھا — ۷
ولی ہوتا ہے۔ جو بندے اللہ کے اللہ کرے۔ ۸ — ۵۵ نبیوں میں بنی اسرائیل انبیاء دیگر سے ۱-
پہلے امیر دیوان سنیاں ہیں۔ اب فرق کیا ہے — تفرقہ شعور لگتے ہیں شعبدہ بازی۔
بنی اسرائیل کا قاتل اگر بخش جا سکتا ہے۔ — جو بزرگ ولیوں کے ساتھ ہوگا اس کا کیا مقام ہوگا۔
اس پیر کا اثر جس کو دیکھنے سے خدا کی یاد آئے۔ ۸ — مدینہ کو دیکھنا کہ خوشبو کا دن کس
کسی پیر کا بستی میں مریدوں کے پاس جانا — بابا فرید گنج شکر کا واقعہ — نبی پاک کے پاس
یہودی کا آنا۔ اللہ کرنا کہ نبی پاک نے فرمایا جیسے تم آج مسلمان ہوتا ہے تو آ جا — حرم میں
کشتی لڑنا۔ فرمایا جس ولی کو رب نبوت دیتا ہے۔ اللہ اس کو رب طاقت بھی دیتا ہے۔ — پیر کیسا
کیا کہ قیامت تک پکڑے رہنا۔ (۲) ایک آدمی کو فرمایا کہ شہر بابا پیر کے گھر سے کھانا کھا لیا
زیارت کی وجہ سے بخشش — غوث پاک کا مرید — اذان پڑھنا —
ملائکہ۔ شعطان یا ہو کا ذکر — اللہ کے ولیوں کا رنگ صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ
مولوی کا مرنا۔ میں آ گیا ہوں اس کو بدلے کا مرنا۔ جب جنازہ نکالا ہے مولوی پیر پڑھنا کہ آگے پیر
کھڑا ہو جانا۔ — اس لئے کہ مہمان مصلے ہوتا ہے — حجر شریف سے رونا۔

(signature)

۲-۱۴
۲۲ — ۱ — ۱۴۳۵
۲۱ — ۳ — ۱۴

۳۱ ۳۹-۳۹
(PM)
(جمعرات)

محفل ۲۰۱۱ء عظمت السلام

عام انسان کی تخلیق۔ رسول کی تخلیق میں فرمایا
وجود بعد میں ہونا۔ اسی طرح تمام علوم والے — نبی کے پاس علم پہلے نبوت بعد۔ آدم کے
نام بتایا — فرشتوں کو علم نہ تھا — نبی کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ مولا کے پیچھے نماز پڑھتے

منافق نماز پڑھتے تھے ۔ سجدہ کرتے تھے ۔ کربلا سے ہوتا ہے جو کام پہلی بار کو جانتا ہو ۔ اعلیٰ حضرت نے نبی کا ذکر کیا ۔ سجدوں کو [illegible] کیا ۔ ہوتا نہ کیا ۔ نبی کو [illegible] — نبی کا منافقوں کو الگ کو کہا جاتا — حضرت نماز پڑھائی — عاشقوں کے بارے میں [illegible] کا فرمان ۔

منافق اور عاشق کا علیحدہ کرنا — سب سے بڑا دنیا میں جاننا ہوتا — تم سے چھپ سکتے نہیں ۔ سوائے کہ الرسول [illegible] جانتے ہیں — مدینے والے [illegible] جانتے ہو ۔

منافقوں کو جدا کرنا — ایک [illegible] کو کہنے لگے — مشورہ کرنے لگے — تبلیغ کرنے کے لیے [illegible] گیا ہے ایک بنیاد دیا [illegible] ۔ [illegible] والی نبی کا عاشق ہوتا ہے ۔ جو علی کا منافق ہوتا ہے ۔

مسجد کے بارے میں مشورہ کیا — پہلے روز ہی ہوتا ہے پھر وہاں [illegible] جب منافق باہر نکل آئے حضرت علی حضرت عمر نماز کے لیے [illegible] ۔ حضرت علی حضور کی [illegible] کر مسکرا [illegible] کو دیکھ کر [illegible] یا رسول اللہ [illegible] مسکرائے دنیا [illegible] اس واسطے [illegible] رب نے [illegible] ۔ آقا [illegible] ۔ آقا [illegible] ۔ جناب علی [illegible] ۔ [illegible] آنسو آگئے [illegible] ۔ [illegible] اس طرح [illegible] ۔ جو ولادت — سردار [illegible] — سردار اولاد — علی تو آپ والا [illegible] سردار ۔

[illegible] افضل ہے [illegible] گھرانہ حسین کا — نبیوں کا تاجدار ہے نانا حسین کا
[illegible] نہ حسین [illegible] نانا [illegible] کا ناز ہے ۔ [illegible] ہوا ۔ سلام

ایک پل کی تھی حکومت یزید کی — صدیاں حسین کی ہیں زمانہ حسین کا ۔

نہیں پڑھتا نہ پڑھ [illegible]

[illegible] تو [illegible] بولے گا تو — حسین کی عظمت میں [illegible] بولے گا ۔

[illegible] دار — وہی وہ ہوتا ہے جس کو دیکھ کر [illegible]

سوالوں کا جواب — ایک یا دو — یہ کوئی سوالوں کے سوال ہے ۔

ایک [illegible] کا [illegible] داستان [illegible] — [illegible] دشمن [illegible]

روح تا جسم دست ۔ کلمہ پڑھا دے ۔ نال پڑھدا رہا کر ۔

علی علی کر چڑھے دکھ ٹل جان گے ۔ غماں دے طوفان بیڑے پار ہو سی اون گے ۔

گھوٹ ہمیشہ ویر رسول دا بابا حسنین دا شہر بتول دا ۔

مڑ تے گھٹان والے آپے تھک جان گے ۔ غماں دے طوفان ۔

علی وہ ہے جس کو مہر لگا کے دیا ولی بنایا ہے ۔ علی کی مخالفت اپنے والد کیمی ولی نہیں ہو سکتا ۔

بابا جواد جی بولتا ہے زبان سے محبت رکھیں ۔ ہمیشہ پیار محفل میں بولدے سا ساہ

جنگوں وچ لعن ان بولدا اے ۔ جس کا بولنا خدا اور رسول کو پسند ہے ۔

18 بیٹے علی دے ۔ بابا جیڑا بولدا اے اس نوں حق 18 بیٹے عطا فرمایا ۔ سب علی نوں 18 دا کر

سارے سب کو امت دا بادشاہ بنا سکدا اے ۔ (منگرے بیٹے اور بابا سرے بیٹے اور

ہر سب سید نہیں ۔ سید وہ ہے جو نطف علی بطن فاطمہ سے ہے ۔

سلطان العارفین ۔ قوم دا اعوان ہے پیشہ مولا علی دا اے ۔ ہاشمی قریشی پیشہ علما دا کیوں ۔ نجف سے

مولانا عبد الستار تونسوی سے پوچھا ۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سید ہے ۔ حضور غوث اعظم سید ہے کہ

شملہ دا نا صوار سید ہے ۔ اوہنے ویا منگوں انسان تے سید بن جاتے ۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری

انہوں آکھا اس تے منگوں تک آ ۔ کیوں اس کا الٹا اہو سدا سات بنایا اے ۔ (سید ہے) ۔

بایزید بسطامی کا نا حصہ کر تبلیغ و نائکہ ۔ نہ دربار دا حیا نہ مزاراں دا چا

ولی وہ ہے جو کنجراں دا گر ایہ الا کرے ۔ تے جیڑا آکے کنجراں نال رلا ہووے اوہنوں ولی کون آکھوگا آکھ

پیر وہ سدا نام ۔ ٹھیکے شاہ ۔ کوئی جوتی دا لبر ۔ کوئی تالاں والی سرکار ۔ مریدنی کو کہتا منہ توں پیالہ ۔

ایسے پیر سے دور رہ ۔ ایسے پیر کا مرید ہو جس کو دیکھ کر خدا یاد آئے ۔

اگلے پیر دا ناں نہیں رہے تے اگلے مریدوں دا ہنس رہنا ۔ مریدوں نے کہا ۔ ہمارے گناہ کو سم

بڑی بے ۔ مریدوں نے کہا ۔ ہمارے لئے بولدا تو توں تے ڈبو دی توں ایں ۔ (لطیفہ)

قدر و اللہ بندہ ۔ تو ایہ جیڑا محبوب ہے ہس ڈھا جیون و کے کے چل ٹر جاوے ۔

ولی کے راست ظاہر ہو تو ولی ہے ۔ کوئی خریدار نہیں ۔ ہم ولیوں سے محبت کرتے ۔ ہمارا اسلام کا کسوٹی کا

(signature) ۲۰۱۴ - ۱ - ۲۳ ۱۴۳۵ - ۳ - ۲۲

جمعرات

۸ ۱ ۱۴۳۵ ۱ ۲ (PM)

اشرف آصف جلالی — ماں کی شان

اٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نور بارا حجاب میں ہے۔
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے۔
ان کے رخِ روشن کو حسن رند سے دیکھا ہے۔ خورشید کا جیسے کو ذرہ نظر آتا ہے۔
ان مست اداؤں کی تاثیر سبحان اللہ گردش میں زمانہ ہے پیمانے کو کیا کہیے۔

دن کو اسی سے روشنی شب کو اسی سے چاندنی صبح تو ہے رخِ حضور شمس ہی کا اثر کیا ہے۔

ان کی جو ماہ پر شعاع ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے۔
ہر ذرہ ذرہ منزل جاناں کا تھا نشان۔ جو بھی پیمائش کرتے تھکان چلے گئے۔
کون اترا ہے دل کے آنگن میں ہو گیا ہر سانس مشکبار مہرا

انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں۔ انہیں کی رنگت گلاب میں ہے۔
ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہو عالم نہیں۔

الحمد لک اللھم یا من خلق الرجال والنساء۔ والصلوۃ والسلام علی حبیبہ من کان نبیا وآدم بین الطین والماء۔ وعلی آلہ واصحابہ الاتقیاء۔

اسلام کے آنے سے قبل عورت کا مقام کیا ہے۔ بیٹی کی پیدائش پر فخر پر افسوس۔
وہ لوگ چھپ جاتے۔ سوچ کرتا۔ دفن کرنا۔ یا گھر میں رکھنا۔ بیٹی کو زندہ
بیٹے کی بشارت اللہ دیتا ہے۔ اور اس کا ہر شکریہ۔ نبی پاک کے آنے سے پہلے۔ دشمنی۔
ہزاروں اقسامات میں اسلام نے عورت کو وہ مقام دیا ہے۔ کہ ہر خطہ کا ہر پاک
عورت کے لیے امن کا پیغام۔ بیٹی۔ ادھی۔ ماں۔ بڑھاپے۔ عظمت کا انداز۔
ولادت بیٹی مسلم شریف کی حدیث ہے۔ دو بچیوں کی پرورش کرتا رخصت کرتا ہے

شہادت میں اکٹھے ہوں گے — ایک وقت تھا۔ منہ چھپاتا تھا — ایک وقت شہادت۔
شہادت کے دن حفاظت — دوسرے گر رہے ہیں — اپنے ساتھ کھڑا —
عائشہ فرماتی — دو بیٹیاں عورت ساتھ لائی — رسول پاک کے گھر میں۔ ایک کھجور —
تھوڑی دیر کے بعد نبی پاک آتے ہیں۔ عورت کا حال — نبی کا فرمانا آزمائش۔
دوزخ کے آگے آڑ — بیٹیوں کا مقام کیا ہے — جنت الفردوس میں گھر —
، جہاں سورت ... اعمال کو ثواب چھپا فرمایا — بچے کو پالنے کا ثواب بیان فرمایا —
ایک بچی — کے بارے میں — آج ہم زندہ گور بیٹیاں کرتے ہیں کہ سمجھتے ہیں — بیٹے پر شکر جیسے نوازا
اَدْخَلَهُ الْجَنَّة — شادی تک اعلان فرمایا — رشتہ ازدواج میں منسلک ہونا۔
گھر کا چراغ ہے — وغیرہ — کامل ایمان والا ہے خلق والا ہے اپنی زوجہ سے اچھا۔
کنز العمال میں حدیث عبد الرحمن بن عوف — ماں بننے کا ثواب۔ ابن جعفر نہیں دیا۔ اسماء بنت یزید
مردوں سے بڑھ کر — عورتوں کا حصہ — خدا کا قرب آگے اللہ — ساری زندگی روزہ —
شہادت — مجاہد کی طرح ہے شہید کی طرح — عظمت نسواں کو شمار کر فرمایا ہے —
ایک حدیث کے بارے میں فرمایا — اس خاتون کو ثواب ہوگا — ولادت کے قریب۔ بچے
فطرت پر تھا — ولادت کے لئے درد — نہ انسان جانتا نہ جن جانتے ہیں۔ ثواب آتا ہے —
دودھ پینے پر ایک جان کو زندہ کرنے کا ثواب ہوگا — دودھ سے فارغ —
الوداعی تعریف — خاتون گھر کا کام بچوں کی پرورش — میں اور خاتون اکٹھے ہوں گے —
بڑے بڑے تاجر جا رہے ہوں گے — لیکن میرا قرب اس عورت کو ملے گا — عورت زوج سے فارغ
بچوں کی پرورش کے لئے روک دیا ہے — مقام محمود کے پاس میں جگہ ملے گی — میری بارگاہ میں
مسند احمد — بوقت ولادت فوت ہوا — شہید کا ثواب — اللہ کی سب سے بڑی رحمت
میں جگہ — بوڑھی ہو جانا — یہ مقام ہے — ایک صحابی کا حق کے بارے میں سوال کرنا۔ فرمایا ۳ بار
تیری ماں ہے — اولاد کو ماں — جہاد پر جانے کا حکم تھا۔ ماں کے بارے کلمہ رسالت۔
جنت ماں کے قدموں میں ہے — تیرے لئے یہ نصاب ہے ... جہاد میں جائیں گے۔
عمر بن خطاب — ایک صحابی کا آنا۔ عرض کی بہت گناہ کر لیا۔ میرے لئے توبہ ہے۔ کیا تیری ماں ہے۔ خالہ ہے۔
خالہ کی خدمت کر — اگر ہو تو یہ گناہ معاف کیے جاتے ہیں — حضرت حلیمہ کا آنا —

چاند دکھائی ہے — ابو طفیل عمرانہ والو — سرکار کی والدہ ہیں — جن کے جگر کا ٹکڑا ہے
البتول — نماز پڑھتا — نماز عشاء — میری الٹی ہوتی تو میں بسکٹ وغیرہ کھاتا — تمنا دیتا ہے
ایک جنت ہے لیلۃ القدر ہے — حسین کی امی سب سے بڑی خاتون ہیں۔

کتنے ادب سے نام لوں ام رسول کا — لازم ادب بہت ہے اصل الاصول کا۔
جنت و ہے یہ بطن ہے شام ہے کہ شیر اور شیر ببر — مہکا ہے سب بہاروں میں ایک ہی پھول کا۔
جس کی نگاہ میں ام نبی کا حیا نہ ہو — وارث ہے ابو جہل کا ابن سلول کا۔

کچھ لوگ — ام رسول کے بارے میں عقیدہ — بہتر کہ گر یہ ماں حسین کی اس کی شان سنے گا رہا
اس کی ماں کو جنت عطا فرمائے گا۔ ابواء کی پہاڑی — مدینہ سے واپسی — وصال کا
وقت قریب ہے۔ اللہ فرمایا — دو خواب میں دیکھے تو تم اللہ کے رسول ہو
ہر نئی چیز فنا ہو گی — میں دنیا سے چلی جاؤں گی مگر ذکر میرا ہمیشہ رہے گا۔ ایسا
بیٹا دنیا کے حوالے کیا ہے جس کے تذکرے قیامت تک — جس پیارے نبی کا تذکرہ ہو گا
اس پیاری کو بھی یاد کریں گے۔
آخری مرحلہ — بوڑھا ہو جانا — بوڑھی عورتوں کو نظر پر اس کا تعلیم — دین پردے
جانا — اگر پردہ میں تھوڑا سا بھی جا تو اللہ تجھے بھی —
نصف حصہ دین کا حضرت عائشہ سے سیکھو — ایک خاتون علم والی خاندان
علم والا ہے —

۲۴-۱-۲۰۱۴
۲۲-۳-۱۴۳۵ جمعہ
۱۲:۰۵ pm

بدھ
19—12
۲۸۷

قاضی منظور احمد — میلاد

قد انزلنا الیکم ذکرا رسولاً ۔ اللہ نے نازل کیا ہے ذکر رسول ۔ اقامت نماز کو کہا ذکر کہا
اقم الصلوٰۃ لذکری ۔ قرآن پاک کو بھی ذکر کہا ۔ نحن نزلنا الذکر ۔ قرآن کا نماز ذکر ۔ اور ذکر
رسول بھی ذکر ہے ۔ اللہ تعالیٰ نماز کو ذکر کہا لیکن خود نہیں نماز پڑھتا ۔ قرآن پاک ذکر ہے
مگر اللہ پڑھتا نہیں ۔ ذکر رسول کا یہ حال ہے کہ پہلے میری عادت ہے ۔ بعد میں میرا حکم ہے
ذکر رسول کا کمال کہ ... ہم ذکر کرتا ہے ۔ مگر ذکر رسول نہیں رکتا ۔ حج 354 دن بعد
دوبارہ ۔ عشاء ۔ کل رات کو دوبارہ ملے گا ۔ جمعہ ۔ قربانی ۔ ہر عمل میں وقفہ ہے پر محبوب
کے ذکر میں وقفہ نہیں ۔ دور مسلم میں وقفہ ۔ حج عرفات سے ہٹ کر نہیں ۔ طواف بیت ۔
تجھ تک ۔ کوئی عمل کسی حد سے وابستہ ہے ۔ تیرے ذکر کو کسی جگہ کا پابند نہیں کیا ۔ محبوب
ہم نے آپ کا ذکر کو قد انزل اللہ الیکم ذکرا ۔ سے آغاز کیا کسی محفل کو کسی بڑے اعتبار والے نبیوں کو بلا کر
کائنات سجائی گئی تو محبوب تیرا ذکر کرنا شروع ۔ انسان تشریف نہیں لائے تھے ۔ میں قادر
نہیں بلاتے ۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین ۔ نبی بلائے ۔ بڑے بڑے حلف لیتے ہیں ۔ کہا یا محبوب
ہم نے حلف لیا انبیاء سے آپ کی انتظار کا ۔ نقطہ جہاں لفظ الگ ہوگا ۔ وہاں ... ذاتی قدرت سے ...
متوجہ ہو ... آواز دو گے تو ... ہوگی ... نہیں ہوگا ۔ غفور شکور ... رؤف ۔ رحیم
پورے قرآن مجید میں کہیں نہیں آئے گا ۔ ان الغفور ... العلی ۔ یعنی میری صفات کتنے ... نہیں
بھیجی ۔ بلکہ ذات تیری ... میری صفات کر دیا ... تیرا ذکر میری ذات کا ...
نبیاں ... ذکر ... حلف ... ۔ میں جو کچھ عطا کرنا
کتاب ۔ ... کتاب ۔ تیرے ... کتاب نہیں دی ۔ سارے نبیوں ... کتاب ... تعلیم الکتاب
... ذکر ... نہ سورج تھا نہ شام تھا ۔ نہ جمعہ تھا نہ جمعرات ۔ ہم نے تیرے
ذکر سے کائنات کو سجایا ۔ بلکہ ... والے انبیاء ۔ ... ۔ پیدائش سے پہلے میلاد ہے رکھا ۔
[illegible] ۔ اگر انبیاء کو بتایا تو ... [illegible]
[illegible] ... (زمانے کا ...) [illegible] 52
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(1) الحمد

اذان نال معلوۃ پڑھ کے رولا پا دیو گے ۔ دس دے اذاں پھو پانی دیا ۔ دس دے پہلے شوہا ہو یا اے ۔ پھر بھی کوئی نہ پایا لکھیا
۔ کہ کتاب سے کچھ حکمت ۔ مجاہدے بنی کے لئے کچھ ذالفضل بھی آ کے گا ۔ سبحان اللہ اسلام کے علوم نے تک
ایماندار ے نال ۔ انگے ٹپے ۔ بن سے مکرم ۔ ہو بنہ مانگ رہا ہے ۔ جن جواب دے دیا تھا ۔ مہم نہ بات
مانگ لیں تو سچ حرکت ہو جاتا ہے ۔ اور جب یار لینا ہتھ سے مانگ لے تو پھر ۔ یا اللہ العالمین ۔ علی ۔
کہتا ہے میں لاکر دوں گا ہر آپ سے ایک سا و کھا دو ۔ فرمایا یہ جا بہ پٹڑ امیروں انہاں کے لیا دیا گا ۔ کیونکہ دیو جہاں بیا ہو گا
بہ شیر حرکت ہو گا ۔ تمام الات کی عنبہ و علم دی کتاب ۔ کتاب ہے کو علم والا جو لیا ۔ جیسی کتاب دا علم بانٹا
ہے ۔ ۰ آسمان کا علم ہے ۔ کتاب ہے ۔ پیر نیکیاں دا سیاہ و نشان اللہ بخش تو نسوی دا ۔ جو ہر جواب دی جدی جانڑ
طرناں دی ذریں ۔ کہنا ان اعمال کر دے جہا ۔ ر کلے بے کھو لو ۔ نظائف کی کتاب پڑھ دی رہی ۔ کسی نے لیا
مولوی صاحب کتاب چھوڑ دو جہاز ڈوب رہا ہے ۔ آپ پڑھتے ہی رہے ۔ کندھوں سے پکڑ کر کہا
دریا کہڑا ۔ نہ سا کسی نہیں کو ڈوب سکتا ۔ لوگوں نے کہا ۔ یہ ڈوب رہا ہے ۔ میں سیاہ دریا جو کسی اوکھے
ہے ۔ جو کچھ میں نے اس کو دیتا ہے وہ کسی کا پاس ہے ڈوب گیا ۔ جو سلطان دا اتنی ہوشیر کھوا اے کنہم کی
ایب ۔ جو عرش لنبال ہے ۔ دس طرح امت ہی لٹن ہے ۔

اللہ اپنے لیے آدم بنایا دل المحرجہ بالرسالہ ۔ بن سا لیے رہا اسنے لاکر لیا ۔ کمل انسان کے لئے کافی ۔ کہ جو کہتے
میں کہ میری لڑائی کاما ہے اللہ فرمانا ۔ میری رسول کا کام ہے ۔ سچ ہے کہ انسان بنیں ۔ ورنہ جانوروں کے آگے
جنیاں کر لیا ہے پیدا ہوئی ہو گئی ہے ۔ اللہ رسول کو مخالف تے ۔ ولی بانہ سیدنا محمد رسول اللہ
اسے حبیب کے واسطے ہی کافی اس نے انہاں واسطے تیں کافی ہو ۔

اگر کوئی یا رسول کا نعرہ لگانے کہتا ہے 313 رسول ہی بنا نہیں ۔ کس رسول کو آواز دی جا ے
صدیق تیرا سوجا ہے ۔ نہیں سنتے تو ایک نہیں سنتے اگر سن گئے تو 313 ہی سن گئے ۔ باپ کو
بلانا ۔ (مثال) ۔ سب بولو گے ہم ایک نہیں ہیں ۔ 2 بچے اب ہوں یہ بات رہا ہی ہوئے گا اسی طرح
تے میرے علم دا مہربان ہو سکا ۔ اللہ نے ذکر فرمایا تو بنا مسکرائے ، تو اس نے ختم ہوا ۔ پس والا
تو اچھ موخر کر دیا ۔ نبی پاک کا مسکرانا ۔ مقدم کر دیا ۔ زلفاں ۔ ہم نہ کولو ماننا ۔ اللہ نے ۔
محبوب گنگھی پھیرے تے تری ناز ایہہ ۔ ہم لگاں پھیر کے جو بن نازل ہو نا ۔
و یکھن تو تے اس دجے ہر کہ ہر اس کو وار کا سیل دے
پھر لعلاں دے بعد نہیں وی بیوسے تے بال کوٹ پانی وی ہٹ گئے ۔

اعظم اور مرشداں تے ہمیرا اسیں گھیاں دو جے رُلدے ۔

ضیاء الحق ۱۱ سال تک حکومت کی ۔ داتا صاحب نے ۹۶۵ سال ہو گئے ۔ وہ [illegible] ہیں ۔ ہر وقت ان کا
دل سلوک مار رہے ہیں ۔ جب داگڑا سکھ مسلمانوں کو ملا ۔ [illegible] ۔ جدوں دا
پیدا کس ہو کی رام رام کر رہے ہیں ۔ ہر کسی دا [illegible] داتا صاحب ایک بار بھی
ایم پی اے ۔ کونسلر بنے سنا ۔ ہر سال دوواں ولسا داتا دا مجرد مشکور ہیں ۔

جنہاں عشق نمازاں پڑھیاں تے اوہ کدی نہیں مردے
دیکھے کامل مرداں دے در تے بارہ راج دی دولت ملدی ۔

جہانگیر کی راوی کے کنارے پر سو رہا ہے جس کا باپ اکبر بادشاہ تھا ۔ جہانگیر جیہاں دا اکبر دا کیا ۔
لاہور میں داتا دی زمین کو کوئی نہیں ۔ نہ سر ہے ۔ نہ نانک ۔ پر سنگر نہ داتا دا دن کو [illegible] کو ختم ہونا ہے ۔
جو بھی داتا کی کر رہا ہے مگر اں کا ہو گا ۔ بیٹھ ذکر ہی داخل کریا ۔ آنا لک نال [illegible]
ذکر ناں گے ۔ [illegible] ۔ عرفات میں بیٹھنا کیوں ہے ۔ نہ مجرے نہ مغرب
حج دی اصل نکیر ہیں ۔ ہر نماز کی رکعتیں ہیں ۔ میدان عرفات میں نماز کوتاہ کر کے پڑھی جاتی ہے
نماز میں سبحان ربی الاعلیٰ فرض ہے یا واجب ہے ۔ تسبیح دیتی ہے تو رہ جائے ۔ ہر صاحب کی عادت نہ ہو
نماز فرض ہو گی ۔ جبرائیل ۔ [illegible] اگر نماز لے کر آیا ہے تو پڑھو اس طرح ہے ۔ جبرائیل علیہ
السلام نے پڑھ کر دکھایا ۔ انسان نے کرتے نہیں پڑھی السلام ودی ۔ [illegible] بیاں بجاں
[illegible] ۔ صلوا کما رأیتمونی اصلی ۔ جو چیز عادت ہو گئی وہ بھی عبادت ہو گا
تمام انبیاء قربانیاں دی ۔ ذکریا علیہ السلام کے سر پر آرا چلا اس کے نام پر کبھی [illegible] خیرات ۔ جس کے
گردن پر چھری دو ٹکڑا نہیں آیا ۔ اس کے نام پر کر دیا جانور حلال ہو جائے گا ۔ ایسا کیوں ۔
قربانیاں ہوں گی جو ہیر حبیب کی [illegible] ۔ آب زم زم کی نسبت ۔ پیر دا کا پانی
جب بھگت جائے گا ۔ اس کے جسم کو آگ اثر نہیں کرے گی ۔ حاجی کو مبارک ۔ وہ پیراں دا پانی دیتا ہے
حضرت خلیل نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا ۔ خواب کی حقیقت ۔ یہاں کہا جاتا ہے کہ بیٹے کو [illegible]
انی اذبحک فی المنام ۔ باپ بیٹے کی گفتگو ۔ [illegible] سوائے اسماعیل کے کوئی
نہ ملے میں معلوم نہیں ہوا ۔ کوئی [illegible] سوال تو اسماعیل کے [illegible] نہیں ہوا ۔ [illegible]
[illegible] ۔ حضرت اسماعیل [illegible] خواب [illegible]

بھی ہم یہیں دفن ہیں اسکے ستر ہزار نبی حضور کی ولادت گاہ دیکھنے کے لیے آتے ہیں۔ انبیاء کی مرضی ہے کہ ہم بنانے والی
اس جگہ بھی تو انبیاء ہی جائیں گے سو ہم نے آپ کے خاطر سے آیا۔ یہاں تو کہا جاتا ہے۔ نبی کی نیت سے
ہے تو جانے کی توجہ انبیاء ان نبیوں کا کیا بنے گا جو نبی کی نیت سے فوت ہوئے۔ کعبے میں ایک نماز لاکھ
نمازیں پڑھا کرتی ہزاروں کی تنخواہ جائے گا۔ یہ کافر بات ہے جو چالیس نمازیں مسجد نبوی میں پڑھے۔ شفاعت
کوئی کیسے کر کوئی ثابت کرسکا۔ ہم کہاں تک ما بین بیتی ۔۔۔ الجنۃ
عجب رنگ ہے بہار مدینے۔ کہ سب جنتی نظار مدینے۔
مسجد کے روضہ پر ہاتھ باندھ کر کھڑے رہتے ہیں۔ حضرات پیلے ہیں۔ پیر صاحب سے کوئی ۔۔۔
شادی کی کوئی مہربان کر جاتا ہے۔ اگر رسول اللہ کے رسول والی کرتے ہیں۔ لا تقدموا بین یدی
مگر ہیں سے آگے پیر رکھنا۔ یہ نے مسلم کا ایک ادب ہی کہا ہے۔ تے مدینے دا گدا اب گدا بادشاہی
پینڈو صنو یار آیا اولو انہم۔ کعبے میں بخشش نہیں۔ رسول کے دروازے میں۔ جاءوک نہ ہو
میں جاءوک اللہ و الرسول۔ پھر رسول کی نیت بھی کرنا۔ یہاں تے اپنا میں ملو نگاہ در رسول ہے
مدینہ پیر سالے کوئی سمت مقرر نہیں ہے۔ جو پیر سے دل سے ہر شام کرے گا۔ اسکا گھر پر احمد کی بارش
جو پیر دروازے کی طرف منہ کر کے سلام ۔۔۔ کو فاطمہ نہیں پہلے دروازہ گا۔
کھلے ہیں دیکھو سنہرے دروازے آگئے۔ سن دلاں دا محرماں دردا ماریا آگئے۔
خدمتِ امیر السلام۔ کوئی میرے لیے بنا جانے تو پیر دروازے پر آجاؤ۔ شیعہ اعلیٰ دین کہیں۔
جہاں آپ کی شدت ہوگی۔ ناپاک بھی پاک ہو جائیں گے۔ وصل علیہ۔ باادب ہو بانصیب۔ یہ زمانہ کہاں اس
کو سنبھال ہو جائے گا۔ کیا ہی کے یہاں والا جائیں گے تو رب سے پوچھ لیں گے۔
لاہور میں کہیے بڑے بڑے مسلمان ہیں۔ تمہارا مطلب دل شہر کا جو یہاں سب کچھ فوج کر رہا ہے۔ جان دار بات ہے
وسوسہ کے لیے آئے گا۔ صدر ہیں۔ گو بڑے ہیں جو نہیں یہیں رکھتے۔ منہ ہی منہ چادر۔ کوئی ہیں
نہیں نمک سکتا۔ جو یہاں دیکھ کے ٹھیک گئے۔ 85 کر لیں سالانہ آپ۔
من الصابرین۔ فرمایا۔ صابر ۔۔۔ یہ ضیاء نقطہ کیا ہے امتحان کا کرامت کی
مقام منا میں 35 ۔۔۔ بنیادی کمرے ہر جا کر سکون کی زیارت کر ہیں کہ رستے جالا جالا
آتا ہے۔ جاں ایک سرکار کا ہے۔ ہر کسی نے اپنے دو کمرا دیاں بنایا ہے وہ لاپتہ نالا۔ یہ بیمار کی
نقش ہو تو کوئی ۔۔۔ کو نماز پڑھانے کا بنا دینے۔ حاجی صاحب۔ حاجی صاحب نے قرآن کیا ہے کہ ہم سا ۔۔۔

پڑھو تو سنی گیا ملاں ۔ جو لاکھ پھر کھا کر بھی کہتا ہے ۔ کہتے ہیں کہ بادشاہ اس کو کہیں ۔ لگتی اس کو نہیں ۔
اگر وہ نہ ناں دیکھا بادشاہ نے سپاہیاں کو بھیجا ۔ اگر قرآن پڑھو تے مومن ہوں ناں نہیں بنیدا ۔
ایک ملک وچ بادشاہ رہتے کرتا لاگیا ۔ بیت الاسلام بیت ۔ فرمایا میری بارگاہ میں حاضری کا شرف ہو گی جب
دیکھا اس شہر کو برباد کر دیا ۔ واہ بابا رب سوہنے جی دا ناں نہیں چھپ دیندا ۔ جمعہ نوں مدرسے چھان لگا ۔
اس نے بابا ابھی ہی تے دسیا اے ۔ نہیں چھپا تے نہیں چھپا ۔ جے چھپاں تے سو اکھ نبیر کے وی چھپ لگ
پیا ہر کاٹ ہو ریا کہ بھیجے بکا ہوا ۔ فرچ چاکراں دا نے نخرے لوکاں دے ۔ ہم نے جی کا نام ایسا چھپا تو ہم [illegible]
ہو گئے ۔ ابا او شیر چھپا نے حاجی صاحب ہو گئے

باپ نے بیٹے کو بتایا ۔ گلے پر چھری چلی تو رب نے جبرائیل کو فرمایا نیچے دیکھ ۔ فلما اسلما وتلہ للجبین ۔
جنت سے ۔ میرا کلام ختم ہونے سے پہلے ۔ بنی دا نوکر دی دوڑ ۔ جبرائیل نے پوچھا ۔
رب نے فرمایا ۔ آج پہلی قسم [illegible] ہے ۔ پر [illegible] کہ [illegible] کی دھوڑ کے برابر [illegible] ۔ تبارک اللہ
پیر المرسلین [illegible] کا [illegible] کے صدقے [illegible] کا پس بھی دیں گے ۔ حالانکہ [illegible] [illegible] نہیں ۔
جو دن تک فرمایا ۔ تے مسجد اک دن ۔ سر گو دھا میں ایک مولوی صاحب رہو ہا ئے ہیں
[illegible] کرو ۔ حضور پاک دا [illegible] ۔ اہم بیبی کسی بیوہ کو دے دو ۔ [illegible] مولوی صاحب
بیوہ دا [illegible] بابا اسا ۔ تر بیوہ اوس ساڈے دے کماں ۔ فطرانہ ۔ بیوہ کو ۔ فرمایا [illegible] بیوہ
کو دو ۔ [illegible] اعلان کرو ۔ [illegible] آپ بیوہ ہونے سے او ۔

جو دن [illegible] بیٹے کا جشن ہو گا ۔ [illegible] ۔ کونا ۔ [illegible] دار ۔
[illegible] کرتے ہیں ۔ [illegible] آ گیا ہے ۔ بنی نے ناں نے [illegible]
[illegible] کر دے ۔ اس [illegible] ہو رہا گا ۔

[illegible] آگیا [illegible] علیہ السلام کے پاس ۔ [illegible] قتل کریا ۔ فضل سے [illegible] ۔ بنی [illegible]
[illegible] علیہ [illegible] ۔ [illegible] کے پاس [illegible] میں ۔ تے حسن نے [illegible] کیا ہے ۔

(P.M.)
۱۰ — ۹ — ۵۹
اتوار

[illegible] (signature)
۲۰۱۴ — ۱ — ۲۶
۱۴۳۵ — ۳ — ۲۴

قاضی منظور احمد — معراج النبیؐ

خطبہ — تمہید — محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء — امام الانبیاء کی [illegible]
سے ہی بیان کریں [illegible] سراپا برکت ہے [illegible] تعلیمات ہیں آپؐ — نبی کا ذکر۔ اللہ کی عبادت کرو۔ نبی کا ذکر
ضرور [illegible]۔ نماز — جنازہ وغیرہ۔ ہر عبادت [illegible] مسلمان نہیں ہو [illegible] واقعہ معراج بھی شان نبی ہے
نبی کریمؐ کو سراپا معجزہ — سب انبیاء صفات والے تھے۔ ہمارے نبی ذات والے ہیں — سب نے صفات دا
[illegible] ذات — [illegible] سفر معراج ہے [illegible] سبحان الذی [illegible] فرمایا۔ [illegible]
نماز [illegible] پہلے سبحانک اللھم — رکوع۔ سجدہ — [illegible] سبحان ربی [illegible]۔ لیکن [illegible]
[illegible] نے سفر معراج سے پہلے سبحان فرمایا۔ اس واسطے [illegible]
اس لیے [illegible] — اس ذات نے [illegible] اس [illegible] عبادت [illegible]
اس ذات [illegible] ہے — [illegible] رات [illegible]
جب [illegible] رات [illegible] — سورج [illegible]
اس واسطے [illegible] ذوق حضورؐ [illegible] — تعلیم [illegible]
[illegible] زندگی [illegible]
— ذات معجزہ — ہر عمل معجزہ — انبیاء کو معجزات دیے۔ تلک الرسل۔ ہر رسول پر فضل ہے
[illegible] — ہر معجزہ اپنے [illegible] اللہ [illegible]
لیکن [illegible] — [illegible]
مسجد اقصیٰ میں آئے الذی بارکنا حولہ — [illegible]۔ جس مسجد میں [illegible]
[illegible] — مسجد [illegible] رحمت [illegible] — مسجد اقصیٰ [illegible] — اس لیے [illegible] رحمۃ للعالمین [illegible]

[illegible]

رات [illegible] سورج [illegible]۔ چاند — ستارے۔ [illegible] باہر آئے تو سورج کے
[illegible] — حضورؐ [illegible]۔ [illegible]
[illegible]
— [illegible] القمر۔ [illegible]
سورج [illegible]
بات [illegible]

جو دیکھ بھی سکتا ہے اور سن وی سکتا ہے ـــ میاں اسے نے ہتھی لئی تعریف ہیں محبوب دی تعریف فرمائی ہے۔ معروف بالعلم
السمیع البصیر ـ سب کجھ دیکھنے والا سب کجھ سنن والا ـــ ہاتھ لتو ہتھ وں دی دیا ـ ہماتے ہاتھ کی حد ہے ـ
نبی پاک نے نماز استغفار پڑھنا ـــ ہر شے مانگے والے پوسنوا بالغیب دی لذت توں محروم نہیں جاندے ـ ترجمہ العزیز ـ
محمد رسول والتوالنزیل اسنو ـــ اسیمم کی حقانیت پر کھا ہے ـ تو مسلمان کی زندگی ـ (۱) جو معنی حضرات کیمن جہاں دی
حقیقت نہیں نگاہ [illegible] بہت ہے ـــ عمر کو سدا ریا [illegible] صدیق اکبر ای ایک ریا ـــ کیونکہ فاروق اعظم
بننے دی بارگاہ ویں غدر ـ فاروق اعظم نے ہی جو نورا دی بارگاہ میں دعائیں ـــ کسی نبی نے کعبے کے پاس دعا ـــ
رسول دی دعا ـــ دادا دے مرتے [illegible] دورت سیمانی ـ ذکریا ـــ جا بنائے ـ فاروق اعظم کے لیے دعا ـــ
کیونکہ مراد مصطفیٰ ـ کد لکھو ہیں ـــ ۱۱۸ حاکم ربانا ـــ عمر کا زمانہ خدا ـــ شیطان کی دوڑ ـــ
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میری نگاہ میں تماشے [illegible] جمع لایا ـ میں نے دیکھا ـ شیطان دیکھ [illegible] سرکار نے فرمایا عمر آگیا
اگر [illegible] ـــ [illegible] ابوبکر دی ایک رات ـــ
ابوبکر کی ایک رات کس طرح گزری ہے
پرعمل کا مشاہدہ ہے ـ ہم چہرہ رسول دے [illegible] ـــ کیونکہ عبادت [illegible] ہے ـــ کیونکہ باقی میں نمازی
ناری ـ نماز کا زمانہ ـــ سب کجھ [illegible] چہرہ رسول سے صدیق ـــ آج تک صدیق اکبر کا فتویٰ ہے
انکار نہیں ـ جو بھی چہرہ رسول سے صدیق اکبر کو فرات ملا ہے اس رسول دی ذات دا کی مقام

ـــ شوق میرا سب انکھیاں [illegible] مرشد وکھو نور جاں ہو ـ

لوں لوں دے مڈھ لکھ چشماں ـــ سو سو ۔

اتنا ڈٹھیاں مینوں صبر نہ آوے ـــ بھجاں لگے ۔

مرشد دا دیدار ہے باہو ـــ حجاں سو

حضرت نے ہجرت کی [illegible] صدیق اکبر ـــ کعبہ میں نماز کا ثواب ـــ مدینہ ہجرت نماز ـــ تے صدیق اکبر نال
چلے ہیں ـ [illegible] ـــ چھ سو سال بعد [illegible] نبی پاک دے [illegible] ـ صدیق اکبر
نے [illegible] نبی کو [illegible] چھوڑیا ـــ دل اکبر [illegible] ـــ
[illegible] فرمایا ـ [illegible] ـــ یہ کار مبارک [illegible] آئے ہیں ـ
نبی نے فرمایا ـ [illegible] دیدار [illegible] ـــ یا اللہ [illegible] فرمایا اسنوں
کو سنائے [illegible] خدا [illegible] جلدی ہو جاوے گا ـــ [illegible]

ابوجہل صدیق اکبر کے سسر تھے — زبانا کبیر کوئی تے نہ سوہا پایاں — صدیق اکبر نے شگل بنا دی ابوجہل سیاستی۔
یہ شیئر کیا۔ راوی کہتے ہیں [illegible] کی طرف [illegible] بار دے — والذی جاء بالصدق
جو صادق تے صدیق کو مانے [illegible] مصداق ہوگا — عمل کی اہمیت سے چاہئے — عرض کیا۔ نماز [illegible]
[illegible] تمام اعمال [illegible] دو ٹوک [illegible] ایک [illegible] کو تقسیم عبادت ہے — بندگی کی شکل
پوچھنا ہے تو سوال ہے۔ حضرت عمار کو دیکھو ماں — باپ کو دیکھو — [illegible] جھک سکتا ہے۔ [illegible]
ہر سکتی — یہ تمام پوچھنا [illegible] سے پوچھو — خواجہ [illegible] کے پاس گئے — عاشق و محبوب۔
والدہ سے پوچھا — کونسے [illegible] — ماں نے کہا۔ راستے میں [illegible] سے سلاح لے لیں؟ — بایزید سے
پوچھا — ماں کی دعا سے — رب کی محبت ماں سے پایا — لوگوں نے پوچھا — ماں کی [illegible] —
[illegible] عاشق نہ بنا —

عشق دی ریت جگ توں جدا نہ ایہ راہ دسیاں نہ کراچ ویکھدا۔
جتھے جا ہووے سجدا دیدا عاشق دا سر نہ اوہ کعبہ تے نہ کربلا دیکھے

مجاہدہ ہے [illegible] مل گیا ہے — یہ منزل بڑی مشکل ہے — جنگ بدر میں 313 — ایک نہیں [illegible] اسلام
کمزور تک — حضور اکرم کی حالت — کافروں کو سب [illegible] — معوذ [illegible] کی والدہ — ماں کی دعا۔
جرات کو [illegible]۔ داتا صاحب [illegible] اسلام [illegible] — بڑے بڑے بادشاہ — لیکن داتا
[illegible] وزیراعظم — اقبال کہتے ہیں [illegible] — [illegible] وزیراعظم۔ بڑا [illegible]
اقبال نے [illegible] عشق سے [illegible] کو [illegible] کر دیا [illegible] اسلام سے [illegible] کر دے —
داتا کی قبر [illegible] — [illegible] سے پیار کیا —
جنہوں نے [illegible] ذکر [illegible] ہے —

والدہ نے بچوں کو جنگ بدر — [illegible] — عورت کا جواب [illegible] والد پیار [illegible]
[illegible] بارگاہ میں — کشتی کرانا — اس میں [illegible] — [illegible]
[illegible] — جنگ کی طرف [illegible] —
[illegible] کی دعا — معراج کی رات [illegible]
اس کی بارگاہ میں [illegible] امت کی بات [illegible] — رات کو [illegible]
[illegible] — [illegible] — واجبر [illegible]

جس کو خبر کا تسلسل یاں رہتا ہے۔ یالیتنا۔ تو امیر اا انکشاف میں کہتا ہے ۔ حسن بن علیہ السلام کی قوم نے کہا۔ اللہ میں
کہہ دے ـــــ فرمایا دے دیئے آپ۔ وانزلنا الیکم النور ـــــ لا نؤمن حتیٰ ـــــ قوم نے کہا ـ نبی پاک نے فرمایا۔
رب اللہ ـ ہمارا اللہ نعمۃ الٰہی ـــــ کہ میں نے نور از لا دی گئی گیا دیکھتا ہوں۔ مثل دیے سب مثل دی گئی آگاہ ہو جاؤ
کسی کی بات نے کہا ہو کہ رب دکھا ۔ ـــــ حضرت نے کہا کہ فرمایا مسلمان مانگ ـ جس طرح آنکھ حضور کرام کا تعلق
جسد کا ہمارا تعلق ہو گیا ہے اللہ کی بارگاہ میں پہنچ گیا ـــــ
اللہ نے جبرائیل امین کو فرمایا نجمتہ بالف ملکہ ـ بلیت ملکہ ـ یا الف ملائکہ ـ اذ یوحی ربک الی الملائکۃ ـ
بات رشتہ ہمارا پاک خادم بن کے چلے ـ پھر جب تمہاری شریعت بلایا ـ پیچھے میرے نے مسلمانوں آواز دی آپ ـ حبیب مسلمانوں بلاؤ
انی معکم ـ ـــــ حضور کے بعد عثمان بھی نبی کی صف میں ـ اس کا بیٹا عبدالرحمن کافروں کی صف میں ـ امیر حمزہ ـ عباس
حمزہ کا ابن ہشام کا فرزند ـ حمزہ حیدر کے مقابلے میں ـ سب کا ـ رسول کی ـــــ یہاں خون کا رشتہ نہیں ایمان کا رشتہ دیکھا ـ
بات کا اللہ کا آدمی ہے کہ کہتے ہیں ہم چاہے جانیں گے یہ ہم پر بات کو اکثر رکھتا ـــــ ـ عتبہ نے کہا ـــــ بیٹا ہے ـــــ
تو رشتوں کو بیچے ـ ہم بیٹے ہیں رب کے ہم راہیوں سے لڑنے نہیں آئے ـــــ

(ـــــ سعید احمد اسد مغل آبادی کا خطاب)

آج رفع یدین کا جھگڑا ہے ـ ان سے کہو کہ بخاری شریف میں کہاں ہے کہ نبی پاک وصال تک رفع یدین کرتے رہے
یا پہیں ـ کیا نبی پاک کا زبان قولاً ہے کہ نبی پاک نے فرمایا ہو کہ اے لوگو رفع یدین کیا کرو ـ سنو یہ قولاً
صرف فعلاً پر آدمی ہے ـ ـــــ مسلم شریف میں حدیث ہے سرکار کی حدیث ہے جابر بن سمرہ ـ ہم نماز
میں تھے کہ سرکار تشریف لائے ـ یوں نے کیا ہے ـ گھوڑوں کی طرح رفع یدین نہ کیا کرو ـ نماز میں سکون اسلام ـ
مسلم شریف کی دو حدیث ہیں ـ ہم سرکار کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے ـ جابر بن سمرہ ـ ایک حدیث میں رفع یدین کا
ذکر ہے دوسری حدیث میں ہاتھوں کے اشارے کا ذکر ـ ہم دونوں حدیثوں کو مانتے ہیں ـــــ ابن علم نے لوگوں
کو نماز پڑھائی ـ عبداللہ بن مسعود ـ (ترمذی) براء بن عازب کی حدیث ـــــ امام ترمذی کا منقول ـــــ
احمد سب کا اکثر حدیث حج ہے اس پر ہلال ۔ امیر کی کو النجوم ـــــ نسائی میں عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں
عبداللہ بن مسعود کی ۵۵ کا عالم ـــــ ابو داؤد کی حدیث میں ـــــ براء بن عازب ارشاد فرماتے ہیں ـــــ
جب نماز شروع فرماتے ـــــ تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھاتے ـ پھر نہیں ـ ترمذی کا قول ہے ـــــ ۔ امام نے کہا ـ عبداللہ بن مسعود
ہوتے ہیں ـ کہیں بن میں پاک کا رہتے ـ اللہ ہو کر علم کا بیچے ـ رہنما ہیں ـــــ ہم صحیح کے مقدم ـــــ

طحاوی — اسود سے روایت — عمر بن خطاب کو دیکھا رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ حضرت علی کے بارے میں
حنفی علماء کا کہنا ہے — علی بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ حضرت امام مجاہد تابعی — عبداللہ بن عمر کے پیچھے نماز پڑھی
بعد میں ختم کیا — مصنف امام ابن شیبہ — امام بخاری کے استاد دیوبند نے بھی
حضور پاک رفع یدین کرتے تھے یا نہیں غنیۃ الطالبین — غوث پاک کی کتاب ہے یا نہیں — علماء کرام نے وضاحت بیان کی
فیضی رحمہ اللہ — علم رسول سے بہک رہے ہیں؟ — فتوح الغیب — شیخ عبدالقادر جیلانی
حضرت غوث پاک خود فرماتے ہیں آج کل اس وقت حنفی مسلک میں ایسا ہوا
مسعود — امام طبری کی ترجمہ البشیر میں ہے — سیدنا عمر تکبیر کرتے تھے وہاں ... جب
جب مر جائیں گے۔ وصیت کی میرے والد دفن کرنا — کہ نبی پاک کے پاس میں۔
کہ نبی پاک کے ساتھ — امام حسین کے ساتھ (عمر فاروق)

[signature]

۲۷ — ۱ — ۲-۱۲
۲۵ — ۳ — ۱۴۳۵

۱ : ۲۵ — ۲۸
PM

مبشر

قاضی منظور احمد — شانِ اولیاءِ کرام

خطبہ ۔ تفسیر ۔ من عمل صالحا من ذکر او انثیٰ ۔ ترجمہ ۔ عمل کے ساتھ شرط مومن ہونے ۔ کلام
قرآن مجید سے پہلے بھی نازل ہوئے ۔ کسی کلام نے بڑا چیلنج نہیں کیا ۔ فاتوا بسورۃ ۔ لیکن قرآن کو دنیا
ہزاروں [illegible] کو ۔ اصل کو جن لوگوں نے سمجھا ۔ قرآن والوں کی ہر بات ہی بیٹھ جاتا ۔ ابوالہدیٰ ۔ کہتے ہیں ۔ لیکن
جن لوگوں اسے [illegible] رسول سے قرآن پڑھا ہے کہ دنیا نے ہر محل کو ویران کیا ۔ ہم رب دے رسول نال پیار کرن والا ہتھ دیاں
۵ بجے تک بازار رات ۱۲ بجے تک آباد ویران ہوتے ہیں ۔ جن لوگوں نے قرآن پڑھنا ۔ [illegible]
[illegible] ۔ دنیا کا بازار بے رونق ہیں پھر دربار قرآن کی کس قدر رونق ہے کہ قرآن کو
[illegible] سے [illegible] قرآن کا درس دیتا ۔ ہم قرآن کے قرآن پڑھنے والوں کا [illegible]
۔ درد منداں دے سخن محمد دیندے گواہی حالوں ۔
جس پلے پھل بدھے ہوون تے آوے بو رومالوں ۔
جیسے پاک سے قرآن کی محبت [illegible] بہت ہو گئی ۔ [illegible] قرآن پڑھو [illegible] ذکر یوں رو گیا
رب [illegible] کو [illegible] دعا بھی مانگ دیتا ۔ حضرت امام ابو یوسف امام اعظم کے پاس سے
آئے ۔ [illegible] سے بارہ روز ۔ جوتا ٹوٹ گیا ۔ حضرت آپ سن لے ۔ امام اعظم کی بارگاہ
[illegible] جوتا مسجد نہیں ۔ گھر سے ترتیب سے گزرا ۔ یہودی نے کہا ۔ جب [illegible] دے سوال کی [illegible]
[illegible] نال جھگڑا ہو گیا ۔ آ ہارون الرشید تو کا درزی ایں ۔ اگر میں دیندی ای تے پیشی
[illegible] ۔ [illegible] سے پوچھا ۔ تلاش کیا امام ابو یوسف کو ۔ شہادت دے فیصلے توں پہلے ۔
کسی برائی کا ارادہ کیا ہو تو خدا کے خوف سے ڈر گیا ہی ۔ کا واقعات ہو گئے ۔ جو خدا کا خوف ۔
ولمن خاف مقام ربہ جنتان ۔ ہم اللہ تم نے قرآن کو سمجھا کہ بندہ مر رہا ہے
تو سورۃ یٰسین پڑھ دیں ۔ فاتحہ پڑھ کر دو ۔ [illegible] ۔ ہر خشک تر ۔ پڑھا ہے جو کچھ ۔
۔ ہر چیز کا ذکر قرآن میں موجود ہے ۔ دیکھ کے بازار میں عیسائی نے انجیل ۔ قرآن کا [illegible]
عبد العزیز محدث دہلوی سے مناظرہ ۔
ہم کسی بھی باطل کی حمایت نہیں کرتے ۔ اس موت کے سر پر تو شکایت نہیں کرتا ۔
ہم نے قرآن یہ بھی تو لکھا نہیں کا ۔ اللہ نبی کو حکم دیتا ہے ۔ یاایہا حرض المومنین علی القتال
ترجمہ ۔ ۲۰ اسی ۲۰۰ پر غالب آ جائیں گے ۔ جو ایسے قرآن نورانی نسخہ تیرے رب دا راہ وکھا ۔
جو کوئی پڑھ کے عمل کا [illegible] جنت جاوے ۔

اور قرآن نبی پاک کی محبت نال پڑھنا ۔ پھر قرآن سے مزا تو ملے گا ۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی آنکھ
میں پیوند لگا تھا ۔ اگر کسی شے کو دیکھا چشمان میں کہ بکھر گئے ۔

؟ درس قرآن اگر ہم غور سے پڑھا ہوتا ۔ ہم نے قرآن کو ان نظروں سے نہیں دیکھا ۔
درسوں میں منبع آتے ہیں جو ہر لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں ۔ حضرت ابوہریرہ کی ڈیوٹی لگائی
پر ۔ بیت المال ۔ نبی پاک کو خبر ہے ۔ ولکنہ تبا شاہد ۔ (آیت الکرسی)
تبلیغ والوں کا حال ۔ جنت میں شک کوئی ۔ پر ان کے ساتھ جنت نہیں ملے گی ۔
اگر سکھوں نے قرآن کو مانا ہے ۔ تو مسلمان کیوں نہیں ۔ تم نے یہ سمجھا کہ قرآن تو مولویوں کا
حصہ ہے ۔ لوگ تم کو چوہدری بنا کہیں گے ۔ ؟ احمد بن حنبل کا دور ۔ ایک آدمی کی اولاد نہ تھی ۔
لڑکے کی دعا مانگی ۔ 70 سال ۔ (اکناں نوں رب اتنا دیوے تے بس بس کہن زباناں ۔
اکناں دا نام و نشان گموا کے خالی گئے جہانوں ۔ جیب میں دینار ہے جا کر تو بیٹا
چارپائی کے پاس بیٹھ کے ادا کر کے صدا دیوے ۔ (قبول ہو جاتی ہے) اس کے تحت چیز میں ہر سیکل ۔
تلک الایام نداولہا بین الناس ۔ احمد بن حنبل نے فرمایا ۔ تیسیاں انگلی شہید
دسبب تقدم ع ۔ ابشت علیکم نعمتی ۔ اصل لغت ہے ۔ اللہ کی مرضی بیمار ہے ۔
جنہاں نے [illegible] میں میرا ایبر کی ۔ سر سکندر حیات ۔ اقبال کی قبر ۔
؟ توحید عشق سے [illegible] ۔ دھیان میں اسم محمد ہے

(B) ولکنہ صورۃ طیبہ ۔ داتا صاحب کی قبر کے بارے میں ایک مولوی صاحب نے بڑا شور
مچایا ۔ یہ داتا صاحب کی قبر نہیں ہے ۔ داتا صاحب کی قبر تو قلعے وچ ہے ۔ میں پوچھی شے
ذاکر لوگ پوچھنا شروع کر دیں ۔ معین الدین اجمیری ۔ خواجہ فرید ۔ [illegible] ۔
جل گئے ۔ ان مولوی بادشاہ ۔ جن کو اپنا کوئی پتہ نہیں ۔ شاید کسی مولوی صاحب نے ایسا کام کیا
(مسجد [illegible]) جس نے [illegible] مخدوم کو ۔ امم ۔ مرشد اور پیر سنجر [illegible] حرم
[illegible] ۔ [illegible] تے حاضری ہو ۔ حجرہ دانشوروں کو [illegible] ہوئی ۔
کوئی نوں دنیا بادشاہ سمجھتی ہے ۔ اللہ کی قبروں پر میں گھاس [illegible] سکا ہے ۔ اور کتنی بادشاہیاں
[illegible] کو سیدھا پڑھا ۔ پھر داتا دی [illegible] مولانا کی تے [illegible] ۔
اور تو نے بڑے [illegible] منہ میں [illegible] فرمایا ۔

۱ سمجھ آتی جیسے نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

کھوتے تے گلاب دے پھلاں تے سہرے ڈال دو ۔ براق تے نہیں بن سکدا ۔

جب مولانا درس دیتے تھے تو نبی پاک تشریف لاتے تھے ۔ طالب علموں نے دیکھ لیا ۔ بڑے طالب علموں پتہ چل گیا کہ

اولیاء بابے نہیں مرتے ۔ جنہوں نے فریاد کی گستاخی ۔ (۲) نظام الدین محبوب الٰہی کا مرید صادق امیر خسرو

نے رفاقت کا پیرا اپنے پیر کی وفات کے بعد بوجھ کسی کی زیارت کے لئے چلے ۔ اولیاء مرتے نہیں

مکان بدلتے ہیں ۔ میاں جی جھنگ کے بابا صاحب مجذوب کی شکل کا دن وفات عقیدتوں نے کہا ۔

چارپائی پر بیٹھ گئے ۔ ہم اس دن مریں گے جب اچھا دن ہوئے گا ۔ اقبال نے فرمایا

ہے یہ نقطہ میں نے سیکھا گل حسن سے ۔ کہ جان مرتی نہیں مرگ بدن سے

دوبارہ آپ ۔ ملیحہ ۔ حالی رابعہ بصری کا انتقال اور فرشتوں کو جواب ۔ بایزید بسطامی کے بارے

میں داتا علی صاحب نے کہا ۔ سلطان العارفین ۔ جن کا مزار بڑا مبارک ہے لوگوں نے فرمایا نہ مبارک دیکھو جیسے نہیں ہوا

رب نظر آئے گا ۔ میں رب کا طواف کیا ۔ آپ کا انتقال ۔ فرشتوں کو جواب ۔ جاؤ اس کو

ہے ۔ لاخوف ۔ تیری میری بات ہے ۔ خیر المومنین حضرت علی کا مولیٰ الیہ ۔ شیخ ترکا اگر میرا تو ۔

بوجھل ہوتا ۔ ترکی سمجھایا تو طریقت بلا کر آیا ہے ۔ لوگوں کے بڑا عجیب صاحب

بہشت میں ۔ سنیوں شیعہ مذہب ۔ مبارک جولے دیوں کو سکھاتا نہیں گرمیوں میں پھیلاتے نہیں ۔ دوزخ

کے دنوں میں مختلف مذہب ہوتے ہیں ۔ ایک ہاتھ باندھ کر ایک چھوڑ کے نماز پڑھتا ہے (سجان محبوبا)

کیا بابا ڈیرے کی کم میں جنت ہو سکتی ہے ۔ قرآن فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی ۔ تلک الجنۃ التی نورث

من عبادنا من کان تقیا ۔ بہشت کے وارث ہم ہیں ۔ حدیث ۔ خیر المومنین رحمۃ من یا قوا الیہ

مشہور ہوا ۔ رب کو منا عمل نہیں ۔ اگر عمل ہوتا تو فرشتوں کو حاصل ہوتا ۔ منانا

کمال رہا ۔ وصول ہے حکمت کی کیتی سے منایا ۔ کیا اس نے نماز پڑھی ہے ۔ وہاں کی

خوشبو سے ہیرا ڈالا ۔ کالحم ۔ یہ پیش فرمایا کھلتی ۔ کلب اللہ ۔ کیا فرق ہے

فرمایا کہ یہ جو کان کے نال ہوتے ہیں ۔ یا اللہ اپنا کتا نہیں فرمایا ۔ میرا کتا تو کتا ہے

بچی جا پڑی ہے ۔ کلب اللہ کتا تو کسی عنایت اللہ ہے نہیں لگ ۔ اس لئے میرا ہاتھ میرا دل ہے

رب شہ رگ سے قریب ہے ۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ۔ نیت کرتا ہے ۔ ماخفی اللہ کے لئے منہ اف

ہے ۔ رب تو قریب ہے بیت منصف انتا دور کیوں دل کی طرز ہے ۔ درمیان میں کیا کیا چیزیں ہیں

نسبت اتنی دور ہے۔ جس دن پڑھنی ہے ۔۔ اتنا قریب ہے۔ اور اس نے دیا یا ہوئی نماز شب ہے جو نسبت والی
ہے کہ سب نماز میں امام کی نسبت نہ کریں تو نماز نہیں ہوگی۔ اور جن کا خیال ہے کہ نماز میں نبی کا خیال آگیا
اگر نماز میں امام کا بیٹھا ہو تو کوئی نسبت کرے گا۔ یہ جیسے نماز اس کا باجی دے۔ نبی کو شامل کرنے والوں
پیچھے کو پھر آکھن نال نماز نہیں ہوندی ہے ——— تے بنی نوں پورا آکھن لگا۔ تے تو مسلمان رہ جانا کہ
من عمل سا لگا ———

(——— سرگودھا)

۲ : ۳۸ : ۲۰
(PM)

منگل

۲۰۱۴ — ۱ — ۲۸
۱۴۳۵ — ۲ — ۲۹

(گوجرانوالہ)

مشتاق احمد سلطانی سیدنا سلمان فارسی

خطبہ ۔ ان لوگوں کا تذکرہ فرمایا ۔ جن کی زندگی کا ہر لمحہ ذکر محبوب میں گزرا ۔ والذین جاھدو فینا ۔ ہماری طرف کوشش کرتے ہیں ۔ ان کا مقصد دنیا کو حاصل نہیں ۔ جو میری طرف ہجرت کرتے ۔ والذین ھاجروا فی اللہ ۔ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات واخبتوا الی ربھم ۔ عاجزی کے ساتھ اپنے رب کے ساتھ چلے ۔ (چال) حضور کے بڑے عاشق ۔ جوانی عشق رسول فارسی کا اپنے ۔ سلمان ۔ آپ جیسا ۔ میرے سوا کوئی نہیں ۔ جب اللہ دیکھتا ہے ہر چیز سے بنیاز ہو کر ۔ میں اس کے ساتھ راستے کھول دیتا ہوں ۔ الذین امنوا ۔ الی النور ۔ روشنی کی طرف حدیث پاک میں جب بندہ میری طرف ۔ سلمان فارسی نے یہودی کو دیکھا ۔ (اہل سیرۃ) باپ نے پوچھا کیوں کہ عاشق رسول کبھی جھوٹ نہیں بولتے ۔ اچھا مذہب ۔ ہاتف غیبی سے آواز آتی ہے ابھی تو آپ نے سونا دیکھا ہی نہیں ۔ ملک شام کے ایک پادری ۔ کے حالات ۔ امام احمد رضا ۔ نے ایک سید کو پالکی میں بٹھایا ۔ مہر علی شاہ نے ایک جماعت کو مدینے بھیجا تھا ۔ باقی تمام واقعہ کتابوں میں منقول ہے ۔

—o—

سیدنا بلال رضؓ

انا عرضنا الامانۃ ۔ فضیلت ۔ ابوبکر صدیق نے امانت ادا کر دی ۔ کہ تمام علیہ السلام جو سوال ۔ ابراہیم ۔ حضرت بلال نے کلمہ پڑھا ۔ قول کی پابندی سنی عمر تھی ۔ دنیا ہوئی خوبصورت ہے جس کی باتوں کو اللہ کہی سنتا ہے ۔ حضرت بابا بلھے شاہ کی کوٹھی ۔ منصب حاصل نہ کر سکے ۔ فصل کو صحیح کر دیا ۔ جو اولاد رسول کا غلام ہے جب بھی کا دعویٰ ہوگا ۔ حضرت بلال کا تمام واقعہ تمام کتابوں میں موجود ہے ۔

—o—

۴ : ۵۸ pm

۲۸ - ۱ - ۲۰۱۴

۲۶ - ۳ - ۱۴۳۵

مشتاق

—o—

محمد افضال نقشبندی — شافعِ محشر

خطبہ۔ تمہید۔ بڑے رسول نبی آئے۔ ہر نبی کے آنے اللہ کی وحدانیت و توحید کا اعلان کیا۔ آدم علیہ
اللہ راضی ہو جائے ۔ نوح ۔ موسیٰ علیہ السلام ۔ اسی طرح تمام انبیاء ۔ آخر میں حبیب بارگاہ
مدینے کے تاجدار آئے ۔ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ ۔ تمام [illegible] ہیں بارگاہ [illegible]
راضی کرتے ہیں ۔ لیکن اپنے محبوب کو راضی کرتا ہے ۔ فرمایا اس لیے کہ میں نے کائنات بنائی اپنے محبوب کے لیے ہے کہ
تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں ۔ اللہ نے فرمایا نبیوں نے دنیا میں مجھے راضی کرنے کی کوشش کی ۔
لیکن میدان محشر میں ۔ محبوب کی زبان سے جو نکلے گا ہو گا ۔ (امام احمد رضا)
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ۔ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ
ہر نبی نے وغیرہ وغیرہ اللہ کو راضی کیا ۔ القابات کے ساتھ ہر نبی کا ذکر ۔ اپنے نبی کو محبوب
[illegible] کی شان لعمرک کہ رسول رحیم ۔ آپ ہی ہیں نے تمام نبیوں سے اعلیٰ نبی کے [illegible]
امت کے لیے آنسو ۔ امت کے لیے دعا ۔ دعا کی [illegible] میرا کام ہے ۔ میدان محشر میں تیرے
کی انگلی کا اشارہ ہوگا ۔ اللہ [illegible] خالق [illegible] ۔ میدان حشر حضور کی شان بتانے
قیامت میں نفسی نفسی ۔ ایک چالیس سال لوگ [illegible] کے گرد رہیں گے ۔ رب ان کی طرف نہیں
دیکھے گا ۔ وہ بے نیاز ہے خالق و مالک ہے ۔ نبی پاک نے فرمایا ۔ قیامت میں کب کا سوال ہے
کیا خبر تھی [illegible] کیسے حبیب گئے ۔ تو کون ہوا رسولوں کی [illegible] رہی ۔ جو [illegible]
حضرت آدم علیہ السلام سے عیسیٰ کا ذکر ۔ آپ کا ذکر ۔ ہر نبی [illegible] دار
تمام انسان آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ تک جائیں گے ۔ (الحدیث)
حضرت عیسیٰ علیہ فرمائیں گے ۔ وہاں چلو جن کی اللہ نے [illegible] ۔ سب کہیں گے
کرم کی اک نظر ہم پر خدارا یا رسول اللہ ۔ ہیں تمہارے [illegible]
[illegible] یا رسول اللہ + محترم جناب زہرہ دا صدقہ [illegible] دل [illegible]
میں منگدا [illegible] یا رسول اللہ
سب عرض کریں [illegible] سب کو ان کا جواب دیں گے ۔ [illegible] انا لھا
[illegible] محبوب [illegible] ۔ [illegible]
جو میدان حشر ہوگا [illegible] ارشاد فرمایا ۔ [illegible]
ہے ۔ اللہ فرمائے گا ۔ جس نے دل میں [illegible] ۔ [illegible]

سرکار فرماتے ہیں جب میں دیکھوں گا ۔ اس وقت مجھے معلوم ہو گا — یہ چیز پوشیدہ ہو اس کو جاننا
اس کا نام علم الغیب ہے — کلمہ شریف پڑھنے والوں کو سکھاتے ہیں یاد کی گا —
سنتے ہیں ہر نشر میں ان کی رسائی ہے ۔ گر ان کی رسائی ہے اپنی تو ان آتی ہے ۔
پل صراط کی پیمائش — پندرہ ہزار سال کی مسافت — امتیوں کے لئے دعا
رہنمائی سے اب دو جو گزر گئے — رب سلم امتی [illegible]
بن کا تعلق نبی کے ساتھ نہیں ہو گا — امتی تو گزر جائیں گے — سب سے پہلے
جنت میں — یہ نہیں رب فرمائے گا ۔ بس گزر گیا ہے پیچھے آنے والوں کی [illegible]
امتی ہے اگر ان کو [illegible] دیا تو محبوب ناراض ہو جائیں گے — [illegible] کی روایت
آنکھ والی حدیث — آنکھیں جنت ہیں — آنکھ سے دیدار بنی ہو گا —
جو کچھ دنیا میں اس کے ساتھ نبایت — اس دنیا سے کسی کا
ملاقات جب سے [illegible] امیر کا سر کا دید ہو گا ۔
تیرا احسان [illegible] نہیں پڑھا [illegible] کے ادا میں [illegible] ہو گی —
بنی [illegible] سارے [illegible] ہو گئے ۔ شفاعت [illegible] کرو گا — اللہ فرمائے گا اے محبوب یہ اچھے یا برے
کوئی فرق نہیں ۔ مجھے تو فرق نہیں ہے آپ سے ہے — وَلَسَوفَ یُعطِیک —
قیامت میں سرکار راضی [illegible] میری امت — میری آل نہیں فرمایا کہ
یہ سرکار کے [illegible] ہے — یہ نہیں فرمایا میرا علی فاطمہ حسن حسین — نہیں — بلکہ ازواج
کا ذکر — بادشاہ کسی سے پوچھتا ہے بار دس کی چاہتا ہوں ۔ تو [illegible] میں کہے گا
نوکری [illegible] کے لئے — بلکہ فرمایا اصحاب الامتی — اے محبوب اگر نہیں جانے
تو سب جانتا ہوں [illegible] — محبوب الگ آپ [illegible] جائیں ۔ سب کو [illegible] —
حضرت آدم علیہ السلام ایک بندہ امتی کو دوزخ کی طرف — فرشتوں کے [illegible]
سے [illegible] پڑھ [illegible] تو دیا — جو ایک [illegible] پڑھے وہ بخشا جاتا ہے ۔ جو درود

۱۰:۲۸ — ۵
(pm)

۲۰۱۴ — ۱ — ۳۰
۱۴۳۵ — ۳ — ۲۸
جمعرات

محمد افضال نقشبندی

شانِ قرآن

خطبہ ۔ تمہید ۔ وان کنتم فی ریب ——— صٰدقین ۵ پارہ ۱ البقرہ ۔ اگر کوئی
قرآن کو سورۃ فاتحہ سے لیکر والناس تک پڑھے ۔ اگر اپنے سینے سے ہر بیماری نکال کر جسم کو شفا
لکھ کر پڑھے ۔ صحابہ کی محبت ۔ پارہ ۱ ابتدا ۔ بدل والی آنکھ سے قرآن کو پڑھا جائے ۔ سارا
قرآن میں میرے آقا کی نظر عنایت آتی ہے ——— کتابوں کو بھیجا ۔ انبیاء کی بارگاہ میں
ایک بار آئی ——— تمام کتابیں میری کا سراپا ہے ۔ یہ قرآن میرے محبوب کا سراپا ہے ۔
ہر عمل محبوب کا ذکر قرآن میں ۔ قرآن محبوب کی صفتوں کو نام ہے ۔
کافروں نے قرآن کو سنا ۔ کہنے لگے ہم بھی بنا سکتے ہیں ۔ چیلنج ———
عشرہ قرآن کے ۔ ہم سمجھے ——— قرآن کی مسند میں محبوب کی صفتوں کا نام ہے ۔
جس کی ایک صفت ذات کو تھی ۔ تو اس کی ذات ط [illegible] کوئی نہیں سمجھ سکتا ۔
کافروں نے بڑی کوشش کی ۔ جو ہر طرح کی خرافات کرنے والے تھے ——— قرآن پاک
کی ایک حرف نہ بنا سکے ۔ امام اہلسنت

پڑے آگے پورا ہیں دیئے ۔ فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زبان نہیں نہیں بلکہ جسم میں جان نہیں ۔
سب کی کوشش ——— قرآن کی بعض آیات کی جبرائیل کو بھی سمجھ نہ آئی ۔
بعض لوگ کہتے ہیں جبرائیل حضور کے استاد ہیں ۔ حروف مقطعات ———
چار ان دیا کہ مولا یار جانیں ——— حضور جبرائیل کے استاد
نبی پاک کو پورے علوم عطا فرمائے ۔ معراج کی رات دست شفقت ———
جبرائیل استاد ہوتے تو یاد نہ ہوتے ——— پڑھنا قرآن کا کمال نہیں عمل کرنا ۔
قرآن میں نبی کی ادائیں ۔ بہترین ——— زلفاں نوں لیل ۔ والشمس
ہے محبوب خدا کا کوئی ہم پایہ نہیں ہے ۔ اک انسان کا غسل کوئی
بے مثل نے محبوب کو بے مثل بنا دیا ۔ وہاں جسم نہیں اور یہاں سایہ نہیں ہے
قبر سے آواز قرآن کی [illegible] ——— قرآن کا سورۃ ملک ۔ شفاعت کرنے کی
قیامت میں گھوڑے پر سوار ۔ جہاں تک گھوڑا دوڑے گا وہاں تک ۔ قرآن پاک کے حافظ
کی شفاعت ۔ قرآن والے کا کیا مقام ہوگا ۔ یقیناً ؟ بخاری شریف

اور امام الانبیاء کا مقام کیا ہوگا ۔ سے

گنہگار جو محشر میں فریاد کریں گے — زیادہ یا ہوں میں آیا ہوں کا سرکار کر دیں گے ۔

سر سجدہ میں ہوگا اور کھل جائیں گی زلفیں — امت کی بخشش کا اصرار کریں گے ۔

اللہ کی بارگاہ میں شفا ۔

پر قہر و غضب میرا تیرے دشمن کے لیے ہے، — تیرے چاہنے والوں سے تو ہم پیار کریں گے ۔

حافظ قرآن کے والدین کے سر پر تاج — دیکھنے والے رشک کریں گے ۔ ہر بندہ اپنی

اولاد کے لیے تمنا رکھتے ہیں ۔ بڑا افسر بن جائے نہیں ۔ حافظ کو حقارت کی نظر سے دیکھنا ۔

لوگ مشورہ دیتے ۔ امام مسجد ہوتا ہے ۔ والدین تخت پر بیٹھ جائیں گے ۔

نبی پاک کے والدین کا مقام کیا ہوگا ۔ لوگ اپنی ماں کے بارے میں صفحات

کے بارے میں تو سوچتے نہیں ۔ اور نبی پاک کے والدین کا مقام کیا ہے ؟

اس پل پر گزر جانا جس کے امام الانبیاء ۔ باپ کی پیشانی میں نور نظر آتا تھا ۔

ہے سنتے ہیں کہ محشر میں ۔ جس نے قرآن کو بھلا دیا ۔

جب دنیا میں کوئی — قاری عالم پر اللہ کا فضل و کرم ہوتا ہے ۔

(۱) حضرت بوعلی قلندر کے دور میں ایک حافظ قرآن ۔ سے قرآن سننا اور فرمایا میں
پڑھنے کے لیے دعا کروں گا ۔ دریا کے پار مجذوب انتظار ۔ ایک طرف قلندر سن رہا تھا
بوعلی قلندر نے قرآن کو سنا ۔ ۱۵ سپارے ۔ مجذوب نے فرمایا ۔ پہلے مجھے سنانا ۔
آخر مجذوب نے بددعا دی کہ کل تو مر جائے گا ۔ کسی نے مشورہ دیا
کہ بوعلی قلندر کے پاس چلا ۔ ہم نے سورج نکلنے نہیں دینا ۔
رات لمبی ہو گئی ۔ بوعلی قلندر کے پاس لوگ ۔ کے ولیوں کی ضد ۔
اپنی گلی سے باہر پھرے ۔ آخر مجذوب بوعلی قلندر کے پاس آ جاتے ہیں ۔
بوعلی قلندر نے فرمایا لفظ واپس لے ۔ مجذوب نے بار بار میں فرمایا پہلے ان
کو قرآن سنا لو ۔ قرآن سے پیار تو ولی کرتے ہیں ۔ (۲) آپ کے وقت میں
ایک بندر والا آگیا ۔ لوگوں نے لیا ۔ تماشہ تو اس کا ۔ آپ نے ایک بادشاہی میں پہنچا
دیا ۔ سر پر تاج ۔ بوعلی قلندر کو باہر ۔ بائیں اور دائیں بازو کے

ولی نے ایک بندر والے کو بادشاہ بنا دیا۔ جو جس وقت قرآن سنا ہوگا۔ اس کو کیا انعام ملا ہوگا۔
غوث پاک سے پوچھا کہ آپ ولی کیسے بنے۔ تو فرمایا میں ہر روز قرآن کی تلاوت کرتا تھا۔
قرآن پڑھنے سے ولی بنے ہیں۔ ستائیس رات قرآن کو سنتے ہیں۔ اور دعا کرتے
ہیں۔ اللہ دعا قبول کرتے ہیں۔ وہ قبر والوں کو ثواب حافظ
کی برکت سے جنت مل گئی چالیس دن ——— جہاں سے بھی گزر جاتی ہیں۔
قبر پر نور جھڑی رکھتا ——— ۔

—o—

اولاد مرنے کے بعد والدین کے بارے میں دعا کریں گے ۔ —

٣١—١—٢٠١٤
٢٩—٣—١٤٣٥

٥ : ٠٦ : ١٠ (pm)
(جمعۃ المبارک)

—o—

سید فدا حسین شاہ — خُلقِ عظیم ۰

خطبہ ۔ وانک لعلی خلق عظیم ۰ (۱) حضور دی اوہ ذات ہے آپ دے جس پہلو نوں
وی ویکھو گے عظیم نظر آوے گا ۔ ورفعنا بعضہم درجٰت ۔ تمام رسولاں دا مقام اک طرف ۔
تمام نبیاں توں افضل ذات ہے ۔ کمالات ۔ معجزات عزت عظمت شان علم اختیارات
جسم مبارک تے غور کرو ۔ تاں نظر آوے گا ۔ خُلق دا معنٰی عادت ۔ جیہڑا وی ویکھو
گے ہر اک عظیم نظر آوے گا ۔ عادل ۔ حاکم ۔ محبوب ۔ سپہ سالار ۔ لیڈر ۔ نبی ۔ رسول
عظیم ہے ۔ نبی عظیم ہے ۔ خلق وی عظیم ۔ ام المومنین توں سوال ہویا ۔ قرآن خلق ہے
نبی دی سیرت پڑھنی ہے تاں قرآن پڑھو ۔ عظمت شان مقام ۔ درجات کمالات معجزات
پڑھو ۔ نبی دی شان نظر آندی ۔ قرآن پوری دنیا وچ پڑھیا جاندا ۔ اُس نوں مسلم
وی غیر مسلم وی ۔ مگر قرآن وچ نبی دی ہر ادا موجود ہے ۔ جیہڑا نبی دی
شان اوس نوں نظر آوے گی ۔ جس دا ساتھی قرآن ہووے گا ۔ اندھے وچ غلاف دا معنیٰ
قرآن بنا لیا ۔ لفظاں دے کنگرے او ہدی ای کھٹرا ۔ بڑے بڑے ہدایتی قرآن ۔
جو قرآن پڑھ کے نبی دے حسن دا انکار کرے بے ہدایت ہے ۔ جو [illegible]
ہدایت والا ہے جو عظمت رسول دا اقرار کرے ۔
جنت والا ہوندا ہے جو اللہ اور اس دے رسول دا ذکر کردا ہے ۔ قرآن وچ نبی دا کیہ
نہیں ہے ۔ بیشک ۔ جتھاں محبت ہووے اوتھاں تنقید نہیں ہوندی ۔ حد نہیں ۔
نبی دی ولادت توں پہلے توں بعد ۔ آج تک وغیرہ وغیرہ دا ذکر قرآن مجید وچ
بچپن ۔ جوانی ۔ غار حرا ۔ سینے ۔ زلفاں ۔ رخسار ۔ بیٹھنا ۔ اٹھنا ۔ دنداں زباں
مکے ۔ مدینے ۔ غاراں ۔ پہاڑاں ہجرت جہاد ۔ براہیمی منزل ۔ حدیبیہ ۔ مہماناں دے مہمان ۔
جتھاں محبت ہووے اوتھاں تنقید نہیں ہوندی ۔ جس دے اندر ۔
مسجد [illegible] جیہڑا کرن تو بلا نہیں لبدا ۔ اصل منافق سمجھ اوس نوں جیہڑے پیار [illegible] ۔
ایہ دنیا کیسے عشق دے منفعت جیہڑا ہر ویلے فرماندا ۔ اعظم جیہڑے دل لگ جاوے سارا عیب [illegible]
پوری دنیا وچ ہر نبی حسین نظر آوے گا ۔ پوری کائنات اخلاق ۔ وغیرہ وغیرہ ۔
سیرت ۔ کردار اخلاق ۔ معاشرے ۔ اچھا اخلاق بخشیاں دی نشانی ہے ۔ برا اخلاق تاں جہنمیاں ۔
جیہڑی دی ذات واسطے برا اخلاق کرے ۔ والدین واسطے بیماراں وچ برا اخلاق ۔ اصحاب ۔ ازواج ۔ اولاد ۔ غلاماں ۔

ولیاں ۔ اسکی لو برادراں پتہ سی اس لفظاں دی توہین ہے ۔ اللہ تے رسول اک عام آدمی نوں برداشت نہیں کردا ۔
بنی پاک دا اخلاق ۔ ۲۳ سال ۔ کدے کے ردار ۔ پیار کری ہر اللہ کو کہو ۔ ہم نے کبھی جھوٹ نہیں سنا ۔
مکے کے کسی نے بھی انکار نہیں کیا ۔ سرداراں کی دم سے کہتے رہے ۔ صادق تے امین ۔ علیحدہ بیٹھ کر
امانتیں بھی رکھتے ۔ پھر تو قمنو بھاں نہیں دیتے ۔ (۱) بیٹھ بچے تھے برداشت ۔ ہمارے کی نیچے پیر ۔
بچے سے پوچھا ۔ اس نے کہا بڑے بڑے ۔ ماں باپ کی طرف بیٹھا ۔ میں یہودی کا غلام ۔ اس نے بیچے
بازار بھیجا ۔ مالک ہاتھ گا ۔ یہودی کا کلمہ پڑھا ۔ انک لعلیٰ خلق عظیم ۔
؟ رحمتوں کے تاج والے درمیاں کے راز دار ۔ عرش کی معراج والے ۔ ماسوا کی لاج والے ۔

بابِ سیرت علی

پتھر مارے لوگوں نے بنی نے طائف کے لوگوں کا کی دعا کرنا (درخت کے نیچے بلوار دالا ولقد)
فتح مکہ کے بعد دوبارہ آنا ۔ سے ملے کر لے سے وقت لوگ ۔ جنہوں نے صحابہ کو تنگ کیا ۔ مائی واللہ ۔ جو کود
جینے کو ۔ گردن جھکا کے بیٹھے ہوتے ہیں ۔ عثمان کے کاسے چاہا ۔ مسلمان ہو گیا ۔
میں بدلے دینے نہیں آیا ۔ جاؤ تم کو معاف کرتا ۔ میرا بنی دا اخلاق ۔ بڑے لوگ اپنے اپنے بڑوں کو کہتے اکا
کر ساتھ نہ آیا ۔ بڑے بڑے مشورے کرتے ۔ مائی واللہ ۔ بڑے بڑے گزرے ۔
ایک موڑ سے بلا گزرے ۔ مالک نے کیا گفتا ہے ۔ بہترین حبیب لگانے ۔ مائی نے حسن و جمال بیان کیا ۔
جابر بن عبداللہ نے رات چودھویں کو حبیب کو دیکھا ۔ مائی کی کنکری کو نہ دیکھا ہے ۔ خدا دی خدائی
دا بادشاہ ۔ چہرہ جن نے قدم چوتے ہیں ۔ عیسیٰ کے ورثہ بچے کو رنگ سے رنگے گئے ۔ کتنی آدمیوں
کے چہرے کو دیکھنے سے طبیعت آبادہ ہو جاتا ہے کہ جس طرف دیکھ کو ۔ مائی نوں کہا سلام ۔ لوگ تے جہاں
سے کوئی خالی نہیں جاتا ۔ دنیا سے مانگتے ہیں ۔ والو انہم اذ ظلمو ۔
صحابہ کرام ہمیشہ پریشانی کے عالم میں آپ کے دروازے ۔ حجرہ اے بیمار ہے ۔ ایک
ہر اک دی اکھ بچوں دی سرکار دیا بولے تے ۔ ہر ایک کو زبان
ماں نے کہا ۔ جس نے مجھے جنم دیا ۔ جس کا تو بیٹا ۔ وہ ماں ۔ مائیاں کہتی ہیں ۔ میں فلاں کی ماں ہوں
ہو نہ بات ۔ اولیاء ۔ دنیا دار تکبر کر ۔ مدینے کا بازار دی ماں اک وسیلہ
منزل ہر پہچانا ۔ خدمت کرتا رہا ہیں ۔ مائی نے وصیت کی ۔ مائی نے کہا بیٹا اک ہاتھ
۱۰ پتھروں کو کام پر رکھا ۔ بنی پاک نے نگاہ اٹھا کر دیکھا ۔ مائی کے کہتے ۔ لوگوں کو گالیاں

(ختم نبوت)

مین۔ کسی کے لئے ... میں بھی کسی معنی پر بلا مار کیو ں کہا رہا ہے ——— ٥ ——

—٥—

خطبہ۔ تمہید ——— نظام نبوت خدا کے بعد ہے ——— یہ تو عام بات ہے کہ نبی بعد حضور نہیں ہیں وحی کا وقت
نبی وہ ہوتا ہے جو سب سے اونچی شان والا ہو۔ جو غیب کی خبریں دیں ——— جو اعلیٰ ہو ہر کا ظ
سے۔ صحابہ کرام سے لیکر کلام تک ——— نبی وہ ہوتا ہے رب فرشتوں سے انسانوں سے ایک کو چنتا
ہے۔ مثال جو ہر طرح ٹھیک ہو۔ تو ہم کہتے ہیں یہ تو لاکھوں سے ایک ہے۔ نبی وہ ہوتا ہے جو کائنات سے
ایک ہو۔ ——— نبی میں کوئی عیب نہیں ——— جو نبی ہوگا اس میں عیب نہیں ہوگا۔ تمام نبیوں کا
سیرت ——— جن کی آنکھ نہ ہو ——— نبی کا چہرہ دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے ——
تجارت کے لئے جانا۔ یہودیوں نے کہا یہ نبی ہے ——— (مرزا کے بارے میں)
بچوں کہا جاتا ہے کہ نبی کا دانت گرا۔ جن کا عیب ہے ——— حدیث ہے حضور ﷺ ... عاشق ... آ
آتی ہے۔ کنارہ ہوا۔ نور ... حسن میں اضافہ ——— (یہ عیب نہیں)
میرا محبوب تمام چنے ہوئے نبیوں سے بھی چنا ہوا ہے ——— اللہ فرماتا ہے ——— ایک چنا ———
تمام مسلے خدا جانتا ہے ——— (اعلیٰ حضرت کا فیصلہ) نبی ... القابات کے ساتھ۔
§ سب سے اعلیٰ اور پیارا نبی ——— ولی سے صحابہ کرام۔ انبیاء ——— امام الانبیاء کا مقام۔
ہر لحاظ سے اعلیٰ ——— نبی تمام سے اعلیٰ ——— ایک نبی آئے تو دوسرے کا راج ختم
کیا ——— کلمہ ——— شریعت۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار آئے گئے۔ نبی پاک آئے گیا سلسلہ
مدینے والے کی بات ہے۔ راج ختم ... ——— ہر چیز مدینے والے کی ———
نبوت کا دعویٰ کرنے والوں ... شریعت کتاب نظام اور ... ——— غیر مسلم کلمہ پڑھیں گے ——— بادشاہ کی
مثال حاضر اور ... کا حال ——— ولی ... میں۔ حکومت ... تو یہ بھی بدلیں۔
٥ ... کا دعویٰ کیا جا رہا ہے ——— ... بغیر ... شرار۔
کہ نبی ایک ... ——— نبی پاک تمام انسانوں کے لئے ——— انا خاتم النبیین لا نبی
آ ... کہ میرے بعد ... والا نبی ——— جو ... بشارت ایک ... نبی ہے ...
... کا ... ——— مدینے والے کے علاوہ کوئی نبی نہیں ہے ——— حضرت ... آیا ———
§ کیا ... ——— کائنات میں کوئی گنجائش نہیں ہے ——— [illegible]

اگر امام احمد رضا کا عقیدہ سنا ہوتا تو کبھی بھی نبوت کا دعویٰ نہ کرتا — ۲۔ مہر علی شاہ صاحب احمد رضا نے دیکھا۔

یہ کافی ہے اس کو شک کرنے والا بھی کافر ہے — لاہور میں مناظرہ — مہر علی با جماعت علی

قرآن کی تفسیر کریں گے کامیاب ہوگا — رادی ارواح پر جماعت منزل پر بیٹھیں کا فیصلہ خلاف

کر دو بس گھنٹے کے اندر ارواح کی قدرت کا ظہور ہونے والا ہے — ایک عقیدت مند نے کہا حضور

دنیا میں منہ اپنے مانے سے پوچھ کر منقول دیا ہے — (مرزا مرا ہے) ہے۔

کائنات کے ذرے ذرے پر حکومت مدینے والے دی — ہر طرح کی شان ہے

ہے کوئی بنیا دو چار ملکاں دا حاکم — میرے کملی والے دی ددگ تے شاہی ہے۔

ستارے چمکے اند آخر میں سورج چمکا — باہر نکلے تو گلیاں چمکیں — نبی کی شان۔

قرآن مجید سے۔

ہے تینوں کنا سوہنا رب نے بنایا سوہنا —

قرآن کی آیت کے ساتھ وغیرہ۔

۲۰۱۴ — ۲ — ۱

۱۴۳۵ — ۳ — ۳۰

۱۲ — ۴۸ — ..

(PM) ہفتہ

مولانا کوکب نورانی ۔۔۔ شانِ اولیاء

خطبہ ۔ تمہید ۔ زبان سے مانتا ہے ۔ دل سے انکار رہتا ہے ۔ قرآن و حدیث ہا
ہی ہے کہ رسم ۔ امت کے اکابر ۔ عقل یہی کہتی ہے ۔ منفی لوگوں کے فتوی ہوا ؤں ۔
وہابی دیوبندی کہنے سے منہ خراب ہوتا ہے ۔ ہمارے پاس اسلام ہے ۔ جو نبی پاک نے
کر کے دکھا دیا اسلام ہے ۔ نتیجہ سے قول ۔ دلیل ہوتا ہے ۔ وہابیوں کا عقیدہ ۔
دیوبندیوں کے تمام علما کو ۔ بار بار پاس سے فیض ۔ مدینے میں کہتے ۔
لوگ ہنستے ہیں دائرکٹ ۔ بار بار پاس سے پر فیض لو ۔ اولیاء کی شان
میں ۔ اصل فیض مدینے والے کا ہے ۔ سورج چاند کا نور ہے ۔ ولی
نبی کے قدم چومتا ہے پھر دنیا کو چومتا ہے ۔ یہ جتنے ولی ہیں ۔ رب نے ان کو عقیدہ
قرآن و حدیث کو ماننے کا دعوی کرتے ہیں ۔ لیکن مانتے نہیں ۔ سنی کا عقیدہ
کہ ولی کو ماننا ہوگا کہ رب نے ان کو ولی بنایا ہے ۔ علی عارفی کا ہے نبی کی
امداد السالکین میں ۔ امام غزالی کا واقعہ ہے ۔ سوانح کہتے ۔ حضور کی 2 ہزار سال ۔
پہلے نبی کو روشن پاک کے اعلان نبوت کی خبر کیسے ہوگی ۔ منبر میں سنا رہا ہوں
جب کلیم کی بات ہے تو پیر اللہ کی شان کیا ہوگی ۔
دور نزدیک کے سننے والے ۔ کان (ماجہ شریف)
مومن دعا کرتا ہے ۔ جنت سنتی ہے ۔ جہنم سنتی ہے ۔ یہ مخلوق سنتی ہے تو نبی
جو لوگ حیران ہوتے ہیں ان کی عقلوں میں پردے پڑے ہیں ۔ عالم ارواح
ہے ۔ جو اکٹھا عالم ارواح کو دکھایا ہے ۔ یہ جسموں کو میں دکھ رہے ہیں
درود پاک پڑھنے والے کو نبی پاک جانتے ہیں ۔ کوئی تعجب نہیں ۔ جانور ہو سارے شہدان
گلے ملیں گے کیا ہیں ۔ زمین تک آگئی ۔ انسان اپنے علم میں ناقص ہے ۔
ما تھا لعل کی پیدا ہوئے امام غزالی ۔ امام غزالی کو معلوم ہوگئے ۔ عالم کو ۔
جس کو کمال ملنا تھا ۔ عالم ارواح میں مل گیا ۔ نبی کا ارشاد ہے عالم ارواح کے
بعد سے پہلے اپنا نام جانتے ہیں ۔ خاندان کو جانتے ہیں ۔ حضور کی علم اسلام کو جو لب
امام غزالی نے جان لیا ۔ جس نے کلام کو اپنے ۔ تو نبی کو کتنا جانتے ہیں ۔
جو کہتے ہیں ۔ نبی کو علم نہیں تھا کہ جانتے تھے ۔ جو لوگ ایسی باتیں کرتے ہیں ایمان والے نہیں

کیا ان کی نماز روزہ حج زکوٰۃ نکاح — اگر نکاح نہیں تو اولاد — جن کا عقیدہ درست نہیں اس کا نکاح بھی
درست نہیں — امام غزالی کا جواب — دہریت کا متکلم کیا مشرف کیا —
پیدا ہونے سے پہلے علم ہے یا نہیں — مفسرین اہلسنت کے علماء کی شان —
جن کی پیدائش کا مقابلہ فرعون — خواجہ معین الدین نے رائے پڑھوا — معلوم ہوا کہ کام لیے
عالم کی قدر — تم شکر کرو کہ تمہارے پاس علماء ہر فرد ہوتے ہیں — غوث کا واقعہ
مولانا درویش پاک نے دعا کی بارش بند کر دی — جب عالموں کی افضلیت ہے
تو سرکار کا کیا مقام ہوگا — ہے

خلق سے اولیاء — پیمانہ نبی —
بابا فرید زہد الانبیاء — ایک شخص کو دیکھا جو لیتے دروازے پہ بیٹھا ہے۔ تالہ کھول دیا۔
بسم اللہ پڑھ کر تالہ کھولا — مجھے کسی جن نے گھر سے باہر — ہ
لطیفہ — شبہ ہوگا حکم نے ایسا — مجھے بھی تو بابا صاحب۔
بندوں کی نالی — حقے کی نالی کی مثال — (اثر بھی مختلف)
اللہ والے سے دعا کرواتے ہیں — میرے جیسے منہ سے نکلے ہو سکتا ہے مقبول ہو۔
بیماری تو بنتی ہے تمہارا نہیں بنتی — ولی نہیں ملے ہم ان سے پیار کرتے ہیں۔
سو سالہ جشن — 1985 میں — کیسے کر سکتے ہیں میلاد کا جشن —
ان کو آدمی تو ملا کوئی نہیں صورت ملی وجہ بیٹھ — ہماری مسجد میں عالمی کانفرنس
ہوئی — تو ملک سے بڑے بڑے اولیاء تشریف لائے — شیخ محی الدین معین الدین
حاشیہ — دین ہی ہمارے پاس ہے — جسم کی حالت نظر آئی — مگر روح نظر آتی نہیں۔
کسی چیز کا نظر نہ آنا — اس کا انکار نہیں — مثلاً ہوا پتہ چلتا ہے — بو نشانی ہے
روحانیت نظر آتی ہے — کرامت فیض ہے — اللہ نے تاثیر دی ولی میرا کمال دکھاتا
ہے طاقت میری کا ہے — ولی اللہ کی قدرت کا مظہر ہیں — مختلف چیزوں کو دیکھو
تو قدرت ہے — جب اللہ کے ولی کوئی کام دکھائیں تو اللہ کے ولی — حدیث بخاری شریف
عام بندہ نہیں — خاص بندہ ہیں — عام ولیوں سے انبیاء سے افضل ہے
درجے ہیں + دنت کا ڈنکا بجے گا — کوئی چاہے تو پہلے نہیں کر سکتا —

ہر جا بھی اللہ نے اپنے ولیوں کو سلطان کہا ہے ۔ نبی پاک نے ۔ جا بھی دیکھا ۔ مسعود نے جانا
ہر الشرف نے ۔ محبوب ہم بھی بیٹھے ہیں ۔ خیر ۔ کی حکم ۔ صحابہ
جانور کا کم جانے ۔ مردوں کا اشارہ ۔ کوئی پوچھ سکتا ۔

سب سے اولی اولیاء ہمارا ایک ۔ (چار ملنا صحیح)

کئی لوگوں کا گنتی خراب ہے ۔ نبی پاک کی بیٹیاں ۔ صحابہ کرام ۔ اکثر کے
نماز پڑھتے ہیں ۔ تین طلاق دو ۔ تین وتر ۔ تین بھی ایک ۔
تین بیٹیوں کو ایک ۔ تین بیویوں کو ۔ چار کا عدد ۔ اللہ ۔ محمد ۔ چار
کتابیں ۔ اولیاء ۔ فرشتے ۔ صحابی ۔ سلسلے مذہب ۔ طریقت ۔ پانچ
چاہئے ۔

چار رسول فرشتے چار قطب ہیں دین چار ۔ (چار اولیاء)
سلسلے دونوں چار

۲۰۱۴ ۔ ۲ ۔ ۱
۱۴۳۵ ۔ ۲ ۔ ۳۰

۳ : ۲۱ ۔ ۰۰
(A.M.) ہفتہ

— ۰ —

علم غیب

خطبہ ۔ تمہید ۔ عقیدہ وہی ہوتا ہے ۔ جو قرآن و حدیث سے ہوں ۔
مولانا NA ۱ و ظہور ۔ ہر چیز سے پاک ہے ۔ ہر چیز کو جاننے والا ہے ۔
۲ باتیں ۔ عبادت اس کے سوا نہیں ۲ وہ عالم ہے غیب اور شہادت کا ۔
جو چیز چھپی ہوئی ہے ہر کسی کو غیب ۔ فرشتے نظر آتے ہیں ۔ کراماً کاتبین ۔
فرشتے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتے ۔ اللہ صرف غیب نہیں ۔ بلکہ غیب الغیب ہے ۔
ہمارے نبی پاک نے اللہ کو دیکھا ۔ جب نہیں چھپا تو پھر اللہ کس نے کیا چھپایا تھا ۔
موسیٰ نے کہا ۔ لن ترانی ۔ جس کے لئے اللہ چاہے ۔ قرآن میں وَاعْلَمُوا
ہم تم پاک کے بارے میں یہ نہیں کہ سکتے کہ نبی پاک نے پورا ادراک کر لیا ۔
صفاتی تجلی دیکھی ۔ ۔۔۔ کے اندھیرے میں حضرت سلیمان علیہ السلام چیونٹی کو دیکھ

لیتے تھے۔ اور اس کے چلنے کی آواز کو بھی سنتے تھے۔ جس نے صرف صفاتی تجلی دیکھی۔ جیسے
اس کی بصارت و بصیرت کی پرستاری۔ جس نے ذات کو دیکھا ہے۔ اس کی —
اللہ پاک کی ذات و صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ کو کسی نے عالم نہیں بنایا۔ اللہ
کا ہر کمال ذاتی ہے — مخلوق کا کمال عطائی ہے — یہ دونوں برابر ہو نہیں سکتے۔
اگر غیب کا جاننا ہی اللہ کی صفت ہے۔ تو شہادۃ کا جاننا بھی اللہ کی صفت ہے۔
اس کو اپنی طرف کیوں لگاتے ہو — سنتے ہیں دیکھتے ہیں چیزوں کو بھی دیکھا ہم جان
— سننا، دیکھنا، جاننا۔ یہ سب اللہ کی صفات ہیں —

آپ فرو دستے — کہتے ہیں جانتے یا اللہ نے طاقت دی ہے — ہر کمال ذاتی طور پر اللہ کا
صرف غیب کے بارے میں کیوں بات ہے — مطلقاً ہر کمال اللہ کو ہے۔ جس کسی کو ملا ہے اللہ نے عطا
کیا ہے — کیا سب کو ایک جیسا ملا ہے — مثال سکول میں پڑھنے والے لڑکے سارے
اول آتے ہیں — آنکھ بے طاقت ایک جیسی نہیں — کان — خوشبو — مخلوق کو کمال ایک جیسا
نہیں — مخلوق میں بہتر ہوتا ہے۔ نبیوں کو کمال ملا ہے تو عام مخلوق سے بہتر ہے —
فضل اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے — فضل نبیوں کی اول ہے — صحابی کے بعد غیر صحابی کا درجہ —
جب صحابہ کے برابر نہیں تو عام آدمی نبی کے برابر کیسے ہو سکتا ہے

اسی مضمون کو دوبارہ — ۱۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا یا نہیں۔ وہ لوگ جو قرآن کی
آیتیں پڑھ کر کہتے ہیں کہ نہیں تھا۔ وہ صحیح نہیں۔ اور لوگ حدیثیں پڑھ کر کہتے ہیں تھا۔ وہ صحیح نہیں۔
اور عقیدہ قرآن اور حدیث کی نصوص قطعیہ سچی خبروں سے بنتا ہے۔ کسی مفتی یا مجتہد یا کسی عالم کے
کہنے یا کسی کے قول سے عقیدہ نہیں بنتا۔ اور قول و فعل اسی شخص کا قبول کیا جاتا ہے۔ جو قرآن کی صحیح
کی صحیح ترجمانی کرے۔ اگر کوئی قرآن و حدیث کے مطابق بات نہ کرے تو اس کی بات ماننا ہم پر لازمی نہیں۔
دوسری بات یہ کہ ہم اہلسنت والجماعت بفضلہ تعالیٰ تمام عقائد صحیح رکھتے ہیں۔ ہمیں اپنے کسی عقیدے
پر شبہ نہیں۔ کیونکہ ایمان کے مقابلے میں شک شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ ایمان اور شک
دو الگ چیزیں ہیں۔ جہاں یقین ہوگا۔ وہاں شک نہیں ہوگا۔ اور جہاں شک ہوگا وہاں یقین نہیں
ہوگا۔ ہمیں اپنے اعمال پر شک ہو سکتا ہے۔ مگر اپنے عقیدے پر شک نہیں ہے —

بہتر کی بات یہ ہے کہ جب کوئی مسئلہ بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے دونوں پہلو پیش کیے جاتے ہیں۔ مثبت اور منفی — موافق اور مخالف۔ تو میں اگر مخالفین کے اعتراضات بھی پیش کروں گا تو وہ بھی اس لیے کہ جب تک اعتراض نہ سامنے آئے بات واضح نہیں ہوتی۔

لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ صرف اپنا مسلک بیان کریں۔ کسی کو کچھ نہ کہیں۔ حیرت کی بات ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ کسی کو کچھ نہ کہو تو یہ پالیسی اپنے ساتھ کیوں نہیں استعمال کرتے۔ جبکہ ان کی دنیا کے معاملات میں نہیں بنتی وہ اپنے معاملے میں چپ کیوں نہیں رہتے۔ اس کی بات کیوں چھیڑتے ہیں۔ اور پھر اگر دین کا معاملہ اپنا ہے تو پورا قرآن میں اللہ نے کافروں منافقوں یہودیوں عیسائیوں اور بت پرستوں کے بارے میں کیا ہے یا نہیں کیا —

تو ہم وہ لوگ ہیں۔ جو ذاتی وجہ سے کسی کے بارے میں کچھ کہتے نہیں۔ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ۔ اللہ کی محبت اور اللہ کے لیے محبت ہے۔ جس سے ہے۔ اور اگر کسی سے۔ بغض بھی ہے۔ تو اللہ کے لیے ہے۔ اپنی ذات کے لیے نہیں ہے۔ حیرت کی بات ہے کوئی اللہ اور اس کے رسول کو برا کہتا رہے۔ تو لوگ کہتے ہیں کوئی بات نہیں۔ اور کسی شخص کو برا کہہ دیا جائے تو لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ تو جو اللہ اور اس کے رسول کا وفادار نہیں۔ ہم اس کی تعریف کر سکتے نہیں۔

آگے پیچھے قرآن کی آیتوں کا ترجمہ — اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے هو الذی —— الرحیم۔ (سورۃ حشر)۔ وہ جو ظاہر ہے۔ غائب ہے۔ وہ ذات ایسی ہے کہ اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور وہ ذات کس کی ہے اللہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ جسمانیات سے مکان سے مکانیات سے زمان سے زمانیات سے ہر قسم کے نقص سے عیب سے پاک ہے۔ کبھی کبھی تقریر میں اشارہ کرتے ہوئے انگلی کا اشارہ اوپر کی طرف ہو جاتے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ اوپر ہے۔ یہ عظمت کے لیے اشارہ کر دیتے ہیں اللہ کے لیے کوئی سمت نہیں۔ کوئی جہت نہیں۔ اللہ ہر جگہ ہے۔ اب یہ بھی مسئلہ سن لیں۔ کہ اللہ ہر جگہ ہے۔ مگر ہر جگہ میں نہیں۔ یہ دو باتیں ہیں۔ اللہ کو کسی جگہ میں مانیں گے۔ تو جگہ محدود ہوگی۔ اللہ کو محدود ہے۔ تو اس طرح آپ اللہ کو محدود کر دیں گے۔ اللہ محدود نہیں ہے۔ وہ ہماری عقل سے ہماری سمجھ سے وراء الوراء ہے۔ منزہ ہے۔ پاک ہے۔ لیس کمثلہ شیء۔ کوئی شے اس جیسی نہیں۔ وہ ہر نقص سے پاک بھی

ہر عیب سے ہر شریک سے پاک ہے۔ اور ایسا پاک ہے۔ کوئی اور اس جیسا پاک نہیں۔
ھو اللہ الذی ـــــ وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ عالم الغیب
والشہادۃ ـ وہ جاننے والا ہے۔ ہر چھپی ہوئی چیز کا اور ہر کھلی ہوئی چیز کا۔ ہر پوشیدہ کا
ہر ظاہر کا۔ وہ جاننے والا ہے۔ ھو الرحمن الرحیم۔ وہ رحمٰن ہے رحیم ہے۔ بڑا مہربان نہایت
رحم والا ہے۔

قرآن کریم میں اگر ان الفاظ میں غور کریں۔ تو پہلی بات تو یہ پتہ چلی۔ کہ اللہ کے سوا کوئی
عبادت کے لائق نہیں۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ وہ عالم ہے۔ غیب اور شہادۃ
کا۔ غیب کس کو کہتے ہیں شہادت کس کو کہتے ہیں۔ توجہ سے سنیں۔ ماغاب
عن الحواس۔ جو چیز آپ کے حواس سے چھپی ہوئی ہے۔ اس کو غیب کہتے ہیں۔ حواس
کیا ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان۔ ہاتھ۔ یہ ظاہری حواس ہیں۔ جو ان سے چھپی
ہوئی ہے اس کو غیب کہتے ہیں۔ غیب کے معنی ہی چھپی ہوئی پوشیدہ۔ جو حواس
سے پوشیدہ ہے اس کو غیب کہتے ہیں۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ کیا آپ
کو فرشتے نظر آتے ہیں یہ کراماً کاتبین موجود ہیں۔ کراماً کے معنی عزت والے
کاتبین کے معنی لکھنے والے۔ یعنی لکھنے والے معزز فرشتے۔ نیکی بدی نوٹ کر رہے
ہیں۔ آپ کو نظر آتے ہیں۔ اب میں دوسرا سوال کرتا ہوں۔ کہ فرشتے اللہ کو دیکھتے
ہیں۔ ہم فرشتوں کو نہیں دیکھ سکتے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتے۔ تو اللہ
صرف غیب نہیں۔ بلکہ غیب الغیب ہے۔ وہ ایسی ذات ہے۔ کہ ہماری سمجھ۔
ہمارے ادراک سے بھی وہ وراء الوراء ہے۔ ہم اس کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں کر
سکتے۔ کہ اس کو دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ ہمارے حواس سے بھی۔ ہماری عقل سے
بھی وراء ہے۔ ہم فرشتوں کو نہیں پاتے۔ تو فرشتے اللہ کو نہیں دیکھ سکتے۔ اللہ غیب
الغیب ہے۔ اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ ہمارے نبی ﷺ نے اللہ کو دیکھا۔ تو جب
غیب الغیب ذات رب تعالیٰ اپنے حبیب سے نہیں چھپا ~~سکتا~~ تو اس سے کسی اور نے
کیا چھپنا تھا۔ یہ ہزار دلیل کی ایک دلیل کافی ہے۔ کہ جس سے خود رب نہیں چھپا
اس نے اور کیا چھپانا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی۔ اے

ارنی انظر الیک۔ اے میرے رب مجھے اپنا آپ دکھا۔ جواب ملا لن ترانی۔ اے موسیٰ تو دیکھ نہیں
سکتا۔ اللہ نے یہ نہیں فرمایا۔ لن اُری۔ میں دکھاتا نہیں۔ مجھے کوئی دیکھ ہی نہیں سکتا۔
یہ فرمایا تو نہیں دیکھ سکتا۔ پتہ چلا۔ اللہ کو دیکھا جا سکتا ہے۔ مگر کون دیکھ سکتا
ہے۔ جس کے لیے اللہ چاہتا ہے۔ بغیر اس کے کسی کو اللہ کا دیدار ہو سکتا ہی نہیں۔ اور اللہ نے
اپنے حبیب کو اپنا آپ دکھایا۔ تو نبی پاک نے اللہ کو دیکھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے بارے میں کہا ہوا۔ اللہ فرماتا ہے ولکن انظر الی الجبل۔ پہاڑ کی طرف دیکھو۔
فان استقر مکانہ فسوف ترانی۔ اگر یہ پہاڑ اپنی جگہ قائم رہا۔ تو تم دیکھو گے
تو اللہ نے اپنی رؤیت کو اپنے دیکھے جانے کو استقرار پہاڑ کے ساتھ مشروط کیا۔
کہ اگر پہاڑ اپنی جگہ قائم رہا۔ تو تم بھی دیکھ لو گے۔ اور پہاڑ کا اپنی جگہ قائم رہنا یہ
ممکن ہے۔ پتا چلا۔ اللہ کو دیکھا جانا بھی ممکن ہے۔ خود سے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔
ورنہ اللہ فرماتا کہ یہ تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ فرماتا ہے اگر یہ پہاڑ اپنی جگہ قائم رہا۔
تو تم دیکھ لو گے۔ اور پہاڑ کا اپنی جگہ قائم رہنا یہ ممکن ہے تو اللہ کی رؤیت بھی ممکن ہو گی
وہ جو قرآن میں ہے۔ لا تدرکہ الابصار۔ یہ آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں
ادراک کا معنی ہے کسی چیز کو پورا پورا دیکھ لینا۔ اور اللہ کو پورا پورا کوئی دیکھ نہیں سکتا
ہم نبی پاک کے بارے میں بھی یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ انہوں نے ادراک کر لیا۔ نہیں صرف دیکھا
تو دیکھا۔ تو پتہ چل گیا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے یہ بتا دیا۔ پہاڑ قائم رہے گا تو
تو تم بھی دیکھ لو گے۔ فلما تجلی ربہ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تجلی پہاڑ پر نازل فرمائی
تو حضرت موسیٰ علیہ السلام خود از رفتہ ہو گئے۔ پہاڑ ریزہ ریزہ جل کر راکھ ہو گیا
لیکن موسیٰ علیہ السلام نے دیکھی صفاتی تجلی۔ کیونکہ رب اس میں صفت پائی ہے۔
اللہ کا ذاتی نام نہیں ہے رب۔ صفاتی نام ہے انہوں نے تجلی دیکھی۔ وہ بھی صفاتی۔
اس سے ان کی شان کیا ہو گئی۔ یہ رات کے اندھیرے میں چھوٹی سی چیونٹی۔
اگر بہت فاصلے پر کسی پتھر پر چل رہی ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ رات کے اندھیرے
میں۔ اس چیونٹی کو بھی دیکھتے تھے۔ اس کے رینگنے کی آواز کو بھی سنتے تھے۔ جس نے صرف
صفاتی تجلی دیکھی۔ جب اس کی بصارت و بصیرت کی یہ شان۔ جو چیونٹی کو رات کے اندھیرے

دیکھ بھی رہے ہیں سن بھی رہے ہیں۔ تو جب صفاتی تجلی دیکھنے والوں کی یہ شان ہے۔ تو جن لوگوں
کو نہیں تجلی کو نہیں بلکہ عین ذات کو دیکھا ہے اس کی بصارت اور بصیرت کی کیا شان ہو گی۔
اندازہ کر سکتے ہیں۔ اسی لیے کہا ناں ۔

جب خدا ہی نہ چھپا تم پہ کروڑوں درود

کہ آپ سے تو خود رب نہیں چھپا۔ تو جب رب نہیں چھپا۔ تو پھر رب کی خدائی آپ
سے چھپی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔
اب اللہ کا عالم ہونا۔ آپ سے سن لیں۔ تاکہ آپ کے ذہن میں جو شبہ ڈالتے ہیں۔ وہ
ختم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اس کی صفات اس کے اسماء اس کے افعال میں کوئی
بھی اس کا شریک نہیں ہے۔ اللہ کو کسی نے عالم نہیں بنایا۔ اللہ خود سے ہے۔ اس کو کسی
نے بنایا نہیں ہے۔ اللہ کا ہر کمال ذاتی ہے۔ لا متناہی ہے۔ اس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔
کہ جہاں سے شروع ہو کے یہاں تک ختم۔ اللہ تعالیٰ اول ہے۔ اس کی کوئی ابتداء نہیں۔ وہ
آخر ہے۔ اس کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ کا ہر کمال ذاتی ہے۔ اس کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ کو کسی
نے علم دیا نہیں۔ بلکہ جس کسی کو جو کمال ملا۔ وہ اللہ کا عطا کیا ہوا ہے۔ مخلوق کے پاس جو
کمال ہے کہ وہ اللہ کا دیا ہوا ہے۔ اللہ کو کسی نے کوئی کمال دیا نہیں۔ اللہ کا کمال اور مخلوق کا
دونوں کا فرق کیا ہے۔

کہ اللہ کا کمال ذاتی۔ مخلوق کا کمال عطائی۔ یعنی اللہ کا عطا کیا ہوا۔ تو ذاتی اور عطائی
برابر ہو سکتے نہیں۔ تو جب برابری نہ ہوئی تو پھر شرک بھی نہ ہوا۔ کیونکہ شرک تو تب ہوتا
ہے۔ جب برابری مانی جائے۔ اور برابری کی کوئی صورت کوئی گنجائش نہیں۔

سنی لوگ یہ کہتے ہیں۔ ان لوگوں کو آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ نام لینے کی کوئی
خاص ضرورت نہیں۔ دیوبندی وہابی کہنے سے منہ خراب ہوتا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ
غیب خدا کی صفت ہے۔ غیب جاننا خدا کی صفت ہے۔ تو مخلوق میں یہ صفت
نہیں پائی جا سکتی۔ کیونکہ یہ اللہ کی صفت ہے۔ اس کا جواب دے دوں۔ جواب یہ ہے۔
کہ اگر تم یہ کہتے ہو۔ کہ غیب کا جاننا۔ اللہ کی صفت ہے۔ تو پھر شہادت کا جاننا بھی تو
اللہ کی صفت ہے۔ کیونکہ یہ نہیں فرمایا۔ عالم الغیب والشہادۃ۔ کہ یہ ہم کھلی ہوئی چیز کا

ہر چھپی ہوئی چیز کا جاننے والا ہے۔ تو پھر یہ بھی ہو کہ شہادت کا جاننا بھی اللہ کی صفت ہے کسی کو
اپنی طرف سے کیوں لگا بیٹھے ہو۔ کیسے نہیں کہ کھلی ہوئی چیزوں کو دوسرا بھی جان سکتا ہے۔ آپ بس
تو شہادۃ کا بھی ذکر ہے۔ اس کے بارے میں بھی جانو۔ اس کا انکار کیوں کر رہے ہو۔ تو اپنی مرضی
کی بات کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

دوسرا جواب سنیں۔ اگر یہ کہو گے کہ غیب جاننا صرف اللہ کی صفت ہے۔ تو سنیں پھر
صفت مثلاً سننا۔ سمع۔ بصر دیکھنا۔ حیات زندہ ہونا۔ یہ سب بھی مطلقاً اللہ کی
صفات ہیں۔ آپ خود سے زندہ ہیں یا اللہ نے آپ کو زندہ کیا ہے۔ آپ خود سے سنتے
ہیں یا اللہ نے آپ کو سننے کی طاقت دی ہے۔ آپ خود سے دیکھتے ہیں۔ یا اللہ نے آپ کو
دیکھنے کی طاقت دی ہے۔ تو ہر کمال ذاتی طور پر اللہ کا ہے۔ صرف غیب کے بارے میں کیوں بات
کرتے ہو۔ مطلقاً ہر کمال۔ اللہ کا ہے۔ ذاتی ہے۔ اب جس کسی کو ملا ہے۔ اللہ کا عطا کیا ہوا
ملا ہے۔ اب یہ نہیں کہ ہر سب کو ایک جیسا ملا ہے۔

ایک سکول میں ایک جماعت میں پچاس لڑکے پڑھتے ہیں۔ سارے ہی اول آتے ہیں۔
ایک آدھا آتا ہے۔ باقی سارے اول آتے نہیں۔ حالانکہ وہ بھی دیکھنے میں اپنی جیسا ہے۔
کوئی فرق نہیں۔ چار آنکھیں نہیں ہیں۔ چار ہاتھ نہیں ہیں۔ ہاتھوں میں پانچ انگلیوں سے
زیادہ انگلیاں نہیں ہیں۔ مگر ذہنی حالت غالب حالت۔ ایک شخص کے پاس آنکھ ہے۔ مثال میری
لے لیں۔ آپ میں سے کتنے بیٹھے ہیں۔ جنہوں نے عینک نہیں لگائی میں نے لگائی ہوئی ہے
مجھے دور دیکھنے کے لئے تکلیف ہوتی ہے۔ عینک لگانی پڑتی ہے۔ تو ہر ایک کے پاس آنکھ ہے۔
مگر دیکھنے کی طاقت ایک جیسی نہیں۔ ہر ایک کے پاس کان ہے۔ سننے کی طاقت ایک
جیسی نہیں۔ بعض ایسے ہیں۔ دوسرا کھسر پھسر کر رہا ہے سن لیتے ہیں۔ اور بعض ایسے
ہیں۔ صحیح کان میں اچھی طرح بولو نہ سنتے ہی نہیں ہیں۔ سب کی طاقت ایک
جیسی نہیں۔ کوئی گزر رہا ہے سونگھ کے بتا دیتا ہے۔ کیا پک رہا ہے۔ کسی کے سامنے رکھ دو۔
اس کو پتہ ہی نہیں چلتا۔ سب کا معاملہ ایک جیسا نہیں ہے۔ تو پتہ چلا۔ اللہ تعالیٰ
نے مخلوق کو کمال دیا ہے۔ سب کو ایک جیسا نہیں ملا۔ بتا دیں مخلوق میں سب سے بہتر کون
ہے۔ آپ نہیں کہیں گے نبی سب مخلوق سے بہتر ہیں۔ تو ماننا پڑے گا کہ نبیوں کو جو کمال

ملا ۔ مخلوق سے بدرجہا بہتر ملا ہے ۔ اب عقل یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے ۔ اللہ نے ہمیں دی ہے ۔ سب سے
بہتر عقل مخلوق میں انبیاء کی ہے ۔ وہ نبی سب سے اعلیٰ عقل رکھتے ہیں ۔ کیونکہ وہ تمام مخلوق سے افضل
ہیں ۔ ان کی شان تمام مخلوق سے بہتر ہے ۔ یہ بن ناصبی اپنے آپ کو سپاہ صحابہ کہنے والے
بھی یہ مانتے ہوں ۔ کہ غیر صحابی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا ۔ تو ان سے پوچھو ۔ جب وہ شخص جو
صحابی نہیں ۔ وہ صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا ۔ تو جو شخص نبی نہیں تو نبی کے برابر کیسے ہو سکتا ہے
اگر یہ کہا جائے کہ انسان بھی سنتا ہے ۔ اللہ بھی سنتا ہے ۔ انسان بھی دیکھتا ہے ۔ اللہ بھی دیکھتا
ہے ۔ انسان اپنے بچوں کو پاک کہتا ہے ۔ اللہ کو بھی پاک کہتا ہے ۔ تو لفظ مشترک ہے ۔ مگر
حقیقت ایک نہیں ۔ معنیٰ ایک نہیں ۔ انسان کا سننا اور کمال بھی ہے ۔ اللہ کا سننا اور کان سے ہے
دونوں میں بڑا فرق ہے ۔ جب فرق آ جائے تو برابری کہاں نہیں رہتی ۔ جب برابری نہ رہے تو شرک بھی
نہیں رہتا ۔

سنیں ۔ اب وہ کہیں کہ چلو یہ بات تو ہو گئی ۔ وہ کہیں گے کہ غیب کا جاننا اللہ کے لیے خاص ہے ۔ آئیے
اس کا میں جواب دوں قرآن مجید سے ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ان الحکم الا للہ ۔ حکم کس کے
لیے ہے اللہ کے لیے ۔ فرمایا للہ ما فی السموت وما فی الارض ۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو
کچھ زمینوں میں ہے ۔ وہ اللہ کا ہے ۔ اب آپ کے لیے یہ مکان کس کا ۔ وہ دکان کس کی ۔ یہ سامان
کس کا ۔ آپ لوگ اپنے آپ کو مالک بتاتے ہیں یا نہیں ۔ یہ گاڑی کس کی ہے ۔ یہ گھڑی کس
کی ہے ۔ یہ کتاب کس کی ہے ۔ بتاتے ہیں اپنے آپ کو مالک یا نہیں ۔ اور قرآن تو فرماتا ہے
کہ جو کچھ ہے وہ سب اللہ کا ہے ۔ حاکم صرف اللہ ہے ۔ اور آپ حکومت والوں کو بھی حاکم
مانتے ہیں ۔ پھر ادھر کیا فیصلہ کریں گے ۔ کیا جواب دیں گے آپ ۔ کبھی سوچا ہے آپ
نے ۔ پھر آپ اپنے آپ کو مالک کیوں بتاتے ہیں جب ہر شے کا مالک اللہ ہے سب چیزیں اللہ کے
لیے ہیں ۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے جو کچھ زمینوں میں ہے وہ سب اللہ کا ہے کہ اللہ کے لیے ہے ۔ اور
اگر آپ اپنے آپ کو مالک نہ کہیں تو جان چھوٹی اگر مالک مانیں ۔ تو پھر یہ بتائیے کہ آپ کا مالک
ہونا ۔ اور اللہ کا مالک ہونا ۔ یہ تو دو مالک ہو گئے ۔ اصل مالک کون ہو گا ۔ پھر آپ مالک کدھر
سے ہو گئے ۔ اور اگر آپ کہیں کہ ہم مالک نہیں ہیں ۔ تو پھر یہ زکوٰۃ کا حکم کیوں ہے ۔ فطرے کا حکم
کیوں ہے ۔ اور یہ بیع و شراء خرید و فروخت کیا ہے ۔ اس کا آپ جواب کیا دیں گے ۔

قرآن کو سمجھنا ہے تو نور معرفت کی روشنی میں سمجھنا پڑے گا۔ خود سے سمجھ آ نہیں سکتا۔ اگر آپ
کہیں کہ اللہ ہی مالک ہے۔ تو پھر کوئی اپنی ملکیت کا دعویٰ نہ کرے۔ کوئی اور یہ نہ کہے کہ میں بھی مالک
ہوں۔ اور اگر کہیں کہ ہیں۔ یہ قرآن کی آیتیں ہیں۔ الیس اللہ باحکم الحاکمین۔ قرآن کی
آیت ہے واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل۔ جب تمہیں لوگوں میں جج بنا دیا
جائے۔ تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔ اگر اللہ کے سوا کوئی حاکم ہو نہیں سکتا۔ تو اللہ کیوں
فرماتا ہے۔ تو دو قسم کی آیتیں ہوئیں۔ ایک میں نفی ہے۔ ایک میں اثبات ہے۔ ایک میں انکار
ہے۔ ایک میں اعتراف ہے۔ تو دونوں کو ماننا پڑے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک کو مانیں۔ اور
ایک کو نہ مانیں۔ دونوں کو ماننا ہو گا۔ فیصلہ کیسے ہو گا۔ کہ نفی کی آیتوں کو بھی مانیں گے۔ اثبات
کی آیتوں کو بھی مانیں گے۔ جہاں پر نفی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی عالم
نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی حاکم نہیں۔ ہم ان کو بھی مانتے ہیں۔ اور جہاں دوسروں کے لئے عطا کا
ذکر ہے۔ اس کو بھی مانتے ہیں۔ فیصلہ یوں ہو گا۔ مطابقت یوں ہو گی۔ تطبیق یوں
ہو گی۔ کہ جن میں نفی ہے۔ اس میں ذات کی نفی ہے۔ کوئی خود سے نہیں جانتا۔ کوئی
خود سے مالک نہیں۔ اور جہاں اس بات کا ذکر ہے۔ وہاں اس طرح مانیں گے۔ کہ جس
کسی کو جو کمال حاصل ہے وہ اللہ کی عطا سے ہے۔ آپ نے جان لیا۔ افتؤمنون ببعض الکتاب
وتکفرون ببعض۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ قرآن کے کچھ حصے کو مانا جائے۔ اور کچھ کو نہ مانا جائے
ہم سب کو مانیں گے۔ اور یہ بھی مانیں گے کہ جہاں نفی کی آیتیں ہیں۔ ان پر بھی ایمان ہے۔ اور جہاں
اثبات کی آیتیں ہیں۔ ان پر بھی ایمان ہے۔ نفی کے کا مطلب ہے ذاتی طور پر اللہ
کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور جہاں اثبات ہے۔ وہاں یہ کہ اللہ کی عطا سے جانتے ہیں۔ تو اللہ
کا جاننا حقیقی ہو گیا۔ دوسروں کا جاننا عطائی اور مجازی ہو گیا۔ اگر اس پر یقین نہ رکھیں تو
پھر کوئی بھی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا ہے۔
ورنہ پھر مکان بھی آپ کا کوئی لے لے۔ کیونکہ اللہ مالک ہے۔ آپ تو مالک نہیں ہیں پھر
سامان بھی کوئی لے لے تو اللہ ہی اللہ مالک ہے۔ آپ کو مالک نہ ہوں۔ آپ اپنے لئے مقدمہ لڑنے
چلے جاتے۔ کہ میری ملکیت ہے۔ تو وہ آپ کو مالک کس نے بنایا۔ کہ مالک ہونے کی نسبت
مجازی ہے۔ جس طرح مخلوق پر۔ جب بھی کوئی حکم لگایا جائے گا۔ حقیقی طور پر نہیں ہو گا۔

اللہ کا معاملہ اور ہے۔ ہمارا حال اور ہے۔ اس کی برابری نہیں ہو سکتی۔
اب ان کے اعتراض سنیں۔ کہ دیکھو قرآن میں بھی ہے حدیث میں بھی ہے کہ حضور علیہ السلام
نے فرمایا لا ادری ما یفعل بی ولا بکم۔ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور تمہارے
ساتھ کیا ہوگا۔ اگر علم رکھتے تھے تو یہ بات کیوں کہی۔ نبی کو تو خود پتہ نہیں۔ ان لوگوں نے اپنی
کتابوں میں یہاں تک لکھ دیا کہ نبی کو دیوار کے پیچھے کا بھی نہیں پتہ۔ کتاب کا نام بلغۃ الحیران۔
رشید احمد گنگوہی کے شاگرد نے لکھا۔ کہ اللہ کو بھی علم نہیں ہوتا کہ جب بندے کام کر لیتے ہیں تب
اللہ کو پتہ چلتا ہے (معاذ اللہ) کہ آپ کا یہ عقیدہ ہے۔ تقویۃ الایمان
میں بالاکوٹ کا جس کو یہ اپنا شہید کہتے ہیں۔ یہ اسماعیل دہلوی اس نے لکھا کہ اللہ کی شان
ہے کہ جب کوئی غیب جاننا چاہے تو جان لے۔ اس کا مطلب یہ کہ اللہ کو پتہ نہیں ہوتا۔ جب
اللہ جاننا چاہتا ہے تب اللہ جان لیتا ہے۔ تو ان کا تو خدا کے بارے میں بھی عقیدہ درست
نہیں ہے۔ یہ نبی کی کیا بات کریں گے۔ ہم کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ ہے
اس کو کسی نے علم نہیں دیا۔ وہ خود سے علم رکھتا ہے۔ اور ایسا کسی کا ہو سکتا نہیں۔
ہم کسی نبی کے علم کو اللہ کے علم کے برابر جانتے نہیں۔ نبیوں کے پاس جو علم ہے۔
اللہ کا عطا کیا ہوا ہے۔ آئیے اس حدیث کا بھی جواب دے دوں۔ یہ حدیث بیان کی
جاتی ہے۔ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم۔ کہتے ہیں نبی نے کہا میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا
ہوگا۔ اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ اس سے پتہ چلتا ہے نبی کو علم نہ تھا۔ اگر علم ہوتا تو ایسا کیوں کہتے۔
جواب سنیں۔ الفاظ ہے لا ادری۔ لا اعلم نہیں ہے۔ ادری یہ درایت
سے ہے۔ اس کا معنیٰ ہے اٹکل قیاس سے اندازہ لگا کے جاننا۔ نبی پاک نے درایت کی نفی
کی ہے۔ علم کی نفی نہیں کی۔ یہ کہا کہ میں خود سے نہیں جانتا۔ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ یا تمہارے
ساتھ کیا ہوگا۔ کوئی اندازے سے نہیں جانتا۔ خود کسی قیاس سے نہیں جانتا۔ جو جانتا
ہوں اللہ کے بتانے سے جانتا ہوں۔ میری خبریں کچی نہیں ہیں۔ اسی لیے فرمایا ابوبکر
تم جنتی۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ عبدالرحمٰن۔ ابوعبیدہ۔ زبیر۔ سعد۔ نبی پاک عشرہ
مبشرہ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔ اپنی بیٹی کو فرمایا تو جنت کی عورتوں کی سردار
اور بیٹوں سے فرمایا تم جنت کے نوجوانوں کے سردار۔ فرمایا خوشخبری ہے اس کے لیے

جس نے مجھے دیکھا۔ نہیں نہیں خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔ نہیں نہیں جس نے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ اس کے لئے بھی خوشخبری ہے۔ فرمایا میں خود سے نہیں جانتا۔ جو نہ سکھایا۔ میرا جز یا قیاس ہی کچھ نہیں۔ نہیں نہیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں ان اتبع الا ما یوحیٰ الیّ۔ میں تو پیروی کرتا ہوں اس کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ کیا مطلب میں نہیں جو جز دیا ہوا۔ وہ جز خدا کی ہوتی ہے۔ نکلتی میرے منہ سے ہے۔
اس کو کہا دوسری جگہ اللہ نے فرمایا۔ وما ینطق عن الھوٰی ــــــ اللہ فرماتا ہے میرا جو حبیب اپنی خواہش سے اپنے لب بھی نہیں ہلاتا۔ اس کے ہونٹ اس وقت ہلتے ہیں جب ہماری وحی ہوتی ہے۔
یہ تبا کیسے؟ کس کو میں نظر آ رہا ہوں؟ آپ کے اور میرے درمیان پردہ آ جائے تو آپ مجھے دیکھیں گے؟ بیچ لا کر کو دیں ایک آئینہ۔ اس میں میں نظر آؤں گا یا نہ ــــ وہ جو شیشے میں نظر آتا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے ہونٹ ہلا سکتا ہے کہ نہیں۔
اللہ فرماتا ہے وما ینطق عن الھوٰی۔ اس کے ہونٹ اس وقت ہلتے ہیں۔ جب ہماری وحی ہوتی ہے۔ کیا مطلب ہلتے ادھر ہیں۔ نظر ادھر آتے ہیں۔ (اعلیٰ حضرت امام اہلسنت)

ــــ مجھ خدا کا یہی ہے در — نہیں اور کوئی مفر مقر

اللہ کی قسم خدا کا دروازہ ہے تو رسول کی ذات ہے۔ اور نہ کہیں بھاگ سکتے ہو۔ اور نہ ٹھہر سکتے ہو۔

جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو — جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

نبی پاک کی جز میں کبھی نہیں فرمایا لا ادری پتا چلا۔ کیا مطلب میں قیاس سے نہیں جانتا جو کچھ جانتا ہوں۔ یقینی اور قطعی طور پر جانتا ہوں۔ میری جز میں کبھی نہیں نہیں۔
ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ نبی کہتے ہیں میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ تم نے قرآن کی ایک آیت پڑھی نصف کو نہیں پڑھا۔ آؤ ذرا میں پڑھتا ہوں ــــ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ ــــ اور آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ یہ آیت نظر نہیں آئی ــــ نہیں نہیں نبی کی تو بڑی شان ہے۔ حضرت ابراہیم کی دعا ــــ ولا تخزنی یوم یبعثون۔ قیامت میں مجھے شرمسار نہ کرنا ــــ یہ تعلیم امت ہے نبی کی تو بڑی شان ہے۔ اپنے میرے نبی پاک کی شان سنیے۔ اللہ فرماتا ہے یوم لا یخزی اللہ

—— منع۔ نبی کی تو بڑی شان ہے کہ آپ محبوب جو کچھ ہو اعلان لے آئے۔ بڑے سارے ہو گئے۔ اللہ ہدایت
میں ان کو کبھی شرمسار نہیں کرے گا —— یہ آیت نہیں پڑھتے۔ کہتے ہیں جی دیکھو۔ مرشد نبی۔
کا نبی پاک کو علم نہیں ہوگا —— نبی پاک کے پاس جھوٹوں کے پاس آنے لگیں گے تو فرشتے لوٹ کہیں گے
نبی پاک فرمائیں گے یہ تو میرے صحابی ہیں —— وہ فرشتے آگے سے کہیں گے۔ آپ کو نہیں پتا کہ
آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا۔ یہ آیت پیش کرتے ہیں کہ اگر علم ہوتا۔ تو نبی پاک یہ تو
نہ کہتے۔ نبی پاک کو پتا ہوتا کہ کیا کیا ہے میرے بعد —— اس کا مطلب ہے۔
کہ نبی کو علم نہیں تھا۔ عقل کے اندھو یہ حدیث ہے کس کی —— یہ تو بتاؤ یہ خبر دے کون
رہا ہے۔ خود نبی پاک تو بتا رہے ہیں کہ ایسے ہوگا۔ بتا رہے ہیں جو دین سے پھر جائیں گے۔
ان کو میری شفاعت نہیں ہوگی —— ایک طرف تو علم کا انکار کر رہے ہو۔ تم اس سے علم
کا انکار ثابت کرتے ہو۔ اسی سے نبی کی شان ثابت ہوتی ہے۔ مگر یہ اس کو سمجھ آئے گی
جس کے اندر نور کی شمع روشن ہوگی ——

تفصیل بیان کرتے ہیں —— حضرت عائشہ کا سفر ہار کا گم ہونا —— سو جانا۔ پانی کی تکلیف
سب پریشان۔ نبی آرام فرما ہیں —— علم ہوتا ہے تو آدمی آرام کرتا ہے —— اطمینان کی
وجہ ہے —— پتا ہے آیت آنے والی ہے —— نماز کا وقت۔ تیمم —— اگر ہار پہلے مل
جاتا۔ صحابہ چل پڑتے۔ تو یہ آیت کہاں ہوتا —— جو صحابہ حضرت عائشہ پہ ناراض ہو رہے
مبارک دے رہے۔ بڑی برکت ہے —— ہمیں انعام مل رہا ہے —— خبر تھی تو آرام فرما رہے
(۲) تہمت لگی —— نبی پاک کو پتا نہیں تھا —— نبی اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کی
بیوی پاک ہے۔ بخاری میں موجود۔ حضور نے فرمایا۔ مجھے پتہ ہے —— عدالت کے قاضیوں
کے پیچھے کا قانون بن جاتا۔ اپنے علم سے فیصلہ دیتے —— عدالت کے یہ مسائل گواہ بن جاتے
حضرت یوسف علیہ السلام نے ظاہر کر دیا بنیامین پر کہ میں تیرا بھائی ہوں —— تدبیر فرمائی —— یہ بتا
لیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو معلوم تھا یا نہیں کہ پیالہ کس کے کجاوے میں ہے۔
معلوم ہوا کہ پردہ اختیار کرنا بے علمی کی دلیل نہیں ہے —— بہت سی باتیں پتہ ہوتی ہیں۔ مگر ظاہر کرنا
کا حکم نہیں ہوتا۔ اب جو لوگ ایسی باتوں کو لے کر علم کا انکار کرتے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں۔
کہ ان لوگوں نے جو لکھا اپنی کتابوں میں کہ شیطان اور ملک الموت کا علم نبی سے زیادہ ہے معاذ اللہ

اب ان سے پوچھو کہ شیطان کو پتہ ہے یا نہیں ان پوشیدہ باتوں کا۔ تو یہ مانیں گے کہ اس کو پتہ ہے کہ تم کہاں چھپے ہوئے ہو۔ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے خون کے اندر گردش کر رہا ہے۔ شیطان کا کمال مان لیتے ہیں کیونکہ وہ ان کا گرو ہے۔ ہر کوئی اپنے بڑے کی مانتا ہے۔ کیونکہ وہ ان کا بڑا ہے۔ کیونکہ اس کو بہت مانتے ہیں۔ پاس بیٹھ جائیں۔ تو تعریف کرنے لگ جائیں۔ شیطان کا بڑا شیطان میں جہاں میں جاؤں وہاں ہوتا ہے۔ کسی رائی میں وہاں ہوتا ہے۔ امریکہ میں جاؤں وہاں ہوتا ہے۔ بالکل ہوتا ہے۔ تم جہاں ہو تمہاری سوچ کا پتہ۔ تمہارے خیال کا پتہ۔ تمہارے ارادے کا پتہ۔ اور اگر آپ نے کہہ دیا اللہ کی عطا سے نبی جانتا ہے۔ تو کہیں گے شرک ہے۔ اسی وقت فوراً ان کو [illegible] وولٹ کا کرنٹ لگتا ہے۔ چہرہ ہی بدل جاتا ہے۔ سمجھ نہیں آتی کیا تکلیف ہو گئی ان کو۔ آج اس کی دلیل دے دوں۔

شیطان کو گمراہ کرنے کا کوئی اختیار منصب نہیں ملا۔ لیکن نبی کو ہدایت کا منصب ملا ہے یا نہیں۔ وانک لتھدی الی صراط مستقیم۔ اللہ فرماتا ہے بے شک آپ صراط مستقیم کی ہدایت دیتے ہیں۔ ان کو ہادی بنا کر بھیجا۔ انما انت منذر ولکل قوم ھاد۔ آپ کو ڈر سنانے والا۔ اور ہر ایک کا ہادی بنا کر بھیجا گیا۔ نبی کو ہدایت کا منصب دیا گیا۔ شیطان کو صرف ضلوا کی مہلت ملی ہے۔ اور جس کو مہلت ملی ہے۔ اس کی پاور مانتے ہو۔ جس کو منصب ملا ہے۔ اس کی پاور نہیں مانتے۔ پتہ چلا تمہارے پاس عقل نہیں ہے۔ اس کو کوئی نہیں ملی شیطان کو۔ وہ اس کی پاور مانتے ہیں۔ اور جس کو کوئی ملی اختیار ملا۔ پھر بھی اس کو مانتے نہیں۔ تو یہ عقل کے اندھے ہیں یا نہیں۔ جو نبی کے علم کا انکار کرتے ہیں۔ اس کو سوچنا چاہئے۔

تدبیر کا اختیار کرنا علم کی نفی نہیں۔ کہتے ہیں نبی دیکھو جی۔ نہیں پہچانیں گے۔ قیامت کے دن تو میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ نبی شفاعت کریں گے قیامت کے دن۔ تو وہ جن کی شفاعت کریں گے۔ ان کو پہچانیں گے یا نہیں پہچانیں گے۔ حافظ قرآن اپنے گھر کے دس آدمیوں کی شفاعت کرے گا پہچانے گا یا نہیں۔ حاجی جس نے حج کیا ہے [illegible] آدمی کی شفاعت کرے گا۔ پہچانے گا یا نہیں۔ اسی طرح مجاہد کے بارے میں چار سو تک کا ذکر آتا ہے کہ [illegible] آدمیوں کی شفاعت کرے گا۔ پہچانے گا یا نہیں۔ علماء اور [illegible]۔ پہچان کر بخشوائیں گے یا نہیں۔ نہیں یا نہیں۔ قیامت کے دن ہر جنتی پہچانا جائے گا دوزخی بھی پہچانے جائیں گے کہ [illegible] کون ہے۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے۔ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ

قیامت کے دن جنتیوں کے چہرے چمکتے ہوں گے۔ دوزخیوں کے منہ کالے ہوں گے۔ تو دین کے چہرے چمکتے ہوں گے بتاؤ؟
وہ کون ہوں گے۔ تفسیر میں اٹھا کے دیکھ لو۔ لکھا ہے اہلسنت کے چہرے چمکتے ہوں گے۔ باقی لوگوں
کا جو حال ہوگا وہ بھی آپ نے سن لیا۔ کیونکہ یہ لوگ مانتے نہیں۔ جب مانتے نہیں تو مانگتے نہیں۔ جب
مانگتے نہیں۔ ملتا نہیں۔ اور ہمارے سرکار کی تو بڑی شان ہے۔ ہم تو یہ مانتے ہیں

کہ جو اُن سے مانگ کے دیکھ لے

حضور کی تو بڑی شان ہے۔ جو آگے نور بانٹ رہے ہیں۔ اور ہم نے تو جھولیاں بھری ہوئی ہیں۔ میلاد شریف
آیا۔ صبح صبح آواز لگ رہی ہے

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا　　صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارہ نور کا

ہمارا تو یہ اعلان ہے۔ اس دن تو سب پہچانے جائیں گے۔ اور یہ کہتے ہیں خبر نہیں۔ نبی کو سب خبر ہے خود
تمہیں خبر نہیں۔ دیکھو نا۔ جس کی حدیثیں پڑھ رہے ہیں پوچھو نا وہ اعلان کر رہا ہے۔ عقل کے اندھو
پڑھو سوچو۔ اس میں پتا کیا چلا۔ کہ تعلیم امت ہو جائے۔ تو یہ ایمان سے پھر جائے گا۔ اس کو کوئی فائدہ
نہیں ہوگا۔

اب اگر کوئی کہے کہ یہ سوال پوچھا جائے جواب نہ دیا جائے تو یہ بے علمی کی دلیل ہے۔ اس کا یہ جواب سنیں۔
اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوال ہوا کہ یہ چاند گھٹتا بڑھتا کیوں ہے۔ اللہ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ بلکہ چاند کے
فائدے بتا دیئے۔ تو کیا کہو گے کہ اللہ کو علم نہیں تھا۔ بعض چیزیں ہر ایک کو بتائی نہیں جاتی۔
تو نہ بتانا جو ہے۔ وہ بے علمی کی دلیل نہیں۔

ایک صحابی نے نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں سوال کیا۔ قیامت کب آئے گی۔ ــ تو نے اس کے لیے کیا تیار کیا
ہے۔ نیک اعمال زیادہ نہیں۔ ــ حضور میرے پاس آپ کی محبت ہے۔ (بہتر سب تو ہے)
اگر تیرے دل میں میری محبت ہے۔ تو بے فکر ہو جا۔ قیامت کے دن تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ
تجھے محبت ہے۔ اب اگر یہ کوئی حدیث پڑھ کے کہے۔ کہ نبی پاک نے خوشخبری تو دے دی۔ مگر قیامت کا ٹائم
نہیں بتایا۔ پتہ چلا معلوم نہیں تھا۔ تو جواب نتیجہ نکالے گا۔ اس کو کہیں گے۔ کہ نبی پاک نے نہیں بتایا
تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ علم نہیں تھا۔ اگر بتا دیتے تو آج لوگ کیا کہتے۔ ابھی بڑا ٹائم ہے۔ کر لو جو
کرنا ہے۔ بلکہ ہوتے بعض چیزیں نہیں بتائی جاتی۔ تو نہ بتانا بے علمی کی دلیل نہیں۔ ان لوگوں
سے تو کافروں کا عقیدہ بہتر تھا۔ جس طرح امیہ بن خلف کے بارے میں ہے۔ سمجھا جاتا نہیں تھا۔

بدر کے میدان میں۔ تو اس کی بیوی کہنے لگی۔ تیرا رنگ کیوں اڑا ہوا ہے۔ تو بتاتا کیوں نہیں ہے۔ تو اس نے کہا بس ایسے ہی۔ کہنے لگی تو تو بڑا جوشیلا تھا بڑا بہادر بڑا اپنے آپ کو ڈینگ جو سمجھتا ہے۔ تجھے کیا ہو گیا گھر میں بیٹھ گیا۔ چوڑیاں پہن کے بیٹھ جا۔ اس نے کہا نہیں بس۔ تیری سمجھ نہیں آئی۔ بیوی اکتا کے کہنے لگی۔ جو خبر ملی ہے۔ کہ مسلمانوں کے نبی نے میرا بھی نام لے دیا ہے۔ کون کون مریں گے۔ تو ان میں میرا نام بھی آ گیا۔ مجھے پتا ہے۔ ہوتا وہی ہے جو یہ نبی کہتا ہے ___

وہ مانتے تھے اور یہ مانتے نہیں۔ بدر کے واقعات میں نبی پاک نے ایک دن پہلے جا کر نشان لگا دیئے ___ قرآن میں ہے ما تکسب غدا بای ارض تموت۔ کل کیا ہو گا۔ کون کہاں مرے گا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قرآن میں ہے۔ اور نبی پاک ایک دن پہلے فرما رہے ہیں۔ یہاں ابو جہل کی لاش پڑی ہو گی ___ نبی پاک بتا رہے ہیں ___ کیا قرآن کو جھوٹا کہو گے۔ اس کا فرمان بھی سچ۔ اور نبی کا فرمان بھی سچ۔ اللہ کا فرمان کہ ذاتی طور پر کوئی جان نہیں سکتا۔ نبی بتا رہا ہے تو خود سے نہیں۔ اللہ کے بتانے بتا رہا ہے ___

اگر میں یہیں اعلان کر دوں کہ اس ہال میں کوئی کشمیری نہیں جانتا۔ پھر کیا ہو گا دعویٰ۔ ایک صاحب اٹھ کے بولنا شروع کر دے۔ تو میرا دعویٰ غلط ہو جائے گا یا نہیں۔ یعنی کہہ رہا ہوں وہ جانتا نہیں اور وہ بولنے لگ جائے۔ تو دعویٰ جھوٹا پڑ جائے گا یا نہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ کل کیا کرنا ہے کس نے کہاں مرنا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی جانتا نہیں۔ اور نبی پاک بتا رہے ہیں۔ تو کیا کہو گے اللہ کا دعویٰ غلط ___ نہیں تو سمجھنا پڑے گا۔ اللہ نے جوڑ دیا ہے۔ کوئی نہیں جانتا۔ خود سے کوئی جانتا نہیں۔ جو جانتا ہے رب کے بتانے سے جانتا ہے ___ اور یہی تو ہم مانتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ نبی خود سے جانتا ہے۔ نبی کو جو علم دیا گیا ہے رب نے دیا ہے۔

عمیر رہے زیادہ بار اور آپ سنتے ہیں۔ ابو جہل اپنے سے بیوی کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا مجھے ایک کام یاد آ گیا۔ مکے میں۔ اگر تم اجازت دو۔ تو میں جا کے کر آؤں۔ بیوی نے کہا ابھی پانچ منٹ تو پہلے کہہ رہا تھا۔ یہاں پڑے رہیں گے۔ اور بولا مریں گے۔ اور وہاں ہو گا۔ اور اب تیرا حوصلہ ہوا ہے۔ تیرا رنگ پھیکا پڑ گیا ہوا ہے۔ کہنے لگا نہیں ایک کام یاد آ گیا۔ اس نے کہا ہم سارا سمجھتے ہیں۔ تو نے ہم کو بیکار سمجھا ہے۔ ہم بھی تو گھر بار چھوڑ کے آئے ہیں۔ بات کیا ہے۔ کہنے لگا اچھا چلو کوئی بات نہیں۔ وہ جو چند خاص تھے۔ وہ ایک طرف لے گئے۔ کہنے لگے میں تو بتا سکتے تھے میں کہ سنتا ہے۔ کہ جس مسلمانوں کے نبی نے میدان کا دورہ کیا ہے۔ اور نشان لگا دیئے ہیں۔

کہ کس کس کو دولت کتنا ملا ہوگی ۔ اس میں میرا نام ابولہب لکھ دیا ہے ۔ اور قسمت میں جو لکھا تھا وہ ہوتا ہی ہے جو ہونا تھا ہے ۔

جو جیتا ہے منہ سے ہو ہی وہ بات ہو کے رہتی ہے ۔ جو دل کو کہہ دیا وہ بات تو بات ہو کے رہی ۔ ابوجہل آیا ہمارے آپ کے پاس ۔ پوچھنے لگے مٹھی میں کیا ہے بولو ۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ نبی جو ہوتا ہے وہ چھپی ہوئی چیز کو جانتا ہے ۔ یہ ابوجہل مانتا تھا ۔ اور یہ نہیں مانتے ۔ (مشکوٰۃ) ابوجہل نے کہا ۔ کہو تو اگر اللہ کا رسول ہے ۔ تو تو آسمانوں کی خبر دیتا ہے ۔ بتا کہ میری مٹھی میں کیا ہے ابوجہل کا یہی عقیدہ تھا کہ چھپی چیزوں کو کون جانتا ہے ۔ نبی جانتا ہے ۔

لفظ نبی کا معنی ہی دیکھ لو ۔ مصباح اللغات ۔ علماء دیوبند کی تیار کی ہوئی ڈکشنری ۔ لغت اس میں لکھا ہے ۔ النبی ۔ اَلْمُخْبِرُ عَنِ الْغَيْبِ ۔ نبی کہتے ہیں اسے کہ جو غیب کی خبر دیتا ہے ۔ اور یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نبی جانتے نہیں ۔ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ لوگ نبی کو نبی مانتے نہیں ۔

اب ان کا سوال ایک اور ۔ کہتے ہیں ٹھیک ہے ۔ کچھ باتیں جو اللہ نے بتائی جانتے ہیں مگر پانچ باتیں نہیں جانتے ۔ بارش کیا ہوگی ۔ پیٹ میں کیا ہے کیا لا مرتا ہے ۔ کتنی بڑی جو کیا ہے وہ جانتے نہیں ۔ آپ صحیح حدیث میں ہے ۔ ماں کے پیٹ میں جب چوتھے مہینے میں تیار ہو جاتا ہے فرشتہ آتا ہے ۔ وہ آکر پوچھتا ہے کیا لکھتا ہے ۔ یہی پانچ باتیں ۔ جو کہتے ہو کوئی نہیں جانتا ۔ یہ لکھ دیتا ہے نیک بخت ہے یا بدبخت ہے ۔ سعید ہے یا شقی ہے ۔ کیا کرے گا ۔ کب مرے گا ۔ کتنا کھائے گا ۔ لڑکا ہے یا لڑکی فرشتہ جانتا ہے اور کہتے ہو نبی کو خبر نہیں ۔ فرشتہ لکھ رہا ہے ۔

بات بس آ گئی ۔ جو حدیث شامی میں ہے ۔ اسی لئے اللہ والے پیشانیاں دیکھ کر پتہ کر لیتے ہیں ۔ کہ کون صحیح ہے ۔ کون غلط ہے ۔ بنا بر مشہور واقعہ ہے ۔ امام مجدد الف ثانی نے اپنے بیٹے خواجہ محمد سعید ۔ خواجہ محمد معصوم ۔ ان دونوں کو پڑھانے کے لئے مولوی صاحب لاہور سے بلوائے ۔ نام تھا ملا طاہر لاہوری ۔ کہا بچوں کو پڑھائیں ۔ پڑھانے بیٹھ گئے ۔ آپ ایک دم ہی آ گئے دیکھنے کا لیا ؟ مولوی صاحب کی پیشانی پر نظر چلی گئی ۔ وہاں لکھا ہوا تھا ۔ شقی بدبخت ۔ آپ سمجھ گئے آگیا ہے ۔ کوئی جلد آپ ولی کی برابری نہیں کر سکتے ۔ نبی کی برابری کا دعویٰ کریں گے ۔ لکھا ہوا دیکھ لیا ۔ بچوں کو ایک طرف بلا لیا ۔ کہا بچو اسے میں نے تیار کیا استاد بدبخت ہے یا بدبخت سے پڑھو گے ۔ بدبخت سے پڑھنا نہیں چاہئے ۔ استاد بدل دیئے ہیں ۔ ادھر سے یہی تو مجدد صاحب کے بیٹے تھے نا ۔ بچوں نے کہا ابا جان ۔ اچھا

صحیح فرماتے ہیں۔ مگر کیا یہاں آ کے بھی بدبخت رہے گا۔ بدلنا چاہتے ہو تو استاد بدل لو اس کی قسمت
بدل دے۔ آپ مانتے ہیں بچوں کی بات پسند آئی۔ غوث پاک کا زمانہ یاد آیا۔ فرماتے ہیں۔ کہ میری
دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔ تو میں نے دعا کے بعد کیا تو ارادہ کیا ہے۔ انہوں کو کہا کہ تم میری دعا لکھا تو مانگو
دعا کی ایسی دعا کر کے منہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ مولانا کے ہاتھ پر ہی لکھا گیا۔ اور لوح محفوظ پر بھی لکھا گیا تھا سعید
فرشتہ آ کے لکھ رہا ہے۔ فرشتہ کس کے نور سے بنے ہیں۔ جب نبی پاک کے غلاموں کی یہ شان ہے
آقا کی کیسی شان ہو گی ــــ نہیں نہیں آپ کی بات بھی سناؤ۔
جو سچے مسلمان ہیں۔ ان کی بیویاں ان سے لڑیں۔ تو جنت کی حور آواز لگاتی ہے۔ اے حور شمائل
شخص کو تنگ نہ کر۔ یہ تمہارے پاس آنے والا ہے۔ میں جو پوچھنا چاہتا ہوں۔ جنت کتنے فاصلے پر ہے۔
اگر کوئی پیدل چلے تو پانچ ہزار سال میں وہاں پہنچے۔ پہلے تو آسمان ہو گا اوپر جنت۔ آپ اپنے گھر
میں بیوی سے لڑ رہے ہیں۔ وہ حور سن رہی ہے۔ اور وہ یہ بھی جانتی ہے۔ کہ آپ جنتی ہیں۔ اور ص
حوروں کی یہ شان ہے۔ تو جن کے قدموں کی خاک سے یہ حوریں بنیں۔ تو ان کے آقا کی کیسی شان ہو گی
قرآن کریم میں یوسف علیہ السلام کا واقعہ موجود ہے۔ بادشاہ نے خواب دیکھا۔ بھول گیا پریشان ہو گیا
نہ خواب اس کو کوئی بتاتا تھا۔ نہ تعبیر بتاتا تھا اس کو کہنے لگا خواب میں بھول گیا ہوں۔ بڑا پریشان ہوں۔
یوسف علیہ السلام نے خواب بھی بتایا۔ اور تعبیر بھی بتا دی ــــ کھیتی باڑی کا علم کس سے سیکھا۔
طریقہ بتایا یا نہیں بتایا ــــ غلہ کس طرح پیدا کرنا ہے۔ کس طرح محفوظ کرنا ہے۔ آج تک دنیا میں
وہی فارمولا چلا آ رہا ہے۔ کس نے سکھایا تھا۔ کس کلیے میں۔ کون سے کالج میں۔ کونسی ایگریکلچرل
یونیورسٹی میں جا کے وہ پڑھے تھے۔ اور نبی ہوتا ہی وہ ہے۔ جس کو اللہ سارے علم عطا فرماتا ہے۔
یہاں کسی کے ذہن میں ایک سوال آئے گا۔ کہ جب نبی کو سارا علم ہوتا ہے۔ تو پھر قرآن کا کیا مطلب
تو قرآن ہے تبیان۔ روشن بیان ــــ علم ہونا اور بات۔ ظاہر کرنا اور بات۔ قرآن کے ذریعے ساری
باتیں ظاہر ہوئیں ــــ وہ بیان ہے۔ لیکن اللہ نے نبی پاک کو سب کچھ عطا فرمایا۔ وانک لتلقی القرآن
من لدن حکیم علیم ــــ وانہ لتنزیل علی قلبک ــــ کہ نبی کے قلب پر نازل ہوا۔ نبی کا قلب تمام علوم
کا خزینہ ہے۔ اس سے کوئی بھی چیز باہر نہیں ہے۔
میرے دوستو اللہ بزرگو۔ ایک اعتراض یہ اور کرتے ہیں۔ کہ وہابی پھر مدینہ منورہ میں جو لوگ کھیتی باڑی کرتے
تھے، کھجوروں کے درخت لگاتے تھے۔ وہ نر مادہ کو جوڑتے۔ آپس میں جس کو کراس کہتے ہیں۔ قلم لگا

لگانے لگے۔ نبی پاک نے فرمایا ایسا کیوں کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس سے فصل اچھی ہوتی ہے۔ اچھا پھل آتا ہے اور
درخت تروتازہ رہتا ہے۔ تو فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔ انہوں نے نہ کیا۔ فصل جو تھی ان کی کمزور ہوگئی۔ انہوں
نے آکر شکایت کی۔ تو نبی نے کہا۔ انتم اعلم بامور دنیاکم۔ کہ تم اپنی دنیا کے معاملات کو مجھ سے
بہتر جانتے ہو۔ کہنے لگے دیکھو نبی نے کہہ دیا کہ تم زیادہ جانتے ہو۔ اگر نبی ہوتی تو نبی کہہ دیتا۔ بتانا ہے
ہنس رہا ہے جو میں نے کہا ہے۔ وہ ایسے ہی کرو۔ نبی پاک نے فرمایا تم اپنے معاملات کو بہتر جانتے ہو۔ چونکہ وہ
خبر نہیں ہوتی۔ معنی جو درست ہیں۔ جو نبی جانتا ہے۔ گو ان کو نتیجہ بنا کر دکھایا نہیں گیا۔
سنو۔ نبی پاک نے صحابہ سے فرمایا۔ ایسا نہ کرو۔ لیکن صحابہ نہیں مانے۔ اس وقت ان کا طریقہ یہی
ہوتا۔ پھر نبی نے بطور زجر فرمایا کہ تم جانو اور تمہارا کام کیا مطلب۔ کہ اگر میری بات نہیں مانتے ہو اپنی مرضی کرو
اگر نبی کی مان لیتے۔ قیامت تک کبھی پھل میں کبھی کمی نہ ہوتی۔
وہ نبی جو ایسی بکری سے دودھ نکال دے جو دودھ دے نہیں سکتی۔ جو پتھروں سے کلمہ پڑھوا دے۔
جو درختوں کو چلوا دے۔ تو کیا وہ اس کے کہنے سے پھل نہ ہوتا۔ ارے تم نے اپنے آپ مشکل میں ڈال دیا
مگر نبی کی سمجھ کو کوئی سمجھا ہی نہیں۔ سنتے ہیں دیکھو۔ سانپ اور موزے والا واقعہ سناتا ہوں۔
جب باہر نکلے۔ اچانک ایک عقاب آیا۔ نبی پاک کا موزہ پکڑنے سے پہلے اس نے موزہ جھپٹ لیا۔ اور
اوپر چلا گیا۔ اوپر لے جا کر اس نے موزے کو الٹایا۔ اس میں سے ایک سانپ نکلا۔ صحابہ نے اس کو مار دیا کہ
وہ موذی جانور کو مار دینا چاہیے کہ ایذا دینے والا جانور۔ مار دیا۔ اس عقاب نے وہ موزہ لا کر نبی پاک
کے سامنے رکھ دیا۔ نبی پاک نے اس سے فرمایا تو نے میرا موزہ کیوں پکڑ لیا مجھ سے پہلے۔ اس نے کہا یا رسول
اللہ۔ آپ اس کو پکڑ لیتے۔ لگ جاتے۔ اور اس میں سانپ تھا۔ اور سانپ آپ کو کاٹتا۔ تو تکلیف
دیتا۔ تو مجھے گوارا نہیں ہوا اس لیے میں نے پکڑ لیا۔ لیکن عقاب نے ایک سوال کر لیا۔ اگر وہ سوال نہ
کرتا تو آج بڑی مصیبت ہوتی۔ اس نے بڑی مہربانی کر دی۔ اس نے سوال کر کے سب کو جواب دلا دیا۔ اس
نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مجھے سانپ نظر آگیا۔ آپ کو کیوں نہیں نظر آیا۔ فرمایا تجھے کیسے نظر آیا
سنیے اس نے کہا کہ بے ادبی ہوئی۔ وہ مجھے نظر آگیا۔ میں آپ کو بتاؤں۔ ہوا میں پرواز کرتا
ہوا جا رہا تھا۔ تو آپ جب باہر آئے۔ تو آپ کے جسم سے نور نکل رہا تھا۔ اور وہ نور اوپر کی طرف جا رہا
تھا۔ میرا اس تجلی میں سے گزر ہوا۔ مجھ پر ساری کائنات روشن ہوگئی۔ تو مجھے آپ کے موزے میں چھپا
ہوا سانپ نظر آگیا۔ اس لئے جھپٹا مار لیا۔ حضور یہ میرا کمال نہیں ہے۔ یہ تو آپ ہی کا کمال

ہے۔ آپ کے سینہ سے نور نکلا تو مجھے نظر آیا۔ ورنہ مجھے نظر کیسے آتا۔ مجھ میں یہ کمال نہیں ہے۔ تو کسی نے سوال
کیا کہ آپ کو کیوں نہ نظر آیا۔ فرمایا رسول اللہ کا کرم ہے کہ اس نے مجھ سے چھپایا کوئی بھی نہیں۔ مگر میں اللہ کی
یاد میں ایسا محو تھا کہ میرا اس طرف توجہ نہ تھی ——— کیا مطلب کہ توجہ کا نہ ہونا بے علمی کی دلیل
نہیں ——— مثلاً آپ نے روزہ رکھا ہوا ہو۔ توجہ نہ رہی پانی پی لیا۔ کھا لیا۔ تو جب یہی یاد کہ روزہ ہے کیا ایسا
تھا۔ فوراً یاد آ گیا۔ تو بتائیے آپ کو علم تھا نہ نہیں۔ مگر توجہ نہیں تھی ——— تو توجہ کا نہ ہونا بے علمی
کی دلیل نہیں۔ قرآن شریف پڑھ رہا ہے حافظ تو یہی پارہ میں انیسویں پارے میں چلا گیا۔ پیچھے سے
حافظ صاحب نے بتایا کہ یہ پارہ ہے تو پھر دوبارہ سے پڑھتا ہے۔ تو دوبارہ سے صحیح پڑھ جاتا ہے یا نہیں۔
تو کیا اس کو اسی وقت یاد کیا۔ یاد پہلے سے تھا مگر توجہ نہیں تھی ———
عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ جو کچھ ابتداء سے لے کر انتہا تک بیان فرما
دیا ——— منافقوں کو علیحدہ کیا۔ اصحاب نے کہا۔ دیکھو یہ نبی کہتا ہے کہ جیسے ہماری خبریں
میں ہم تو اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ مگر اس کو پتہ نہیں ہے۔ نبی پاک نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے
جو میرے علم میں شک کرتے ہیں۔ سلونی عما شئتم۔ پوچھ لو جو مجھ سے پوچھو۔ میں تمہیں بیان کر
دوں گا۔ قیامت تک جو سوال ہر بات کی خبر دوں گا۔ ہر چیز مجھ سے کائنات کی ابتداء سے لے کر انتہا تک جو
چاہو پوچھو۔ میں تمہیں خبر دوں گا۔ ایک صحابی تھے۔ ان کے باپ کے بارے میں لوگ شک کرتے تھے ——— دوزخ
میں ہو گا۔ ایک دفعہ حضور نے فرمایا ——— منافقوں کو باہر نکالنا۔ نام لے لے کر ———
نماز میں خشوع خضوع میں دیکھتا ہے۔ دل کی کیفیت بھی ——— جنگ موتہ میں خبر دیکھا ———
حضرت عائشہ نے نبی پاک کے بکریوں کو دیکھا ——— بارش کو دیکھا ——— (مثنوی میں موجود ہے) جب
حضرت عائشہ کے انوار اتنے ہو رہے ہیں تو نبی کی شان کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ وما هو على الغيب
بضنين۔ یہ نبی غیب بتانے میں بخل نہیں کرتا ——— اگر نبی کو خبر نہیں تو پھر اللہ کیوں فرما رہا ہے۔
اور علوم میں جتنی خبریں ہیں نبی کو ہیں اتنی اور کسی کو نہیں ہیں گی۔ حضرت حذیفہ نے اپنی دلائل
کے بارے میں نبی پاک کی بارگاہ میں سوال کیا ——— دعا دی۔ (السلطنہ) ایک ملاں اپنے
بچوں کو پڑھا رہے کہ نبی کو علم نہیں۔ آگے جو حدیث آئی ہے تک بالاک درج ہے تو بچوں نے کہا
ابو آپ کہہ رہے ہیں کہ کوئی خبر نہیں۔ اور یہ تو سب کی خبریں ہیں کہنے لگا چپ کرو۔ (خبردار) کہا یہی طرح
ہے پڑھانا ہے کا۔ جب پوچھو یا نبی کا علم اللہ کی عطا ہے کہ ہم نبی کا ذاتی علم نہیں مانتے ———

جیسا اللہ کا علم ہے۔ اس کا کروڑواں حصہ بھی کسی کا نہیں۔ تو پھر برابری کہاں سے آگئی۔ نبی جو جانتا ہے
اللہ کی عطا سے جانتا ہے۔ اور ان کا علم مخلوق میں سب سے افضل ہے۔ صاحب قصیدہ بردہ فرماتے
ہیں۔

ومن علومک علم اللوح والقلم — حضور آپ کا علم جو ہے آپ کے علوم میں سے لوح و قلم
کا علم آپ کے علموں میں سے ایک علم ہے۔ یہ وہ ہیں جن کو نبی پاک کے صدقے چادر عطا فرمائی —
نبیوں نہیں علامہ رشید احمد گنگوہی ان۔ وما هو علی الغیب بضنین جو تفسیر لکھی ہے۔ اس کے
ثبوت دے سکتے ہیں۔ یعنی یہ پیغمبر ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتا ہے۔ ماضی سے متعلق ہو یا مستقبل
سے۔ کیا مطلب اس بات سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں۔

امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں کہ لوگ نبی پاک کے بارے میں تعجب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں
کو غیبیات کا علم عطا فرماتا ہے۔ حضرت زید نبی پاک کی مجلس میں آئے۔ تو حضور نے
پوچھا اے زید تو نے صبح کس حال میں کی۔ عرض کی یا رسول اللہ میں عرش کو ظاہر دیکھتا بیان کرتا
دیکھ رہا تھا۔ تو جب غلاموں کی یہ شان ہے تو پھر آقا کی کیا شان ہوگی۔

اشرف علی تھانوی — میں ان کا اور ان کی کتابوں کی شہرت کرتا ہوں بتاتا نہیں ہوں تاکہ ان کی پہچان ہوتی ہے
ان کی کتاب ہے حفظ الایمان — ایمان کی حفاظت کرنے والا۔ میں کہتا ہوں۔ خنق الایمان یعنی
ایمان کو توڑنے والا۔ کہ نبی پاک کو جیسا علم حاصل ہے۔ ویسا علم جانوروں اور پاگلوں کو بھی ہے

ان کی عبارت سنیں۔ وہ کہتے ہیں پھر یہ کسی نے سوال کیا۔ کہ یہ بتائیں۔ کہ عالم الغیب اللہ کے سوا کوئی ہو سکتا
ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ ذاتی طور پر۔ ایک ہے بالواسطہ۔ ذاتی طور پر اللہ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی عطا
سے بالواسطہ اگر کوئی ہو سکتا ہے۔ تو نبی کو عالم الغیب کہہ سکتے ہیں۔ اس نے کہا عالم الغیب تو نہیں کہہ سکتے
جواب کیا دیتے ہیں۔ بلکہ یہ آپ کی ذات مقدسہ پر اس علم غیب کا حکم کیا جانا — ایک ہوتا ہے اطلاق
ایک ہوتا ہے حکم۔ سوال میں یہ نہیں ہے۔ حکم کے معنی کسی چیز کو کسی کے لئے ثابت کرنا۔ اطلاق کے معنی
کسی کے لئے کسی لفظ کا بولنا — تو ثابت کرنے کے بارے میں کہ علم غیب کا حکم کیا جانا۔ یعنی ثابت کرنا۔
اگر بقول زید صحیح ہو۔ کیا مطلب میں نہیں مانتا۔ اگر کسی کے کہنے کے مطابق صحیح ہو۔ تو دریافت طلب امر
یہ ہے۔ کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب ہے۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس

میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب جیسا نبی کو ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمر۔ بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات جانوروں بلکہ بہائم یعنی درندوں کے لئے بھی حاصل ہے۔ آگے دلیل کیا دیتے ہیں۔ کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے۔ جو دوسرے شخص سے پوشیدہ ہوتی ہے۔ تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔ اس عبارت پر اعلیٰ حضرت نے ان سے سوال کیا۔ خط بھیجے کہ توبہ کرو۔ اس میں نبی کی بے ادبی ہے۔ کہ تم نے نبی کے علم کو جانوروں سے تشبیہ دی۔ وہ نہیں مانا تو اس عبارت پر کفر کا فتویٰ دیا۔

اور کوئی کیا غیب تم سے نہاں ہو بھلا — جب خدا ہی نہ چھپا تم پہ کروڑوں درود

ہر دکھ کو یاد رکھیں کہ ہم نبی پاک کی شان بڑھاتے نہیں ہیں۔ بلکہ ہم تو ان کا نام لے کر خود شان والے ہو جاتے ہیں — ہمارا عقیدہ نبی پاک کے بارے میں خود ساختہ نہیں ہے۔ اپنی طرف سے نہیں ہے۔ قرآن و سنت کے مطابق ہے۔ اور ہم جانتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے الا من ارتضیٰ من رسول۔ الا من کو چاہتا ہے۔ اپنے رسولوں میں سے چن لیتا ہے۔ اسی کو علم عطا فرماتا ہے۔ فلا یظہر علی غیبہ موجب اللہ فرماتا ہے اپنے رسولوں کو اطلاع دیتا ہے۔ تو پھر انکار کرنے والے کون لوگ۔ پیارا سا نقطہ اور بیان کر دوں۔ دو لفظ آئے ہیں قرآن میں۔ ایک آیا ہے مفاتیح۔ مقالید۔ پہلا حرف کیا ہے م۔ آخری حرف کیا ہے ح۔ مقالید کا پہلا حرف کیا ہے م۔ آخری حرف کیا ہے د ان چاروں حروف کو ملا لیں تو کیا بن گیا۔ محمد۔ یہ نقطہ علماء نے نکالے ہیں۔ یہ غیب کی چابی سرکار ہے۔ جس کسی کو غیب ملے گا بارگاہ رسالت سے ملے گا

مشکوٰۃ میں حدیث۔ کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا۔ جو کچھ آسمانوں، زمینوں میں جو کچھ تھا۔ ایک نے کہا۔ ہاتھ رکھا۔ تو علم ہو گیا۔ اب تو نہیں رہا۔ میں نے کہا۔ ہاتھ رکھا ہی ثابت کر دیا۔ رکھنا تو ثابت کر گئے۔ اللہ اللہ وہ کہاں ہے ولا الآخرۃ خیر لک — نبی کی شان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کتنا جانتا ہے۔ وہ دینے والا جانے یا لینے والا جانے۔ ۔۔

Abbas

۳ — ۲ — ۲۰۱۴

۲ — ۴ — ۱۴۳۵

۱۶ — ۱:۳۰ (PM)

سوموار

نور و بشر

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین ۔ قل انما انا بشر مثلکم ۔ اس مسئلہ کا نام دیا ہے ۔
تمام مسئلے کو لوگ ہیں ۔ اللہ نبی کے تمام کو اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں ۔ جو کچھ ہم بیان
کرتے ہیں قرآن اور سنت کی روشنی میں ہوتو ہمارے لئے سعادت ہے ۔ یہ تو اللہ توفیق دیتا ہے ،
کہ تھوڑا سا باب اس کے نبی کی محبت میں ہم بیان کریں ۔ ورنہ ہم تمام مسئلے کو جانتے نہیں ۔
اللہ کے سوا کوئی جاننے کا دعویٰ کر سکتا نہیں ۔

ایک انسان کو اگر جانور کہا جائے ۔ مقصود ۔ جانور کے معنیٰ جان والا ۔ یہ لفظ
انسان کے لئے ۔ جب انسان کو یہ پسند نہیں ۔ تو نبی کے لئے یہ لفظ استعمال کیوں کیا جائے
جو رب کو پسند نہیں ہے ۔ کہاں انسان کی پسند ۔ کہاں رب کی پسند ۔

اللہ تعالیٰ نے بقرہ ۱۰۴ میں یہ لفظ سے منع کیا گیا ہے ۔ راعنا ۔ نہ کہو ۔ یہودی کا یہ
لفظ کرتے تھے ۔ جس لفظ کی آڑ میں محبوب کی بے ادبی ہوتی تھی ۔ وہ الفاظ منع کر دیا ہے ۔
جو بات اپنے باپ دادا کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا ۔ وہ نبی کے لئے نہیں سن سکتے ۔
جو آپ کو ماں کی گالی دے تو اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ۔ تو نبی کے بارے میں کیا خیال ہے جو
مختلف عقائد ۔ گورنمنٹ نے یہ فرقہ واریت نہ سمجھو ۔ خود آپ کیا کرتے ہیں ۔ اپنا دشمن ۔
اللہ نے اپنے نبی کو نور بنایا ہے ۔ قرآن کی تمام تفسیروں سے مراد ۔ نور سے مراد نبی پاک ۔
صحابہ میں واقعہ فاطمہ ہے ۔ جب کہا جاتا ہے ۔ سوال ۔ آپ نے اللہ کا لون آئی کیا ۔
مولانا رشید گنگوہی ایک میں ذکر ہے ۔ نور اور کتاب ۔ سے مراد کیا ہے ۔
عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں ۔ عبدالرشید گنگوہی لکھتے ۔ امداد السلوک میں لکھتے ۔
اللہ نے حضور کی شان میں فرمایا ۔ نور سے مراد حضور کی ذات ہے ۔ عربی میں جمع نہیں ہو ۔
ایک آیت سنا ۔ اب ہم کریں ۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ ۔ ولو کرہ الکافرون ۔ تابعین سے ۲۰۰
تک مفسرین کو پڑھیں ۔ کافروں کے ارادے ۔ اللہ ۔ اللہ ہمیشہ پورے رہے ارادے ۔
اب تیسری آیت ۔ اللہ نور السموٰت والارض ۔ (نور) اس سے مراد کیا ہے ۔ مفسرین ۔
ــ شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا

تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا ۔

چوتھی حدیث ۔ المصنف ۔ امام عبدالرزاق ۔ امام بخاری کے استادوں کے استاد ہیں ۔ اس حدیث نور

عبداللہ کے بیٹے جابر نے سوال کیا ساری کائنات سے پہلے — تیرے نور کو بنایا —
جس پر کہ عقیدہ ہے سب کو پتہ ہے کہ کون سی چیز بنی ہے — وہابی نہیں مانتا نہ مانے —
عبدالحق محدث دہلوی — جن کے بارے میں اشرف علی تھانوی نے لکھا — حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم —
نبی پاک نے بھیجا — دربار رسالت کی — جاؤ ہندوستان — دین کی تبلیغ —
اب تو میری قبر کو دیکھتے — وہاں جاؤ گے تو روزانہ دیکھا کرو گے — اپنی کتاب مدارج النبوۃ
اول ما خلق اللہ نوری — تیسری حدیث — انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری —
اللہ اگر میں نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا — مطلب یہ ہے کہ اللہ نہ ہوتا تو میں نہ ہوتا میں نہ ہوتا عالم .
ے وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا — وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو.
جان ہیں وہ جہان کی — جان ہے تو جہان ہے.
چوتھی حدیث مشکوٰۃ — ہر عالم پڑھتا ہے — جبرائیل حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوئے — آپ جبرائیل تیری عمر
کتنی ہے — یہ ہے علمی کی دلیل — اس نے بھی ملائکہ سے پوچھا قرآن پاک میں کیا ہے — کہا مجھے
پتہ — استاد بھی پوچھتا — یہ پوچھنے میں بھی حکمت ہے — حجابات میں ستارہ
دیکھا — ۷۲ ہزار مرتبہ دیکھا — وہ کوکب نورانی تو میں ہی تھا — کیا ستارہ نور ہے
(1) اعتراض — اگر اللہ کے نور سے علیحدہ ہوا — کیا اللہ کا نور کم ہو گیا — آدم علیہ السلام کے اندر
روح پھونکا — کیا روح کم ہو گئی — نہ روح کے ٹکڑے — نہ نور کے ٹکڑے — فیض سے
نور پورا کیا — چراغ جلتا — سو کو روشن کریں تو کیا پہلے میں کمی —
یہ دلیل کہ پاس علم نہیں ہوتی — بازار سے ملتی تو خرید کے لے دیتے — نور کی ضد
ظلمت — کہا نبی کو ظلمت — ایمان والا ہے —
اللہ فرماتا ہے نور نبی فرماتا ہے نور — اب ماں کی بات سنیں — جب نبی کی ولادت
ہوئی — خرج منی نور — ہر کپڑے میں پہنی جی — تو شام کے — رہو اپنے
میں حکمت — بچے کی ٹکٹ — تو بچے ہی رہو — ماں بننے کی کوشش نہ کرو —
ے آج سید دیتی ہے کیا سہانا نور ہے — آ گیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے —
(۲) نور اور خاک کیسے جمع ہو سکتے ہیں — بچوں کو پتہ ہے جگنو — وہ کیا خاکی ہے پاس
اس میں نور — پایا — جو اللہ اپنے کیڑے میں نور رکھ سکتا ہے — وہ اپنے محبوب میں کیوں نہیں رکھ

انسان دیکھتا ہے ہاتھ نہیں ۔ مکہ میں ہاتھ جبل نور ۔ پہاڑ کو نور مانتے ۔ جس تک قدم آتے ۔
آج نہیں مانتے کل مانیں گے ۔ پیچھلا یوم یقول المنافقون ۔ کانو اللہ عنہ کا فرق ۔
مرد اور عورت کا فرق ۔ جو تکبر ہیں ۔ واذ خلوا الی شیطینہم ۔ انظرونا ۔ آنا ہم کسی
انداز والے سے کہ ہمیں نظر کرو تو کہتے ہیں شرک ہے ۔ بدعت ہے ۔ قیامت کے دن مانگیں گے ۔
جب قیامت میں مومن عورتیں مرد چل رہا ہے تو سے تو ان کا نور بھی چلے گا ۔ قرآن میں اللہ مرد مومن
اور عورت کو نور دے رہا ہے ۔ قرآن پڑھتے ہیں مگر ان کو کچھ نہیں آتا ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے
ہی فرمایا ۔ یہ قرآن کا پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ۔ (حدیث میں ہے)
نور مانگیں گے ۔ مومن کا جواب ۔ جہاں سے آئے ہو وہاں ۔ وہاں جا کر نور کا سوال
کرو ۔ یہ نور بارگاہ رسالت سے ملتا تھا ۔ جو نہیں مانتے تھے بعد مانگتے ہیں ۔
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا ۔ نور دل کا پڑا دے ڈال صدقہ نور کا ۔
فقیر کی دعا ۔ مانگنے والے جاتے ہیں ۔
جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا ۔ نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا ۔
ہمارا کیا عقیدہ ہے ۔ میری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا ۔
مسلمان کے پاس اسلام کا نور ہے ۔ قرآن کا نور ہے ۔ ایمان کا نور ہے ۔
حضور تو سراپا نور ہیں ۔ اگے نور بنا دیا ۔ پہاڑ پہ قدم رکھا ۔
وسوسہ اعتراض ۔ نور کھاتا پیتا نہیں ۔ حضور تو کھاتے پیتے تھے ۔ کیا لکڑی کھاتی ہے ۔ قرآن
حضرت موسیٰ کی لاٹھی ۔ سانپ کا بننا ۔ نبی نور تھے ۔ جو جس حالت میں آتا ہے وہ
تقاضے پورا کرتا ہے ۔

Abbas

۳ : ۵۱ — ۳۸
AM

۳ — ۲ — ۲۰۲۴
۲ — ۸ — ۱۴۴۵

پیر

۱۹۸۷

وقیل للذین اتقوا ماذا انزل ربکم ــــ المتقین ــــ النحل ۳۰ : ۱۴ تہا ــ کہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ
شرک بھی جاری ہیں۔ اس کا جواب دے رہا ہوں ــــ عقیدہ کسی قول سے نہیں بنتا ــ قرآن و حدیث
مسلمان صرف اللہ کی عبادت کرتا ــــ اللہ کے سوا عبادت کرتا وہ مسلمان نہیں ــ
وہابی کہتے ہیں ــ کہ تم لوگ قبروں کو سجدہ کرتے ہو۔ طواف کرتے ہو۔ پھول چڑھاتے ہو۔ چادریں ڈالتے ہو۔
قبروں کے سامنے ہاتھ باندھ کے کھڑے ہوتے ہو۔ قبروں کو چومتے ہو۔ چھوتے ہو۔ ان کو زندہ مانتے ہو۔
ان سے مدد مانگتے ہو۔ ان کو تصرف کرنے والا مانتے ہو۔ وغیرہ وغیرہ ــــ
ہم لوگ اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتا ــــ سجدہ تعظیمی ہمارے ہاں جائز نہیں۔ اگر کرتا ہے
تو گنہگار ہے ــــ حرام ہے۔ وہ کافر نہیں ہوگا ــــ طواف ــــ اللہ کے گھر کے سوا طواف
ہم اس کو بھی درست نہیں کہیں گے۔ ــ کافر نہیں ہوگا ــ قبر کو سجدہ تعظیمی کرنے والا گنہگار ہوگا ــ
امام ابن تیمیہ ــ اس نے بھی کافر نہیں لکھا قبر کو سجدہ کرنے والے کو کافر ــــ جب کلمہ پڑھتا ہے
اللہ اقرار کرتا ــــ قبر کو چومنا۔ لپٹ جانا۔ چھونا۔ یہ صحابہ سے ایسی بات نہیں جا سکتی ہے کہ
ــ تعظیم کے لیے جھکنا۔ اٹھنا ــــ کوئی ایسا کام جو جھکنے کے بغیر نہیں ہو سکتا وہ منع نہیں ــــ پاؤں
مصافحہ کے لیے۔ چوما ــــ حضرت عثمان بن مظعون کی وفات پر نبی نے جھک کر چوما ــــ
حضرات صحابہ کرام نبی پاک کی قبر پہ آتے۔ ابو ایوب۔ حضرت علی۔ حضرت بلال۔ حضرت فاطمہ آتے۔
اعرابی کا آنا ــ وغیرہ ــ تعظیماً کھڑے ہونا یا ہاتھ باندھ لینا ــــ یہ عبادت نہیں ــ
جو شخص کافر نہیں وہ اس کو کہنے والے کی طرف کو ــــ مسلمان قبر پرست ہوتے تو پہ قبر کی
پوجا کرتے ــــ اولیاء علماء کے مزارات موجود ہیں ــــ اللہ کے دوست ہیں ــــ
ــ مسلمان زندہ مردہ قابل تعظیم ہے ــــ ام المومنین عائشہ قبر رسول پہ جانا ابوبکر صدیق ــ
ان سے اسلام کا امت کو حصہ ملا ہے۔ قرآن میں کسی شان موجود ہے کہ ــ وفات کے بعد اگر کوئی
لا علم ہوتا۔ تو پردہ کیوں کیا ــ بتا دیا ــــ مسلمان کی عزت باقی ہے ــ عورت
کے سر میں کنگھی کرنا۔ ام المومنین نے انا یا تکلیف کیوں دیتے ہو ــ زندہ کو تکلیف ہوتی ہے
قبر کا ــ تو تکیہ ــ حضور نے فرمایا ــــ ہم صحابہ کے طرز عمل کو دیکھتے ہیں ــــ
خاصی اہل کا دید ختم ــ ۔ نوجوان کا مسجد میں آنا ــ عورت کا سینہ کوٹنا ــــ
جنازہ پڑھنا ــ ہم ملکوں کا فاتح ــــ بزرگوں کی قبر پہ آتے ــــ آج لوگ کہتے ہیں ــ بندہ مر گیا

بلاوہ جو گزر گیا — دو جنتیوں کی بشارت — مشرد والے سے سوال ۔ پتھر چلا ۔ بات کیا —
وہ صحابی تھے ۔ بنی کی کشتی سے شان ہو گئی — اسماعیل نے کہا ۔ کہ بنی مر سمر مٹی میں مل گیا —
(B) حضرت جنید بغدادی نے ایک لڑکی پاگل کو درست کیا — وہ بدالدین علامہ نے لکھا ہے —
آپ نے سلام کیا ۔ اس نے آپ کا نام لیکر جواب دیا ۔ آپ نے سوچا ۔ میں تو اس کا نام تک جانتا نہیں —
جس نے بھیجا ہے اس نے نام بتا دیا ہے — جو مسلمان ہوئی — اور خانہ کعبہ اس لڑکی کا طواف
کر رہا تھا — ہر مومن کی عزت کعبے سے زیادہ ہے — غوث الاعظم کہتے ہیں
کعبہ ہر جمعہ کا طواف کرتا تھا — اعلیٰ الحق —
حضرت اصحاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف — کعبہ کرتا ہے طواف در والا تیرا —
اس لڑکی کی روح کا پرواز کرنا — گاؤں مسلمان ہو گیا — ہم میں والے ایسے جنہوں نے
مشرکوں کو مسلمان بنایا ۔ اور ہم مسلمان کو مشرک بناتے ہیں — شاہ ولی اللہ محدث نے
فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں کہ کامل ہے ۔ اس دنیا سے گزر جاتا ہے — لوگ سمجھتے ہیں کہ کوئی ایسا نہیں ہے —
پہلے سے بھی زیادہ کمال تر ہو جاتا ہے — حضرت زکریا کا اندھے علماء نے ثابت بنانے کے بارے میں لکھا — ابو سنان
ایک اینٹ گر جانا — کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں — (قضا کی نماز) قضا کی دعوت میں
میں — شیخ ابوالخیر اقطع — روشنی کا ملنا — اگر سنتے نہیں ہو کہ کیوں رہے ہو — میں اپنی کوٹھری کی
دھڑکن کی آواز سن جاتی ہے — بنی پاک سنتے ہیں ۔ ان کی دعا سے علماء بھی سنتے ہیں —

—

٢٠١٤ — ٢ — ٤
١٤٣٥ — ٤ — ٣

٣ : ٣٠ — ٥٠
(am)
منگل

وہاڑی

مولانا مسرور عثمانی

میلاد النبیؐ

لقد من اللہ علی المومنین — درود شریف کی فضیلت — جس نے ایک مرتبہ درود پڑھا اس طرح ستر ہزار
جنت کے داخلے کے وقت اس کا کندھا میرے کندھے سے ملا ہوگا۔

ے آئے نبی پیارے چمکے قسمت کے چمکے تارے — ہوا فضل رب اکبر ملے دلربا ہمارے
وہ تاجدار آیا شان نہ جس کا سایہ — جس کی گرد راہ کو نظر سے چومو ملک سارے
ہر طرف تھی تاریکی معصیت و زندگی — آیا چاند آمنہ کا جگمگ ہوئے نظارے

تمہید — آیت کا مفہوم — ایمان والوں پہ احسان — کفار مکہ نبی کی بارگاہ میں آتے ہیں
کہ ہمارے لئے زمین سے چشمہ نکالو — پھر ہم ایمان لائیں گے — بنی اسرائیل میں 91 تا 93 میں ذکر ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں فرماتے — میں بشر رسول ہوں — اس کو کوئی اختیار نہیں۔
مقام حدیبیہ پر مسلمانوں — پانی کا انتظام — اپنے آگئے — وہ پیاسے تھے —
پیالے میں ہاتھ رکھا — جابر سے پوچھا — ایک لاکھ بھی ہوتے تو — کافروں نے کہا۔
انگلیوں کے بیچ میں سے پانی دیا — کافروں اور مسلمانوں والے دیکھو —

ے جہاں جو دیکھا اور آج وی دسدے نہیں۔ جو سب رب رسول دسائے او دہی وسدے نہیں۔
کوئی سوچنی سوچ نبی دیاں یاراں دی — ہر مشکل دا حل طرف بلی دے نہ سرے نہیں —

وہ بہت خوش ہیں اللہ پر ایمان تھے۔ ایمان والے تھے۔ جان گئے کہ یہ پیاسا مشکل حل ہوتی ہے۔ نبی پاک
نے بھی ان کو [illegible] فرمایا — میں تو صرف ہدایت دینے کے لئے آیا ہوں — کوئی چشمہ جاری کرنا
لئے نہیں آیا — جس پر احسان ہوا ان کو جلوے نظر آتے ہیں — جن پر احسان نہ ہوا وہ باتیں
کرتے ہیں — کافروں کا خیال اور [illegible] — اگر لکڑی کا تنا اپنا بن گیا ہے تو اس کو بھی زندگی
ہم بنا — لکڑی کو کہا — جہاں تو پہلے تھی وہاں لگا دیا جائے — (علم غیب [illegible])
جنت میں لگا دو — کافروں کو منع ہے — مگر لکڑی کے لئے دامن محبت کھولا فرمایا اگر تو چاہے
حضرت سلمان فارسی کی بار بار بھی نبی پاک کا رحمت کا دامن — دیئیوں کے بیچ لگائی جائیں —

ے جہاں جو دیکھا — حضرت سلمان فارسی کو جبرائیل نے عربی زبان — یہودی کو بتا
یہ تو عربی [illegible] کر آیا ہے — یہودی کلمہ پڑھ گیا — سلمان فارسی کو عربی بولا —
سوال — لباب دین کا ثمرات — تنویر مل گئے۔ باز کو جو کرنا — ذوق نعت شب معراج پر

ے میں نئیں لیا اساں عشق دا چوڑا جیڑا اکھی میلاد نہ ہوئے —

؎ تے مل گیا دلدار اساں نوں میرا کدی جدا نہ ہووے
دیکھ لیا اے حُسن عشق میرا کدی فنا نہ ہووے ۔
اعظم عشق نماز ادا تھی گئے ہر گز قضا نہ ہووے ۔

اللہ نے احسان فرمایا ۔ محبوب عطا کیا ۔ عرب شریف کے مسکین محبت والا ۔ میں مکہ کا ۔ قربان ۔ اہل خیر کا فرمایا ۔ جتنے بنی فرمایا حُسن والے ۔ ایک طواف کرنے والے ۔ کہ بنی پاک سے ملا یا ۔ پاکر ہم پر سایا تھا ۔ ہر طرف ۔ اس کے پیچھے پھر گیا ۔ پیچھے دیکھا اس کو کیا پتہ کہ کون ہے ۔ جو اونچی زبان سے سبحان اللہ کہے ۔ اگر تو سوہنا زیور تنہا آئے میں شکایت کرتا اپنے حبیب سے ۔ مجھے تو طلب نہ ایسا آپ نے فرمایا اپنے بنی کو پہچانتا ہے ۔ اس نے کہا طواف کے بعد شکر کرتے ہیں ۔
لی منتہٰی فی الدنیا و شفیعٌ لی الاخرۃ ۔
؎ جو سوہنا سب سوہنیاں نالوں اوہ میرے کملی والا اے ۔
پڑھ لو جو سکدے آں تے تسی آیا کے ۔ اوہ مسلماناں دا ادب رب تو انگلی لا اے ۔ نالے رستہ حق تو لاتو ڑ سے گئے سورج تو ڑ موڑے گئے دل دکھیاں دے جوڑے ۔
اوہ ایسے خلق نرالا اے ۔

اللہ نے احسان فرمایا سب سے افضل اکمل ۔ اعلیٰ محبوب عطا کر دیا ہے ۔ جو میاں گئے اللہ پیچھے اللہ الیٰ نے حبیب عالم کے تو فرمائے نگہی ۔
؎ جھولی بے گلی ہے ۔ بگڑی ہے بنا کے ہے ۔ پوچھو کوئی بے مقصد ارمان بھر دیا ہے ۔
واقعہ ۔ تاجر آئے ہیں مدینہ پاک میں ۔ سن سن کر کلمہ پڑھنا ۔ ابھی دیکھا نہیں تھا ۔ بنی پاک ایسے خریدار بن کے چلے آ رہے ہیں ۔ اونٹ کا مہار پکڑ کر چلے ۔ جانتے نہیں ۔ بنی پاک نے دکھایا ۔ تاجر کی عورت نے کہا میں ضامن ہوں ۔ میں سونے کی جھولیاں بھر کر ابھی باتیں کر رہے تھے ۔ حضرت بعد کا کھجوریں دو ہاتھوں کی کر کے آئے ۔ اللہ کا نام نہ لیا ہے ۔ کہاں کے بعد نکلیں تو ۔ بیوی سے پوچھا ۔ اس نے کہا ۔ میں نے چہرے کی طرف دیکھا ۔ ؎ جو سوہنا سب
؎ ام معبد کے گھر میں کمال ۔ دودھ کی نہریں ۔ ابو معبد نے پوچھا ۔ ان برکتوں کے کمال لفافے کا کتا بوں میں کیا ہیں ۔ اس نے حسن و جمال بیان کیا ۔ اس کا قسمت پر کائنات کا الٹا بار ...

جب کے آگے میں رسول اکرم تشریف لائے گا - اپنے شوہر جو نبی پاک کے حسن و جمال بیان کیا ——
اگر خاموش رہتے تو قرار - بولے تو معلوم ہوا کہ موتیوں کی لڑی ٹوٹ گئی ہے — میں اس کا بات
بڑی لوگوں سے سنتی تھا — جو سوہنا سب سوہنیاں نالوں —
واقعہ - مدینے شریف کی گلی سے گزر رہے تھے — مدینہ پاک کی فضیلت - اس کی دعا
کبھی رد نہیں —— موسیٰ علیہ السلام نے امت کا ذکر کیا تو دعا کی رب مجھے امت بنا دے —
خدا بے مدینے کا دھوکے جا دسا مینوں میں روضے تے پانواں سوہنے سوہنے -
ادب نال سلام عرض کرکے تے دکھڑے سناواں سوہنے سوہنے -
میں سوہنے دے در دا ہیں کہ سوالی انکھاں ناں چوّاں میں روضے دی جالی.
دنیا دا کی گھر بے - سرکار دی گلی میں پڑھ پڑھ کے صلاواں سوہنے سوہنے -
میں مدینے اودھیاں لوں میں وارے اودھیاں لوں -
موسم کوئی بھی ہو - گنبد کا ہرا اچھا ہے — قبلہ رینی - باب بقیع سے باہر نکلتے ہیں -
مدینے دی بستی جیوں چھوڑ کر یاں نہیں - اوہ گنبداں ہاں ہوا ول سوہنے سوہنے —
مسجد و منارے - تے پیغام جنے اپنا لا —— جب سے چھوڑ دیا ہے - دنیا دشمن ہو گئی ہے
لو لگا لو مدینے کے ماہتاب سے جس کی کرنوں سے ہے قبر میں روشنی
قسمت ہے جو گھروں میں اندھیرا کرے - آج کی روشنی کا بھروسہ نہیں
بلال کا گھر میں چھپنا —— جنت میں پہنا جنت میں ان روشنی کو دیکھتے رہیں گے - عثمان غنی نے
ایک شخص سے ... کے لیے جوتی پہنی ہے اس کی ... ہے جس کے تلوے کی چمک اٹھتی ہے - تو
چہرے کی چمک کیا ہو گی —— تو کعبہ کا کیا حال ہو گا — یہ وہ روشنی ہے جس سے قبر میں روشنی
سیدنا صدیق اکبر قیامت میں جا رہیں تو پوچھا جائے گا آپ کے سوا ہر کسی کو کھڑا ہونا لازمی ہے
جنت میں جمعے کا دن اس کا دیدار — جنتی جنت میں جا کر بھی علماء کے محتاج رہیں گے
علماء نہیں تو وارث —— نبیاں دے سلسلے دا وارث — جنت میں اعلان ہوگا کیا چاہیے
ہے اس نعمت کا سے درخواست - علماء جب بھی دیدار کریں گے —— آپ کے دیدار تمام ہوا
ہے - آپ نے محبوب کے لیے —— جبرائیل کو فرمایا کہ جبرائیل بہتر عمر کی فضیلت - لوح کی عمر -
پیغمبر دو دی نے مسلم ہوں کو دعوت کیا جا بیان کرنے ... ہر کوئی بیٹی کو ... نکاح میں دے دیا ——

جن حضرات نے بیٹھ کر سات کے اندر دو رکعت میں قرآن پاک ختم کیا۔ عثمانؓ۔ تمیم داری۔ سعید بن جبیر۔ امام اعظم وغیرہ،

۹ — ۳۲ — ۴۸

منگل ع

۴ — ۲ — ۱۴۳۵

شانِ رسالت

منور عثمانی (مریدکے)

قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین ہ

اہل زمیں کا پیارا — عرشِ بریں کا تارا — دونوں جہاں کا دولہا — محبوب ہے ہمارا۔
یہ جو شہ جہاں ہیں — بڑی مہربانیاں ہیں — پیارا در ہے سید کا — یہی آسرا ہمارا۔
رحمت کا ہے خزینہ — سرکار کا مدینہ — ہوتا ہے ان کے در پر — کونین کا گزارا
میں بے آسرا نہیں ہوں — سن لو جہان والو — وارث میرے نبی ہیں — میں نہیں ہوں بے سہارا۔
کبھی میرے گھر بھی آؤ — میری بگڑی کو بناؤ — آنکھیں ترس رہی ہیں — لئے دید کا نظارا

ایک مرتبہ جنازے کی میت — جنت اور جہنم کے بارے میں سرکار کو بتایا۔ (وجبت) جس کو تم اچھا سمجھتے ہو وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ جب اکٹھے مل کر پڑھیں گے تو اللہ کے نزدیک اچھا ہوگا۔

تمہید — قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین — نبی پاک کا ذکر کرنا — مہربانیاں دا ذکر کرنا — قدر کی نگاہ سے دیکھنا۔ اہل ایمان کا حق ہے کہ کائنات میں جتنے پیار رشتے ہیں سب اس کے بعد ہیں۔ نمبر ۱ جابر سے روایت — میری اور تمہاری مثال۔ رات کے وقت نے آگ جلائی — تم مجھ سے دور بھاگ کر — باپ کی مثال — (۲) ابوہریرہ سے روایت کوئی اب مومن نہیں کہ اس کی جان سے بڑھ کر مالک نہیں — چاہیے تو یہ تھا کہ آپ پڑھ و النبی اولی من انفسہم — ساری زندگی ہم شکر ادا کرتے رہے تو نہیں کر سکتے۔ سب سے بڑھ کر مالک کا — جو ایمان والا فوت ہو جائے۔ میں اس کی وراثت کا مالک نہیں

میرا اس کا زمانہ میں ادا کروں گا — جب ہمارے ہاں کوئی فوت ہوتا ہے تو صرف اعلان کیا جاتا۔ بعد میں شعر۔

ہے جیہا جے پتر اس تے رہا نہ ہوندے — بیماراں نہ ہوندیاں نکلاں نہ ہوندے۔
ایہہ پتر اسے نوں ملیا اسیں پار اترے — جے نوں با ہتھ نہ پھڑدوں کنارے نہ ہوندے۔
ایہہ زندگی بحاں دے سمندر وچ ڈبدی — جے پتر بنی جی سہارے نہ ہوندے۔
جے بنڑی کالی کملی والا ہو نہ ملدا — تے یتیماں دے کدھرے گذارے نہ ہوندے۔

قیامت کے دن باپ بیٹا سے دور ماں بیٹے سے دور ہوگی وغیرہ لیکن — اللہ تعالیٰ نے فرمایا قد جاءکم من اللہ — نور سے مراد نبی پاک مراد ہیں۔ علماء تفسیر فرماتے ہیں علماء دیوبند نبی پاک نور ہونا آج کا عقیدہ نہیں۔ ابن عباس ان کے لیے دعا — نماز تہجد پڑھتا — تمام تفسیروں میں — نور سے مراد نبی پاک مراد ہیں — یہ عقیدہ صحابہ کرام سے لیکر آج تک عقیدہ ہے

نور نبی دا لیہندے چڑھدے تے من گئی خلقت ساری
کی ہویا جے کوئی منہ کالا ہویا شیطاناں انکاری

عارف کھڑی والے فرمانے۔

لوح و قلم تے عرش کرسی تے نہ سورج چن تارے۔
اے دونوں نور محمد والا سیاں دنیا اسی چمکارے۔

تمام علماء تفسیر جنہوں نے قرآن کی اشاعت رضا واسطے ہی صاحب نے کیا — نور سے مراد —
(۱) حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا — شکم مبارک سے نور ظاہر ہوا — (۲) آدم علیہ السلام کو نور نظر آیا۔ ناخنوں میں نور تھا — ھذا ابنک احمد — اپنے بیٹے شیث سے وعدہ۔
فاطمی المعظم والی حدیث — عرش پہ کلمہ شریف۔ اور تو یہ — لولا محمد —

کرم آج بالاتمام آگیا ہے — کہ لب پہ محمد کا نام آگیا ہے۔
جس کی زبان پہ یہ نام آگیا ہے — میرے پاس کچھ بھی نہ تھا روز محشر نبی کا وسیلہ ہی کام آگیا ہے

جو سمجھا ہے کہ میرا یہ کام وسیلے سے ہوتا ہے — وہ بیکار —

اے دو دو کی بارش کون دیکھا نہ ہم — کہ آج انبیاء کا امام آگیا ہے۔

(۳) عصر کی نماز کے بعد خواب کے بارے میں پوچھا — صحابہ نبی پاک کے پیچھے نماز پڑھ کر آج میں نے دیکھا ہے — صحابہ نے خواب بیان — خدمت میں ثابت نے عرض کیا

میں نے دیکھا - آپ کو دیکھا ہے ـــ رات کو شادی کے بعد ـــ اور کبھی دیکھا - خوب بڑی ہے
سلطان باہو نے فرمایا ہے

؎ نہ جیم جوال مڑے دا طالب تے میں ہور مراد نہ منگاں ہو
منہ چھوٹا تے گل ودھیری تے میں عرض کریندا سنگاں ہو۔
تے کوکنگنی میندوں باکلیے دا تے لوڑ نہیں کجھ ونگاں ہو۔
تے ہوں رنگ عشق دا سونہا دیویں باہو تے میں تن من اپنا رنگاں ہو۔

سمیعہ کا اشتیاق - خدیجہ خاموش ہیں ـــ میں حکم دیتا ہوں ـــ آپ جو کچھ نے پیش میں
خوب ہوا - دوزانو - مصافحہ کو دیکھا ہے ـــ کائنات میں سب سے حسین ہے خوبصورت
کی ذات ہے ـــ

(۲) حضرت خدیجہ نے آنکھیں چرا کے دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے ـــ اس منظر میں تھے کہ خواب کی نوکیں
اب سارے صحابہ کے سامنے جھوم لے ـــ جس طرح خواب میں جھوما ـــ کہاں میں اور کہاں آپ کا چہرہ۔
خدیجہ بیمار ہو گئے تو سرکار اس کی تیمارداری کے لئے چلے گئے ـــ بیماروں کا پتہ لینا -

؎ ہیں رحمت کے بادل کریمی کی گھٹائیں میرے مصطفیٰ کی جو پیاری ادائیں۔
ملک والے بھی فیض اس در سے پائیں فرش والے بھی ان پر قربان جائیں۔

جو کسی بیمار کے لئے گیا جب کو گیا تو ستر ہزار فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں ـــ بیمار کو پاک کر دیا
بیمار ہونے ـــ بیماروں کی وجہ سے ہاتھ جائے کرتا ہے اللہ کی بارگاہ میں ذکر ـــ سرکار خدیجہ
واپس آئے - صحابہ گزر رہے دروازے سے دیکھا ـــ خدیجہ کے چہرے سے اپنا چہرہ نظر آیا ـــ ہم سایہ تھا۔
لوگ بیمار ہوتے ہیں تو رنگ تبدیل ہو جاتے ہیں ـــ ہم نبی کے ہاتھ کی برکت سے میرے چہرے کو پایا گیا۔
جن کی ستون - مقدمہ کرم ـــ

؎ تاروں نے ضیاء پائی سرکار کے صدقے سے گلشن میں بہار آئی سرکار کے صدقے سے۔
اعمال ہے ہم سے ہم کو تو جلا دیتے رحمت کی گھٹا چھائی سرکار کے صدقے سے

... کی برکات ـــ حضرت معاذ ـــ ان کی امی کا نام ... - حضرت معاذ کی بیوی کے چہرے پر برص
کے داغ ـــ پہلے تو صبر کی بات - اس کے بعد فرمایا - چل اس بارگاہ میں ـــ نبی کریم کے ...

؎ یہ مرض ... شعر ... میں شفا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمایا وننزل من القرآن ما هو شفاء

۹ — یہ مریض مر رہا ہے تیرے سہارے جی رہا ہے — آ طبیب جلدی آنا — مدنی مدینے والے
پھر آپ نے یوں بیان کیا — سن الیقین ہے — حجرے کو سر پر رکھا — فرمایا اللہ معاف کر یا رب دیا۔
— حضرت ام جمیلہ کی بینائی جا رہی تھی — اسکا بیٹا محمد بن عبدالمطلب کا — ہاتھ جل گیا — یا بندی الٹی
جلدی جلدی گلیوں سے گزرتی ہوئی — (یہ مریض مر رہا ہے) — ام جمیل آکر حکیم کی بارگاہ۔
تو کئی ماہ گزر جاتے — بس دیکھ لیا — (یہ مریض مر رہا ہے)
جب — کے پاؤں پر نگاہ ختم ہو جاتی — یہ نبی کی دربار کا وہ پیارے جلوہ —
جب نبی پاک نے پوچھا ہوگا — اگر کوئی ہے یہ بیماں سے تو کچھ نہیں مل سکتا — (نقطہ)
مثنا توجہ اجاں والوں کو ہے — کافروں نے مطالبات کیے — (وہی نقطہ ایمان کا پیار)
— سونے کا مطالبہ کرنا —

۹ — مینوں ایناں جناں پاک نبیاں تے کوڑے دلاں دا اہہ سدا نہ شاد کمینہ رہیا
دلوں منیاں جناں جب تاکیں — دو جگ دے وچ سدا آباد رہندے۔
تے حق سچ دا نال جو ویر رکھن — بے برکت اوہ نامراد رہندے۔
اللہ نبی دی نام توں ایہہ مٹ گئے جو حشم رب دی اوہ زندہ باد رہندے۔
میری آنکھوں کی بینائی — میرے نبی نے پوچھا ہوگا — اسباب دین کے اللہ —
نبی پاک کی ہجرت سے پہلے مکہ سے ہجرت جارہے تھے — اونٹوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا
جب مدینہ ہجرت کی — اعلی ہجرت سے پہلے — یہ اونٹ کو گھر رہے تھے — مسافروں نے دیکھا
اونٹوں نے ہاتھ رکھا — امیر دعوت اسلامی اپنا شب بیداں کہتا ہیں ہے

۹ — یہ کرم بڑا کرم ہے تیرا پاک قدسی بزم ہے — سر چشم بخشوانا — مدنی مدینے والے۔
حضور کی ولادت کے موقع پر سیدہ حلیمہ اور آمنہ اور عبدالمطلب کی گفتگو کر رہے تھے اس جیسا کبھی
دیکھا ہی نہیں — جبرائیل امین کا کہنا — خلعت مشکا ربنا وہ خفا ربنا — میں نے بار بار
دیکھا — آسمان تو جا پر ملکوں میں نہیں دیکھا — اللہ تعالیٰ نے یہ نور بنایا ہوگا — جبرائیل — اس
جب تک تو چھٹ آئے جو ہم نے بنایا ہے —
— او ایہنوں نور خدا آیا — کوششاں دی شاناں دا سہرا سجیا آیا۔
— سوہنا عیباں توں بچ دا اے — تاج شفاعت دا میرے آقا توں سجدا اے۔

جب حضور علیہ السلام کو حلیمہ لے کے گھر چلی ہے تو شیما کو دایا اونٹنی کی مہار پکڑ دو۔ دلہا تو اونٹنی دسعد
والی ہے طرف گیا مکہ شہر میں گم تھی۔ بڑا کھانا کھانا پکا ہوگا۔ جب بکریوں کو دیکھا۔ تو سوچا کہ ہر جگہ
کے نہیں آنکھ ماں باپ مسکرا رہے تھے ۔ تھکاوٹ نہیں ہے ۔ میں تم سے
دعا کر نہیں آتا ۔ مگر یہ جب خدا نے کا آتا آتا ۔
شیما اپنی سہیلیوں کو دکھاتی ہیں ۔ اللہ آپ کی نور یہاں موجود ہیں ۔

چن ہدا کے چکے شالا ۔ مکی میاں سوہنا ۔ مسکیناں دے گھر آیا عربی سلطان سوہنا ۔
جب ان لڑکیوں نے شیما کو روکا ہوگا تو دیا۔ جب لوگ نام کریں گے
تو سارے قبیلے کا نام آ جائے گا ۔
سعد قبیلے رشتہ بات نے اجڑے ملت دم توڑ گئی ہو گئے دشمن لوڑ سوہنا
کیچیاں کلیاں لوں آیا عرشی بانا سوہنا ۔
رج رج کے ویکھو اس راج دلارے نوں
نظراں نا شوا اس مرشد پیارے نوں ۔
اس دے نال لگدا ہے راتاں سوہنا ۔
سردار
دعوت دینے والا ہے گھر اسلام دعوت جنت ۔ بدلنے والا محمد ہو گئیں آ کہ
کا دین کھانا کھا لے گا ۔

۶—۲—۲۰۱۴ ۱:۳۵—۵۸
pm
۵—۴—۱۴۳۵
جمعرات

میلاد مشور عثمانی

ورفعنالک ذکرک ۔ درود پاک کی فضیلت ۔ تو یہ نال پڑھیا جائے گا ۔ دلائل الخیرات

میں منقول ہے ۔ جب درود پاک پڑھتا ہے تو جلدی سے گزرتا ہوا اور بتاتا ہی ہے ۔ میں فلاں بن فلاں ۔

نورانی پرندہ ۔ ستر ہزار بازو ۔ اسی طرح ستر ہزار ۔ کا ذکر ہے ۔

ایہہ میلاد نہیں اونا نہ سنگتاں پیاریاں ۔ لالو مدینے والے سوہنے نال پیاریاں ۔
ساری خدائی ویکھی دنیا دی وادی ویکھی ۔ کردا نہیں سوہنے جیہا کوئی غمخواریاں ۔
عید میلاد منائیے آقا دی بزم سجائیے ۔ ایسے نسبت نے لکھیاں بیڑیاں تاریاں ۔

پیراں دا پیر سوہنا والی جیلان دا ۔ ثانی نہ ولیاں اندر پیراں دی شان دا
لکھو ہزاراں بداں دکھاوے تے چوراں نوں قطب بناوے ۔ ول آ جا اے غوث جلی نوں قسمت چمکان دا
شہزادے ننگ پیریاں لائیاں یارھویں والیا سائیاں ۔ سر سہرا غوث پیراں دے لگیاں سجان دا

تمہید ۔ محبوب کا ذکر ۔ ذکر نبی کی بلندی ایک مثال ہے ۔ پہلی امتوں ۔ امام احمد رضا نے

امن والی میں تورات کی آیت درج ہے ۔ ابراہیم کو وحی فرمایا ہاجرہ کے بیٹے کی نسل سے وہ ہوگا جس کا ہاتھ

ان ھاجرۃ تلد یکون من ولدھا من یدہ فوق الجمیع و ید الجمیع مبسوطۃ الیہ بالخشوع

عبدالعزیز نے اثنا عشریہ میں نقل کی ۔ بشارت ابراہیم ۔ ایسے بچے کو جنم دے گی جس کی نسل سے وہ ہوگا جس کا ہاتھ

ساری مخلوق کے اوپر ہوگا ۔ کلام الہی ہونے میں تمام کتابیں برابر ہیں ۔ شب میلاد کو لیلۃ القدر میں ہو گی ۔

ساری مخلوق کے ہاتھ اس کے آگے پھیلے ہوں گے ۔ یہ معجزہ آج کا نہیں ۔ آسمانی کتب

میں حضور سے مانگنے کا ذکر ہے ۔ ایسی ہو تو سرکار کی بات سن کے خوش ہوتا ہے ۔ نارمل ہونے کی کوئی

بات نہیں ۔ کوئی باپ کا بیٹا جیسے ہو تو باپ کی تعریف سن کے خوش ہوتا ہے ۔ میرے حبیب میری

رحمت برسا ہونٹوں پہ برسے گی ۔ تم پہ ہونٹ کیوں نہ کہو سبحان اللہ ۔ ہر کسی کو محبوب کے پرنٹ ۔

ہونٹوں پہ آیت ہے ۔ جب آپ ہر کی تعریف کرتے ہو تو سارا زبان میں ذکر سے بھر جاتا ہے ۔ ویسے تو سارا کا سارا

ساری امتوں کا حشر محبوب کے ساتھ ہوں ۔ بخاری شریف میں ناموں کا ذکر ۔ حاشر ۔ الذی حاشر الکل

علی قدمی ۔ ساری مخلوق ہم کے قدموں سے اٹھے گی ۔ ساری زمین کا مالک ۔ ساری امتوں کی گواہی کا بھی

مالک ہوئے ۔ خدا دی خدائی دا سلطان آیا ۔ دو عالم دی بخشش دا سامان آیا ۔

غریباں دے ٹٹیاں دلاں دا سہارا ۔ تے دکھیاں دا بن کے نگہبان آیا ۔

سلطنوں کے بن سلطان بنیا ۔ جس جس دی پیشانی وچ محبوب دا نور چمکا ۔ وہ وہ افراد اپنے دور کے ...

کے اعتبار سے ۔ نسبت ۔ آل حسن کا جیسے ہی پورا ہوا اسلام ۔ ہفتہ کا دن عیدوں کی بشارت تھی ۔
تھا کہ جیلان اس کی زیارت کے لیے آئی جب یا کی سلام آتی تھی ۔ صبح صادق کے جیلان میں آیا الانبیاء ۔

دی واہ رشتہ میرا سیدہ آمنہ — نور سارا میرا سیدہ آمنہ ۔
از ازل تا ابد پاک سی پاک ہے — سب گھرانہ میرا سیدہ آمنہ ۔

آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عبداللہ تک سجدہ مبارکہ یہ تھے — کون سا پیشانی میں نور تھا ۔
روشن تھا — جبریل کی طرف آدم ۔ شیث ۔ انوش ۔ کنعان ۔ مہلائیل ۔ یارد ۔ ادریس ۔ متوشلح ۔
لامک ۔ نوح ۔ سام ۔ ارفخشد ۔ صالح ۔ ہود ۔ فالک ۔

آل مہر کے گھر میں میٹنگ عبداللہ بن جدعان — عبداللہ کی قربانی — دس اونٹ
۱۰۰ اونٹ ذبح کیے — سیدہ آمنہ کی گود میں نور اس طرح چمکا کہ اندھیرا ختم ہو گئے ۔

کوئی نور دا رنگ چڑھیا — ایہہ جگ توں ہنیرا مک گئے جدوں ہاشمی چن چڑھیا ۔
سوہنا عیباں نوں ڈھکے دا اے — تاج شفاعت دا میرے آقا نوں سجدا اے ۔

ولادت کے وقت چوتھا آسمان نظر آئے ۔ امام جلال الدین السیوطی — 35 بار انور شاہ ...
ٹریننگ کو سیاہ — امام سیوطی نے اپنے خادم کو فرمایا ۔ آج عصر کی نماز ہم مکہ میں پڑھیں گے ۔
عبداللہ النور نے کہا ۔ (۱) قدم چلنے کے بعد ۔ (۱) چاندی کا لوٹا ۔ (۲) سبز زمرد کا چار کونوں کا تھال
بنے ۔ هٰذِهِ الدُّنْيَا شَرْقُهَا وَغَرْبُهَا وَبَرُّهَا وَبَحْرُهَا وَقَبِيحُهَا يَا حَبِيبَ اللّٰهِ عَلَيْكَ
نَا هِيَ مِثْلَ شَيْءٍ — یہ دنیا ہے ۔ میرے پیارے اللہ کے حبیب ۔
درمیان میں ہاتھ رکھا — وما هي الا قامة — کا بعد دن — سر رکھ کے لیکھ میں ریشم ۔
تیسرا کو کھولا ۔ انگوٹھا — چاندی کے برتن میں غسل دیا گیا ۔ (رضوان قوال)

ہیں رحمت کے بادل کرم کی گھٹائیں ۔

غوث پاک کی شان — کا نسب نامہ ۔ حضرت غوث صمدر پاک کے مزار پر حاضر ہونے کو درخواست
کہ — جو گناہ سمندر سے زیادہ ہیں ۔ ہیں

ذُنُوبِيْ كَمَوْجِ الْبَحْرِ بَلْ هِيَ أَكْثَرُ — كَمِثْلِ الْجِبَالِ الشُّمِّ بَلْ هِيَ أَكْبَرُ ۔
وَلٰكِنَّهَا عِنْدَ الْكَرِيْمِ إِذَا عَفَا — جَنَاحٌ مِنَ الْبَعُوْضِ بَلْ هِيَ أَصْغَرُ ۔

جو گناہ سمندر کی لہروں سے زیادہ — بڑے بڑے پہاڑوں سے زیادہ ہیں ۔ جیسے مچھر کا پر ہوتا ہے

تو جبریل پر سے بھی چھوٹے ہیں۔ اللہ کے ذکر کی کیفیت فرشتوں کی ڈیوٹی ذکر والوں کو تلاش کرتے ہیں۔

اللہ کو بھی معلوم ہے بتا چلا۔ اللہ والوں کو تلاش کرنا فرشتوں کی سنت ہے۔ بندوں کے بارے میں

سوال کرنا ہے۔ بندے میرے ذکر میں۔ یہ سوال جواب ہے اپنے بندوں کا ذکر کرتا ہوں ہے۔

— پتہ ہے کا سوال کرنا بار سوال ہے میرے رشتہ داروں نے دھکے دے دیا ہے۔ بار سوال ہے کسی کو مجھے بتا سکیں۔ کیا بیٹھ

منحوس ہوتا ہے جس گھر میں بیٹھ ہو وہ فرشتے۔ دینی استعمال شدہ تمغہ ہے۔ ماں نے اس

کو بھیجا۔ بیٹے نے کہا ہے کیوں نہیں بتا۔

{ دردمنداں دے سخن محمد دین گواہی حالوں۔ جس دل نے بند ہیوں اج آ دسا سیک ردا لوں

درداں بار ہیجوا دین سب دینا تے سانوں نقلی پیر تیرمایا۔

اوہ دل عرش معلّیٰ سمجھو جس دا اوچ درد سمایا۔

داتا صاحب نے کہا [illegible] کی کتاب عبدالقادر کے بیٹے سیدی عبدالوہاب نے خطبہ ارشاد فرمایا —

میت کو زندہ کرنا — حضور غوث پاک کے دور میں ایک نوجوان اپنے کمرے کی چھت سے گرا ہوا

تھے۔ امام جامی رحمۃ اللہ علیہ نفحات الانس میں درج فرماتے ہیں — ابو عمر — کبوتر ۵ عربی زبان

(۱) سُبْحَانَ مَنْ عِنْدَهٗ خَزَائِنُ كُلِّ شَیْءٍ وَمَا یُنَزِّلُهَا اِلَّا بِقَدَرٍ۔

ذات پاک ہے جس کے قبضے میں سارے خزانے ہیں اپنی مرضی مبارک اندازہ کے ساتھ اللہ خزانے عطا فرماتا ہے

(۲) سُبْحَانَ مَنْ اَعْطٰى كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى

جس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور ہدایت کا سامان بھی پیدا کی۔

(۳) سُبْحَانَ مَنْ بَعَثَ الْاَنْبِیَاءَ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِهٖ ثُمَّ فَضَّلَ عَلَیْهِمْ مُحَمَّدًا۔

جس نے مخلوق پر اتمام حجت کرتے ہوئے انبیاء بھیجے پھر تمام انبیاء پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت عطا کی

(۴) كُلُّ مَا فِی الدُّنْیَا بَاطِلٌ اِلَّا مَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

دنیا کی ہر چیز باطل ہے۔ سوائے جو اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے بیوں الجزیلہ

(۵) یَا اَهْلَ الْغَفْلَةِ عَنْ مَوْلَاكُمْ قُوْمُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ رَبٍّ كَرِیْمٍ ۞ یُعْطِی الْجَزِیْلَ وَیَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ

اے غافلو اپنے مولا کو بھول کر غفلت کی میٹھی نیند سونے والو۔ اللہ رب کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ جو بخشش بھی بڑی

بڑی عطا فرماتا ہے۔ اور گناہ بھی بڑے بڑے سب معاف فرما دیتا ہے —

نوجوان کی ترجمہ — اللہ چلے گئے غوث پاک کی بارگاہ میں پہنچا — قریب نشین

نوجوان کو بیاں اے آگہی ـــ اہل دوست فرماتے ہیں ۔

۱) عرض احوال کی پیاسوں میں نہیں تاب مگر ـــ آنکھیں تکتی ہیں اے ابر کرم رستہ تیرا ۔
اے دوست نزدیک لگا ہو کالی گھٹا کی جھول ـــ آ برس جا کہ بنا دھوکے ہو منگتا تیرا ۔
نہیں کسی چاند کی منزل میں ترا جلوہ نور ـــ ہے کسی آئینے کے گھر میں اجالا تیرا ۔

[illegible]
۷ ـ ۲ ـ ۲۰۱۴ ـــ ۴ : ۰۲ : ۴۱
۶ ـ ۴ ـ ۱۴۳۵ pm
(جمعۃ المبارک)

ـ٥ـ

شانِ بتول رضؑ — نجم شاہ

(۱) علی کا چہرہ دیکھنا عبادت (۲) علی کا ذکر عبادت ہے (۳) علی کے ساتھ محبت عبادت
؟ جگر کو جیسے نبی جز و رسول کہتے ہیں۔ جو اہل حق ہیں وہ بابِ بتول کہتے ہیں۔
اللہ جو ہر طرح کی نجاست سے پاک ہو اس گوشہ اسے زبان وحی میں بتول کہتے ہیں۔
نبی بی کی سنت ہے کہ بیٹی آتی تھی تو نبی کھڑے ہو جاتے تھے۔ کیوں کھڑا ہے۔ بیٹی سمجھ کے کھڑے نہیں ہوتے۔ اے فاطمہ تو میرے رب کا تحفہ ہے۔ رب کے تحفے کے ادب میں کھڑا ہوتا ہوں ——
اللہ نے پاک کر دیا ہے ——— عام اہل بیت نہیں عظیم اہلبیت۔ نبی کا فرمان دو چیزوں کو چھوڑا
(۱) کتاب۔ (۲) اہل بیت۔ ثقلین بہ ثقل۔ ایک ہاتھ قرآن کی رحل پر۔ دوسرا ہاتھ اہلبیت کے قدموں میں —— وہ گمراہ نہیں۔ مومن کو فخر ہے آیس تو اہل بیت سے الفت کا۔ علی کو بتایا۔ اللہ نے تمام انبیاء کو مختلف درختوں سے۔ مجھے اور تجھے ایک درخت سے بنایا —— فاطمہ اس کا پھل ہے میں جڑ ہوں۔ علی شاخ ہے۔ ٹہنیاں حسن حسین —— جو بھی ہو۔ جس ٹہنی کے ساتھ لگ گیا کامیاب ہو گیا —— امام اعلیٰ
—— آج کے ان کی پناہ آج دو جانگ ان سے کس نہ مانیں گے اگر شفاعت میں مان گیا۔
اس میں ایمان کا ذکر ہے۔ لہذا اس کا لفظ واحد کے لیے آتا ہے۔
نبی پاک اپنی بیٹی کے گھر آتے —— تو بیٹی نے ہاتھوں کو چوما۔ نبی پاک کا عمل۔ سر کو سونگھنا۔ جنت کی خوشبو —— گھر جا کر بیٹی کے سر کو سونگھنا اور بتانا کہ خوشبو آتی ہے۔ پتا چلا کہ سارے ایک جیسے نہیں ہوتے بیٹی سے نبی چادر مانگی ہے —— امام حسن امام حسن —— اللہ پوچھا کہ میرے نانا تو نہیں آئے خوشبو ——
اے میرے جنت کے سردار —— اجازت مانگتے —— اے میرے بیٹے حوض کوثر کے ساقی —— چادر کے نیچے۔
تھوڑی دیر کے بعد حسین آئے اسی طرح اجازت مانگا —— اے میرے بیٹے۔ امت دیا شفاعت —— ماں سے پوچھا گھر جا کر کہ ان کا پیار کیوں نہیں بابا میرے حوض کے اندر —— اگر ان سے بھی ہیں تو نانا کا شکریہ ادا کرنا۔
ان کے بعد علی آئے —— ان کے سلام اجازت۔ اگر نبی کسی کو بھائی کہہ سکتا ہے وہ علی ہے۔ علی کی روح نبی کی روح ایک۔ خون ایک۔ جسم ایک۔ پھر بھی کہاں تھے ہم میں ایک نہیں ہوں۔ جب کو سب اختیار میں دو فرماتے ہیں کہ میں تو کچھ نہیں۔ سے تو ان نے کچھ بھی کہا نہیں —— مثال ایک چادر میں حرف ایک [illegible] میں اکھٹا ہے۔ نقطہ ہے کسی چادر ہے کہ جس میں جو آتا ہے وہ چھپ رہا ہے۔ (ستاروں کا کائنات میں چھپ جانا)
بی بی فاطمہ کے اجازت مانگی —— پنجتن میں —— جیسا پنجتن [illegible] ہیں ——
پانچوں کا گلدستہ —— اس کے بارے میں دعا کی —— اللھم ھولاء اہل بیتی۔ وخاصتی۔ وحامتی۔

جوان سے پیار کرے گا۔ بوڑھا سے پیار کرو گا۔ جوان سے دشمنی —— (۱) حضرت فاطمہ نے کبھی ایک نماز قضا نہیں
ہونے دی۔ امام حسین کو جنم دیا۔ مغرب کے وقت مصلے پر۔ حضرت عائشہ کا فرمانا —— علی کا تیر لگنا۔ نماز پڑھنا۔
آخری سجدہ۔ امام حسین نے کیا۔ آخری سجدہ کیا تمام کائنات کو نماز میں شامل کر دیا —— اگر خون لگ جائے تو نماز
نہیں ہوتی۔ تو علی کی نماز۔ حسین کا آخری سجدہ کا کیا کمال ہے —— جنت کا سیب معراج کی رات۔
قصر خدیجہ میں۔ جبرائیل نے روانہ کیا — جنت کی بیٹی وہاں نکال ہے۔ عرش پر اجازت فرشتہ پر —
حضرت فاطمہ کی ولادت پر جنت سے حوریں آئیں۔ حضرت خدیجہ کو کرے سے آواز آئی میں ہوں۔
اگر میں بیٹا بول سکتا ہے۔ اگر جنین کا وقت میں بیٹا بول سکتا ہے تو امام شہداء کی بیٹی نہیں بول سکتی۔
بتاؤ کس نے پوچھا ہے خدیجہ کس سے باتیں کر رہی ہو۔ پیٹ میں کوئی نہیں ہے۔ جنت کی حوروں کی سردار ہے۔
منہ چڑھ معصومیاں کی ماں ہے —— قیامت کے دن شفاعت کرنے کا حکم —— امام حسین آنکھ کھول کر کہیں
گے۔ سب جنت میں جانے کا حکم ہوگا۔ تو نہیں جائیں گے۔ فرمائیں گی میں تو اس وفادار کی بیٹی ہوں۔ اصحاب
کیسے جنت جائیں گے کہ ساتھ لے گا میں تو نبی کی بیٹی ہوں —— جو جس سے پیار کرتا ہے وہ وہاں رہ جائے۔
حکم ہوگا۔ ان کو اٹھا لو جن کے ساتھ محبت ہے
ولادت کے وقت حوروں کو بھیجنا —— جنت کی عورتوں کو بھیجا۔ حضرت خدیجہ کا شکوہ اللہ
تعالیٰ کی بارگاہ میں —— نورانی چہرے۔ سفید کپڑے۔ خوشبو عطر و عنبر —— خوشبو سے نہ بدن سے آئی ہیں۔
عورتوں سے عورتوں باتیں کرتی ہیں —— آرام سے گھر کی باتیں ہو جاتی ہے۔
سارہ۔ ستر نبیوں کی ماں —— عیسیٰ کی ماں —— قیامت میں ساتھ۔ فرعون کی بیوی۔ موسیٰ کی بہن۔
جو جنت میں ہے اس کی داستانیں ہیں —— ولادت پر آواز آتی ہے دروازہ کھولو۔ جنت کی حوران ہیں۔ پانچ
پانچ سو سال سجدہ۔ اجازت مانگی ہے۔ خدمت کو تحفہ دی یا تحفہ ہو بالکل۔ جنت کا لباس — رومال۔
(۲) اللہ علی کل شئ قدیر ... عورتوں کو مجبور کر دیا۔ ... نے بتایا کہ آنے والا
کا بیرہ زبان کی داستان آتی ہیں۔ فاطمہ جنت کی حور ہیں۔ جب بیٹا ہوا کہ تشریف لائے تو دلیاں
جب علی آئے تو کعبہ تھا —— ان کے لیے دلیاں دیواں سے کھولو آئی ہیں اس لیے کہ یہ مکمل پیالہ کی ماں ہیں
یکدم ... نور کا چکارا ہوا —— ... آنکھیں کھولیں میں نے دیکھا فاطمہ سجدہ میں تھی۔ فاطمہ نے
سجدہ ... کیا۔ آسمان کی طرف انگلی اٹھا کے کلمہ پڑھا —— واشہد ان ... علی تو پہلے ہی تھا۔
حوران نے دا ... جشن دیتے —— اللہ مبارک سے ملا ہے —— ٣٥:٠٠:٠٠ ٢٠١٤-٢-١٠)

نجم شاہ ۔ میلاد ۱۴۴

انما امرہ اذا اراد شیئا ۔۔۔ کن فیکون ۔ یٰسین ۔ قرآن کا دل ہے اس دل سے ایک ٹکڑا
پڑھا ہے ۔ انما امرہ ۔۔۔ کن فیکون ۔۔۔ ترجمہ ۔ کوئی چیز عدم سے وجود ۔ تو کن فیکون ۔
تمام چیزوں کو بنانے میں واسطہ کون ہے ۔ زبان کسی سے فرمایا ۔ وما ینطق عن الھویٰ ۔
تین ارواح ہیں ۔ ایک آدم ۔ عیسیٰ ۔ محمد ۔ کلمۃ القاہا وروح منہ ۔ عیسیٰ روح ہے لیکن منہ ہے ۔ آدم ونفخت [illegible]
۔ فرشتے سجدہ میں [illegible] روح ۔ اللہ نے اپنی روح میں ۔ [illegible] ۔ وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا ۔
اپنے امر سے پوری روح محمد کی طرف بھیجی ۔ جو جزو ہیں وہ وقت سے باقی ہیں ۔ جو کل روح ہیں [illegible] کو ۔
اللہ نے دس گلاب لئے ۔ پانچ جنت سے پانچ زمین سے ۔ ان اللہ عشر طینۃ خمس من الجنان وخمس من الارض ۔
کل جنتیں آٹھ ۔ فردوس عدن ماویٰ خلد دار السلام ۔ دار المقامہ ۔ علیین ۔ جنت نعیم ۔ رب نے پانچ چن کر
گلاب لئے ۔ زمینیں سات ہیں ۔ رملہ ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ سجین ۔ [illegible] ۔ سات زمینوں سے پانچ لیں ۔
اسی طرح جنتوں سے پانچ لئے ۔ اما طین الجنان وجنۃ الفردوس وجنۃ الماویٰ ۔ وجنۃ العدن ۔ وجنۃ الخلد ۔
وجنۃ النعیم ۔ پانچ زمینوں سے ۔ اما طین الارض ۔ فھو المکۃ والمدینۃ والکوفۃ ۔ والبیت المقدس
والقلل ۔ پانچ زمینوں سے مٹی لی ۔ پانچ پانچ گلاب بنائے ۔ ۲ روحیں بنائی ۔ (۱) روح قدسی ۔
(۲) روح امری ۔ جب رب نے کوئی فرشتہ یا نبی بنانا ہوتا ہے ۔ ان دس گلابوں میں سے کوئی ایک گلاب لیتا ہے ۔ ان دو روحوں
سے ایک روح اس میں پھونک دیتا ہے ۔ فرشتہ بن جاتا ہے یا نبی بنتا ہے ۔ جب نبی اکرم کی باری آئی ۔ اللہ نے دس
گلابوں کا جوہر نکالا ۔ ۲ روحوں سے دو روحوں کو پھونکا ۔ انہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الامام المبین وروح اللہ العظیم
الصادر [illegible] نفخۃ من نفخات رب العالمین ۔ دنیا میں جب انسان میں روح دوڑتی ہے اس میں [illegible]
جب سے کائنات [illegible] کر لیا ۔ ان للہ نھرا [illegible] عرش کے نیچے ایک نہر چلتی تھی ۔ [illegible] رب
ایک حدیث ہے [illegible] عرش کے نیچے نہر چلتی ہے ۔ [illegible] اس نہر میں غسل کر ۔ خزینۃ العلم والعرفان ۔
فی ذکر شاہ کون ومکان ۔ سید اکبر شاہ گیلانی ۔ اس نہر میں نبی پاک [illegible] ہزار سال کا غوطہ ۔ ایک لاکھ غوطہ لگایا ۔
ہزار برس [illegible] ۔ مثال لوہے کی پہلے سیاہ تھا اب لال بن گیا ۔ اس کی وجہ ۲ منٹ آگ سے [illegible] ۔ [illegible] تو جل گیا
اگر [illegible] آگ کے [illegible] ہوتا ہے ۔ جو [illegible] وحدت کا [illegible] ابھی [illegible] ۔
(۱۲) جبریل نے فرمایا [illegible] ۱۲ ربیع الاول کی رات تھی ۔ جنت میں جا ۔ [illegible] ریشم ۔ نور کا قلم ۔ ریشم پر
[illegible] ۔ [illegible] میں [illegible] ۔ [illegible] جب آپ آئے [illegible] کے [illegible]
[illegible] جنت کی طرف [illegible] ۔ [illegible] آج میرا محبوب دنیا میں جا رہا ہے ۔ جنت [illegible]

الله ... اللہ ... ۱۵ شعبان

جو خوش ہو گا وہ جنت میں جائے گا۔ جو ناراض ہو گا جنت میں جائے گا۔ (۳) جب نبی آئے تو مشرق سے مغرب کی طرف دوڑ رہے تھے اور خوش ہو کے ملو۔ اے نوری تارو میرے حبیب کی خوشی جی بھر کے مناؤ۔

ومکیں
محمد یہ کون آپکا ہے۔ زمین آپ کی آسمان آپ کا ہے

(۴) اے جبریل جنت میں حوروں کو بولو کہ کنارے دوڑیں ۵۰ ہزار میل بنا سرخ یاقوت کی اینٹوں سے بنائیں گی۔ سو میلوں کی اینٹوں سے ایک اینٹ ۔۔۔ ہزار مکان تیار ہو گیا تو عرض کی رب العالمین۔ جیسے تو اپنا فضل بنا کر ہر خیر اولاد کو کان ملائکہ اس کا نام کیا لکھتا ہے۔ فرمایا ھٰذِہٖ مقصورۃ المولود۔ اس کا نام میلاد کالونی رکھ دے۔ (پتا چلا کہ)
(۵) جنت کے دروازہ پر اسم محمد لکھ دے۔ اللہ پاک نے لکھا

حضرت علی سورہے تھے ایک دن حسن سینے پر بیٹھے۔ داڑھی کو بوسہ دیا۔ عرض کیا۔ سُنی حماشیت۔ حضرت سلیمان تو ایک نگر کے نبی تھے۔ ذیشان۔ بادشاہی پوری دنیا دی۔ میرا نانا کا صرف ۔۔۔ دی۔ اور بادشاہی صرف مکہ مدینہ دی۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ تبارک الذی نزل الفرقان۔ مالک الملک سلطان دارالاسلام۔ حضرت علی نے فرمایا حسن۔ کیا پتا ہے کہ سلیمان کی بادشاہی کا راز۔ ایک انگوٹھی۔ وہ رنگ کا۔ ہر شے بنی دانا کر۔ النبی تم الذی کان سلیمان مکتوب علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس پہ یہ لکھا ہوا تھا۔

تخت ہے ان کا تاج ہے ان کا — دونوں جہان میں راج ہے ان کا

جب غسل فرماتے تو انگوٹھی اتارتے۔ اپنی کنیز کو عطا فرماتے چوتھے انگوٹھی پر اسم محمد۔ سلیمان انگوٹھی اتارتے تو دیو دیکھو وہ صخرہ جن نے انگوٹھی لے لی چاہئے۔ اس نے چرالی۔ سلیمان کا روپ بنا لیا۔ کنیز نے پہچانا نہیں۔ تو پہنا دی۔ صبح ہو گئی جانے کا سب۔ کس طرح پہچان لیا۔ یہ نور نہیں ۔۔۔ ہنسی۔ جب سلیمان نے طلب کیا۔ تو نہ ملی سر سجدہ میں۔ بادشاہ ہے۔ لیکن کیا فقیر ہے

حضرت عائشہ۔ کوئی بات ہے ۔۔۔ کون ہے۔ وہ ملنے کی حدیث۔ میں نے کہا۔ مولا کون۔ خود سمجھ کر پہچان لیا۔ یہ کیا ہوا۔ ایک وقت آتا ہے۔ میں اور میرا رب۔ اپنے یار سے مشورہ دیا۔ صدیق اکبر نے مشورہ دیا۔ معراج کی رات ۔۳ ہزار کلام کیا ہوگا۔ تو بتا دیجئے۔ ایک ہر کسی کے لیے ایک پیغام یا جان کے لیے۔ اگر بتا دوں تو قبول نہیں۔ اس کو بتا دوں تو اپنے ۔۔۔ تو جبرائیل کو بھیجا۔ ۔۔۔ (۱) آ محبوب اگر تیری امت کے ساتھ بات کرنے کو ۔۔۔ دیکھیں تو بے حساب کتاب بند کرتا۔ (۲) تیری امت کا گنہگار رحمت کا ہاتھ پکڑ ۔۔۔ دی۔ پہلو اکسٹر کی تو امت کو بخشوا

محل سلیمانی — یہ دنیا کے اوپر — نے حمزہ کو دیکھا — آصف بن برخیا — سے زیادہ پیدا وار لگتا ہے (۷۰ گنا)

سلیمان علیہ السلام زبور — تلاوت کرتے — جب زبور ان کے جسم میں لگا تو —

اس کی خدمت کیا کرتا ہے — جس کا نام بارشاہ ہو دنیا ہے — تک مک تک مگ عالم سارا — ہے

(۶) جب جبریل علیہ السلام کعبہ کا ال کہہ دیا — بادل کو دیا — خوشبو لگا کستوری کا بارش ڈال —

پورا قرآن اس کا ہیں جہنم کا ذکر نہیں — ہم اللہ تم ہو — کیوں وہ آتے ہیں — مکہ میں چار سلسلہ

آمنہ — صفیہ — شفا عبدالرحمٰن — عباس کی بی بی ماں فاطمہ — جب ان کی پیدا ہوئے ہیں تو ماں جاگتی

ہے — حضرت بی بی کی ماں سو رہی تھی — میرے دوپٹے کے نیچے ہاتھ رکھا ہی اللہ اکبر — صفیہ آگے ہے

شفا — فاطمہ — حضرت فاطمہ نے طواف کیا — قیامت میں آپ یوسف علیہ السلام —

کائنات روشن ہو گئی — میں نے دیکھا آسمان کے تارے نیچے — الحمدللہ — آسمان رہ گیا — تارے جھک کر

نیچے آگئے ہیں — میں باہر اگر آپ ویکھ —

نقاب رخ سے دکھاؤ بڑا اندھیرا ہے — چراغ طور جلاؤ بڑا اندھیرا ہے

بی بی فاطمہ نہایا — نانا جو — شفا زم زم کے سے شوق — صفیہ — سرمہ طور کا

اللہ نے دیا — شفا کو غسل دیا — سرمہ ڈالا —

انکھاں دے وچ جیدی سرمے دی دھار کا — دلاں دوں قتل کر دا جیویں تلوار کا

تو دسیں خاندان عالی گھرانہ — حسن حسینا دا دلبر نانا

سر سجدے میں لگا — جو میاں امتی کو بخشوا — وہ قیامت میں کس طرح سجدہ سے اٹھے گا

(۱) چادر کے نیچے — جو خدا کی کو اپنی داماں میں چھپا لے — وہ چادر کے نیچے چھپ سکتا ہے

جس کے نور — دانا — باوا صاحب — سجدہ میں پہنچ آتا — آقا کس طرح سجدہ میں آئے گا — (چادر کی نوک)

اس نے تو دنیا کی شعوروں کے والوں سے کائنات کو باندھ دیتا ہے — تو اس کے — یتیم آمنہ کا لال

بی بی کا نور نے پوچھا — کیا ہے — یا تو دنیا یاں میں دیکھا — تو نہ دیکھوں گو بچے کے پیدا — صفیہ نے کہا

اس کا چہرہ دیکھا جا سکتا ہے — محبوب پیارا ہے — اس کو چہرہ دکھا دیا —

۲۰۱۴ — ۲ — ۱۳

۱۴۳۵ — ۲ — ۱۲

۱:۱۵ — ۲:۰۰ pm

نجم شاہ — میلاد النبی ﷺ

جب اللہ تعالیٰ نے محبوب کو تمام کائنات سے چن لیا۔ اب اگر کوئی محبوب کے اندر نقص نکالے تو حملہ کس پر کیا ہے،
جب اللہ کو نہیں مانتا تو ـــــــ

(۲) جو نکلا حدیث کی کان سے ہے اس کو واحد نہ ہونا تو کیا۔ سید محمد کالپوری الحنفی۔ رسالہ علم حقیقت اس
میں درج فرماتے ہیں — أَنَا سُمِّيتُ فِي الْأَرْضِ مُحَمَّد وَفِي السَّمَاءِ أَحْمَد وَفِي الثَّرَى مَحْمُود وَعَلَى
الْعَرْشِ يَا حَامِد۔ عرش کا دینے والے مجھے احمد کہتے ہیں — اب خالق حقیقی نے کہا۔
میں بھی اکیلا۔ تو بھی اکیلا۔ مکان میرا نہیں۔ مکان اس کا بھی نہیں۔ زمانہ میرا نہیں — اس طرح مسئلہ بن جائے گا۔
فَمَنْ بِهِ يُقِيمُ الْمَكَانُ — تو ہم کا تاج پہن کے احمد بن جا — میں معبود ہوں تو ساجد ہے
وغیرہ وغیرہ ـــــــ

نسبت کا پالا جو اس کو مصطفیٰ کہتے ہیں — اگر ایک ذرہ مٹی کا ڈال دیں تو کیا۔
اب مٹی کا مسلمان بھی کہتا ہے اللہ ... کلمہ بھی پڑھتا ہے

(جمال یار نے صورت میں آ کے لوٹ لیا — حسین بن کے نظر میں سما کے لوٹ لیا۔

حبیب پاک غسل کر کے نکلے اور اپنے آپ کو جھاڑا زلفوں کو۔ خَلَقَ اللهُ تَعَالَى مِنْ عَرَقِ رَأْسِهِ الْأَنْبِيَاءَ
وَالْمُرْسَلِين وغیرہ۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار قطروں سے نبی بنا دیئے — جن کی زلفوں سے نکلا ہو اشارہ نبوت
ہے اور نبوت آپ کو کیا ہے — پیشانی پر ہاتھ لگایا تو خلق الله تعالى من عرق جبينه الشمس والقمر۔ دو قطرہ
سے سورج اور چاند — جن کو سورج کہا جاتا ہے یہ ماتھے کو چوم کر گرا ہوا قطرہ ـــــــ

(۱) سورج جہاں میں ایک ہے ایک ہو کر ایک وقت میں حاضر ناظر بھی ہے۔ جن کی پیشانی کو
چوم کر نکلا ہوا قطرہ حاضر بھی ہے ناظر بھی ہے — (تو پیشانی والا آپ کیا ہے) نقطہ
وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا — یہ سورج اللہ کی تقدیر ہے۔ جس کی پیشانی کو چوم
کر نکلا ہوا قطرہ اس کی تقدیر بن جائے — وادی صہباء میں علی کی گود میں نبی کا — مصطفیٰ ولایت
کی آنکھ کو چوم کر نکلا ہوا قطرہ — رخسار نبوت کے رخسار پر گر گیا — ...
سورج کو کھینچ لایا ہے — نبی کا انگلی اٹھانا — سورج کو پوچھا — پہلے ابراہیم سے — اب ...
قائم — ... ابراہیم ... سورج — ...
محبوب سے نکالا جاتا تھا — جن کی انگلی کے اشارے سے ... اس کو
محمد کہتے ہیں — ...

میں بیٹھ جا۔ وہ جہاں جائے اس کو روکنا۔ تو مجھے ایک سو روم ہم — بیوی کو کہا یہ دواجہ
میں نے مزید سہ پہر نہیں کی — ہو
سے دل نے مجبور کیا عشق نے لاچار کیا۔ بیوی کا سنا کہا میں شکایت لگاؤں گا۔
آج حالات مکان سے نکلو۔ جبرائیل نے کہا — اے رب العالمین — دروازہ کھولا
— یہاں مجھ مجبوروں کے آگے کا پیارا ہے۔

Abbas — جمعرات pm (۸ : : ۱۶)
۲-۱۲
۱۳—۲—۱۲ ۳۵
۱۳—۴—۱۲
—٥—

نجم شاہ

صدیق اکبرؓ

صفا اور مروہ کی نسبت ہے ۔ مکہ اور مدینہ کی نسبت ہے ۔ کائنات کے مومن جمع ہوں تو ایک ولی بنتا ہے
ولی اکٹھے ہوں تو ابدال بنتا ہے ۔ تمام ابدال ہوں تو ایک قطب ۔ تمام قطب ہوں تو ایک غوث بنتا ہے ۔
زمانے کے کامل غوث چالیس سال عبادت کریں ۔ ایک طرف ۔ صحابی کی ایک نظر چہرہ محمد ایک طرف ہوتا ہے ۔
تمام صحابی ۔۔۔ گزرتے ہوئے انہوں نے حالت میں دیکھا ۔ صحابی کوئی زیادہ نمازیں نہیں پڑھتے تھے ۔ رات دن
چاہتے ۔ حضرت سرکار کے چہرے کی تلاوت ۔ دنیا میں جتنا حسن ہو بار بار دیکھنے سے اکتا جاتا ہے ۔
ایک ہی چہرہ محمد ہے ۔ جتنی بار دیکھو ۔ نئی شان سے دیکھو ۔ [illegible] ۔ نماز پڑھتے
ہوئے بھی سرکار کو دیکھتے تھے ۔ صحابیوں کی نمازوں کا منظر ۔ آخری ایام میں صدیق اکبر نے نمازوں ۔
سرکار کا چہرہ ۔ دیکھنا ۔ کیا ان کی نماز ٹوٹی ہے
صحابیوں سے جو تمام ابوبکر ہیں مکی امد ۔ (۱) ابوبکر کا شکریہ ادا کرنا امتی پر واجب ہے ۔ نام عبداللہ ۔
لقب عتیق ۔ صدیق ۔ کنیت ابوبکر ۔
ابوبکر کا معنی ۔ اونٹوں کا باپ ۔ واقف [illegible] کرتے تھے ۔ المجتمع ۔ ابوبکرؓ ہو تم ہماری بارش [illegible]
سب سے پہلے مراد [illegible] دعا ۔ [illegible] ۔ ہر معاملے میں اوّل اوّل ۔ [illegible]
عتیق ۔ آزاد [illegible] ۔ صحابہ کرام تشریف فرما ہیں ۔ اسلام سے پہلے کسی بت کو سجدہ نہیں کیے
عمر خاص نے کہا میں نے آپ کو دیکھا ۔ بتوں کو توڑنے کا کر ۔ ابوبکر کو آپ کا باپ
انگلی پکڑ کے لے گئے ۔ باپ صحابی ۔ ابو عبدالرحمن ۔ محمد ۔
(۲) حضرت علی اور صدیق اکبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں (نور الابصار)
(ریاض النضرۃ) دروازے پر دستک دینا ۔

Abbas
۲۰۱۴-۲-۱۲
۱۴۳۵-۴-۱۳
۱۱:۲۸:۰۰ (AM)
جمعۃ المبارک

قاضی محمد وہاج قادری (پروگرام رخصتی) شانِ رسالت

خطبہ ۔ وما علینا الا البلاغ ——— مبز ۱۵ ۔ اللہ تعالیٰ دا فضل و کرم اور لطف و احسان ہے اور آپ ساریاں دے
شامل حال ہویا۔ کہ اللہ نے ساہنوں اور تہانوں دولتِ ایمان عطا فرما کے اس محبوب دے ذکر کرن دا سرور عطا
فرمایا۔ جس دا ذکر کیتیاں رب نوں آپ سرور آ جاندا اے ۔ اج دی ایہہ بابرکت اور مقدس محفل پاک
جتھے خالصتاً اللہ اور اس دے پیارے حبیب ﷺ دے ذکرِ خیر واسطے منعقد ہو رہی ہے ۔ ایہہ ایسے موقعے اتے منائی جا
رہی اے۔ جدوں آپاں سب دی خانہ آبادی کیتی آں۔ ایمان والے ہمیشہ توں اپنے اتے ایہہ والی ایہہ ذمہ
داری جتھے خدا اور اس دے پیارے رسول علیہ السلام دے بچیاں دی رخصتی دے اعتبار نال اوہناں دے نکاح مسنونہ
کرن دے اعتبار نال ایمان والیاں اتے حضور دے امتی ہون دے اعتبار دے نال ۔ لازم اے۔ مگر ایمان والے عام طور
تے ساڈے معاشرے دی روایت دے مطابق ایسے مواقع اتے آتش بازی۔ ڈھول۔ ناچ گانا۔ باجے وغیرہ
نگر ہیں سمجھدے آں ۔ بچی بڑی نیک اور سعادت مند اے ۔ جیہڑی اپنے پیکیاں دے گھر وچوں رخصتی توں پہلے اوہناں
بچیاں دی بلندی اور زندگی دی کامیابی دے واسطے رب دی بارگاہ وچ دعا کرن توں پہلے اوہ محبوب دا وظیفہ پڑھیا
جا رہیا اے ۔ جیہڑے پڑھیاں رب ہر حال وچ دعا قبول کر لیندا اے ۔ اوہ وظیفہ ذکرِ رسول اے ۔ اور ذکر
رسول دا ایسا بابرکت اور مقدس وظیفہ اے ۔ کہ رب دلوں مسلماناں اتے عائد ہون والی فرض عبادتاں دی
پابندی کرن والا ۔ صاحبِ ایمان ۔ خشوع خضوع دی دولت توں مالا مال ہو کے سراپا ادب ہو کے
ذوقِ عبادت لے کے ذوقِ تلاوت لے کے اک لت تے کھلو کے شام توں لے کے سویر تک جے اوہدی
تسبیح پڑھے تے اوہدے ساردے ہون دا امکان موجود رہندا ہے۔ فرمایا تسبیح میری پڑھے۔ بیہہ میرے یار دے پڑھے
میں قبول کیوں نہ کراں ۔ ——— بڑے بختاں والے نیں اوہ ۔ بڑے نصیباں والے نیں اوہ بندے
جنہاں نوں اللہ جل جلالہ اپنے حبیب دی یاد نصیب فرما دیوے ۔ اور ایمان والیاں واسطے ۔ اللہ دا بڑا انعام ایہہ ہے
دنیا وچ اپنے محبوب دا ذکرِ خیر کرن واسطے ۔ اس محبوب دیاں نعتاں پڑھن واسطے میں قرآن دی صورت وچ
اپنا نعتیہ دیوان فرشتے زمین تے اتار دتا اے۔ اگر کوئی بندہ ۔ میرے قرآن نوں آیتاں اور صورتاں دی شکل
وچ پڑھنا چاہوے فرمایا الحمد توں شروع کرے والناس تے مک جاوے گا۔ مگر جے میرے قرآن دیاں آیتاں میرے حبیب دیاں
نعتاں سمجھ کے پڑھے۔ قیامت تک وی پڑھدا رہوے میرا قرآن ختم نہیں ہو سکدا ۔

ایمان والیاں نے اللہ دے پاک قرآن وچ ۔ بڑے غوطے مارے۔ بڑے مسائل کڈھے ۔ بڑیاں مشکلاں دا حل اختیار
کیتا۔ بڑیاں برکتاں تے رحمتاں نوں سمیٹیا ۔ مگر قرآن نوں نبی کریم ﷺ دی محبت وچ پڑھن والیاں نے جدوں قرآن نوں
محبتِ سرور دے فکر نال ویکھیا ۔ اوہ ایہہ کہندے ہین لگے ۔ ایہہ حقیقت سمجھ وچ آئی اے ۔

کہ زمانہ روز و شب در گفتگو پیش — ہمہ قرآں در شانِ محمد است

ایس دا مطلب کی ہا۔ ایہہ تے فارسی دا شعر کہندے کی نیں۔ اکھے ویکھ چھیں نا بس ساراز مانہ گلاں اوہدی
آمنہ دے لال دیاں ای کردا اے ——— ہن چونکہ اسی ساریں صاحب ایمان آں۔ سبحان اللہ کیویں
زمانہ روز و شب = کائنات مشرق توں لے کے تا مغرب تک شمال تا جنوب۔ فوق تا تحت۔ زمین توں
آسمان۔ آسمان توں لامکاں تک۔ اللہ اکبر۔ اہل محبت وچوں ہر ہلی داتا دربار ہو لیا ہے
§ فرش ہو تازہ چھیڑ چھاڑ عرش پہ طرفہ دھوم دھام — کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے۔
ایہہ سن والیاں دے محبت اور ذوق تے ہوندا اے۔ ہر ہلی داتا دربار کہندا اے۔ ایمان دار کی دے نال تُوں کن لا کے ویکھ
تینوں پتہ لگے گا۔ دیواراں ہی نبی پاک تے درود و سلام پڑھدیاں نیں ——— ایہہ میرے رب کا شان جل والی
ہے۔ قدرت کاملہ دی دلیل اے۔ تسی ہو گے گلاں کیوں کر دے او۔ کہ زمانہ روز و شب دے گفتگو پیش — زمانہ گلاں کیویں
کردا اے۔ ایہہ تے بندے دی بولی وچ اے۔ ایہہ تینوں گمراہی دے لے جاون گا — زمانہ روز و شب — عام معنی اے۔
کہ زمانہ دن تے رات وچ گلاں اوس محبوب دیاں کردا اے۔ اگے زمانہ کیویں کردا اے۔ میں آکھیا زمانے نوں پیدا کرن والا رب کہ
اے بولی عام اے۔ میں دکھیا رب کولوں۔ فرمایا انا الدھر۔ میں آپ زمانہ ہاں —
کیونکہ لوکی ساڈے لوگ ہاں۔ ایہہ نال ای پتی آندی۔ ایہہ اُپاں نوں کدوں آندی اے۔ تے اُپاں ہو کے اللہ دے لوکی
والے نوں سن والے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا ہے —
§ اے رضا خود صاحب قرآں ہے مداح حضور — تجھ سے کب ممکن ہے مدحت رسول اللہ کی —
ہر اپنے علم کے مطابق دیا حضور دے کئی عاشق ہو گئے۔ جو حضور دی شان دیاں گلاں کرن والے۔ اوہناں
آکھیا اے چلو جہڑے سوہنے بندے نیں۔ اوہناں نوں ای سمجھایئے — ہے
§ ستھراں دیاں زیراں زبراں = زبر۔ زیر۔ پیش کا مطلب ہا ہے —
حافظ قرآں ہا پڑھدا اے۔ میں آکھیا کیوں پڑھدا ایں۔ آکھن لگا۔ میں جویں جویں قرآں پڑھدا جاندا آں۔ اوہدی
مینوں آمنہ دا لال نظر آندا جاندا اے۔ میں آکھیا آمنہ دا لال وی کدھروں آگیا۔ اس آکھیا پتہ اے
رب دا قرآن پڑھ۔ تینوں پتہ لگے گا۔ جے گل ایہہ تاں وی ای بنا کے سیتا ہو کے۔ نماز پڑھے۔ تے خود وی یاد کرے۔
سکھیں نہ پتے جاندے۔ اوہ مکاناں تے پڑھدا اے۔ میں آکھیا روا کی اے۔ کہ آپ۔ تاں آکھیا ای۔ کہ زمانہ روز و شب ہے
سارا قرآن۔ ایہہ میں مثال آکھیا اے۔ قرآں وچوں کوئی گل پیش ہے ——— قرآں وچ سوہنا کوئی کلام۔
متھے جیہا کلام اے۔ اس توں سوہنا کوئی رحمان۔ ہوں کلام دے گا کوئی۔ نہ ایہو جیہا آقا — تے قرآں مقبرہ اوہدی گلاں

کردا اے۔ ملک دا کسے ایمان والیاں نے کی آکھیا۔ بے ایماناں دی میں گل ناں نہیں کردا۔ اوہ آکھندا اے سارا جہان کٹھا ہو کے

آ نہ دے لال ورگا ہور ہو ہی نہیں سکدا۔ کہندا اے کوئی نہیں۔

٭ بڑے اونچوں سے اونچا تجھ سے اونچا ہو نہیں سکتا۔

بڑے اچھوں سے اچھا تجھ سے اچھا ہو نہیں سکتا

میرے رب نے فرمایا تیرے شعراں دی گل ناں نہیں۔ محبت والے عروج والے۔ قدر والے۔ پیار والے۔ پہلے میرا قرآن پڑھدے نیں۔ میرا قرآن پڑھ پڑھ کے میریاں بولیاں پکا لیندے نیں۔ جدوں میری بولی پک جاوے پھر ہر بندہ اپنی اپنی بولی وچ محبوب دی صفت و ثنا کردا اے۔ یا اللہ اوہ کیویں۔ فرمایا میرا قرآن پڑھ لے۔ ہر بندے نوں اس قوم دی بولی سنن تے سمجھن دی طاقت دتی اے۔ جدوں میرے یار دی واری آئی۔ ساری کدھ یار نوں عطا کر دتی۔

٭ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ۔ جدوں وی میں کوئی رسول اس کائنات تے گھلیا اے۔ اس رسول نوں میں اس قوم دی بولی دتی اے۔ یا اللہ کیوں دتی اے۔ فرمایا تاکہ اوہنوں اپنی گل سنانی آسان ہو جاوے۔ اوہناں دی سمجھ آسان ہو جاوے۔ گل سمجھ وچ آ جاوے۔ میں آکھیا یا اللہ تیرے حبیب پاک دی کنیاں ایں۔ فرمایا میرا قرآن پڑھ لے۔ تینوں میرے یار دی زباناں دا انداز سمجھ وچ آ جاوے گا۔ یا اللہ کیویں۔ فرمایا انا یسرناہ بلسانک ونذر بہ المتقین فرمایا تورات میں گھلی۔ انجیل۔ زبور۔ بڑیاں برکتاں والیاں بڑیاں رحمتاں والیاں۔ لیکن برکتاں تے رحمتاں والیاں کتاباں ہون دے باوجود۔ اوہناں وچ تبدیلیاں لے آندیاں۔ لوکاں اپنے مطابق مطلب کڈھ لیندے نیں۔ فرمایا میرے حبیب جدوں میں قرآن اتارن دا ارادہ کر لیا۔ بڑا اعلیٰ پیشوں اے۔ دکھاں دی پیشوں اے۔ تیرے سینے تے نازل دی کیتا لیکن اپنی مخلوق نوں دسنا پیا آں۔ ایہہ کلام میرا بڑا مشکل سی۔ بڑا اوکھا سی۔ کیوں جے آنا والا کوئی نہیں سی۔ اپنا دھیان کرو۔ فرمایا میں کیہ۔ شکر کرو۔ درمیان وچ میرا حبیب آ گیا۔ میں یار نوں ناں سکھا دتا۔ میرا یار مٹھے مٹھے بول بول کے تینوں سکھاندا گیا۔ انا یسرناہ بلسانک۔ لوکو تہانوں قرآن میرا کلام اے۔ میں رب ہو کے پیا آکھنا آں۔ اس قرآن نوں میں آسان کیتا اے۔ سوہنا تیریاں زباناں وچوں جیہڑا میرے کلام نوں اپنی زبان وچوں آسان کر کے تہانوں سمجھا سکدا اے۔ سنا سکدا ہے۔ اس محبوب دی بولیاں دا انداز ویکھ لے۔ اس محبوب دی خدمت وچ۔ جیہڑی وی آ جاوے۔ اوہ ویلا اپنی گل سنا سکدی اے۔ اونٹ وی آ جاوے۔ اوہ اپنا سوال سن سکدا اے۔ انسان آ جاوے اوہ وی اپنی درخواست دے سکدا اے۔ یا اللہ مسئلہ کی اے۔ فرمایا میں تے اشارہ کر کے دسیا اے۔ کہ میرے محبوب دی زبان وچوں میں قرآن دی آسان کر دتا۔ کدی میں ایہہ کہیا۔ میرا حبیب اپنی مرضی نال بولدا نہیں اے۔ ایہہ بولدا اے اوہ وی اے جو میں بولنا آں۔

اب ۔ اہدا کوڈر سانوں گل وچ ایں آپے کر لیندا آں ۔ فرمایا میں اپنے حبیب دی شان بیان کر رہیاں فرمایا ولدیا
الی اللہ باذنہ سراجا منیرا ۔ میں آکھیا میرے رب کی پیار کرنا ایں ۔ فرمایا میں تہاڈی مشکل آسان پیا کرنا آں ۔
یا اللہ اوہ کیویں ۔ فرمایا میں بڑی کوشش کردا ہاں میں اپنی مخلوق دے قریب ہو جاواں ۔ اینہوں قریب کر لواں ۔ اسی
تو دوری دی کی کرم ہووے ۔ فرمایا نحن اقرب الیہ من حبل الورید ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ فرمایا تینوں میری
گل تے یقین ہونا چاہیدا اے ۔ میں رب ہو کے پیار فرمانا ہوواں میں بندیاں دی شاہ رگ توں وی قریب آں ۔
جدوں قریب ایں تے میری گل ہولی ہولی کر سینا چاہیدی اے ۔ فرمایا وکثر ہم الناس لا یعلمون ۔ بندیاں وچوں
اکثریت نوں اس گل دا پتہ ای نہیں ۔ میں کیا پتہ کیوں لگیا ۔ فرمایا میرا حبیب بولیا ۔ اتوں میں آکھیا داعیا الی
اللہ باذنہ ۔ آ ہن جب جدوں توں میری مخلوق نوں آواز دتی ۔ میں رب ہو کے کتنا اساں گھل دی
گئی آ ۔ جنہاں لوکاں نوں اجے پتہ نہیں لگیا کہ میں شاہ رگ توں قریب ہوون دے باوجود میں پردے وچ رہیا ۔
میں اوہلے وچ رہیا ۔ دوری قائم رہی ۔ فاصلے قائم رہے ۔ فرمایا جدوں سوہنا ۔ توں فرمایا داعیا الی (8)
اہدا اجازت نال دی میں تینوں آپ عطا فرمایاں ۔ میں آکھیا اجازت کیوں عطا فرمائی ۔ فرمایا کوئی وی ایہا نہیں سی ۔
جہڑا اس انداز وچ آکے فرش زمین اتے ۔ خدا نال وچھڑی مخلوق نوں خدا دے ملا دے ۔ بائے بلا زور جا دے
نالے ملاندا جاوے ۔ وفا دکھاندا جاوے ۔ یا اللہ کیوں ۔ فرمایا میرا وی علم بڑا ازلی تے ابدی اے ۔ میں اہندے فرش زمین
تے آن توں پہلے نال حضرت موسیٰ علیہ السلام دی قوم دی ضد اتے میں اک سو چالیساں ہویں گل پائی اے ۔ تجربی
جنی پائی ۔ کئی صے جھوٹی جنی ۔ ایماں نال دسیا جے اوہ نہ جھلی گئی ۔ فرمایا مینوں وی پتہ لگ گیا ۔ ایہ تجربہ طور
والا جہڑا اساں نال ۔ پتا نوں اوہناں ضد کیتی سی ۔ مینوں اگے ای پتا اے ۔ چلو اوہناں ضد کیتا ۔ میں اپنے بندیاں دی
عزت دی خاطر فرمایا ضد اوہناں کیتی پر میں اپنے نبی دی کنڈ نہیں لگن دتی ۔ میرا پاک پیغمبر میری عطا کردہ
فہم فراست دے نال ۔ زور پا لگا پا اوہناں فرمایا صبر کرو ۔ شکر کرو جہڑا میں واپس ۲ پا کھلوتا آں ۔ ورنہ
اینہوں دی تجلی اللہ اکبر ۔ میں اکھیا رب ارانا ۔ ستی میں میرا نال ضد بنے کردے اوہ میں اپنا نال گل کر آیا آں ۔
آ اللہ ایہو میرے ۔ تے مینوں اپنا آپ وکھا ۔ اللہ فرمایا بشر ہوویں اوں پتا لگا جاسے ۔ اگاں پیر ا جا ۔ لن ترانی
توں نہیں ویکھ سکدا ۔ میں پیغمبر ہو کے رسول ہو کے جدوں بے ہوش ہو گئے ۔ میں نہیں ویکھ سکدا ۔ اوہنا لکیا
ساں نوں نہیں پتا ۔ جیویں کیویں وی آ ۔ ویکھو ۔ نہ ویکھو ۔ ادھے تے چل جاں کملا ۔ اللہ فرمایا میرے کلیم ۔
اینہاں دی تک ۔ نوں نہ ویکھو ۔ اینہاں گل نوں یکرا اس کرنا ایں ۔ نہیں بنیادی مسئلہ ہوئے آں ۔ پتہ نہیں سانوں
ملے گا جیڑا ۔ سمجھیا الزام میں میں کیتا ۔ آدمی نہیں دیتا ۔ اکو گل تو میں اینہاں نوں آکھے کر رہیا ۔ ہن ویکھو

ے مڑیا ہے۔ ہیوں کج تاں۔ شاناں حضور کیتی مہر نال۔ میں تہانوں آکھیا رب اپنی میں درخواست پیتی تے فرمایا لن ترانی
تو ہے ہی دکھ سکدا۔ حرف ہیں اپنے بنی لوکاں فرمایا لن ترانی میں ہاے ویکھ نہیں سکدا۔ کلیم رُت آوے گا۔
اینہاں دی بخت اک پاسے۔ یا اللہ ایہہ کی ہووے گا۔ فرمایا میرا حبیب اعلان کرے گا۔ یا ایھا الناس قولو لا الٰہ الا اللہ تفلحوا
ایہہ تفلحوا فلاح ہے۔ سوال آہے۔ کامیابی وچوں آ۔ منزل مقصود اتے پہنچی اتے ہے۔ مطلب تے منزل پالینی اتے ہے۔
اللہ دے ذکر نال لوکاں فرمایا جانوں۔ فرمایا میرا رسول بولیا۔ بندیاں نوں خطاب کر کے فرمایا۔ میرا لوڑ ایہہ کر کے جنہوں
وحدہ لا شریک من لو۔ رئی ایہہ پڑھنا تہاڈا کم آ۔ نظر آ جانا اینہاں کم آ۔ فرمایا میرے حبیب میں شوق دا لیا
الی الاسماء پاک نے دی عزت عطا فرمائی۔ مگر کمال عزت کی آ۔ فرمایا لوکاں انکھاں نال ویکھ لیا۔ لوکی حیران گئے۔ یا اللہ
کی۔ فرمایا پتا میں وی طور والا سی۔ پر جے لبھدے توں چڑھدے تک اپنے گلاں نہ ہوئیاں۔ میں رب نے آکھیا
یا اللہ کہڑی گل۔ فرمایا لوکی آکھن گے جناں طور تے ویکھیا۔ ایہہ سر گئے۔ جنہاں حضور وچ ویکھیا۔ اوہ مگر گئے نہیں۔
یا اللہ ایہہ ہووے گا کی۔ فرمایا چہرے شوق ویکھن گے۔ تیرا جمال ویکھن گے۔ تیرا حسن ویکھن گے۔ تیرا کمال ویکھن گے۔
اج ایہہ دے ہر پاسے وچ میں نوں ویکھن گے۔ کلمہ پڑھدے جان گے۔ واضح شریف کردے جان گے۔ اک دوجے نال اکو
نال اکو رلا کے حقیقت جاندے جان گے۔ پہچاندے جان گے۔ تے کہندے جان گے۔

؎ عربیا دلدارا تیرے ورگا اک نہ ڈٹھا — ڈھونڈیا جگ سارا

کوئی بندا کہوے الوہیں ذوق وسعت دے نال آکھیا جاندا اے۔ ایہہ تے لکھیا اے تیرے ورگا۔ ڈھونڈیا جگ سارا۔ میں آکھیا
میرے نبی دی بارگاہ وچ آن والے صحابہ نوں ویکھ لے۔ صحابیات نوں ویکھ لے۔ نبی پاک دے نکاح وچ آن والیاں۔
اے پاک دامن بیویاں۔ جنہاں نوں رب دے پاک قرآن نے مومناں دیاں ماواں کہیا اے۔ اپنے ماواں دیاں بولیاں
ویکھ لے۔ کائنات دے ارضی اتے میرے رسول دی پاک دامن بیوی صدیق اکبر دی پاک بیٹی۔ سیدہ عائشہ طاہرہ —
آپ دی فرمانبرداری بنی۔ جے بے مثال ہوون واسطے۔ عائشہ دی اکو گل ای بڑی اے۔ او میرے صاحب ایمان پترو۔
گل یاد کر لو۔ فرمایا اک دنیا دا سورج اے۔ چڑھدا مشرق ول چڑھدا اے۔ مغرب وچ ڈب ہوندا اے۔ اک تہاڈی ماں
عائشہ دا سورج ہے۔ جیہڑا چڑھیا اے۔ پر ڈب ہون وچ آیا ای نہیں۔ ؎ عربیا دلدارا —
گل کر لئیے اس پیر دی جس تک خبر نہ پاوے کائنات تے کوئی پیر بن سکوا ای نہیں۔ اس پیر دا ناں کی اے
جس نوں تاجدار ہل اتیٰ آکھیا ہیں۔ جس نوں مشکل کشا آکھی دا اے۔ جنہوں مولا مرتضیٰ کہی دا اے۔ میں ویکھیا کائنات
دے ولایت دے تاجدار نوں۔ فرمایا ہر گور دے قرآن نے فیصلہ دتا اے۔ زمین زمین تے رہن والیو۔ کلمہ پڑھن والے روزہ
رکھن والے۔ فرمایا نبی دی نمازاں تے کلمیاں دی گل نہیں آ۔ کلمہ پڑھ کے۔ زمین والیاں دی پابندی کر کے۔ چڑھ الوکی آ

یار دے صاحب نال رل جاؤ۔ وان امنوا بمثل ما امنتم بہ فقد اھتدوا۔ میں آکھیا اے اللہ ایہہ کی پیا فرمانا ایں۔ فقد اھتدی
اوہ تے میرا اسرار اے۔ اوہ تے ہدا۔ یا اللہ رولا کی اے فرمایا ہولا ایہو آکھیا میں قرآن وچ بیان کیتا اے۔ جو میرے قرآن نوں
قرآن پڑھ کے کہن والا ایہہ گمراہ ہو جاندے نیں۔ کئی ساڈی ہدایت پا جان گے۔ یا اللہ ایہہ قرآن تیرا کلام اے۔ اینوں
تاں تیرا ایہہ ہے۔ یا اللہ قرآن پڑھ کے کوئی گمراہ۔ فرمایا قرآن پڑھ کے گمراہ ہووے گا۔ جہڑا ایہہ یار نوں یاد کیتے بغیر پڑھے
گا۔ ـــ وان امنوا ـــ یا اللہ کہنا کی چاہنا ایں۔ فرمایا میں اپنے محبوب دے صحابہ نوں۔ صحابہ دی
محبت نوں۔ صحابہ دے حال نوں۔ صحابہ دیاں بولیاں نوں۔ صحابہ دی گفتگو نوں۔ میں سب قرآن وچ بیان کر دیا آں۔ جہڑے
ایمان دا دعویٰ کرن والے نیں۔ جے بولی میرے یار دے صحابیاں دی بولی نال رل گئی وان امنوا ـــ یا اللہ کی ہووے گا۔ فرمایا
فقد اھتدوا ـــ ایہناں نوں کسے ہور دل وچ کسے دی ضرورت نہیں۔ میں رب ہو کے ایہناں نوں سند دیندا پیا آں۔
بولی توں ای اندازہ لاؤں ایمان قبول کر دا جاواں گا۔ اس واسطے میں صحابہ وچوں۔ صحابہ نے ہور کوئی بولی بولی
نہیں سوائے یار دی بولی دے ـــ اوہ جیہڑیاں اپنی کر سکدے نہیں۔ ایہہ کائنات جس ولایت دی تاجدار دی گل کرن لگا ـــ
فرمایا۔ حسین دے ابے کولوں پچھیا۔ فاطمۃ الزہرا دے سر تاج کولوں پچھیا۔ آ علی سبز زمانہ ویکھیا ای۔ جیہڑے
لوک ویکھدے نیں۔ لیکن سانوں دس تے سہی جدوں دی پڑی نظر آمنہ دے لال تے پئی اے۔ بچیاں دیاں دھیاں مار لئے۔
اگاں دیاں دھیاں مار لئے۔ سانوں اکو ای نسخہ دس دے۔ مولا علی کائنات بولے۔ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ۔
اگر صحابی نبی دی نعت پڑھے۔ اللہ جبریل نوں فرماندا اے سدرہ تے کیوں بیٹھا ایں۔ چل توں دی تکیں۔ جدوں
شان پڑھدا جاوے۔ واہ واہ توں کر دا جا۔ راضی میرا رسول ہو رہا جاوے گا۔ ایہہ دی نعت جہڑی مولا نے کائنات
نے پڑھی لم ار قبلہ ـــ تاجدار ولایت نے فرمایا رب کائنات دی قسم۔ جو سنوں پچھیا گیا آمنہ
دے لال دے بارے وچ۔ سنو کیہ۔ نہ اس توں پہلے نہ کسے کوئی ویکھیا میں اس دے ورگا ویکھیا ای نہیں۔ میں آکھیا آ مولا
کائنات کہہ پیاری نعت اے۔ فرمایا میری بولی بولی نوں اپنی بولی وچ بول سکدا اے۔ عمر نے یار دلدار
ذرا اپنا محسوس کرا کے تو پڑھ لے۔ راضی ہو مکھڑا ـــ

حضور دی بارگاہ وچ جبرائیل حاضر ہوئے۔ کیہا آ جبرائیل جو فرشتیاں دا سردار اے۔ فرشتیاں دا امام۔ فرشتیاں
دا معلم۔ فرشتیاں دا پیر۔ سدرہ تے رہن والا۔ السلام علیکم چوبیس ہزار انبیاء دی خدمت وچ آن والا تے ہن تے
کسے وی نبی توں ماڑا انہیں سمجھدا۔ لا نفرق بین احد من رسلہ۔ میں آکھیا یا اللہ ایہہ کیوں فرمایا اے۔ فرمایا اک اک
کر کر کے ویکھ لے۔ تے اک دے نال رل جاوے۔ فرق نہ پاؤ۔ جدوں میں اک نال اک نہیں الگ
ڈٹا۔ جدوں میرے محبوب دی واری آئی۔ میں ساری کائنات نوں کہیا۔ خود نبیاں تے رسولاں نوں کہیا۔ آ میرے نبیوں شا

رسولو ۔ نبیاں نوں جمال تے کمال دتے کہ میں اعلان کیتا اے۔ کسے نبی نال وی فرق نہ پایو ہیں۔ اک توں اک ودھ اے۔
فرمایا جدوں میرے یار دی واری آئی۔ میں نبیاں کولوں منوالیا ۔ جتنے نبیاں دی پگ اے۔ اوہ تے میرے یار دا ایہہ اے۔
دا نوکر ہیں ــــــ فرمایا میرے رسول دی ایہہ تعلیم ہے۔ فرمایا کوئی جو کجھ ہووے۔ میں آمنہ دے لال ورگا نہیں کوئی ہو سکدا
پیدا ہویا کوئی۔ جیہڑا میری جماعت دا میر اے۔ جگ وچ ایہدے ورگا نہیں ہو سکدا۔ میں تاہیوں وچ محفل بن کے آیا آں ۔
نبیاں وچوں کوئی نبی ورگا کوئی نہیں ـــ فرمایا میں نبی بنائے نیں۔ تے اوہناں نوں آکھیا اے۔ تسیں اک دوجے نال نہیں
رل سکدے۔ کسے دا قد لمبا۔ کسے دی صورت سوہنی۔ کسے دی آواز پیاری۔ کسے دے معجزات زیادہ۔ کسے
دا جمال زیادہ۔ کسے دی استقامت زیادہ۔ فرمایا میں سارے نبیاں نوں مسجد اقصیٰ وچ کٹھا کر دتا۔ ہن شک شمائل
دی نہ رہوے۔ پہلے آپ دے دل دھیان پار لوگے۔ بعد وچ سارے رل کے جیہڑا یار ول دھیان مارو ــــ
علماء نے فرمایا جدوں سارے نبی مسجد اقصیٰ وچ اکٹھے ہوئے سن رباں پچھے نماز پڑھی۔ تے پھر سرکار منبر شریف
تے تشریف فرما ہوئے۔ صاحب صدر ہو کے جو حضرت آدم توں کم شروع ہویا۔ علماء نے انبیاء دے خطبے بیان
فرمائے ہیں۔ میں تے اکو گل جاندا۔ اوہناں سرکار آکھیا۔ عربیا دلدارا ـــــ جیہڑا میرے نال رل کے پڑھے اوہنوں
لنگ پیچے ـــ اج وی مسجد اقصیٰ دے در دیواراں وچوں آواز آرہی اے کہ نبیاں نے مدینے دے تاجدار دی تعریف کیتی اے۔
عربیا دلدارا ـــ لوکی نبیاں دی گل نہیں مندے ۔ جبریل دی مندے نہیں۔ جبرائیل کول بڑا علم اے۔ مولوی
جبرائیل دا علم مندا اے۔ عزرائیل دا علم ـــــ عزرائیل لبھ لیندا اے اس ویلے جانی اللہ جو ایہہ پیچھے بیٹھا اے۔
نکلیا۔ عزرائیل نوں پتہ اے میرے نبی نوں نہیں پتہ ـــــ عزرائیل وی لگے میرے نبی دے خادم ـــ
جیہڑا ایہناں دا علم ہووے اس کدی دا خادم ـــ اللہ فرماندا اے ویکھیا ہویا اے شاہاں نوں۔ چلو تھلے اترو۔ یا اللہ
کی کرئیے۔ فرمایا سجدے وچ سجیاں ـــ جا میرے اوہناں بندیاں دا طواف کرو۔ گھیرا ہے بیت المعمور دا اوہناں
دا گھیرا گھتو ـــ میں قربان نہ جاندا ایہنے آقا علیہ السلام دی نسبت کولوں ـــ جبرائیل بارگاہ رسول وچ
حاضر ہویا۔ میرے آقا نے فرمایا جبرائیل گل سن۔ بڑا لمبا چوڑا توں جبرائیل ایں۔ کتنے پر نیں۔ چھ سو
اگر اک کھولے تو تو سارے آسمان ست زمین دے درمیاں آ جاوے۔ ایڈا جبریل اے۔ آپ
خیال کرو۔ ایسا جبرائیل جا اج سرکار کولوں دے محمد کہندا اے۔ سارا زور لگایا حضور مسکرا پئے۔

ششم ہزاراں جبرائیل اندر بشر ـــ بجز حق نہ ہوئے کسے پیاں اک نظر

ایڈا جبرائیل اے اور معراج دی رات یار دی تلی اے۔ میرے نبی دی عزت دا اندازہ کرو۔ فرمایا سارے نبی ویکھے
نیں۔ عرفہ تک سب کجھ ویکھے نیں ـــ میں ساری دنیا ویکھی۔ ہور کی ویکھیا۔ میں سارے آسمانی ویکھے۔ مشرق دا ویکھے

مغرب وکھائی دینی پئی شمال۔ جنوب وغیرہ۔ ہر اک شے ہر دن آ۔ شیر افرمایا بڑا کجھ دکھایا گیا۔ بچیاں نوں سارا دھیان دار
تے ہر چیز ویکھدیاں ہار۔ جبرائیل امین نے ساری زندگی دا مطالعہ اج ہیڈ کر لیا۔ ہر بندہ پاک کر کے پیش کر لیا۔
؟ ہر بندہ دلدارا ـــــ ایہہ تے جبرائیل دی گل سی ہر دی گل۔ ہولاں کائنات دی گل۔ میں اللہ کولوں پچھیا۔ آ جیوے
یاد کرے۔ قیامت تک تے آون والے لوگ میرے کول اسی تعلق ملی جد شے پہلاں نوں شہر جال نوں ویکھ کے شہر کمال نوں ویکھ
کے۔ شہر دے وچ لا میتوں ویکھ کے۔ بیٹیاں طور تے دیکھیا بس ٹر گئے۔ بیٹیاں حضور دے وچوں کہیا اندر نکل گئے۔ جا کے رسول اللہ ﷺ نے
کہا اے۔ فرمایا میرے رب نے قرآن وچ میری کی شان بیان کیتی اے۔ وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ۵ میرے رب نے
میرے رسول دے بارے فرمایا۔ ایہہ سراج اے ایہہ منیر اے۔ علم والا فرمایا۔ ایہہ عجیب گل اے سمجھ نہیں آندی۔ اللہ دی پیار دا بلاوا
اے۔ اللہ نے بلاوا۔ مشکل کجھ سمجھ آندی۔ جنہاں نوں سمجھ آئی اے اوہناں کولوں پچھو لے۔
علم والیاں نوں پچھیا۔ عشق والیاں نوں پچھیا۔ اللہ دی پہچان بلدا اے۔ ایہہ سراج منیر اے۔ سراج سورج
دی صفت اے۔ منیر چن دی شان اے۔ سمجھ گل کی اے سورج ہوندا اے۔ چن ہوندا اے۔
سورج دی تپش بڑی اے۔ چن دی ٹھنڈ بڑی اے۔ جیہڑا سورج اے اوہ چن نہیں۔ جیہڑا چن اے اوہ سورج نہیں۔
سورج دن نوں ہوندا اے۔ رات نہیں ہوندا۔ چن رات نوں ہوندا اے۔ دن نہیں ہوندا۔ فرمایا ایہہ دوہاں نوں کٹھیاں
نہیں نال۔ ایہہ میری قدرت اے میں یار دے وچ سب نوں اکٹھا کر دتا اے۔ جے میرے محبوب دی چمک ویکھیں گا تے
سورج توں وی ودھ اے۔ جے ٹھنڈ ویکھیں گا تے چن توں ودھ اے۔ جے دن ویکھیں گا سورج دی روشنی۔ تے
جے رات ویکھیں گا چن دی روشنی۔ فرمایا ایہہ میرا محبوب ای تے ہے۔ سورج دی اپنی روشنی نال چمکدا اے چن
دی اپنی روشنی نال چمکدا اے۔ میں کسے محبت والے نوں پچھیا۔ مینوں خلاصہ کر کے دس۔ ـــــ

؎ دن کو بھی نہیں روشن رات کو بھی نہ چاندنی
سچ تو یہ ہے کہ رونقِ بازار حسن بھی ہے قمر بھی ہے۔

ـــ ۵ ـــ

Abbas
۲۰۔۲۔۲۰۱۴
۱۹۔۴۔۱۴۳۵
۱۱ : ۴۲ : ۰۵
AM جمعرات

میلادالنبی ۔۔ قاضی محمد وہاج قادری ٣٦٥

لقد جاءکم رسول من انفسکم ـــــ رؤف رحیم ۔ اللہ رب العزت دا فضل و کرم انسانی مخلوقات
وچوں ۔ ایہی بندیاں والا روپ شکل دے کے فرش زمین تے آن والیاں وچ ۔ میرا اللہ دا کرم شامل حال ہو گیا۔
انسانی شکل میرا خدا عطا فرماندا اے۔ جنہوں توں لیہہ ماپیاں دی تربیت لے کے جنہوں والد یہودی ہو جاوے۔
مجوسی ہو جاوے۔ عیسائی ہو جاوے۔ پھر آکھانے فرمایا کل مولود یولد علی فطرۃ ـــــ بچہ ملّی فطرت آ جمدا
انسان نوں خدا عطا فرماندا اے بڑا بخشاں والا اے ۔ او انسان جیہڑا شکل انسانی عطا کر کے اللہ اپنے حبیب دے حوالے
کر دیندا اے۔ کیوں حوالے کر دیندا اے۔ آکھ جدوں انسان میں بنایا اے۔ صاحب ایمان تو بنادے۔ پھر رب دا شکر
اے جدوں حبیب ہوئے دے حرم پاک تک رسائی ہو جان توں لیہہ جدوں انسان نوں حرم اسلام وچ داخل ہو جاوے۔
پھر اللہ دا حبیب سینہ ایمان عطا فرما دیندا اے۔ پھر نشانی کیا ہے۔ اللہ دے اس خوش نصیب بندے نوں اللہ اونہوں
عبادت دا شوق عطا کر دیندا اے۔ اپنے حبیب دے ذکر دا ذوق دیندا اے۔ ایہہ اللہ تعالیٰ دے لطف و عنایت دی
ظاہری نشانی اے۔ کیوں جے اسلام دے پیروکار مختلف مسالک دے لوگ۔ اپنے اپنے نظریے وچ۔ اپنا اپنا
حجرہ وچ ۔ اپنیاں اپنیاں مسجداں وچ ۔ اپنے اپنے عقیدے دے مطابق ہر وقت لگے رہندے نیں۔
اوہناں وچوں اک اوہ اے جنہاں دا کہنا اے یا اللہ مدد اے۔ اک میرا اور تیرا عقیدہ اے۔ حبیب تک میں
نہ پہنچاں ۔ یا رسول اللہ۔ پھر میں سرکار دا امتی ہو کے نہ فقط اپنے آقا رسول دا کلمہ پڑھ سکے بلکہ اوہدا الصلوٰۃ پڑھ سکے۔ پھر میں
اپنے رسول دے وڈیاں اتے کہنے مولود مقبول مولاہ ۔ فرمایا جیہڑا میں محمد ہوتا ہون یا ہر ہاں۔ اس دا میرا دل ویر ہیرا اے۔ اسی یا نبی دا
کہندے آں۔ یا علی وی کہندے آں ۔ یا غوث وی کہندے آں ۔ بھلا ہوندے اینہاں اجیہاں دا۔ اسی پکاری جاندے آں۔ اوہ پکارن
جاندے نیں ۔ ہر اک دی اپنی پسند دی گل۔ کلمہ طیبہ پڑھن دے باوجود۔ سب دی پسند اک نہیں ۔ اعلیٰ امام
لین دے باوجود۔ سب دی پسند اک نہیں ۔ اک باپ دی اولاد وچوں چار پتر اک جگہ تے بیٹھے ہون سب
دی سوچ اک نہیں ۔ اک نوں بچیاں کھیڈن دی پسند اے۔ اوہ کہندا اے مینوں کرکٹ پسند اے۔ اسی طرح کوئی ۔
ـــــ ایمان والیاں وچوں ایمان والا کیڈا بخشاں والا اے۔ اوہ جس دی ایہہ پسند اے (یعنی میلاد)

ذکر نبی دا کردیاں رہنا ـــــ چنگا لگدا اے ۔

اے رب کائنات تیرا کرم شامل حال ہویا۔ آ ہے رب تیرے حبیب دا ذکر لینا ۔ تیرے حبیب دا ذکر سن
لینا۔ تیرے حبیب دی بارگاہ وچ درود و سلام پہنچا دینا۔ تیرے حبیب دے فرش زمین تے آن تے تیری بارگاہ
وچ شکر ادا کر دینا ۔ چنگا لگدا اے۔ یا اللہ شکوہ کریئے ۔ فرمایا میرے حبیب دا ذکر کرن دا ارادہ کرن والیا
کائنات دے اندر تے سماواں اتے میرے حبیب جیہا ہور کوئی آیا اے کوئی نہیں۔ ہر جگہ توں چاہیدا اے

ذکر کرنا۔ فرمایا ذکر کرن لگیاں میرا قرآن کھول نال آکھ رہیا آں۔ آئینہ دے لال دیاں شاناں دا اعلان کرنا میرا کم اے۔ میں سفر جان کے پہلے پڑھیا اے۔ تاکہ میں اپنے سوہنے نعت خواناں کولوں مددوں منگاں۔ تے نالے اوہناں نوں دس دیواں۔ میں ہن کوئی نہ کوئی ترلا مار رہیا آں۔ میں زیادہ توں زیادہ کوشش کر رہیا آں کہ زیادہ اللہ دا قرآن پڑھاں۔ میرے رب کائنات فرمایا۔ لقد جاءکم ـــــــ میرے آقا دا میلاد ایہہ ہے۔ سید دوعالم دا کائنات وچ خوشی اتے جلوہ فرماونا۔ تے میرے اللہ نے ساری خدائی دا پاک فرما دیتا ـــــ میں رب دا قرآن پڑھیا اے۔ اللہ دی کتاب دی آیت وچ مصطفیٰ دی تشریف آوری دا جلوہ گری دا اعلان کر دا پیا اے۔ اوہ اعلان کردیاں۔ یار دیاں صفتاں دا اظہار وی کردا پیا اے۔

میرے رب کائنات نے فرمایا۔ زمانے والو سن لو۔ لقد جاءکم ـــــــ میں اکو مولا کی پیا فرمانا واں۔ میں اعلان کرن لگا آں اپنے رسول دی آمد دا جلوہ گری دا۔ پاک اللہ اعلان کرن توں پہلے۔ پکیاں گلاں کرن والیا۔ توں پیا کہنا ویں لقد۔ بے شک کسی نوں شک سی پتا نہیں آوے گا کہ نہ آوے۔ میں رب نے سب یاراں دے شک نوں دور کر کے۔ میں اعلان کرکے پکے والی بول پہلے لائی اے۔ تے کہندا کی پیا آں۔ لقد جاءکم ـــ آگیا جے۔ آ گیا جے۔ آ گیا رسول آگیا ـــ لفظ رسول دے اتے تنوین اے۔ جیہڑی تنوین آ جاوے تے اوہ نوں پڑھ یاں پاک ـــ جاءکم دے اوپر کدی اس کا معنیٰ اے کہنے کے ہر کسا اتے ڈاہڈا اے۔ میرا یار آن لگا اے۔ میں کم دیاں پہلے ہی پچھ کے رکھیا اے۔ جس طرح عالم اعلیٰ کہنا اے سوکھا آیا اے۔ سوکھا ہی آیا۔ بڑیاں معصوماں گزر گیاں۔ منتاں کر دیاں نوں اعلان کر دیاں نوں۔ اوہنداں نوں سماچیاں کر دیاں نوں۔ فرمایا ہن رنگل نہ سمجھیا۔ ہزاراں سال پہلے۔ میرا پاک گردی لکھ مکی ہو گئی۔ میرے پیارے نبیاں وچوں میرا ابراہیم بولیا۔ اکو یار اوہ کم میرے کولوں بڑا چنگا کر وا یا ای۔ پر جے اگر دینی لگا ایں۔ ربنا وابعث ـــ آپ کائنات تیرا نگر وچ ڈا تو آپ وڈا۔ اجر وڈا۔ میری جھولی وچ میرا حبیب پا دے۔ کیہا رسول اے۔ عزت والا رسول۔ رسول دے اوپر تنوین اے۔ ایک الف اور لکھ سم وی پیش الا وی تاں آ کھا توں سیدھے ہو کے کھاری چلدے ہو دلاں آرکول آ دے گا۔ فرمایا بڑی بڑیاں بڑھکاں ماریاں۔ اوہ ہنسی آ سکدا۔ فرمایا میں رب ہو کے پیا کہنا آں لے اوہ آگیا جے۔ رسول سب شاناں والا رسول آگیا۔

ـــ سب نوں اچی شان والا آگیا ـــ سب نوں سینے اوز والا آگیا ـــ

فرمایا سب رسول آ کے نبی۔ ولکن میرا حبیب ایہہ جو آن توں پہلے وی رسول اے۔ آ کے وی رسول ہے۔ ایہہ ساری خدائی دا رسول اے۔ فرمایا بڑیاں شاناں والا رسول۔ ساری خدائی دا رسول۔ نبیاں دا رسول۔ بچیاں دا رسول۔ چناں دا رسول۔ ملنگاں دا رسول۔ چڑیاں دا رسول۔ بولن والیاں دا رسول۔ نہ بولن والیاں دا رسول۔ زمیناں

دا رسول ۔ ہر شے دا رسول ۔ میں آکھیاں بنی پاک دی بارگاہ وچ چل ، حضور آقا علیہ السلام جلوہ گر سن صحابہ
نے عرض کیتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ سوہنیا رب نے اک لکھ تے چوبی ہزار بنی اتے رسول گھلے
نیں ۔ قرآن وچ اللہ نے بیان کیتا ۔ تلک الرسل فضلنا ۔ فرمایا ایہہ ساریاں رسولاں دی جماعت آے ۔ ایہناں وچوں
بعضاں نوں بعضاں اتے فضیلت دتی اے ۔ فضیلت کیویں دتی ۔ فرمایا میں بنی تے رسول بھیجن لگیاں کسے نال فرق نہیں کیتا ۔
پر قد کاٹھ دین لگیاں ، حسن و جمال دین لگیاں ، بشریت دین لگیاں ، امامت دین لگیاں ، معجزات دین لگیاں
اختیار دین لگیاں ۔ صحیفے دین لگیاں ۔ ہتھ وچ طاقتاں دین لگیاں ۔ میں بعضاں نوں بعضاں اتے فضیلت دتی ۔
تے فضیلت دی مثال کی اے ۔ منھم من کلم اللہ ___ بنیاں تے رسولاں دی جماعت وچوں اک بنی تے رسول
ایسا اے جس دے نال میں رب نے کلام کیتا اے ۔ جدوں میں قرآن دی ایہہ آیت پڑھی کہ جنہاں نال رب نے کلام کیتا ۔
بنیاں تے رسولاں وچوں اک رسول بڑی شان والا اے ۔ میں آکھیا ایس دا لال دا خیال کر کے ۔ صدقے تے واری جانواں ، میں آکھیا
میرے رب میتوں سمجھ آگئی اے ۔ نور جنہاں نال کلام کر لیا ۔ اوہ شان والا ۔ جنہاں دے نال سب توں ودھ کے نال کلام کریں ۔ اوہ
کتنی شان والا اے ۔ ورفع بعضھم علی بعض درجت ۔ فرمایا بنیاں تے رسولاں وچوں اک اوہ اے جنہاں نال میں کلام کیتا
اک اوہ اے جہڑا درجیاں وچوں سب بنیاں نوں وڈا درجہ لے گیا ۔ صحابہ نے عرض کیتی یا رسول اللہ ۔ حضور آقا علیہ السلام
نے فرمایا اوہ شان ناں ۔ ایہہ رتبہ ۔ قدراں ۔ سب توں سوہنا کوئی ایسی گل سمجھا ۔ جنہاں نال سانوں پتا مرتبے نوں
سمجھنا آسان ہو جاوے ۔ یا رسول اللہ کوئی ایسی گل سمجھاؤ ۔ ویسیاں اک لکھ چوبی ہزار بنی تے رسول سن
اوہناں وچوں ۔ 313 رسول سن ۔ اوہناں وچوں پنج اولوالعزم رسول سن ۔ اوہناں رسولاں وچوں کجھ صاحب کتاب صاحب
شریعت رسول سن ۔ پر کوئی اک ایسی گل سانوں سمجھاؤ ۔ جہڑا ایہہ ساریاں توں ودھ ہووے ۔ حضور آقا نے کیا کمال
شعر پڑھے فرمایا ۔ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم ۔ فرمایا تسی کوئی رسول ___
___ سمجھاونا چاہندے ہو ۔ فرمایا جدوں وارا آیا ۔ میں محمد دا وچ بنیاں نالوں امتیاز دیکھو ۔ فضیلت دیکھو
. بلندی ویکھو ۔ میرے رب کائنات نے فرمایا وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین ۔ کافۃ للناس ___
___ ارسلت الی الخلق کافۃ ___ (B) ۔ حضور سب دی کائنات دا انساناں دا
رسول نہیں ۔ معلوم ہوا انسان کائنات وچ ہوا سی ۔ جتنی دا ہووے جہڑا بولیاں دا بولدا اے ۔ اللہ نے ہر بولی دا
علم میرے بچے سچے رسول نوں عطا فرمایا اے ۔ جو قانون ایہہ دیا اے اگے کر دے ۔ ارسلت الی الخلق کافۃ ۔
الی الخلق ۔ خلق کیا اے ۔ خلق نام اے اس چیز دا جس دے وچ اللہ نہیں آندا ۔ اللہ توں سوا ہر شے خلق اے ۔
حضور نے فرمایا ایہہ خدا دا اک اللہ دا حمد دی طرف اللہ دا تمام تخلیق واسطے میں محمد ذرے ذرے واسطے

جیویں حضور ساری خدائی واسطے رسول بن کے آئے۔ تے دو حوالے نال۔ پہلی گل ایہہ اے کہ حضور انساناں دے وی رسول ہین۔ انساناں توں بعد اک ہور وی مخلوق دی اے جیہدا نام اے جن۔ حضور جناں دے وی رسول ہین۔ ایس توں بعد حضور کائنات انسانی دی تخلیق وچ جمادات۔ جیہڑی پتھراں دے وی حضور رسول ہین۔ نباتات حضور درختاں دے وی رسول ہین۔ حیوانات۔ حضور تمام جاندار حیواناں دے وی رسول ہین۔ اوہ ایتھاں تمام اشیاء توں نکل کے اللہ دی ہر شئے دا رسول بن کے حضور اسماناں دے وی رسول ہین۔ زمیناں دے وی رسول ہین۔ چن دے وی رسول ہین۔ سورج دے وی رسول ہین۔ حوراں دے وی رسول ہین۔ فرشتیاں دے وی رسول ہین تے عرش دے وی رسول ہین۔ میرے آقا نے فرمایا لوگو یاد رکھنا میں محمد خدا دی ساری خدائی دے ویلے رسول بن کے آیا ہاں۔ اوہ مینوں ای سوہنا کافر جن تے کافر انسان تو علاوہ جو خدا دی خدائی دا ذرہ ذرہ پہچاندا اے۔ اوہ مندا اے۔ کہ میں محمد اللہ دا رسول ہاں۔

میرے آقا جناں دے وی رسول ہین۔ انس بن مالک فرماندے ہین کہ میں نبی پاک علیہ السلام دے نال ساں۔ میں مدینہ پاک دی بستی توں باہر نکلیا۔ میرے آقا و مولا اگے اگے میں پچھے پچھے۔ سامنے کوئی ٹردا جاندا ہویا پیاں۔ کوئی آدمی نظر آیا۔ پہچانن دی نشانی ــــ حضرت انس فرماندے ہین میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا۔ قدماں دی رفتار نوں ویکھ کے اوہ جو سامنے آ رہیا اے۔ ایہہ دی نور جناں والی اے۔ حضرت جانواں اپنے آقا دی پہچان کو لوں۔ آقا تیری نظر رحمت دی کسی قدر وسعت اے۔ کہ توں دوروں پہچان لیا اے کہ آ پیا ایں۔ کہ آن والا کون اے۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا ایہہ نور جناں والی اے۔ حضرت انس فرماندے ہین۔ میں خاموش ہو گیا۔ ایتھے میرے رسول نے گل کیتی اوتھے جن نے دی کشش لئی۔ او اپنے رفتار تیز کیتی خوشی وچ پھولیا نہ سمایا۔ کیہڑا اے میرا نصیب جاگ گیا۔ میں رب دے حبیب دا پچھان وچ آ گیا آں۔ ٹردا ٹردا اگے آیا۔ نگاہ پئی میرے آقا دے چہرہ مصطفیٰ تے۔ اوہنے دوروں عرض کیتا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک السلام نے سلام کیتا میرے آقا نے اس دا سلام سن کے حضرت انس نوں فرمایا۔ اے میرے خادم انس میں تینوں آکھیا سی۔ ایہدی نور جناں والی اے۔ ہن میں آواز سنا کے میں تینوں دسنا آں۔ اس دی آواز وی جناں والی اے۔ بارگاہ رسول وچ حاضر ہویا۔ سلام عرض کیتا۔ دست بوسی کیتی۔ قدم چومے۔ میرے آقا نے فرمایا ہاں بھئی بول کون ایں توں۔ اوہنے آکھیا یا رسول اللہ پچھے تے تاں جے تینوں پتہ نہ ہووے۔

میرے آقا نے فرمایا ایں تے میں جن آں۔ تیری نور وی جناں والی۔ میری آواز وی جناں والی حضرت یا رسول اللہ۔ میرے آقا نے فرمایا تیرا کی ناں۔ آکھیا یا رسول اللہ میں ایتھاں ناں دی دسناں آں۔ میرا ناں ھام اے۔ میرے پیو دا ناں ھیم اے۔ میرے دادے دا ناں لاقیس اے۔ تے سوہنیا میرے پر دادے دا

نُکتہ

نال دسن لگیا۔ مینوں شرم آندی اے۔ پہلوں میں دسن دیندا آں۔ میرے آقا نے فرمایا پورا نال دسو۔ آکھے ہاں۔ بنی ہیم
بن لاقیس۔ بن ابلیس۔ ایہ میرا پردادا اے جد کسے نوں اس دا شک نہیں ہوندا۔ میرے آقا نے فرمایا پھر توں
کیویں یارسول اللہ ﷺ اس گل وچ کوئی شک نہیں۔ میں ہاں ابلیس دی اولاد وچوں۔ میں ہاں شراراں دی اولاد
وچوں ساں۔ مگر میرے نصیب جاگ پئے۔ میں حضرت نوح دے پاس بنی نوح دا امتی بن گیا۔ میں ایمان
لے آندا۔ پھر میں حضرت نوح نوں ویکھیا اے۔ پھر میں ابراہیم علیہ السلام نوں ویکھیا۔ میں حضرت یوسف علیہ السلام
میں حضرت عیسیٰ نوں وی ویکھیا اے۔ اوہناں ساریاں نبیاں دی زیارت کیتی۔ ساریاں نبیاں دا میں صحابی بنیا۔ تے جدوں
سوہنا ویلا آیا حضرت عیسیٰ دی تے مینوں حضرت عیسیٰ نے فرمایا۔ اے لمی عمر والیا ہامہ۔ میں تے اعلان کر کے ٹر جانا واں۔
پر یاد رکھیں۔ ہامہ تیری لمبی زندگی پائی اے۔ جے زندگی وفا کرے۔ اللہ دے حبیب دی بارگاہ وچ تیری حاضری نصیب ہو جاوے
تے میرا سلام عرض کریں۔ اوہ حضرت عیسیٰ میرا وی سلام وی عرض کریں۔ یارسول اللہ تہاڈی خدمت وچ حاضر
ہویا آں۔ میرا نصیب سوہنا۔ میں بہت نبیاں دی زیارت کیتی۔ عمر نے وفا کیتی میں تہاڈی خدمت وچ حاضر
ہویا آں۔ اللہ دے پاک رسول حضرت عیسیٰ دا سلام قبول کرو۔ اتے میرا سلام وی قبول کرو۔ عرض کیتی

السلام اے کالی کملی والیا۔ السلام اے غیب جانن والیا۔

عرض کیتی یارسول اللہ میری رفتار ویکھدے فرمایا جے۔ میں جن آں۔ میری آواز سن کے دسیا اے۔ میں جن آں۔
میرا رسول نہ صرف انساناں دا رسول اے۔ بلکہ جناں دا وی رسول اے۔ حیواناں دا وی رسول اے۔ پتھراں
دا وی رسول اے۔ پتھراں نے آقا دی بارگاہ وچ سلام عرض کیتا۔ ایہ گل تسلیم کر کے۔ میرے رسول دی
ہر گل اگے رسالت دا اقرار کرو۔ میرے آقا علیہ السلام احد پہاڑ تے قدم رکھیا۔ حضور احد پہاڑ تے
تشریف لے گئے۔ کیناں نصیباں والا اے احد پہاڑ۔ جس تے میرے آقا گئے۔ احد نوں اتنا پیار
ہویا۔ احد پہاڑ دی محبت دے نتیجے وچ میرے آقا نوں وی احد پہاڑ نال پیار ہو گیا۔ میرے آقا دا فرمان
۔ هٰذا اُحُدٌ جبلٌ یحبنا ونحبه فرمایا لوکو۔ تہانوں پہاڑ نظر آندا اے۔ محمد نوں ایہ پہاڑ اپنا
دلدار نظر آندا اے۔ تن صحابہ سی نال جدوں تن مقدس ہستیاں پہاڑ تے
آئیاں تے پہاڑ تے لرزہ طاری ہویا۔ میں اوہنوں سمجھدا۔ میں کیہا پہاڑ نوں اپنے بخت اتے وجد آ گیا۔
لرزہ طاری ہویا وجد آ گیا۔ میرے آقا سید دو عالم ﷺ دی رسالت توں قربان جاواں۔ کوئی ہور ریزہ ایہہ
گل کردا۔ تے گل عقل وچ نہیں سی آندی۔ پر گل اوہ کردا اے۔ جیہڑا ساری کائنات دیاں علوماں نوں
جاندا ہاں نیں۔ حدیث مبارکہ وچ آیا۔ پہاڑ تے لرزہ طاری ہویا۔ حضور نے اپنا قدم شریف پہاڑ اتے

ماریا۔ ٹھوکر ماری۔ حضور نے فرمایا اُثبت۔ اے پہاڑ ٹھہر جا۔ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَہِیْدَانِ۔
میرے آقا دی پاک زبان توں نکلیا کی۔ وجود ہی ہلنے توں ثابت قدم ہو کے۔ ادب نال کھڑا ہو جا۔ تینوں پتہ نہیں
اس ویلے تیرے اُتے۔ اک اللہ دا نبی اے۔ دوجا صدیق اے۔ تیجا تے چوتھا شہید اے۔ لرزہ ختم۔ جو تعمیل حکم
ہر سرکار۔ فوراً تعمیل ہوئی۔ میرا رسول اس پہاڑ دا وی رسول اے۔ حضرت مولا نے کائنات فرمایا نے تینوں
مولا نے کائنات کون نیں۔ میرا اندر تیرا پیر علی مرتضیٰ اے شیرؑ جیہناں نال نکلیا سرکار دے۔ مکہ دی بستی توں۔

وَلَا حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا ھُوَ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ۔ جیہڑا باہر نکلیا نبی اگے اگے۔ علی پچھے پچھے۔ سنیا
علی تے نبی دے راہ وچ۔ کوئی وی رہیا ایسا پتھر کوئی ایسا درخت نہیں رہیا جنہے مصطفیٰ نوں ویکھ کے مصطفیٰ تے صلوٰۃ والسلام
نہ پڑھیا ہووے۔ ابوجہل آگیا۔ حضور دی بارگاہ وچ۔ آیا کئی واری۔ تے ہر ویلے نواداہ ماری دا سوچے آندا اے۔
خدا دی قسم ابوجہل دے بدبخت تے ملعون ہون وچ کوئی شک کوئی نہیں۔ اوہدے جہنمی ہون دا وچ شک کوئی نہیں۔
میرے آقا دے دشمن ہون وچ شک کوئی نہیں۔ پر اک گل ضرور اے۔ داء لاندا رہیا۔ معجزہ رب دا حبیب
وکھاندا رہیا۔ تے بخت اس امت دا بند رہیا۔
ابوجہل آیا اوہنے کہیا اے محمدؐ۔ درود پڑھ لیا کر۔ کافر نے اگے پڑھ دے اس نوں ہن پڑھ دے نیں
ایہہ توں وی پڑھنا ایں ___ تے پڑھدیاں پڑھدیاں مر جانا ایں ___ تے ہم کے اکٹھ
کے وی سلام پڑھنا دیں۔
اوہدی ذات تے ہر ویلے صل صلی پڑھدا دسداں کہ ___ جیہڑا میرے آقا دا پیار شام و سحر ہے۔
ابوجہل نے کہیا اے محمدؐ۔ درود سلام پڑھن والیاں نوں دس بار دے ___ اک ہزار بار کنز ھے کھڑا
تیرے اللہ دا تے میرا معاہدہ ہوگیا۔ جیہڑا اک بار اللہ دس بار۔ جیہڑا دس بار اللہ سو بار ___ فرمایا ایہہ کھونا
اوہا نہیں لگے۔ میں تا تم آں۔ جو اک بار دس بار۔ وغیرہ ___ ہر ہزار بار پڑھے۔ فرمایا میرے حبیب سنو۔
سمجھ میں گیا تے جاندا توں وی اے۔ اوہ ہزار کرشمے میں خدا ہو کے۔ بلدی ماری پڑھداں۔ تے امت دی تسلی نہیں ہوندی۔
سو نیا میلوں بہتر اے۔ ایہہ فیصلہ کوہدا ہوندا اے۔ جیہدا درود ایہہ پڑھیا جائے۔ دیار توں گرایا جاویں گے۔
تیرے اتے میرا فیصلہ کی اے۔ فرمایا میرا تے میرے رب دا فیصلہ ہویا۔ جو اک واری پڑھے گا۔ رب دس واری ___ فرمایا جیہڑا
ہم جو گنتیاں وچ۔ میلا اسی میرا تے ہزار واری درود پڑھے۔ رب نے فرمایا میرے حبیب ایہہ توں جانی کاؤ ایسی جانے۔
میں آکھیا آقا۔ جیہڑا ہزار واری پڑھے۔ فرمایا میں گر وعدہ کرناں آں۔ ہم دم گنتیاں وچ تیرے لئی واری درود

اوہناں تیرا کم آہا۔ جنت دے دروازے وچ وڑدیاں۔ میرے نال موہڈا لا دینا میرا کم آ۔

ایمان نال دسیا یار۔ جیہڑے درود پڑھدیاں تے سلام عرض کر دیاں۔ اللہ دا حبیب موہڈے نال موہڈا لاندا ہووے۔ سودا

سستا اے یا مہنگا اے۔ تے پیر سائیں دسو کیوں ہنسو۔؟ صل علی محمد۔ صل علی نبینا ——

مشکل جو سر پہ آ پڑی — آقا تیرے ہی نام سے ٹلی

مشہور ہے تیرا نام — تجھ پہ درود و سلام۔ صل علی نبینا ——

میرے آقا علیہ السلام دی بارگاہ وچ۔ درود و سلام پڑھن والیو۔ میرے پیر سائیں کامل نے فرمایا۔ ایہ اک جھڑ مقصد جھڑ گیا

چمک گئے۔ کمال دی لیلیٰ چمکی۔ درود سلام بڑا مبارک اور مقدس بابرکت وظیفہ اے۔ اس وظیفے دی قبولیت دا سبب

نوں بڑا انعام میرے آقا نے فرمایا۔ جیہڑا بندہ۔ بڑی محبت دے نال بڑے پیار دے نال۔ بڑے ذوق دے نال۔ بڑے شوق دے نال۔

میری بارگاہ وچ۔ درود پڑھدا اے۔ غلامو مبارک ہووے۔ میں محبت والیاں دا درود آپ سنداواں۔ تے

پڑھن والیاں نوں آپ پہچان دا آں۔ —— میں نوں کسے پچھیا کہ پیا ہسنا اے۔ آکھے میں نوں کیوں تک

رہیا۔ میں اکھیا ایہ ہویا۔ پہلے میں اپنے رسول دا فرمان سنیا۔ میرے آقا نے فرمایا۔ محبت نال درود پڑھن

والیاں دا۔ درود میں سنداواں۔ تے میں اوہناں نوں پہچان داواں۔ بڑا ہنسدا کہ سر میرے آقا تے مولا مکہ چھڈ کے۔

مدینہ پاک وچ آگئے۔ مسجد نبوی شریف وچ بیٹھے نیں۔ صحابہ دا اجتماع اے۔ حضور گفتگو کر رہے نیں۔ گلاں کر دیاں

کر دیاں۔ یک دم سرکار نے گل بدلی —— تے میرے آقا نے فرمایا۔ اے میرے غلامو۔ ایہہ کمال اک اشرفی ہے جھڑ گیا۔

کمال دی لیلیٰ چمکی۔ قبل ان الله الف الف سے۔ میں میں نوں سمجھو۔ جس ویلے میں مکہ چھڈ کے آیا آں۔ میں مکہ میں دی اس پتھر

نوں پہچان دا آں۔ اس جگہ جیہڑا مکے وچ اے۔ جدوں میں مکہ دی بستی وچوں باہر نکلا سا ں۔ ہالے میں اعلان دی نہیں

کیتا سی۔ کہ میں رب دا رسول آں۔ پتھر پہچان دا کہندا سی۔ اللہ دا رسول جا رہیا جے —— جیہڑا رسول پتھر نوں

پہچان دا اے۔ اگر اپنے بندے پیار تے محبت دے نال پڑھیا کر۔ ننگے ہوکے پڑھیا کر۔ ننگے کر کے پڑھیا کر ——

میرے آقا علیہ السلام توں قربان جاواں۔

ابوجہل حضور دی خدمت وچ حاضر ہویا۔ کہن لگیا اے محمد ایہ میں پتھر لے کے آیا آں۔ حضور نے

فرمایا کیہڑا اے۔ کہ اے میرے ہتھ وچ اے۔ حضور نے فرمایا میں کی کراں۔ کہندا اے گل ایہہ اے۔ جے اس پتھر وچوں زندہ

پرندہ اڈ کے نکلے۔ تے اوہ باہر اڈ کے گواہی دیوے۔ کہ توں اللہ دا رسول ایں۔ تے میں دی مسن لواں گا کہ توں اللہ دا

رسول ایں۔ اوہنے دو گھے اوتھے بیٹھے ہوندے سے کہ آہاں ابوجہل دی گندی توں پکڑو۔ اوہ کہندے پئے ساں دا پتر بن۔ بیلا

ایہہ کوئی گل کرن والی اے۔ جیہڑی اس پتھر وچوں پیہ زندہ نکلے۔ زندہ نکلے۔ پھر او گواہی دیوے کوئی ایہہ گل منن والی

ایہہ ہر گل تیری اس طرح اے۔ میں رب کائنات کولوں پچھیا۔ فرمایا خدائی جتھے عاجز ہو جاوے۔ اوتھے میرے رسول دا اختیار شروع ہوندا اے۔ جیہڑا کوئی نہ کر سکے۔ میرا رسول اوہ کر کے وکھا دیندا اے۔ ایہو تے ثبوت اے اس گل دا۔ اوہ میرا اے تے میں اوہندا آں۔

فرمایا لوکاں نوں پتہ ای نہیں لگیا اس گل دا۔ مولوی ہالے ایہو لبھدا پھردا اے کہ نبی ایہہ کر سکدا اے ایہہ نہیں کر سکدا۔ فرمایا نبی سب کجھ کر سکدا اے۔ جیہڑا خدا کر سکدا اے۔ ایہہ شریک نہیں نبی خدا دا۔ ایہہ خدا دا حبیب اے۔ اللہ فرماندا اے میرے حبیب آ۔ خدا دی ساری خدائی وچ فرش زمین اُتے جیہڑے تے ذکر دی آبادی چڑھدے دم نال اے۔

اس نے آکھیا ایہہ پتھر اے۔ میرے آقا مسکرا پئے۔ فرمایا توں کہندا ایں اس پتھر وچوں زندہ پرندہ نکلے۔ میرے آقا نے کہیا ایہہ سب کجھ ہو جاناں ایں۔ توں پھر وی نہیں مننا۔ میں پچھیا میرے آقا مسکرائے کیوں۔ فرمایا جدوں میں رب دی قدرت دے نال معجزہ وکھاواں گا۔ اس پتھر وچوں زندہ پرندہ اُڈا کے وکھاواں گا۔ 365 والے سوہنے کہن لگے سبحان اللہ۔ میرے آقا نے فرمایا پتھر ادھر کر۔ پتھر پیش کیتا گیا۔ میرے آقا نے فرمایا۔ ابوجہل تیرا مطالبہ پورا ہون لگا اے۔ پتھر تے نگاہ پائی میرے مصطفیٰ نے۔ پتھر پھٹیا۔ پرندہ نکلیا۔ فضا وچ اُڈیا۔ اُڈ کے سیدھا میرے آقا دے قدماں وچ ڈگیا۔ اس دی چونچ وچ رقعہ اے۔ اُڈاری ماری۔ پرواز لئی۔ میرے آقا نے چکیا۔ رقعہ کھولیا۔ عبارت لکھی۔ میرے رسول نے پڑھ کے سنائی۔ فرمایا ابوجہل توں آکھیا سی۔ پرندہ اُڈے۔ پرندہ اُڈ پیا۔ گواہی دیوے۔ گواہی سن۔ اس رقعے اُتے لکھیا ہویا۔ —— لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ تے اس پرندے نے گواہی دے دتی۔ آکھن لگا میں نہیں مندا توں بڑا جادوگر ایں۔ میرے آقا مسکرا پئے فرمایا میں تینوں پہلے فرمایا سی۔ توں نہیں مننا۔ رقعے دا دوسرا پاسا مومن والے واسطے اے۔ میرے آقا نے رقعہ پڑھیا۔ رقعے دی پہلی سطر۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ایہہ جیہڑا رقعہ اے پرندے نے آپ لکھیا اے۔ ایہہ لکھیا میرے رب رسول ولوں۔ رقعے دا پہلا حصہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ رسول نے فرمایا رقعے دی دوجی سطر وی سنو۔ اُمَّةٌ مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ۔ رقعہ رب ولوں والا۔ پرندہ لے کے آون والا۔ نبی پاک سنان والے۔ صحابہ سنن والے۔ دشمن کے کفر جان والے۔ کوئی گل نہیں میرے حبیب امت گنہگار اے تے تیرا رب وی بخشن ہارا اے۔

کیسا پیارا رسول اے۔ کیسا شان والا رسول۔ قرآن وچ اللہ نے فرمایا۔ لقد جاءکم رسول من آیا ایہہ ساڈے وچوں۔ یا اللہ کیوں آیا اے۔ فرمایا شہاں دے وچوں اس واسطے آیا اے شہاں نوں لال واسطے آیا اے جیہڑے تے شاہ دے درمیان پے ہوئے فاصلے مٹان واسطے بھیجیا اے۔ رب دی وچھڑی مخلوق نوں رب نال ملان آیا اے۔ اپنے پاک جمال نوں کنت کنزاً لہ تے رب دا جمال کران آیا اے۔ تے کیسا فرمایا عزیز علیہ ما عنتم —— میرے رسول دی صفت ایہہ وی اے پرائی اپنے تعلق نوں میرے حبیب نال پیار کرے۔ وفا کرے۔ جس رسول نوں میں فرش زمین تے اتاریا اے۔ فرمایا اوہ ایہہ اوہدے 5 صفتاں بیان کرناں آں۔ ~~363~~ عنبر چمن چمنی۔ 363 والیو۔ ایہہ گل حوصلہ تہاڈے واسطے نہیں سنائی

خدائی واسطے پئے فرمایا میں رسول دا میں اندر و کھیا اے۔ عزیز علیہ ما عنتم۔ تہانوں اوکھا آہستہ
میرا یار کردا اے۔ تہاڈا اپنا نوں اوکھا اے۔ درد میرا یار محسوس کردا اے۔ پتا لگیا۔ انکھیں وچ پانی والا میں آکھیا۔
مشکلاں وچوں کڈھن والا میرا حبیب اے۔ کئی مولوی بڑا ومسلہ کردے ہین۔ مشکل کشا ما اللہ اے۔ میں آکھیا۔
کڈوا ہاں گل آ ہاں توں۔ مشکل کشا دا معنی کی اے۔ مشکلاں نوں حل کرن والا۔ مشکلاں نوں کھولن والا۔ میں آکھیا
آپے ای بانہہ اساں آپے ہی کھولدا اے۔ میرے رب دی ہیبت۔ میرے رب دی قدرت میرے رب دا جلال
ایہہ اے۔ میرے جیہے مصیباں سارے بندیاں دی کسی کوتاہی اتے اپنے ہیبت قہار دا اظہار کرکے۔ اوہنوں
مشکل وچ مبتلا کر دیا اے۔ پٹڑیں کرا لائی۔ صدقے جاواں آمنہ دے لال توں۔ فرمایا میں شہر نے گناہ ویکھ کے۔
شہر دی ذلت بد ویکھ کے۔ تہانوں مشکل وچ پانے دا ارادہ کر لیناں آں۔ اودھر میں ارادہ کرنا آں۔ ادھر میرا یار
ناہ کر دیندا اے۔ مولا اینہ کیوں۔ فرمایا حریص علیکم۔ حرص حوص۔ لالچ از خود لینے واسطے کیتا جاوے۔
ایہہ ۸۰ فی صد ہندا اے۔ ایہہ بڑا لالچی اے۔ اللہ جی فرمانا پیا اے۔ ایہہ میرا یار وی بڑا لالچی اے۔ یا اللہ توں پیار فرمانا ایں
کہ میرا یار وی۔ لالچی ہونا تے چنگا کم نہیں۔ تے میرا محبوب ہے ای چنگا۔ فرمایا گل سمجھ پوے گا۔ میں بڑا لالچی
ہوں گیا۔ میں اکھیا اے حریص علیکم۔ میں محبوب نوں ویکھیا اے سر توں لے کے پیراں تک اپنا لالچ کر سکیا
ہیں۔ تہاڈا لالچ کری جھلیا ہاں ہیں۔
بیت اللہ اے۔ اتھے دا گھر اے۔ نبی پاک علیہ السلام دے حضور نماز پڑھ رہے ہین۔ کافراں نے ویکھیا۔ اوہناں
آکھیا اوہ بڑا ویلا اے۔ اسں نوں چنگی طرح ستان دا۔ اگلے جدوں ایہہ نماز پڑھے۔ اسں نوں اندروں باہروں پریشان
کرنے ہوندا اے۔ ایہہ بندہ نماز پڑھدا اے اسں واسطے تاکہ انہاں دی رب نال لگ جاوے۔ سوہنیا توں نماز پڑھدا ایں
تا کہ رب نال جڑ ال لگ جاوے۔ فرمایا ایہناں دا تے جڑی نماز دا ذوق ایہہ اے۔ نماز پڑھن پئے میرے آقا مولا سرکار
نے سر رکھیا سجدہ وچ۔ تے کافراں نے اپنا ناں نے مشورہ کیتا۔ جدوں ایہہ سجدہ وچ جاوے تاں۔ گندی اوجھڑی۔ غلاظت نے
بھری ہوئی۔ اینہاں موقع بنا کے۔ اتفاق کر کے ——— سٹاں گے۔ اسں دا سارا جسم پلیدی ہو جاوے
گا۔ ایسی منافق کراں گے ——— ایہہ کافراں دی سوچ سی۔ پر میرے آقا دی سوچ ویکھو۔ میرے آقا نے سر سجدہ وچ
رکھیا۔ سبحان ربی الاعلیٰ ——— اوجھڑی رکھی۔ غلاظت پھیلی۔ گندی سارے جسم تے۔ یار نے سر سجدہ وچوں
چکیا ای نہیں۔ کافر دور کھڑے ای جگہ تے ہسن رہے سن ——— میرے سرکار سجدہ وچ ہی جا وسے ہین۔ سبحان ربی الاعلیٰ
سدا اے رشتہ کیتا۔ میرے جیب تسبیح پڑھنی اے گندی اتے کی اے۔ میرے آقا نے فرمایا۔ میں کیوں ویکھاں۔ توں ویکھ
اسں واسطے۔ میری ہیکل دا نماز وچ آ نیاز وی اے۔ گندی اوجھڑی سٹ کے کافر ٹر گئے۔ میرے آقا پیرا اسں ویلے تک

سر سجدیوں چکیا ای نہیں۔ جب تک رب کولوں۔ ایہ وعدہ نہیں لے لیا۔ مولا سوہنا کر۔ دین محمد گنہگاراں نے
گندی دا اوجڑی دا برداشت کر سکدا آں۔ توں میری خاطر ایہ گنہگار برداشت نہیں کر سکدا۔
کائنات انسانی دے واسطے۔ مبعوث رحمت عالم پیکر شفقت بناں والیا ربا۔ یا محمد سی گل لائی ماں
بیں لے کے آیا آں اسی او جڑی دی غلاظت نالوں دی۔ میرے حبیب توں کی چاہندا ایں۔ فرمایا توں کی چاہندا
ایں۔ اگے گنہگاراں بارے۔ فرمایا ایہہ بارے ——— ایہہ تاں پتر شاہ توں پہلے جنہاں توں جانو سن۔ تاں ای
تاں او انہاں آکھیا نوبنا۔ نبی شیخ مجدد۔ ایہہ پتر پاک تسبیاں دی پڑھاں گے۔ جہڑے کولوں منکر دی نہیں
منگدے۔ ایہہ تاں 3 صبح۔ 3 دوپہر۔ 3 شام نو نو ورکیاں کا جاندے نیں۔ ہے سبحان اللہ دی وارا آہندے نیں تاں۔
بیہہ کہن گے رات نوں دولہا صاحب تے کی آکھیا سی۔ نہ پچھ نہ دکھ ید لگ رہے مسکائی
فرمایا پتر حبیب نے اپنی ذات دا کرم لا لچ کیتا نہیں تے تہاڈا لالچ کرے جھیڑاں دا کرے لالچ ای نہیں کیتا۔
وبالمومنین رؤف رحیم ——— ایمان والیوں کی نشانی اے جشن میلاد نبیاں دلے۔ تے کلے اذاناں تے نمازاں
تے نہ جایئے۔ اللہ دا احسان جتان والے۔ میلاد نبیاں والے۔ اللہ دا احسان اتے شکر ادا کرن والے
انہاں واسطے فرمایا وبالمومنین رؤف رحیم۔ میرا حبیب اپنے ایمان والیاں غلاماں دا واسطے۔ بڑا ای مہربان
اے۔ بڑا ای رحیم اے۔ میرا مہری راوفت وا رحمت ایہہ ہے۔ انہاں بندیاں کر کر منظور فرمایا پتر حبیب رب دی
فیصلہ۔ فرمایا جیہڑی پیل بڑی اے۔ فرمایا پتر حبیب دی پہل آں تاں۔ تے پیر سنو۔ عمل دیکھ کے انہاں دے چالے
دیکھ نئیں۔ بولیاں دیکھیاں نیں۔ کم دیکھے نیں۔ انہاں وچ ہے کوئی بندیاں والی گل۔ یا اللہ پیر تہاڈا مرجی
کی اے۔ فرمایا انہاں وچ بندیاں والی گل ای کوئی نہیں۔ تے پیر میری منے تاں۔ عذاب نہ دیاں گا۔
پتر حبیب توں کی کہندا ایں۔ عرض کیتی یا اللہ۔ میں توں احکم الحاکمین۔ تیں تاں ہر شے تے
قادر ہیں وی ودا۔ دکھیاں دی گل وچ بولنا نئیں چاہیدا۔ گل ہے اکو ای کسی لئی۔ تے انہاں وچ
ہے کوئی بندیاں والی گل۔ میں میں کی کر لواں۔ آکھو پیاری تاں۔ انہاں وچ بندے والی گل ہے کوئی تے
بندیاں دی تے پرے ای نہیں۔ ان تعذبھم فانھم عبادک۔ ایہہ خدا اللہ دے پیلے اوہی گل ہوگی۔
پتر رسول نے عرض کیتا۔ اگر توں انہاں نوں عذاب دیویں۔ توں جانی پتر اے بندے جانی ہے توں
سی کے راضی ہوگیا۔ ایہہ قبل کے راضی ہوں گے۔ تے سیوں وچہ نہ لیا ——— ہولی ہولی رنوں رحمت
دی بکل وچ لے کے آ ہندا اے۔ پیر چے میں پتر دا مرضی دے کیسیاں تاں۔ (دنگ ترغیب پسیندہ)

نہ کچھ ہم عمل ہیں سنانے کے قابل ——— نہ کچھ ہیں تمہارے دکھانے کے قابل نہ

اللہ اپنے بندیاں نوں بڑے پیار نال ویکھدا اے۔ واللہ بصیر بالعباد ۔ بندیاں وچوں اللہ اوہناں بندیاں نوں بڑے پیار نال ویکھدا اے۔ یا اللہ اسی تیرے بندے ہیں۔ جنہاں نوں توں پیار نال ویکھنا ایں۔ فرمایا الذین یقولون ربنا اننا امنا فاغفر لنا ذنوبنا وقنا عذاب النار ۔ یا اللہ جو کچھ وی ہو گیا سو ہو گیا نہ سانوں عمل آندا نہ سانوں کجھ آئے۔ کیسی اک گل یاد رکھو۔ آخر اسی تیرے بندیاں دا مُوں بھیڑے بندیاں جیسا جھگڑ وی نہیں۔ جدوں من لیا اے۔ پھر چنگی منندی۔ سجناں کولوں سکے ولی دی ہی جاندی۔

ایہ اک بندہ کیہ رہے ہیں سرکار نہ کوئی عمل ہے سنانے کے قابل ———

سر نے رکھی لاج۔ نہ سرکار آستانے کے قابل ———

شفاعت کے صدقے میں جنت ملی ہے۔ عمل تھے جہنم میں جانے کے قابل۔

حلت علی الشفاعۃ۔ وسیلے کے بغیر مانگنا بڑا کام ہے۔ اے خدا کے دربار سے لے کر دنیا پہ اکرام کے اے رب کائنات ہم سب کو اپنے اور اپنے حبیب پاک کی محبت سے سرشار فرما دے۔ زندگی کے ہر لمحہ میں اپنی عبادت کا شوق اور اپنے حبیب دی یاد کا ذوق دیا دے۔ زندگی اس طرح گزرے ہر فرد کی زبان پر۔ یہی ایک نعرہ ہو۔ کہ میں سو یاداں با عمل آکھتے ———

جب تقریر فرمائی شاہ صاحب نے ———

Dabbas

۲-۱۴

۲۷-۲-

۲۶-۴-۱۴۳۵

بروز جمعرات ۵:۷ (PM)

-۵-

اللہم بارک بجاہ المصطفیٰ رسولک المرتضیٰ طہر قلوبنا من کل وصف

اللہم افتح لنا ابواب الخیر والبرکات والمغفرۃ والنصر فانک خیر الفاتحین ۰

ونجنا من القوم الظالمین

(٥١/ج۔پ) قاری خالد مجاہد پتوکی (نکات)

خطبہ۔ یاالٰہی جب تک میرے جسم میں جان رہے۔ میری یہ تمنا ہے کہ تیرے حبیب پہ شیدا ہو قربان رہے
(١) نبی کی تابعداری سے اللہ محبت کرتا ہے۔ وغیرہ ۔۔۔ اگر جنت میں جانا چاہتے ہو
تو نبی کی تابعداری ضروری ہے۔ (٢) ساری صفتاں نبی کے اندر جمع فرما دیں سارے جہان
کی خوبیاں ایک طرف نبی پاک کی خوبیاں ایک طرف۔ عرب کے ملک میں نبی پاک تشریف لائے۔
پہاڑوں کی غاروں کی شان ۔۔۔ تو نبی کا کیا مقام ہوگا۔ بنی سعد کی دائیاں صرف ایک کو
حلیمہ سعدیہ کو شرف ملا ۔۔۔ کسی کا نام پتا نہیں۔ صرف حلیمہ کا نام آتا ہے۔
پاک نبی کی نسبت سے مقام ملتا ہے ۔۔۔؟
(٣) نسبت معمولی نہیں بڑی چیز ہے جس کو نسبت نہیں اس کی بخشش نہیں۔
خود خدا نے نبی سے یہ فرما دیا جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں۔ ومن یشاقق الرسول
جو نبی کی نسبت سے کٹ جائے اس کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے محروم کر دیتا ہے۔
جب صحابہ کرام نے نسبت کر لی تو مقام والے ہو گئے ابوبکر۔ عمر۔ عثمان علی رضی اللہ عنہم ۔۔۔ جب نبی پاک اللہ
پاک کو پیارے ہیں تو نسبت کتنی پیاری ہے ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک کو قرآن اندر ہر بار پکارا ہے
نام لے کر نہیں بلایا ۔۔۔ حالانکہ بڑا چھوٹے کو نام لے کر بلائے تو بے ادبی والی بات نہیں ۔۔۔ پیغمبر اللہ
رسولوں کو رسالت کی شادی ۔۔۔ نبیوں ۔۔۔ اولیاء ۔ اولاد ۔ ساری کائنات کا مختار اللہ ہے
لیکن نبی کو نام لے کر ۔۔۔ اس کا حق ہے۔ آدم کو بلایا۔ نوح۔ زکریا۔ یحییٰ۔ یا محمد
سے بلایا۔ نبی پاک کی تابعداری میں بخشش کا وعدہ ہے = اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں۔
(٤) دیکھو قرآن میں جا بجا مومنوں کیسے اللہ نے نبی کو خطاب دیئے۔
کہیں یٰسین کہا کہیں طٰہٰ کہا۔ نام لے کر نبی کو پکارا نہیں۔
خوب نام محمد ہے اے مومنو جس پہ نقطہ رب کو گوارا نہیں۔
جو نبی کی محبت سے منہ موڑ لے دونوں عالم میں اس کا گزارا نہیں۔
جب نبی پاک کو بلایا۔ جنت میں آدم کو خطاب۔ یا آدم اسکن ۔۔۔ اصل وطن ہمارا جنت ہے یہاں
ہم صرف گزرنے کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ ایک آدمی کو پوچھا بیٹے کی شادی کہنے لگا صندوق کی کنجی اٹھا کر لا
۔ نماز۔ روزہ ۔۔۔ بابا کو حقہ۔ جوانوں کو موبائل لگ گیا۔ جنت کو گالیاں دینا
یہاں نیک کام کرتے ہیں۔ حضرت نوح کو فرمایا۔ یا نوح اہبط من بسلام ۔۔۔

مکہ اور مدینے کی شان و عظمت ؟

شہر اک وہ شہر نرالا ہے جیتھے آیا کملی والا ہے۔ بس کر دا ہے زم زم پینے نوں۔
اللہ روشن کرسا ڈے سینے نوں۔

سانوں لے چل مکے تے مدینے نوں رمضان دا پاک مہینہ ہو گئے۔ کر دا مکہ تے کر مدینے نا ہو گئے۔
بس کر دا اے اوتھے جینے نوں اللہ روشن کرسا ڈے سینے نوں۔

شریف والا سلطان ہے — مکہ اور مدینے کی شان و عظمت

جا لگواں مصر تھے مدینے نوں۔ سونے ہا نے لعل نگینے نوں۔ جیتھے سُتّا اے نبیاں دا سلطان بڑا کم سوہنا۔
ہر کملی والے دا لوگوں شان بڑا سوہنا۔ دیتا جس کو خداوند نے قرآن بڑا سوہنا۔
اللہ فلکاں تے بلایا سی معراج کرایا سی فلکاں اتے جا کے بنیا مہمان بڑا سوہنا۔
اللہ نے ساتوں آسمانوں سے اوپر بلایا۔ سب کچھ نیچے رہ گیا۔ نبی کا مقام اوپر ہے۔
ساتوں آسمان نبی کے قدموں کے نیچے ہیں — سورۃ علق نیچے ہے —
اللہ تعالیٰ نے نوح کو پکارا — ابراہیم کو پکارا یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا — محسن —
موسیٰ کو پکارا۔ یا موسیٰ لا تخف — محبتوں کو پیار یار یا — سپہ دغیرہ ——
احمد کا کام اپنا محبوکا کام اللہ کی طرف : نبی صاحب خلق عظیم ہے۔ طائف میں تبلیغ — قرآن
نکلا — اللہ تعالیٰ توحید۔ رزق دینا۔ سورج چاند ستارے ——
کافر بھی مانتے ہیں۔ نبی جب حسین کو دیکھتے۔ مکے کی عورتیں اپنے بچوں کو جنم دیتی رہیں ——
زکریا کو خطاب — یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ — جب مدینے تاجدار کی
باری آتی ہے — نام لے کر نہیں — اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یٰسین کلمہ — یا المزمل — سبحان اللہ کہتے
والوں کو مدینے اور مکے کی زیارت آتی ہے — جنت مل دی — داڑھی کی شان —
اگر اللہ کو پیار ہے تو محبوب کے چہرے پر لگا دے۔ ——

صاف بلوری سینہ جس وچ نہ غصہ کینہ داڑھی دے نال سجیا مکھڑا حضور دا۔
سب سوہنیاں تو سوہنا چہرہ حضور دا۔ مولا دکھا دے سانوں روضہ حضور دا۔
سوہنا نبی دیاں جالیاں دیکھو سرے دیاں دیاں جالیاں دیکھو
چند شرماندے دیکھ کے واہ جلوہ حضور دا کتوں نظر لوتی سوہنا سا۔ آ جا الٰہی سوہنا۔

: آقا علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ۔ پہلے جو آ گئے ۔۔۔ ؟ مرزا قادیانی کے احوال ۔
مدینے کی شان ۔ لا اقسم بھذا البلد ۔ وھذا البلد الامین ۔۔ مدینے والے کی صورت سیرت
احوال و افعال پیارے ہیں ۔۔ (۲) قافلہ تیار کیا عبداللہ بن رواحہ ۔۔ جمعہ کا دن ۔۔ سواری پر نہ تھے۔
نبی پاک کے پیچھے ۔۔ نماز جمعہ ۔۔ خطبہ کے وقت پوچھا ۔۔ نیک نیت سے ٹھہرا ۔۔ زمین و
آسمان کے خزانے دے دیئے جائیں ۔ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۔۔ اپنی مرضی سے نہیں چل سکتا۔
نماز اور روزہ کے اوقات نہیں ۔۔ حضرت جلیبیب ۔ سرکار کی بارگاہ میں عرض کیا
بچی کا باپ نے رشتہ ۔۔ بیوی نے مشورہ ۔۔ پردے کے اندر بچی ۔۔
بیوی کے مشورے کے بعد بچی کی گفتگو ۔۔ بچیوں کی گفتگو کہ کس نے رشتہ بھیجا ہے کہ رشتہ داروں
نے میرا رشتہ اللہ کا نبی نے بھیجا ہے ۔

Abbas

۲۸ — ۲ — ۲۰۱۴
۲۷ — ۲ — ۱۴۳۵

بروز جمعۃ المبارک
۱۲ — ۱ — ۵۲
(PM)

خالد مجاہد (نعت شریف)

ورفعنا لک ذکرک — وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین — انا سید ولد آدم۔ وغیرہ ھا —
نبی کی تعریف کون بیان کرتا — کوئی نظم میں کوئی نثر — سب سے بڑی نعت اللہ کا قرآن ہے —
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم — ایک آدمی نے حضرت عائشہ سے نبی پاک کے خلق کے بارے میں سوال کیا —
نبی پاک کی بیویاں دی شان — صحابہ کرام کی عظمت — اہلبیت کی شان۔ غاروں کی شان —
ان غاروں میں نبی پاک کے قدم — سواری کی شان — مکے میں دا نشیاں بڑی بڑی آئی —
نسبت ملنے بڑی چیز ہے — کون عائشہ — نبی پاک دی شان قرآن ہے —
انا اعطینٰک الکوثر — تشریح۔ خیر کثیر۔ حوض کوثر دی شان — کوثر سے مراد قرآن۔ امت —
خوبیاں — شب معراج نبیوں کی امامت — قربانی کا حکم — دشمن کا نام و نشان کا نہ ہونا —
الم نشرح لک صدرک — والضحیٰ والیل اذا سجیٰ —
قرآن میں تذکرہ کو اس لئے — وہاں رحمتوں کا نزول ہوتا ہے — جہاں تذکرہ رسول ہوتا ہے۔
کوئی نعت بنائے۔ الفاظ میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ لیکن اس میں کوئی کمی کا امکان نہیں — والضحیٰ والیل —
ن والقلم وما یسطرون — ہر کسی نے اپنے اپنے عقیدے کے مطابق کرتا ہے۔ —
روشن چہرہ قد قامت بن کر بنا دے جسم ہو گئی بہار سوہنے تے سجا دے —
کسے ماں نے ایسا سوہنا نہیں جنیا۔ جیویں اپنی مرضی مطابق اسے بنیا —
مصور نے بس انتہا کر دتی — نبی جیسا اس دی نال تصویر کتی —
حسینان جہان دا موڑ دتا — محمد بنا رب قلم توڑ دتا —
تمام انبیاء کو بھیجا قوموں کی طرف — لیکن امام الانبیاء کو سارے کائنات کی طرف قل یا ایھا الناس انی
ہر نبی اپنی قوم کی طرف — ہر نبی پاک مشرق سے مغرب کی طرف رسول بن کر آئے — انا ارسلنٰک بالحق
شاہد و مبشر و نذیرا ہ — نہ قرآن کی مثال نہ مدینے والے دی — نماز کا تبلیغ — مرانی
نے تبسم کیا۔ بیوی سے پوچھا — نور آیا ہے کہ نہیں — داڑھی — اللہ دا حکم منی بیٹھے آں۔
رسول دا حکم منی بیٹھے آں —
— ہ —

1-3-2014 — 28-4-1435 — ۲-۴۶-۳۹ PM — ہفتہ

رمضان المبارک

لا یستوی اصحٰب النار و اصحٰب الجنۃ ـــــ یا الٰہی جب تک ساہ پیر مہر میں جان رہے ـ
سال دے مہینوں تشریف لیایا ایہہ رمضان مہینہ ـــ بے نور اس دی قدر کیتا نہ اوہ بے سمجھ کمینہ ـ
تے مومناں لئی رمضان مبارک سب چیزوں شاں دا کر لیا ـ بے ادباں جھولیاں دے گھر آن سیاپا پڑیا ـ
مومناں دا کو نور دا روزہ چیروں شکراں سکیا یا ـ ایہہ رمضان مبارک پیار انعاماں بھریاں آیا ـ
(۱) اللہ نے مشقت سے بیان کیا ہے ـ رمضان کی برکات ہیں ـ (۲) مومن اللہ کی مزدوری کرتا ہے ـ جس طرح
کہ اللہ جنت مہیا کرتا ہے ـــ مقام دو ہیں جنت یا دوزخ ـ نیکی اور بدی ـ اسی طرح
متضاد کا ذکر ـــ دوزخ والوں کا بیان ـ جنتیوں کو فرشتوں کی تسلی ہو گی ـ
جنت کی بہاروں والے اور جہنم کی ماروں والے برابر نہیں ـــ جنت کی طرف گروہ در گروہ ـ
جنت والے کامیاب ہیں ـــ اولئک اصحٰب الجنۃ ھم الفائزون ـ

۹ واہ واہ جنت دیاں بہاراں نیں ـــ جتھے وسنا ایہہ نیکوکاراں نیں ـ

کیا جنت میں سب لوگ جائیں گے ـ مثلاً شرابی زانی وغیرہ وغیرہ ـــ و سیق الذین اتقوا
ربہم الی الجنۃ زمرا ـ طواف کرنے والے کے گروہ ـــ بیت اللہ کے حرم کے دروازہ سے
جنت کا دروازہ سب سے پہلے نبی پاک کھلوائیں گے ـــ (مسلم شریف)

۹ نبی ہاں کوئی قوم نہ بلاوے ـ میرا آقا پہلاں بہشتاں نوں جاوے ـ
کنڈا کھول والا حوروں دا کھڑکاوے ـ اگوں دربان جنتاں دا مرحبا سناوے ـ
میں نوں میرے مالک نے ہی فرمایا ـ نہ کھولیں جداں چر محمد نہ آیا ـ

وکان سعیکم مشکورا ـ ایمان والوں کو تسلیاں دی گئی ہیں ـــ تمہارا رب قدردان ہے تمہارے عمدہ
کاموں کا ـــ جنت ـ نمازاں ـ ہمیشہ رہنے کا ـ پیاسے ـ ادخلوا الجنۃ ـــ ایتہا النفس المطمئنہ ارجعی
الی ربک ـــ جنت کو نماز ملتی جاتی ہے یا نیکی سے یا دونوں ـــ یا ایہا الشاکلین ـــ
فادخلی فی عبادی ـــ ہے میرے بندو جنت میں میرے نبی کے صحابہ اور باقی دین کی تکالیف برداشت کرنے والے
ملیں گے ـ وغیرہ ـــ حضرت سمیہ ـ سمیرا ـ آنکھ نکالی گئی ـ خبیب بھی ہے ـ سود بھی کو
نہ بھی شراب کو چھوڑ کو جنت کے خواب دیکھنا بیوقوفی ہے ـــ جنت دینے جانے کے لئے تیاری
کرو ـ ۹ رب نے غریب لئی جنت بنائی ـ موتی لعل ہیراں دی سیج سجائی ـ
پاک صاف ہو جاؤ حرام کرو ـ رب دی نماز پڑھو بندگی بار بار رب دا ـ

جنت و ماہ

جنت وچ ہیرے لعل ریشمی لباس — دودھ دیاں نہراں نالے چاندی دے گلاس۔

یہاں دنیا میں ہم پیٹ کس طرح گزارہ کرتا ہے — آج دنیا میں اللہ اور رسول کے سب عاشقان کو پیدا کر کے جنت میں
روزے رکھنے والے۔ قرآن کی تلاوت کرنے والے — دکان سے کیک بسکٹ کو نہ — جنت کی قدر ہو گی۔
نماز میں اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں۔ الحمد للہ رب العالمین — نستعین — مزدور کا علم
اللہ کا دیدار — اس وقت تک سلام نہیں پھیرے جب تک درود شریف نہیں پڑھ سکتے — جنت
میں نبی کا دیدار۔ عید کی نماز — دو رکعت نماز عید الفطر۔ کھانا کھا سو جاتے تھے مگر۔
سال کے بعد دوبارہ آتا ہے کہ رمضان کے بعد نماز و تلاوت نہ چھوڑیں گے۔ قیامت میں
نمازیں۔ روزہ۔ طواف وغیرہ عبادات کرنے والوں کے گرد جب آئیں گے۔ تو جنت کی نعمتیں۔
جنت کا منظر ہر موسم رنگ کی نہ سردی۔ گوشت پرندہ — ولحم طیر مما یشتہون — پھلوں کی گچھے۔
وفاکہۃ مما یتخیرون — جنت والے انتخاب کریں گے اللہ مسلمان نعمتیں گے — جنت میں سب کچھ بنا ہے۔
جس کا انسان تصور بھی نہیں کر سکتا — ؟

واہ واہ رونقاں ماہ رمضان دیاں — ہر طرف قرآن کی تلاوت ہو رہی ہے کے
یہ وقت ہے اس کی قدر کریں۔ پتہ نہیں اگلے سال کس کو — رحمتوں کا نزول —
واہ واہ رونقاں ماہ رمضان دیاں — سوہنے اللہ دے مہمان دیاں
جو بڑے لوگ یا مادرزاد گونگے ہیں وہ نہ بولیں — ے
دل مومناں دے پر نور ہو گئے — رج خوشیاں دے مسرور ہو گئے۔
شوں شوں کے ایتیاں قرآن دیاں
ایہہ ناں رمضان والا مہینہ جی — نالے بخشش دا ایہہ خزینہ جی۔
ڈٹھاں آنکھوں رب توں منگاں جیاں
گئے چاند اج رب دا ہو ونا جی — پھر قسمتاں دے نال اونا جی
کیوں زندگیاں میں انساں دیاں۔

Mahhas

۱-۳-۲۰۱۴
۲۸-۴-۱۴۳۵

۵ — ۳۳ — ۳۰ pm

الف

رحمت کا ذکر ــــــ خالد مجاہد پتوکی

سونے والے کا استغفار ۔ ڈرائیور کا گاڑی چلانا ۔ گھر آنا ۔ بیوی کو کہنا ـــ نو بجے میں گھنٹہ چلے گی ۔ تم بیوی کو
چارپائی کے نیچے گرا دیا ـــ حضرت زکریا کی دعا بچہ کے لئے ـــ حضرت ابراہیم کی دعا ۔
بیٹوں کا پیدا ہونا ۔ رحمت ہے ۔ بیٹی کی بیٹیاں ـــ بیٹی سے مہر ـــ جان کے بدلوں میں جنت ۔
کئی عالم ہوتے ہیں بیٹی کے پیدا ہونے پر بیوی کو تنگ ـــ کافروں میں کوئی تھے ۔ جن کو اسلام
بیٹی کا ذکر ہوتا تو منہ کالے ہو جاتے ۔ بیٹی سے پیار ـــ جنت کے آگے پیچھے
عائشہ کہتی ہیں ـــ ایک عورت کا مانگنا ۔ کھجور آدھی آدھی دینا ـــ حسن سلوک
کرنا ـــ ایک آدمی آخری وقت جان دے رہا ہوتا ـــ

(دستخط)
١ ـ ٣ ـ ٢٠١٤
٢٨ ـ ٤ ـ ١٤٣٥

٩ ـــ ـــ ١١
ہفتہ (PM)

سلیمان طارق — سیرۃ النبیؐ

حضور کو بھیجا اللہ ایک خدا کی دعوت دی ——— کافروں نے کہا ہمارے رب کا کچھ بتاؤ۔ نبی پاک نے فرمایا۔
تبارک الذی بیدہ الملک ——— قدیر ——— یا ایہا الانسان ما غرک بربک الکریم ——— رکبک۔
ماں کے پیٹ میں کون بناتا ہے ——— بڑے بڑے کافروں کے منہ بند ہو گئے ——— ابوجہل اور ابولہب کون
تھے۔ بڑا بھائی ابوجہل کے پاس ——— ابولہب نے ابوجہل کو کہا کہ میں نے پہلے ہی کہا تھا ——— صادق الامین
سچے تھے۔ کبھی ہم نے جھوٹ بولتے نہیں دیکھا ——— مجھ کو بات کرنے دو ——— کہنے لگا۔ یہ کسی کی بات نہیں مانے گا ———
ابولہب نے نبی پاک کو بلایا۔ اور باتیں کرنے لگا ——— حضور نے فرمایا میں تو ایک ہی بات چاہتا
ہر ایک کا خدا ایک ہے۔ ایک ہی مشکل کشا ہے وغیرہ ——— تمام صحابہ سے اولیاء تک مشکل
کشا اللہ ہے ——— کافروں نے کہا ہم نہیں مانتے ——— میں کون ہوں بتا نبی پاک۔ آپ نے نسب فرمایا۔
میں شافع محشر بھی ہوں۔ تمام انبیاء کے سب تھے۔ فضیلتیں ——— میں تو رحمت بنا ہوں دیا اسے کے
الا رحمۃ للعالمین ——— مشورہ کیا کہ جہاں بھی جائے اس کو مجنوں کہو ——— اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ن والقلم وما ——— بمجنون ——— محبوب پریشان نہ ہو ورفعنا لک ذکرک ہر جگہ تیرا ذکر ہوگا
دنیا اور جنت میں تیرا نام ہے ——— وغیرہ ——— یا اللہ یہ تو مانتے ہی نہیں ——— تکلیف۔
دینے میں غیر ممنون ——— اجر بہت ہے ——— تیرا اخلاق بڑا ہے ——— تیرے اخلاق کی وجہ
سے بڑے بڑے لوگوں کو تیرے قدموں پہ لا دوں گا تو ہی رب بنا ہو ——— دین اخلاق سے پھیلایا
نبی کی سنتوں کی مخالفت۔ مثلاً۔ نبی نے روٹی اکیلے نہیں کھائی ——— ہم کم بسم اللہ سے شروع کیا ——— وغیرہ۔
مہمان کو کھانا کھلانا ——— باقی کو صحابہ لے گئے۔ ایک نبی پاک ——— دعا کرو مدینے میں چلے جاؤ؟
وہاں سے کبھی نہ آؤ ——— ایک بدو کے بیمار کو کھانا کھلایا۔ جو مہمان بن کے آیا ——— نام پوچھا۔
کوڑھ جذام کا مرض ——— جُلَیبیب ——— اَنا من المیسُود ——— میں ہوں کہ جس کا کوئی نہ ہو ———
نبی پاک نے اس کے ہاتھوں کو اپنے رب کی قدرت سے درست کر دیا ——— اجیب دعوۃ ———
دعا مانگنے کا ذکر ——— اللہ نے فرمایا کہ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ کو بلا دے اور اپنے ہاتھ اس پر لگا دے؟
اور شفا دیں۔ دعا کر شفا مل جائے ——— جب غسل کرنا چاہیں لوگوں سے پوچھا۔ یہ کون ہے؟
لوگوں نے بتایا۔ تو کہتے شاہ والا ہے جس کا ذکر تورات میں ہے ——— روٹی کو ننگا کھاتا۔ نہ ظاہر
نالہ کیا ہے نہ باطن بھی ——— میرا تو اس دنیا میں کوئی نہیں۔ نہ ماں باپ۔ نہ بیوی نہ بچے ○
حضور نے مجھے دعا کر دیا ہے ——— مجھے کام پکڑا دو۔ میرا گواہ کو مرشد والا بنا دے گا ○

3 یا عشرت ہن اکھیاں کھلیاں نے ہو یا دور ہنیرا ۔ تے وحدت رب دی مشتی لگی آیا نظر باطن میرا ۔

روٹی کھانے سے انکار ۔ گھر جانے کی رخصت مانگنا ۔ گھر والوں نے انکار کیا ۔ جبکہ پنجابی زبان میں کہے ۔ ماں پیو نال تے اسے ۔ ماں نہ دکھیا ۔ تو آنکھوں کو روکشن کر گئی ۔ ماں نے گلے کی نشانی سے شناخت کی ۔ حضرت حبیب نے بہن کی اثر پینا کی ۔ ؟

آکھی نوں تے سب جگ سوہنا پر ہر چہرہ چھپیا نہ کوئی

جس دے پینیاں رسیلے وکھو کے کل خلقت کملی ہوئی ۔

ماں نے کہا کیا تو نے اس کو دیکھا ہے ۔

سوہنا مکھڑا تے کالیاں زلفاں نے لیپیٹیاں انگ ٹلارے

دنیا تک تک رجدی ناہیں تے عاشق پین نظارے ۔

بیٹے سے پوچھا کہ وہ پتا کہاں ہے ۔

سوہنا رب دی مدینے دا دربار بڑا سوہنا

اتھے مسجد نبوی دا ہر چیز نرالا اسے ۔

ضیا تے سنگاں توں دل اک ہی تے جاندا اے

رب خود جو آیا اے میرا یار بڑا سوہنا ۔

ہر چیز اودے مسجد دا اے اوہ مینار بڑا سوہنا ۔

مدینے دا دربار

بنی کی رسالت اللہ صحابہ کرام کا رشتہ ان وعظمت ۔ رضی اللہ عنہ ۔ بھی سماعت ہے ۔ صحابہ کرام نے اللہ کی بارگاہ میں پیر چھے دیکھے ۔ ذالک مثلہم فی التوراۃ ۔ اپنی بیویاں پیدا نہیں ہو گئے تھے ۔ بیٹے تو ان کو پہلے ہی سے اپنی بکھو دیا تھا ۔ حضرت خبیب کی محبت ۔ سمیہ کی محبت

۱۲ — ۳۹ — ۰۰

اتوار (pm)

۲ — ۳ — ۲۰۱۴

۲۹ — ۴ — ۱۴۳۵

سلیمان طارق — سیرۃ النبیؐ

اللہ اور رسول کا تعلق — اللہ میں ہوں۔ محمد تو ہے۔ وغیرہ وغیرہ — زمین و آسمان
کی چیزیں بنائی تو میں ہوں۔ لیکن مالک تو ہے — ذکر تیرا بلند ہو گا — تمام انبیاء
تیرے برابر ہیں — میں رازق ہوں۔ تو مرزوق ہے — وغیرہ وغیرہ۔
جہاں نبی پاک کی مٹی لی تھی وہیں دفن ہوئے — منہا خلقنکم — ابوبکر عمر بنائے — ابوبکر اٹھا کر لائے
بو چھو بخوشبو — ابوبکر اندر نبی پاک باہر۔ صفائی کا — دل غار ہے پہلے ابوبکر صدیق
صاف کرتے ہیں۔ نبی پاک بعد میں آتے ہیں — (میلاد)
اللہ تعالیٰ نے حضرت آمنہ کو کہا پریشان نہ ہو۔ سورج چاند ستارے اس کے خادم ہوں گے۔ چودھویں
ہوں گے خادم۔ زمین و آسمان کی چیزیں ہیں۔ تیرے بیٹے کے خادم کون — فکر تھی کہ دائی آئی
ہے نہیں۔ زمانہ اب ابھی آئی ہی نہیں — حضرت حلیمہ نے عرض کی کہ دکھا دو۔ کہ جس کی معصوم زمین و آسمان
میں ہے — حلیمہ نے دیکھا تو آمنہ کو مبارک مبارک دی کہ ایسا چہرہ تو کبھی آیا — میں رک گئی ہوں
ہو مبارک ہے — (۱) اٹھانے کا ارادہ کیا تو بچے نے بازو کھول دیا — (۲) — آمنہ نے حلیمہ کو وصیت
کی ہے — آمنہ اگر میں رکھ سکوں دکھ ہو رہا کہ تم یہ لے جا رہی ہو گا — خاوند نے کہا — دکھا — بیٹے بٹھا دیا۔ گھونگھٹ
کر —

بڑی خوش نصیب سواری کی پاک والے دی — حلیمہ ہتھ جب پھڑ ٹالا بہاراں مسکرائیاں۔
چمن دا آ گیا مالی بہاراں مسکرائیاں —

اپنے گھر میں لا کر کے سواری قریب سے گزرتی ہے۔ تو کیا سواری بدل ہے یا بچہ اسی دن کا ملتا ہے کہ
پہلے اس سواری کی حالت مہرے پاؤں تھی۔ اب سارے ابرار کے پاؤں میں ہے — خاوند نے کہا بکری کا دودھ
حلیمہ نے حضور کو ... بکری ہو گئی — بکریاں سیر ہو کے سارے گھر کے — بکریوں نے کہا سارے برتن بھر دیا
میرا اندر دودھ ختم نہ ہوتا — کیونکہ میرا اور ابراہیم کا ساتھ لگ گیا ہے کہ — حلیمہ نے کہا سارا محلہ کو آ کر
دکھ یہ ہمارے گھر میں آؤ اور دودھ لے جاؤ — حضور کی برکت دکھا دی — جس رنگ کا سہرا بنا کو دیکھا
کہاں خود نے سہرا کو نہیں دیکھا۔ — شیما حضور کو اٹھا کر حضور کو کھلاتی ہے — لڑکیوں نے پوچھا۔
یہ کون ہے۔ چمن دا آگیا مالی — سے تو گفتگو ہیں کرتا ہے۔ جب میرا وقت آئے تو ...
نہ بلا کرنا — لو دیا دے ریا ہے۔ اللہ نے پیر دیکھا کو فرمایا — شیما کو جبرائیل نے سکھایا۔
کبھی میں بھی آپ کا بکرا آؤ تو دروازے سے دور نہ کرنا — باقی بہنوں کی تمنا ہوتی ہے —

اے رب میرے بابا کو وہ مقام ملے جو کسی کو نہ ملے ۔ قدرت کی آواز اے شہباز فکر نہ کر یہ تو میرا محبوب ہے ۔ والدہ آپ نے حلیہ کے گر حضور کو دیکھا ۔ انہیں ایک سال کی مدت سے ادھر مل گئی ۔ تمام واقعہ سیپ ڈش میں موجود ۔

—٥—

۲ — ۳ — ۲۰۱۴ ۹ : ۰۶ : ۰۰ PM

۱ — ۵ — ۱۴۳۵ اتوار

—٥—

قاری محمد حنیف ملتانی — شانِ رسالت ۲

اولٰئک ہم خیر البریہ ـــ لمن خشی ربہ ـــ ایک جماعت جو بنا کسی تنخواہ کے ادا کرتے رہے مثلاً صحابہ
ـــ جس طرح ستر ہزار فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ۔ اسی طرح صحابہ کرام بھی ـــ ہمارے پیارے صحابہ کرام کی
عظمت عقیدہ کا تقاضا ہے ـــ ان کے دین کا کام کیا ـــ پورا دین صحابہ کرام میں ـــ جب لوگوں نے تورات انجیل بدل
دی ہم نے بدلا دیا ـــ ان لوگوں نے اتنی مار کھائی خدا نے ان کی توثیق کی ـــ ان لوگوں کو سب سرکار کی غلامی
ـــ تمام نظام عالم اسی کا ہے ۔ انسانی اعضاء پر قادر ہے ـــ الا لہ الامر اللہ ـــ اللہ کا فیصلہ آگیا ـــ
وہ اکیلا ہے ۔ دن اور رات کا نظام ـــ پیدا کرنے والا ـــ سورج کا نکلنا ۔ رزق دینا ۔ مردہ اور زندہ
ہونا اللہ ہے میرے پیارے خدا پر آتے ہوئے شرم آتا ہے ـــ ام ہانی کا مکان ـــ بیت اللہ کا مقام ـــ
حضور ان کے گھر میں آرام کرتے ہیں ـــ بڑی قسمت والی ہے ـــ آج تک کسی نے پیالے کو چھوا کر زیارت کرنے کا
وظیفہ ـــ اپنی بیٹوں کو پینے والی شیشی کا دکھا ـــ ام ہانی کی بیٹی نے وہ شیشی کھولی تو بوتل میں خوشبو
ـــ کسی نسل و رنگ بخشش کی خوشبو ـــ آج ہم قرآن کی قدر نہیں کرتے ـــ عقبہ بن عامر نے اپنے گھر والوں کو
دریا میں ڈال کر دعا کر سکتے ہیں ہاں اس کا رب کا مکتبہ تبا ترا کام ہے ۔ پوری جماعت حضور کی عاشق ـــ
کو کی دنیا کی طلب ہے ـــ کفر والوں نے دو صحابیوں کو پکڑا ـــ پھانسی دینے کا پروگرام ۔ ایک کو
پڑھا گیا ۔ کہ دیکھ مرتد ہو کر چیلا کا بچہ بنا ہوا ـــ زندگی تو ختم ہو جائے گی ـــ
بیمار ہو جان جا سکتی ہے ۔ لیکن ہم یہ نہیں کہتے ـــ دوسرا کہنے لگا کہ شادی کرا دوں گا
مال دوں گا ـــ انکار کر دیا ـــ اگلے دیر نہ کرو اگر بوجود اللہ اللہ کے رسول کا نام آئے ـــ
(۳) مسیلمہ کذاب کی فوج نے حضور کے غلام کو گرفتار کیا ۔ زنجیروں میں ـــ مسیلمہ نے کہا میری نبوت کو مان
لے چھوڑ دوں گا ۔ انکار کر دیا ـــ ہاتھ کی انگلی سے کاٹ رہے تھے بار بار پوچھ رہے تھے ـــ لیکن انکار کرتا رہا
اس نے چوری نہیں دی ۔ ۔۔۔ آج ہمارے اندر مسلمانیت ـــ ہر بچہ فطرت پر پیدا
ہوتا ہے ـــ اس نے جواب اللہ اس کا مؤمنین ـــ اس نے جواب دیا جان ہر کا نہیں سکے
ان کا ایمان اللہ ہمارا ایمان اس میں تو فرق ہے ـــ آج انسان ہوشیار بنتا ہے ۔ لیکن جب رگ رگ سے جان
نکلتی ہے تو ہوش کی انگلی بارہ ـــ (۳) قوم نے کہا مردے کو زندہ کرو اور عیسیٰ کو لے گئے نوح علیہ السلام
کے بیٹے بال سفید اس لئے ہوئے ـــ فکر سے کالے بال سفید ہو گئے ـــ آج ہمیں اس کلمہ کی تو
پہلا کی حیثیت معلوم ـــ (۴) قیامت کے دلائل اثرات ... الم شریف ـــ آیت صفوا کا مطلب ترجمہ ۔
(۵) مصر کے گورنر نے فاتح المعظم کو کہا کہ سپاہیوں نے پیدا کر لیا ـــ ایک امیر سناؤ ـــ مال العوض لکھو

(۸) ایک آیت سن کر مسلمان ہو گئیں۔ آج سارا قرآن سن کر مسلمان نہ بن سکے —

(۹) جس حال میں جو مرتا ہے وہ اسی حالت میں اٹھے گا — مسواک کے فوائد کہ آخری وقت کلمہ نصیب ہوگا —

رفاقتِ رسول ﷺ :-

صحابہ کرام کو اللہ نے منتخب کیا۔ جنہوں نے مخالفت کی ان کی ذلت۔ اتنا بڑا نبی جس کی غلطی آج تک ایام دنیا میں کوئی نکالی گئی — بادشاہ و فقیر امیر غریب سب نے غلامی کی۔ ان کی موت کے وقت فرشتے اچھی طرح آتے ہیں جن کے دلوں میں محبت ہیں — فرشتوں کو دعا کرتے ہیں۔ جو ہر حال میں دنیا میں نیکی کے راستے پر ہوتے ہیں دعا فرشتے کرتے ہیں۔ (۲) مسجد کی صفائی کرنے والے کے بارے میں فرشتے دعا کرتے۔ چالیس گز دور تک جہنم سے آزاد کر دیا — (۳) شراب حرام ہوئی تو مدینہ کی گلیوں میں بارش کی طرح۔ کیونکہ وہ تعلق ہیں صحابہ کا کہ اس جو بھی حکم آیا — سود ہوا کے بارا پیچھے — یہ بھی نہیں سوچا۔ مچھلی پکڑنے والی قوم کا ذکر حاد کہ علماء سے ہم کہ زمانے میں — انہوں نے کہا۔ کہ ہفتہ کے دن کھانا پکانا منع ہے۔ اکٹھا کرنا کہاں ہے دکھائیں — (۴) ابو سفیان نے ام حبیبہ کو کہا بستر کیوں ہٹا دیا — میں تیرے لئے دوپٹہ بچھا سکتا ہے۔ نبی مشرک کے نیچے نبی کا بستر نہیں — دعا کی نبی کا بستر ہے — ابو عبادہ حضور کے سالے میں۔ اپنے لئے سالے کو کیا سمجھتا ہے — ایک آدمی کو کہا غیرہ درست کرو اعمال برباد ہو جائیں گے کہتے تھا۔ کہ اعمال میں ہم تیرے —

— ۰ —

(۱) حضرت امام اعظم ایک دھوپ میں کھڑے رہے — اس نے مجھ سے قرضہ لیا تھا — اس لئے کہ سود نہ ہو جائے۔
(۲) احمد بن حنبل — اعمال کرنے سے ولی نہیں بنتا۔ معاملات میں ثابت قدمی ہو۔ دال بیٹے نے لئے بھیجا۔
(۳) امام اعظم نے سات تک بکری کا گوشت نہ کھایا — (۴) مکان کپڑے والا امام اعظم
(۵) اللہ کے بندے ساری رات عبادت میں گزارتے۔ تھوڑا سا کاروبار مل جائے یا عہدہ مل جائے تو اللہ کو یاد نہیں — پہلے بادشاہ بھی اللہ ولی ہوا ہو — (۶) خواجہ قطب الدین بختیار کاکی موت تو سب کو آتی ہے۔ دلیل ہو — وصیت میں لکھا۔ ہم کہا وصیت لکھتے ہیں۔ چار شرائط۔
(۱) جماعت کے بغیر نماز۔ امام اعظم چالیس سال — جال کو داڑھی ہلانے (۲) عصر کی سنتیں —
(۳) تہجد کی نماز — (۴) غیر محرم پہ نظر نہ پڑی ہو — بچھلا شرط سخت ہے (۵) مصر کے کمانڈر نے

فاروق اعظم کی بارگاہ میں کہا — فرمایا ایک بات سناؤ — ساری لڑکیاں مسلمان ہوگئیں —
ہندوؤں کی لڑکیوں کی دیر کے بعد سنائی جاتی ہے — بڑے بڑے موجود تھے — خواجہ الشمس — پنجم کشتان کا مکان
— جب بارش ہوا ایسے تھے۔ تو معلوم کرے — اس وقت جو بندہ نوٹ میں لاتا ہے میرا صاحب ہو جاتا تھا —
حافظ جمال کا مزار ملتان میں — دربار کی بیٹھک — مصر کا اسلامی بھید — رات کو انتقال ہوا — شام کو
جنازہ پڑھایا والد — خیرپور ٹامیوالی — خدا بخش تیار ہوا —

[signature]
۲ — ۳ — ۲۰۱۴
۲ — ۵ — ۱۴۳۵

۱۱ — ۳۹ — ۳۹ (am)
(منگل)

حضور کا وجود رحمت ہے۔ باقی انبیاء بھی رحمت ہیں ... آپ بن رحمت العالمین بن کے آ گئے
آپ بھی رحمت بن کے گئے میں رحمت بن — آپ آئے تو جنت کا دروازہ کھول کر گئے تو بند کر کے سرکار
آئے تو — گئے تو جنت کے دروازے اول کھول گئے — (ضمیر الحسن شاہ کا خطاب)

حسن جھکے تو چراغ سورج ہے — ایک طرف نبوت ولایت کی عظمت جراءت علیحدہ
جھک گیا ہے تو سر بلند ہے حسین۔
جنگ کھولوا دی — علی کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہ تھا — (پیر وہ مرشد کا بیان)

حنیف ربانی — موت

حمد و ثنا ۔ موت اہم مسئلہ ہے ۔ دنیا میں ہر مسئلہ میں اختلاف ہے ۔ اختلاف کرنے والوں نے نماز میں دیگر عبادات ۔ اللہ پاک میں اختلاف ۔ نبی پاک کی نبوت ۔ قرآن و حدیث ۔ موت میں اختلاف نہیں ۔ یہ اٹل فیصلہ ۔ چاہے کوئی ہو ۔ مسلک کے حساب ۔ کفار ۔ یہودی عیسائی ۔ مذہب عقیدہ ہے ۔ موت آ کر رہے گی ۔

اَلْمَوْتُ قَدَحٌ كُلُّ نَفْسٍ شَارِبُوْهَا ۔ وَالْقَبْرُ بَابٌ كُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُوْهَا ۔

ہر نفس نے موت کا پیالہ پینا ہے ۔ ہر نفس نے قبر کا دروازہ گزرنا ہے ۔

اپنی دلوں پر لکھ لو ۔ ذہن نشین کر لو ۔ نبی پاک کا منکر درود کا منکر ہے ۔ منکر تو نہیں ہو سکتے بڑا افضل ہے ۔ اللہ نے نبی پاک کو کہا ۔ اپنی زبان سے فرما دیں کل نفس ذائقۃ الموت ۔ قیامت کے دن نیکوں کو اجر ۔ بروں کو سزا ملے گی ۔ قیامت کے دن فیصلہ آئے گا ۔ خواہ کوئی ہو گا ۔ بادشاہ ۔ غریب تک سب لوگ ۔ اک اک سانس کا حساب ہو گا ۔ کیا لاہور شکر لوگ ۔ دنیا میں ہر کوئی کام کرنے کے بعد کہتا ہے میں کامیاب ہو گیا اصل کامیاب ۔ کامیاب لوگ وہ ہے ۔ جو جہنم سے بچ کر جنت میں چلا گیا ۔

موت کو بھلا دیا ہر کسی نے لگتا ہے ۔ بڑے بڑے حکمران بادشاہ آئے ۔ کافر فرعون ۔ موسیٰ ۔ عیسیٰ ۔ دوبارہ موت آئے گی ۔ اللہ کی مرضی ہے جس کو جب بلا لے ۔ جوانی یا بڑھاپے

موت برحق ہے ۔ نفس میں سانس کا ہے ۔ ٹھکانا ہو گا ہستا ۔

کوئی کس طرح مرتا ہے ۔ کوئی ڈوب کر ۔ کوئی ڈب کر ۔ وغیرہ ۔ آدمی کہتے ہیں یہ آدمی نہ ہو گا تو کام نہ چلے گا ۔ عزرائیل کبھی نہیں دیکھا ۔ بیٹوں کی طرف ۔ بچوں کی طرف ۔ وغیرہ ۔ حکیم پاس ہوتے ہیں ۔ مگر موت ۔

جدوں چالی عمر دی مک جائی ۔ گھڑی چلدی چلدی رک جائی ۔
تیرے سارے کم وچے رہ جاتے ۔ تیرے کوٹھے امیداں دے ڈھے جاتے

یہ موت نے نہیں ۔ نہ دلیلوں سے ٹل نہیں سکتی ۔ نبی پاک کے بیٹے نے ابراہیم کا انتقال ہوا تو ہر جان دار صحابہ نے پوچھا آپ کا تبسم بھی رو رہے تھے ۔ آپ تو رحمت والے ہیں ۔ میرا بھی بیٹا ہی تھا میرے اندر بھی دل ہے ۔ رونا بھی اللہ کی رحمت ہے ۔ پھر بیٹے کو قبر میں رکھا ۔ پھر بیٹے پر اول تو رو رہا ہے ۔ میں وہی ہو رہا گا ۔ جو میرا رب کو منظور ہو گا ۔ موت کے آگے کسی کا چارہ نہیں چلا ۔

موت کے وقت ماں کی محبت بیٹوں کے بارے میں جو تکلیف میری اولاد کو آتا ہے وہ مجھے مل جاتی ہے ۔
بیٹے کا باہر ملک سے جانا ۔ بجھلے بیوی کی فرمائش ـــ لیکن ماں کی دعا ہے بار بار میرے بیٹے کو گھر لینا ۔
ماں کی دعا ہوتی ہے ۔ کہ سب دکھ خرچ ہو جائے لیکن میرے بیٹے پر موت نہ آئے ـــ ہر کسی سے آواز
آتی ہے ـــ ہر کسی کو رونا ہوتا ہے ۔ اپنے اپنے کام کو یاد کرتا ۔ بھائی باپ بہنیں دل سے
کبھی ہنسی کیا کہ قبر میں کیا حال ہو گا ـــ کمائی تو انسان کرتا ہے لیکن جہنم کی آگ ـــ
کھانا تو کسی اور نے ہے ۔ لیکن حساب انسان نے دینا ہے ـــ امیر گھر میں بڑے بڑے
بیٹے ہوتے ہیں ۔ لیکن مسجد سے چار ہی ـــ مرنے کے بعد ۔ بیوی نکاح کرتی ۔ مال تقسیم
ہوتا ہیں ـــ عار انسان کو پڑتی ہے ـــ حضور بھی انک میت وانہم میتون ـــ
بی بی کریں نے حضرت عائشہ سے پوچھا میری موت تو فوت ہو جائے ۔ کفن دفن قبر میں دفن ۔ حضرت
عائشہ نے عرض کیا پھر عائشہ مرتے ہی ہو کر سے نال نکاح کرو لا ـــ آخری وقت کے حالات
ابوبکر صدیق کو نماز پڑھانے کے لئے حکم فرمایا ـــ حضرت بلال کا حضور کے وصال کے
بعد اذان پڑھنا ـــ ہم نماز پڑھیں کر کام کریں ۔ مولوی صاحب آپ کو مانے دیتے ہیں ـــ

شانِ قرآن 7-10-2001 عارف والا

کسی جو کسی انسان کی ضرورت نہیں ہے ـــ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو ہر کسی کو دیا ہے کا انتظام ۔ پیغمبروں کو
کتابیں ۔ اپنی رحمتیں کو ہر ملک بنا ـــ اللہ نے جس عظمت سے قرآن اپنے حبیب کو عطا
جو کچھ بھی عطا فرمایا بے مثل ۔ نبی اعلیٰ ـــ اصحاب اعلیٰ ـــ ازواج ـــ مکہ اور مدینہ اعلیٰ ۔ جنۃ ـــ
لیلۃ القدر ـــ کتاب اعلیٰ ـــ شہر تو بڑے ہیں مکہ اور مدینہ ـــ پانی ـــ انبیاء بڑے ہر آنے والا
کتاب بڑی بڑی آئیں لیکن قرآن کا مقابلہ نہیں ـــ کسی کتاب کی حفاظت نہیں ۔ پر قرآن کی حفاظت
بس کی حفاظت رب کرے ـــ مکے والوں نے باتیں کی ـــ قرآن کے نزول کے وقت باتیں قصے
کہانیاں ـــ تمام جن اور انسان مل جائیں تو لے آئیں ـــ دیتی چیلنج ـــ تمام انسان دنیا
کے ـــ جمع ہو جائیں تو نہیں کر سکتے ـــ ولید بن مغیرہ نے سورۃ فیل کا مقابلہ کیا ہیں ـــ
اَلْفِیْلُ مَا الْفِیْلُ ۔ وَمَا اَدْرٰکَ مَا الْفِیْلُ ۔ لَہٗ ذَنَبٌ قَصِیْرٌ ۔ وَخُرْطُوْمٌ طَوِیْلٌ ۔
یکھو لعنت ہے مجھ پر چیلنج کرتے جیسے ـــ پوری کائنات مل جائے تو ایک حرف کا

بڑے بڑے شاعر اپنا کلام لکھ کر کعبہ کی دیوار کے ساتھ لٹکا دیتے ہیں۔ وہ کلام عرصہ تک رہتے ہیں ہم بھی لکھ کر رکھ
دیں۔ انہوں نے سورۃ الکوثر لکھ کر بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ لٹکا — بڑے بڑے شاعر عاجز
وانا ما هذا قول البشر — بڑے بڑے لیڈر نہیں کر سکے — دنیا کے قصے کہانیاں
لوگ پڑھتے ہیں مگر قرآن کو بار بار پڑھتے ہیں مگر اکتاتے نہیں — قرآن کا ایک حرف
پڑھیں تو دس نیکیاں ملتی ہیں — لوگ کہتے ہیں دنیا کے قصے کہانیاں وقت گزارتے ہیں
اگر وقت گزارنا ہے تو قرآن پڑھو — جبرائیل قرآن لے کر آتے ہیں۔ آنحضرت تو جلدی
جلدی پڑھتے ہیں — لیکن اللہ فرماتا ہے — استاد سے پڑھنے والا انسان۔ لیکن نبی پاک
نے اللہ سے پڑھا — جب کوئی قاری پڑھتا ہے تو کس قدر — لیکن جب نبی پاک پڑھتے ہوں گے
مکے والوں نے قرآن چھپنا رات کو سنتے تھے — ابو جہل نے ابو سفیان سے پوچھا۔ مشورہ
کرنے لگے کہ قسمیں اٹھائیں — دن گزرتا رہا۔ رات کے وقت پھر قرآن سننے کے لئے آ گئے —
(۲) دوسرا موقع پر جنوں نے قرآن کا سنا۔ سورۃ جن میں ذکر ہے — (۳) ہمیشہ موضوع ہوتے ہیں
کہ قرآن ختم کرو۔ کہ قرآن آواز سے لو — مدرسے میں جاتے ہیں — بچے نے قرآن پڑھا۔
باری باری بچوں نے سنایا — ہماری قرآن نے کہا ہم قرآن کو ختم کر سکتے ہیں لیکن بچوں کے سینوں
— قرآن کی حفاظت رب نے کرنا ہے — فاروق اعظم نے اپنی بہن سے قرآن سنا —
اور ایمان لانا —

—o—

سیرۃ مصطفےٰ ﷺ

ساہیوال پروگرام — ۱۸ - ۷ - ۲۰۰۱

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ تمام انبیاء برگزیدہ — حکمران کا مطابق
نبی کا وجود باعث رحمت ہوا کرتا ہے۔ تمام انبیاء کے بعد — اعلیٰ نبی آ گئے —
ہر طرح سے افضل و اعلیٰ — زندگی کا ہر لمحہ بے مثال ہے — بچپن سے آخر تک۔
محبوب دو عالم پر نازل اللہ کا قرآن — ایک قرآن کا معجزہ ہے — بلکہ قرآن مکمل معجزہ ہی
چلتا پھرتا قرآن — اللہ نے دیگر کتابوں کو نازل فرمایا — قرآن کی بارے میں انداز بدلے
قرآن کے نکلے میں اللہ مدد دے میں — جبرائیل قرآن دیا — آگے لگے نبی ہوں ہوتے تھے
جبرائیل — جبرائیل سے سن کر محبوب جلدی جلدی قرآن پڑھتے تھے —

جب اللہ پڑھانے والا ہے تو مدرسہ میں جدا کوئی پڑھنے والا نہیں ہے —
نبی پاک کو بچپن میں حضرت حلیمہ لے کر آتی ہے ۔ رحمتیں اور برکتیں آگئیں ۔ خاوند کو کہا کہ
اونٹنی کو دودھ کر لے آؤ — حلیمہ کا فرمان میری چھاتی میں دودھ والی ہو جاتی ہے ۔ بکری
کو چرانا ۔ حلیمہ کے بچوں نے امی کو کہا ۔ جب سینہ چاک کیا —
جس سے نسبت ہوتی ہے وہ بھی اعلیٰ ہے — دنیا کے شہروں کا ذکر — ہر مدینہ کا مقابلہ
نہیں ۔ لا اقسم بھذا — والتین والزیتون — اللہ سب کو مدینے لے جائے ۔
چہرہ نہ بولے اس کو کون لے جائے — ام سلیم کے گھر میں سرکار خواب استراحت
اور پسینہ جمع کرنا — لعاب دہن بھی اعلیٰ — ایک صحابی کی ٹانگ ٹوٹی تو دہن
لگائی — پھر ساری عمر ٹانگ کو تکلیف نہ ہوئی — حضرت قتادہ کی آنکھ — صدیق
اکبر کی ایڑی پر — غزوہ خیبر کے موقع پر علی کی آنکھوں میں لعاب دہن — غزوہ خندق
کے موقع پر جابر کے گھر میں دعوت — جب نبی پاک پریشان ہوتے اللہ وحی نازل
فرماتا تھا ۔ کچھ دنوں کے لئے وحی کا بند ہونا — اللہ نے قسمیں اٹھائیں ۔ مختلف
قسمیں اٹھائیں ۔

— o —

اخلاقِ مصطفیٰ ﷺ

اوکاڑہ ۲۶ — ۹ — ۲۰۰۱

۔ جب لوگوں نے شبلی سے سنی تو جادر گر گیا ۔ مجنوں نے کہا ۔ میرے محبوب کا اخلاق عظیم ۔ حضرت
زید کا جواب — جب والدین لینے کے لئے آگئے ۔ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں
کہا ۔ یہ ابو جہل نے میرے پاس سے سودا لیا ہے — حضرت حلیمہ کے نیچے چادر بچھا کر

— o —

جس طرح اللہ رب العالمین کہلائے ۔ اسی طرح محمد رحمۃ للعالمین ہے — سب انبیاء اللہ نبی پاک
رحمت بن کر ۔ قرآن کا بھی رحمۃ ہونا ۔ چڑیا بے تاب ہے — نبی نور ہیں ایک پل میں رحمت کی
ہیں ۔ [illegible] رسول — رحمت رحیم ۔ اونٹ کا آنا — ہاتھ اٹھاتے ہیں تو بارش
آنا ۔ فرشتوں کا آنا ۔ دعا کرنے کے لئے — قیامت کے روز [illegible] پر رحمت

بنی ہوازن کے قیدیوں پر رحمت ۔

ـــ ۰ ـــ

۲۰۰۲-۴-۲۳ شانِ رسالت (گگو منڈی)

وضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ـــ حمد و ثنا ۔ انسانیت کی رہنمائی کے لیے انبیاء کو مبعوث فرمایا ۔
نبی پاک کو اعلیٰ بنایا ـــ دنیا میں مساجد تو بہت سی ہیں لیکن بیت اللہ ۔ پانی ۔ کتاب ۔ بستی ۔
انبیاء ـــ سب مثال ۔ مساجد بہت ہیں کو فضیلت ۔ ۴ کی ۔ حج ۔ رات ۔ تعلیم کا سلسلہ
اللہ نے حکم فرمایا مقدر کا ـــ لیکن رب نے نبی پاک علیہ السلام سے مقدم فرمایا تو سب کا مکان ہے
تمام انبیاء کے بعد تشریف لائے ۔ رب نے ہر ہر ادا کو قرآن بنا دیا ۔ ہر ہر لمحہ منفرد تھا ۔ کا ہے
نبی پاک تو اعلیٰ ہیں لیکن جن کی نسبت ہو گئی ـــ حضرت بلال کو جنت میں چلنے کی آواز سنا
بیٹھ لیے ہیں حضرت بلال کو چڑھانا ہے ـــ ازواج مطہرات علیٰ ـــ حضرت موسیٰ نے
دعا کی ۔ رب اس طرح کا صدر ـــ حضرت بی بی فاطمہ کے پاس تشریف لائے ۔ علی کو مسجد
میں تلاش کیا ۔ ـــ قرآن پاک جلدی جلدی پڑھنا ـــ حضرت انس کا معاملہ ـــ
ام سلیم برکت حاصل کرتی ہیں ـــ مسجد قبلتین ۔ قدر کی لیلۃ القدر ـــ ساری کائنات
سے افضل ہے ۔ آنسوؤں کا ترجمہ ـــ

Abbas

۲۰۱۴-۳-۴
۱۴۳۵-۵-۲

۱۴ — ۵۱ — ۵
منگل (PM)

ـــ ۰ ـــ

سید آل احمد (انسان کی فضیلت)

والتین والزیتون وطور سینین — الانسان — اللہ نے قسم اٹھائی۔ ہم قسم اٹھاتے ہیں اپنا
اعتبار پیدا کرنے کے لئے۔ اللہ قسم اٹھاتا اپنی عظمت دکھانے کے لئے — قسمیں اٹھائی۔ اللہ
نے تخلیق انسان دکھا کر اپنی عظمت کو بیان فرمایا — انسان کو دیکھ کر اللہ کی صفت پہچان۔
کیف ۲۸ تکفرون باللہ وکنتم — تخلیق انسان پر غور — یہ دنیا اسی لئے ہے کہ غور کرو
اللہ کہتے — جو صورت کا سینہ چیر کر حیات دے اس کو اللہ کہتے ہیں — صورت سے اس کا
بنی اسرائیل میں ۷۰ ولقد کرمنا بنی آدم — انسان پر فضیلت — انسان کی
عزت کرو۔ اللہ کا فرمان — جب ساری کائنات تمہاری عزت کرنے کے لئے پیدا ہوئی۔ تو تم
ایک دوسرے کی گردن کیوں مارتے ہو — انسان عزت کے لئے بنایا ہے۔ خونریزی کے لئے نہیں بنایا — جہاد
امن قائم کرنے کے لئے آتا ہے — اسلام تو انسان کی تکریم کی حیاء کے لئے آیا ہے — اسلام
خانقاہوں کے لئے نہیں آیا — وغیرہ — اسلام فرشتوں سے بڑھ کر ہر شخص تک ترقی میں ہمارا ہم سفر
بھی ہے تمہارا رحم ہوا ہے — عقل والوں سے پوچھیں کہ انسان کیا ہوتا ہے —
ان سے پوچھو آدمی آئے تو انسان۔ انسان مسلمان۔ مسلمان صاحب ایمان۔ صاحب ایمان تو مسلمان۔
بنتا ہے — یا تو علم کا شہر بتائے گا یا علم کا در بتائے کہ انسان کیا ہے — صاحب علم
نے فرمایا — انسان کو اب سمجھا ہے۔ عالم اکبر موجود ہے انسان — جو کچھ انسان میں ہے
کائنات ہے — عالم ہو۔ جاہل ہو — بنی کا علم ہو تو مسلمان ہے — اس کو حقیر نہ سمجھو
تو انہیں — ہم نے زمین و آسمان کو حق کے ساتھ۔ انسان کی تخلیق — ایک طرف میں انسان —
جو معرفت زمین و آسمان سے حاصل ہوتی ہے وہ حضرت انسان پر غور کرنے سے ہوتی ہے — سورہ حشر میں
اللہ نے فرمایا — ھو اللہ الخالق البارئ المصور — ساری کائنات بنا کر فخر نہ کیا۔ تمہاری تصویر بنائی
مصور فرمایا — چار چیزوں سے تصویر دے — آگ پانی ہوا مٹی — اللہ پردے
تصویر بناتا ہے۔ ایک مصور روشنی کا محتاج ہے۔ لیکن اللہ ماں کے پیٹ میں تصویر بناتا ہے۔
— اللہ نے اتنی تصویریں بنائی مگر ان کو اپنا شاہکار نہیں فرمایا۔ لیکن شاہکار کی بات آئی ہے
تو اللہ نے فرمایا ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم — اللہ جی جو خاص شاہکار کا رسول
بھیجا — خوشبو صفت کا ذکر — دیگر انبیاء کے معجزات قوم نے دیکھے تو خدا کا بیٹا کہہ
— ان کی شان اس نے اتنی بلند — اس شاہکار کا رسول۔ آسمانی معجزات دکھانے کا کام

اس کو کیا کہیں گے۔ تو اپنی توحید تو بچا ۔۔۔ رسول سے کہلوایا قل انما انا بشر ۔۔۔ یہ آپ توحید
بچانے کے لیے آ گئے ۔ نبوت کی اہانت کے لیے نہیں آئی ۔۔۔ میں تمہاری طرح ہوں۔ تم میری
طرح نہیں ہو ۔ اگر کوئی ہے حسین منی و انا من الحسین ہے ۔ علی منی و ۔۔۔ ۵ ۔۔۔
تم شریعت پر عمل کرتے ہو ہمارا نقش قدم سب کو چلنا ہے۔ تم بشر ہو نبی کے جیسا۔ یہ سب منسلک
ہے۔ ورنہ بشر ایسا کام کر رہا ہے ۔۔۔ یہ غیب بھی ہے لاریب بھی یہ دو رسول ۔۔۔ سورۃ یوسف
میں اللہ تعالیٰ نے علم کی قسم اٹھائی ۔۔۔ کافروں نے قتل ہونا گوارہ کر لیا۔ پر عیب نہ نکال سکے۔
جب دشمن نہ عیب نکال سکے تو کوئی اللہ کو لائے ۔۔۔ پورے عرب کو چیلنج کیا رسول نے ۔۔۔ ۔۔۔
صادق الامین مانتے تھے ۔۔۔ چالیس سال تک پھر رسول نے پیٹ پر پتھر کا بندھ کے دکھایا۔ پھر قرآن پڑھ
کر سنایا ۔۔۔ کافروں کو مسلمان کرنا ۔ منتوں کے ٹوٹ کر مسلمانوں کو کافر ہونا ۔۔۔ جس نے
رسول کے فرمان پر ایمان کی وہ مومن ہے ۔۔۔ جس نے ممبر پر فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔۔۔
سورۃ احزاب میں ۳۶ ۔۔۔ ماکان لمومن ۔۔۔ کسی مومن کو اختیار نہیں کہ رسول جب فیصلہ کر دے تو
جب رسول اعلان کرے علی المرتضیٰ کے بارے میں ۔۔۔ اللہ آپ کے نور کو دیکھتا تھا۔ سجدہ کرنے والوں
میں ۔۔۔ اللہ نے اتنی لشکر پر نبی بنائی تو دے دیں ۔۔۔ تو اصحاب پیش جتایا ۔ لیکن جب رسول کی نظر پر نبائی
تو ہوا یہ کہ انا مدینۃ العلم اذہب عنہم ۔۔۔ یہ موجود میں رسول آیا ہے کافروں میں پیش آیا۔
یہاں نور آئے گا۔ وہ مومن ہو گا ۔ آمنہ ۔ عبداللہ ۔ فاطمہ بنت اسد کے ہاتھوں ۔ ابو طالب کے گھر میں
حضور کا قول تھا ۔ کہ ہاشم کی کفالت کرنے والے جنت میں رشتے قریب ہوں گے ۔ تو ابو طالب نے سب کی کفالت
کی ۔۔۔

(منگل)

(۳:۱۰ PM) جب یہ خطاب ہوا = ۲۱-۱-۱۵ = ۰۷-۱-۳۰

۱۱ = ۵۵ ۳ ۷

۲۰۱۴-۳-۴   ۱۴۳۵-۵-۳

(PM)

(منگل)

سید اسد رضا بخاری   شب عاشورہ

اما بعد فقد قال الحکیم فی کتابہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ :۔

تقویٰ کی بڑی دولت ہے ۔ تقویٰ کے بغیر اقتدار فرعونیت کو جنم دیتا ہے ۔ دولت قارونیت ۔ عبادت ابلیست یعنی شیطان کو جنم ۔ جو رسول دین دے کے لو پہلے دین عطا کیا ۔ پھر دنیا بتاہ دیا ۔ ہر مسئلہ کو کھول ۔ حسین منی و انا ومایبطق عن الھویٰ ۔

توحید کے گلزار میں گل کھلتے ہیں اس کے ۔ باغ تو خدا کرتا ہے لب ہلتے ہیں اس کے ۔ اگر حسین نہ ہوں تو میری رسالت نہیں ۔ حسین منی ۔ شب عاشور تک ۔ وانا من الحسین ۔ قیامت تک تف رہا ہے ۔ یہ تو آتا کہہ رہا ہے ۔ ایک لاکھ تمام انبیاء کا مجموعہ ہے جب یہ تمام مل جائیں تو ایک خاتم بنتا ہے ۔ حضرت ابراہیم کے سینے کے دل جو ہے ۔ اس کو دیکھنا ہو تو جبریہ آگ کی طرف جاتے ہوئے دیکھو ۔ آگ کو بھی پسینہ آگیا ۔ شعلوں کے اوپر برف اترنے لگی ۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار لشکر جمع ہو جائیں تو ایک خاتم بنتا ہے ۔ اس خاتم نے فرمایا وانا من الحسین ۔ حسین کے سامنے ایک یزید تھا ۔ لاکھوں یزید آ جائیں تو جھکا نہیں سکتے ۔ اس لئے میدان کربلا میں ایک خاتم کا دل کھڑا ہے ۔

سمجھ کوہ طور میں سہم ہم ہے ۔ کبھی ابراہیم وادی منیٰ میں ہمکلام ہے ۔ آج دو ٹوٹ ہے حسن دیرہ پر ۔ ایک بیج جو نے امامت بنا میں چھڑکی ہے تو اس نے اپنی نشانیاں بنا دی ۔ حضرت ابراہیم ۔ گھر سے چلے بیت اللہ کو تعمیر کرنے کے لئے نکلے ۔ امام حضرت امام حسین نے دین کو تعمیر فرمایا ۔ جنہوں نے امام حسین کی زیارت کی ۔ اصحاب رسول ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے جمہور رسول اللہ والذین امنو معہ کا ذکر فرمایا ۔ یہ نہیں فرمایا کہ محمد بن عبداللہ نہیں ۔ بلکہ اللہ کے رسول کے ساتھ تھے ۔ تو قیامت تک رسالت ہے ۔ اسی طرح امام حسین ۔ تمام انبیاء کے مکتب توحید کے گرد ۔ تلک الرسل ۔ یہ تمام کربلا والے مکتب رسالت کے گرد رہے ۔ جس کا شہادت حضور کی شہادت کا تعلق اور اس کا تعلق حسین ہے ۔ یہ پیرو نے لطیف و نورہ ۔ حسین کو مٹانا نبی کو مٹانا ۔ نبی کو مٹانا توحید کو مٹانا ۔ یہ برابر ہے ۔ شب عاشورہ ستارو

کی طرح ہے ۔ امام حسینؑ کے صحابی حضورؐ کے صحابی تابعین ۔ ۔۔۔

شب عاشورہ ۔ پیر ۲۸ — ۱ — ۹ = ۰۷ — ۱ — ۲۹ ۳۰ — ۱۰ (PM)

(AM) ۳۹ — ۲۴ — ۱۱

بدھ

Abbas

۲۰۱۴ — ۳ — ۵

۱۴۳۵ — ۵ — ۳

سلمان ترابی حیات شہید

PM = ۱۱ : ۰۰

پیر ۳۱ — ۱ — ۱۰ = ۰۹ — ۱۲ — ۲۸

راہ خدا میں مرنے والے مرتے نہیں ۔۔۔ حیات دوامی ملتی ہے ۔۔۔ حیات کا تعلق رزق سے مربوط ہے ۔۔۔ حیات باطنی ہے ۔۔۔ جس کے قبضے میں ملک ہے تبارک الذی بیدہ ۔ اس کی قدرت ہے ۔ جب اس کے قرآن کے بغیر موت و حیات نہ سمجھا ۔ جب تو شہادت نہ سمجھی ۔۔۔ نہ موت بے کار ہے نہ حیات بے کار ہے ۔ اللہ چاہتا ہے کہ امتحان دے کر ۔ انسان کی زندگی ۶۵ سال ہے تو جنت ۶۵ سال کی نہیں ہے ۔ یہ اللہ کا فیصلہ ہے جس نے شہید کا انکار کیا اس نے رب کے سامنے اپنے آپ کو کھڑا کر دیا ۔ بقرہ میں ارشاد ہے جب اللہ تمہیں اعمال حیات کر رہا ہے ۔ وہ ذات جس نے موت کو پیدا کیا ہے ۔۔۔ یہ موت و زندگی مخلوق ہے ۔ یہ خدا ہی خالق ہے ۔۔۔ خدا کی عنایت میں ہیں یہ سب اس وقت آئے گا جب حسینؑ کی عنایت سمجھ میں آئے گی ۔۔۔ ہم نے ان کے لیے شہادت کی منزل ہے جو اللہ کی راہ میں ۔ فی سبیل اللہ ۔۔۔ اس لیے ہم نے ان کو ۔۔۔ ہر وقت تلوار نکلے والی سے امام کی نصرت آئی ۔ یہ اللہ کے لیے یا طاغوت کے لیے ۔ جانتے ہیں کہ بدر دوبارہ نہیں خندق ۔ جانتے ہیں کہ کربلا ہوگی ۔ انتظام کر دیا ۔۔۔ شہادت اس کا نام ہے ۔ سب سے بڑی ہے توحید کی معرفت ۔ رسولؐ کی رسالت ۔ اہل بیتؑ کی ولایت ۔ شہید عنایت میں پہنچے ۔۔۔ ماں باپ کی زندگی کو سمجھتے ہیں ۔۔۔ رزق حاصل کرتے ہیں

سورۃ بقرہ کے شروع میں ہے یومنون بالغیب پر لایا اور پھر شہید کی حیات سمجھ آئے گی۔
انفاق اور نفاق کا مطلب ۔ انفاق اللہ کا فضل ہے ۔ اور نفاق ــــــ
اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کی اولاد کو چنا ۔ سورۃ بقرہ میں دعا موجود ہے سورۃ ابراہیم میں موجود
ہے ۔ کتاب ۔ حکمت ۔ حکمت علم ــــ ملک عظیم اس دنیا میں کس ملک کا نام ہے ۔ جنت کا
کا وارث بناد یئے ہیں ـــ

Mabbas

۱۲ ـــ ۰۵ ـــ ۲۱ (۴۸) ۱۔۱۔۴
۵ ـــ ۳ ـــ ۲
۱۲۳۵
۳ ـــ ۵ ـــ ۱
بعد ۵۵

اما بعد فقد قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی القرآن المبین وھو اصدق الصادقین ۔ بسم اللہ الرحمٰن
الم ذلک الکتاب لاریب ــــــ ڈاکٹر حسن رضوی شام غریباں
پیر (۰۰ ـــ ۱۰) ۳۱ ـــ ۱ ـــ ۱۰ = ۰۹ ـــ ۱۲ ـــ ۲۸
یہ لوگ ہیں اہم ۔ ہم کوئی چیز جانتا ــــ جو قرآن کے جانتے ہیں ۔ محمد آل محمدؑ نے دعوی
ہو قرآن معجزہ ہے ۔ یہ کتاب زیادہ پڑھی جاتی ہے دنیا میں اربوں کتابیں ہیں ـــ
تمام علوم کی کتابیں ہیں ۔ (۱۱۲) اس کی مثل نہیں ــــ چلینج ــــ آج ہم سورۃ لائے
ہیں ۔ بہت نہ ہو سکی ــــ اس میں شک نہیں ہے ــــ ہم علم تو ہم دے گا ۔ اللہ نے
رسول کو علم دیا ہے ـــ رسول نے اعلان فرمایا انا مدینۃ العلم و علی بابہا ــــ
ایک آدمی کسی سے محبت ہوتی ہے تو ایک صفت کی وجہ سے تو خالق جو تمام صفات کا
خالق ہو ــــ عاقل وہ ہے جو رب کو پہچانتا ہے ۔ ــــ عقال کا
مطلب ۔ جو رسی اونٹ کے گلے میں ہے اس کو عقال کہتے ہیں ـــــ ۵ ـــ
اہلبیت اور قرآن چھوڑ رہا ہوں ــــ قرآن کا علم ۔ اہلبیت تجربہ ہے
یہ زندہ قرآن ہے ــــــ عبدالماجد دریاآبادی ۔ تفسیر ماجدی والکاظمیہ
المصطفی ۔ ۲۱ ـــ زین العابدین کھانا کھا رہے تھے ـــ کنیز کو آزاد کر دیا

یہ قرآن کا دوسرا رخ ہے۔

۹ اہل بیت پاک ہیں اسی کو کہ علی — آ جملہ کر دیکھو نے آیات قرآن کے ساتھ۔

یہ ہیں وارثان قرآن — مسلمان نماز کو ختم کرتے ہیں۔ درود شریف کے ساتھ۔ سابقہ دین میں

ابراہیم اور آپ کی آل ہیں — اس امت میں محمد و آل محمد — امام فخر الدین الرازی —

نماز تو خدا کے لیے ہے۔ تو اس میں محمد و آل محمد کہاں سے آ گئے — نماز شکرانہ۔ اور شکریہ

ادا نہیں کرتا — نماز کی تعلیم کسی نے دی۔ محمد مصطفیٰ کا احسان ہے۔ آل نے نماز کا اندر رکوع کر کے

موجود ہے۔ یہ محمد کا احسان تھا — یہ آل محمد کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے میدان کربلا میں —

امام حسین نے سجدہ کیا۔ کہ محمد نے ... نماز مقبول ہی نہیں ہوتا — اگر نماز میں صرف محمد ہوتے۔ تو درود

صرف محمد پر ختم — اسی طرح آل محمد کا بھی احسان ہے — نماز پڑھ کر ... احسان ...

... کر محمد و آل محمد کا شکریہ ادا کیا — آل محمد کی حفاظت کی — ۹

۱ کہ ڈوب کر پار اتر گیا اسلام — آپ کیا جانیں کہ کربلا کیا ہے —

ایک فیصلہ عمر نے پورے عالم اسلام کو لیا۔ جب بابری مسجد کو شہید کر دیا تھا۔

۱ تم مل جل کے بابری مسجد بچا سکے — تنہا حسین دین نبی کو بچا گیا —

وارث کی پہچان اس وقت ہوتی ہے جب ... پر مصیبت آتی ہے — کہ کون وارث ہے۔

جب اسلام پر مصیبت آئی تو وارث حسین تھا وہ اٹھا — داؤد کے دور

دو عورتوں کا فیصلہ کہ بچہ کا فیصلہ — اصل بچہ کی ماں تڑپ اٹھی — اصل ماں

کو — بچہ زندہ بچ جائے۔ جائے اسی کے پاس — ۵ —

۱ دین است حسین — یہ قرآن کا وارث — یہ نبی کا وارث —

— مصائب کا ذکر — لاشوں کو گھوڑوں سے پامال ہونے سے ہر قبیلے والا

اٹھا لیا۔ لیکن امام حسین کو کسی نے نہ اٹھایا —

Abbas

۱ — . . — .۵ (PM)

۲۰۱۴

۵ — ۳ — ۱۴۳۵

۳ ۵

۵ N.

ماجد رضا بخاری — شانِ رسالتؐ

۲۵ — ۱۱ — ۱۲ = ۱۰ — ۱ — ۳۵ ۱۰:۰۰ (pm)

HUM TV (پیغامِ منبر) — پر خطاب

الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ — قرآن مجید نے رسول کی بعثت کا مقصد بتایا۔
نبی کی شان۔ رسول بھی بنا۔ امی — نیکیوں کا حکم برائیوں سے منع — اللہ کے احکام
غلامی کے پھندوں سے نجات — ایمان والوں کی شان — کامیابی والے ہیں۔ ان کی تعظیم
لازم ہے — احترام بھی کریں گے جو محبت کریں گے — ماں باپ کی عزت۔ استاد کی عزت
سیدنا امیر حمزہ کا اسلام لانا — جب تک کوئی کلمہ نہ پڑھے رسول کی نفرت قبول نہیں کرتا۔
ابوجہل گستاخی کیوں کرتا ہے — امیر حمزہ محبت کیوں کرتا ہے — دنیا کے دانشور جب بھی
کوئی کتاب تصنیف کرتا ہے تو سب سے پہلے ذکر رسول کا ہوتا ہے۔ — جب تک رسول کے ساتھ
محبت ہے اسلام کا بوٹا نہیں سوکھے گا — تو فرشتے دو ہیں — ایک احترام والا اور دوسرا
اندر والا ہر دو منبر پر — واصیلاہ — اللہ نے عبادت میں رسول کا احترام سکھایا۔
اگر ہو عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی — نہ ہو تو مردِ مسلماں کافر و زندیق —
آبروئے ما ز نام مصطفیٰ — در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰ —
ہر دور کے لیے رسول کا احترام واجب ہے — لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ — پہلے نہ کرو
گفتگو بھی اونچی نہ ہو — اعمال ضبط — نبی کے گھر میں بغیر اجازت —
یہ نبی کی توقیر، آیت پاک — امام جعفر صادق نے نبی کی تعریف — سولات کہا کہ
انبیاء آپ کی بشارت دیتے — علم و حکمت و طلب اسلام رہے جس کی ابتدا میں —
ہر امت پہلے کی امت کو بشارت دیتا رہا — آپ کا نور ایک باپ سے بیٹے تک منتقل —
امت نے آپ کو چن لیا — علوم کی تفصیلات — فرشتوں کے لئے زینت بنایا — امام حسین کربلا
میں آگے تو احترام مصطفیٰ کو سکھانے کے لیے — جب یزید کے دربار میں لائے گئے تو اس
نے کہا — میں نے بدلہ لے لیا

— ۵ —

(signature) ۱۴ — ۲ — ۳ — ۵
۱۴۳۵ — ۵ — ۲

۴ : ۰۵ — ۷ pm

سیدھا

۲۰۰۲

اسد رضا بخاری شبِ عاشورہ

تمام انبیاء کے تبلیغی کام کے وارث ہیں امام حسینؑ ۔ جب فلسفہ ختم کیا وارثِ حسینی انبیاء
آپ کے بعد تو کوئی نبی نہیں آئے گا۔ کہ دین بگڑنے لگے تو سنوارا جائے۔ اب امام حسینؑ دکھاتے
ہیں — نہ کتاب آئے گی۔ نہ اسلام نہ آئین آئے گا — نماز مدد کرتی
ہے۔ یہ فلسفہ کہ سے نکالیں تو ٹوٹ جاتا ہے۔ ہمیں تو کہا گیا ہے۔ کہ اللہ کی بغیر مدد کوئی
نہیں تو یہ نماز اور صبر ہی مدد کرتے ہیں — اعتراض کرنا شیطان کا کام ہے
سوال کرنا۔ فرشتوں کا کام ہے — نماز اتنی ضروری ہے کہ دین کا خیمہ اسی پر ہے کہ
زندگی حرکت سے کسی کو آگے جانا نہیں ہے۔ بلکہ زندگی رسول کی بارگاہ میں جانے کا نام ہے
یا ایھا الذین امنوا استجیبوا لما یحییکم — رسول کی آواز پر لبیک کہنا ہی زندگی ہے
آخری نبی کا وارث سید کا کربلا میں — نبی نے وارث کا شہادت کروایا — تو ہم
وارث انبیاء کا ذکر کرتے ہیں۔ حضرت علی نے ایک کو چھوڑ دیا —
اسلام کے پیغام کو سمجھنا ہے تو کربلا حاضری ہے۔ جن لوگوں نے حُر کو مار دیا ہے
نہ اس وقت زندہ تھے نہ آج زندہ ہیں وغیرہ —

پیپر (۱۰—۳۰) ۳۳ — ۱ — ۱۰ = ۱۱ — ۱۲ — ۵ (PM)

۱۴ — ۲۱ — ۴
(PM) بد ۵

۱۴-۲ — ۳
۵ — ۱۴۳۵
۳ — ۵ — ۵

ناصر عباس — شبِ عاشورہ

۳۰ — ۱۰ = ۲۱ — ۱ — ۹ ۵ ۹۰ — ۱۲ — ۲۸

(PM) اتوار

علم و ضمیر اللہ کی کتاب ۔ ہر دور کے واقعات بیان کرتا ہے ۔ اس طرح معلوم ہوتا ہے ۔
پہلی کتابوں میں کتاب تھی ۔ معجزہ نہیں ۔ قرآن معجزہ ۔ جس رات ۔ جو فرشتہ
جس میں ۔ جس نبی پہ وہ آتا وہ ہم جانتے ۔ سید الشہور ۔ لیلۃ القدر ۔
فرشتہ نے کہا وہ سید الملائکہ ۔ جس دل پر نازل ہوا ۔ کیا عظمت ہے اس قرآن کا
پہاڑوں پہ آئے ۔ مثالیں ۔ انبیاء کو کتاب دی ۔ ہر نبی لینے کے لئے خود گیا ۔
نبی پاک کے لئے خدا آیا ۔ جہاں ہوں گے وہاں آؤں گا ۔ سورت حضرت علی آکے تو بتا لینے
کے لئے گئے ۔ بیت اللہ کو بنایا گیا ۔ روشنی والی جگہ ۔ برکت والا گھر ۔ ظرف کا فرق ہوتا
نہیں جب تک ظروف ستھرے خالی گلاس پیاس نہیں جاتا ۔ جب تک وہ موجود نہ ہو ۔ خالی گھر بیت اللہ
ہدایت نہیں کرتا ۔ جب تک حیدر کرار نہ آجائے ۔ تاریخ جہاد و فساد بڑی بات
خلافت کے حصول کا ۔ چھ لاکھ سال عبادت کرتا رہا ۔ پہلا فساد ۔ مسجود آدم نہ
تھے ۔ بلکہ روح پروردگار رکھا ۔ جہاں سجدہ کا انکار ہو مومن نہیں تو نماز پڑھنا کا قاتل کیسے ہو سکتا ہے
فرشتوں کو حکم ملا ۔ سجدہ ان نے انکار کر دیا ۔ قرآن کہتا ہے فساد والوں کو عقل نہیں ہوتا ۔
کہتا ہے ایک سجدہ معاف کر دے ۔ زمین کے ہر حصے پہ عبادت کروں گا ۔ کہا جیسے کس نے کہا ہے کہ حکم کے مطابق عبادت ہوگا
عبادت وہ ہے جو اس کی مرضی ہو ۔ جیسے کہ وہ نماز پڑھے اطاعت ہے ۔ سرکار پڑھتا رہا عبادت
جتنا کہا گیا وہ کرو ۔ امام جعفر صادق نے فرمایا ۔ ایک شخص میں آگ سے کپڑے بچانا انسان ہوتا ہے
معاشرے میں دین بچانا مشکل ہے ۔ رمضان کے مہینے میں حج نہیں ۔ جہاد جب ہوگا ہر وقت
جہاد نہیں ہوتا ۔ ہر معاشرہ اللہ ذکر کے جاگو میں ڈرتا ہے ۔ جو زندگی کے لئے تلوار چلاتا ہے
جہاد ہوتا ہے ۔ ہر معاشرہ کو کیا معلوم کہ جانور کتنا اترنا چاہئے ۔ جب ڈاکٹر اسفندیار آئے گا تو
اونچ اونچ کا خیال رکھے گا ۔ جب مکے میں تین ظاہری بادشاہ نہیں ہیں ۔ عورت کا بوجھ اٹھانا ۔
سکا وہ ہے کہ نبی رسول کے ماں باپ کو پہنچاتا ہے ۔ اچھے ماں باپ کی اولاد نیک ہوگا ۔ جیسا نسل کہ ہم
میں ہوا ۔ مبارک لبوں سے آواز ۔ اسلام ۔ اخلاق سے ۔ جو پہلو گھر موجود
تھا ۔ جو نہ پہلے وہ حکومت کرتی ۔ وہ لوگ اسلام کے محافظ ۔ اسلام اگلے نہ بیٹا ہے

فتح مکہ کے دن سرکار کا خیال ۔ نگاہ اٹھی اٹھی ـــــ ایک آدمی کو پکڑ کے مدینہ میں لائے جو زبان
سے بہت بک بک کو گالیاں دیتا تھا ۔ سرکار نے حکم فرمایا کہ اس کی زبان کاٹ دو ۔ تاریخ لرز گئی ۔ مکے میں
دعائیں دیتا تھا ۔ کوڑا پھینکنے والی کی عیادت ـــ حضرت علی کو فرمایا ۔ اس کی زبان کو کاٹ دو
قنبر کو آواز دی میرا اونٹ لے کر آؤ ـــ دو ہزار سے کر فرمایا اب میں دیکھوں گا تو بھاگ جا ۔
لوگوں نے شکایت کی ۔ تو سرکار نے گھبرائے ۔ فرمایا علی میری بات کو سمجھ گئے ـــ جس کے وقت دا تھے
دھاڑے سے وضو کر رہا تھا ـــ ترنم چڑھے ۔ آپ کی بات اس میں لعنت ملی ہے ـــ
حضرت علی نے سخاوت سے زبان کو کاٹا ـــ حضرت ابراہیم کا مہمان کو کھانا کھلا دیا ـــ
آواز قدرت آئی اس کو ۷۰-۸۰ سال سے کھلا دیا ۔ سلیمان علیہ السلام کی تعظیم ختم کر کے لعنتی بنا ـــ
میں ان کو ہر طرف سے حملہ کروں گا ـــ اللہ نے فرمایا ـــ امام جعفر صادق نے فرمایا ۔ طرفین تو
چھ ہیں ـــ سجدہ میں سر جھکے گا ۔ تو پانچ جاؤ گے ۔ ہاتھ اٹھا دو گو گے ـ سجدہ میں اعضاء
سات ٹکڑے آئے ۔ دو سجدہ ہیں ۔ چوتھے کی وجہ سے پکڑا ـــ دعا میں دس میں پانچ پانچ میں
ایک آدمی نے حضرت علی سے پوچھا ۔ جبر دل سے حسد ختم نہیں ہوتا ۔ فرمایا کہ کل صبح اس میں سجدہ کرتا کہ
غم ہیں کے بلوے میں پھر اس سر جھکا کر سا ـــ سر سجدہ میں ہوگا تو منافقت ختم ہوگا ۔ سارا
طاقت ختم کر دو ـــ بولنے کی دیکھنے سننے کی سوچنے کی طاقت ـــ ساری طاقتوں کو اس کی
بارگاہ میں رکھ دو ـــ جب رسول نے سجدہ کیا ۔ تو جبریل نے کہا ۔ تو لیس اللہ تو بدلہ سے
منہ دھونے کو وضو نہیں کہتے ۔ اٹھنے بیٹھنے کو نماز نہیں کہتے ـــ اس لیے حسین سے پوچھ کر جہاد
میں جاؤں گا تو جہاد ہوگا ۔ اپنی مرضی سے ہوگا تو جنگ کہلائے گا ـــ

۴ — ۰۹ — ۲۰ pm

Abbas

۵ — ۳ — ۲۰۱۴

۳ — ۵ — ۱۴۳۵

(DM)

ناصر عباس — شان رسالت ۴

هو الذی ارسل رسولہ ——— اللہ تعالیٰ کی تو کیت ہے کہ جس نے رسول کو بھیجا۔ تاکہ یہ
مشرکوں کو ناگوار کیوں نہ گزرے۔ اللہ تعالیٰ صفات کو بیان فرماتا ہے پہلے کہ لیکن تعارف بیان کرنا چاہتا
دیتا۔ اپنا تعارف کیا نبی کے وسیلہ سے ——— سورۃ جمعہ میں جیسے اللہ تعالیٰ السموات
الحکیم ——— ھو الذی بعث ——— کائنات کا ذرہ تسبیح۔ صفات کو بیان فرمایا ——— لیکن نبی کی
رسالت کو بیان فرمایا۔ تو فرمایا میرا مالک قدوس ہونا کافی نہیں ہے۔ میں نے اپنا تعارف رسول کے وسیلہ
سے کروایا ——— خدا ظاہر ہوا نور محمد کے لیے ——— کائنات اسی کی معرفت ہے ———

سجدہ عبادت گرنے کا بیان۔ ثم یسئل اللہ علیؓ ——— جب سجدے کے دوران نواسہ بیٹھا تو اس نے فرمایا
بڑھا دے ——— یہ وحی والا بشر ہے۔ اس کے ہر عمل کا ذکر دی ہے۔ چاہیے۔ زبان۔ فعل۔
بہتر آپ سے نہیں ——— جو بھی کرے خدا کرتا ہے یہ رسول کی شان ہے ——— رسول گزرے تو عورت
نے کوڑا نہ پھینکا ——— اس عورت کو سمجھانے کے لیے؟ ——— بیمار کا سے نفرت ہے ——— کفر سے نفرت
عبادت کے لیے۔ چاہیے تو مگر دیا کے مار سکتے تھے۔ خود آواز دی کلمہ پڑھا دے ———
حضرت علی نے ایک میدان میں ایک کافر کو قتل نہیں کیا۔ تلوار دی ——— فرمایا علی بے خوف ہو۔ فرمایا میرا
نبی کا حکم ہے ——— کہ مجاہد موت سے نہیں بلکہ موت مجاہد سے بھاگتی ہے ——— فرمایا خدا پر اعتماد ہے
سکون سے چیلنج کرنا آسان ہے مشکل کو مدرسہ بنانا مشکل ہے۔

تین دن تک نبی نے انتظار کیا ——— اللہ نے فرمایا۔ لقد من اللہ ——— رسول کو بھیجا۔ مومنین میں
آیا ہے۔ کافر میں نہیں آیا۔ احسان کرنا نیکی ہے۔ احسان جتلانا۔ برا خلق ہے ——— ایمان لا
کر احسان اللہ پر نہیں۔ بلکہ اللہ نے احسان کیا کہ مسلمان کیا۔ سورۃ حجرات میں موجود ہے ———
اعلان نبوت سے پہلے مومنین کون ہیں۔ امت جاہل کی شفاعت سے ——— ابو طالب وارثین کی حفاظت
——— یمن کا بادشاہ خانہ کعبہ کو مسمار ——— بندوں کا بنایا ہوا اور ہوتا ہے۔ اللہ کا بنایا ہوا
اور ہوتا ہے ——— اونٹ سے واقف تھے۔ لیکن اٹھا لی ——— اونٹ واپس ——— گھر اس کا ہے۔
اعلان نبوت سے پہلے عبد المطلب کو خدا کا اتنا یقین تھا ——— جتنا کلمہ پڑھنے والے کو بھی یقین نہیں تھا۔
اہم تو کیت فعل ——— مورخ کہتا ہے یہ سال ولادت ہے ——— ہاتھی کیوں نہ بھیجے۔ فرمایا لوگ
کہتے۔ برابر کی جنگ ——— بھیجے فرشتے مدد کو۔ بہتر سے در لاکھ ذلیل ——— ابابیل ———
جو خدا کی طرف سے آئے وہ میدان چھوڑ کر نہیں بھاگتا ——— لشکر کا کہے تو ہر جیت تلوار نازل

وہ رسول کیسی شان والے کہ جن کا نور فاطمہ ہو۔ جن کا ساتھ گر دیا۔ جن کے بیٹے حسن حسین ہوں —
یہ عالمین کا رسول ہے — کتاب سکھاتا ہے — انسان ترقی پر ہے۔ چاند پر ہے
یہ رسول ہے جو چاہتا ہے تو چاند قدموں — ابراہیم خلیل ہے تو محمد حبیب خدا ہے۔
خلیل اس کو کہتے ہیں جو خدا سے دوستی رکھنا چاہے۔ حبیب اس کو کہتے ہیں جس سے خدا دوستی —
تمام انبیاء کے کمالات — انبیاء کو شہادت ملی — اسلام نے محمد کو دو بیٹے عطا کیے۔
دو شہادتوں کے تاج بنا کے سر پر رکھے گئے — اگر حسین کی شہادت نبی کی شہادت ہے تو
حسین کا قاتل بھی نبی کا قاتل ہے — قرآن مجید میں انبیاء کی مثال کا ذکر معجزہ ہے۔ غائب ہو کر
زندہ ہو کر معجزہ بنا ہے کہ نوح نے طویل عمر پائی — عیسیٰ زندہ ہیں میں زمانہ غائب ہیں — تو اس میں حیرت کیا؟ -
پیغمبر رسول میں نہیں ہوا — یہ ولادت رسول کی ہم سے بنی۔ اگر یہ چلے گئے ہیں تو یہ باقی کیوں ہیں۔
چھوٹے بچہ کو حکم ہو خواب میں قربانی کا حکم — تو صرف امام حسین ہے جو نماز پڑھتے ہوئے قربانی ہو جائے۔
مدینہ چھوڑا نانا جیسی چھوڑا لگا دیا — حسین چاہتے تھے کہ اپنے قاتل کو جنت میں دوں گا —

۹ محرم کا خطبہ ۱۴۲۶ — ۵--۲

Abbas
۲۰۱۴ — ۳ — ۵
۱۴۳۵ — ۵ — ۴

۷ : ۳۹ — ۴۵
(PM)

بدھ

—o—

۲۰۱۰

ناصر عباس — شانِ رسالت

والضحیٰ واللیل ـــ تمام سورہ ـــ کتاب پڑھتے ہوئے کہ خدا کی قدرت کا پتہ نہیں۔ جب
سب سے بڑی جو طاقت ہے تو ناطق ہی سب طاقت ہو گئے ـــ اعلان ۸۲ ہجری مشہور ہو گئی ـــ
اب خامیاں نکالنے والا سوچ کر بات کرے گا کہ خدا مصطفیٰ کا ساتھ ہے۔ بیت اللہ
میں مشرکوں کو مار رہے ہیں۔ سب نے مشورہ کیا کہ حملہ کر دو۔ سارا سارا ہو گیا۔ اللہ نے فرمایا محبوب
ہم نے کبھی آپ کو تنہا نہیں چھوڑا ـــ جب پیچھے دیکھا تو ابو طالب آ رہے تھے ـــ اللہ علی کے باپ کی
امان اپنی امان ـــ سرکار چچا کو بیٹا پالتا ہے۔ کس بچے کو ابو طالب پالتے ـــ ۱۰۰ سال کا مجرم۔
جو خدا کا ہو جائے۔ وہ جنت ہی چلا جاتا ہے۔ جو بچپن میں لوریاں دیتا رہا ـــ جو بیٹھ کر پالے وہ جنت کا
ہو گا ـــ جو اس بیٹے کو پالے ـــ پیسہ اعلان ہوا ـــ بیٹے قرآن پڑھ کے دکھاؤ ـــ چالیس سال کا
تو دکھا پڑھ کے ـــ ایک آیت دکھاؤ ـــ جو نبی کے ایک عمل کے خلاف ہو ـــ علی پہ آیت اتری تو دکھاؤ
دیتے رہے تو عمل کر دو ـــ نبی کی آل جو کرتی ہے وہ قرآن بنتا ہے ـــ ابو طالب کے گھر میں توحید کا
اللہ کے گھر میں بت رہے۔ ابو طالب کے گھر میں کوئی بت نہیں تھا۔ حضرت علی فرماتے ہیں مجھے نبی نے علم
ایسے دیا جیسے پرندہ اپنے بچے کو دیتا ہے۔ حضرت علی نے پرندے کی مثال دی۔ باقی جانور پہلے خود کھا لیتے ہیں
دوسرا بنتا ہے پھر جا کر بچے کو ملتا ہے۔ پرندہ چونچ لیتا ہے ویسے ہی آگے دیتا ہے ـــ علی تاریخ نہیں
علی مذہب ہے۔ کوئی صحابی نہیں جو کہے کہ علی پوچھے کہ یہ کیا کہا۔ لیکن کوئی صحابی نہیں جو علی سے پوچھے
کہ آپ نے کیا کہا۔ یہ قرآن کی صداقت ہے۔ بعض لوگ ارشاد کرتے والدہ ـــ جاہلوں سے کہا ہے میاں
سے پوچھنا۔ نبی کو کتنے صحابہ کرام ملے ہیں۔ لیکن نبی نے ایک کو چنا۔ القرآن مع العلی۔ والعلی مع القرآن
قرآن سمجھنا ہے تو علی سے پوچھو۔ علی کو سمجھنا ہے تو قرآن سے پوچھو۔
ایاک نعبد کا مطلب۔ صبر سے مدد مانگنا جائز ہے۔ نماز سے بھی۔ صبر میں ہوں صلوٰۃ علی ہے
شیطان نے مفہوم توحید کو بگاڑنا چاہا ـــ آدم کو سجدہ کرنا توحید تھا۔ دروازہ
سے علی کو دینا۔ مانگتے اللہ سے ہیں مصطفیٰ کے دروازے پہ بھیج دیتا ہے۔ اس طرح علی سے مانگنے
میں توحید کا تحفظ ہے۔ خدا کو چھوڑ کر علی سے مانگنا کفر ہے۔ علی کو اللہ کے برابر مانگنا شرک
ہے۔ علی کو خدا کے خزانوں کا مالک ہم مانتے ہیں۔ جس کو لوگ اللہ اکبر کہتے ہیں اس علی کی زبان
پہ ہے بولو والدشاد۔ عام کا علم باہر سے اندر جاتا ہے۔ لیکن حضرت علی کا علم اندر سے
باہر آتا ـــ ۳۲ ـــ ۱ ـــ ۹ ـــ ۵ ـــ ۱۰ ـــ ۱۲ ـــ ۱۶
جلوت

ناصر علی ناصر ـ ۴۰ ـ عبد اور عبدہ

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ ـــ نذیرا ۔ ترجمہ اندر شرہ ہے ـ پیاری باتیں ہیں۔
اس آیت میں ـــ عبدہ پر موضوع ہے ـــ اس بندے کا نام نہیں بتاتا ـــ دنیا میں کسی کو شک
نہیں ہو اگر قرآن کا کیا جو یہ نازل ۔ لیکن بندوں نے بندہ تلاش کر لیا ـــ تمام بندے نہیں ہوتا ۔ قرآن
میں لکھا ہے بندے پر نازل ہے (عبدہ) بنی اسرائیل میں بندے کو سب معراج ـ سبحن بہا فاوحی عبدہ ـ
کہف میں تنزل علی عبدہ ـــ حدید میں ارشاد فرمایا ھو الذی ینزل علی عبدہ ـــ ہم کہاں تک ہیں۔
اللہ نے جب بندے کا نام ہی نہیں لیا ۔ آدمیوں نے مسئلہ بنایا کہ ہم بھی بندے جیسے ہیں ـــ کیا کسی کو شک ہو گا
یہ کرتے ہیں وہ بندہ ہی ملے ہوں ۔ تو اپنا نام لگا لے ۔ تجھے تو عادت ہے ـــ نماز میں سارے دنیا
کے سارے نماز ـــ محمد عبدہ و رسولہ ـ کیا کبھی کسی کو شک پڑ گیا ہے ۔ کہ بندہ میں ہوں ـــ دنیا میں باتیں
کرتی اور ہیں ـ لیکن نماز میں پتا چلتا ہے کہ نماز پڑھنے والا بندہ اور ہے ۔ جس کی امامت میں نماز پڑھی جا رہی ہے وہ اور
علامہ اقبال نے فرمایا ہے ـ عبد دیگر عبدہ چیزے دگر ـــ فرق کیا ہے جو آپ کہہ رہے ہیں
بندہ ہوں ۔ اس کو عبد کہتے ہیں ـ جس کو وہ رب فرمایا ہو میرا بندہ ہے اس کو عبدہ کہتے ہیں ـــ
جس کو اللہ نے اپنا بندہ فرمایا دنیا کا کوئی بندہ اس کی برابری نہیں کر سکتا ـــ جس کو اللہ اپنے طرف نسبت
دے دے کسی اور سے تو نہیں مل سکتا ـــ بلکہ دوسرے سے ساتھ جاتی ہے اس کی تعظیم واجب ہو جاتی ہے ـــ اونٹنی کا
ذکر ① یہ ناقۃ اللہ ہے ـ نہ دودھ اس پر سوار ہوا ـــ نہ اس کو ہرزدیت کیا ـــ جس نے توہین کی ہے
وہ جہنم میں گیا ـ جس نے اس کی تعظیم کی وہ ... ہے ② گھر ـ بیت اللہ ـــ الا طہر اسماعیل ال
بیتی ـــ نہ وہ اس میں آیا ہے ۔ (۳) اللہ کے بندے کو بیٹھ ـ اونٹنی ـ گھر ـ کتاب ۔ جس کو اللہ
فرمائے وہ میرا ہے ـ ابو طالب کی گود میں رکھ کے فرمایا المطلب کے پوتا ہے ـــ میں نے حجہ دیا ـ
اس گود کو اللہ نے اپنی گود ـــ فرمایا میں آٹھ دانا چاہتا ہوں ۔ اونٹنی میری کی گئی ۔ جو احترام کرے
جو کسی طرف سے منسوب وہ بندہ نہیں ہے ـ عبد اللہ عبدہ اللہ ہے ـــ
ہو اللہ نے بندے میں ان کو اللہ جانتا ہے ـ شیطان بھی جانتا ہے ـ شیطان نے بندوں کا نام ہے
سجدہ کرنے سے انکار ـــ فرشتوں نے کیا ۔ ہم تو بڑی نسبت ـ پانی ملی ـ لگن کا کیا ـــ
شیطان کی نگاہ میں مٹی ہے ـ فرشتوں کی نگاہ نسبت ـــ (جھنڈے کی مثال)
اللہ نے ایک بات کی ۔ لیکن شیطان نے جا ربانی کی ۔ جو دودھ دوڑ کے بالکل کر سکے ـ یہ شیطان ہو
ہے ـ شیطان نے فعال ہو ـ لعنت پڑنے کے بعد وہ رب کو مانتا ہے ۔ مہلت دیجئے ـ پیش آ

تا دور سلوک ۔ قیامت پر بھی ایمان ہے ___ وقت معلوم تک ___ ہدایت کا مشاہدہ کریگے تو پھر بھی

___ بامزت بھی مانتا ہے ___ یہ قدرتی شیطان کیا مانتا ہے ۔ آدم کا موکل بھی مانتا ہے

شیطان کو نکال دیا ۔ دو عقیدے شیطان کا عقیدہ فرشتوں کا عقیدہ ۔

بڑی عزت کی جسم میں ایک بندے کو گمراہ ___ جب شیطان نکالا گیا ۔ اس وقت بندہ ایک شیطان کو

علم غیب تھا کہ بندوں کو گمراہ کردوں گا ۔ الا عبادک ۔ کلمہ میں ہے سیف ۔

الا ___ مگر اس کے بندے ہیں ۔ پہلے ہی مان گیا ___ شیطان بھی مانتا ہے رحمان کو جانتا ہے

شیطان کافر ہے لیکن بے عقل نہیں ۔ شیطان ہر بندے کو نہیں روکتا ___ روکتا اس کو جس کی

منظور ہے ۔ شیخ نے فرمایا علی کہو ۔ جو شیخ کی محبت کرتے وہ نماز پڑھے نہ پڑھے برابر ہے ۔

آپ کو معلوم ہے کہ فلاں بندے کے ادھار نہیں دیتا ۔ تو اس کے پاس جانا ___ ہمارا عقیدہ اس

آیت کے ہیں ۔ موسیٰ سے کلام کیا ___ اس کو مان لیا ۔ کہ میں خاص بندہ ہوں

حضرت خضر علیہ السلام خاص بندہ ہے تو فرمایا وہ میرا بندہ ___ موسیٰ کا علم ایک خاص

بندہ ۔ رسول ۔ صاحب کتاب نبی ___ موسیٰ کی چادر کے باہر ۔ یہ چادر کے باہر تھا ۔

موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ کو عرض کیا ___ جب تابع فرمان ___ جو علم والا ہو

اس کو بولنے کی ضرورت ۔ عیسائی مباحثے میں پہچان گئے ___ چادر چھوڑ گئے ۔ نبی کا چہرہ ۔

نظر نہیں آیا ۔ تمام عیسائی ہوئے ہیں محمد کا ... ہے ___ خضر علیہ السلام کو تمام واقعہ

صاحب کتاب نبی ہے شریعت ہے لیکن ساتھ رہنے کے لئے درخواست کر دیا ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گوارا نہ کیا ___ باتیں پوچھیں ___ حکمتیں بتاکر فرمایا

شریعت میں بغیر جرم سزا اس وقت ہوتا ہے جب کہ کرلے ۔ لیکن آپ نے سزا پہلے دی ۔

عقیدہ یہ ہوتا ہے ۔ جو شریعت سے پہلے سزا دے ___ یہ ارادہ تھا پھر رب کا ___

فعل میرا ہے ___ بندے کا ارادہ پہلے ہوتا ہے کام بعد میں ہوتا ___ ہاتھ کو زبان کو مان لیا ۔

آنکھ عین اللہ ۔ ہاتھ ید اللہ ___ رب نے اپنے زمانے میں عقیدہ ہوں جب ...

لوٹے تو وہ عقیدہ بن کے آئے ۔ شب معراج ___ کا مقصد ۔ تمام عقیدے آئے جو

... نے ... عقیدہ ہو جاؤ گے ___ جب میرے قدم ۔ ... انبیاء ۔ ... آگیا

ہوگئے ۔ ہم ان کے قدموں ... ___ تمام نبی علیہ نماز کے ... ارکان تھی ۔

مسجد نبوی میں صحابہ نبیوں کی صفوں میں کھڑے ہیں ۔۔ حسین کسی عبد پر نہیں بیٹھا ۔
ہر عبد سے گزر گیا ۔۔ اس کو حسین ۔ منتظر جو انتظار کرے ۔ منتظر جس کا انتظار
کیا جائے ۔۔ علامہ اقبال نے کہا تھا ۔۔ تو کسی کے سامنے جھکتا ہی نہیں ۔
سے اس نے کہا ہر ایک بڑے بڑے کے سامنے جھکنے واسطے جا نہیں کرتا ۔ کوئی سجدہ سامنے آئے تو جھکوں ۔
کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں ۔
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبینِ نیاز میں ۔
بنا میں عبدہ ۔ صحابہ میں عبد ۔ ہر عبد منتظر رہا ہے کہ عبدہ سر اٹھائے ۔ عبدہ منتظر ہے جبرائیل حکم
دے ۔ جبرائیل اللہ کا منتظر ہے ۔ اللہ فرماتا ہے منتظر ہوں کہ حسین اترے ۔۔ جو عقل میں نہ آئے اس کو حسین
کہتے ہیں ۔ عبد صحابہ ۔ عبدہ ۔ بنا ہیں اللہ حسین کیا ہے ۔۔ نور اللہ بشر ۔۔ اس سے لیتا ہے
نور ہے بشر کو دیا بشریت ۔۔ معبود ۔۔ عبد ۔ عبدہ ۔۔

Abbas

۲۰۱۴ — ۳ — ۷
۱۴۳۵ — ۵ — ۵

جمعۃ المبارک (am) ۱۰ — ۳۰ — ۲۱

—٥—

ناصر علی ناصر ۔۔ شانِ ابراہیم علیہ

۲۸ رمضان ۱۴۲۸ ۔۔ ۷ ستمبر ۲۰۰۷

قرآن مجید میں پیارے ابراہیم علیہ السلام کی شہادت ۔ تمام جانتے ہیں ۔ رب کا آخر ماننے کے بعد
السلام کے بعد پر امام بنا دیا ۔۔ مثال ۔ ڈاکٹر کی ثوابت کرنے کے بعد ۔ کہنا ہے پرائم پاس ہے
پہلے چھوٹا درجہ بتانے کے بعد بڑا درجہ بتانا چاہئے ۔۔ جب خلیل کا نام آتا ہے تو ساتھی
صفات آگئیں ۔ ابراہیم کو شیعہ کہا گیا تھا ۔۔ کہ ان کے عہد کا لا آئمہ رکھنا بنی کی نسل
ہے ۔ ہم سے بڑھ کر کوئی اہلسنت یا اہل حدیث نہیں ۔۔ ہم کسی حدیث کا انکار نہیں کرتے ۔
آل پاک کی تمام احادیث حدیثوں میں موجود نہیں ۔۔ حجرِ اسود کو چومنے کے بارے میں عمر فاروق

نبی نے کیوں چوما اس کو اس دل کی وجہ بات ہے حضور کی محبت میں گر رہا ہے کہ بتوں کی پوجا نہ کرے۔ پوری دنیا کے
مسلمان اس بات پر ہیں کہ اسلام کو محمد نے چوما ہے ۔ کیا یہ محمد سے بہتر ہے ۔ ہندوں کو عادت پائی
کہ جس کو میں جب ماؤں اس کو چھوڑنا پڑے گا جس میں چوماؤں اسکا بتوں چھوڑنا پڑے گا۔
بتانے کے لئے کہ ان لوگوں کے سامنے کبھی حسین کو چوما کبھی حسن کو چوما ۔ اس پتھر جیسا پتھر کوئی
نہیں ہے۔ جس نواسوں کو چوما اس نواسے جیسا نواسہ کوئی نہیں ۔
جب حجر اسود کو لگانے کا وقت آیا۔ تو نبی نے اپنے ہاتھوں سے لگایا ۔ جس کو نبی اللہ کی
جس طرح میں نے کہا کہ ہم اہلسنت بھی ہیں اہلحدیث بھی ہیں اس طرح تم بھی کہو کہ ہم شیعہ ہیں
ابراہیم کہنے لگے۔ شوق سے مال جان اولاد کی قربانی دی۔ کوئی اس طرح کر کے دکھیے۔
ابراہیم کو پوچھا بیٹے کی گردن پر چھری کا رکھے گا۔ اس نے کمر ٹوٹا کیا جی چاہا ہے ۔ کوئی چیز ہے
چھپا کے رکھا ۔ روزہ ایمان والے پر فرض ہے ۔ ہر مسلمان مومن نہیں ہے
ہر مومن مسلمان ہے۔ جیسے سکول والے کی مثال۔ کہ جو بارھویں میں پڑھتا ہے اس میں شک
نہیں کہ اس نے دوسری کلاس کی ہے یا ۔ جو رسول کو بشر کہے وہ ایمان دار نہیں
بنی اسرائیل میں ہے ۔ بشر رسول ۔ جو نبی کو بشر کہے اس میں ایمان نہیں۔ اس میں علی
جو کل ایمان ہے۔ یہاں داخل نہیں ہو سکتا ۔ جو حضرت رابعہ مثلاً۔ بجلی ہوگی تو بلب
روشن ہو گا ۔ علی کا ذکر سننے سے جو راضی ہوگا وہ ایمان دار ہو گا ۔ منافق
روزہ رکھا کرے گا جس کے دل میں علی موجود ہو گا۔ یہ علی ایمان ہے ۔ علی کو ماننے والے
کو منافق کے طور پر بھی مومن کہتے ہیں ۔ لوگ بابا جی سے مسلمان ہو جاتے ہیں
لیکن کسی نے آج تک ۔ علی کے ساتھ نسبت مومن اللہ کے ہیں۔ منافق نے نہیں کہا ۔

Jabbar

۱۴ - ۲ - ۲۰۲۴
۲ - ۳ - ۱۴۴۵
۵ - ۵

۰۰ — ۳۱ — ۴
9am
(جمعۃ المبارک)

ناصر علی ناصر (امام و امامت)

پیر ۷ ، ۸ am
۱۳ — ۸ — ۲۰۰۷
۲۸ — ۷ — ۱۴۲۸

اللہ دیکھ رہا اور اس کا رسول بھی دیکھ رہا ہے۔ اللہ اپنے رسول کو یہ سکت دی ہے کہ رسول
عشیدہ ہے۔ یقین نہیں — توبہ کی ۱۱ آیت 105۔ فسیری اللہ عملکم اس پر کسی کو شک
نہیں — رسول بھی دیکھے گا — اگر تو کسی کو یقین — اس کسی کے حکم سے نہیں
دیکھتا — یا رسول رہتا — جو آدمی دور گئے ہیں — وہ ایک آیت پر غور کریں۔
اگر حاضر ناظر نہیں تو دیکھ کیسے رہا ہے — یا اللہ تو ٹھیک ہے۔ یا رسول اللہ سمجھ سکے
میں نہیں آتا کہ یا رب کے ساتھ یا کدھر سے لگایا ہے — ہمارا حق بنتا ہے کہ ہمیں
پوچھتے ہو۔ تو ہمیں بھی بتاؤ — اس نے کہا الحمد للہ رب العالمین۔ عالمین۔ عالم
زمانے کو کہتے ہیں۔ ماضی حال مستقبل — جب رب نے بتا دیا کہ ہمیں ہر زمانے میں موجود
ہوں — رحمۃ للعالمین — رب کے عالمین ہے۔ تو نبی رحمۃ العالمین۔ جدوں حا
اور رب ہے اس وقت کا رحمت ہے — تو محمد کیا ہے — فاطمہ کے بارے میں۔
نساء العالمین — کی سردار ہے — وہاں تک حسین کی ماں کی سرداری ہے —
شیطان کا مشہور کیا ہے — عالمین کا رب نے سجدہ کا حکم دیا۔ پہلے جو مانا ہے۔
اس پر بھی لعنت ہے — جس کو ایک بات کا انکار کرے تو بندہ شیطان ہو جاتا ہے
ابو جہل نے صرف ساری کی ہر ایک بات سنا تو۔ جب نبی نے فرمایا میں رسول اللہ ہوں اس
نے انکار کیا۔ کا ثنات ہر بنی ہیں شاہ ہیں جو عالمین۔ اللہ رسول فاطمہ سے
کیا ہمارا عقیدہ نہیں کہ محمد اس مجلس کو دیکھ رہے ہیں — کیونکہ ابرہہ آیا تھا
— نبی تو اس وقت بھی دیکھ رہے تھے۔ ابرہہ خانہ کعبہ کو گرانے کے لیے نہیں آیا —
جو ولادت سے پہلے دیکھ سکتا ہے۔ وہ وصال کے بعد بھی دیکھ سکتا ہے۔ امیر المومنین کی
ولادت والے ہیں — جمع ہے — ال لگا کر بتا دیا کہ خاص مومنین —
نبی جو کام دیکھتے ہیں اپنی ہی امت کے اعمال۔ نبی نماز پڑھانے وقت فرماتے میں آگے بھی
اور پیچھے — علی کے سوا دوسرا کسی عمل کا نہیں ہر کسی کا سوال — نبی کو ترشیح سوال پر
سوکے ہوں۔ جبرائیل کو نہ دیکھتے تھے — کیا ہم کیا سب کرتے ہیں۔ نبی اور ہمارا فرق بڑا ہے
ایک نماز کی نماز پڑھتے ہیں لے دیتے ہیں۔ سوالی کو بتا دیا کہ یہ ختم کرنے والے نہیں۔ لوگوں کا اعمال
ہوتا۔ کہ علی نماز کس کی پر کھڑے ہیں۔ جبرائیل آیت لے کر آگئے۔ انما ولیکم — ولی شیئا

ثنی والے ہیں — ایسا ہی رسول ہے۔ علی بھی دیکھتا ہے — تمام منبر پر حکم۔ یا ایہا الرسول —
جب سرکار نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس طرح میں ولی تھا۔ اسی طرح علی ولی ہے — حق سمجھنا۔
کہ میں وصال کر چلا — علی موجود ہے — قیامت تک کا ولی موجود ہے۔

نالائق اور لائق شاگردوں کا حال — ۔ مسلمان نہیں ہوا۔ چھپایا ہوا ہوتا ہے —
تمام ملاں — تاکہ پچھلا بھول نہ جائے — معلم جیسا پاک — مانند علی المرتضیٰ۔ بیٹا ابو
طالب کا گھر — لائق بزرگ کہتے ہیں کہ چلو ٹھیک ہے جانے دو بچہ ہے — جو نالائق ہوتے
ہیں۔ وہ برا محسوس کرتے ہیں۔

حضرت علی کو شہید کیا۔ اس لئے کہ دیکھ لیا ہے۔ امام حسن کو۔ امام حسین کو
شہید کیا اس لئے کہ حسین نظر رکھتے تھے۔

۴ : ۰۴ = ۰۶

۲ - ۱۴
۷ - ۳ — ۱۴۳۵
۵ — ۵

pm جمعۃ المبارک

طالب جوہری ۲۶-۳-۰۲ شامِ غریباں

ولقد ذرانا ـــ هم الغافلون ـــ سورۃ اعراف ۱۷۹ ۔ بنایا اللہ نے لوگوں کو جہنم ۔
اس لیے؟ ان کے کان آنکھ دل ہیں ـــ جانوروں کی طرح ـــ جانوروں کی شکل ـــ جو انسان
نہ آیا ۔ جانور سے بدتر ہے باتیں ـــ پانچ باتیں ہیں انسان کی ۔ حواس خمسہ ـــ عقل
کو وسیلوں کا محتاج بنا دیا ـــ اگر کان آنکھ ناک یا گلا ۔ عقل ایک کام نہیں کر سکتی ۔
ہدایت کی ذمہ داری اللہ کی ہے ۔ دلیل میں ارشاد ہے ـــ اس لیے ہم خود کسی کو مجبور نہیں کر سکتے ۔
ہماری ذمہ داری ہے ہدایت کو ـــ وسیلہ کی ضرورت ۔ رب سے بڑھ کر ہدایت کو دے ـــ
خالق اور مخلوق کے قریب ہونا لازم ہے ۔ جب بندوں کو دے گا ۔ تو بندہ کا قریب ـــ
خدا کے قریب ـــ جس نے محمد کو ادھر دیکھا نور دیکھا ۔ جس نے ادھر دیکھا اپنے جیسا بشر کہا ۔
اپنی اپنی نظر کی بات ہے ـــ حواس پانچ ہیں لیکن دو کا ذکر کیا ـــ دیکھنے سننے ـ
ـــ ہم نے انسان کو دیکھنے والا بنایا ـــ سورۃ ھل اتیٰ ـــ نحن میں کہا ہم نہیں تھا ـــ دنیا میں آیا
کمزوری ـــ دو محبوب کے ساتھ دنیا میں آئے ـــ زمین سے آسمان تک رسائی ہے طاقت
علی علم علا ـــ جو علم سے اور طاقت سے چلے ۔ اس کا کیا کہنا ـــ محمد علی : کی شان
قیامت میں سوال ۔ ان السمع والبصر ـــ مسئولا ۔ بنی اسرائیل ـــ آنکھ اور کان سے سوال ہوگا
آنکھ سے النظر علی وجہ ـــ کان ذکر علی عبادہ سننا عبادت ـــ قلب حب علی عبادہ ـــ
کافروں کا عقیدہ ۔ کہ یہی دنیا زندگی ہے ـــ سورۃ یٰسین میں ضرب لنا مثلا ـــ دوبارہ
کون زندہ کرے گا ـــ سورۃ جمعہ ـــ ھو الذی بعث ـــ رسولا کو بھیجا ـــ امیوں کو اشارہ ـــ
تم سے گزرے ہیں ـــ نہ تم اس جیسے نہ وہ تم جیسا ـــ ظلمت سے نجات ـــ
جب سرکار نے برے اعمال منع کیے تو کسی نے کہا کہ اے محمد تمہارے باپ دادا ایسے کیا
کرتے تھے ۔ کبھی مشرک کی ہمت نہ ہوتی ـــ پوری شریعت لے سند ہے آباء محمد کی مسلمان
ہونے کی ـــ اعراف میں ۔ الذی یتبعون الرسول ـــ کا جواب دیا ہے ۔ محمد محبوب کے
ـــ حجرات میں ارشاد ۔ لا تشعرو ـــ میرے نبی سے آگے نہ بڑھو ـــ تمہارے اعمال برباد
میرے محبوب تمہارے جیسا ہوتا تو ہم اجازت دے دیتے ـــ ابو لہب کو فرمایا ۔ تبت یدا ـــ
یہ جو رسول کی دشمنی ۔ اللہ نے فرمایا ۔ یا ایھا الکافرون ـــ محبوب کے دشمن سے خدا انتقام کرے
یہ ابو لہب دور ہے ۔ اور دور کے رہنے والے ۔ ماننے والے ہوں تو قریب ہیں ـــ یہ ہے محبت رسول.

اللہ کے نزدیک اونچا نسب کوئی نہیں ۔ بڑے بڑے گھرانوں میں سو رہے تھے حضرت بلال اذان پڑھتے تھے تو اذان کا مقام تھا۔
تو حضرت بلال کو کسی نے منع نہ کیا ــــ یہ رسول کا منصوبہ تھا ــــ اسلام میں رنگ نسل کی کوئی اہمیت نہ
ہے ۔ ہر معاملے کے اندر رسول کا عمل دیکھو ۔ دنیا کے ہر معاملے میں ۔ حضرت علی نے ہجرت کی رات بستر پر
حضرت ابراہیم کو ایک کبوتر کے پاس لایا ۔ حضرت علی کی ولادت ہے ــــ ۲۲ دسمبر کو ــــ حضرت علی کو
رزق دیا اس نے ۔ کیونکہ اس وقت کبوتر کا نام نہیں تھا ــــ مزدور کی اجرت دیجئے پسینہ سے
اجرت طلب کی ــــ اپنی اہلبیت کی محبت ــــ کتاب سنت شریعت کی ذمہ داری قربانی کی ہے ۔
امام حسین نے کربلا کے میدان میں پوچھا ۔ کیا میرے سوا کوئی نبی کا نواسہ ہے ــــ میں قتل ۔ شریعت میں
تبدیلی کی ہے

[signature]

۸ — ۳ — ۲۰۱۴
۶ — ۵ — ۱۴۳۵

۹ : ۳۳ — ۱۵
am
ہفتہ

انسان نقصان میں ہے

۱۴ — ۳ — ۲۰۰۳

والعصر ــــ خیر ۔ زمانے کی قسم ــــ انسان نقصان میں ہے ۔ دن اور رات
کی قسم ــــ روز و شب ــــ زمانہ ــــ ہر بندہ اپنی غلطی کے جواز پر زمانے کو کہتا
ہے ۔ ہر بندہ زمانے کا محکوم ہے ۔ کیونکہ یہ پاک کا زمانہ جاننے والا ہے ۔ ہر کسی کا زمانہ حاکم
ہے ۔ مرا نبی کا کام ہے ۔ سورج کو واپس کر دینا ۔ کیا ہم دوبارہ اٹھائیں گے
صرف تکبر والے ــــ ترجمہ ــــ اللہ کی بارگاہ میں جائے گا ــــ لیکن کوئی ہے
اپنی مرضی سے کہتا ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ــــ اکثریت نقصان میں اقلیت بچت والی ہے
حضرت موسیٰ کی ولادت ۔ صندوق پانی میں ڈالا ــــ مخالف جلا ...
محل جہاں پہنچا تھا ۔ ۱۲ برس تک ابو طالب نے نبی کو گود میں لیا ۔ تو ابو طالب ولایت
کا ... ــــ مدین سال سے واپسی پر فرعون کے دربار میں سانپ جادوگروں کے
اور عصا نے سب کو نگل لیا ــــ اور جادوگر سب ایمان لائے ــــ موسیٰ کی شریعت میں

ایمان کی شرطیں۔ اللہ۔ موسیٰ ہارون۔ جب بنی اسرائیل میں اللہ۔ محمد۔ علی یہی شرطیں
تھا۔ سے ذبح کرالیا۔ فرعون کو غرق کیا۔ فرمایا بعثت ان کو وارث کے قابل نہیں مسلمان
بنانے کے قابل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اذ جاء نصر اللہ والفتح۔ فرعون کو اقتدار ملا۔ تبدیلی
نہ آئی۔ محمد کو اقتدار ملا۔ تو استغفار کرنے کا حکم۔ جہاں اقتدار کے ساتھ تکبر آجائے فرعونیت
اقتدار کے ساتھ استغفار آجائے محمدیت ہے۔ ہر وقت کے محکوم ہو۔ پھر محمد وقت
کا حاکم ہے۔ اللہ دائمی ہے مبارک ہے۔ تبارک الذی بیدہ الملک۔ تبارک الذی نزل الفرقان
تبارک نزل الفرقان۔ سورۃ نور میں شجرہ میں ذکر ہے۔ اللہ نور السموات والارض۔
اللہ مبارک۔ کتاب مبارک۔ محمد رسول اللہ مبارک۔ انا انزلنہ فی لیلۃ مبارکۃ۔ قرآن مبارک ہے
سورۃ بنی اسرائیل میں سبحان الذی۔ بارکنا۔ مبارک ہے۔ قرآن زمین آجائے تو زمین مبارک
محمد عرش پر جائے تو عرش مبارک۔ سورۃ ہود میں اہل بیت کی مبارک۔
واذ اخذ میثاق النبیین۔ نبیوں۔ سے خاص نبیوں سے وعدہ لیا۔ عالم ارواح
میں۔ نبی عالم ارواح میں بھی نبی ہوتا ہے۔ نہ کہ چالیس سال کے بعد نبی ہوتا ہے۔ تصدیق
کرے گا۔ محمد پر ایمان لانا۔ نصرت کرو۔ سورۃ اعراف میں نصرت کرو۔
جو مومن ہوگا وعدہ پورا کرے گا۔ اب ابوطالب کی مدد سمجھ میں آئی۔ انبیاء سے
وعدہ لیا۔ سورۃ لقمان میں انسان سے وعدہ لیا۔ بنی آدم۔ شیطان کی عبادت نہ کرنا
کبھی کبھی جو اشارہ آیا۔ با اللہ تعالیٰ آتا ہے۔ ویعلمون ان اللہ ھو الحق المبین۔ اللہ حق ہے نور اللہ
قد جاءکم رسول مبین۔ محمد رسول مبین۔ وکتاب مبین۔ قرآن بھی مبین۔ وکل شیء احصینٰہ فی امام
مبین۔ ابلیس عدو مبین۔ کچھ سب مانتے ہیں۔ امام مبین کے دیکھنے پر اصرار نہ کرنا۔
وعدہ پورا کرو۔ اوفوا بعھدکم۔ سورۃ احزاب میں من المومنین رجال صدقوا
مومنوں میں کچھ رجال ہیں۔ اور کوئی اب بھی ہے جو انتظار کر رہا تھا۔ وعدے کی
تبدیلی نہیں کی۔ حسین نے سجدہ میں سر رکھ کے دکھایا میں نے وعدہ پورا کر دیا۔
اکبر کی اذان سے شروع ہوا۔ حسین کا سجدہ پر ختم ہوا عاشورہ کا دن۔
فاتلوا التقصیر الصمیم الرحیم۔ ان سے وانا الیہ راجعون کہا۔ اللہ شاہد ہو گئی

شانِ رسالتؐ

بنیؐ اگر گھر میں کام فرمائیں تو دنیا کی بات ہے۔ اگر منبر پر فرمائیں تو دین کی بات ہے۔ حضرت فاطمہؑ کو کھانا لا کر دیتے ہوتے کہ حسینؑ کے لیے سواری کا کھانا ہے۔ حضرت علیؑ کو کھانا کندھے پر سوار کیا۔ ہاتھ بلند کیا۔ (۲) مکمل سب کچھ بیں ذہن ہے۔ ذات ہے جو بدل رہا ہے شناسا میں۔ فعل میں عمل ہے؟ آخری بنیؐ اس سے اس امتی کا بر گواہ ہوگا۔ جہاں عمل کا لفظ آجائے وہاں دائرہ وسیع ہوتا ہے۔ کوئی باہر نہیں آسکتا۔ ان ہو علی کل شئ گگر ہیں۔ اللہ کل پر قادر۔ بکل شئ علیم۔ کل کا شہید۔ بنیؐ اسرائیل میں آواز دی۔ کل امامہم۔ جیسے تک ایک انسان دنیا میں ہے ایک امام کا وجود ضروری ہے؟ اللہ قوی ہے۔ بنیؐ کل انبیاء کا گواہ ہے۔ کل سے اصحاب امام میں۔ امامت کے لیے نبوت دین لاتی ہے۔ امامت دین بچاتی ہے۔ نبوت بنانے کا اعلان۔ امامت بچانے والا جیسے کلمے پر وقت آیا۔ تو کوئی نہ اٹھا۔

۴ — ۳ — ۲ = ۱۰ — ۱ — ۲۵

۱۱ — ۳۳ — ۰۰

۲ — ۱۴

۸ — ۳ — ۱۲۳۵

۶ — ۵ — ۱

ہفتہ

ان فی خلق السموات والارض — الالباب ۔ آل عمران ۱۹۰ اسی پر زور دیا ہے عقل مند ہے ۔ سورۃ علق میں — سورۃ اعلیٰ میں — سورۃ تین میں لقد خلقنا الانسان — ھل اتیٰ — سمیعا بصیرا — انسان کی تخلیق — یا ایھا الانسان ما غرک بربک الکریم سورۃ حجرات میں من خلقکم ۔ شعوبا و قبائل لتعارفو — ایک ہم دا الله صورت سے خلق کیا۔ تمام تخلیق کائنات کے بارے میں — قرآن سے رجوع کرو تو رب کی صفت۔ آخری سورۃ رب الناس ہے۔ نبیوں کا تذکرہ رب کا ذکر کر کے دعا کی۔ ابراہیم، نوح، حضرت بنیؐ پاک نے رب زدنی علما۔ جو نعمتوں کو ذکر کرتے ہیں میں خلافت اذ قال ربک — آخری صفت یا ایھا الرسول بلغ ما انزل ربک — آنکھ میں نور ہے تو بیرونی نور کے بغیر نہیں دیکھ سکتی۔ تو اسی طرح عقل کا نور اندرونی نور کے بغیر نہیں — سورۃ شوریٰ میں بنیؐ پاک کو پورا روح نزول فرمایا — آدم علیہ السلام کو

زیادہ ونفخت من روحی۔ حضرت عیسیٰ کے اندر تھوڑی سی روح ہے۔ حضرت آدم سے بکر عیسیٰ
تک تھوڑی تھوڑی روح لے کر آئے مگر اپنی روح کائنات ہے۔ روح خاص انبیاء
مگر اپنی آدم سے پہلے نبوت پر فائز تھا۔ اللہ نے بشر کو نبی نہیں بنایا۔ نبی کو بشر بنا کر بھیجا
نہاں بھیجا مکہ میں جو تلواروں کو شمشیر ہے۔ مشرک جا رہے تھے تو ختم کر دیں۔ اللہ نے کہا تم
میں مسجد الحرام کی حفاظت کر رہا ہوں۔ اسی قوم جو مشرک نہیں ہیں۔ انعام میں آواز دی
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سجدہ کر۔ لیکن میرے نبی پہلے ہی قرب کی منزل پر ہیں۔
آسمانوں کی ہر چیز جا رہی ہے اکر زمین پر جائیں۔ ذرا کہ۔ جبریل۔ تمام انبیاء پہلے
کائنات میں سب سے بڑا سجدہ نبی کا ہے۔ سجدہ بندگی میں سجدہ۔ سجدہ ارکان نماز
کی معراج ہے۔ صاحب معراج سجدے میں ہے۔ کائنات کا افضل نماز میں کا سرکار
سجدے کی حالت میں ہیں بیٹھا۔ نبی کے ذہن میں حسین کا تصور ہے یا نہیں۔
اولاد کی محبت ذکر خدا سے ہٹا نہ دے۔ اگر حسین کا ذکر خدا نہ ہوتا تو بنا اکو جائے۔
اسی سجدے کی حالت میں سوار کر لیا ہیں۔ امام حسین نے خطبہ دیا۔ کہ غیرتوں کے لیے
عزت اس طرح ہے جس طرح عورت کا زیور ہے۔

Abbas
۲۵ - ۱۴
۳ -
۸
۵ - ۱۴۳۵
۴

۱ — ۳۱ —
pm
ہفتہ

اتباع رسالت

بتاریخ ۲۷ — ۱ — ۱۰ = ۰۶ — ۲ — ۹
10 — 30 (PM)

وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی ۔۔۔ فسئلوا ۔۔۔ نحل نمبر ۴۳ تا ۴۴
اپنے محبوب سے خطاب۔ اپنے بندوں سے خطاب ہے کہ اہل ذکر سے سوال کرو۔ اس کا ذکر
کو نازل کیا۔ ذکر اللہ میرا ہے جیسا لا رہا ہے۔ پیغام بھیجنے والا رب ہے۔ ہنر
ادھر ہی تعلق ہے۔ ادھر وہ آنکھ۔ جب لے رہا ہے۔ کمال تعلق ہے۔ کمال رسالت

اللہ نے انبیاء کو بھیجا — اللہ نے آخری کو بھیجا۔ سورۃ جمعہ ھو الذی بعث فی الامیین —
پاک کرے — یہ تلاوت سننے والے — نہ ہم ان جیسے نہ وہ ہمارے جیسا — اعراف
میں فرمایا — ۱۵۷ الذین یتبعون — بعثت کے مقاصد — سب کچھ جاننا سے
پیغمبر امی ہے — نحل میں فرمایا — سورۃ قیامۃ میں فرمایا — اس کی آیات کو جمع کرنا
ذمہ ہمارا ہے پڑھانے کا۔ الرحمٰن علم القرآن — یہ ہے بیان رسول — رسول کی زبان میں
صفت کے بغیر قرآن کا کام نہیں — قرآن کی شان — جو اس کتاب میں ہے — کتاب آج
معجزہ بن کر — اس سے پہلے کتابیں آئیں مگر معجزہ نہیں — تورات، قرآن جیسی نہیں
زبور وغیرہ — تو پہلے انبیاء محمد جیسے ہو جاتے
واذ اخذ اللہ میثاق النبیین — سورۃ آل عمران — انبیاء سے عہد — ترجمہ —
نبی پر ایمان لاؤ گے — یہ ہے مقام محمد — تو نبی چالیس سال کے بعد نبی نہیں ہوتا —
تم پر واجب ہے — آج تک تو ہم اپنا صد دیکھ رہے تھے۔ پر تو یا رسول اللہ کہاں سے آگیا —
یہ ہے مقام خاتم الانبیاء — قل ان کنتم تحبون — تو میری اتباع کرو —
بنی اسرائیل کی آیت ۱۵ میری ملاقات کو پسند نہیں کرتے — قرآن میں تبدیلی کریں —
جب تک وارث نہیں ہوں تو تم ان تبدیل نہیں ہو جاتے گا — میری کیا مجال ہے کہ قرآن میں تبدیلی کروں
میں تو وحی کی پیروی کرتا ہوں — یوسف میں قل ھذہ سبیلی — میرا راستہ — سارے
نبی دین لے کر آئے — محمد چلتے ہیں راستہ بتایا — ایک میں ہوں اللہ ایک جو میری پیروی کرتا ہے
شوریٰ کی آیت وانذر عشیرتک الاقربین — پیغام نبوت پہنچا دو — مومنوں پر کندھا جھکا
جائے — یا حسین کے جیسے جھکتا ہے — یا علی کے لئے جھکتا ہے — کیا سیدھا نہیں تھا — بت
پرستی ہوتی تھی اس سے آگے آئے جس نے کبھی — آخری وقت حق کے بارے میں فرمایا —
ایک صورت بنائی — جس کی صورت کا نہیں — جہاں جہاں علی ہو گا حق وہاں ہو گا —
جو علی حق ہے — تو ہم ساتھ ہو جائیں تو عجیب — حلم — میں جو اتباع میں ہو گا —
سورۃ ابراہیم — جو میرا اتباع کرے — علی، فاطمہ، حسن، حسین
ہو جمیں — شیلا منہم — رجال — احزاب — من المومنین رجال صدقوا
وعدہ پورا کر دیا — جب تک آپ کا ہے انتظار کرنا ظالم کا وجود باقی ہے —

سورۃ الاعراف میں ہیں کچھ رجال محشر میں پہچانے ہوں گے ۔ بخاری میں کل میں جب حجنڈا دیا جائے گا ۔ ایک رجل ۔ ایک کا نام حسین ہے ۔ یعنی ۔ سوار ہے گلی سے بنی گزر رہے تھے ۔ رونے کی آواز بچہ کو خاموش کیا ہو ۔ (معاملہ کا ذکر)

Abbas

٨ - ٣ - ٢٠١٤ ٤ : ٥٠ - ٤٥
٦ - ٥ - ١٤٣٥ (PM) . (ہفتہ)

اہل بیت

١٣ - ٨ - ٢٠٠٧ ٨ : ٠٧
٢٨ - ٧ - ١٤٢٨ PM پیر

والعصر ۔ زمانہ کے بارے میں ۔ الا کے بعد آئیت ۔ حرف استثناء ہے الا کے بعد آئیت ۔ والسابقون والزیتون الا الذین ۔ یہاں بھی الا کے بارے میں کم الا کے بعد جنت ۔ لا الٰہ الا اللہ کلمہ میں ہے ۔ الا سے پہلے سارا باطل ۔ وما محمد الا رسول آل عمران ۔ رسالت الا کے بعد ۔ قل لا اسئلکم ۔۔۔ الا المودۃ فی القربیٰ ۔ میدان احد میں جبرائیل نے آواز دی ۔ لا فتیٰ الا علی ۔ زبان محمد ۔۔۔ اللہ جب پنجتن چادر میں جمع ہوئے ۔ اللہ عرش سے بولا ۔ اللہ نے قسم اٹھائی کہ نہیں ہوتے تو کائنات کی قسم نہیں اٹھائی ۔ محمد کچھ نہیں مگر ہمارا رسول ہے ۔ اللہ نے سارے رشتے توڑ کر اپنے سے جوڑ لیا کہ بس کچھ نہیں مگر میرا رسول ہے ۔ نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا نانا ہے ۔ نہ کسی کا شوہر ہے مگر میرا رسول ہے ۔ اگر بیٹی کو دیکھ کر کھڑا ہو تو باپ نہیں رسالت کھڑی ہوئی ۔ علی کو بلند کیا ۔ زوجہ سے ناراض ۔ رسالت ناراض ہوئی ۔ کیا حفاظت ہے ۔ ذات محمد کی ۔ ذکر محمد کی ۔ غار ثور میں مکڑی ۔ کبوتر نے انڈے دیئے ۔ درخت اگا اللہ نے حکم فرمایا ۔ الذین یتبعون ۔۔۔ ١٥٧ الاعراف میں ۔۔۔ رسول ۔ تورات و انجیل سے ذکر محمد نہ نکل سکے ۔ یہ ذکر محمد کا حفاظت ہو رہی ہے ۔ سورۃ فتح میں محمد رسول اللہ والذین معہ آپ کے ساتھ ۔ محمد کے ساتھ رکوع یا سجدہ ۔ سجدہ کی کثرت سے نور ہو جاتا

سب نبیوں کا ذکر تورات و انجیل میں ہے — رکوع تو ہر بندہ کرتا ہے۔ رکوع میں انگوٹھا تورات رکھ دو
رکوع میں عیسیٰ کو منع — ہجرت کی رات خبر پر ساری کو ملی — عیسیٰ چہرے پر نور — میں نے چاہا
یہ عیسیٰ نبیوں نے کہا ایسے چہرے دیکھ رہے ہیں — اگر تورات و انجیل میں ذکر نہ ہوتا تو عیسیٰ کی پہچان
کیسے — عیسیٰ کو نہ پہچانا محمد امت کے سب کو آگے تو صحابہ کر لینا۔ گھر والوں کے سب حق — تو صحابہ نہ کرنا
— جس طرح محمد کا چہرہ اسی طرح کا علی۔ فاطمہ حسن حسین کا۔ عیسیٰ کی پہچان گئے لیکن
سب ان کو نہ پہچان سکے —

Abbas
۸-۳-۲۰۱۴
۵-۱۴۳۵ ھ

ھ : ۳۹ — ۵۰
pm ہفتہ

اتوار pm ۳۰ — ۱۰

مقام مصطفیٰ ۲۱۰

۲۹-۱-۱۰ = ۲۰۰۸-۱-۲۰

خطبہ واللیل اذا یغشیٰ — لشتی پ ۳۰ سورۃ ۹۲ کا نشان — رات کی قسم دن کی قسم
دن اور رات کی ترتیب ہر کسی پہ منحصر ہیں۔ بقا پر اثر انداز ہوتے ہیں — دن اور رات کا تسلسل
جوڑے انسان کی بقا کے لئے ضمانت ہیں — دن اور رات کے اندر اللہ کی دلیل ہیں —
زمانہ میں ہیں کل نہیں تھے۔ کل نہیں ہوں گے — کوئی تو ہے سارے کائنات کو بنانے
والا — حضرت علی کو بستر پر سلا دیا۔ نیند آ گئی — جس طرح قلب محمد بیدار ہے اسی
طرح قلب علی بھی بیدار ہے — جب عام آدمی سوتا ہے تو نفس نور ہے۔ لیکن جب اللہ کا علی
دل سویا تو نفس اللہ کو بیچ دیا۔ نبی پاک نے کہہ دیا۔ قل ان صلاتی — مسلمین — اللہ
کے لئے ہے جو کچھ بھی ہے — پورا محمد اللہ کے لئے ہے — اپنا کوئی کام نہیں ہے — حضرت علی اللہ
کے لئے سوئے مرضات اللہ — آ علی تیرا وجود معتبر ہے۔ تو میری رضا کے لئے ہے —
انسان کے پاس ہاتھ ہیں۔ آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا — ہاتھوں سے دیکھو۔ سونگھ کر تو دیکھنے کا عالم

نہیں ہے ۔ کتاب اللہ نور ۔ اگر نور سے مراد نبی نہیں ہے تو بتاؤ نور کون ہے ــــ
سورۃ نور میں فرمایا اللہ نور ہے ۔ نبی نور ہے قد جاءکم من اللہ نور ۔ سورۃ تحریم میں فرمایا
(۸) یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ ۔ قیامت کے دن ایمان والوں کے ساتھ نور ہوگا ۔
ہر بندہ نبی پر ایمان لاتا ہے ۔ نہ آنکھ لانے والے ۔ ان کے آگے پیچھے نور ہوگا ــ میدان حشر
تو ان کو نور دیا جو ایمان لائے کہ نور ــ سورۃ حدید میں فرمایا ــ قیامت منافق ہم دوڑ کر
کہیں گے ــ تمہارے نور سے ہم بھی تھوڑا سا نور لے لیں ۔ دنیا میں تو کہتے تھے کہ محمد نور نہیں ہے کر
قیامت میں مومنوں سے بھیک مانگیں گے ۔ اللہ نور ۔ نبی نور ۔ کتاب بھی نور ایمان بھی نور ۔
سینہ نور ــ اس نے بھیجا جو نور خود ہے ــ علما ہمارے پھر تھوڑا سا نور ۔ تو ان کو نور سے
لیکن جب مسلمان کے پیکر میں آئے تو پھر تھوڑا ہوگا ۔ مسلمان پر عمل ایک ہے ۔ یہی رد عمل ۔ مسلمان کے
اسلام نور ہے قدم رکھتے جائیں شریعت بنتی جائے ــ سارے دین منسوخ اسلام پر ختم ہو رہے ہیں ــ
طوعاً و کرہاً ــ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ کا مسلمان ہے ــ اطاعت میں ہے ــ کل ہو مسلمان
اللہ کی اطاعت کا نام ہے اسلام ۔ محمد کی اطاعت کا نام ہے تسلیم ۔ انعام میں فرمایا ۔ وان ھذا
صراطی مستقیما ــ یہ دین میرا راستہ ہے ــ سورۃ یوسف میں فرمایا ۔ قل ھذہ سبیلی ــ یہ میرا
راستہ ہے ــ ایک ہی راستہ جب اللہ کا ہے وہی راستہ محمد کا ہے ــ جب اللہ کا راستہ ہوگا
صراط کہلائے گا ۔ محمد کا راستہ ہوگا تو سبیل کہلائے گا ۔ نحل میں ابراہیم کو فرمایا ۔
صراط مستقیم ــ انعام ۔ الی صراط مستقیم ــ سارے نبیوں کو ہدایت صراط مستقیم ۔ آدم سے
لیکر عیسیٰ تک ۔ صراط المستقیم کی طرف ــ ہر نبی یٰسین ــ علی صراط مستقیم ــ صراط پر ہے
سورۃ حشر میں فرمایا جو میرا رسول دے دے لے لو ــ جو منع کرے نہ لینا ــ سورۃ کہف
میں فرمایا ۔ واتبع ــ جس کی زندگی اللہ کی رفاقت میں گزر رہی ہو ــ سورۃ اعراف میں
اعراف ۔ فالذین آمنوا ــ وعزروہ ۔ ان کی عزت کرو ۔ اسلام اپنے آقا کو دکھایا پکار
جس کے ... میں ... نہیں ہوگا ــ سورۃ حجرات میں آواز دی ۔ انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ
ایمان لانے کے بعد شک نہ کریں ــ سورۃ نور میں فرمایا ــ انما المؤمنون الذین ــ
الحمد حصر کرنا جائے ــ انما کلمہ حصر ہے ۔ حصار دائرہ کو کہتے ۔ جو دائرے کے اندر
ہے ــ سورۃ کہف ۔ انما الٰہکم الٰہ واحد ــ تمہارا اللہ ایک ہے ــ انما انا نذیر مبین ۔

دین میں ان کی ذات دیں ۔ اب گھرانے والا حرف محمد کہا ہے ۔ انما یرید اللہ لیذھب ۔ جو چادر کے نیچے
انما المؤمنون الذین یشرون ۔ راکعون ۔ ولی ہے جو ذات وہ معاشرہ سارا ہم اللہ کا ہ
ولایت تمام تر بساط کا ہے ۔ اس کی مرضی منظور کر لی یعنی خرید لی ۔ قدیم کہا میں محبوب
کا سجدہ ۔ اللہ اللہ سجدہ کو راضی کرتا ہے محمد کو ۔ ایک ہے جس نے اللہ کی مرضی خرید لی
میدان کربلا میں ۔

Abbas
۸ — ۴۱ : ۹   ۱۴-۲-۳-۱۰
پیر — AM   ۱۴۳۵-۵-۹

شرفِ انسانیت

۹:۳۰ ۲۰۱۰-۱۲-۱۷
(PM) ۱۴۳۲-۱-۱۰
جمعۃ المبارک ۔

عنداللہ اتقاکم ۔ سورۃ حجرات پ ۲۶ (۱۳) ترجمہ رشد یح ۔ انسان
کی فضیلت الناس اولاد انسان کو کہا جاتا ۔ ھل اتیٰ علی الانسان ۔ پوری انسانیت
کو خطاب ۔ نبیوں کو حرف ندا سے فرمایا ۔ آدم خطاب شخص ۔
بنی قوموں سے خطاب ۔ کتابیں امتوں کو پکاری ۔ قرآن مجید نے پوری انسانیت کو پکارا ۔
کسی خاص کے لئے نہیں ہے پوری انسانیت ۔ اے لوگو یا ایھا الناس اعبدوا ۔ بقرہ ۔
سورۃ نساء میں فرمایا یا ایھا الناس اتقوا ربکم ۔ تقویٰ اختیار کرو ۔ قرآن کا نکتہ ۔
ہم پورے انسانیت ۔ من قتل نفسا ۔ جمیعا ۔ انسان کو زندہ رہنے
کا حق ہم نے دیا ہے کون ہے جو حق چھینے ۔ بغیر اجازت دین نہیں مار سکتے ۔ قل اعوذ برب ۔
شھر الذی انزل فیہ القرآن ۔ ھدی للناس ۔ قرآن ساری کائنات ۔ فاز لہم وضع للناس ۔
رسول ۔ رب رسول نے بھیجا ۔ الناس کی ہدایت ۔ آل عمران ۔ ہم نے فرامین افرشتے
نازل ہے ۔ سورۃ اعراف ۔ الذین ۔ علی المسکر ۔ ساری اچھائیاں جاننا

اسی کو بھیجا

مشیت اللہ کو بیان کرنا ـــــ جب علم انسان نہیں کر سکتا ـ اللہ کیا کر سکتا ہے
شمار دنیح علم ـ وعلم آدم الاسماء ـــــ الرحمٰن علم القرآن ـ شا یوع علم کی اقسام
آدم کو علم دیا ـ سورۂ کہف علمنا من لدنا علما ـ یوسف کو خواب کا علم ـ یوسف
سلیمان ـــــ کتاب کو دیا ـ ایک ایک کو علم دیا ایک ایک چیز ـــــ منزل تحتہ علمک مالم
اب بھی کوشش آئے ـ انا مدینۃ العلم ـــــ دروازہ بلند ہے ـــــ شہر آگاہ ہے دروازہ ـــــ
رسول کے بعد ذمہ داری کو کرنا ہے ـــــ سلونی عما دون العرش ـــــ جا نشین ـــــ
بنی ہاشم بنایا تھا ـــــ آپ نے سے پہلے سلونی تو کہتے ـ سورۂ محمد ۱۶ میں فرمایا ـ
اوتوا العلم ـــــ پوچھتے ہیں کہ رسول نے ابھی فرمایا ہے ـــــ جب زمانہ رسول میں تو اس کا کافی تنہا نشان ع
کی بھی ضرورت ہے ـــــ سب بزرگ یا علی تو کہہ رہے تھے ـ کہ مسئلہ سمجھا دو ـ
اے لوگو وہ شہی قبیلے سے بنایا ـــــ عادت بدلتی ہے فطرت نہیں بدلتی ـ
عبادت معصوم نہیں ہے بنایا معصوم ہیں ـ عبادت شکر ہے ـ تقویٰ کے ساتھ عبادت رب هذا
عبادت کرو ـ عبادت کے بعد خوف ختم ہو جائیں گے ـ تمام انبیاء نے عبادت اللہ کی دعوت دی
اللہ تعالیٰ کی ـ سورۂ نحل ـ ولقد بعثنا ـ مکذبین ـــــ بنی اسرائیل الا تعبدوا الا ایاہ
تمام یہ سب ارکان کے لیے ہیں ـــــ حجرات میں ـ یاایها الذین آمنوا ـ بس لفظ حوا ـــــ
اعمال برباد ہو جائیں گے ـــــ بقرہ میں قدر نعمت ـــــ قبیلہ مرضی کے مطابق ـــــ
نہ شر سے مگر اللہ کا ـ راضی کرتا ہے محمد کو ـــــ کیا اب بھی وہ مسلم سمجھ میں نہیں آتا ـ
اسی لیے وجہ علی عبادت؟ ـــــ ذکر علی ـــــ حب علی عبادت ـ علی جب نکلتے تھے
آدم زبان سے کلمہ طیبہ ـــــ اسی لیے رسول نے فرمایا ـــــ بنی آدم سے کشتی تک
مقصد بعثت لا الہ ـــــ کسی کے گھر دیے سے نکلا ۲ الہ ـــــ
جب اللہ اکبر کہتا ہے ـ فقال انما یہ ـــــ اعمال حسن کی بات کرے ـ قوم سے قبیلے کی تخلیق
نہیں ہے ـــــ گورا نہیں ـــــ کالا ـ گورے شہر ادا ہوا آ جائے ـ اپنے خاندان کا بندہ ہے
جانتے ہیں لوگ کہ جو گورا رسول کو ادا کرے ـ جس کو رسول محمد ہے کہ ہم پر بٹھا دیں ـــــ
اے محبوب تیرا ہیں سجدوں میں نہیں ہے ـ تو ـــــ اللہ کی نگاہ میں ـــــ عزت والا ہے ـ
مرد مومن لمبا ـ شقا برابر نہیں ـــــ اعمال ـ تقویٰ کی علم ـ هل یستوی الذین ـ جاہل آگے ہو

اور عالم پیچھے ہو ۔ اگر یہ صلاحیت نہ ہو تو آدمی بڑا ہے ۔ بُرز دالا ایمان کُلّہٗ ۔ تقویٰ ۔ ان علیاً مقربین
جہاد ہو ہی اللہ کے نزدیک ۔ جس کو اللہ اور رسول دوست رکھتے ہیں ۔ ہر محل میں منافقت ہو سکتی
ہے ۔ میدانِ جنگ میں جائے گا تو منافقت نہیں کر سکتا ۔ مسجدوں کو نمازی ملے ۔ لیکن میدانِ جنگ
کو علی کے بغیر کوئی نہ مل سکتا ۔ میدانِ کربلا میں گئے تو اکیلے نہیں ۔

۸ — ۲۶ — ۱۱
پیر (Am)
۱۰ — ۳ — ۲۰۱۴
۹ — ۵ — ۱۴۳۵

۶ — ۱۲ — ۱۱ ۱۰ — ۰۰

قرآن کے وارث

پیر (PM) منگل ۱۰ — ۱ — ۳۳ pm

۲۰ — ۵۱ — ۱۲ = ۳۵ — ۵ — ۹ = ۲۰۱۴ — ۳ — ۱۰

فتنے نہاں ہیں عقل والوں کے لئے ۔ بالحق ۔ اللہ کے مقصد کی تکمیل کرے اس کو حق کہتے ہیں ۔
ہر چیز کو حق کے ساتھ ۔ بنی اسرائیل میں دیا ۔ ولقد کرمنا بنی آدم ۔ تمام جہاں
والوں کو فضیلت عطا دیا ۔ احسانات عطا کئے ۔ احسانات جتائے ۔
تکبر کے معنی ۔ انسان کے لئے بُرا ہے ۔ اللہ سب کا جبار ہے ۔ اقتدار اور دولت دونوں
سب دیا ہیں ۔ اور وہ ہے جس کو تسمیہ کر دو ۔ وہ کہا ہے نہ کرو تب ہی اللہ ہے ۔ سورۂ روم میں ذکر
فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا ۔ لا تبدیل ۔ زندگی حیات کو دین کی طرف ۔ فطرت پر انسانوں کو پیدا کیا ۔
دین نہیں بدلتا ۔ معاشرہ بدلتا ہے ۔ نہیں ۔ معاشرہ بدل دو ۔
توحید مل ہی نہیں ۔ آج ہمارے کل بنا ہو گا ۔ کافر کہتے ہیں یہ بت وسیلہ ہے ۔ درخت
نے کہا آج خوشی میں رب بول رہا ہوں ۔ سامری نے بچھڑا بنایا ۔ درخت بھی ۔ ہم جاؤ
درخت کی مان لو ۔ بچھڑے کو جلا دو ۔ قیامت تک کا حل دے دیا ۔ جو ادھر سے آئے مان لو
جو انسانوں نے بنایا ہے اسے جلا دو ۔ سورۂ علق میں آ دار کہا ہے دو رکعتیں نہ دیں
سورۂ نحل ۔ شیشہ ۔ شکر دو ۔ ماں نے جنم دیا تو مجھے اچھا رکھ دیا ۔

سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا۔ ان السمع والبصر ـــــ مسئولا۔ قیامت میں سوال کریں گے۔
سورۃ اعراف میں۔ جنہوں نے اپنی ان کی اکثریت کو جہنم میں ڈال دوں گا ـــ جیسے استعمال نہ
کان لیے آنکھ۔ بل ھم اضل۔ غافلون۔ مویشیوں سے بدتر ہے ـــ اگر اللہ کی بارگاہ میں آئے تو
بدتر ہے۔ سورۃ حدید۔ میں فرمایا ہم نے رسول بھیجا ـــ سورۃ بقرہ۔ اما یاتینکم
میری طرف سے ہدایت آتی رہے گی ـــ ہادی نہیں ہدایت بھیجوں گا ـــ تو بتا چلے
یہ ہدایت ہے ـــ جو ہدایت کی اتباع کرے گا وہ کامیاب رہے گا ـــ
قل ان کنتم ـــ ہر نبی کی ہدایت ہے ـــ میرا اتباع کرو۔ محبت اللہ ـــ
فاتبعونی کی ـــ ہم اتباع کریں محمد نہ کریں ـــ سورۃ یونس میں پیا کہ لوگ کہتے
ہیں کہ قرآن بدل دو۔ حضور کو حکم ہے ـــ سورۃ نجم وحی الٰہی کی اتباع کریں ـــ
وما ینطق عن الھوی ـــ کسی نبی کے لیے یہ شایان نہیں کہ قرآن میں سوائے
جنہوں نے فرمایا۔ ملی صواب حتی تنت حوالہ فعل مولاہ ـــ میں چھوڑ کے جا رہا ہوں۔
دو چیزوں کو ـــ انی جاعل فی الارض۔ انی تارک فیکم ـــ یہ توحید و رسالت
وہ اللہ ہیں۔ اللہ تم اور ہم ـــ قرآن لوح ہدایت سے وابستہ رہو ـــ قرآن لوح ہدایت
ایک ساتھ رہیں گے ـــ اگر قرآن ہے تو آل محمد کا کوئی امام موجود ہے یا نہیں ـــ القرآن مع العلم
حضور کی خدمت میں تورات کے ورق لائے گئے ـــ کہ موسیٰ زندہ ہوتے۔
اگر نبی ہوتے اب بھی میں ان باتوں میں حضور ہیں ـــ عشق میں اتباع مجھ میں ہے ـــ سورۃ
یوسف میں۔ قل ھذہ سبیلی ـــ یہ دین بنا کہ محمد جو عمل کرے وہ امت
ـــ سورۃ شعراء میں وانذر عشیرتک الاقربین۔ اپنے کنبے کو جمع دے۔ علی خانہ
کعبہ ـــ حسین کے لیے جملہ ـــ والسلام علی من اتبع الھدیٰ ـــ اسلام
ہوتے۔ نکرہ و معرفہ ـــ ایمان اور عزت کرو ـــ قرآن اب آپ عملی دیکھ رہا ہے جو خطبہ پڑھیں
گے ـــ نوکری کی میری کا کام کرو ـــ قل جاء الحق ـــ فتح مکہ کے بعد پڑھتے جاتے ہیں
شدہ مرد کہ جیوم کھو کہ ـــ توحید کا کام کر رہا ہے میں حق کو اٹھائے ہوئے
بلندی سے اترے۔ اترانے والا ـــ الحق مع العلی ـــ حق کو اور جیسا
پہ جو علی چاہتا ہے ـــ یہ جو علی کے پیچھے ـــ آگے آگے علی پیچھے پیچھے حق ـــ

شام غریباں   طالب جوہری

۲۵ — ۱۱ — ۱۲ = ۱۰ — ۱ — ۳۴ ۰ ۱۰ — ۰۰ (AM)

یاایہاالناس قد جاءکم برہان ـــ نساء ۱۷۴ ۰ اے انسانوں ـــ ترجمہ ـــ
دعوی اور دلیل کا ذکر۔ پوری قرآن میں اس شام سے الگ پوری انسانیت کا دعوی پیغام دیا
قرآن کے علاوہ کسی کتاب نے کہا ہو کہ برہان لاؤ ـــ قرآن دلیل ہے۔ کہ برہان لاؤ گے
سورۃ روم میں فرمایا۔ اپنے نفسوں میں غور کیوں نہیں کرتے ـــ ہم عنقریب دکھائیں گے اپنا چہرہ ـــ
کیف تکفرون باللہ ـــ اللہ کی نشانیاں ہیں ـــ جب نہیں تھے تو آئے کہاں سے ـــ
قرآن کا چیلنج ہے کہ ایک سورۃ بنا کر لاؤ۔ تو قرآن لانے والا بے عیب تو نبی لانے والا بھی بے عیب ہے۔
لعقد لبثت عمر ـــ عمر کی قسم اٹھائی ـــ جیسے قرآن کا برہان۔ نبی بھی بے عیب ہے۔
سورۃ حجر میں لعمرک ـــ عمر کی قسم کھائی اور نے ایک لمحہ کے اندر نبی کی زندگی ـــ
اس چیز کی قسم کھائی جاتی ہے۔ جو بے عیب ہو ـــ جیسے قرآن دلیل ہے۔ اسی طرح محمد رسول اللہ بھی
دلیل ہے ـــ آخری وقت میں وصیت دی کہ کسی کا حق ہے تو لے لو۔ حق دینے والے کا نام ہے محمد۔
کردار رسول ہے بعثت سے پہلے ـــ حضرت نوح کی تبلیغ ۹۵۰ ـــ ۲۳ برس کی مدت میں نبی نے بت توڑ دیئے
جب منہیات فرمائے۔ تو کسی نے اعتراض نہ کیا کہ کیا تمہارے باپ دادا ایسا کرتے تھے؟ ـ
جیسے نبی ویسے باپ دادا تھے ـــ
حضرت عیسی علیہ السلام کہتے ہیں وہ کہتے ہیں زندہ ہیں ـــ نبی فرماتے ہیں جو ایک
طاہر طاہر کو پیش کر دو ـــ ماں کو مانتا ہے باپ کا چہرہ نہیں دیکھا۔
علی منبر پر مثل کعبہ کی مثل ہے ـــ کعبہ سر کا قبلہ ہے علی دل کا قبلہ ہے ـــ
قرآن کو دیکھنا۔ کعبہ کو ـــ عالم کو دیکھنا۔ والد ـــ میں اور علی اس امت کے باپ ہیں ـــ
حسین کا آخری سجدہ برہان ہے ـــ میدان کربلا کا ذکر

(P.M.)

۲ — ۳۴ — ۰۰

Abbas

۱۰ — ۳ — ۲۰۱۴
۹ — ۵ — ۱۴۳۵

دبیر

عظمتِ بتولؑ — سید نسیم عباس عرف جھنگ

درود پاک پڑھنے سے دل کی منافقت دور ہوتی ہے۔ انا اعطینٰک الکوثر۔ شانِ رسول۔
اللہ کا محبوب ہے۔ ہم جیسا بن گیا۔ ہمیں آج تک دھوکہ ہے کہ وہ ہم جیسا تھا۔
اللہ چاہتا تھا کہ میرا حبیب کچھ مانگے۔ اللہ نبی پاک نے نہ مانگا۔ بغیر مانگے۔
موسیٰ علیہ السلام۔ لن ترانی۔ عیسیٰ نے مانگا۔ چوتھے آسمان کا۔ سلیمان نے مانگا۔ انگوٹھی کا۔
انگوٹھی۔ انگوٹھیاں زکوٰۃ میں دے دیا کر ولایت تقسیم کرتا اللہ پاک ہے
بغیر مانگے۔ نہ مانگا۔ جس سے دیا وہ بلا لیا۔ اللہ نے دنیا میں دے دیا۔ تو راضی ہو جا
مثال۔ جیسے ایک آدمی کہتا ہے بیٹا پاس ہو گیا ہے۔ نوکری دلوا دیں۔ نوکری سے ساری
دنیا کی فکر کی۔ جہنم میں جل جاؤ گے۔ ہر جہنم میں جل کے بھی راضی نہیں ہوتا۔
انسان دیسے ہی ہو جیا۔ آدمی کی حرص کبھی ختم ہوتی ہے۔ تھوڑا پایا۔ انسان کا دہانہ [illegible]
میں۔ جمع اللہ پیالے میں ہے۔ اگر سمندر بھی رکھ دو تو نہ بھرے گا۔
راضی ہوتا ہے تو انسان اپنے طرف سے بدلتا ہے۔ سرکار دو عالم کب راضی ہو جائے۔
ایک دن راضی ہو گئے لئے۔ سب دیکھ رہے ہیں۔ انبیاء فرشتے۔ حور ملک۔ اللہ نے
فرمایا انا اعطینک الکوثر۔ کوثر۔ صحابہ نے پوچھا کوثر کیا ہے۔
مجھے فاطمہ کو کوثر عطا فرمایا ہے۔ فاطمہ کے فضائل۔ یہ ذات میں بتول ہے یہ بات میں رسول کی
ہمیں کافی ہے۔ آج تک ہم نے کسی کو [illegible] نہیں کیا۔ اس لئے کہ ہمیں گھر میں کچھ [illegible] نہیں ہے
ہم پر الزام ہے کہ فلاں کو نہیں مانتے۔ میری جان قربان ہے ان پر۔ جتنا قریب ہوتا
ہے۔ اتنا ہی احترام والا ہوتا ہے۔ عالم بنتے ہیں لیکن عالم ایک۔ کبیر سے اکبر۔ صغیر سے
اصغر۔ اسم تفضیل۔ قربیٰ سے مراد حضور کی اولاد۔ [illegible] کو لینے کے
لئے [illegible] لیکن سیدہ کا نور لینے کے لئے آنا پڑے گا۔ نبی [illegible] گھر میں جاتا ہے تو جوتیوں کو
اتار کے [illegible] جوتیوں سمیت۔ عرش ہو گئے تو اللہ کے گھر گئے [illegible] گھر۔ نورِ فاطمہ
نور یک [illegible] کے دو ذریعے۔ شادی کے رشتے گئے۔ فاطمہ کی شادی کا [illegible] اختیار نہیں
ہے۔ ہر چیز کا اختیار ہوتا۔ اللہ کا اختیار ہے۔ کہ ہمیں تو حلال بتاتا ہے۔ لیکن [illegible] محرم بنا کے
ہے۔ سیدہ کا نکاح عرش پہ ہوا۔ اس لئے کہ نکاح پڑھا جاتا لڑکی کے گھر۔ سیدہ کا در اور وہ
بیٹی نہ کہا جائے؟ نہیں چلے گا [illegible] ہر خاتون کا نکاح اور سیدہ کا نکاح اور خاص ہے

عام نسل سے جو کائنات میں بکھرے ہوئے ہیں۔ خاص نسل سے لوگ ہیں جن پر کائنات کا دارومدار ہے۔
بیٹی کو قدم بہ قدم پر یاد آ گی۔ لیکن جب رسول نے طلاق پایا — بیٹی کو وہ محبت دی کہ ماں یاد نہ آئی —
الفاطمہ اُمِ ابیہا — یہ اپنے باپ کی ماں ہے — کون ہے جو ازواجِ رسول کا احترام نہ کرتا ہو — لڑکا
نعمت ہے۔ لڑکی رحمت ہے۔ بیٹی کا رشتہ نہ چاہنا ہی رحمت — جو بیٹا کے لیے رحمت ہے معاذاللہ؟
حضرت خدیجۃ الکبریٰ — ماشیوں میں جن کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی — دل برداشتہ نہ ہوا۔ تمام
امت کی والدہ ہیں — جب فاقے ہوتے تو عورتیں بھی بیٹھ ہوگئیں — پر کسی [illegible] سجا کر کیا
شادی کی دعوت دے کر آئی — یہ کون ہے جس کے ۹۰ اونٹ تجارت کے لیے جاتے — اپنے آپ کو
دیکھا۔ کپڑوں کو دیکھا۔ زیوروں کو دیکھا — شادی میں دینا — زیور اللہ کی بعد عورت
کا کام۔ مثال۔ جب بھی تھی تو گیا۔ جب بوڑھی ہوگئی تو زیور مسخر کا ایک ذریعہ بنا —
مختلف علاقوں میں عورت کا زیور الگ ہے — انگوٹھی ایک عام ہے ایک خاص ہیرے والی —
صندر کی بیٹی کا رشتہ ہے۔ مریم۔ جس کا کشف ہوا۔ خزانے — انبیاء تولیف کریں — اس کا فضائل
جیسے تو قرآن بن جائے — جس کا سرتاج اس کا کلی نشان — اس کا زیور قرآن کی
آیات — عبادت شغل عبادت تھی — فاطمہ کی دعا کہ یا اللہ میرا بابا کی ہوتا تو
خدمت کرتی آواز آئی کہ یہ خدمت تیری بیٹی سے لوں گا۔ دنیا کی عورتیں جانیں گی کہ صحابی کی
خدمت کیسے کی جاتی ہے —

بروز منگل

۱۱ — ۳ — ۲۰۱۴
۹ — ۵ — ۱۴۳۵

۹ — ۲۸ — ۰۰
am

-o-

حضرت ابو طالب ؑ

ابو طالب نے نکاح پڑھا ۔ مولوی صاحب جب پوچھتے ہیں تو دولہا بتاتا ہے کہ کلمہ طیبہ ۔
ابو طالب کلمہ پڑھانے والے ہیں ہم سننے والے ہیں ۔ محبت رسول کی ابو طالب نے ۔ قرآن پڑھا
یا مرتضیٰ نے لفظ کنبہ کٹ گیا آل محمد کا کربلا میں ۔ محافظ ہو گئے ۔ علی محافظ حسنین ۔
آل عمران علی العالمین ۔ قرآن میں آل عمران کا ذکر ۔ اور ابراہیم کی آل کا ذکر ۔ نہ آدم
نہ ابراہیم ۔ کی آل پر شک ہے ۔ آل عمران ۔ حضرت موسیٰ کے والد عمران ۔ عیسیٰ کے نانا کا نام
عمران ۔ ابو طالب کا نام عمران ۔ پر کوئی دیکھتا ہے ۔ ابو طالب نام نہیں ۔ شرفا کی عادت
تکریم خواہش اپنے شوہروں کا نام نہیں بیٹے سے نسبت ۔ نام کو چھپا دیا گیا ۔ کنیت نام کی
جگہ آگئی ۔ یہ پتا نہ چل سکے کہ کس کی فضیلت چل پڑی ہے ۔ سوال یہ ہے کہ آل عمران
کون ہے ۔ موسیٰ کے والد مریم کے والد مراد ہیں ۔ آل ابراہیم اور آل عمران کو چنا ۔ موسیٰ پر
آل ختم ۔ عیسیٰ کی نسل نہیں ۔ جن کی آل قیامت تک قائم رہیں ۔
عمران کے ایمان پر بحث کرنا سے قبول ہے بدحواسی کے سوا کچھ نہیں ۔ مولوی صاحبان نے نبی کا
والدین کو نہیں چھوڑا ۔ اچھے بھلے مسلمان کو کافر بنا کر یہ کوئی نئی شے نہیں ہے ۔
کفر کی مشین جن کو سوتا ہے ویسے لگاتے ۔ ہم سب کو کافر نہیں بناتے ۔ ہم ایمان تقسیم
کرتے ہیں ۔ عورتیں مٹی کے برتن چاٹی دھو دیتی ہے ٹوٹا ہوا کوئی نہیں ۔ دودھ والا برتن
دودھ والا کو نور ہوتا ہے اس لیے صاف ۔ ایک دہاڑی کی عورت دودھ رکھ دیا ۔ اسی طرح
سے بھی بڑا سمجھا کہ ویسے ہی محبوب کو بھیج دیا ۔ اسلام پیغمبر اسلام سے شروع
نہیں ۔ الدین عند اللہ الاسلام ۔ پرکھی جس تھوم رب دیکھا ۔ رب ہے تو نور ایمان
نکل نہیں ہوتا ۔ حضور کے دادا نے بار بار ۔ دادا نے نام رکھا ۔ نام رکھتا ہے
جسے کافر کہتے ہیں ۔ اگر مسلمان ہے تو مسلمانوں والا نام ۔ چھپاں خیال کر لیا ۔
جبرئیل آئے تو پہلے نام بدلا دو ۔ اللہ سے پیکر ملا رہا ہے نبی پاک کا نام محمد ہے ۔
یہ دلیل ہے مسلمان ہونے کی ۔ نام بنا دیا رکھا ۔ دیکھیں چار چار پھر کسی
نام آتی ہے ۔ یہ ہے بعثت کا ۔ عبد المطلب کا انتقال ہوا ۔ ابو طالب نے پالا رکھی ۔
مرنے والا باپ کہتا ہے کو دیا ۔ جس نے ابو طالب کے ہاتھ میں محبوب کو جانے کیوں دیا ۔
ابو طالب کی خدمات ۔ اعتراض کرتے ہیں کہ جو فقط ہوا اور مومن ہونا اور تھا ۔

مثال۔ ایک آدمی کو ٹوپی دینا۔ کہ جان نہ سکا۔ کہ اس کو کیا ہے جس نے بغیر پوچھے جناب عمرؓ کو البلد
کو دے دیا — مسجد نبوی کی توسیع کے حوالے عبداللہ کی جگہ — کفن تک میلا نہ تھا —

10 — 15 —

(AM) بروز منگل

2-14

11 — 3 — 14 25

9 — 5

۲۵-۳-۰۲

سید نسیم عباس (مقام انسان) شب عاشور

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم — جنت سے خارج ہوئے ہیں ہم انسان کے آگے جھکا دیں
شیطان سے پوچھا کیوں نہیں جھکتا — شیطان کا جواب — اللہ نے جواب دیا کہ ملائکہ
ہم نے کہ جس کو میں چاہوں اس کو سجدہ کرو — انسان نے زمین آسمان تک رسائی حاصل کیا۔
پتہ نہیں کیا کچھ کر سکتا — ذرا سی طاقت انسان کے پاس ہے۔ زمین و آسمان پر قبضہ ہے
فرشتے دیکھ رہے ہیں کہ جنت سے نکالا ہوا پھر واپس آ رہا ہے — ہر شے بنا اس کے لئے — پھر بھی اس
کو سکون نہیں ہے۔ مرد کے اندر سوال کا طریقہ نہ رہا — عورتوں میں بال بچوں کا سلیقہ نہ رہا۔
یہ انسان چند ہڈیوں کا مجموعہ ہے — خدا پر یونانی نے پہ عناصر کا مجموعہ ہے — آگ، پانی، ہوا، مٹی۔
جن کا مزاج الگ — جب تک جوڑ میں صلح رہتی ہے زندہ رہتا ہے — اسی طرح انسانیت کے چار
عناصر ہیں — حکمت — رفعت — شجاعت — عدالت — یہ چار ملیں تو انسانیت تیار ہوتی ہے
پوری کائنات کے اللہ تلاش کی — کہ خدا انہوں نے کا شیعہ وہ ایک ہستی تلاش کی — نہ سکول نہ استاد
زمین پر پایا گیا — جیل ابو قبیس پہ کھڑے ہو کر تمام کفار کو تبلیغ فرما رہے تھے — اور ایک
طرف سے دوسری طرف عوام — کفار نے پوچھا کہ سرکار جب — دیکھو نبی انبیاء نے کہا کہ ہم میں
پوچھا گیا تو انبیاء کہ — سہ پہر کو بنو ہاشم سردار اٹھا ہے — چہرہ مبارک اٹھایا — سورج زرد پڑ گیا —
نور تھا — عمر بھی مسلم اعلم تھا — ہم کو دلیل بنایا — پوری زندگی کا کر دار سرکار نے رکھ
رکھ دیا۔ چاند و سورج — شہر میں کہیں کھو دیا — سب تو عربی نہ ہو سکے —

جب مبارک نے بات کی تو کوئی جاہل نہ تھا ۔ امنت کی جگہ دیکھ کر بتائے ۔ تبھی پرندوں کو اڑتا ہوا دیکھا
کہ وہ چار پانچ سو پا آسمان میں ہیں ۔ اور پنجرے کا کمال ہے کہ ابوجہل میں ڈلوایا ۔ حکمت سے نوازا ۔
کہ پتھر میں کلمہ پڑھیں ۔ پر لفافے دیکھا کہ ذہن میں نزول نکلا ۔ جادوگر کہا ۔ درخت کو بلانا ۔
یا ایتہا الشجرۃ انا کتم من المومنین ۔ تنزل ہوئے ۔ انہ لساحر ہاشمی ۔ گوہ کو بلانا ۔
چیخنا ۔ اور ہنستے ۔ بڑا جادوگر دیکھے ۔ آسمانوں سے چاند کو بلاؤ؟ ۔ حکمت کی تعریف جس کے
افعال کو دیکھ کر خدائی کا شبہ ہونے لگے ۔ کفار نے کہا ۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ۔ قل انما انا
بشر مثلکم ۔ یہ اعلان توحید بچانے کے لیے کیا گیا تھا ۔ در اصل یہ بشریت اور وحدت کا
اعلان ۔ سرکار پرستی کو خدائی کا دعویٰ نہ دیا ۔ شجاعت ۔ اپنے بکھرے ہوئے جذبات پر قابو ہونا
دیکھ مشکل میں ایک طلیعہ ہیں ۔ دشمن گرا ہوا ہے ۔ چھوڑ کر الگ ہو جانا شجاعت ہے ۔ شبل و غارت
اسد ہر کے میرا علی نے کبھی جنگ نہیں کی ۔ بلکہ جنگ کے خلاف جنگ کی ۔ جب انسان دہشت اور وحشت پہ
آتا ہے تو نیچے اتر جاتا ہے ۔ شیر ہے مگر شیروں کے لیے ۔ سانپ زہریلا ہے ۔ بندر مکار ہے ۔ انسان
سب کا ہو چکا ہے ۔ بندوں نے دیکھا جب انسان کا حال دیکھا ۔ کہ شکر ادا کیا ۔ تو انسان بنا
بنایا ۔ انسان کو مار کر شیر گور کر دیتا ہے ایسا ہے میں انسان ہوا ۔ عراق کا حجاج ہے یا نیزہ بردار کا
ہر شجاعت کے پیکر نہ تھے ۔ درندگی کے پیکر ہیں ۔ بکھرے ہوئے جذبات پر قابو پایا ۔
ساتھ حرم کو دیکھا ۔ مصر والوں نے مہمانوں کا پانی بند کر دیا ۔ شب عاشور آ گئی ۔ اپنا جیسے
جنگ کر لی ۔ نہیں ۔ اپنے بچے بھی جانتا دشمن کو سوچنے کا آخری موقع دیا تھا ۔ کر رہے ہیں وہ شب
نیچے سے اٹھا دس میں محرم کا ۔ حر کو پانی پلا دیا ۔ یہ ہے شجاعت ۔ تنہا
پانی حسین نے خرچ کیا دشمن پر ۔ یہ پانی ملا المنقر ۔ حر آیا ہے ۔ یہ وہ گنہگار رحمت
العالمین ۔ عبائی حسین نے مجھے معاف کر دیا ۔

[signature]

٢٠١٤ - ٣ - ١١   ١١ - ٤٣ AM
١٤٣٥ - ٥ - ١١   منگل
٩ -

سید نسیم عباس ۰۳-۳-۱۳ امتحان گاہ دنیا

تبارک الذی بیدہ الملک ـــــ مکمل سورۂ ملک ۔ ترجمہ اور تشریح ۔ جس کے قبضہ میں قدرت
اقتدار سلطنت ہے ۔ آزمائش عمل کا اعتبار ہے ۔ موت انجام ۔ انسان کی پیدائش
آغاز ہے اسی لئے کہا گیا ۔ درمیان کا زندگی ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف ـــ حالانکہ اللہ تعالیٰ
اللہ جانتا ہے پھر کیوں امتحان لیتا ہے ۔ اس لئے کہ دوسروں کو دکھانے کے لئے ۔ دو قسم کے انسان ناقص کامل
ہر ناقص ہیں انبیاء ۔ کامل ۔ دنیا اور اولیاء کا امتحان کیوں لیا ہے کہ مقاصد الگ الگ ہیں ـــ
ناقصوں کا نقص کا احساس ـــ کامل کا کمال سے متعارف کرایا جائے ۔ سب انسان ہی یکساں در
دیکھ سکتے ۔ شجاعت کے ساتھ درجہ کے فقط کمال ہے ـــ جنگ احد میں سرکار کی تلوار چل ۔
وہ نہیں رہے تو ساتھ رہنے کا کیا حق ہے ۔ یہ دنیا کمرہ امتحان ہے ۔ مستقل گھر نہیں ہے کہ
علو اور دنو ۔ اعلیٰ ادنیٰ ۔ علیا ۔ دنیا ۔ ذلیل عورت کو کہتے ہیں دنیا ۔ دنیا سے
واسطے پڑ جائے تو کشش بڑا امتحان ہے ـــ لفظ طلاق کا اطلاق عورت پر ہوتا ہے کہ علی نے کہا
اے دنیا مجھے تین طلاقیں دنیا ـــ مجھے چکر دینے آتی ہے ـــ حضرت علی دنیا کو تلوار کے ذریعے حاصل کر سکتا
نہ کیا ۔ جو تین طلاقیں دے دے ۔ پھر کبھی اس کے پیچھے نہیں جاتا ـــ دنیا سے الگ رہنے والا مرتاض
دیکھ عالم کے فلسفہ کو سمجھنے کے لئے بڑا علم کا ضرورت ہے ۔ جو مدینۃ العلم کے دروازے کی بات ہو تو پھر
مادہ اور حقیقت کی تشریح ۔ دیوار ۔ محسوس ۔ نہ سننے میں آئے نہ دیکھنے میں آئے ـــ
قبر کو سلام کرنا ۔ وہ سنتا ہے جواب دیتا ہے ۔ ہمیں نہیں سنتے ۔ تو سونے والا کون ہے اور
جاگنے والا کون ہے ـــ انک میت وانہم میتون ـــ کہا آپ مردہ ہیں تو جبرائیل کس سے
بات کرتا ہے ۔ نبی وہ ہے جو زندہ رہ کر میت کو دیکھے ۔ اس کو رسول کہتے ہیں ۔
جس کو لب جو بہا دیں ـــ امام حسن تقریر کر رہے ۔ ایک آدمی ابو جہل کا ۔ مسجد میں آیا
کہ بلایا نبی کے خلاف لفظ استعمال کرتا ہوا ۔ ایہا الکلاب ۔ کتے ۔ صحابہ نے دیکھا کہ نقل
رہا ہے ۔ زبان پر اثر تھا کہ کتے بھونکے ـــ کتے کے سانچے میں ڈھال دیا ـــ امام حسن کی نگاہ
وہ نگاہ جو صحابیوں کو دکھا ـــ حقیقت واضح کر دی ـــ میدان جنگ میں ایک آدمی نے کہا آ
جو میرا مقابلہ میں آئے ۔ تو سر کو رکھ دیا ـــ اسلام ہے جو کتے کی بھوک کو ... کر ۔
جبرئیل نے ... امتحان لیا ۔ جبر اور شکر کا امتحان بڑا ہے جبر کا امتحان لیا ... شکر کا
امتحان لیتی ہیں ذکر ۔ اور کہے کہ ہوئے ہیں امتحان ـــ غریب دربدر ہے امیر دربار

اگر یہ سیر جائے تو ۔ کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ چاہے تو امتحان لیتا ۔ کیا جب ان کے بچے امتحان دینے کو ماں باپ ناراض ہے ۔ عام حالات میں کتاب دیکھیں ۔ استاد سے پوچھیں ۔ کمرہ امتحان میں یہ چیز عیب بن جائے گی ۔ عام حالات کے تقاضے اور ہیں ۔ امتحانات کے تقاضے اور ہیں ۔ بچے امتحان دے رہے کیا ماں باپ دادا دادی کو آواز دے سکتا ہے ۔ کیا وہ مدد کرتے ہیں ۔ نہ بچے کی کتاب نہ ماں باپ کی شان ۔ لوگ کہتے ہیں میدانِ کربلا میں امام حسین نے اللہ رسول علی کو نہ بلایا ۔ کونسا باپ ہے جس کا امتحان کربلا ۔ اور ہم [illegible] ذکر کیا ۔

(signature)

۱۲ — ۵۹ — ۳۹ pm

۱۱ — ۳ — ۲۰۱۴

۹ — ۵ — ۱۴۳۵

(منگل)

شانِ رحمت ۴

۳ — ۳ — ۰۴

۹ — ۱ — ۲۵

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین ۔ ایک مردِ مومن کا نقطۂ نظر ہے حضور کی ذات پاک [illegible] ہے حسن سے مرقع ہیں ۔ [illegible] جیسے خود [illegible] حضور کی ذات ۔ [illegible] اس کو حضور کے صدقے میں [illegible] ۔ تو [illegible] محمد علی نہ ہوتا ۔ کتاب قرآن [illegible] اہل جنت ۔ آخری منزل [illegible] ۔ اللہ [illegible] حضور کو اللہ [illegible] رحمۃ للعالمین کے لئے رحمت [illegible] ذوالجلال ۔ صفت [illegible] ہے موصوف [illegible] اس صفت کی رحمت [illegible] ذات ۔ [illegible] صفت کو [illegible] ۔ [illegible] ذات سے جدا کرتا [illegible] اللہ سورج زمین [illegible] ایک کوئی چیز [illegible] توحید کی محفل میں [illegible] ۔ [illegible] خالق [illegible] ایک [illegible] مثال [illegible] ۔ [illegible] سورج [illegible] ۔ آگے [illegible] قدم کی [illegible]

صحابہ کرام کے اوصاف جن کے تمام صفات کے ساتھ یہ بھی نہ پڑھے — ہمارا اسم گرامی ہر ایک پر لکھا تو نام
ہونے لگا — نام آشنا طلبہ یہ خوشنام نکلنا۔ وہ رحمۃ للعالمین کے لیے رحمت قریب بیمار رحمت ہوگا —
ارسال کا معنا ہر جگہ میں۔ قربت اور دوری کا مفہوم — ولایت۔ رسالت — لازم و ملزوم ہیں۔
باقی نبیوں اسی یا ہی ہر رسالت ختم اللہ الذین — رکھوں — پہلے قریب کرتا ہے پھر رسالت دیتا ہے
اللہ جو قریب ہے۔ جو ہر وقت ہے اس سے قریب ہونے کا کیا مطلب ہے۔ پھر قریب کرنے کا کیا
مطلب ہے — قربۃ الی اللہ — ہر کام کرتا؟ کیا اس سے پہلے حمد ہے — اللہ کی توفیق ہو تو ہو سکتی ہے۔

خطبہ — ایک مومن کے عشق کا اگر کوئی نقطہ مرکز ہے تو وہ صرف اور صرف حضور کی ذات ہے۔ اس لیے
کہ عشق ہوتا ہے ہمیشہ حسن سے اور حسن کی اگر جامع مانع تعریف ہے۔ تو صرف ایک ہی ہے۔ کہ حسن
کہتے ہیں بے عیب کو۔ وہ جس کے نزدیک جتنا بے عیب ہوگا۔ اتنا ہی حسین ہوگا۔ اور ہمارے عشق کا
نقطہ مرکز وہ ہستی ہے کہ جسے خود باری کہہ رہا ہے کہ کہ بے عیب ہے۔ ہمارا کوئی تعلق ہے کسی سے
تو حضور کی نسبت ہے۔ حضور کی ذات ہے۔ اس ملک پر ہماری جان اس لیے قربان ہے کہ حضور کے
صدقے میں بنا — اور اگر یہ حضور کے صدقے میں نہ بنا ہوتا تو بانی محمد علی نہ ہوتا۔
ملت مسلمہ ہماری جان ہے۔ ہر مسلم ہمارا بھائی ہے۔ صرف اس لیے کہ حضور کی امت ہے۔
نسبت حضور سے ہے۔ قرآن مجید کو الہامی کتاب اس لیے مانتے ہیں۔ کہ حضور پر نازل ہونے والا کلام ہے
صحابہ کرام کے لیے دیدہ دل اس لیے فرش راہ کرتے ہیں کہ یہ حضور کے اصحاب ہیں۔ اہل بیت سے کے
لیے مودت رکھتے ہیں۔ کہ حضور کی اہل بیت ہے۔ اور اس سے آگے کی کوئی منزل نہیں ہو سکتی۔ کہ
ہم اللہ کو اس لیے اللہ مانتے ہیں۔ کہ حضور کا اللہ ہے — وہی ارشاد فرما رہا ہے وما ارسلنک الا
اے ہمارے حبیب ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر عالمین کے لیے رحمت بنا کر۔ ارسال کے معنی بھیج دینا۔
اور اس کلام بلاغت نظام میں لطافت یہ ہے۔ ارشاد فرما رہا ہے وما ارسلنک — ہم نے نہیں بھیجا۔
ہم نے نہیں کیا آپ کا ارسال۔ مگر عالمین کے لیے رحمت بنا کر۔ نزاکت مفہوم یہ ہے۔ کہ ذات
کو رحمت نہیں کہہ رہا۔ ارسال کو رحمت کہہ رہا ہے۔ ارسال کے معنی ہوتے بھیج دینا۔ بھیج دینا
یہ صفت ہے۔ صفت محتاج ہوتی ہے موصوف کی۔ حال محتاج ہوتا ہے ذوالحال کا۔ آنا
جانا کسی کی ذات سے وابستہ ہے۔ ذات ہوگی تو آنے جانے کی صفت ہوگی۔ اور ذات ہی نہیں

ہے تو صفت کہاں سے ہو گی۔ صفت محتاج ذات ہے۔ کیا بلاغت ہے کلام الٰہی میں۔ کہ
میرے حبیب تیری ذات تو بہت بلند ہے۔ لیکن تیری ذات کی صفت ہے ارسال میں نے
اس صفت کو رحمت بنا دیا۔ جس کی صفت رحمت ہے۔ اس کی ذات کتنی بلند ہو گی۔ لفظ
ارسال کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ لفظ ارسال ذرا جدائی کو چاہتا ہے۔ لفظ ارسال ذرا فاصلے
کو چاہتا ہے۔ روز مرہ کے استعمالات میں آپ ملاحظہ فرماتے رہیے۔ آپ نے خط ارسال کیا۔
خط کو لکھ کر جیب میں رکھ لیں۔ ارسال ہو جائے گا۔ جب تک لکھ کر لیٹر بکس میں ڈال کر اپنی
ذات سے جدا کر کے دور نہیں بھیجیں گے۔ کیا بلاغت ہے کلام الٰہی میں کہ اے میرے حبیب
میں نے آپ کو خلق کیا۔ تو اس وقت کا نقشہ میں کچھ یوں تو نہ تھا۔ عدم کی ظلمت فضا کے ایوانوں
کو گھیرے ہوئے تھی۔ سمت اپنے وجود کیلئے مشرق مغرب جنوب و شمال کے محتاج تھی۔ پہاڑوں کی
بلندی فوقیت کی گویا تھی۔ اور کار دریا پستی کو چاہتے تھے۔ زمین بسنے کے لئے پانی کی روانی تلاش
کر رہی تھی۔ اور آسمان بلند ہونے کے لئے سورۃ دخان کی تلاوت کر رہا تھا۔ آگ نیستی کی گھٹن میں
جلی جاتی تھی۔ اور یہ خاک ناپید ہونے کے سبب مٹی میں ملی جاتی تھی۔ نہ گل تھا نہ بوٹا تھا
نہ سورج تھا نہ چمک تھی۔ نہ چاند تھا نہ دمک تھی۔ نہ ستارے تھے نہ جھلک تھی۔ نہ ڈالیاں تھیں نہ لچک تھی
نہ بلبل تھا نہ چہک تھی۔ نہ کلی تھی نہ مہک تھی۔ نہ غنچے تھے نہ کھٹک تھی۔ نہ خار تھا نہ کھٹک تھی۔
بس ایک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ محفل وحدت میں ایک شمع جل رہی تھی۔ اور عیاں ہونے کے لئے کوئی
پروانہ موجود نہ تھا۔ عدم کی ظلمت چاک کر کے۔ گلزار جہاں کو سجانے کے لئے۔ اول مخلوق کو بنانا
شروع کیا۔ ایک تھا وہ خالق بنانے والا۔ ایک تھا مخلوق میں وہ نور محمدی بننے والا۔
ایک لامکان بنا رہا تھا۔ ایک لامکان بن رہا تھا۔ ایک لازمان بنا رہا تھا۔ ایک لازمان بن رہا تھا۔
ایک بے مثال بنا رہا تھا۔ ایک بے مثال بن رہا تھا۔ اور اتنا بے مثال بنایا۔ کہ سایہ بھی ختم کر دیا۔
تاکہ ان کا اپنا سایہ ان کی مثل نہ ہو جائے۔ سایہ ختم کر دیا۔ تاکہ ان کا اپنا سایہ اپنے جیسا
نہ ہو جائے۔ یہ سمجھانے کے لئے۔ کہ جب اول مخلوق کا اپنا سایہ اس جیسا نہیں ہو سکتا۔ تو ہم جیسا
سایہ کب اس جیسا ہو سکتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین۔ متعدد بار بحثیں ہوئیں۔ کہ حضور کا سایہ کیوں نہیں۔ تو
متعدد دلائل دیے گئے۔ اور سب سے خوبصورت دلیل۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دی۔ ارشاد فرمایا کہ

کہ اگر حضور کا سایہ ہوتا۔ اور فرض کریں سورج نکلا ہے ادھر۔ اور حضور جا رہے ادھر۔ تو سایہ چلتا آگے۔ اور اللہ کا حکم یہ ہے لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ۔ خبردار اللہ اور اس کے رسول سے آگے رہنے کی کوئی کوشش نہ کرنا۔ اللہ کو یہ بھی گوارہ نہ ہوا۔ کہ حضور کا اپنا سایہ حضور کے آگے ہو۔ اور اگر سورج یہاں ادھر ہے اور حضور یہاں ادھر جا رہے ہیں۔ تو سایہ ہوتا پیچھے۔ پیچھے ہم سب آ رہے ہیں۔ ہم حضور کے صدقے میں بہت کچھ ہو سکتے ہیں۔ لیکن اسلام لانے سے پہلے کلمہ پڑھنے سے پہلے ہم سب خطا کار تھے۔ ہم خطا کاروں کے قدم سایہ پر پڑتے۔ کیونکہ پرچھائیں کا سایہ اس کی شبیہ ہوتا ہے۔ گنہگاروں کے قدم پڑتے ہی شبیہ رسول کی توہین ہو جاتی۔ اللہ نے سایہ ہی ختم کر دیا۔ تاکہ نہ سایہ آگے چلے۔ نہ پیچھے رہے تاکہ کسی کے قدم سایہ پر نہ آ جائیں۔ ہماری تقدیریں قربان ہو جائیں۔ اس گفتگو پر۔ کہ صحابی جلیل القدر۔ مگر سایہ پر قدم نہیں آیا۔ اب خدا جانے کتنے عظمت والے وہ قدم۔ جب اول نور اول وجود اول کو خلق فرمایا۔ اور جب خلق فرما دیا۔ تو ارشاد ہوا کہ ہمارے حبیب۔ آپ ہماری بارگاہ میں رہیے۔ اللہ کا حبیب مسند توحید کا حاشیہ بنا۔ وحدت کے پھول کی خوشبو بنا۔ پھر ساری کائنات کو اس کے صدقے میں خلق کیا۔ اسی لئے ارشاد ہوا۔

کُتِبَ عَلَی الْاِسْمِ الْاَسْمٰی عَلَی الْعَرْشِ فَاسْتَقَرَّ وَعَلَی السَّمٰوٰتِ فَقَامَتْ وَعَلَی الْاَرْضِ

ہمارا اسم گرامی عرش پر لکھا گیا تو ٹھہرا۔ عرش پر لکھا گیا تو رکا۔ ہوا پر لکھا تو چلنے لگی۔ آگ پر لکھا تو جلنے لگی۔ صبح پر لکھا تو چلنے لگی۔ یہ تاثیر اسم ثانی کی ہے تو اسم فیض کریں کیا ہو گا۔ اور جب بشکل ہدایت اپنی ذات سے جدا کر کے خلق میں دور بھیجا تو یہ دوری عالمین کے لئے رحمت بن گئی تو جس کی دوری رحمت ہے اس کا قرب کتنا بلند ہو گا۔

ایک اور گوشے کی طرف توجہ چاہتا ہوں۔ آپ کسی کو دور کر نہیں سکتے۔ جب تک پہلے قریب نہ ہوں۔ بھئی اگر کسی کو بلانے کے لئے آدمی بھیجیں گے۔ تو دور سے نہیں بھیج دیں گے پہلے قریب بلائیں گے۔ پھر بھیجیں گے۔ پہلے کسی کو قریب کریں گے۔ پھر دور ——— یہ ہے کمال مرتبہ کا۔ ارسال ایک ہے۔ مگر اس میں دو معنی پوشیدہ ہیں۔ قریب رکھنا اور دور بھیجنا۔ اب ہم خود فیصلہ کریں۔ کہ پہلے قربت ہو گی یا دوری۔ اب میں لفظ بدل دیتا ہوں۔ قریب رہنے کو ہم کہتے ہیں ولایت۔ دور بھیجنے کو کہتے ہیں رسالت۔ اور پہلے کسی کو ولی بنایا جاتا ہے۔ پھر رسول بنا کر بھیجا جاتا ہے۔ اور یہ ہمارے رد عمل لازم و ملزوم ہے۔ جتنی قربت زیادہ ہو گی اتنی ولایت زیادہ ہو گی

اتنی ہی رسالت بڑھتی ہوگی۔ اور اگر قربت کی وہ منزل آجائے۔ کہ اس کے آگے کوئی مقام قربت باقی
نہ رہے۔ تو پھر ایسی حقیقت رسالت ختم ہو گئی۔ اسی لئے ارشاد فرمایا۔ انما ولیکم
اللہ ولی۔ رسول ولی۔ پھر وہ ولی ہیں۔ جو حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔ پہلے کسی کو قریب
کرتا ہے۔ پھر رسالت دے کر خلق میں بھیجتا ہے۔ صاحبان فکر یہاں سوال پیدا ہوتا ہے۔
کہ قربت اور دوری کا مفہوم کیا ہے۔ میں آپ کے قریب ہوں یا آپ میرے قریب ہوں گے۔ تو
میں مکان رکھتا ہوں۔ جسم رکھتا ہوں۔ اور وہ نہ مکانی ہے نہ زمانی ہے۔ نہ قابل تحریر ہے۔ نہ لائق اشارہ
ہے۔ نہ قابل تجزیہ ہے۔ نہ اس کی جہت ممکن ہے۔ نہ مکان میں گھرا ہوا ہے۔ اس سے دور ہونے کے
کیا معنی ہیں۔ اس کے قریب ہونے کے کیا معنی ہیں۔ دوری کا مفہوم سمجھ میں آجائے گا۔ پہلے قربت
کا سمجھ لیں۔

عبادت صرف اس خالق کی ہوتی ہے۔ وہ معبود مطلق ہے۔ اور کوئی عبادت ایسی عبادت نہیں ہے
جو بغیر نیت کے عبادت کرے۔ نماز ہے روزہ ہے۔ حج ہے زکوٰۃ ہے جہاد ہے۔ جب تک نیت نہیں
ہوگی۔ عبادت نہیں ہوگی۔ صبح کی نماز پڑھتا ہوں۔ واجب قربۃً الی اللہ۔ کیوں پڑھتا ہوں۔ اللہ
کے قریب ہونے کو۔ حج کرتا ہوں کیوں قربۃً الی اللہ۔ زکوٰۃ۔ جو بھی عبادت ہوگی۔ وہ قربۃً الی
اللہ ہے۔ اللہ کے قریب ہونے کے لئے۔ اب اللہ کے قریب ہونے کا کیا مفہوم ہے۔ کیا نماز صبح سے
پہلے اللہ اور آپ کے درمیان۔ دس میل کا فاصلہ تھا۔ کہ دو رکعت کے بعد۔ پانچ ختم ہو گئے۔
اور آپ قریب ہو گئے۔ حج قربۃً الی اللہ کا کیا مطلب ہے۔ ایک لاکھ میل کا فاصلہ ہے۔ کہ جب
حج کر لیا۔ تو آدھا فاصلہ ختم ہو گیا۔ آدھے آپ قریب ہو گئے۔

صرف قربت کے کیا معنی ہیں۔ یاد رکھئے۔ صاحبان علم کلام کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔
کہ اللہ کی تعریف ہوتی ہی نہ۔ جو لفظوں میں آ نہیں سکتی۔ الفاظ اس کا احاطہ کر نہیں سکتے۔
وہ کون ہے۔ اللہ نام ہے۔ کمال مطلق کے نقطہ اول و آخر کمال۔ نقطہ کا اول بھی وہی۔ نقطہ آخر
جب دنیا اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ نقائص سے ہٹتا جاتا ہے۔
اور نقطہ کمال کے قریب ہوا جاتا ہے۔ تو رسول رسول بننے سے پہلے اس نقطہ کمال کے قریب ہے
اور کمال کے قریب نقص جا نہیں سکتا۔ اس لئے رگ نقص کمال کے قریب جل جائے گا۔ تو کمال
کمال نہیں رہے گا۔ تو آپ کو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ رسول رسول بننے سے پہلے ان تمام نقائص سے دور ہو

سے بری ہوگا۔ جو مخلوق میں پائے جاتے ہیں۔ اور جو مخلوق کے تمام نقائص سے پاک ہو اسکو
زبانِ شریعت میں وہ جو کہتے ہیں معصوم کہتے ہیں۔ اسی لیے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اول
و آخر معصوم ہیں۔ عصمت کا مفہوم کیا ہے۔ جہاں نقص نہ ہو۔ جہاں عیب نہ ہو۔ جہاں
خلق اور خلق کسی قسم کی کمی نہ ہوں۔ جہاں سہو نہ ہوں جہاں نسیان نہ ہو اور یہی سبب ہے۔
حضور کا بیان ہے کہ دشمن بھی ہو سرکار دوعالم میں نقائص نہ نکالے گا۔ وادی ابو قبیس چمک رہی
تھی۔ ایک طرف اکیلے رسول تھے۔ اور ایک طرف تمام کفر تھا۔ ایک طرف تمام جمہور تھا۔ ایک طرف
خدا کا نور تھا۔ اور ارشاد فرما رہے تھے یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم۔ اتنے میں ابوجہل
اٹھا ابولہب اٹھا۔ اور کہا اے آمنہ کے لال۔ کیا دلیل ہے آپ کے پاس آپ کے دعوائے رسالت کی۔ یہ
سننا تھا کہ سرکار دوعالم خاموش ہیں۔ وحی الہی کے بغیر کلام نہ کرنے والا۔ جب ان لوگوں کو سنتے
ہیں۔ سر اٹھا کر سننے لگیں۔ ستارے جھک جھک کر دیکھنے لگے۔ ارواحِ انبیاء سمٹ کر قریب
آگئیں موسیٰ دیکھ رہے ہیں۔ عیسیٰ ملاحظہ کر رہے ہیں۔ یعقوب مشاہدہ کر رہے ہیں۔ یوسف سکتے میں
کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ دیکھیں آج سردار کیا دلیل پیش کرتا ہے۔ آدم نے کہا مجھے دلیل نبوت کے لیے
علم کا سہارا لینا پڑا تھا۔ موسیٰ نے کہا مجھے اپنا ہیبت کا سہارا لینا پڑا۔ جناب یوسف نے کہا مجھے اپنے حسن
کا سہارا لینا پڑا۔ عیسیٰ نے کہا مجھے اپنے دم کا سہارا لینا پڑا۔ دیکھیں ہمارا سردار کیا سہارا لیتا ہے۔
اتنے میں چہرہ مبارک جو بلند ہوا۔ دم تھا سورج زیارت کے لیے پلٹ آیا۔ پلکیں جھپکیں تو چاند شق ہوا
کے دو ٹکڑے ہو گیا۔ ارشاد فرمایا ابولہب ابوجہل۔ تم مجھ سے دلیل رسالت پوچھتے ہو۔ جب سرکار
دوعالم نے ارشاد فرمایا۔ آج جبرئیل آئے سورۃ یونس کی آیت لقد لبثت فیکم ... تعقلون۔
میں نے تمہارے اندر زندگی کا اتنا کثیر حصہ گزار دیا۔ اب بھی تمہیں عقل نہیں آئی۔ کیا وجہ ہے بتاؤ نبی
آئے اور انہوں نے آکے اعلانِ نبوت فرما دیا۔ ماں کی گود میں عیسیٰ بول اٹھے۔ بچپن میں یحییٰ کے لیے
حکم ہوا۔ یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ ... کسی کو نبوت کی بشارت شکم مادر ہی میں دی گئی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
علیم۔ اور جو سب کا سردار تھا۔ وہ چالیس سال تک خاموش کیوں رہے۔ اس لیے کہ اللہ بتلانا
یہ چاہتا تھا۔ ان حبیب کے بیان سے دشمنوں میں۔ چالیس سال تک اپنے کردار سے ثابت کر دیا کہ ہم
اختیار سے معصوم ہوں۔ حالانکہ علم قرآن لے کر پیدا ہوئے ہیں پیغمبر۔ الرحمن علم القرآن۔
چالیس سال تک قرآن نہیں سنایا۔ دعوائے رسالت نہیں کیا۔ کیوں اللہ بتلانا یہ چاہتا تھا کہ میرا

جب چالیسویں سال تک ۔ قرآن سنانا نہیں ۔ ان دشمنوں میں پہلے قرآن بن کے دکھا دو ۔ پھر قرآن پڑھ کے سنا دو ۔

پوری زندگی گزار دی ہم نے ۔ میں اپنی طالب علمانہ بصیرت کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہوں ۔ کہ چالیس سال کی خاموشی میں اگر کوئی پوچھے کہ پیغمبر کا مسلک کیا ہے ۔ مذہب کیا تھا ہے ۔ کا نام لے دے تو دائرہ اسلام سے نکل جائے گا ۔ یہی میرا کہنا ہے ۔ کہ چالیس سال کی زندگی میں جو حضور کا مذہب ہے ۔ یہی ابو طالب کا مذہب ہے ۔ آمنہ کا لال ارشاد فرما رہا تھا ۔ ان سے کہنے مکہ کے لوگ نے ۔ میرا بچپن تم میں گزرا ۔ کوئی لغزش کی ہے تو بولو ۔ میں تم میں گھٹنوں چلا ۔ میں تم میں بھرپور شباب کا مالک ہوا ۔ میری جوانی نہیں دیوانی ہوگی ہو تو کہو ۔ چاند دو ہو سکتے ہیں مگر چاندنی پہ کوئی دھبہ نظر آیا ۔ ستارے گر سکتے ہیں زمین میں گرا ۔ سورج غروب ہو سکتا ہے ۔ کسی حادثہ میں میں کھو گیا ۔ عتبہ بولا شیبہ بولا ۔ ابو جہل ابو لہب بولا ۔ سب کے سب جھک گئے ۔ اور ایک ہی جملہ زبان پر ۔ حقیقت یہ ہے آمنہ کے لال کی ۔ کہ ہم نے آپ میں امانت و صداقت کے سوا کچھ نہیں دیکھا ۔ امانت کا تعلق ہے کردار سے ۔ اور صداقت کا تعلق ہے گفتار سے ۔ خون کا پیاسا دشمن بھی تسلیم کر گیا آمنہ کے پسر صلی اللہ کے کردار میں نقص ہے نہ پسر کے گفتار میں نقص ہے ۔ جس کے کردار کو قدرت الہی بنا دے اس میں نقص پیدا نہیں کیا ۔ اور جس کی گفتار کو قرآن بنا دے ۔ اس میں ہیجان کیا ۔ خون کا پیاسا دشمن بھی صادق مان گیا ۔ امین بھی مان گیا ۔ یہ الگ بات ہے کہ جب اعلان رسالت بلند کروایا ۔ تو ان کے غیرت پر چوٹ پڑی ۔ اب مسئلہ آگیا مذہب کا ۔ اب جسے ساری زندگی صادق مانا ہے ۔ جھوٹا کہہ نہیں سکتے جو دعوی کیا ہے ۔ اُسے مان نہیں سکتے ۔ غلط کہہ نہیں سکتے ۔ ساری زندگی صادق مانتے رہے ۔ اب نتیجہ یہ ہوا کہ نفسیاتی طور پر طرح طرح کی باتیں کرنے لگے ۔ کبھی کہا کہ شاعر ہیں ۔ اس لئے کہ شاعر کا تعلق تخیل سے ہے ۔ کبھی کہا مجنون ہیں ۔ قرآن مجید نے ان کے سارے الزامات بہتانات اور جتنے بہتان ۔ وہ سوچ سوچ کے لگا رہے ہیں ۔ سب کو بعد کر دیئے ۔ انکار کر رہے ہیں مگر دلوں کو یقین ہے کہ انکار کر رہے ہیں ۔ کہ جو کچھ انہوں نے کہا تو جو کچھ بار بار میں ۔ کیا صحیح کہا ۔ بالمجداد الملیا ۔ اس کا مطلب یہ ہے ۔ کہ بہتان کہا ۔ یعنی ظلم کیا انہوں نے ۔ اور قرآن مجید نے ان کے لیے ہوئے ظلم کو رد کر دیا ۔ اگر کوئی شخص مجھے برا بھلا کہے ۔ خالق کو علم تھا ۔ کہ ساری دنیا میں قرآن پڑھا جائے گا ۔ ساری دنیا میں قرآن نشر ہوگا ۔ مگر جیسے ہی قرآن نے رد کر دیا ۔ جو جو انہوں نے بہتان لگایا ۔ جو جو ظلم کیا ۔ گویا

قرآن کے بنیادی بنیادی اسبابات کی رو سے ظالم کی تصغیر سے مظلوم کی کوئی حق نہیں ہو گا۔ یہ تو ہے صداقت پیغمبر — اور امانت پیغمبر۔ اس سے بڑا امین کون ہو گا۔ کہ دار الندوہ میں مجلس شوریٰ نے قتل کا فیصلہ کیا۔ گھر گھیر لیا۔ اور جتنے قاتل سب کی امانتیں اسی کے پاس محفوظ ہیں۔ اور جب ارادہ ہے کہ قتل کر دیں گے۔ گروہ سے قسمیں کھا کے چلے۔ کوئی یہ کہتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری امانتیں ضائع ہو جائیں۔ سب کا ضمیر مطمئن ہے کہ قتل ہو سکتا ہے مگر ہماری امانت میں خیانت نہیں ہو سکتی۔ یہ ہے اس کی امانت داری کا منہ بولتی تصویر۔

اور پھر اس راہ امانت میں کتنی بڑی قربانی ہے پیغمبر کی۔ اپنے بھائی سے کہا۔ تلواروں کی چھاؤں میں خود کو ڈال دینا — یہ اتنا نازک مرحلہ نہیں ہے۔ مگر ہونے والے وار کا کوئی خطرہ نہیں ہے بستر میرے پر لیٹ جاؤ — اور ایسے لیٹو کہ پتا نہ چل سکے کون ہے۔ اس لئے کہ بستر پہ رحمت کا۔ اور یہ بستر اپنا جلال۔ اگر جلال ہی کے لیٹے پتہ چل جائے گا کہ کون ہے۔ لہذا تم تم ہی کے نہ لیٹو۔ تم ہم ہی کے لیٹو۔ علی مرتسر ہانے رکھا چادر ڈال لی۔ تو میری شبیہ بنا دی۔ ہاں تو یہ شبیہ بنانا سنت نبی کی ہے کہ سرکار دو عالم تشریف لے گئے۔ جب صبح ہوئی۔ تو حیرت ہے کہ سب گھس گئے۔ اور حیرت سے بولا الٹے پیر کیا ہوا۔ سوئی ہوئی امانت بیدار جاگی امانت۔ کہنے لگے مانتے ہیں اسی کو صادق امین — جیسے محفوظ ہاتھوں میں تھا۔ ویسے ہی محفوظ ہاتھوں سے واپس ہو گئی — گویا خون کا پیاسا دشمن جان گیا۔ جو ہجرت کی رات مشرکوں کی امانتیں غیر محفوظ ہاتھوں میں دے کر نہیں جاتا۔ تو اللہ کی اطاعت ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء — ان لوگوں میں وہ بھی ہے کہ جو اپنی جان کا سودا — مرضات [illegible] شب ہجرت [illegible] دنیا مشرکوں کی امانتیں امانت کے ہاتھوں میں۔ اور شب عاشور۔ اسی کے لال کے سپرد۔ اللہ کے دین کی امانتیں۔ اسی طرح واقعہ کربلا کو بیان فرمانا — فرزندان رسول کے ہاں کی امانت — فوج کی تعداد ۲ ہے — ۷۲ افراد اپنے قریبوں کو جانے کا حکم اگر ایک ولی کا امام دنیا کو سیٹ بنا سکتا ہے تو انسان کیا ہے سب ہوں۔ تو امام پاک کے دم کربلا کو کربلائے معلیٰ بنا دیا —

Abbas

۱۱ — ۳ — ۲۰۱۴
۱۰ — ۵ — ۱۴۳۵

۷ ۱ ۴ ۳ — ۳ ۲
PM
(منگل)

سید نسیم عباس — حیات

۲۷ — ۱ — ۹ = ۲۰۰۶ — ۲ — ۸ بدھ ۰۰ — ۱۰ AM

والشعور والمن ___ تسخیر من ۔ انسان روز اول سے لیکر آج اس فکر میں رہا کہ حیات
کیا ۔ کہاں سے آئی ۔ مقصد حیات کیا ہے ___ موسم بدلتے ۔ سورج دن و رات
سے کچھ سمجھا ہے ۔ اتنا کرنے کے باوجود بھی علم الحیات ایک سمندر بن گیا ۔ ہر مذہب کی مانند
انسان علم میں کیا کچھ بن گیا ___ اسباب و مسبب الاسباب سمجھ میں نہیں آتا ___
مثال ۔ سعودی مشین کے بنانے والے کیا سلائی سے ناواقف تھا ۔ کیا ٹائپ مشین بنانے والا
کو کہ A B سے ناواقف ہے ۔ اس طرح تمام چیزیں ۔ اسی طرح جس نے انسان بنایا
کیا وہ انسان کو نہ جانتا تھا ___ زمین و آسمان کی چیزیں دیکھ کر بنانے والے کی تعریف ہو سکتی
اللہ بے مثال ہے ۔ اس کی تعریف کوئی الفاظ کر سکیں ___ کوئی چیز سجدہ نہ آئے تو
اس کو وجہ سے کہتے ہیں ۔ جن ہستیوں میں اللہ پہچانا جاتا ہے اس کو وجہ اللہ کہتے ہیں ___
کرم اللہ وجہ ___ میں دعویٰ ہوں یہ دلیل ہے ___ کوئی چیز بنی کو بنانے والے کی
وہ ہستی جس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی ۔ اس کی دلیل کیا ہے ___ جس کی خاطر میری ذات کی دلیل
اشد رضا کریں ___ تو تصور میں آ نہیں سکتا ___ سورج چاند ستارے ۔ آسمان زمین ہر ایک
انتہا رہی تھا ___ میں نے محبوب کو اپنی ربوبیت کی دلیل قرار دیا ___ یہ سب کا اثبات حضور کے
صدقے میں بنی ہے ___ تو سورج چاند آسمان زمین جن کے صدقے میں بنے ہیں [illegible]
یہ زندہ ہوں ___ جو مر جائے اس کو کیا کہتے ہیں ۔ اللہ کو موت نہیں کلمہ دیکھو ۔
محمد بھی ہے ___ علی ولی اللہ ہیں ___ اللہ دعویٰ ہے دلیل یہ بنی ہے ۔ دعویٰ زندہ رہتا ہے
دلیل بھی زندہ ہے ___ جب امام زین العابدین نے یزید کے دربار میں جب اللہ کی تعریف کی تو
اس نے کہا کہ آپ بھی اللہ اللہ کرتے ہو ۔ فرمایا یہ اس نے نہیں کہا بلکہ نبی نے کہا ہے ہماری زبان پر اللہ
کا شکریہ ادا کرتا ہوں ___ ابن زیاد کے دربار میں جو دلیل امام نے قائم کی ۔ کتاب صحیفہ کاملہ
اس کا تعارف بھی کرایا ۔ دونوں اسم کی عظمت کو منوایا تو انہوں نے ۔ یزید نے کہا کہ نہ کوئی فرشتہ
نہ کوئی پیغام ۔ دنیا کم سے سمجھتی ہے کہ وہ امام حسین سے نہیں وہ اللہ سے ٹکرایا ___ کتاب اللہ
دین اللہ کی طرف سے ۔ سیف اللہ کے اصول ۔ اللہ نے فرمایا تو سمجھو کیا ہے اس نے کہا میں سمجھا ہوں ۔ اللہ نے
فرمایا ۔ کلمہ عدالت میں خطبہ ذکر الہی ۔ کربلا کو میدان عدالت بنا گیا ۔ یزید اپنے گواہ لایا

اس کا گروہ نوجیں ـــــ اساتذہ بابا! یہ کون؟ جو مٹی تو اٹھا کر بیٹھا ہے وہاں کو گولی دے۔ حضرت فاطمہ کے لال ایسے۔
میں ایسی گودیں دوں گا کہ شہادت تک ہر مسجد سے اشہد ان لا الہ الا اللہ کی آواز نہ آئے۔ تو مجھے نام کولا
نہ کہنا۔ واقعہ کربلا ـــــ مثلیں سامنے رکھتے۔ ۲ محرم سے ۹ محرم مقدس کی تربیت ـــ ۲ تا ۹ محرم
تک بڑی بڑی مثلیں دیکھیں ـــــ عاشورہ کے دن مقدم پیش ہوا ـــ حسین کا ایک ایک گود پر
جراحت ہے کہ جیسے ورق آخر میں آگئے ـــــ میدان کربلا میں اسی گودی لوی تو ڈ بابا کہ حسینی لوٹا
گودیں کا حق ادا کر دیا ـــ کہ حسین میں سب کچھ دکھا۔ نبوت رسالت امامت لیکن رب بھی کی ذات
چیز ہے وہ یہ بتا میں تجھ دکھا ہوں۔ جب تک میں باقی ہوں۔ اس وقت تک تو باقی ہے۔
جہاں تو رہے گا میں بھی رہا ہوں گا ــــــ جہاں تو نہیں رہے گا ـــــ

۸ — ۳۲ — ۱۱

AM　　　　بدھ

۲۰۱۴ — ۳ — ۱۲

۱۴۳۵ — ۵ — ۱۰

۳۰ — ۱ — ۲۰۰۷　　۱۰ — ۳۰

۱۰ — ۱ — ۱۴۳۸

سید نسیم عباس

سورۃ نمل ـــ ۲۷ ـــ ۵ ـــ شکر کی اہمیت ــــ شعور ـ تسلسل کا ہے ـــ انسان کی تباہی
ـــ انسانیت ہر دور میں ابو سفیان ابو جہل ـــ نہ اس دور میں نہ اس دور میں ـــ بت پرستی چھوٹی۔
انسان اور انسانیت سکھائی ہی نے جب اسلام کا آفتاب طلوع ہوا ـــ وہ نہ منشہ کو سکھانے
کے لئے اپنا اللہ کو چو رسول نہ لو دینی ہے ـــ کچھ اسے ہی آٹھ چیزوں نے اللہ کا ثبوت سامنے رکھا۔ آئے
تو خدا کے گھر میں گئے تو خدا کے گھر سے ـــ خدا کی توحید کا تعارف کراتے ہوئے سے کا رسول سے بڑا امام
حسن عسکری تک ـــ میدان خیبر میں ایک آدمی کے سینے پر بیٹھ گئے ـــ سچ بات تو دیکھی سخاوت
دیکھا جا سکتا ہوں ـــ اس نے تلوار مانگی تلوار دے دی ـــ اتنی سی چال چلتے ہیں ـــ علامہ اقبال۔
جب تلوار اٹھا کر آ رہا تھا۔ حضرت علی مسکرا رہے تھے۔ آخر ظلم بکھر گیا ـــ انسانیت کے جتنے جواہر
میں وہ سب ان ہستیوں میں یکجا کر دیا ـــــ امام حسین نے یزید کو اللہ کے رسول کے رشتے و ملتے ۵ ـــ

سے روشناس کروایا ـــــ اس نے کہا جنوں میں پرچھا ہوا۔ واحدانیت اللہ کی۔ رسالت نبوت و آل اللہ
کہا اللہ نے اس کو جواب نہ دیا ـــــ سابقہ بیانات کی طرح

MAbbas
۱۵ — ۵ — ۱۴۳۵
۱۲ — ۳ — ۲۰۱۴

۱۲ — ۳۸ — ۰۰
(pm)
بدھ

۱۵ — ۱ — ۲۰۱۸
۹ — ۱ — ۱۴۳۰
۱۰ — ۳۰ — ۰۰
بروز بدھ

سید نسیم عباس

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ـ ہر کام آسان ہے۔ ہر انسان کو سکھانا مشکل ہے۔ میں نے پیشہ ہمارا استعمال کیا ہے ـــ انسان کو خلق فانوس دماغ میں عقل رکھ دی۔ انسان کے لیے راہ بھی بتا دی۔ کہ انسان شکر کرے یا ناشکری کرے۔ قیامت کے دن سوال ہوگا ـــ انسان کو عقل دی تو زمین و آسمان میں اس نے وہ کام دکھائے ـــ ہواؤں میں پرندوں کی طرح۔ پانی پر مچھلی کی طرح۔ لیکن زمین پر اس کو چلنا نہ آیا ـــ سورۃ تین میں انسان کی تخلیق ـــ وہاں تک جاتا ہے کہ فرشتے دنگ رہ جاتے ہیں۔ نہ اس کی بلندی کی کوئی حد ہے نہ پستی ـــ جیسے خدا کا پیغام ہے۔ ـــ شمر زندہ ہے مگر شہر دل کے لیے لعنت ـــ سانپ بچھو ہے ـــ انسان اپنے ہی بنی نوع کی ہڈیاں کھاتا ہے ـــ انسان کے چاروں طرف راستے میں ہیں تو انسان کیسا ہے ـــ پھر فرمایا نہ حیوان بنو نہ فرشتہ بنو انسان بنو ـــ فرشتہ تو انسان کو سجدہ کرتا تھا ـــ آدم کو خلیفہ بنانے کا۔ فرشتہ کو علم غیب تھا ـــ دانہ کی مثال کہ آگ میں ڈالو پانی میں ہوا۔ اسی کو لیے دو ـــ دانہ ـــ حضرت علی سے پوچھا کہ دادا کیا ہے ـــ سمجھو۔ جو دنیا محمد کے علوم کا احاطہ نہ کر سکے۔ وہ محمد کے علم کا کیا احاطہ کیا فرق ـــ حضرت علی نے ایک میدان میں ایک کالی کو گرایا اور چھوڑ دیا اسلام نکل کے لوگوں نے کہا کہ کفر تک گیا انسان بچ گیا ـــ حضرت عباس علمدار نے جام شہادت نوش کیا۔ ـــ امام حسین نے زرہ کو جا و مشک کے بعد۔ جو نہیں فرمایا کہ ذرا لے آؤ ـــ اگر لے آؤ زمانے کو بتانا

آ جاتی پانی آ کے رہتا ۔۔ ہاتھ پانی سے بھیگ گیا ۔ دعا کی پارلہ یہ پانی آ کر لے گیا ۔ کر ۔۔ نہ ہاتھوں کو
پکڑ کر ساتھ نہ رہنے دیا ۔ وہ شہر پر چلا گیا ۔ وہ شام سے نہ آئی ۔۔

Abbas

۱۲ - ۳ - ۲۰۱۴
۱۰ - ۵ - ۱۴۳۵

۱ ۔ ۳۶ ۔ ۳۰ (pm)

بدھ

سید نسیم عباس

شان رسالت

ہفتہ

19 - 1 - 08 = 9 - 1 - 29 = 10 - 30 pm

وما ارسلناک الا رحمۃ = دین اسلام یہ امن دین ہے کہ زمین آسمان کی چیزیں بنی پاک سے
تمام انبیاء کی کوشش رہی بارگاہ رسالت ۔ بکھرے نور کا منبع یہ سمٹ جائے پیکر محمدی
بنتا ہے ۔۔ جو رحمت ہے وہ فتنہ و فساد کو پسند نہیں کرتا ۔ دیتا رحمت ہے ۔
نبی پاک جنگ کے میدان سے نکال ۔ اس نے گوارا نہیں لائے ۔۔ جب مومنوں سے بات کرتا ہے
تو خود کرتا ۔ جب کافروں سے کرتا ہے تو محبوب سے فرماتا ہے اے محبوب تو بات کر ۔ مومن اور
امن لازم و ملزوم ہے ۔۔ تمام انبیاء نے دین اسلام کی تبلیغ ۔ کسی نبی کو رحمت نہیں
فرمایا ۔ یہ خطاب اگر خدا کو سب کا رب عالم کہے ۔۔ حضرت امام رازی نے لکھا ۔ رحمت کیا
ہے ۔ رحمت کے معنی ہے مشکلات کا حل ہو جانا ۔ جس کے ہاتھ میں رحمت ہوگی وہ مشکلات
حاجتوں کو پورا کرے گا ۔۔ اگر تم میرے حبیب کو مانو گے جس طرح میں چاہتا ہوں ۔ میں تجھے
انعام دوں گا ۔ میں نور دوں گا ۔۔ قبر و حشر میں نور ہوگا ۔ گناہ معاف کر دیا جائے گا
رحمت کے دو ٹکڑے کون ۔۔ میرے حسین ۔ حسن حسین میرے ہی ٹکڑے ہوں گے ۔ امت کے دو
حصے ہوں گے ۔ ایک گروہ کے سر پر محمد ہوں گے ۔۔ جہاں یہ ٹکڑے ہوں گے وہ حاجت روا رہیں
ہوں گے ۔۔ زمین گواہ اس نہیں جائے گی ۔۔ جس کے ساتھ اللہ اس سے خدا کی سلامتی مانگو ۔
مومن کا امن ہے ۔۔ مسلمان کا سلامتی کے ساتھ ہے ۔۔ جس کے جان بوجھ کر مسلمان

کو قتل کیا۔ یہ کیا ہو گیا — ایک انسان کو مارا۔ پوری انسانیت کا قتل ہے
حسین کا مقام اسلام کی نگاہ میں اتنی بلند ہے۔ سرکار دو عالم نے۔ اس دین کی رحمت
حفاظت کے لیے سجدوں کو طول دے دیا کر اپنے بچوں کو [illegible] پر — اللہ کے دین پر قربان ہو جانا
اگر ہمارا دین کو آپ اور آپ کی اولاد نہیں مٹنے دے گی تو میں اللہ ہو کر ان کے نام کو نہیں مٹنے
دوں گا۔ اور [illegible] دین کو بچانے کے لیے اپنے بچوں کو تربیت دی۔ ان کو بچانے کے لیے اللہ نے کہا
دین رحمت کو بچانے کے لیے ایک ماں کا بیٹا رکھا — کربلا کی طرف چلے —
خواب میں نانا اور لعل نے فرمایا حسین کام کے لیے تربیت دی کا وہ وقت آ گیا ہے
دنیا حسین سے سو رہی تھی۔ دین کی حفاظت کے لیے نکل پڑے — حسین نے یہ
حکم ادا [illegible] اللہ نے حکم دیا ہو گا — حسین میرا دین کو [illegible] ہو تو حسین کو [illegible]
مٹنے دینا — ۱۲—۳—۲۰۱۴ = ۱۰—۵—۱۴۳۵
۴:۵۴—۵ pm بدھ

۲۴—۱۱—۲۰۱۲
۹—۱—۱۴۳۴
۱۰—۰۷ pm

سید نسیم عباس

انا خلقنا فی احسن تقویم — محسن انسانیت، معلم انسانیت نے انسان کو لوگوں کو
میں نے نہیں ہم نے بنایا — سیدی ان العظیم کہہ رہا ہے کہ ہم نے بنایا — بنانے والا بہت سارے
نہیں ایک ہی ہے — انسان کو سجود ملائکہ اور جنت کا سہرا کرا کے دنیا میں بھیجا۔
ذرا سی اختیار کی طاقت دے کر انسان کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔ زمین کے دریا کو چلنے کیا۔ فضا کے
پر سارے — دریا کے صدف کے موتی کو آبرو — لوہے کو — دانے کو دھکے سے [illegible] رہا۔ جہازوں کو سمندر
زمین ہوا [illegible] کی [illegible] — [illegible] بلندیوں کا نہ ملتا۔ بلکہ [illegible] تو قف شہروں
کے ہیں۔ رفعت [illegible] خدا کا پیغام رسالت آ گیا۔ زمین کھا ہو کر [illegible] ولایت کے
سینوں پر آ گئے۔ [illegible] اور [illegible] — [illegible] سے [illegible] سلیم [illegible]
چپتا — [illegible] نہیں۔ [illegible] وحشت [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ایک [illegible] قدم۔ درندگی کی جنگل سے [illegible] دور جہالت۔

پہلے جہالت کی وجہ سے اب علم کی وجہ۔ انسان کو سمجھانے کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار معلم آئے،
ایسے آئین دیئے۔ قیامت تک اپنا چہرہ دیتی ہے۔
اَلْعَقْلُ آلَةٌ اُعْطِيَتْ لِإِقَامَةِ رَسْمِ الْعُبُوْدِيَّةِ — عقل ایک آلہ ہے جس سے انسان کو
رب کی پہچان ہوتی ہے کہ رب کا بندگی کا حق ادا کر سکے۔ یہ قوت اللہ نے عطا کی ہے۔
اللہ کو عقل کے طور پر سمجھنے کی؟ عقل محدود ہے۔ وہ لامحدود ہے۔ اس لیے کُل میں سمایا
الفاظ وہاں تک نہیں پہنچ۔ نہ زماں کا ہے نہ مکاں کا ہے۔ نہ لامکاں اشارہ ہے۔ فاضل بریلوی
جہت سے پاک ہے — اللہ نے محبوب کو حسن لیٹ نیت کو دیکھا۔ شاعر
دیکھیں مجھے اللہ دکھائی دیا — لا زماں — لا مکاں۔ وہ عقل میں کیسے آ سکتا
سب سے بے مثل — جس کا سب سے ایسا جیسا نہیں ہو سکتا۔ عرب کی سرزمین پر
دو مذہب — عیسائی۔ یہودی — اللہ نے نبی کو حکم سنانے محبوب کو —
حضور نے تبلیغ فرمائی — مشرکوں نے کہا ایک نہیں ہے — حکمت سکھائی
سکھائی — جب ان سے پوچھا عزت والے ہیں کس طرح ہیں انسان کا باپ کا عزت کی ہے
جب باپ مشوا ... تو پوچھا باپ کتنے ہیں۔ سب چپ ہو گئے۔ اب نہیں کہتے اتنے ہیں
ابوجہل نے کہا۔ ہم مانتے ہیں یہ کنکر گواہی دیں۔ اَیُّهَا الْحَجَرُ اِنْ کُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ تُؤْمِنُ
بِاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ — حرکت ہوئی گواہی دی — سب کہنے لگے۔ اِنَّہٗ لَسَاحِرٌ۔ یہ جادوگر
کہنے لگے سامنے درخت ہے۔ دو ٹکڑے ہو کر آئے — اَیُّهَا الشَّجَرُ — سامنے کی طرف۔ اِنَّہٗ لَسَاحِرٌ
ہاشمی — گوہ کا گواہی اَیُّهَا الذِّئْبُ۔ فَاشْهَدْ — لَسَاحِرٌ عَلِیْمٌ — یہودی اور عیسائی
کے اعتراضات والے ہی ہوں گے آسمان پہ چاند ہیں چاند کے دو ٹکڑے۔ اَیُّهَا الْقَمَرُ اِنْ کُنْتَ
چاند دو ٹکڑے ہو گیا — سارا نظام کشش ثقل۔ دو ٹکڑے ہوتے تمام میں خرابی آ جائے گا۔
زمین ہلنے لگی پہاڑ سرکنے لگے — سب بولے یہ جادوگر نہیں ہے۔ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ — تیرے اللہ
جبریل نے آکر کہا۔ ... — یہ تو کعبہ کو بچانے — ہم ہر مشکلوں سے ملا ...
نہیں کیا تھا۔ حضور شفیع محشر قرار۔ حکومت حضور۔ اس کے بعد حضور سے بڑا کوئی
محشر والے واقف ماضی، حال، مستقبل۔ مستقبل کا حال کو غائب۔ من ذا الذی الدنیا
نعلم۔ وما علیم — اگر حضور کے علاوہ قیامت کے دن ہو سکتی ہے۔ اس میں سوا کوئی

کو عالم الغیب۔ یعنی اس کو غیب بتا دو ہم نے کہ جاننے والا۔ عالم الغیب والشہادہ۔ عالم الشہادہ یا
نہیں ہے جب ہماری نسبت ہو گی۔ پھر وہ عالم الغیب۔ یعنی جن چیزوں کو ہم نہیں جانتے وہ جانتا ہے
اور بذاتہ وہ عالم الشہادہ ہے۔ یہ تو بتا دیا کہ ... علم عالم کا تھا۔ یعنی نے جب ...
جتنی بھی خوبیاں ہیں۔ ان کے اعتدال کا نام ہے انسانیت۔ اس کو برقرار رکھنے والا شہید انسانی۔
جن کو بچا کے تو قربان کیا گیا۔ وہ ناموس انسانی۔ انسان کی قدر و قیمت دیکھنا چاہو۔
تو شب عاشور میں دیکھے۔ شبیر کا اثر تھا ہر ایک شبیر تھے ۔ :۔
ہر ماں کا انداز علیحدہ ہے۔ قاسم کی والدہ علی اصغر کی والدہ علی اکبر کی والدہ۔ عون و محمد کی والدہ۔
مردوں کی نماز شب کی۔ عورتوں کی نماز شب کی۔ اللہ کی عبادت والی کر کر
شبیر کا خیمہ کی آواز شب عاشور میں۔ امام زین العابدین کی میدان کربلا میں امام حسین
کی بارگاہ میں۔ تمام رات کے اندھیرے میں چلے جانا۔ جو جانا چاہے وہ چلے جا سکیں۔
دنیا کے طعنے دیں گے۔ بنی ہاشم سے بیگانے ہو کے جاؤ۔ ان کا ہم وہ ہم جانے۔ چراغ
بجھ دو۔ سب ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو گئے۔ بوڑھوں نے پگڑیاں کس کے باندھ لیں۔
مسلم بن عوسجہ۔ ہمیں بڑی ضرورت ہے۔ حبیب ابن مظاہر نے کہا۔ شیر ماں
نے دودھ پلایا۔ قمر بنی ہاشم کا بار بار آئی۔ نجف کی طرف منہ۔ السلام علیک یا ابا عبداللہ

(دستخط)
۱۴-۳-۲۰۱۴
۱۲-۵-۱۴۳۵

۴ : ۵۵ - ۱۸
AM جمعۃ المبارک

رائے منزل شہادت [غم حسینؑ و امن عالم]

لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم ۔ قال النبی ؐ الحسین منی وانا من الحسین ۔
اگر کوئی دائمی امن چاہے تو امام حسینؑ کے نقش قدم ۔ تمام انسانیت کو بچانے کے لئے اپنی
جان قربان ____ اگر حسینؑ کو اقتدار چاہئے تو کعبہ میں رہتے ____ یزید کے جواب دے
کہ خاطر آپ نے مدینہ کو چھوڑا ____ اگر حسینؑ نے مدینہ چھوڑا ہے تو حرمت بچانے کے لئے
حرم میں مچھر نہیں مارا جاتا ہے ۔ امام حسینؑ نے حج کو عمرہ میں تبدیل کر دیا ۔ کہ تا قیامت
میں کعبہ امن کی جگہ ہے ____ آج مدینہ سے کعبہ سے قربانی حسینؑ کی وجہ سے ۔ یزید انسانیت
و شریعت کو پامال کرنا چاہتا تھا ۔ امام حسینؑ نے دنیا میں انسانیت و شریعت کو بچا لیا ۔
آپ کو دو مقام ہیں ہر دو صورت اکٹھے ملیں گے ۔ یا صحن کعبہ میں یا مجلس امام حسینؑ میں
پتا چلا کہ کعبہ بھی امن ہے اور مجلس بھی امن ہے ۔ یہ میرا سر حاضر ہے وہ دار میں تو حرم
کے لئے نہیں ۔ امام حسینؑ اپنے پردہ داروں کے آگے تو گرنے کے لئے نہیں ____
آنسو کس آنکھ سے نکلتا ہے جو حسینؑ کو جانتا ہے ۔ کربلا بقائے دین کا نام ہے کہ
بقائے شریعت کا نام ہے ۔ کوئی السادہ نہیں جس نے غم حسینؑ کو زیور نہ وار دیا ہو ۔
معین الدین چشتی اجمیری نے فرمایا ۔ حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؑ ۔ ہم اگر تم لا الہ الا اللہ تک
پہنچنا چاہتے ہو تو پہلے امام حسینؑ تک پہنچنا ہوگا ۔ جو یہاں نہیں پہنچا ۔ اسے کیا پتا کہ
خدا کیا چاہتا ہے ۔ اللہ نے فرمایا ۔ انا نحن نزلنا الذکر ____ ہم نے ہی نازل کیا ہم ہی حفاظت کرتے
کربلا کے اندر سب کچھ بچا ہے ۔ اللہ رسول ۔ قرآن نماز روزہ وغیرہ ____ یاد کربلا کرنا ۔
خدا کو رسول کو راضی کرنا ہے ۔ پاکستان کے اندر اولاد سید الساداتؑ سے ہیں ۔
مثلاً لاہور ۔ ساہیوال ۔ ملتان ۔ وغیرہ کراچی عبداللہ شاہ غازی ____ یہ سب اولاد حسینؑ ہیں کہ
بی بی کی اولاد ہیں ۔ یہ سب حسینی ہیں ____ ہم اعتقاد رکھتے ہیں امام حسینؑ نے دنیا میں کچھ چہرے
صاف کرنا چاہتا ہے ۔ جو اپنے چہروں کو مسخ کروا رہا ہے وہ اسلام کو بچا رہا ہے ____
یزید نے انسانیت کو لالچ کے ذریعہ دبایا ۔ لیکن جو امام حسینؑ کے ساتھ تھے ۔ انہوں نے ٹھکرا دیا ۔
حسینؑ کا درس ہے کہ ظلم نہیں کرنا ۔ یزید کا کام ۔ عورت کا پردہ ۔ امام حسینؑ نے پردہ رکھایا ۔
حسینؑ نے مال نہیں لیا ۔ کہ صابر تھا وہ حسینی ہے ۔ جو پیش کرتا وہ یزیدی ہے ____ امام حسینؑ نے
حملہ نہیں کیا ۔ سارے شہید ہو چکے تھے ۔ لیکن پھر بھی امام حسینؑ آواز دے رہے تھے ____

حسین کشتی نجات ہے ۔ عبادت کو ادا کرنا چاہئے ۔ الحسن الحسین جنت کے سردار ہیں ۔ غم حسین اسلام کا اسلام ہے ۔ امام حسین نے پیغام دیا ہے ۔ امام حسین نے آئین بنایا ۔ زمین حسین نے خریدی ہے ۔ آج مسجدوں میں ہم دعا کرتے ہیں ۔ یہ لوگ نہ غم حسین ہے ۔ نہ نمازی ہیں ۔ یہ قرآن کے ماننے والے ہیں کہ رکوع نہ سجدے میں سوار ہو کر آخری وقت میں سجدہ کی حالت میں ہیں ۔

[signature] ٢ — ٢٥ — ٣ pm اتوار

١٦ — ٣ — ٢٠١٤
١٤ — ٥ — ١٤٣٥

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد مصدر الجود والکرم وآلہ واصحابہ وبارک وسلم وسلم علیہ۔
ربنا آتنا فی الدنیا ـــــ ربنا آتنا وبشرنا ـــــ اللھم انک عفو کریم تحب العفو
فاعف عنا یا غفور۔ اللھم افتح لنا ابواب الخیر والبرکۃ۔ والنصر والظفر فانک
خیر الفاتحین۔ ونجنا من القوم الظالمین۔ ونجنا من القوم المنافقین۔ فاشفنا
یا رب العالمین۔ یا ارحم الراحمین۔

یا اللہ ہماری آج کی اس حاضری کو قبول فرما۔ الہی اپنی عبادت کا سکون عطا فرما۔ تلاوت قرآن
کا ذوق عطا کر۔ اپنے حبیب کریم ﷺ کے ذکر خیر کی لذت اور سرور چاشنی عطا فرما۔ پیارے
مدینہ منورہ اور [illegible] فرما دے۔ الہی ہم جتنے حاضر ہیں ہمارے دل کی نیک تمناؤں کو پورا
فرما دے۔ مشکلات آسان کر دے۔ رزق حلال میں وسعت اور برکت دے دے۔ تنگدستی کو فراخی
میں بدل دے۔ جو بے اولاد ہیں ان کو اولاد دے۔ جن کو اولاد دی ہے ان کی اولاد کو صالح نیک بنا۔
الہی قرضوں سے نجات دے دے۔ الہی اپنے آخری نبی علیہ السلام کی محبت عطا فرما کر حرمین شریفین کی بار
بار حاضری کا نصیب فرما دے۔ سچے سچے اور پاکیزہ عقیدہ اہلسنت والجماعت کی استقامت
نصیب فرما دے۔ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے امت کے اولیاء کرام کی محبت اور پاکیزہ صحبت
نصیب فرما دے۔ علماء اہلسنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما دے۔
الہی سرسبز دربار کی بارگاہ میں جھکتا ہے دل ہمارا حبیب کی بارگاہ میں کھڑے کر کے [illegible] ظاہری
اور باطنی بیماریوں سے نجات عطا فرما دے۔ الہی آج کی پاکیزہ محفل کے انعقاد میں دامے درمے
سخنے جتنے لوگوں نے حصہ لیا۔ الہی اس محفل پاک کے انتظامات کا لنگر لگایا۔ [illegible] کو بلایا
یہ پاکیزہ نور والی محفل سجائی۔ الہی سب کو بہترین جزا عطا فرما۔ الہی ان کے ظاہر اور باطن میں بے پناہ
برکتیں عطا فرما۔ الہی دین دنیا آخرت کو بہتر فرما۔ الہی ان سب کو وسیع زمین کے اوپر رہتے جہاں
میں آباد رکھ۔ اور جب وسیع زمین کے نیچے جائیں الہی محبوب کے پاک قدموں کی برکت سے ان کی قبور
کو بھی محبوب کے قدموں سے منور فرما دے۔

آمین ـــ 29-4-2017 ـــ 9-49.05 pm
(دستخط) ـــ 29-4-1438

درود شریف۔ سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العليم الحكيم اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم ۔
بسم الله الرحمن الرحيم ۔ ۱۱

الحمد لله العلي الكبير المتعال ۔ والصلوة والسلام على صاحب الشرف والكمال ارسله الله بالحق بشيرا ونذيرا
وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا ۔ ان الله وملئكته يصلون على النبي ۔

الحمد لله وكفى والسلام على عباده الذين اصطفى ۔ خصوصا على سيد الرسل وخاتم الانبياء ۔
فقد قال الله تبارك وتعالى في كلامه المجيد والفرقان الحميد ۔

والصلوة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين ۔ خاتم النبيين نبينا وشفيع ذنوبنا ۔

الحمد لله رب العالمين ۔ الحمد لله ملك الحق المبين والسلام على اشرف النبيين وخاتم المرسلين ۔
سيدنا ومولانا محمد ۔

الحمد لله الذي تجلى للقلوب بالعظمة واحتجب عن الابصار بالعزة واقتدر
على الاشياء بالقدرة فلا الابصار تثبت لرؤيته ولا الاوهام
تبلغ كنه عظمته تجبر بالعظمة والكبرياء وتعطف بالعز والبر
والجلال ۔ وتمجد بالفخر والبهاء وتجلل بالمجد والعلاء وتخلص
بالنور والضياء خالق لا نظير له وواحد لا ند له وصمد لا كفو له

إلٰهٌ لا ثانيَ لَهُ معه وفاطرٌ لا شريكَ لهٗ ورازقٌ لا معين له

ولا أوّلٌ بالأزال ودائمٌ بلا فنائه والقائمُ بالفنايا والمبدي

بلا تعبٍ والصانع بلا أحدٍ وربٌّ بلا شريك والصلوٰة والسلام

على النبي الامي المكي المدني التهامي السيد الوحي والسراج المنير

والكوكب الدري صاحب الوقار والسكينة المدفون بأرض مدينة

ابي القاسم محمد ﷺ وعلى عترته الطيبين الطاهرين المعصومين

وعلى اصحابه الذين شباب الدين

اما بعد فقد قال الله تبارك وتعالى في كلامه المبين وهو اصدق

الصادقين بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد للہ رب العالمین نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم ۔ الذی رُوحُہٗ نُسخۃُ الاَحَدِیَّۃِ
اللّاھُوْتِ ۔ قَلْبُہٗ خَزَانَۃُ الحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ ۔ نَامُوْسُ الکِبْرِیَاءِ وَ ھَمَّامُ الجَبَرُوْتِ۔
جَسَدُہٗ صُوْرَۃُ مَعَانِ المُلْکِ وَالمَلَکُوْتِ ۔ اَلَّذِی ھُوَ فَلَقُ صُبْحِ اَنْوَارِ الوَحْدَانِیَّۃِ
وَطَلَعَتُ الشَّمْسِ اَسْرَارِ الرَّبَّانِیَّۃِ وَوَجْھَتُہٗ قَمَرُ الحَقَائِقِ الصَّمَدَانِیَّۃِ
وَمَظْھَرُ تَجَلِّیَاتِ الاِحْسَانِیَّۃِ وَمَرَشِّنُ حَضَرَاتِ الاَفَکْرَاتِ الرَّحْمَانِیَّۃِ۔
اِنَّ مُوْلِدَہٗ سِرٌّ فِی سِرٍّ مُسْتَوْرٍ بِسِرِّ لِسِرٍّ لَا یَعْلَمُہٗ عَالِمٌ وَلَا یُدْرِکُہٗ
مُدْرِکٌ وَلَا یَنْقِلُ الْعُقُوْلُ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون

قال اللہ جل شانہٗ فی کلامہ المجید والفرقان الحمید وَھُوَ اَصْدَقُ القَائِلِیْنَ
کَقَوْلِہٖ الحَقِّ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ ہم سب کی حاضری کو اپنے بارگاہ میں زیورِ قبولیت عطا فرما کے ہم سب کو اپنی بارگاہ کا محبوب مقبول بنا لے ۔ یا اللہ یہ سر تیری بارگاہ میں جھکتا رہے ۔ یہ دل تیرے محبوب کی یاد میں دھڑکتا رہے ۔ یا اللہ زندگی اسلام پر گزرے ۔ خاتمہ ایمان پر ہو جائے ۔ یا اللہ مشکلات کو آسان فرما دے ۔ پریشانیاں دور فرما دے ۔ رزقِ حلال میں وسعت اور برکت عطا فرما ۔ تنگدستی کو فراخی میں بدل دے ۔ صدقِ مقال نصیب فرما دے ۔ جو بے اولاد ہیں ان کو اولاد عطا فرما دے ۔ جن کی اولاد ہے ان کی اولاد کو نیک اور صالح بنا دے ۔ یا اللہ ہم سب کے دین میں ایمان میں مال میں معاش میں ذوق میں شوق میں محبت و عقیدت میں استقامت برکتیں نصیب فرما ۔ یا اللہ عالمِ اسلام کا بول بالا فرما دے ۔ عالمِ کفر کا منہ کالا فرما دے ۔ پوری امتِ مسلمہ کو امن و سکون کا گہوارہ بنا دے ۔ الہیٰ دل کی نیک تمنائیں اور آرزوؤں کو پورا فرما دے ۔ اپنے گھر کا طواف نصیب فرما ۔ اور اپنے حبیب کے دربار پر صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کی سعادت کو بار بار نصیب فرما ۔ یا اللہ اس محفل میں جو لوگ جس نیت سے بھی حاضر ہیں ۔ تیری رحمت کے طلبگار ہیں کوئی بھی نامراد نہ لوٹے ۔

تانسی صاحب نے دعا مانگی جلسہ 865 / ج ۔ ب

الحمد للہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ۔ لا نظیر لہٗ۔ ولا مثال لہٗ۔
ولا مشابہ لہٗ۔ ولا ناصر لہٗ۔ ولا منقذ لہٗ۔ ولا وزیر لہٗ۔ ولا ضد لہٗ۔ ولا ولد لہٗ۔ ولا والد لہٗ۔ ولا
مولود لہٗ۔ ولا زوجۃ لہٗ

وھادینا۔ ومرشدنا۔

ونشہد ان سیدنا۔ ومولانا وشفیعنا وحبیبنا وحبیب ربنا ومحبوبنا۔ ومحبوب ربنا وملجانا۔ ومغیثنا
وغیاثنا۔ ومغیثنا۔ ومعیننا۔ ونجیّنا۔ ونبیّنا۔ وطبیبنا۔ ومقتدانا۔ ورعوفنا۔ ورحیمنا۔ وکریمنا۔ وبشیرنا۔
ونذیرنا۔ ووکیلنا۔ وکفیلنا۔ ووسیلتنا۔ وملجانا۔ وملاذنا۔ ونور دیننا۔ ونور ایماننا۔ ونور اجسادنا
ونور ارواحنا۔ ونور عیوننا۔ ونور صدورنا۔ ونور قلوبنا۔ ونور اولنا۔ ونور آخرنا۔ ونور ظاہرنا۔ ونور باطننا۔
محمدٌ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ۔ واصحابہٖ واہل بیتہٖ۔ وازواجہٖ وعشیرتہٖ۔ وذریتہٖ۔ واحبابہٖ۔ واولیاء
امتہٖ۔ اجمعین۔ اما بعد فقد قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی القرآن المجید

مرشد گرامی حضرت مولانا محمد عمر اچھروی کا خطبہ ۔ مرتب کیا۔

سیدنا وسندنا۔ وحبیبنا۔ وحبیب ربنا۔ وطبیبنا۔ وطبیب قلوبنا۔ وملجانا۔ وملاذنا۔ ورعوفنا
ومغیثنا۔ ومعیننا۔ ونبیّنا۔ وکریمنا۔ واعلانا واولانا۔ محمدٌ عبدہٗ ورسولہٗ۔

نحن علیٰ ذالک من الشاہدین والشاکرین والحامدین والموقنین والمطمئنین۔

والحمد للہ رب العالمین۔

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء وسید المرسلین
شفیع المذنبین۔ رحمۃ للعالمین۔ سید الاولین والآخرین۔ سیدنا ومولانا۔ محمد رسول اللہ رب العالمین۔
وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

خصوصًا على سيدنا ونبينا وشفيعنا محمد ن المصطفىٰ وعلى آله وصحبه اولى الصدق والصفاء —

الحمد لله الذي تجلى لقلوب الخلق بالعظمة عن الابصار بالعزة مقتدرًا على الاشياء بالقدرة على الابصار —— خالقٌ لا نظير له وواحدٌ لا ند له.

صمدٌ لا كفو له وفاطرٌ لا شريك له . ملكٌ لا معين له . ورازق لا معين له وأولٌ بلا زوال.

نورٌ لا ند له وواحدٌ لا كفو له — إلهٌ لا ثاني معه وفاطرٌ لا شريك له.

والصلاة والسلام على النبي الامي المكي المدني صاحب الوقار والسكينة المدفون بارض مدينة —— ابي القاسم ——

إلهٌ لا ثاني معه دائمٌ ولا فناء له والثابت ولا مقام له ولقائم ولا انام له.

وربٌ بلا شريك ——

اکرم الاولین والآخرین ۔ نبی الحرمین امام القبلتین وسیلتنا فی الدارین ۔ المزین بنا مکل زین ۔ جد الحسن والحسین
نبی الانبیاء ۔ امیر الجود والعطاء ۔ شفیعنا یوم الجزاء ۔ عالم کان وما یکون ۔ سیدنا ومولانا ۔
ومیر شدنا ۔ ونبینا ۔ سیدنا ومولانا ۔

(۱) حضرت علی علیہ السلام اگر سوالی میرے گھر سے خالی چلا جائے تو میرے دروازے کی توہین ہے کیونکہ
اسلئے دنیا جب تک میرا قائم رہے گا ۔ علی کی سخاوت کا چرچا ہوتا رہے گا ۔
ویطعمون الطعام علی حبہ

(۲) مولانا اعظم پاکستان والے نے بیان کیا کہ نبی پاک علیہ السلام تمام امت کے لیے رحمت ہیں دنیا ۔ قبر ۔ حشر میں ۔
قیامت کے دن ہی تمام انبیاء شفاعت کے لیے تیار نہ ہوں گے ۔ مگر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے
بارے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ۔ میں تم کو اب دروازہ بتاتا ہوں ۔ جہاں سے کوئی خالی نہ گیا
(مضمون سال ریاست)

نبع الجود والسخاء صاحب المقام الشفاعۃ واللواء ۔ الذی دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب
قوسین او ادنیٰ ۔ فاوحیٰ الی عبدہٖ ما اوحیٰ محمد ن المصطفیٰ احمد المجتبیٰ ۔
الذی کان نبیا وآدم بین الطین والماء ۔ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ والعلماء والشہداء
والتابعین لھم باحسان الی یوم الجزاء ۔

M

نقشِ نعلین مبارک

سُلطانِ دوجہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم





نعل پاک حضور ﷺ کی فضیلت!

نقش نعل پاک کو اپنے پاس رکھنے والے کو مندرجہ ذیل برکات حاصل ہوں گی۔

۱۔ سرکارِ مدینہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ ۲۔ اس کو اپنے پاس رکھنے سے شیطان کے شر سے حفاظت ہوگی۔

۳۔ اس کو آنکھوں پر رکھنے سے امراضِ چشم سے نجات حاصل ہوگی۔ ۴۔ گنبدِ خضراء کی حاضری نصیب ہوگی۔

۵۔ ہر قسم کے جادو ٹونے سے حفاظت ہوگی۔ ۶۔ اس کے واسطے سے دُعا مانگی جائے تو پوری ہوگی۔

۷۔ اسکو اپنے پاس رکھنے سے ہر حاسد کے حسد و نظرِ بد سے حفاظت ہوگی۔

۸۔ اس کو اپنے پاس رکھنے سے ظالموں کے ظلم سے نجات حاصل ہوگی۔

۹۔ جس کشتی میں ہو نہ ڈوبے اور جس گھر میں ہو چوری سے محفوظ رہے۔

نوٹ: یہ فضائل اس صورت میں حاصل ہوں گے جب نیت درست ہو اور یقین کامل ہو!





